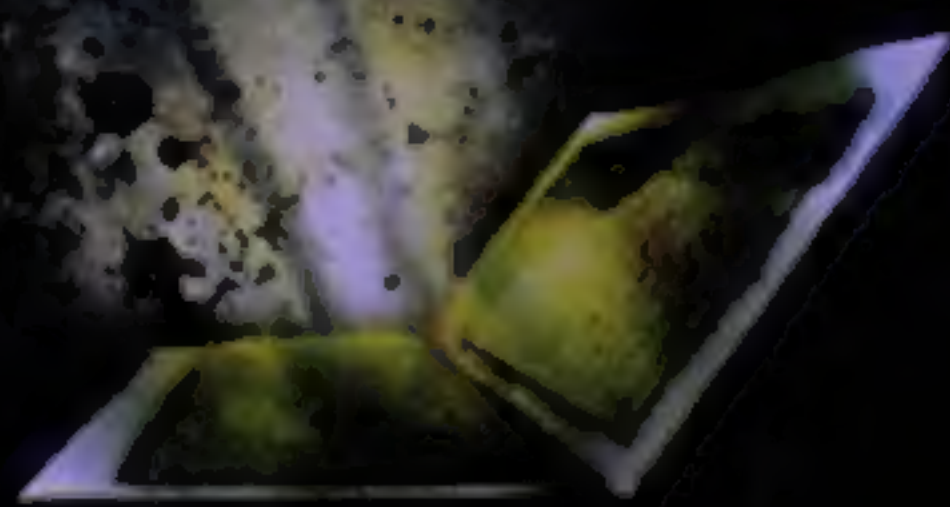


دورِ فتن کے بارے میں احادیث نبی ﷺ



# کتاب الفتن



نعیم بن حسام



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

# کِتَابُ الْفِتَنِ

امام العلامات الحافظ شیخ نعیم بن حماد

مترجم: مولانا ابوبکر واحدی

نظر ثانی: پروفیسر مولانا محمد رفیق چوہدری

یکے از مطبوعات..... العلم ٹرسٹ

العلم ٹرسٹ کچا لارنس روڈ بمقابل ڈرگ کورٹ لاہور

0423-6882867



## جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ

نام کتاب	کتاب النش
مصنف	امام الطائفات الحنفیہ شیخ نعیم بن حماد
مترجم	مولانا ابو بکر واحدی
نظر ثانی	پروفیسر مولانا محمد رفیع چوہدری
سن اشاعت	اپریل 2015ء
تعداد	1000
قیمت	1200/- روپے

ادارہ کا مقصد ایسی کتب کی اشاعت کرنا ہے جو تحقیق کے لحاظ سے اعلیٰ معیار کی ہوں۔ اس ادارے کے تحت جو کتب شائع ہوں گی اس کا مقصد کسی کی دل آزاری یا کسی کو نقصان پہنچانا نہیں ہے۔ اللہ کے فضل و کرم، انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کمپوزنگ، طباعت، صحیح اور جلد سازی میں ہماری احتیاط کی گئی ہے۔ بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی یا صفحات درست نہ ہوں تو از راہ کرم مطلع فرمادیں۔ انشاء اللہ اگلے ایڈیشن میں ازالہ کیا جائیگا۔ (ناشر)



## انتہائی!

سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

کی اس دعا کے نام

اللهم انی اعوذ بک من فتنہ مسیح الدجال

اے اللہ میں مسیح دجال کے فتنہ سے پناہ مانگتا ہوں



## شیخ نعیم بن حماد اور کتاب الفتن کا تعارف

خراسان کی فتح پر احنف بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ مامور ہوئے تھے۔ یہ فتح بڑی اہمیت رکھتی تھی کیونکہ یہ شکست خوردہ یزدگرد کا آخری مستقر تھا۔ گویا خراسان کا سقوط دولت ساسانیہ کے اختتام کی علامت تھی۔ یزدگرد اب مرو شاہجان میں مقیم تھا۔ موجودہ ترکمانستان کا یہ شہر دریائے مرغاب کے اختتام پر آباد ہے، جسے آجکل شہر ماری کہا جاتا ہے۔ احنف بن قیس رضی اللہ عنہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم پر بصرہ سے اپنا لشکر لے کر 21 ہجری (641 عیسوی) میں ہرات (افغانستان) پر حملہ آور ہوئے اور اسے فتح کر لیا۔ آپ نے صحار عبدی کے حوالے ہرات کیا، جبکہ حارث بن حسان کو سرخس (ترکمانستان و ایران کی سرحد) اور مطرف بن عبد اللہ کو نیشاپور (مشہد کے مغرب میں ایران کا شہر) روانہ کر کے خود مرو شاہجان کی طرف بڑھے۔ یزدگرد یہ خبر سن کر مرو رود (افغانستان میں ایک چھوٹا سا قصبہ) کی طرف فرار ہو گیا اور احنف بن قیس رضی اللہ عنہ نے مرو شاہجان پر قبضہ کر لیا۔ یہ شہر عباسی دور میں مشرق کا دار الخلافہ بنا۔ یہی مقام تھا جہاں سے ابو مسلم خراسانی نے عباسی خلافت کے قیام کے لیے تحریک شروع کی۔ یہاں بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ عنہ نے جہاد کیا تھا اور یہیں ان کی قبر ہے۔ سلطان خجرجو کی بھی یہیں رہا اور یہیں دفن ہوا۔ سلجوقی سلطان ملک شاہ نے اس شہر کی خوبصورتی کو چار چاند لگا دے تھے۔ اس نے ڈیم اور قلعوں کے ساتھ ساتھ اس شہر کی دیوار بھی تعمیر کروادی تھی۔ بعد ازاں منگولوں نے اس شہر کو شدید نقصان پہنچایا۔ منگولوں کے بعد اسے سلطان تیمور نے فتح کیا تو اسکے بیٹے شاہ رخ نے اس شہر کو اسکی پرانی خوبصورتی لوٹانے کی بھرپور کوشش کی مگر یہ سوگوار شہر کبھی اپنے گزشتہ شباب کو نہ لوٹ سکا۔

احنف بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مجاہدوں کے تذکرے سے بات اس لیے شروع کی ہے کہ اس معرکے میں عرب کے مشہور قبیلے الخزاعی کے لوگوں نے بھی داد شجاعت لی تھی جنھیں فتح کے بعد مرو شاہجان میں ہی آباد ہونے کا حکم دیا گیا تھا۔ دوسری صدی ہجری میں اس قبیلے کے ایک شخص حماد بن معاویہ کے گھر ایک بچے نے جنم لیا جو آگے چل کر امام العلامات الحافظ نعیم بن حماد بن معاویہ بن الحارث ابن ہمام بن سلمہ بن مالک الخزاعی کے نام سے تاریخ حدیث میں امر ہوا۔ ابتدائی تعلیم مرو میں ہی پائی اور پھر علم حدیث کے شوق میں عراق اور حجاز میں وقت گزارا۔ مرو میں پیدا ہونے کی وجہ سے المروزی کہلوائے، کنیت ابو عبد اللہ تھی اور دائیں آنکھ سے نابینا ہو جانے کی وجہ سے آپکو نعیم بن حماد الامور بھی لکھا جاتا تھا۔

آپ علمی سفر کے ابتدائی دور میں جہم بن صفوان سمرقندی کے فرقے سے متاثر ہوئے لیکن پھر رجوع کر لیا اور اس کے فرقے کی رد میں کتب بھی لکھیں۔ شیخ نعیم بن حماد نے عظیم المرتبت، فقیہ امام ابو حنیفہ کے تلامذہ سے بھی شرف تلمیذ حاصل کیا۔ بلکہ امام عبد اللہ بن مبارک انکے ابتدائی اساتذہ میں سے ہیں۔ فقہی طرز پر شیخ نعیم بن حماد کی آرا امام ابو حنیفہ سے مخالفت پر مبنی ہیں جسے دور حاضر میں تقلید کے جھگڑے میں ضرورت سے زیادہ جگہ دے دی گئی ہے۔ شیخ نعیم کا تعارف لکھتے ہوئے اس باب کو نظر انداز کرنا مشکل تھا، مگر اس نوع کی بحث کا خلاف مزاج ہونے کی بنیاد پر صرف اتنے تبصرے پر اکتفا کروں گا کہ جہاں شیخ نعیم بن حماد کا شمار محدثین کے اساتذہ میں ہوتا ہے وہاں امام اعظم ابو حنیفہ کا شمار نعیم بن حماد کے شیوخ کے بھی شیوخ میں ہوتا ہے۔ جرح و تعدیل سے شاید ہی کوئی دامن خالی ہو لہذا جرح و تعدیل کی بحث یا کسی تاریخ روایت کی بنیاد پر اسلاف کے کسی علمی اختلاف کو اکھاڑے کا رنگ دینا دور فتن ہی کی نشانی ہی قرار پا سکتی ہے۔

امام نعیم کے متعلق یہ ذکر بھی ملتا ہے کہ حدیث کی طرف انکا زیادہ رجحان ایک خواب کے بعد پیدا ہوا۔ آپ نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ نے فرمایا نعیم تم وہی ہونا جو ہماری حدیث کو نظر انداز کر دیتے ہو۔ نعیم بن حماد نے گھبرا کر کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے مختلف ابواب میں احادیث عطا فرما دیجئے تاکہ میں ان ارشادات سے ہر بات اخذ کر لیا



کروں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو جیسے سے لگایا۔ غالباً یہی خواب تھا جسکی برکت سے نعیم بن حماد احادیث کی المسند تصنیف کرنے والے پہلے شخص بنے باقی محدثین کے مسندات ان کے بعد لکھی گئیں۔ نعیم بن حماد کی وہ مسند روایت کرنے والے صحابہ کے ناموں کے حروف تہجی کی ترتیب سے لکھی گئی تھی۔ لگے ہاتھوں یہ ذاتی گمان بھی ذکر کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ غالباً یہ اسی خواب کا اثر تھا کا شیخ نعیم بن حماد نے اپنے شاگردوں مثلاً امام بخاری کی طرح روایت کو جرح و تعدیل کی کسوٹی پر پرکھ کر انکی خبر کو قبول یا رد کرنے کی بجائے معلق، مرسل، معزل، منقطع، صحیح، حسن، مدلس، مرسل، موضوع، متروک اور منکر سب طرح کی روایات اکٹھی کر کے انہیں رد یا قبول کرنے کا بوجھ متاخرین کے سر پر ڈالا ہے۔

عراق کے حالات نے شیخ نعیم بن حماد کو مصر جانے پر مجبور کر دیا۔ وہاں آپ نے 40 سال کے لگ بھگ قیام کیا۔ مامون الرشید کے دور میں فتنہ خلق قرآن کو سرکاری سرپرستی حاصل ہوئی تو بڑے بڑے اعیان کو ابتلاء میں مبتلا کیا گیا۔ مامون کے انتقال کے بعد معتصم خلیفہ بن گیا۔ اس نے محمد بن ابی دؤاد کو اپنا وزیر اور قوت بازو بنایا۔ اس طرح معتصم، مامون سے بھی زیادہ اس نظریے کے لیے سخت گیر ثابت ہوا۔ اسی فتنہ کے ڈر سے بعض علما نے اس مسئلہ سے توقف کیا، وہ نفی یا اثبات اس کا کوئی جواب نہ دیتے تھے۔ قرآن مخلوق ہے یا نہیں۔ امام احمد بن حنبل اور شیخ نعیم بن حماد جیسے بعض شیوخ نے استقامت کا مظاہرہ کیا، اور حکومت کی مرضی کے برعکس قرآن کو مخلوق ماننے سے انکار کر دیا۔ شیخ نعیم بن حماد کی گرفتاری کا حکم صادر کر دیا گیا۔ مصر سے عراق انہیں امام شافعی کے مشہور شاگرد امام یوسف بن تکیہ یوسفی کے ساتھ بیڑیاں پہنا کر لایا گیا۔ جب ان سے قرآن پاک کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے دونوں آراء کے درمیان تطبیق کرنا چاہی مگر حکومت وقت کے حسب منشا جواب دینے سے انکار کرنے پر انہیں سامرا (بعد ازاں 78 میل شمال) کی جیل میں قید کر دیا گیا اور بیڑیاں پہنا کر رکھی گئیں، یہاں تک، وہ قید و بند کے صعوبتیں برداشت کرتے 228 ہجری (843 عیسوی) میں اپنے خالق واحد سے جا ملے۔ جیل میں انہوں نے وصیت فرمائی تھی کہ مجھے اسی حالت میں (بیڑیوں سمیت) دفن کیا جائے، میں اپنے مخالفوں سے اپنے اللہ کی عدالت میں محاصمت کروں گا۔ ناس ہو اس اختلاف فہم پر عدم برداشت کے رویے کا کہ ظالموں نے جیل میں ان کی وفات کے بعد شاہی حکم پر اسی طرح بیڑیوں کی حالت میں انہیں گڑھے میں ڈال دیا۔ اس عظیم محدث کو نہ کفن دیا گیا اور نہ ہی ان پر نماز جنازہ پڑھی گئی۔ آپ کا جیل کا دور 7 سال کے لگ بھگ بتایا جاتا ہے انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ اللہم اغفر لحسینا ومیتنا وشاہدنا وغائبنا

امام بخاری، ابن معین اور امام احمد رحمہم اللہ اور باقی محدثین جنہیں براہ راست نعیم بن حماد سے تعلق اور واسطہ رہا ہے۔ انہوں نے اس عظیم محدث کا ذکر ہمیشہ اچھے لفظوں سے کیا ہے۔ امام عجل، امام ابو حاتم، امام حاکم، علامہ ذہبی، امام ابن حبان، حافظ ابن حجر، خطیب بغدادی اور امام دارقطنی وغیرہ نے انہیں حدیث کے بڑے ثقہ اساتذہ میں شمار کیا ہے۔ صحاح ستہ میں آپ سے روایات بخاری، مسلم کے مقدمے اور ترمذی وغیرہ میں ملتی ہیں۔ صحاح ستہ کے علاوہ دیگر کتب احادیث میں بھی آپ سے کثرت سے روایات لی گئی ہیں۔

علم الاخر الزمان، اصحاب رسول میں سب سے زیادہ راز دار رسول حضرت حذیفہ بن یمان کو نصیب ہوا۔ محدثین میں سے اس علم کا امام شیخ نعیم بن حماد کو کہا جاتا ہے۔ خلفائے راشدین اور دیگر اصحاب رسول نے فتن سے بچنے کیلئے جس طور سے حضرت حذیفہ بن یمان کے علم سے استفادہ کیا کہ آج بھی فتن کے اس انتہائی سطح میں ڈوبی امت کی نجات کی راہیں اسی علم میں پوشیدہ ہیں۔ رسول اللہ کی زندگی کے آخری ایام میں حضرت جبرائیلؑ نے امت کے سامنے انسانی شکل میں آ کر پورے دین کا خلاصہ حدیث احسان کے پانچ سوالوں کی شکل میں رکھ دیا تھا۔ غور طلب بات یہ ہے کہ حضرت جبرائیلؑ کے پانچ میں سے دو سوال علم الاخر الزمان سے ہی متعلق تھے۔ علم الاخر الزمان ہی ختم نبوت کی عقلی دلیل بھی ہے کہ جب قیامت تک کی تمام انبا (خبریں) دی جا چکی



تو کسی اور نبی کی ضرورت چہ معنی دارد۔ وہ ساری خبریں انسانی قافلے کیلئے سنگ میل کا کردار ادا کرنے کو تیار قرآن مقدس اور احادیث کے فتن و ملاحم کے ابواب میں محفوظ ہیں۔ تفسیر القرآن ہالحدیث کرتے ہوئے ان احادیث کا استعمال آنے میں نمک کے برابر بھی نہیں کیا گیا۔ احادیث کو فقہ مرتب کرنے میں تو مسلمانوں نے کمال درجے میں استعمال کیا مگر فتن کی احادیث پر فقہ جیسا کام تو کجا انہیں موضوع کے اعتبار سے کبھی تمام کتب احادیث سے ایک جگہ اکٹھا بھی نہیں کیا گیا۔ نبی کے بعد نبوت کے خداموں کو اسی علم کی بنا پر دنیا کو حال اور مستقبل کی خبریں دینی ہیں۔ انتہا درجے پر درجہ کے اس دور میں اس علم کے بغیر حالات پر تبصرہ کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے کوئی اندھا اندھیری رات میں جنگل میں لکڑیاں چننے پر مامور کر دیا جائے۔ دوسری جانب وہ علوم جو اس علم کے کھلنے کے لیے ضروری ہیں انکے حصول کے بغیر صرف علم الرجال کی بنیاد پر ان احادیث پر تبصرہ کرنا بھی ایسا ہی ہے جیسے کسی اپنے دور کے کاریگر درزی کو ضعیف و نحیف اور اندھا ہو جانے کے بعد سوئی میں دھاگہ ڈالنے کا حکم سپرد کر دیا جائے۔ اول الذکر لوگ اگر اس علم سے استفادہ کرنا چاہیں تو انکو اپنی کمزوریوں کا احساس ہو جانا کوئی دشوار عمل نہیں۔ تاہم ثانی الذکر بوڑھے کو شاید اپنی عمر بھر کے تجربے کا نمار اپنی کمزوری پر نظر کروانے کی بجائے سوئی اور دھاگے کے بناوٹ میں غلطیاں ڈھونڈنے پر لگا دے۔ ثانی الذکر لوگوں سے پیار کی بنیاد پر اپنی بساط کے مطابق ان مذکورہ بنیادی علوم کا ذکر کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔

1- تاریخ اور بالخصوص اقوام یافت اور سامی کی تاریخ پر نظر۔

2- قرآن احادیث اور تاریخ اسلام کے اطلس کا مطالعہ۔

3- عالمی سیاست، معیشت اور سماجی حالات سے آگاہی۔

4- ممالک کے باہمی تعلقات کی نوعیت کا علم

5- موجودہ مالیاتی نظام اور بالخصوص کرنسی اور بینکوں کے معاملات کا علم اور انکی خبروں پر نظر

6- معاملات کے ظاہر کو دیکھ کر رائے قائم کرنے کی بجائے ان کی باطن پر سوچنے کا مزاج۔

7- "تکوینی وقت کا ہمارے مہ و سال سے فرق کا ادراک۔" تکوینی وقت کی اقسام مثلاً الدہر، السابوع، العدان اور القرون وغیرہ پر نظر۔

آخری سطور میں چند باتیں شیخ نعیم بن حماد کی اس کم و بیش سوا بارہ سو سال قدیم نایاب کتاب کی اشاعت پر بھی ہو جائیں۔ اس کتاب کی اشاعت میں کوشش کرنے والے لوگوں کے اس دنیا سے گزر جانے کے بعد بھی اس کتاب سے انشاء اللہ استفادہ ہوتا رہے گا۔ لہذا یہ درج کر دینا فائدے سے خالی نہ ہوگا کہ اس کتاب کی اشاعت میں مرکزی کردار ہمارے دور کے عظیم محقق مصنف اور دانشور جناب اوریا مقبول جان عباسی صاحب کا ہے۔ جنگی تحریروں نے مجھ سمیت کئی لوگوں کو فتن کے اس دور میں سوچنے کا انداز سکھایا ہے۔ اس کتاب کی اشاعت میں جتنی خوبیاں نظر آتی ہیں وہ انہی کی کاوشوں کا نتیجہ ہے اور جو خامیاں اس پہلی اشاعت میں رہ گئی ہیں اس میں میری ناتجربہ کاری اور کم علمی کا ہاتھ ہے جنہیں اگلی اشاعتوں میں درست کر لیا جائے گا۔

آخری التماس یہ ہے کہ

اس کتاب کا کوئی قاری اگر آدم و ابلیس کے قصے اور معرکہ روح و بدن کے ان آخری عظیم ترین سپہ سالاروں یعنی امام المہدی رضی اللہ عنہ یا مسیح علیہ السلام یا انکی معیت میں وقت گزارنے والوں۔ میں سے کسی کا دور پالے تو اپنے ساتھ ساتھ مجھ بدکار کا بھی سلام پیش کر دے اور بخشش کی دعا کی درخواست امانت اور وصیت سمجھ کر کر دے۔

مع السلام

مبین قریشی



## دورِ فتن

قرآن حکیم میں قرب قیامت اور آخر الزمان کی ایک نشانی کو انتہائی اہمیت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ دورِ فتن کے بارے میں سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم مجہاں اپنی امت کو خبردار کیا، وہیں اس زمانے کی بہت سی نشانیوں کے ساتھ اس نشانی ”یا جوج اور ماجوج“ کے کھولے جانے کے بارے میں بھی وضاحت کا ساتھ بتایا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن حکیم میں کس قدر وضاحت کے ساتھ ”یا جوج اور ماجوج“ کے کھولے جانے کے وقت کا تعین یعنی Time Line کو سورۃ الانبیاء کی آیات 95 اور 96 میں بیان کیا ہے۔

”اور ممکن نہیں کہ جس بستی کو ہم نے ہلاک کر دیا ہو پھر وہ پلٹ آئیں، یہاں تک کہ

جب ”یا جوج اور ماجوج“ کھول دیے جائیں اور وہ ہر بلند سے نکل پڑیں۔“

”یا جوج اور ماجوج“ کون ہیں، قرآن پاک میں ان کی نشانی بتاتے ہوئے اللہ سورۃ الکہف میں فرماتا ہے۔ ”اے ذوالقرنین!“ ”یا جوج اور ماجوج“ زمانہ آخر میں فساد پھیلانے والے لوگ ہیں (الکہف۔ 94)۔ چونکہ یا جوج اور ماجوج نے زمانہ آخر میں فساد پھیلانا تھا اس لیے ذوالقرنین نے دو پہاڑوں کے درمیان موجود درے میں تانے اور لوہے کی ایک دیوار بنادی اور فرمایا کہ یہ اسے اس وقت تک عبور نہیں کر سکتے جب تک اللہ کا حکم نہ ہو جائے۔ قرآن پاک کی سورۃ الانبیاء کی اوپر دی گئی آیات میں جس قوم کی جانب اشارہ کیا گیا ہے وہ بنی اسرائیل ہے۔ اس قوم کو تاریخ کے حوالوں سے دیکھیں کہ کیا یہ قوم اپنی ”بستی“ میں واپس آ چکی ہے؟۔ اگر آ چکی ہے تو پھر ”یا جوج اور ماجوج“ کون ہیں۔

بنی اسرائیل کے تذکرے قرآن پاک میں بیٹھا آئے ہیں۔ اس قوم پر مختلف عذابوں کا ذکر بھی ہے اور ان کی نافرمانیوں، حیلہ سازیوں اور مکاریوں کی داستانیں بھی بہت وضاحت سے بیان کی گئی ہیں۔ اگر یہی بنی اسرائیل واپس یروشلیم آ چکی ہے تو پھر آج کا دور ہی دورِ آخر الزمان ہے، دورِ فتن ہے۔ اور اگر یہ دورِ فتن ہے تو پھر قرآن پاک کے تعین کردہ اس وقت کے مطابق یا جوج اور ماجوج کون ہیں، کہاں ہیں۔ یہ ہے وہ سوال جو آج کے دورِ فتن کا سب سے بڑا سوال ہے۔ بنی اسرائیل کے بارے میں اللہ فرماتا ہے۔ ”اور ہم نے دنیا میں ان کو مختلف جماعتوں میں بانٹ دیا“ یعنی بنی اسرائیل وہ واحد قوم ہے جن کی بستی ایسے تباہ نہیں کی گئی کہ کوئی بھی زندہ نہ بچے، جیسے عاد و ثمود، بلکہ یہ قوم پوری دنیا میں بکھیر دی گئی۔ تاریخ شاہد ہے کہ 70ء کے قریب رومی افواج نے حملہ کر کے یروشلیم کو تباہ برباد کر دیا اور یہودی قوم پوری دنیا میں تتر بتر ہو گئی اور دو ہزار سال تک مختلف ملکوں کی خاک چھانتی رہی۔ یہ مقدس بستی، یروشلیم ہے اور اس بستی کے آس پاس یہودی پہلی جنگ عظیم اول کے زمانے میں واپس آ کر آباد ہونا شروع ہو گئے تھے۔ ان کی یہ آباد کاری ایک عالمی معاہدے ہالغور ڈیکلریشن کے نتیجے میں شروع ہوئی۔ یہودی قرآن پاک کی بتائی گئی اس برباد بستی میں واپس آ گئے ہیں تو پھر قرآن کے مطابق ”یا جوج اور ماجوج“ کو اب تک پوری دنیا پر چھا جانا چاہیے تھا۔ یہ یا جوج اور ماجوج کون ہیں؟۔ قرآن پاک کی بتائی ہوئی وہ حقیقت جس کا ادراک علامہ اقبال کو ہوا اور انہوں نے اپنے اس شعر میں اس



آیت کی تفسیر یوں کی۔

کھل گئے یا جوج اور ماجوج کے لشکر تمام

چشم مسلم دیکھ لے تفسیر حرف "ینسلون"

یا جوج اور ماجوج کون ہیں؟ رسول ﷺ نے فرمایا "اللہ نے بنی آدم کو دس حصوں میں تقسیم کیا۔ ان میں نو حصے یا جوج ماجوج بنائے اور ایک حصہ باقی سارے لوگ" (مستدرک حاکم)۔ یعنی یہ بنی آدم میں سے ہیں، پھر فرمایا "اگر انہیں کھلا چھوڑ دیا جائے تو وہ لوگوں پر ان کے معاش میں فساد پھیلائیں گے (طبرانی) یعنی اس دنیا کا سودی نظام، کارپوریٹ کلچر اور کیونسٹ معیشت سب ان کے فساد کی علامتیں ہیں۔ یہ کب سے آزاد ہونا شروع ہوئے؟ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی متفق علیہ روایت کے مطابق سیدہ زینت بنت جحش فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس گھبرائے ہوئے آئے اور فرمایا "عربوں کیلئے خرابی ہے، اس شر سے جو قریب آ گیا ہے"۔ پھر انگلی اور انگوٹھے کا اشارہ کرتے فرمایا "آج اس کے برابر یا جوج اور ماجوج نے دیوار میں سوراخ کر لیا ہے"۔

تاریخ یہاں ایک واقعے کا ذکر کرتی ہے کہ کوہ قاف کے دامن جہاں ذوالقرنین نے دیوار بنائی تھی، وہاں پر آباد ایک قبیلے نے انہی دونوں میں یہودیت کو مذہب کے طور پر اختیار کر لیا۔ آج ان یورپی یہودیوں کی نسل اس قدر بڑھ چکی ہے کہ تمام دنیا کے یہودیوں میں اصل بنی اسرائیل ایک فیصد ہیں اور یہ ننانوے فیصد۔ انہیں اشکنازی (Ashkenazi) یہودی کہا جاتا ہے۔ یہی وہ یہودی ہیں جنہوں نے 1896ء میں صیہونیت کی بنیاد رکھی اور مشہور عالم پرڈونکول (Protocols) تحریر کیے۔ پرڈونکول تحریر کرنے کے بعد اشکنازی یہودیوں اور مغربی یورپ کے عیسائیوں کے درمیان ایک گٹھ جوڑ ہوا ہے جس کے نتیجے میں یہودیوں پر دو ہزار سالہ زوال ختم ہوا۔ لیکن اتحاد سے ایک تہذیب نے جنم لیا جس کا نام ہے جدید مغربی تہذیب (Modern western civilization) نے جنم لیا۔ بیسویں صدی کے آغاز میں یہودیوں نے بحر طبریہ عبور کر کے یروشلم میں آباد ہونا شروع کیا اور اس دور میں اس جدید مغربی تہذیب نے اپنے بچے پھیلا دیئے۔ لیکن اس جدید مغربی تہذیب کے پس پردہ وہ بینکاری کا سودی نظام ہے جو جس کے بطن سے ایک جعلی کاغذی کرنسی نے جنم لیا اور سود کے ذریعے پوری دنیا معاشی، جمہوری اور سیاسی نظام کو اپنے شکنجے میں لے لیا۔ انہوں نے وہی کیا جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا "اگر انہیں کھلا چھوڑ دیا جائے تو وہ لوگوں کے معاش میں فساد پھیلائیں گے"۔ قرآن انہیں فساد پھیلانے والے یعنی مفسدین کے نام سے یاد کرتا ہے۔ فساد پھیلانے والوں کی تعریف اللہ کریم نے سورۃ البقرہ کی ابتدائی آیات میں کھول کر فرمادی۔ "اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم زمین میں فساد نہ مچاؤ تو وہ کہتے ہیں ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں" (البقرہ۔ 11) یہ لوگ صرف چند لاکھ یہودی اور عیسائی نہیں بلکہ وہ پورا عالمی نظام ہے جو اس پوری دنیا میں اپنی جڑیں مضبوط کر چکا ہے۔ چونکہ یا جوج اور ماجوج دجال کی آمد سے پہلے اس کے پورے نظام کو مضبوط کرنے کے لیے نکالے گئے ہیں اس لیے انہوں نے پوری دنیا کو اپنے نظام کا اسی طرح غلام بنا لیا ہے جیسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "آدمی صبح کافر ہوگا اور شام کو مسلمان"۔ (مسند احمد) صبح وہ سود کے بینکاری نظام کو سجدہ کرتا ہے اور رات کو اللہ کے حضور۔ رات کو نیک نالوجی کو خدا مانتا ہے اور صبح اللہ کو۔ پارلیمنٹ میں بیٹھتا ہے تو اسے سپریم اور بالائے ترسختا ہے، اسے قانون کا ماخذ بتاتا ہے اور قرآن پڑھتے ہوئے اللہ کو سپریم کہتا ہے اور قرآن کو قانون کا ماخذ بتاتا ہے۔ ریاست اقتدار اعلیٰ کی علامت ہے جبکہ اللہ نے اقتدار اعلیٰ کو اپنے لیے خاص کرتے ہوئے اپنے آپ کو "الملک" کہا ہے۔

"یا جوج اور ماجوج" کی سب سے بڑی علامت جو سید الانبیاء نے بتلائی وہ یہ ہے کہ "اگر انہیں کھلا چھوڑ دیا جائے تو وہ



لوگوں پر ان کے معاش میں فساد پھیلا دیں گے (طبرانی)۔ اسی طرح ان کی ایک اور طاقت اور ناقابل تخریقوت کا ذکر صحیح مسلم کی ایک حدیث قدسی میں ہوا ہے ”ہم نے اپنے بندوں سے (یا جوج ماجوج) ایسے تخلیق کیے ہیں کہ کوئی ان کو شکست نہیں دے سکتا حتیٰ کہ میں ان سے جنگ کروں“۔ بنی آدم کی نسل سے پیدا ہونے والے یہ یا جوج اور ماجوج وہ ہیں جنہیں قرآن کی سورہ کہف میں فساد پھیلانے والے کہا گیا ہے اور جنہیں اللہ خود جنگ کے ذریعے ختم کرے گا۔ قرآن پاک سے ایک دلیل اس گروہ کو واضح کرتی ہے۔ سورہ فاتحہ سے لے کر سورۃ الناس تک اللہ نے کسی گروہ کے خلاف جنگ کا اعلان نہیں کیا سوائے سود کھانے والوں کے۔ اللہ فرماتا ہے ”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اگر تم واقعی مومن ہو تو سود کا جو حصہ بھی باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو۔ پھر اگر تم ایسا نہ کرو گے تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلان جنگ سن لو (البقرہ 278-279)۔ اللہ نے قاتلوں، زانیوں، مشرکوں، چوروں، غیبت کرنے والوں حتیٰ کہ کسی بڑے سے بڑے گناہ کا ارتکاب کرنے والوں کے خلاف اعلان جنگ نہیں کیا۔ لیکن سود کھانے والوں کے خلاف کیا۔ اللہ حکیم و دانا ہے، عالم الغیب ہے۔ وہ جانتا تھا کہ یا جوج اور ماجوج جب اس دنیا پر اپنے فتنے سے غالب آئیں گے تو ان کی پشت پر ایک مضبوط سودی نظام ہوگا۔ یہی معاش میں وہ بگاڑ ہے جس کی جانب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا ہے۔ ”یا جوج اور ماجوج“ کے اس فتنے کے بارے میں عموماً یہ تصور کر لیا گیا ہے کہ یہ دجال کے خروج کے ہمرکاب ہوگا۔ جبکہ قرآن پاک چونکہ اسے یروشلم میں یہودیوں کی واپسی کے ساتھ منسلک کرتا ہے، بلکہ دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ہم زمانہ بناتا ہے۔ قرآن کی اس سچائی کے مطابق آج ہم اسی ”یا جوج اور ماجوج“ کے ”ورلڈ آؤر“ میں زندہ ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں کی ایک ترتیب اس حدیث میں بتائی ہے۔ جو مسند احمد، ابوداؤد، مستدرک حاکم اور نعیم بن حماد کی الفتن میں درج ہے۔ ان فتنوں کا علیحدہ علیحدہ ذکر بھی باقی حدیث کی کتابوں میں بھی موجود ہے۔ لیکن ترتیب زمانی اس حدیث میں موجود ہے ”حضرت عمیر بن ہانی نے فرمایا میں نے عبد اللہ بن عمر کو فرماتے سنا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں کو بیان فرمایا یہاں تک کہ احلاس کے فتنے کو بیان کیا۔ کسی نے پوچھا احلاس کا فتنہ کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ”یہ فتنہ فرار، گھربار اور مال کے لٹ جانے کا ہوگا۔ پھر خوشحالی اور آسودگی کا فتنہ ہوگا۔ اس کا دھواں ایسے شخص کے قدموں کے نیچے سے نکلے گا جو یہ گمان کرتا ہوگا کہ وہ مجھ سے ہے حالانکہ وہ مجھ سے نہیں ہوگا۔ میرے اولیاء تو متقین ہیں۔ پھر لوگ ایک نا اہل شخص پر متفق ہو جائیں گے۔ پھر تاریک فتنہ ہوگا۔ یہ فتنہ ایسا ہوگا کہ امت کا کوئی فرد نہیں بچے گا جس کو اس کے تھپیڑے نہ لگیں۔ جب بھی کہا جائے گا کہ یہ فتنہ ختم ہو گیا تو وہ لمبا ہو جائے گا۔ ان فتنوں میں آدمی صبح کو مومن ہوگا اور شام کو کافر۔ لوگ اسی حالت میں رہیں گے یہاں تک کہ دو خیموں میں بٹ جائیں گے۔ ایک ایمان والوں کا خیمہ جس میں بائبل نفاق نہیں ہوگا۔ دوسرا نفاق والوں کا خیمہ جس میں ایمان نہیں ہوگا۔ تو جب تم اس طرح تقسیم ہو جاؤ تو بس تم دجال کا انتظار کرنا کہ آج آئے یا کل آئے“ اس حدیث میں جس تاریک فتنے کا ذکر کیا گیا اس کی ایک اور حدیث سے مطابقت ملتی ہے جس کا مفہوم یہ کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ سود اس قدر عام ہو جائے گا کہ ہر کسی تک اس کا غبار ضرور پہنچے گا۔ یعنی یہ فتنہ پوری بنی نوع انسان کو گھیرے میں لے لے گا۔ حرم کی چار دیواری اور مدینہ النبی کے ارد گرد، بغداد کی گلیوں، مشہد کے بازاروں، ناعلیٰ، جھیری کی گلی، غرض کوئی جگہ اور مقام دیکھ لیں آپ کو سودی نظام معیشت کی کار فرمائیاں نظر آئیں گی۔ کرنسی نوٹوں سے اے ٹی ایم مشینوں اور بینکوں کی عمارات تک سب کی سب اس دجالی ورلڈ آؤر کی گواہی دیتی ہیں جسے یا جوج اور ماجوج نے اس دنیا پر نافذ کر رکھا ہے اور جس کا بظاہر کوئی توڑ اس دنیا کو نہیں سوجھ رہا۔ اس لیے کہ اس کے پیچھے وہ پورا نظام ہے جو ٹیکنالوجی، فوجی طاقت اور ریاستی جبر کے ساتھ سیکولر تعلیم اور اخلاقیات کے ساتھ پنچے گاڑے ہوئے ہے۔ یہی وہ نظام ہے جس میں صبح کا کفر اور رات کا ایمان بتایا گیا ہے۔ ہم اس پورے نظام کے کل پرزے بن



چکے ہیں۔ ہم دن بھر اسے قائم رکھنے کی عبادت میں مصروف رہتے ہیں اور رات کو اپنے اللہ کے حضور سجدہ ریز ہو کر مومن ہونے کا اقرار کرتے ہیں۔ اس نظام کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے باجوج اور ماجوج دو مخصوص عربی الفاظ سے تعبیر کیا ہے۔ باجوج عربی زبان کا فاعل (Active) لفظ ہے اور ماجوج مفعول (Passive)۔ یعنی یہ دو چہروں والے لوگ ہوں گے۔ ظلم کریں گے اور کہیں گے ہم ان کے پیامبر ہیں۔ اپنے آپ کو مذہب کے علمبردار کہیں گے لیکن مذہب سے ان کا دور کا بھی واسطہ نہ ہوگا۔ غرض باجوج اور ماجوج بنی آدم میں سے ایسی قوم قبیلہ یا گروہ ہے جہاں قدر طاقتور ہے جسے صرف اللہ ہی اپنی طرف سے اعلان جنگ سے ختم کرے گا، جو معیشت میں فساد پھیلائے گا اور جو قرآن کے مطابق مفسدین ہیں۔ سیاسی نظام، عدالتی نظام اور معاشی نظام میں فساد برپا کیئے ہوئے ہیں۔ ہر وہ حکم جو اللہ نے ان معاملات میں دیا ہے، اس کے مقابلے میں انہوں نے ایک مربوط تصور کے ساتھ نظام وضع کیا، سودی معیشت، عوام کی حاکمیت، زنا، چوری اور لالچ کی سزاؤں کے مقابلے میں زنا اور بے حیائی و فحاشی کو معاشرتی رویہ قرار دینا، چوروں کو دارالاصلاح کی راہ دکھانا اور قصاص کا قانون جس میں اللہ نے زندگی رکھی ہے اسے ختم کرنا۔ یہ ایک پورا ورلڈ آؤٹ ہے جس کی ہتھ سود کے معاشی نظام پر ہے۔ ان کا یہ فساد صرف اور صرف حکمرانی کے معاملات میں ہی نہیں بلکہ زندگی کے ہر معاملے میں نظر آتا ہے۔ خاندانی نظام کا فساد جس کی وجہ سے اب حرامی اور حلالی بچے کی تمیز ختم ہو گئی ہے۔ جنسی تعلقات کا فساد کہ اب ہم جنس پرستی اور ہم جنس پرستوں کے حقوق کی جدوجہد کر رہے ہوتے ہیں۔ زراعت کے نظام میں فساد کہ اب جس طرح کیمیکل اور جینیاتی انجینئرنگ کے ذریعے بیج تیار ہو رہے ہیں اور ان میں قوموں کو تباہ کرنے کے لیے زہریلے شامل کیا جا رہا ہے۔ نسل فساد ایسا کہ ایک خاص منصوبے سے پوری کی پوری قوم کو مٹا دینا ہستی سے مٹا دیا جاتا ہے۔ مذہبی تصورات میں فساد ایسا کہ ہر مذہب کی ایک نئی صورت دنیا کے سامنے پیش کی جاتی ہے اور پھر اپنے پروردہ مذہبی علماء کو اس نظام کا گردیدہ بنا دیا جاتا ہے۔ یہی وہ نظام ہے جس میں مذہبی رہنما بھی اسلامی جمہوریت، اسلامی سوشلزم، اسلامی بینکنگ، اسلامی کلچر وغیرہ جیسی اصطلاحات سے اس دین کا حلیہ بگاڑ دیتے ہیں۔ ایک مکمل دین جو اپنی اصطلاحات اور اپنی طرز زندگی لے کر مبعوث ہوا تھا۔ صرف ایک مثال دیکھئے کہ بڑے سے بڑا اسلامی مفکر بھی انسانی حقوق کی اصطلاح استعمال کرتا ہے۔ حقوق العباد نہیں کہتا۔ کیونکہ یہ لفظ بولنے سے اللہ کا تصور سامنے آ جاتا ہے اور دوسری بات یہ کہ حقوق العباد انسانی رشتوں کے حوالے سے ہیں جب کہ باجوج ماج کے دجالی نظام میں یہ تصور ہی بے معنی ہے۔ اسلام میں والدین، اولاد، پڑوسی، یتیم، نادار، مسکین، یتیم اور خاندان کے حقوق ہیں۔ لیکن انسانی حقوق کے چارٹر میں کہیں ان کا ذکر نہیں۔ بس لفظ انسان لکھا گیا ہے۔ نوڈھا ہے تو اولاد اتج ہوم میں بھیج دو اور بے نیاز ہو جاؤ۔ خاندانی نظام سے ماورا بچے پیدا کرو اور ریاست کو ذمہ دار بنادو۔

آخر میں ایک حسن حدیث لکھ رہا ہوں کہ ان فتنوں سے بچنے کا راستہ کیا ہے۔ حضرت حذیفہ بن یمان بنے فرمایا، لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے بارے میں سوال کرتے اور میں شر کے بارے میں سوال پوچھتا، اس خوف سے کہ کہیں شر مجھے پکڑ نہ لے (بخاری، مسلم) انہی حذیفہ بن یمان کا قول نعیم بن حماد نے کتاب الفتن میں درج کیا ہے۔ ”یہ فتنے ایسے لیے ہو جائیں گے جیسے گائے کی زبان لہی ہوتی ہے۔ ان فتنوں میں اکثر لوگ تباہ ہو جائیں گے۔ البتہ وہ رہیں گے جو پہلے سے ان فتنوں کو پہچانتے ہوں گے۔ کتاب الفتن کا اردو ترجمہ کر کے اسے شائع کرنے کا اصل مقصد یہ ہے کہ ہم اس دور فتن کے فتنوں کو پہچان سکیں۔

اور یا مقبول جان

چیرمین

العلم ٹرسٹ



## دیباچہ

خراسان کی فتح بن قیس رضی اللہ عنہ ہوئے تھے۔ یہ فتح بڑی اہمیت رکھتی تھی کیونکہ یہ شکست خوردہ یزدگرد کا آخری مستقر تھا۔ گویا خراسان کا سقوط دولت ساسانیہ کے اختتام کی علامت تھی۔ یزدگرد اب مروشاہجہان میں مقیم تھا۔ موجودہ ترکمانستان کا یہ شہر دریائے مرغاب کے اختتام پر آباد ہے جسے آج کل شہر ماری کہا جاتا ہے۔ احنف بن قیس رضی اللہ عنہ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کے حکم پر بصرہ سے اپنا لشکر لے کر ۲۱ ہجری (641 عیسوی) میں ہرات (افغانستان) پر حملہ آور ہوئے اور اسے فتح کیا۔ آپ نے صحار عبدی کو پیچھے ہرات چھوڑا، جبکہ حارث بن حسان کو سرخ (ترکمانستان و ایران سرحد) اور مطرف بن عبد اللہ کو نیشاپور (مشہد کے مغرب میں ایران کا شہر) روانہ کر کے خود مروشاہجہان کی طرف بڑھے۔ یزدگرد یہ خبر سن کر مرو رود (افغانستان میں ایک چھوٹا سا قصبہ) کی طرف فرار ہو گیا اور احنف بن قیس رضی اللہ عنہ نے مروشاہجہان پر قبضہ کر لیا۔ یہ شہر عباسی دور میں مشرق کا دار الخلافہ بنا کیونکہ ابو مسلم خراسانی نے یہیں سے عباسی خلافت کے قیام کے لیے تحریک شروع کی تھی یہاں بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ عنہ نے جہاد کیا تھا اور یہیں ان کی قبر ہے۔ سلطان سنجر سلجوقی بھی یہیں مقیم رہا اور یہیں دفن ہوا۔ سلجوقی سلطان ملک شاہ نے اس شہر کی خوبصورتی کو چار چاند لگا دیے تھے اسی نے ڈیم اور قلعوں کے ساتھ ساتھ اس شہر کی دیوار بھی تعمیر کروادی تھی۔ مگر بعد ازاں منگولوں نے اس شہر کو شدید نقصان پہنچایا۔ منگولوں کے بعد اسے سلطان تیمور نے فتح کیا تو اس کے بیٹے شاہ رخ نے اس شہر کو اس کی پرانی خوبصورتی لوٹانے کی بھرپور کوشش کی مگر یہ سوگوار شہر کبھی اپنے شباب کو نہ لوٹ سکا۔

احنف بن قیس رضی اللہ عنہ کے مجاہدوں کے تذکرے سے بات اس لیے شروع کی کہ اس معرکے میں عرب کے مشہور قبیلے الخزاعی کے لوگوں نے بھی داد شجاعت لی تھی جنہیں فتح کے بعد مروشاہجہان میں ہی آباد ہونے کا حکم دیا گیا تھا۔ دوسری صدی ہجری کے کسی نامعلوم سال میں اس قبیلے کے ایک شخص حماد بن معاویہ کے گھر ایک بچے نے جنم لیا جو آگے چل کر امام العلامة الحافظ نعیم بن حماد بھی معاویہ بن الحارث ابن ہمام بن سلمہ بن مالک الخزاعی کے نام سے تاریخ میں حدیث میں امر ہوا۔ ابتدائی تعلیم مرو میں ہی پائی اور پھر علم حدیث کے شوق میں عراق اور حجاز میں وقت گزارا۔ مرو میں پیدا ہونے کی وجہ سے الروزی کہلوانے، کنیت ابو عبد اللہ تھی اور دائیں آنکھ سے نابینا ہو جانے کی وجہ سے آپ کو نعیم بن حماد الاغور بھی لکھا جاتا تھا۔

نعیم بن حماد اپنے علمی سفر کے ابتدائی دور میں جم بن صفوان سمرقندی کے فرقہ سے متاثر ہوئے لیکن پھر رجوع کر لیا اور اس فرقے کی رد میں کتب لکھیں۔ شیخ نعیم بن حماد نے عظیم المرتبت فقیہ امام ابو حنیفہ کے تلامذہ سے بھی شرف تلمذ حاصل کیا۔ بلکہ امام عبد اللہ بن مبارک ان کے ابتدائی اساتذہ میں سے ہیں۔ امام بخاری، امام ابن معین اور امام احمد رحمہم اللہ اور باقی مہدیین جنہیں براہ راست نعیم بن حماد سے تعلق اور واسطہ رہا انہوں نے اس عظیم محدث کا ذکر ہمیشہ اچھے لفظوں سے کیا ہے۔ امام عجل، امام ابو حاتم، امام حاکم، علامہ ذہبی، امام ابن حبان، حافظ ابن حجر، خطیب بغدادی اور امام دارقطنی وغیرہ نے انہیں حدیث کے بڑے اور ثقہ اساتذہ میں شمار کیا ہے۔ صحاح ستہ میں آپ سے بخاری، مسلم کے مقدمے اور ترمذی وغیرہ میں اور صحاح کے علاوہ دیگر کتب احادیث میں



بھی آپ سے کثرت سے روایات لی گئی ہیں۔

امام نعیم کے متعلق یہ ذکر بھی ملتا ہے کہ حدیث کی طرف انکار رجحان ایک خواب کے بعد پیدا ہوا۔ آپ نے خواب میں رسول اللہ کو یہ فرماتے دیکھا کہ نعیم ہماری باتوں کو نظر انداز کرتا ہے۔ نعیم بن حماد نے گھبرا کر کہا یا رسول اللہ آپ مجھے مختلف ابواب میں احادیث عطا فرمادیجئے تاکہ میں ان ارشادات سے ہر باب اخذ کر لیا کروں۔ رسول اللہ نے آپ کو سینے سے لگالیا۔ غالباً اس خواب کے اثر سے نعیم بن حماد احادیث کی المسند تصنیف کرنے والے پہلے محدث بنے باقی محدثین کی مسندات ان کے بعد ہی لکھی گئیں۔ نعیم بن حماد کی وہ مسند روایت کرنے والے صحابہ کے ناموں کے حروف تہجی کی ترتیب سے لکھی گئی تھی اور غالباً یہ اسی خواب کا اثر تھا کہ شیخ نعیم بن حماد نے اپنے شاگردوں مثلاً امام بخاری و مسلم کی طرح رواد کو فنی جرح و تعدیل کی کسوٹی پر رکھ کر قبول یا رد کرنے کی بجائے صحیح، حسن اور ضعیف سب طرح کے روایات اکٹھی کر کے انہیں رد یا قبول کرنے کا بوجھ متاثرین کو منتقل کر دیا۔ اسی سبب سے کتاب الفتن میں عزیز، غریب، مبہم، متصل، مرسل، مقطوع اور موقوف روایت شامل ہیں۔

عراق کے سیاسی حالات نے شیخ نعیم بن حماد کو مصر جانے پر مجبور کر دیا۔ وہاں آپ نے چالیس برس کے لگ بھگ قیام کیا۔ خلق قرآن کے لایعنی فساد کے دوران شیخ نعیم بن حماد کی گرفتاری کا حکم صادر کر دیا گیا۔ مصر سے عراق امام شافعی کے مشہور شاگرد امام یوسف بن یحییٰ بویطی کے ساتھ پہنا کر لائے گئے۔ قرآن کی حیثیت کے سوال پر انہوں نے دونوں آراء کی تطبیق کرنا چاہی۔ مگر حسب فضا جواب کے انکار کر پر سامر آ (بغداد سے 78 میل شمال) کی جیل میں بیڑیوں سے جکڑ کر قید کر دیے گئے۔ سات سال قید و بند کے صوبتیں برداشت کرتے 228 ہجری (843 عیسوی) میں اپنے خالق سے جا ملے۔ جیل میں انہوں نے وصیت فرمائی تھی کہ انہیں بیڑیوں سمیت دفن کیا جائے۔ ناس ہوا اختلاف فہم پر عدم برداشت کے رویے کا کہ شاہی اہلکاروں نے انہی بیڑیوں کی حالت میں جنازہ اور کفن کے بغیر ہی جیل کے ایک کڑھے میں پاٹ دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللھم اغفر لیحنا ومیمنا و  
شاہدنا وعاہلنا

رسول اللہ کی حیات طیبہ کے آخری دور یعنی نبوت کے قیامت تک ختم ہو جانے سے پہلے حضرت جبرائیل نے انسانی شکل میں امت کے سامنے آ کر پیغام نبوت کا خلاصہ کر دیا تھا۔ حدیث جبرائیل کے پانچ میں سے دو سوال اسی علم سے متعلق تھے۔ ایک سوال میں اس علم کی حدود اور دوسرے سوال میں اس علم کا دائرہ کار متعین کر دیا گیا تھا۔ رسول اللہ کی وفات کے بعد خلفائے راشدین اور صحابہ کبار کے حالات شاہد ہیں کہ انہوں نے اس علم کو بھرپور اہمیت دی۔ راز دار رسول حضرت حذیفہ بن یمان آخر الزمان اور فتن کے علم میں باقی اصحاب رسول کے امام تھے۔ سیرت و تاریخ سے پتا چلتا ہے کہ خلفائے راشدین اور دیگر اصحاب رسول فتن کے باب میں انہی کی تقلید کرتے تھے۔ ۱۹۲۹ کے سال اس راز دار رسول اور علم الفتن کے امام حضرت حذیفہ بن یمان کا عراق کے بادشاہ فیصل بن حسین (شریف مکہ حسین بن علی کا بیٹا) اور عراق کے مفتی اعظم کی خوابوں میں حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری سمیت مسلمانوں کے سب سے بڑے اجتماع یعنی حج کے مہینے میں قبر سے نکالنے کا مطالبہ متعلقہ سالوں اور شخصیات کے حوالے سے حضرت حذیفہ بن یمان کے علوم یعنی آخر الزمان اور فتن کے علوم کی روشنی میں ہی دیکھا جانا چاہیے تھا۔ قبر کی خش مٹی دیکھ کر قبر میں پانی پڑنے کے اشارات بھی نظر انداز ہو گئے۔ وہ سال اور دہائیاں آخر الزمان کی نمائندہ سال اور دہائیاں تھیں۔ غالباً صدی کے اوائل میں اس واقعے سے مقصود اہل نظر کے لیے اگلے سالوں کی اذان تھی۔

انتہا درجے پر دہل کے اس دور میں اس علم کے بغیر حالات پر تبصرہ کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے کوئی اندھیری رات میں جنگل میں لکڑیاں چننے پر مامور کر دیا جائے۔ دوسری جانب وہ مزاج جو علم الاخر الزمان کے فہم کے لیے ضروری ہیں ان کے بغیر صرف



علم الرجال کی بنیاد پر ان احادیث پر تبصرہ کرنا بھی ایسا ہی ہے جیسے کسی اپنے دور کے کاریگر درزی کو ضعیف و نحیف اور اندھا ہو جانے کے بعد سوئی میں دھاگہ ڈھالنے کا کام سپرد کر دیا جائے۔ ان احادیث پر غور روایت سے زیادہ درایت اور استخراجی سے زیادہ استقرائی مزاج کے ساتھ عالمی سیاست، موجودہ مالیاتی اور معاشی نظام، سامی اور یافشی اقوام کی تاریخ کے مدوجزر، بدلتے جغرافیوں اور نگوئی اوقات کے شعور کے پس منظر میں کرنا چاہیے۔

جیسا کہ لکھا جا چکا کہ اس کتاب الفتن میں عزیز، غریب، مبہم، متصل، مرسل، مقطوع اور موقوف ہر طرح کی روایت شامل ہیں۔ مگر اردو ترجمہ کے لیے ہماری اس کتاب کے انتخاب کے بہت سی وجوہات ہیں۔ ایک تو یہ فتن کے موضوع پر پہلی تاریخی کتاب ہے اور دوسری وجہ اس کا ناپید ہو جانا ہے۔ فتن کے موضوع پر لکھی جانے والی ہر کتاب میں اس کتاب کا حوالہ ضرور ملتا ہے مگر یہ کتاب عربی میں بھی ناپید ہے۔ یہ ترجمہ اس کتاب کا پہلا اردو ترجمہ ہے۔ جو کہ ہمارے دور کے عظیم محقق اور دانشور جناب اوریا مقبول جان صاحب کی کاوشوں سے آپ کے ہاتھ میں ہے۔ اور یا مقبول جان صاحب کے تبصرے اور تحریریں ان کے اس علم سے دلچسپی اور گہری نظر کی غماز ہیں۔ آپ کا اندازہ فکر بلاشبہ اس موضوع کا نمائندہ انداز فکر ہے اور آپ مجھ سمیت ہزاروں لوگوں کے لیے استاد ہیں جو آپ کی تحریروں اور مجلس سے سوچ کے نئے زاویے لیتے ہیں۔

مبین قریشی



## فہرست

- ۱۷ • اُن فتنوں کا تذکرہ جن کے بارے میں نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رَضُوا اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے پیش گوئی فرمادی۔
- ۴۳ • رسول اللہ ﷺ کی وفات سے لے کر قیامت تک واقع ہونے والے فتنوں کے نام اور ان کی تعداد
- ۵۹ • فتنوں میں عقلوں کے کم ہو جانے اور سمجھدار لوگوں کے ختم ہو جانے کا بیان
- ۶۸ • جب لوگوں میں فتنے اور مصائب پھیل جائیں تو اس وقت موت کی تمنا کرنے کی رخصت و اجازت ہے
- ۷۶ • صحابہ کرام اور دوسرے لوگوں کی اس عداوت کا ذکر جو فتنے کے وقت یا فتنہ گزر جانے کے بعد ان کو لاحق ہوئی
- ۹۳ • فتنے کے دور میں مال و اولاد کا کم ہونا بہتر ہے اور اس دور میں کون سا مال اور کیا چیز بہتر ہے؟
- ۹۵ • وہ تعداد جو حضرت رسول اللہ ﷺ کے بعد اس اُمت کے خلفاء کی ذکر کی جاتی ہے
- ۹۸ • رسول اللہ ﷺ کے بعد آنے والا خلفاء کا ذکر
- ۱۰۰ • بادشاہوں میں سے خلفاء کی پہچان
- ۱۰۶ • حضرت رسول اللہ ﷺ کے بعد آنے والے امراء کے نام
- ۱۱۰ • پہلا جزء اختتام پذیر ہوا اس کے بعد جو جزء ہے اس کی حدیث کے پہلے زاوی محمد بن ثور اور عبدالرزاق ہے
- ۱۲۲ • حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد بنی اُمیہ کے بادشاہوں کے نام اور ان کا تذکرہ
- ۱۲۶ • دوسرا باب: بنی اُمیہ کے بادشاہوں کے بارے میں
- ۱۳۶ • فتنوں سے بچنا، اور فتنوں کے دور میں مستحب ہے کہ انسان اپنے ہاتھ کو روکے، اور قتل و غارتگری سے رُکنا اور گوشہ نشینی اختیار کرنا اور فتنوں میں مہمائی کی کراہت
- ۱۸۳ • وَهُوَ حَسْبِي وَيُغْنِيَنِ الْوَيْكُنْ
- ۱۹۰ • باب اُن لوگوں کے متعلق جو فتنوں میں جدا ہونے کی رائے رکھتے ہیں
- ۱۹۷ • بنو اُمیہ کی بادشاہت کے ختم ہونے کی علامات
- ۲۰۶ • بنو عباس کے خروج کا بیان
- ۲۲۱ • بنی عباس کی مدت ختم ہونے کی پہلی علامت
- ۲۳۸ • بنو عباس کے باہمی اختلاف کے بعد اُن کی بادشاہت کے ختم ہونے کی علامتوں میں سے پہلی علامت
- ترکوں کا خروج ہے



- ۲۳۳ بنو عباس کی بادشاہت کے ختم ہونے کی چند آسمانی علامات
- ۲۳۳ شام کے چھنے کی ابتداء
- ۲۵۰ بچ اور کمزور لوگوں کے غلبہ کا تذکرہ
- ۲۵۱ فتنوں میں جائے پناہ
- ۲۶۸ نمرہ اور اہل مغرب کے خروج کی نشانیوں میں سے پہلی علامت
- ۲۷۱ نمرہ اور اہل مغرب (شمالی افریقہ) کے خروج زمانہ کے حالات
- ۲۷۵ شام اور مصر میں قوم نمرہ کی قارت گری اور ان کے برے اخلاق
- ۲۸۸ سُلمانی کون ہوگا؟
- ۲۹۳ سُلمانی کے خروج کی ابتداء
- ۲۹۶ تین جہنڈوں کا بیان
- ۲۹۷ وہ جہنڈے جو مصر اور شام وغیرہ میں ظاہر ہوں گے مگر سُلمانی اُن پر غالب آئے گا
- ۳۰۶ شام اور عراق میں بنی عباس، اہل مشرق، سُلمانی اور مروانوں کے حالات کے تذکرہ کا ذکر
- ۳۱۰ اہل شام اور بنی عباس کی بادشاہت اور رقبہ اور سُلمانی کے واقعات
- ۳۱۹ سُلمانی کا لشکر عراق پہنچنے پر بغداد اور مدینہ النوراء میں ہونے والے واقعات کا ذکر
- ۳۲۳ سُلمانی اور اس کے ساتھیوں کا کوفہ میں داخل ہونا
- ۳۲۵ مہدی علیہ السلام کے کالے جہنڈے اور اصحاب سُلمانی و عباسی کے درمیان اُن کی لڑائی
- ۳۳۱ سُلمانی کے معاملے کا پہلا اختتام اور ہاشمی کا خراسان سے کالے جہنڈوں کے ساتھ اس کے ساتھیوں کے خلاف نکلنا اور اُن کے مابین جو لڑائیاں ہوں گی یہاں تک کہ سُلمانی کے شہسوار مشرق پہنچ جائیں
- ۳۳۱ سُلمانی لشکر کا زمین میں دھننا
- ۳۳۷ حضرت مہدی علیہ السلام کے ظہور کی علامات
- ۳۵۲ خروج حضرت مہدی علیہ السلام کی دوسری نشانی
- ۳۵۶ لوگوں کا مکہ میں جمع ہونا اور وہاں لوگوں کا حضرت مہدی علیہ السلام سے بیعت کرنا
- ۳۶۳ حضرت مہدی علیہ السلام کا مکہ سے بیت المقدس اور شام کی طرف کوچ اور سُلمانی کے لشکر سے ان کا مقابلہ
- ۳۶۵ حضرت مہدی علیہ السلام کی سیرت، اُن کا عدل و انصاف اور اُن کے زمانے کی خوشحالی
- ۳۸۳ امام مہدی علیہ السلام کے اوصاف
- ۳۸۸ حضرت مہدی علیہ السلام کا نام
- ۳۸۹ حضرت مہدی علیہ السلام کی کنیت



- ۳۹۹ حضرت مہدی علیہ السلام کی حکومت کی مدت
- ۴۰۲ حضرت مہدی علیہ السلام کے بعد جو کچھ ہوگا
- ۴۳۸ ہندوستان کا جہاد
- ۴۴۰ حمص، قضاۃ اور یمن میں مہدی کے بعد قحطانی کے دور کے حالات
- ۴۴۴ اعماق اور قسطنطنیہ کی فتح
- ۴۹۱ شہر اعماق کے حالات اور قسطنطنیہ کی فتح سے متعلق مزید احادیث
- ۵۳۸ اسکندریہ، اطراف مصر اور روم کے خروج سے متعلق روایات
- ۵۴۳ خروج دجال سے پہلے کے حالات
- ۵۴۹ دجال کے نکلنے سے پہلے کی علامات
- ۵۵۸ دجال کا خروج کہاں سے ہوگا؟
- ۵۶۱ دجال کا خروج اور اس کی سیرت اور اس کے ہاتھوں جو فساد پھیلے گا اس کا ذکر
- ۵۸۴ دجال کے باقی رہنے کی مقدار کا بیان
- ۵۸۶ ساتواں جزو تمام ہوا
- ۵۸۹ دجال سے بچنے کے لیے جائے پناہ
- ۵۹۳ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کا نزول اور آپ کی سیرت
- ۶۰۶ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے نزول کے بعد باقی رہنے کی مقدار
- ۶۱۰ یاجوج ماجوج کا نکلنا
- ۶۳۹ دھنسنے، زلزلے، جھٹکے اور مسخ کا ذکر
- ۶۵۶ وہ آگ جو لوگوں کو شام کی طرف دھکیل دے گی
- ۶۶۷ قیامت کی علامت
- ۶۷۱ قیامت کی علامات میں سے سورج کا مغرب کی طرف سے طلوع ہونا
- ۶۸۷ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا
- ۶۹۳ ذابۃ الارض کا نکلنا
- ۷۰۱ جبرائیل کا بیان
- ۷۰۳ جبرائیل کے نکلنے کا بیان
- ۷۱۰ ترکوں کا بیان
- ۷۲۱ فتنوں کے اوقات



﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾

اُن فتنوں کا تذکرہ جن کے بارے میں

نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رَضُوا اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن  
نے پیش گوئی فرمادی

اخبرنا الشيخ ابو بكر عبد الغفار بن محمد بن الحسين بن علي بن الحسن الشيرازي  
بقراءته عليه بينساہور اخبرنا ابو بكر محمد بن عبد الله بن احمد بن زيد اخبرنا  
ابو القاسم سليمان بن احمد بن ايوب، حدثنا عبد الرحمن بن حاتم المرادي بمصر  
ابوزيد سال ۲۸۰ھ.

۱. حدثنا نعيم بن حماد المروزي حدثنا عبد الله بن المبارك عن معمر عن  
علي بن زيد عن أبي نصر عن أبي سعيد الخدري وابن عيينة عن علي بن زيد عن  
أبي سعيد الخدري وابن عيينة عن علي بن زيد عن أبي نصر.  
عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال صلى بنا رسول الله ﷺ صلاة العصر  
بنهار لم يحط إلى أن غابت الشمس فلم يدع شيئا هو كائن إلى يوم القيامة إلا  
حدثنا به حفظه من حفظه ونسبه من نسبه.

۱۔ نعيم بن حماد المروزی نے عبد اللہ بن المبارک سے، انہوں نے معمر سے، انہوں نے علی بن زید سے، انہوں نے ابی  
نصرہ سے روایت کی ہے کہ ابو سعید الخدری فرماتے ہیں نیز، ابن عیینہ نے، علی بن زید سے انہوں نے ابونصرہ سے روایت کی ہے کہ  
حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں دن کو عصر کی نماز پڑھائی پھر آپ ﷺ نے سورج  
ڈوبنے تک خطبہ دیا کہ جس میں قیامت تک جو کچھ ہوتا ہے وہ آپ ﷺ نے ہمیں بتایا۔ پھر جس نے یاد رکھا، اس نے یاد رکھا، اور  
جس نے بھلا دیا سو بھلا دیا۔



۲. حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن مسنان حدثنا أبو الزاهرية عن كثير بن  
مرة أبي شجرة عن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله ﷺ إن الله رفع  
لي الدنيا فانا أنظر إليها وإلى ما هو كائن فيها إلى يوم القيامة كما أنظر إلى كفي هذه



جلیان من اللہ جلّہ لنبیہ کما جلا للنبین قبلہ۔

۴۲ حکم بن نافع نے، سعید بن سنان سے، انہوں نے ابوالزاہر یہ سے، انہوں نے کثیر بن مرة سے، انہوں نے ابی شجرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے دنیا کو اس طرح پیش کر دیا گویا میں اُسے دیکھ رہا ہوں، اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا تھا اُسے بھی دیکھ رہا تھا، جیسے میں اپنی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں، اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے نبی کریم ﷺ پر ظاہر کیا جیسے کہ اس نے سابقہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر ظاہر فرمایا تھا۔



۳. حدثنا عبد اللہ بن وہب عن ابن لہیعة عن عقیل عن ابن شہاب عن ابی ادریس الخولانی عن حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ قال انا اعلم الناس بكل فتنة هي كائنة الى يوم القيامة وما هي ان يكون رسول اللہ ﷺ اسر الي في ذلك شينا لم يحدث به غيري ولكن رسول اللہ ﷺ حدث مجلسا اتاهم فيه عن الفتن التي تكون منها صفار ومنها كبار فلذهب اولئك الرهط كلهم غيري.

۴۳ عبداللہ بن وہب نے، ابن لہیعة سے، انہوں نے عقیل سے، انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے ابو ادریس الخولانی سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت تک جتنے فتنے پیدا ہونے والے ہیں، لوگوں میں سے سب سے زیادہ انہیں جاننے والا میں ہوں، اور کیونکہ نہ جانوں! رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے وہ راز کی باتیں فرمائی ہیں جو کسی اور سے نہیں فرمائیں، ہاں! لیکن حضرت نبی اکرم ﷺ ایک مجلس میں تشریف لائے اور آنے والے فتنوں سے خبردار فرمایا، چھوٹے فتنوں پر بھی اور بڑے فتنوں پر بھی۔ اُس مجلس کے حاضرین میں سے اب میرے سوا تمام لوگ دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں۔



۴. حدثنا بقية بن الوليد وأبوالمغيرة عن صفوان بن عمرو قال حدثني السفر بن نسير الأزدي عن حذيفة بن اليمان رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ تكون فتن كقطع الليل المظلم يتبع بعضها بعضا تأتيكم مشبهة كوجوه البقر لا يدرون أيها من أي.

۴۴ عیسیٰ بن یونس نے، اوزامی سے، انہوں نے حسان بن علیہ سے، انہوں نے ابو ادریس الخولانی سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آمد میری رات کے سايوں کی طرح پے در پے فتنے برپا ہوں گے۔ وہ تم پر گائے کے چہروں کی طرح باہم ملتے جلتے ہوں گے۔ معلوم نہ ہوگا کہ



کون سا فتنہ کن فتنوں میں سے ہے، فتنے گایوں کے ریوڑ کی طرح تم پر آئیں گے اُس میں اکثر لوگ ہلاک ہو جائیں گے، سوائے اُن کے جنہیں اُن کے بارے میں پہلے سے علم ہوگا۔



۵. حدثنا عیسیٰ بن یونس حدثنا الأوزاعي عن حسان بن عطية عن أبي إدريس الخولاني عن حذيفة بن اليمان قال هذه فتن قد اظلت كجباه البقر يهلك فيها أكثر الناس إلا من كان يعرفها قبل ذلك.

﴿۵﴾ عیسیٰ بن یونس نے اوزاعی سے، انہوں نے حسان بن عطیہ سے، انہوں نے ابی إدریس الخولانی سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ فتنے تم پر چھا جائیں گے، جیسے گائے کی بیماری ہوتی ہے، اس میں اکثر لوگ ہلاک ہو جائیں گے، سوائے ان کے جو انہیں پہلے سے جانتے ہوں گے۔



۶. حدثنا رشدين بن سعد عن ابن لهيعة قال حدثني سلمان بن عامر عن أبي عثمان الأصمعي

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ إذا تقارب الزمان أناخ بهم الشرف الجون فتن كقطع الليل المظلم.

﴿۶﴾ رشدين بن سعد نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے سلمان بن عامر سے، انہوں نے ابو عثمان الاصمعی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب زمانہ تیز رفتار ہو جائے گا (دنوں کا کام مٹوں میں ہوگا) تو تم پر آمد میری رات کے سایوں کی طرح فتنے چھا جائیں گے۔



۷. حدثنا سفيان بن عيينة عن الزهري عن عروة بن الزبير عن كرز بن علقمة الخزازي قال قال رجل لرسول الله ﷺ هل للإسلام من منتهى قال نعم أيما أهل بيت من العرب أو العجم أراد الله بهم خيرا أدخل عليهم الإسلام قال ثم ما قال ثم تكون فتن كأنها الظلل.

فقال الرجل كلا والله إن شاء الله يا رسول الله فقال رسول الله ﷺ بل الذي نفسي بيده ثم لعودن فيها أسود صبا يضرب بعضكم رقاب بعض قال الزهري الأسود الحية إذا لهشت نزت ثم ترفع رأسها ثم تنصب.

﴿۷﴾ سفيان بن عیینہ نے، زہری سے، انہوں نے، عروہ بن الزبیر سے روایت کی ہے کہ، کرز بن علقمہ الخزازی



فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا کہ کیا اسلام پھلے پھولے گا؟ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! اللہ تعالیٰ عرب و عجم کے جس گھر کے لیے بھلائی چاہے گا وہاں اسلام داخل کر دے گا۔ پھر اُس شخص نے کہا کہ پھر کیا ہوگا؟ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ پھر تو فتنے ہوں گے گویا کہ وہ سایہ ہے، اُس شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ ان شاء اللہ ایسا ہرگز نہ ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا اُس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، ایسا ہو کر رہے گا، پھر تم صہبا کے علاقے کے سیاہ زہریلے سانپوں سے پناہ چاہو گے، اور ایک دوسرے کی گردن مارو گے۔

○ ○ ○

۸. حدثنا الوليد بن مسلم عن الأزواعي عن عبد الواحد بن قيس عن عروة بن

الزبير عن كرز بن علقمة عن النسي علقمة عن ذلك.

۴۸ الوليد بن مسلم نے، الاوزاعی سے، انہوں نے عبد الواحد بن قیس سے، انہوں نے عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ کرز بن علقمہ نے بھی نبی اکرم ﷺ سے اسی مفہوم کی روایت نقل کی ہے۔

○ ○ ○

۹. حدثنا ابن المبارك عن معمر عن الزهري عن عروة بن الزبير عن كرز بن

علقمة بمثل حديث سفیان إلا أنه قال قال أعرابي يا رسول الله ﷺ

۴۹ ابن المبارک نے، معمر سے، انہوں نے الزہری سے، انہوں نے عروہ بن زبیر سے، وہ کرز بن علقمہ سے سفیان کی طرح کی روایت نقل کرتے ہیں اور اس میں مزید یہ ہے کہ وہ سائل دیہاتی تھا۔

○ ○ ○

۱۰. حدثنا عبد الوهاب بن عبد المجيد الثقفي حدثنا يونس بن عبيد عن

الحسن عن أبي موسى الأشعري رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ إن بين

يدي الساعة لهرجا قالا وما الهرج قال القتل والكذب قالوا يا رسول الله قتل أكثر

مما يقتل الآن من الكفار قال أنه ليس يقتلكم للكفار ولكن يقتل الرجل جاره وأخاه

وابن عمه.

۴۱۰ عبد الوہاب بن عبد المجید الثقفی نے، یونس بن عبید سے، الحسن نے، اہسن سے روایت کی ہے کہ، حضرت

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ قیامت سے پہلے ”ہرج“ ہوگا، تو صحابہ کرام

رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا وہ ”ہرج“ کیا ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ قتل اور جھوٹ، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ

علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ جتنے کفار اب قتل کئے جا رہے ہیں اس سے بھی زیادہ کفار قتل کئے جائیں گے؟ آپؐ نے

ارشاد فرمایا کہ ”ہرج“ تمہارا کافروں کو قتل کرنا نہیں بلکہ آدمی اپنے پڑوسی، اپنے بھائی اور اپنے چچا زاد بھائی کو قتل کرے گا۔

○ ○ ○



۱۱. حدثنا ابن المبارك أخبرنا المبارك بن فضالة عن الحسن عن أسيد المتشمس بن معاوية قال سمعت أبا موسى يقول ليكون من أهل الإسلام بين يدي الساعة الهرج والقتل حتى يقتل الرجل جده وابن عمه وأباه وأخاه وأيم الله لقد خشيت أن تدركني وإياكم.

﴿۱۱﴾ ابن المبارک، مبارک بن فضالہ سے وہ، الحسن سے، وہ اسید بن المتشمس بن معاویہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت سے پہلے مسلمانوں میں ہرج اور قتل ہوگا حتیٰ کہ آدمی اپنے ذاتا، اپنے چچا زاد بھائی، اپنے باپ اور اپنے بھائی کو قتل کرے گا، اور اللہ کی قسم! مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں میں اور تم اس فتنے کا شکار نہ ہو جائیں۔

○ ○ ○

۱۲. حدثنا جریر بن عبد الحمید عن عاصم الاحول قال حدثني شيخ عن أبي موسى الأشعري رضي الله عنه قال إن بعدكم فتنا كقطع الليل المظلم يصبح الرجل فيها مؤمنا ويمسي كافرا ويمسي مؤمنا ويصبح كافرا.

﴿۱۲﴾ جریر بن عبد الحمید، عاصم الاحول سے، وہ شیخ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تمہارے بعد اندھیری رات کی طرح فتنے رونما ہوں گے جس میں آدمی صبح کو مسلمان ہوگا اور شام کو کافر ہوگا، اور شام کو مسلمان ہوگا اور صبح کو کافر ہوگا۔

○ ○ ○

۱۳. حدثنا جریر بن عبد الحمید عن لیث بن أبي سليم عن مجاهد قال قال رسول الله ﷺ بين يدي الساعة فتن كقطع الليل المظلم يمسي الرجل فيها مؤمنا ويصبح كافرا ويصبح مؤمنا ويمسي كافرا يبيع احدهم دينه بعرض من الدنيا قليل.

﴿۱۳﴾ جریر بن عبد الحمید، لیث بن ابی سلیم سے روایت کی ہے کہ مجاہد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت سے پہلے اندھیری رات کی طرح فتنے ہوں گے، اُس میں شام کو آدمی مؤمن ہوگا اور صبح کو کافر ہوگا اور صبح کو مؤمن ہوگا اور رات کو کافر ہوگا، وہ دنیا کے حقیر مال کے لیے اپنا دین بیچ ڈالے گا۔

○ ○ ○

۱۴. حدثنا إبراهيم بن محمد الفراء عن الأوزاعي عن يحيى ابن أبي كثير عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال هذه فتن أظلت كقطع الليل المظلم كلما ذهب منها رسل بدا رسل آخر يصبح الرجل فيها مؤمنا ويمسي كافرا ويمسي



مؤمناً ویصبح کافراً یبیع فیہا ویصبح کافراً ویصبح لیہا اقوام دینہم بعرض من الدنیا قلیل۔

۱۳ ﴿ ابراہیم بن محمد الفراری، الاوزاعی سے، وہ یحییٰ ابن ابی کثیر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ فتنے اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح تم پر منڈلارہے ہیں، جب اُس کا ایک حصہ گور جائے گا تو دوسرا حصہ ظاہر ہو جائے گا، آدمی اُن فتنوں میں صبح کو مؤمن اور شام کو کافر ہوگا، اور شام کو مؤمن اور صبح کو کافر ہوگا، اُن فتنوں میں بہت سے لوگ دنیا کے مال کی خاطر اپنا دین بیچ ڈالیں گے۔

○ ○ ○

۱۵ . قال ابو الزاہریۃ وحدثنا جبیر بن نفیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ ﷺ ان الفتنة راحة في بلاد الله تطا في عظامها لا يحل لاحد ان يوقظها ويل لمن اخذ بعظامها. قال ابو الزاہریۃ وقال عبد اللہ بن عمرو انکم لن تروا من الدنیا الا بلاء وفتنة ولن تزداد الامور الا شدة.

۱۵ ﴿ ابوالزاحریہ نے جبیر بن نفیر سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک فتنے اللہ کے شہروں میں اپنی لگاموں کو رومٹتے ہوئے چرتے ہیں، کسی کے لئے اُس فتنوں کو ہوا دینا جائز نہیں، ہلاکت ہے اُس شخص کے لئے جو اُن کی لگام تھامے، حضرت ابوالزاحریہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ

○ ○ ○

۱۶ . حدثنا عبد الخالق بن یزید الدمشقی عن ابيه عن مكحول عن حذيفة بن اليمان رضی اللہ عنہ قال ما من صاحب فتنة يملكون للثمانية انسان الا ولو شئت ان اسميه باسمه واسم ابيه ومبكنه الى يوم القيامة كل ذلك مما علمنيه رسول اللہ ﷺ قالوا باعياها قال او اشباهها يعرفها الفقهاء او قال العلماء انکم کنتم تسألون رسول اللہ ﷺ عن الخير واسأله عن الشر تسألونه عما كان واسأله عما يكون.

۱۶ ﴿ عبد الخالق بن یزید الدمشقی، یزید سے، وہ مکحول سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میں چاہوں تو قیامت تک آنے والے ہر مہینہ باز جس کی جماعت کی تعداد تین سو (300) تک پہنچتی ہو، میں اُس کا نام، اُس کے باپ کا نام، اُس کی رہائش تک بتا سکتا ہوں، اور یہ سب باتیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے بتائی ہیں لوگوں نے کہا کہ کیا ان کا تعین کر دیا گیا ہے؟ فرمایا ہاں، یونہی سمجھ لو، اہل علم ان کو پہچان لیں گے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی



اللہ تعالیٰ نے کہا کہ تم لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر کے متعلق پوچھتے تھے اور میں شر کے بارے میں پوچھتا تھا، تم گوشتہ باتوں کے بارے میں پوچھتے تھے اور میں آنے والی باتوں کے متعلق پوچھتا تھا۔

○ ○ ○

۱۷. حدثنا عبد القدوس عن عفیر بن معدان قال حدثنا قتادة قال قال حذیفہ سمعت رسول اللہ ﷺ يقول ليخرجن من أمتي ثلثمائة رجل معهم ثلثمائة راية يعرفون وتعرف قبائلهم يتغنون وجه الله يقتلون على الضلالة.

۱۷. عبد القدوس، عفیر بن معدان سے، وہ قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت کے تین سو (300) آدمی خروج کریں گے، ہر ایک کے پاس جھنڈا ہوگا۔ وہ سب معلوم ہیں، اور ان کے قبائل بھی معلوم ہیں، اللہ کی رضا چاہتے ہوں گے، مگر گمراہی پر لڑیں گے۔

○ ○ ○

۱۸. حدثنا عبد القدوس بن سعيد بن سنان عن أبي الزاهرية عن حذيفة بن اليمان قال لو حدثكم بكل ما أعلم ما رلتم به الليل.

۱۸. عبد القدوس، سعید بن سنان سے، وہ ابوالزہریہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان فرماتے ہیں کہ اگر میں تمہیں وہ ساری باتیں بتا دوں جو میں جانتا ہوں تو رات آنے تک تم مجھے دیکھ نہ سکو۔

○ ○ ○

۱۹. قال أبو الزاهرية وقال عبد الله بن عمرو لا تزالوا في بلاء وفتنة ولا يزداد الأمر إلا شدة فإذا لم يلي الوالي لله ولم يؤدي المولى عليه طاعة الله فأوشكوا بكرة الله فإن كره الله أشد من كره الناس.

۱۹. ابوالزہریہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تم مسلسل مصائب اور فتنوں میں رہو گے، اور ہر معاملے میں انتہا پسندی کی مصیبت ہوگی، جب نگران اللہ کی رضا کیلئے نگران نہ بنے، اور رعایا اللہ کی اطاعت نہ کرے تو قریب ہے کہ اللہ انہیں ناپسند کرے، بے شک اللہ کا ناپسند کرنا لوگوں کے ناپسند کرنے سے زیادہ سخت ہے۔

○ ○ ○

۲۰. حدثنا عبد الوهاب الثقفي عن أيوب السخيتاني عن أبي قلابة عن أبي إدريس قال كنت أنا وأبو صالح وأبو مسلم فقال أحدهما لصاحبه هل تخالفون من شيء قالوا نخاف الطلب قال فقلت إن الطلب لا يدرك إلا أخريات الناس قالوا صدقت إنه لم يكن لهيب قط إلا كان له طلب وإن الناس لم يصيبوا لهيبا قط أعظم من



الإسلام وإن الفتنة تطلبه وإنها لا تدرك إلا أخريات الناس.

﴿۲۰﴾ عبد الوہاب النخعی، ایوب السخنیانی سے، وہ ابوقلابہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابودریس فرماتے ہیں کہ میں اور ابوصالح اور ابومسلم اکٹھے ایک جگہ تھے اُن میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کیا تمہیں کسی چیز کا ڈر ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہمیں طلب کے فتنے کا ڈر ہے، ابودریس کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ طلب تو آخری زمانے کے لوگوں کو پانگی؟ انہوں نے کہا کہ ٹوٹنے سے بچ کر، بے شک لوٹ مار نہیں ہے مگر اُس کیلئے جس میں طلب ہو، اور اسلام میں طلب سے بڑا کوئی فتنہ نہیں، اور فتنہ انسان کو طلب کرے گا، اور یہ فتنہ آخری دور کے لوگوں پر آئے گا۔

○ ○ ○

۲۱ حدثنا هشيم حدثنا ابن أبي خالد عن قيس بن أبي حازم قال قال رسول

الله ﷺ ترسل على الأرض الفتن إرسل القطر .

﴿۲۱﴾ ہشیم نے، ابن ابی خالد سے روایت کی ہے کہ قیس بن ابی حازم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ زمین پر فتنے ہارش کے قطرے کی طرح بھیجے جائیں گے۔

○ ○ ○

۲۲ . حدثنا الوليد بن مسلم وابن وهب عن ابن لهيعة عن عبيد الله بن أبي جعفر

قال لما قص الله تعالى على موسى عليه السلام شأن هذه الأمة تمنى أن يكون رجلا

منهم فقال الله يا موسى إنه يصيب آخرها بلاء وشدة قال أحدهما من الفتن فقال

موسى يا رب ومن يصبر على هذا قال الله إني أعطيتهم من الصبر والإيمان ما يهون

عليهم البلاء.

﴿۲۲﴾ ولید بن مسلم اور ابن وہب نے، ابن لہیعہ سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن ابی جعفر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے

ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سامنے اس امت کی شان و فضیلت بیان کی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے

آرڈو کی کہ وہ بھی اس امت میں سے ہو جائے، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ (علیہ السلام)! اس امت کے آخر پر مصائب

اور ہڈ تیں آئیں گی (ایک راوی نے روایت کی ہے کہ فتنے آئیں گے) تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اے میرے رب! جو ان مصائب پر صبر کر لے؟ اس پر تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اُن کو ایسا صبر اور ایمان دوں گا جس کی وجہ سے یہ تکالیف اُن کے

لیے ہلکی ہو جائیں گی۔

○ ○ ○

۲۳ . حدثنا رشدين بن سعد عن ابن لهيعة عن أبي قبيس عن عبد الله بن عمرو بن

العاص رضي الله عنهما قال قال رسول الله ﷺ ستكون فتن لي أمتي حتى يفارق



الرجل فيها أباه وأخاه حتى يعبر الرجل بهلاله كما تعبر الزانية بزناها.

﴿۲۳﴾ رشید بن سعد نے، ابن لہیعہ سے، اس نے ابوقبیل سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ غریب میری امت میں فتنے ہوں گے جس کی وجہ سے آدمی اپنے باپ اور بھائی سے جدا ہو جائے گا، حتیٰ کہ انسان کو اس کے مصائب کی وجہ سے ایسے عار دلائی جائے گا جیسے زانیہ کو زنا کی وجہ سے عار دلائی جاتی ہے۔

○ ○ ○

۲۴. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة أن ابن هبيرة السهني حدثه قال سمعت

أباهم الجهم الجهماني يقول ألتكم الفتن ديمًا كديم المطر.

﴿۲۴﴾ ابن وہب، ابن لہیعہ سے، وہ ابن ہبیرہ السہنی سے روایت کی ہے کہ ابوجہیم الجہم الجہمانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم پر بارش کے قطروں کی طرح فتنے پڑیں گے۔

○ ○ ○

۲۵. حدثنا ابن عيينة عن الزهري عن عروة عن أسامة بن زيد رضي الله عنه قال

أشرف النبي ﷺ أطم لقال هل ترون ما أرى إني لأرى مواقع الفتن خلال بيوتكم كمواقع القطر.

﴿۲۵﴾ ابن عیینہ، زہری سے، وہ عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ أسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت نبی اکرم ﷺ نے ایک چٹان پر سے جھانکا پھر فرمایا کیا تم وہ دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں؟ میں فتنوں کی جگہ تمہارے گھروں کے درمیان دیکھ رہا ہوں جیسے کہ بارش کے قطرے ہو (تے ہیں)۔

○ ○ ○

۲۶. حدثنا محمد بن عبد الله التيهري حدثنا ابن أنعم عن مكحول عن أبي

ثعلبة عن أبي إدريس عن حذيفة بن اليمان رضي الله عنه قال ما أنا إلى طريق من طرقكم بأهدى مني بكل فتنة هي كائنة وبناعقها وقائدها إلى يوم القيامة.

﴿۲۶﴾ محمد بن عبد اللہ التیہری، ابن انعم سے، وہ مکحول سے، وہ ابو ثعلبہ سے، وہ ابو ادریس سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تم طریقوں میں سے جس طریقے پر بھی ہو میں اُسے زیادہ جانتا ہوں، میں قیامت تک آنے والے ہر فتنے، اُن کے پیر و کاروں کو اور قائدین سب سے آگاہ ہوں۔

○ ○ ○

۲۷. حدثنا أبو معاوية عن حجاج الصواف عن حميد بن هلال العلوي عن يعلى

بن الوليد عن جندب الخير عن حذيفة بن اليمان قال والله ما أنا بالطريق إلى قرية



من القرى ولا إلى مصر من الأمصار بأعلم منى بما يكون من بعد عثمان بن عفان.

﴿۲۷﴾ أبو معاوية، حجاج الصواف سے، وہ حمید بن ہلال الحدادی سے، وہ یعلیٰ بن الولید سے، وہ جندب الخیر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بستیوں میں سے کوئی بستی اور شہروں میں سے کوئی شہر، خدا کی قسم! حضرت عثمان بن عفان "رضی اللہ تعالیٰ عنہ" کے بعد ان کے راستوں میں ہونے والے فتنوں کو مجھ سے زیادہ کوئی جاننے والا نہیں۔

○ ○ ○

۲۸. حدثنا ابن وهب حدثني حرملة بن عمران عن سعيد بن سالم عن أبي سالم الجيشاني قال سمعت عليا رضي الله عنه يقول بالكوفة من ثلثمائة تخرج إلا ولو شئت سميت سائقها و ناعقها إلى يوم القيامة.

﴿۲۸﴾ ابن وہب، ہرملة بن عمران سے، وہ سعید بن سالم سے روایت کرتے ہیں کہ ابو سالم الجیشانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کوفہ میں سنا ہے کہ وہ فرما رہے تھے تین سو (300) آدمیوں پر مشتمل کوئی جماعت جو قیامت تک خروج کرنے والی ہے، اگر میں چاہوں تو ان کے قائدین اور پیروکاروں کے نام بتا سکتا ہوں۔

○ ○ ○

۲۹. حدثنا الوليد عن ابن جابر عن بسر بن عبيد الله الحضرمي عن أبي إدريس الخولاني قال سمعت حذيفة بن اليمان يقول كان الناس يسألون رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الخير و كنت أسأله عن الشر مخافة أن يدركني. فقلت يا رسول الله إنا كنا أهل جاهلية و شر فقد جاء الله بهذا الخير فهل بعد الخير من شر قال نعم قال فقلت فهل بعد ذلك الشر من خير قال نعم قال قلت فهل بعد ذلك الشر من خير قال نعم وفيه دخن قلت وما دخنه قال قوم يستون بغير منى و يهتدون بغير هدى تعرف منهم و تنكر قلت فهل بعد ذلك الخير من شر قال نعم دعاة إلى أبواب جهنم من أجابهم إليها قلدوه فيها قال قلت صفهم لي يا رسول الله قال هم من جلدتنا و يتكلمون بالسنتنا.

﴿۲۹﴾ ولید نے، ابن جابر سے، انہوں نے بسر بن عبد اللہ الحضرمی سے روایت کی ہے کہ ابو إدريس الخولانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت حذیفہ بن الیمان کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ فرما رہے تھے کہ لوگ حضرت رسول ﷺ سے خیر کے متعلق دریافت کرتے اور میں شر کے بارے میں پوچھتا تھا اس اندیشہ سے کہ وہ مجھے پانہ لے، پس میں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم جاہلیت اور شر والے لوگ تھے، اللہ تعالیٰ یہ خیر لایا ہے، کیا اس خیر کے بعد کبھی شر بھی ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا جی ہاں!



میں نے عرض کیا کہ کیا اُس شر کے بعد کوئی خیر بھی ہوگا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جی ہاں! میں نے عرض کیا کہ کیا اُس خیر کے بعد شر بھی ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جی ہاں! اور اس میں دُخن بھی ہوگا، میں نے عرض کیا کہ ”دُخن“ کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگ میری سُنّت کے خلاف سُنّتیں اپنائیں گے اور میرے طریقے کے خلاف طریقے اپنائیں گے، اُن میں سے بعض کو تو جانے گا بعض کو نہ جانے گا، میں نے عرض کیا کہ اُس خیر کے بعد شر بھی ہوگا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جی ہاں! جہنم کے دروازوں کی طرف بلانے والے ہوں گے، جو اُن کی پکار پر لپٹک کے گا وہ اُسے جہنم میں پھینک دیں گے، میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! اُن کے اوصاف میرے سامنے بیان فرما دیجئے! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ ہمارے ہم جنس ہوں گے اور ہماری زبان بولیں گے۔

○ ○ ○

۳۰. حدثنا الوليد واخبرنا الأوزاعي عن حسان بن عطية عن حذيفة مثل ذلك.

﴿۳۰﴾ الولید نے، اوزاعی سے، انہوں نے حسان بن عطیہ سے بھی روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ

○ ○ ○

۳۱. حدثنا عيسى بن يونس عن إسماعيل بن أبي خالد عن قيس بن أبي حازم عن حذيفة بن اليمان قال كان أصحابي يتعلمون الخير وأنا أعلم الشر مخالفة أن ألق فيه قال عيسى يعني من الفتن.

﴿۳۱﴾ عیسیٰ بن یونس نے، اسماعیل بن ابی خالد سے، انہوں نے قیس بن ابی حازم سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے ساتھی خیر سیکھتے تھے اور میں شر کی باتیں سیکھتا تھا، اس اندیشہ سے کہ کہیں فتنوں میں جانہ پڑوں۔

○ ○ ○

۳۲. حدثنا عثمان بن كثير بن دينار عن محمد بن مهاجر عن يونس بن ميسرة بن حليس الجبلاني عن حذيفة بن اليمان قال قلت يا رسول الله إنا كنا في جاهلية وشر فجاء الله بهذا الخير فهل بعد هذا الخير من شر قال نعم و فيه دخن قوم من جلدتنا يتكلمون بالسبوتنا تعرف و تنكر دعاة على أبواب جهنم من أطاعهم أحموه فيها.

﴿۳۲﴾ عثمان بن کثیر بن دینار نے، محمد بن مہاجر سے، یونس بن میسرہ بن حلیس الجبلانی سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہم جاہلیت اور شر میں تھے، اللہ تعالیٰ نے خیر لے کر آیا ہے، کیا اس خیر کے بعد پھر شر ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا جی ہاں، اور اس میں دھوکہ ہوگا، ہماری ہم جنس قوم ہوگی



جو ہماری زبان بولے گی، تو اُس کی بعض باتوں کو پہچانے گا اور بعض کو نہیں جانے گا، وہ جہنم کی دروازوں کی طرف دعوت دیں گے، جو اُن کی اطاعت کرے گا وہ اُسے اُس میں داخل کر دیں گے۔

○ ○ ○

۳۳. حدثنا محمد بن شاپور عن النعمان بن المنذر عن مكحول عن حذيفة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو ذلك.

۳۳. محمد بن شاپور نے، نعمان بن منذر سے، انہوں نے مکحول سے، انہوں نے حضرت حذیفہ بن الیمان سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اسی قسم کی روایت بیان کی ہے۔

○ ○ ○

۳۴. حدثنا ضمرة بن ربيعة عن ابن شاذب عن أبي التياح عن خالد بن مبيع عن حذيفة قال كان الناس يسألون رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الخير وكنت أسأله عن الشر مخافة أن أدركه فبينا أنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم قلت يا رسول الله هل بعد هذا الخير الذي أتنا الله به من شر كما كان قبله شر. قال نعم. قلت لم ماذا. قال هدلة على دخن. قلت فما بعد الهدلة. قال دعاة إلى الضلالة فإن لقيت لله يومئذ خليفة فالزمه.

۳۴. ضمروہ بن ربیعہ نے ابن شاذب سے، انہوں نے ابی التیاح سے، انہوں نے خالد بن مبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ پیغمبر ﷺ سے خیر کے متعلق پوچھا کرتے تھے، اور میں شر کے متعلق سوال کیا کرتا تھا، تاکہ کہیں میں اُس کو پانہ لوں، ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا اس خیر کے بعد جو ہمارے پاس اللہ تعالیٰ لایا ہے۔ کوئی شر بھی ہوگا؟ جیسے کہ اس سے پہلے تھا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جی ہاں، میں نے عرض کیا پھر کیا ہوگا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ معاہدہ دھوکے پر ہوگا، میں نے عرض کیا یہ "ہدنة" کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ گمراہی کی طرف دعوت دینے والے، اگر تو اُس زمانے میں خلیفہ کے ساتھ ملے جو میں جانب اللہ ہو تو اُس کو لازم پکڑ لیتا۔

○ ○ ○

۳۵. حدثنا عثمان بن كثير والحكم بن نافع عن معبد بن سنان عن أبي الزهراء عن كثير بن مرة عن ابن عمر عن حذيفة بن اليمان رضي الله عنهم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لن تفنى أمتي حتى يظهر فيهم التمايز والتمايل والمعاصم. قال حذيفة فقلت يا أبا أنت وأمي يا رسول الله وما التمايز. قال عصبية يحدتها الناس



بعدی فی الإسلام. قلت لما التمايل. قال يميل القبيل على القبيل فيستحل حرمتها ظلما. قال قلت و ما المعامع. قال مسير الأمصار بعضها إلى بعض فتختلف أعناقها في الحرب هكذا وشبك رسول الله صلى الله عليه وسلم بين أصابعه وذلك إذا فسدت العامة یعنی الولاية و صلحت الخاصة طوبى لامرئ أصلح الله خاصته.

۳۵ عثمان بن کثیر اور الحکم بن نافع نے، سعید بن سنان سے، انہوں نے ابوالترابہ سے، انہوں نے، کثیر بن مرثد سے، انہوں نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ حضرت بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت ہرگز فتنہ ہوگی حتیٰ کہ ان میں، تمایز، اور تمايل اور معامع ظاہر ہو جائے، حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر لدا ہوں، یہ ”تمایز“ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، قوم بدستی، جو لوگ میرے بعد اسلام میں پیدا کریں گے، میں نے عرض کیا کہ ”تمايل“ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک قبیلہ دوسرے پر مائل ہوگا پس ان کی حرمت کو ناحق حلال سمجھے گا، میں نے عرض کیا کہ اور یہ ”معامع“ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک شہر کے لوگ دوسرے شہر کے لوگوں پر چڑھائی کریں گے اور جنگ میں ان کی گردنیں ایک دوسرے میں پھنس جائیں گی، آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں پھنسا کر مثال دی، اور یہ حالت اُس وقت ہوگی جب عوام یعنی عہدیداران میں فساد ہوگا، اور خواص صالح ہوں گے، خوش خبری ہے اس فتنے کے لئے جس کی اللہ تعالیٰ خاص کر اصلاح فرمائے۔

○ ○ ○

۳۶. حدثنا جریر بن عبد الحمید عن أشعث عن جعفر عن سعید. عن ابن عباس

رضی اللہ عنہما قال لم یکن فی بنی اسرائیل شیء إلا وهو لیکم کائن.

۳۶ جریر بن عبد الحمید نے اشعث سے، انہوں نے جعفر سے، انہوں نے سعید سے روایت کی ہے کہ حضرت

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں جو باتیں تھیں وہ تم میں ہو کر رہیں گی۔

○ ○ ○

۳۷. حدثنا محمد بن یزید عن ابی خلدة عن ابی العالیة قال لما فتحت نستر

وجدنا فی بیت مال الهرمزان مصحفا عند رأس میت علی سریر وقال هو دالیال

فیما یحسب قال فحملناه إلى عمر فأننا أول العرب قرآنه فارسل إلى کعب فنسخه

بالعربیة فیہ ما هو کائن یعنی من الفتن.

۳۷ محمد بن یزید نے ابی خلدة سے روایت کی ہے کہ ابی العالیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب ”نستر“ نامی

شہر فتح ہوا تو ہم نے ”ہرمزان“ کے بیت المال میں چار پائی پر پڑی ایک میت کے سر ہانے ایک کتاب پائی، گمان ہے کہ وہ



لاش "حضرت دانیال علیہ السلام" کی تھی وہ کتاب لے کر ہم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے، حضرت ابوالعالیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں پہلا عربی ہوں جس نے وہ کتاب پڑھی، میرے پاس حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیغام بھجوایا پس اُس نے وہ کتاب عربی زبان میں نکل کی، اس میں آنے والے فتنوں کا ذکر تھا۔

○ ○ ○

۳۸. حدثنا إسحاق بن سليمان الرازي عن أبي جعفر عن الربيع ابن أنس عن أبي العالیة. عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه في قوله عز وجل يا أيها الذين آمنوا عليكم أنفسكم لا يضركم من ضل إذا اهتديتم قال لم يجبي تأويل هذه بعد ثم قال عبد الله إن الله أنزل القرآن حيث أنزله فمعه أي قد مضى تأويلهن قبل أن ينزل ومنه أي وقع تأويلهن على عهد النبي صلى الله عليه وسلم ومنه أي وقع تأويلهن بعد النبي صلى الله عليه وسلم بقليل و منه أي يقع تأويلهن بعد اليوم ومنه أي يقع تأويلهن يوم الحساب وذلك ما ذكر من الحساب والجنة والنار.

۳۸ ﴿إسحاق بن سليمان الرازي نے ابی جعفر سے، انہوں نے ربیع ابن انس سے، انہوں نے ابی العالیہ سے

روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ درج ذیل آیت:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ ۖ﴾

کے متعلق فرماتے ہیں کہ:

ابھی تک اس آیت کا مصداق واقع نہیں ہوا پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے جب قرآن نازل کیا تو اس میں سے بعض آیتیں ایسی ہیں کہ ان آیتوں کے نازل ہونے سے پہلے ہی ان کا مصداق اور تفسیر واقع ہو چکی ہے اور بعض آیتیں ایسی ہیں کہ جن کی تفسیر اور مصداق نبی اکرم ﷺ کے دور میں واقع ہوئی اور بعض آیتیں ایسی ہیں کہ جن کا مصداق نبی اکرم ﷺ کے زمانے کے بعد واقع ہوئے، اور بعض آیتیں ایسی ہیں کہ جن کا مصداق اس زمانے کے بعد واقع ہوگا اور بعض آیتیں ایسی ہیں جن میں حساب اور جنت و دوزخ کا ذکر ہوگا۔

○ ○ ○

۳۹. حدثنا الوليد بن مسلم عن ابن جابر و ابن ثوبان و عثمان بن أبي العاتكة عن عمير بن هاني قال. حدثنا شيوخ لنا شهدوا صفين قالوا أتينا جبل الجودي فإذا نحن بأبي هريرة فواليناها قابضا بيديه أحديهما بالأخرى. خلف ظهره متكنا على الجبل يذكر الله تعالى فسلمنا عليه فرد السلام. فقلنا أخبرنا عن هذه الفتنة. فقال إنكم تنصرون فيها على عدوكم ثم قال تكون فتنة ما هذه عندها إلا كالماء في العسل



ترککم وانتم قليل نادمون.

۳۹؎ ولید بن مسلم نے ابن جابر سے، انہوں نے ابن ثوبان اور عثمان بن ابی العاتکہ سے روایت کی ہے کہ عمیر بن ہانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمارے شیوخ نے ہمیں بتلایا کہ وہ صفین کی جنگ میں حاضر تھے فرماتے ہیں کہ ہم بڑی پہاڑ پر آئے۔ وہاں پر ہم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پایا اس حال میں کہ اس نے پہاڑ کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی، اور ایک ہاتھ سے دوسرے کو پکڑا ہوا تھا اور اس حال میں وہ اللہ کا ذکر کر رہے تھے۔ ہم نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا۔ ہم نے عرض کیا کہ ہمیں اس فتنے کے متعلق بتلائیں؟ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اس فتنے میں تمہارے دشمنوں کے خلاف تمہاری مدد کی جائے گی پھر فرمایا عنقریب ایک ایسا فتنہ ہوگا کہ یہ فتنہ اس کے سامنے ایسا ہے جیسے پانی شہد میں ہوتا ہے وہ تمہیں تر تر کر دے گا اور تم تھوڑے ہو گے! نادم ہو گے!

○ ○ ○

۴۰؎ حدثنا عبد القدوس عن عفیر بن معدان قال حدثنا قتادة عن الحسن بن سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ قال لا تقوم الساعة حتی تروا أمور اعظامالم تکلونوا ترونها تکلون ولا تحدثون بها الفسکم.

۴۰؎ عبد القدوس نے عفیر بن معدان سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے الحسن بن سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ تم بڑے بڑے واقعات دیکھ لو جو تم نے نہیں دیکھے ہوں گے، وہ ”واقعات“ ہوں گے اور تم ان کو اپنے لئے ذکر نہیں کرو گے۔

○ ○ ○

۴۱؎ حدثنا عبد القدوس عن أرطاة بن المنذر عن ضمرة بن حبيب عن سلمة بن نفيل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ ﷺ يقول إنکم تلبثون بعدي حتی تقولوا متی وستأتون ألتادا يفني بعضکم بعضا وبين يدي الساعة موتان شديد وبعده مشوات الزلازل.

۴۱؎ عبد القدوس نے أرطاة بن المنذر سے، انہوں نے خمرۃ بن حبیب سے روایت کی ہے کہ سلمۃ بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بے شک تم میرے بعد رہو گے حتیٰ کہ تم کہو گے کہ کب تک اور عنقریب تم آؤ گے سٹھمائے ہوئے لوگوں کے پاس، تم میں سے بعض دوسروں کو ختم کر دیں گے اور قیامت سے پہلے بہت سخت موتیں ہوں گی پھر اس کے چند سالوں بعد زلزلے ہوں گے۔

۴۲؎ حدثنا الوليد بن مسلم عن ابن جابر عن مكحول في قوله عز وجل لترکبن طبقا عن طبق قال في كل عشرين سنة تكونون في حال غير الحال التي كنتم عليها.



﴿لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۝﴾

• • •

• • •

• • •

خرجت تقاتل مائة أو تهدي مائة إلا أبناكم بسائقها ولأئمتها ولأعقابها ما بينكم وبين  
قيام الساعة.



۴۵۔ ابوہارون الکوفی نے عمرو بن قیس السلاکی سے، انہوں نے منہال بن عمرو سے، انہوں نے زبیر بن جہش سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھ سے پوچھو اللہ کی قسم! تم مجھ سے کسی فتنے کے متعلق نہ پوچھو گے جس میں سو آدمی قتال کے لئے نکلیں گے یا جو فتنہ سو آدمیوں کو چلائے، مگر یہ کہ میں تمہیں اس کے چلانے والے، اس کے قائد، اس میں چلنے والوں کی اطلاع دے سکتا ہوں، تمہارے زمانے سے لے کر قیامت آنے تک۔

○ ○ ○

۴۶۔ حدثنا محمد بن شاپور عن ابن جابر عن أبي عبد رب دمشق قال. سمعت معاوية ابن أبي سفيان يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا أنه لم يبق من الدنيا إلا بلاء وفتنة.

۴۶۔ محمد بن شاپور نے ابن جابر سے، انہوں نے ابو عبد رب دمشقی سے روایت کی ہے کہ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خبردار بے شک دنیا میں معائب اور فتنے ہی باقی رہیں گے۔

○ ○ ○

۴۷۔ حدثنا ابن المبارك ووکیع عن سفيان عن الزبير بن عدي. سمع أنس بن مالك رضي الله عنه يقول لا يأتي عليكم عام إلا هو شر من آخر سمعته من لبيكم صلى الله عليه وسلم.

۴۷۔ ابن المبارک اور وکیع نے سفیان نے، انہوں نے زبیر بن عدی سے روایت کی ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تم پر جو سال آئے گا وہ گزشتہ سال سے بدتر ہوگا، یہ بات میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔

○ ○ ○

۴۸۔ حدثنا مرحوم العطار عن أبي عمران الجوني. عن أبي الجلد جيلان قال ليصيبن أهل الإسلام البلاء والناس حولهم يرتعون حتى أن المسلم ليرجع يهوديا أو نصرانيا من الجهد.

۴۸۔ مرحوم العطار، ابو عمران الجونی سے، کہ ابو الجلد جیلان نے، کہ اہل اسلام پر فترت آئے گی اور دیگر لوگ ان کے گرد و نواح میں خوب سیر شکم ہوں گے، یہاں تک کہ کوئی مسلمان مصیبت کی وجہ سے یہودی یا عیسائی ہو جائے گا۔

○ ○ ○

۴۹۔ حدثنا وکیع وأبو معاوية عن الأعمش عن أبي وائل. عن حذيفة وأبي موسى رضي الله عنهما سمعا رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن بين يدي الساعة لا ياما ينزل فيها الجهل ويكثر فيها الهرج. قالوا وما الهرج يا رسول الله. قال القتل



إلا أن أبا معاوية لم يذكر حذيفة.

﴿۳۹﴾ وکیج اور ابو معاویہ نے الاعمش سے، انہوں نے ابو داؤد سے روایت کی ہے کہ حذیفہ اور ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ انہوں نے آپ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بے شک قیامت سے پہلے ایسا دور آئے گا جس میں نخل اتر پڑے گا اور ہرج زیادہ ہو جائے گا، تو حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ یہ ”ہرج“ کیا ہے؟  
آپ ﷺ نے فرمایا ”قتل“۔

(حضرت ابو معاویہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے سند میں حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر نہیں کیا ہے)

(واحدی)

۔۔۔

۵۰. حدثنا ابن مہدی عن سفیان عن الأعمش. عن حذله قال لا یأتیکم امر  
تضجون منه إلا أردفکم آخر یشفلکم عنہ.

﴿۵۰﴾ ابن مہدی نے سفیان سے، انہوں نے اعمش رحمہ اللہ تعالیٰ سے اور انہوں نے اس سے روایت نقل کی ہے جس نے اُسے یہ بات بتائی کہ تم پر کوئی معاملہ نہیں آئے گا کہ تم اس کے متعلق چیخ و پکار کر رہے ہو گے مگر یہ کہ اُس کے بعد تمہارے پاس ایک اور معاملہ آجائے گا جو تمہاری توجہ پہلے معاملے سے ہٹا دے گا۔

۔۔۔

۵۱. حدثنا جریر بن عبد الحمید عن یزید بن ابی زیاد عن. إبراہیم بن علقمة عن  
عبد اللہ وعیسیٰ بن یونس عن الأعمش عن ابی وائل. عن عبد اللہ قال کیف یکم  
إذا البستکم فتنۃ یہرم فیہا الکبیر ویبرہوا فیہا الصغیر یتخلعہا الناس سنة إذا ترک  
منہا شیء قیل ترکک السنة. قیل یا أبا عبد الرحمن ومتی ذلک. قال إذا کثرت  
جہالکم وقلت علماؤکم وکثرت قراؤکم وأمرؤکم وقلت أمتاؤکم والتمست  
الدنیا بعمل الآخرة.

﴿۵۱﴾ جریر بن عبد الحمید نے یزید بن ابی زیاد سے، انہوں نے ابراہیم بن علقمة سے، انہوں نے عبد اللہ سے روایت کی ہے اور عیسیٰ بن یونس نے اعمش سے انہوں نے ابو داؤد سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم پر ایسا فتنہ آئے گا کہ جس میں جوان بوڑھا ہو جائے گا اور جس میں بچے پرورش پا کر بڑے ہوں گے، لوگ اُسے سُنتے بنالیں گے، جب اس میں سے کچھ چھوڑا جائے گا تو کہا جائے گا کہ سُنتے چھوڑ دی گئی ہے، کسی نے کہا کہ اے ابو عبد الرحمن! یہ کب ہوگا؟ فرمایا جب تمہارے جُھلاء زیادہ ہو جائیں گے، اور تمہارے علماء کم ہو جائیں گے، اور تمہارے قراء



اور امراء زیادہ ہوں گے، اور تمہارے امانتدار کم ہو جائیں گے، اور آخرت کے عمل کے ذریعے دنیا ڈھونڈی جائے گی۔

○ ○ ○

۵۲. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي وائل . عن حذيفة بن اليمان رضي الله

عنه قال ما بينكم وبين أن يرسل عليكم الشر فراسخ إلا موت عمر رضي الله عنه.

﴿۵۲﴾ ابو معاویہ نے اعمش سے، انہوں نے ابو وائل سے روایت کی ہے کہ حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کہ تمہارے اور تم پر آنے والے شر کے درمیان کوئی طویل فاصلہ نہیں ہے، سوائے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی موت (شہادت) کے۔

○ ○ ○

۵۳. حدثنا محمد بن جعفر عن شعبة عن عمرو بن مرة سمع أبا وائل يحدث . عن

حذيفة قال ما بينكم وبين الشر إلا رجل ولو قد مات صب عليكم الشر فراسخ.

﴿۵۳﴾ محمد بن جعفر نے شعبہ سے، انہوں نے عمرو بن مرہ سے، انہوں نے ابو وائل سے روایت کی ہے کہ حضرت

حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تمہارے اور شر کے درمیان ایک آدمی کھڑا ہے، جب وہ مر جائے تو شر تم کو کئی گونہ بھالے جائے گا۔

○ ○ ○

۵۴. حدثنا عبد الرزاق عن أبيه عن ميناء مولى عبد الرحمن بن عوف قال . رأيت أبا

هزيرة رضي الله عنه وسمع صبيانا يقولون الآخر شر فقال أبو هريرة إني نفسي بيده

إلى يوم القيامة.

﴿۵۴﴾ عبد الرزاق اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میناء، مولیٰ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا وہ بچوں کو دیکھ کر کہہ رہے تھے کہ ہر بعد والا شر ہے، پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جس ذات کے ہاتھ میں میری جان ہے اس کی قسم یہ سلسلہ قیامت تک یوں ہی چلے گا۔

○ ○ ○

۵۵. حدثنا ابن أبي غنبة عن أبيه عن جبلة بن سحيم عن عامر ابن مطر . عن حذيفة

بن اليمان أنه قال يا عامر لا يفرنك ما ترى لأن هؤلاء يوشكون أن يفرجوا عن

دينهم كما تفرج المرأة عن المرأة قبلها.

﴿۵۵﴾ ابن ابی غنہ اپنے والد سے وہ جبلة بن سحيم سے، وہ عامر بن مطر سے روایت کرتے ہیں کہ حذیفہ بن الیمان

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اے عامر! جو تو دیکھ رہا ہے اس سے دھوکے میں نہ آنا۔ قریب ہے کہ بے شک یہ لوگ اپنے دین سے جدا ہو جائیں گے، جیسے عورت دوسری عورت سے جدا ہو جاتی ہے۔

○ ○ ○



۵۶. حدثنا ابن إدريس عن أبيه عن جده. عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال

رسول الله صلى الله عليه وسلم أول الناس هلاكا فارس ثم العرب على أئمتهم.

۵۶ ابن إدريس اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سب سے پہلے لوگوں میں سے فارس والے ہلاک ہوں گے، پھر ان کے پیچھے عرب والے۔

○ ○ ○

۵۷. حدثنا حسين بن حسن عن ابن عون عن الحسن. عن أبي بن كعب رضي الله

عنه قال كان وجهنا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم واحدا فلما تولى

رسول الله صلى الله عليه وسلم توجهنا هاهنا وهاهنا.

۵۷ حسین بن حسن، ابن عون سے، وہ حسن سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہمارا رخ ایک تھا جب آپ ﷺ فوت ہو گئے تو ہم نے اس طرف اور اس طرف رخ کر لیا۔

○ ○ ○

۵۸. حدثنا عبد العزيز بن أبان وأبو أسامة عن عبد الله بن الوليد المزني عن محمد

بن عبد الرحمن بن أبي ذئب قال سمعت ابن الزبير يقول ما حدثني كعب بن

أصيبه في سلطاني إلا وقد رايت.

۵۸ عبد العزیز بن أبان اور أبو أسامة نے عبد اللہ بن الولید المزنی سے، انہوں نے محمد بن عبد الرحمن بن ابی ذئب

سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب بن اشیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو کچھ مجھے بتایا کہ میری حکومت میں جو کچھ ہو گا وہ سب کچھ میں نے دیکھ لیا۔

○ ○ ○

۵۹. حدثنا جرير بن عبد الحميد عن يزيد بن أبي زياد عن مجاهد. عن ابن عمر

رضي الله عنهما أنه رأى بنياناً على أبي قبيس فقال يا مجاهد إذا رايت بيوت مكة

قد ظهرت على أخاشبها وجري الماء في طرقها فنخذ حنرك.

۵۹ جریر بن عبد الحمید، یزید بن ابی زیاد سے روایت کرتے ہیں کہ مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابو قبیس کی پہاڑی پر ایک عمارت دیکھی تو فرمایا کہ اے مجاہد! جب تو مکہ کے گھروں کو دیکھے کہ وہ اپنی لکڑیوں سے نمایاں ہو گئے ہیں، اور پانی وہاں کے راستوں میں بہہ رہا ہے تو ہوشیار رہنا۔

○ ○ ○



۶۰. حدثنا عيسى بن يونس وابن عيينه يزيد بعضهم على بعض وأبو معاوية عن الأعمش عن أبي وائل قال. سمعت حذيفة بن اليمان رضى الله عنه يقول كنا عند عمر رضى الله عنه فقال أيكم يحفظ قول رسول الله صلى الله عليه وسلم فى الفتنة. فقلت أنا أحفظه كما قاله. قال إنك لجرى فهات. فقلت فتنة الرجل فى أهله وماله وولده وجاره تكفرها الصلاة والصدقة والأمر بالمعروف والنهي عن المنكر. فقال ليس عن هذا أسألك ولكن عن التى تموج كموج البحر. فقلت لا تخف يا أمير المؤمنين فإن بينك وبينها بابا مغلقا. قال فيكسر الباب أو يفتح. قال قلت بل يكسر. فقال عمر إذا لا يخلق أبدا. قلت أجل. قال قلنا لهل يعلم عمر من الباب. قال نعم كما يعلم أن دون غد ليلة وذلك أنى حدثته حدثنا ليس بالآ غاليط. قال شقيق فهنا أن نسأله من الباب فأمرنا مسروقا لسأله فقال الباب عمر.

۶۰ عیسیٰ بن یونس اور ابن عیینہ (بعض کے الفاظ بعض سے کم زیادہ ہے) اور ابو معاویہ نے اعمش ابو وائل سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم میں سے کس کو حضرت رسول اللہ ﷺ کی (وہ) بات (جو) فتنہ کے متعلق (ہے) یاد ہے؟ تو حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ مجھے یاد ہے اسی طرح جیسے آپ ﷺ نے فرمایا تھا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بے شک تُو بے باک ہے، تو (پھر) بیان کر! میں نے کہا کہ آدمی کے لئے اس کے گمراہیوں میں، اس کے مال میں، اس کی اولاد میں، اس کے پڑوسیوں میں فتنہ ہے، اس فتنہ کا کفارہ نماز، صدقہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں اس فتنے کے متعلق تجھ سے نہیں پوچھ رہا ہوں بلکہ اس فتنے کے متعلق پوچھ رہا ہوں جو سمندر کی موجود کی طرح موجیں مارے گا؟ میں نے عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین آپ اندیشہ مت کریں اس لئے کہ آپ کے اور فتنوں کے درمیان ایک بند دروازہ ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کیا وہ دروازہ توڑ دیا جائے گا، یا کھول دیا جائے گا؟ میں نے کہا وہ دروازہ توڑ دیا جائے گا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا پھر تو وہ کبھی بھی بند نہ ہوگا؟ میں نے کہا جی ہاں! حضرت ابو وائل رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم تھا کہ وہ دروازہ کون ہے؟ تو حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہاں، جیسے وہ یہ جانتا تھا کہ کل کے بعدرات آنے والی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے حدیث سنائی تھی کوئی پہیلی تو نہ تھی، حضرت ابو وائل رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں ہمیں اس بات سے ہبت ہوئی کہ ہم حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھیں کہ وہ دروازہ کون تھا، پس ہم نے مسروق سے کہا کہ وہ پوچھے! مسروق نے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا وہ دروازہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔



۶۱. حدثنا بقیة بن الولید عن صفوان عن شریح بن عبید. عن کعب قال لہاتین علی الناس زمان یعیر المؤمن بایمانہ کما یعیر الیوم الفاجر بفجورہ حتی یقال للرجل إنک مؤمن فقیہ.

۶۱. بقیہ بن الولید، صفوان سے، وہ شریح بن عبید سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ مؤمن کو اس کے ایمان کی وجہ سے عار دلائی جائے گی جیسے آج کل گنہگار کو اس کے گناہ کی وجہ سے عار دلائی جاتی ہے، حتیٰ کہ ایک آدمی سے کہا جائے کہ تو تو مؤمن ہے! فقیہ ہے!

○ ○ ○

۶۲. حدثنا ابن عیینہ عن جامع عن أبی وائل. عن عبد اللہ قال إذا فشا الکلب کثر الهرج.

۶۲. ابن عیینہ، جامع سے، وہ ابو وائل سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب جھوٹ پھیل جائے گا تو قتل و غارتگری زیادہ ہو جائے گی۔

○ ○ ○

۶۳. حدثنا أبو معاویة عن الأعمش عن أبی وائل عن عذرة بن قیس قال. قام رجل إلی خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بالشام وهو یخطب لقال إن الفتن قد ظہرت. فقال خالد أما وابن الخطاب حی فلا إنما ذاک إذا کان الناس ہدی ہلاء وذی ہلاء وجعل الرجل یتذکر الأرض لیس بها مثل الذی یفر إلیها منه فلا یجدہ فعند ذلک تظہر الفتن.

۶۳. ابو معاویہ، اعمش سے، وہ ابی وائل سے روایت کرتے ہیں کہ عذرة بن قیس رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ خالد بن ولید شام میں خطبہ دے رہے تھے ایک شخص دوران خطبہ کھڑا ہوا اور کہنے لگا بے شک فتنے ظاہر ہو چکے ہیں تو حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ابھی (تو) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، ابھی ظاہر نہ ہوں گے، یہ اس وقت ظاہر ہوں گے جب لوگ مصیبت زدہ ہوں گے اور اس وقت ایک آدمی اپنی زمین کا تذکرہ کرے گا کہ اس زمین میں اس فتنے کا قتل نہ ہوگا جس فتنے سے وہ بھاگ رہا ہوگا، پس وہ اس مصیبت کو وہاں نہیں پائے گا، اس وقت فتنے ظاہر ہوں گے۔

○ ○ ○

۶۴. حدثنا لوح بن أبی مریم عن ابن أبی لہلی عن حبیب بن أبی ثابت عن یحییٰ بن وثاب عن علقمة والأسود عن عبد اللہ قال إن شر اللہالی والأہام والشہور والأزمة أقربها إلی الساعة.



۶۳ ﴿نوح بن ابی مریم، ابن ابی لیلیٰ سے، وہ حبیب بن ابی ثابت سے، وہ یحییٰ بن وثاب سے وہ علقمہ اور اسود سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو راتیں اور دن اور مہینے اور زمانہ جتنا قیامت کے قریب ہوگا اتنا بدترین ہوگا۔

• • •

۶۵. حدثنا مروان بن معاویہ عن ابی مالک الأشجعی حدثنا ربیع بن حراش. عن حذیفہ رضی اللہ عنہ أنه لما قدم من عند عمر رضی اللہ عنہ جلس یحدثنا فقال إن امیر المؤمنین لما جلست إلیه قال للقوم. أیکم یحفظ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الفتن قالوا سمعنا. قال لعلکم تعنون فتنة الرجل فی نفسه وأهله. قالوا نعم قال لست عن ذاک أسأل تلک یکفرها الصلاة والصدقة ولكن قوله فی الفتن التي تموج موج البحر. قال فأسکت القوم فعلمت أنه إیای یرید فقلت یا امیر المؤمنین أنا. قال لله أبوک. قلت یا امیر المؤمنین إن دون ذلک بابا مغلقا یوشک أن یکسر أو یفتح. فقال عمر اکسرا لا أبالک. قلت کسرا قال فلعله إن کسر أن یعاد فیغلق. قال قلت کسرا وإن ذلک الباب رجل یوشک أن یقتل أو یموت حدیث لیس بالأغالبط.

۶۵ ﴿مروان بن معاویہ نے ابی مالک اشجعی سے، انہوں نے ابی بن حراش سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں سے واپس تشریف لائے تو وہ بیٹھ کر ہمیں باتیں بتانے لگے فرماتے ہیں کہ جب میں امیر المؤمنین کے پاس بیٹھا تو اس نے لوگوں سے پوچھا کہ تم میں سے کسی کو نبی اکرم ﷺ کے فتنوں کے متعلق کچھ یاد ہے؟ سب نے کہا کہ ہمیں یاد ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا شاید تم وہ فتنہ سمجھ رہے ہو جو آدمی کے نفس اور گھروالوں کے متعلق ہے؟ لوگوں نے کہا جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں اس فتنے کے متعلق نہیں پوچھ رہا ہوں اس فتنے کا کفارہ تو نماز اور صدقہ ہے لیکن میں اس فتنے کے متعلق پوچھ رہا ہوں جو سمندر کے موجوں کی طرح ٹٹاٹھیں مارے گا؟ تو حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سب لوگ خاموش ہو گئے تو میں سمجھ گیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھ سے کھلوانا چاہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! میں اس فتنے کو جانتا ہوں تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کے باپ کو جزائے خیر دے، میں نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! اس فتنے سے پہلے ایک بند دروازہ ہے قریب ہے کہ وہ دروازہ توڑ دیا جائے یا کھول دیا جائے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کیا وہ توڑ دیا جائے گا؟ تیرا باپ مرے! میں نے عرض کیا کہ توڑ دیا جائے گا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ شاید توڑنے کے بعد اُسے دوبارہ لوٹایا جائے اور بند کر دیا جائے؟ میں نے عرض کیا وہ توڑ دیا جائے گا اور یہ دروازہ درحقیقت ایک آدمی ہے قریب ہے کہ اس کو قتل کر دیا جائے گا یا وہ مر جائے گا، اور یہ حدیث ہے کوئی جھوٹی بات نہیں۔

• • •



۶۶. حدثنا ابن مبارک عن المبارک بن فضالہ عن الحسن. عن النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إن بین یدی الساعة فتنا كانہا قطع اللیل المظلم یصبح الرجل فیہا مؤمنا ویمسی کافرا ویمسی مؤمنا ویصبح کافرا یبیع قوم فیہا خلائمهم بعرض من الدنیا یسیر أو بعرض من الدنیا. قال الحسن لو اللہ الذی لا إله إلا هو لقد رأیتهم صوراً ولا عقول وأجساماً ولا أحلام فراش نار وذبان طمع یغدون بدر ہمین ویروحون بدر ہمین یبیع أحلہم دینہ بثمان عنز.

۶۶. ابن مبارک نے، مبارک بن فضالہ سے، انہوں نے حسن سے روایت کی ہے کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے اندھیری رات کی مانند فتنے ہوں گے جس میں آدمی صبح کو مؤمن ہوگا اور شام کو کافر ہوگا، اور شام کو مؤمن ہوگا اور صبح کو کافر ہوگا۔ کچھ لوگ اپنا اخلاق و کردار معمولی دنیا کے عوض بیچیں گے، حضرت حسن رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں اس نے خود انہیں دیکھا ہے صورتیں ہیں جو عقلوں سے خالی ہیں، جسم ہیں جو دانائی سے خالی ہیں۔

• • •

۶۷. حدثنا ہشیم عن سیار عن ابی وائل شقیق بن مسلمة. عن حذیفۃ أن عمر رضی اللہ عنہ قال لأصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أیکم سمع قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الفتنة. فقال حذیفۃ فقلت أنا سمعته بقول فتنة الرجل فی أهله وماله وجارہ یکفر ذلک الصوم والصلاة والصدقة. فقال عمر لیس هذا أريد ولكن قوله فی الفتنة التي تموج کموج البحر یتبع بعضها بعضا. قال قلت فلا تخفها یا أمیر المؤمنین فإن ینک وبنہا ہاہا مطلقا. فقال کیف بالباب أفتح أو یکسر. قال بل یکسر ثم لا یعلق إلی یوم القیامة.

۶۷. ہشیم، سیار سے، وہ ابی وائل سے، وہ شقیق بن مسلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اصحاب رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ تم میں سے کسی نے حضرت رسول اللہ ﷺ کی بات فتنے کے بارے میں سنی ہے؟ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا، میں نے سنی ہے، آدمی کیلئے اس کے گھر والوں میں، اس کے مال میں، اور اس کے پڑوسی میں فتنہ ہے، جس کا کفارہ روزہ اور نماز اور صدقہ ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میری مراد یہ فتنہ نہیں، میری مراد وہ فتنہ ہے جو سمندر کی موجوں کی طرح فتنیں مارے گا، بعض



فتنہ بعض کے پیچھے ہوں گے، حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ آپ اس فتنہ سے اندیشہ نہ رکھیے، بے شک آپ کے اور اس فتنے کے درمیان بند دروازہ ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ دروازے کے ساتھ کیا کیا جائے گا کھول دیا جائے گا؟ یا توڑ دیا جائے گا؟ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ بلکہ وہ دروازہ توڑ دیا جائے گا پھر وہ قیامت تک بند نہ ہوگا۔

○ ○ ○

۶۸. حدثنا هشيم عن يونس عن الحسن قال. أخبرنا أسيد بن المتشمش عن أبي موسى الأشعري رضي الله عنه. قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن بين يدي الساعة لهرجاء. قلت وما الهرج. قال القتل. قلنا أكثر ممن يقتل اليوم. قال والمسلمون في فروجهم يومئذ. قال ليس بقتلكم الكفار ولكن يقتل بعضكم بعضا حتى يقتل الرجل أخاه وابن عمه وجاره قال فأبلس القوم حتى ما يبدى رجل منا عن واضحة.

۶۸. هشيم، یونس سے وہ الحسن سے، وہ اسید بن المتشمش سے روایت کرتے ہیں کہ ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک قیامت سے پہلے ”ہرج“ ہوگا، میں نے عرض کیا کہ یہ ”ہرج“ کیا ہے؟ تو حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، قتل! ہم نے عرض کیا کہ جتنے آج کل قتل ہو رہے ہیں اس سے بھی زیادہ قتل ہوں گے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان آج کل کشتادگی میں ہے اور فرمایا کہ تمہیں مٹا کر قتل نہیں کریں گے لیکن تم ایک دوسرے کو قتل کرو گے حتیٰ کہ آدمی اپنے بھائی کو اور اپنے چچا زاد بھائی کو اور اپنے پڑوسی کو قتل کرے گا، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ سن کر لوگ مایوس ہو گئے حتیٰ کہ ہم میں سے کسی شخص نے اس بات کو کھل کر ظاہر نہ کیا۔

○ ○ ○

۶۹. حدثنا هشيم عن أبي بلج عن عمرو بن ميمون. عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال كيف بكم إذا لبستكم فتنة يهرم فيها الكبير ويربوا فيها الصغير ويتخلها الناس دينا فإذا غيرت قالوا هذا منكر قبل ومتى ذاك إذا كثرت أمراؤكم وقلت أمناؤكم وكثرت خطباؤكم وقلت لفهاؤكم وتفقه لغير الدين والتمست الدنيا بعمل الآخرة.

۶۹. هشيم، ابی بلج سے، وہ عمر بن میمون سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم پر ایسا فتنہ آئے گا جس میں جوان بوڑھا ہو جائے گا، اور جس میں بچہ تربیت پا کر جوان ہوگا، اور لوگ اس فتنے کو دین بنا لیں گے پس جب اس میں تہدیلی کی جائے گی تو لوگ اسے منکرات سمجھیں گے، عرض کیا گیا کہ یہ کب



ہونے والا ہے؟ فرمایا جب تمہارے امراء زیادہ ہو جائیں گے، اور امانتدار کم ہو جائیں گے، اور تمہارے خطباء زیادہ ہو جائیں گے اور تمہارے فقہاء کم ہو جائیں گے، اور دین کے علاوہ دیگر چیزوں کی سمجھ حاصل کی جائے گی، اور آخرت کے عمل کے ذریعے دنیا طلب کی جائے گی۔

○ ○ ○

۷۰. حدثنا ضمام عن أبي قبيل قال. سمعت مسلمة بن مخلد الأنصاري وکان زاد فی بعث البحر فکره الجند ذلک وهو علی المنبر لقال یا اهل مصر ما تنقمون منی فوالله لقد زدت فی عددکم وکثرت فی مددکم وقلوبکم علی عدوکم اعلموا انی خیر ممن یأتی بعدی والاخر فالآخر شر.

۷۰. ضمام کہتے ہیں کہ اُبی قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت مسلمہ بن مخلد الانصاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے سمندر میں بھیجے جانے والے لشکر میں اضافہ کیا، تو فوج نے اس اضافے کو ناپسند کیا، میں نے حضرت مسلمہ رحمہ اللہ تعالیٰ کو منبر پر کہتے ہوئے سنا ہے کہ اے اہل مصر! تم مجھے برا کیوں کہتے ہو؟ اللہ کی قسم! میں نے تمہاری تعداد میں اور تمہاری مدد میں اضافہ کیا ہے، اور میں نے تمہیں دشمنوں پر قوت دی ہے، جان لو! بے شک میں ان سے بہتر ہوں جو میرے بعد آنے والے ہیں، اور جو بعد میں آئے گا اتنا اس میں شر زیادہ ہوگا۔

○ ○ ○

۷۱. حدثنا عبد العزيز بن محمد عن عمرو بن أبي عمرو عن عبد الله بن عبد الرحمن الأنصاري. عن حذيفة بن اليمان رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى تقتلوا إمامکم وتجتلدوا بأسافکم ويرث دنیاکم شرارکم. تسمية الفتن التي هي كائنة وعددها من وفاة رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى قيام الساعة.

۷۱. عبد العزيز بن محمد نے عمرو بن اُبی عمرو سے، انہوں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن الانصاری سے روایت کی کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ تم اپنے امام کو قتل کرو گے، اور ایک دوسرے کو تلواروں کے ساتھ مارو گے، اور تمہاری دنیا کے وارث تم میں بدترین لوگ ہوں گے۔

○ ○ ○



## رسول اللہ ﷺ کی وفات سے لے کر قیامت تک واقع ہونے والے فتنوں کے نام اور ان کی تعداد

۷۲. حدثنا بقية بن الوليد والحكم بن نافع وأبو المغيرة عن صفوان بن عمرو عن عبد الرحمن بن جبير بن نفير الحضرمي عن أبيه. عن عوف بن مالك الأشجعي رضي الله عنه قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم اعدد يا عوف ستا بين يدي الساعة أولهن موتى فاستبكت حتى جعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يسكتني. ثم قال قل إحدى والثانية فتح بيت المقدس قل الثنتين والثالثة موتان يكون في أمتي كقصاص الغنم قل الرابعة فتنة تكون في أمتي قال وعظمها قل أربعا والخامسة بفيض المال فيكم حتى يعطى الرجل المائة الدينار فيتسخطها قل خمسا والسادسة هدنة تكون بينكم وبين بني الأ صفر ثم يسبرون إليكم فيقاتلوكم والمسلمون يومئذ في أرض يقال لها الغوطة في مدينة يقال لها دمشق.

۷۲ ﴿بقية بن الوليد اور الحكم بن نافع اور أبو المغيرة نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے عبد الرحمن بن جبير بن نفير الحضرمي سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اے عوف! قیامت سے پہلے چھ 6 چیزوں کو شمار کر لینا، ان میں سب سے پہلے میری موت ہے، یہ سن کر میں رونے لگا حتیٰ کہ حضرت رسول اللہ ﷺ مجھے خاموش کرانے لگے، پھر فرمایا کہو کہ یہ ایک 1 ہوئی، اور دوسری 2 بیت المقدس کی فتح ہے، کہو کہ یہ دوسری 2 ہوئی، اور تیسری 3 دو موتیں ہوں گی میری آٹھ میں جیسے بکریوں کی سینے کی بیماری ہوتی ہے، کہو کہ یہ تین 3 ہوئی، چوتھی 4 میری آٹھ میں فتنہ ہوگا، حضرت عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اس فتنے کا بڑا ہونا بتایا، کہو کہ یہ چار 4 ہوئی، پانچویں 5 تم میں مال کی کثرت ہوگی حتیٰ کہ ایک آدمی کو سو 100 دینار دیئے جائیں گے جب بھی وہ ناراض ہوگا، یہ پانچ 5 ہوئیں تمہارے اور زمینوں کے درمیان معاہدہ ہوگا پھر وہ تمہاری طرف روانہ ہو کر تم سے جنگ کریں گے اور مسلمان اس زمانے میں ایسی زمین میں ہوں گے جسے ”غوطة“ کہیں گے، اور وہ دمشق نامی شہر میں ہوگی۔



۷۳. حدثنا محمد بن شاپور عن النعمان بن المنذر عن مكحول. عن عوف بن مالک قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ست بین یدی الساعة أولهن موت نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم قل إحدى والثانية فتح بیت المقدس والثالثة موت یقع فیکم کقصاص الغنم والرابعة فتنة بینکم لا یبقی بیت من العرب إلا دخلته والخامسة هدنة بینکم و بین بنی الا صفر فیجتمعون لکم عدد حمل المرأة تسعة أشهر.

۷۳. محمد بن شاپور نے نعمان بن المنذر سے، انہوں نے مکحول سے روایت کی ہے کہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے کہا کہ قیامت سے پہلے چھ 6 علامتیں ہوں گی، ان میں سب سے پہلے تمہارے نبی ﷺ کی موت ہوگی، کہو کہ یہ ایک 1 ہوگی، اور دوسری 2 علامت بیت المقدس کی فتح، اور تیسری 3 علامت موت ہے جو تم میں واقع ہوگی، جیسے بکریوں کے سینے کی بیماری ہوتی ہے، اور چوتھی 4 علامت تم میں ایک فتنہ ہوگا کوئی گمراہ کا باقی نہ رہے گا کہ یہ فتنہ اس میں داخل ہوگا، اور پانچویں 5 علامت تمہارے اور زمینوں کے درمیان صلح ہوگی، وہ تمہارے لئے جمع ہوں گے عورت کے حمل کی مدت کے بقدر یعنی نو 9 مہینے۔

○ ○ ○

۷۴. حدثنا ابن عیینة عن صفوان بن سلیم عن حماد. عن عوف بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ست قبل الساعة أولهن وفاة نبیکم وفتح بیت المقدس وموت کقصاص الغنم وهدنة تكون بینکم و بین بنی الا صفر والفتح مدینة الکفر ورد الرجل مائة دینار مخطئة.

۷۴. ابن عیینہ، صفوان بن سلیم رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کرتے ہیں اور وہ ان سے جنہوں نے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت سے پہلے چھ 6 علامتیں ہوں گی ان میں سب سے پہلے تمہارے نبی ﷺ کی وفات ہوگی، اور بیت المقدس کی فتح ہوگی، اور بکری کے سینے کی بیماری کی طرح موت ہوگی اور صلح ہوگی اور تمہارے اور زمینوں کے درمیان، اور کفر کا شہر مکمل جائے گا اور ایک آدمی سو 100 دینار کو کم سمجھ کر واپس کر دے گا۔

○ ○ ○

۷۵. حدثنا ابن وهب عن معاوية بن صالح عن ضمرة بن حبيب عن عوف بن مالک ومعاوية عن العلاء بن الحارث عن مكحول. عن عوف بن مالک قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ست بین یدی الساعة أولهن وفاتی لم فتح بیت



المقدس لم منزل تنزله أمتي من الشام ثم فتنة تقع فيكم لا يبقى بيت عربي إلا دخلته ثم تصالحكم الروم.

۷۵۔ ابن وہب، معاویہ بن صالح سے، وہ ضمروہ بن حبیب سے وہ حضرت عوف بن مالک سے، نیز معاویہ، علاء بن حارث سے، وہ کھول سے روایت کرتے ہیں کہ، حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ قیامت سے پہلے چھ 6 علاقے ہوں گی، ان میں سب سے پہلے میری موت ہوگی پھر بیت المقدس کی فتح ہوگی پھر شام کے علاقے میں ایک منزل ہوگی جہاں پر میری اُمت اترے گی پھر تم میں ایک فتنہ واقع ہوگا کسی عربی کا گھربانی نہیں رہے گا مگر وہ فتنہ اس میں داخل ہو جائے گا پھر زودی تم سے صلح کریں گے۔

○ ○ ○

۷۶۔ حدثنا محمد بن سلمة الحراني حدثنا محمد بن إسحاق عن حزن بن عبد عمرو قال دخلنا أرض الروم في غزوة الطوانة فنزلنا مرجا فآخذت أنا برؤس دواب أصحابي فطولت لها فانطلق أصحابي يتعلقون فبينما أنا كذلك إذ سمعت السلام عليك ورحمة الله فالتفت فإذا أنا برجل عليه ثياب بياض. فقلت السلام عليك ورحمة الله فقال أمن أمة أحمد. قلت نعم. قال فاصبروا فإن هذه الأمة مرحومة كتب الله عليها خمس فتن وخمس صلوات. قال قلت سمهن لي. قال أمسك إحداهن موت لبيهم واسمها في كتاب الله تعالى بغتة ثم قتل عثمان واسمها في كتاب الله الصماء ثم فتنة ابن الزبير واسمها في كتاب الله العمياء ثم فتنة ابن الأشعث واسمها في كتاب الله البتراء ثم تولى وهو يقول وبقيت الصيلم وبقيت الصيلم فلم أدر كيف ذهب.

۷۶۔ محمد بن سلمہ الحرانی، محمد بن اسحاق سے روایت کرتے ہیں کہ حزن بن عبد عمرو فرماتے ہیں کہ غزوہ طوانہ میں ہم روم کی زمین میں داخل ہوئے پس ہم نے ایک چراگاہ میں پڑاؤ ڈالا۔ میں اپنے ساتھیوں کے جانوروں کی نگرانی کرنے لگا اچانک میں نے سنا کہ کوئی مجھے سلام کر رہا ہے ”السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ“ میں نے مُرد کر دیکھا تو ایک شخص سفید کپڑے پہنے ہوئے تھا میں نے جواب میں کہا ”السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ“ اس شخص نے پوچھا کہ تم اُحمد علیہ السلام کی اُمت سے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں! اُس شخص نے کہا: صبر کرو بے شک یہ مرحوم اُمت ہے اللہ تعالیٰ نے ان پر پانچ فتنے اور پانچ زمانیں لکھ دی ہیں میں نے کہا کہ وہ فتنے میرے لئے بیان کیجئے؟ اُس شخص نے کہا: یاد رکھو ان میں سے ایک حضرت نبی ﷺ کی موت ہے اور اس فتنے کو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ”بَغْتَةٌ“ کہا گیا ہے، پھر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قتل ہے، اس فتنے کا نام کتاب اللہ



میں ”صماء“ ہے، پھر ابن زبیر کا فتنہ ہے اور اس فتنے کا نام کتاب اللہ میں ”عمیاء“ ہے پھر ابن اشعث کا فتنہ ہے اور اس فتنے کا نام کتاب اللہ میں ”ہتراء“ ہے، پھر وہ آدمی پیٹھ پھیر کر چلا اور کہے جا رہا تھا: باقی رہا ”صلیم“ کا فتنہ اور ”صلیم“ کا فتنہ باقی رہا، پس مجھے نہیں معلوم کہ وہ آدمی کیسے چلا گیا۔

○ ○ ○

۷۷. حدثنا أبو أسامة حدثنا الأعمش حدثنا منذر الثوري عن عاصم بن ضمرة. عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال جعل الله في هذه الأمة خمس فتن عامة ثم فتن خاصة ثم فتن عامة ثم فتن خاصة ثم الفتن السوداء المظلمة التي يصير الناس كالبهائم ثم هدنة ثم دعاة إلى الضلالة فإن بقي لله يومئذ خليفة فالزمه.

۷۷. ابو اسامہ، اعمش سے، وہ منذر الثوری سے، وہ عاصم بن ضمرہ سے روایت کرتے ہیں کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں پانچ فتنے رکھے ہیں عام فتنہ، پھر خاص فتنہ، پھر عام فتنہ، پھر خاص فتنہ، پھر ایک تاریک سیاہ فتنہ ہوگا، جس میں لوگ جانوروں کی طرح ہو جائیں گے، پھر صلح ہوگی پھر گمراہی کی طرف دعوت دینے والے ہوں گے پس اگر اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کا کوئی خلیفہ باقی ہو تو ضرور اس کا ساتھ دو۔

○ ○ ○

۷۸. حدثنا أبو ثور وعبد الرزاق عن معمر عن طارق عن منذر الثوري عن عاصم بن ضمرة. عن علي رضي الله عنه قال جعلت في هذه الأمة خمس فتن فذكر نحوه إلا أنه قال العمياء الصماء المطبقة.

۷۸. ابو ثور اور عبد الرزاق نے معمر سے، انہوں نے طارق سے، انہوں نے منذر الثوری سے، انہوں نے عاصم بن ضمرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس آیت میں پانچ فتنے واقع ہوں گے، پس مذکورہ بالا حدیث کی طرح ذکر کیا، ہاں اس روایت میں ہے کہ وہ فتنہ ”عمیاء، صماء، مطبقة“ ہوگا۔

○ ○ ○

۷۹. حدثنا يحيى بن اليمان حدثنا سفیان الثوري عن أشعث بن أبي الشعثاء عن أشياخ بني عبس. عن حذيفة قال تكون فتنه ثم تكون جماعة وتوبة ثم جماعة وتوبة حتى ذكر الرابعة لم لا تكون توبة ولا جماعة.

۷۹. یحییٰ بن الیمان، سفیان الثوری سے، وہ اشعث بن ابی الشعثاء سے، وہ اشیاخ بن عبس سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتنہ ہوگا، پھر جماعت اور توبہ ہوگی پھر جماعت اور توبہ ہوگی، حتیٰ کہ چار مرتبہ اس نے یہ ذکر کیا، پھر نہ توبہ ہوگی نہ جماعت ہوگی۔

○ ○ ○



۸۰. حدثنا ابن عيينة وأبو أسامة عن مجالد عن عامر عن صلة قال. سمعت حذيفة بن اليمان يقول في الإسلام أربع فتن تسلمهم الرابعة إلى الدجال الرقطاء والمظلمة وهنه وهنه.

﴿۸۰﴾ ابن عیینہ اور ابوالأسامة، مجالد سے، وہ عامر سے، وہ صلة سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان فرماتے ہیں کہ اسلام میں چار فتنے ہوں گے چوتھا فتنہ انہیں دجال کے سپرد کر دے گا، ان کے نام یہ ہیں ”الرقطاء، المظلمہ، ہنہ، ہنہ“۔

• • •

۸۱. حدثنا جرير بن عبد الحميد عن ليث بن أبي سليم قال حدثني الثقة عن زيد بن وهب. عن حذيفة بن اليمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تكون فتنة لم تكون جماعة ثم فتنة لم تكون جماعة ثم فتنة تعوج فيها عقول الرجال.

﴿۸۱﴾ جریر بن عبد الحمید، لیث بن ابی سلیم سے، وہ ثقہ سے، وہ زید بن وہب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فتنہ ہوگا پھر جماعت ہوگی، پھر فتنہ ہوگا پھر جماعت ہوگی، پھر فتنہ ہوگا جس میں مردوں کی عقلیں ٹیڑھی ہو جائیں گی۔

• • •

۸۲. حدثنا يحيى بن سعيد العطار عن عبد الرحمن بن الحسن عن الشعبي. عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تكون في امتي أربع فتن يكون في الرابعة الفناء.

﴿۸۲﴾ یحییٰ بن سعید العطار، عبد الرحمن بن الحسن سے، وہ الشعبي سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں چار فتنے ہوں گے چوتھے فتنے میں فنا ہوگی۔

• • •

۸۳. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن بعض شيوخ الجند. قال بينما خالد بن يزيد بن معاوية مقدم مروان بن الحكم وهو نازل في دار عمر بن مروان ومعه سكين وفي يده قرطاس إذ قال مضت. الخمس والعشر وبقية العشرون يعم شرها مشرقها ومغربها لا ينجو منها إلا أهل إنطا بلس. فقال له شفي بن عبيد أصلحك الله ما هذه. قال الفتنة الأولى كانت خمسا والثانية كانت عشر سنين فتنة ابن الزبير لم تكون الثالثة عشرين سنة يعم شرها مشرقها ومغربها ولا ينجو منها إلا أهل إنطا بلس.



۸۳۔ ابن وہب، ابن لہیعہ، بعض شیوخ الجند سے روایت کرتے ہیں کہ خالد بن یزید بن معاویہ نے عمر بن مروان کے گھر پر اڈا رکھا تھا، اس کے ہاتھ میں ایک کاغذ تھا اور اس کے پاس ٹھہری تھی خالد نے کہا کہ پندرہ 15 سال گزر گئے ہیں اور میں 20 سال باقی ہیں جن کا فتنہ مشرق و مغرب کو گھیر لے گا جس سے کوئی نجات نہ پاسکے گا سوائے اطلبس والے، شنی بن عبید نے خالد سے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اصلاح فرمائے یہ آپ جو کہہ رہے ہیں اس کی حقیقت کیا ہے؟ تو حضرت خالد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ پہلا فتنہ پانچ 5 سال رہا، اور دوسرا فتنہ دس 10 سال رہا جو کہ ابن زبیر کا فتنہ تھا پھر تیسرا فتنہ میں 20 سال رہے گا جس کا مشرق و مغرب کو گھیر لے گا جس سے کوئی نجات نہ پاسکے گا سوائے اطلبس والوں کے۔

○ ○ ○

۸۴۔ حدثنا الولید بن مسلم و رشید بن سعد عن ابی لہیعہ عن عبد العزیز بن صالح. عن حذیفہ بن الیمان وسمی الولید بینہ و بین حذیفہ رجلا لم أحفظہ قال الفتن بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إلى أن تقوم الساعة أربع فالاولی خمس والثانیة عشر والثالثة عشرون والرابعة الدجال.

۸۴۔ الولید بن مسلم اور رشید بن سعد، ابی لہیعہ سے، وہ عبد العزیز بن صالح سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ولید نے عبد العزیز اور حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان ایک اور راوی کا نام لیا تھا جو مجھے یاد نہ رہا) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد قیامت تک چار 4 فتنے ہوں گے، پہلا پانچ 5 سال، دوسرا دس 10 سال، تیسرا بیس 20 سال رہے گا اور چوتھا فتنہ دجال کا (فتنہ) ہے۔

○ ○ ○

۸۵۔ قال نعیم قال الولید و قال ابن لہیعہ. عن یزید بن ابی حبیب بلغنی أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تكون فتنة تشمل الناس کلهم لا یسلم منها إلا الجند الغربی.

۸۵۔ نعیم، الولید اور ابن لہیعہ سے روایت کرتے ہیں کہ یزید بن ابی حبیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھ پر یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک فتنہ ہوگا جو تمام لوگوں کو گھیر لے گا، اس سے سوائے مغربی لشکر کے کوئی بھی محفوظ نہ رہے گا۔

○ ○ ○

۸۶۔ حدثنا رشید بن سعد عن ابی لہیعہ عن ابی معبد. عن الحسن عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تكون أربع فتن الاولی یستحل فیها الدم والمال والفرج والرابعة الدجال.



﴿۸۶﴾ رُشد بن، ابی لمیعه سے، وہ ابی معبد سے، وہ الحسن سے روایت کرتے ہیں کہ عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چار فتنے ہوں گے پہلے میں خون، دوسرے میں مال، تیسرے میں شرمگاہ کو ہلال سمجھا جائے گا اور چوتھا فتنہ دجال کا ہوگا۔

○ ○ ○

۸۷. حدثنا يحيى بن سعيد الطار حدثنا حجاج رجل منا عن الوليد بن عياش قال. قال عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم أحذركم سبع فتن تكون بعدى فتنة قبل من المدينة وفتنة بمكة وفتنة قبل من اليمن وفتنة قبل من الشام وفتنة قبل من المشرق وفتنة من قبل المغرب وفتنة من بطن الشام وهي فتنة السفيناني. قال فقال ابن مسعود منكم من يدرك أولها ومن هذه الأمة من يدرك آخرها. قال الوليد بن عياش فكانت فتنة المدينة من قبل طلحة والزبير وفتنة مكة فتنة ابن الزبير وفتنة اليمن من قبل نجدة وفتنة الشام من قبل بني أمية وفتنة المشرق من قبل هؤلاء.

﴿۸۷﴾ یحییٰ بن سعید الطار نے حجاج سے، انہوں نے، الولید بن عیاش سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ارشاد فرمایا کہ میں تمہیں اپنے بعد ہونے والے سات ۷ فتنوں سے ڈراتا ہوں، ایک فتنہ مدینہ کی طرف سے آئے گا، ایک فتنہ مکہ کی طرف سے آئے گا، ایک فتنہ یمن کی طرف سے آئے گا، ایک فتنہ شام کی طرف سے آئے گا، ایک فتنہ مشرق کی طرف سے آئے گا، ایک فتنہ مغرب کی طرف سے آئے گا، اور ایک فتنہ شام کے اندر سے آئے گا اور وہ فتنہ ”السفینانی“ ہے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم میں سے بعض پہلے فتنے کو پالیں گے اور بعض ان فتنوں میں سے آخری کو پالیں گے، ولید بن عیاش کہتے ہیں کہ مدینہ کا فتنہ طلحہ اور زبیر کی طرف سے تھا اور مکہ کا فتنہ ابن الزبیر کی طرف سے تھا۔

اور یمن کا فتنہ نجدیوں کی طرف سے تھا، اور شام کا فتنہ بنو امیہ کی طرف سے تھا اور مشرق کا فتنہ وہاں کے لوگوں کی طرف سے ہے۔

○ ○ ○

۸۸. حدثنا ضمير بن ربيعة عن يحيى بن أبي عمرو السيباني قال. قال أبو هريرة رضي الله عنه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أربع فتن تكون بعدى الأولى تسفك فيها الدماء والثانية يستحل فيها الدماء والأموال والثالثة يستحل فيها



الدماء والأموال والفروج والرابعة عمياء صماء تعرك فيها امتی عرک الأديم.

۸۸ ﴿ضمرة بن ربیعہ، یحییٰ بن ابی عمرو السبائی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد چار فتنے ہوں گے پہلے فتنے میں خون بہایا جائے گا اور دوسرے میں خون اور مالوں کو حلال سمجھا جائے گا اور تیسرے فتنے میں خون اور مال اور شرمگاہ کو حلال سمجھا جائے گا، اور چوتھے فتنے اندھا اور بہرا ہوگا، وہ فتنہ میزے امت میں ایسے سراپت کرے گا جیسے پانی زمین میں سراپت کرتا ہے۔

○ ○ ○

۸۹ حدثنا يحيى بن سعيد العطار عن ضرار بن عمرو بن إسحاق بن عبد الله بن أبي فروة عن حدثه. عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تأتاكم بعدى أربع فتن الأولى يستحل فيها الدماء والثانية يستحل فيها الدماء والأموال والثالثة يستحل فيها الدماء والأموال والفروج والرابعة صماء عمياء مطبقة تمور مور الموح في البحر حتى لا يجد أحد من الناس منها ملجأ تطيف بالشام ونفسي العراق وتخطب الجزيرة بيدها ورجلها وتعرك الأمة فيها بالبلاء عرک الأديم ثم لا يستطيع أحد من الناس يقول فيها مه مه ثم لا يعرفونها عن ناحية إلا انفتقت من ناحية أخرى.

۸۹ ﴿یحییٰ بن سعید العطار نے ضرار بن عمرو، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی فروة سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے بعد چار فتنے آئیں گے پہلے فتنے میں خون ریزی کو حلال سمجھا جائے گا، اور دوسرے فتنے میں خون اور مالوں کو حلال سمجھا جائے گا، اور تیسرے فتنے میں، خون مال اور شرمگاہوں کو حلال سمجھا جائے گا، اور چوتھے فتنے بہرا اندھا اور سب پر چھا جانے والا ہوگا، وہ سمندر کے موجوں کی طرح ٹھانسیں مارے گا حتیٰ کہ لوگوں میں سے کسی ایک کے لئے بھی اس فتنے سے بچنے کے لئے کوئی ٹھکانہ نہیں ملے گا وہ فتنہ ملک شام میں پھرے گا اور عراق کو ڈھانپ لے گا اور جزیرہ کو اپنے ہاتھ اور پاؤں سے روند ڈالے گا، اور وہ فتنہ میری امت میں مصائب سیت یوں جذب ہو جائے گا جیسے روئے زمین پانی کو جذب کر لیتی ہے، پھر لوگوں میں سے کوئی اس بات کی طاقت نہیں رکھے گا کہ اس سے کہے دور ہو جا! پھر فتنہ دوسری طرف سے پھوٹ پڑے گا، دور ہو جا! پھر لوگ اس فتنے کو ایک طرف نہیں جانتے ہوں گے۔

○ ○ ○

۹۰. حدثنا عثمان بن كثير بن دينار عن محمد بن مهاجر أخى عمرو بن مهاجر قال حدثني جندب بن ميمون عن ضرار بن عمرو قال. قال أبو هريرة قال رسول الله



صلی اللہ علیہ وسلم فی قوله تعالى اويلبسکم شیعا قال أربع فتن تأتي الفتنة الأولى  
فیستحل فیها الدماء والثانية یستحل فیها الدماء والأموال والثالثة یستحل فیها  
الدماء والأموال والفروج والرابعة عمیاء مظلمة تمور مور البحر تنتشر حتی لا  
یبقی بیت من العرب إلا دخلته.

۹۰ عثمان بن کثیر بن دینار نے محمد بن مہاجر سے، جو عمرو بن مہاجر کا بھائی ہے، انہوں نے جنید بن میمون سے،  
انہوں نے ضرار بن عمرو سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ  
رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿أَوَّلُ بَلْسُكُمْ شِيعًا﴾

کی تفسیر میں ارشاد فرمایا کہ چار فتنے آئیں گے پہلے فتنہ میں خون ریزی کو حلال سمجھا جائے گا اور دوسرے میں زانی  
ریزی اور مال کو حلال سمجھا جائے گا اور تیسرے میں خون ریزی، مال اور شرمگاہ کو حلال سمجھا جائے گا، اور چوتھا فتنہ اندھا اور بہرا ہوگا،  
وہ سمندر کے موجوں کی طرح ٹٹائیں مارے گا اور وہ فتنہ پھیل جائے گا حتیٰ کہ عرب کا کوئی گھرباقی نہیں رہے گا مگر وہ فتنہ اس میں داخل  
ہو جائے گا۔

○ ○ ○

۹۱. حدثنا الحكم بن نافع عن أرطاة بن المنذر قال. بلغنا أن رسول الله صلى الله  
عليه وسلم قال تكون في أمتي أربع فتن يصيب أمتي في آخرها فتن مترادفة فالأولى  
تصيبهم فيها بلاء حتى يقول المؤمن هذه مهلكتي ثم تنكشف والثانية حتى يقول  
المؤمن هذه مهلكتي ثم تنكشف والثالثة كلما قيل انقضت لمادت والفتنة الرابعة  
تصبرون فيها إلى الكفر إذا كانت الإمعة مع هذا مرة ومع هذا مرة بلاء إمام ولا  
جماعة ثم المسيح ثم طلوع الشمس من مغربها ودون الساعة النان. وسبعون  
دجالا منهم من لا يتبعه إلا رجل واحد.

۹۱. الحكم بن نافع کہتے ہیں کہ ارطاة بن المنذر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول  
اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں چار فتنے ہوں گے، میری امت کو آخر میں پے در پے فتنے پہنچیں گے، پہلے فتنے میں  
میری امت کو مصائب پہنچیں گے، یہاں تک کہ مومن کہے گا یہ میری ہلاکت کا وقت ہے پھر وہ فتنہ دور ہو جائے گا۔ پھر دوسرا فتنہ آئے  
گا حتیٰ کہ مومن کہے گا کہ یہ میری ہلاکت کا وقت ہے۔ پھر وہ فتنہ بھی دور ہو جائے گا پھر تیسرا فتنہ آئے گا۔ جب بھی کہا جائے گا یہ ختم  
ہو رہا ہے تو وہ اور دہرازا ہوتا جائے گا۔ اور چوتھا فتنہ آئے گا کہ تم لوگ اس میں کفر کی طرف پھرو گے اب وقت چرکار بھی آید ہے



ساتھ ہوں گے اور کبھی دوسرے کے ساتھ نہ ان کا کوئی امام ہوگا اور نہ کوئی جماعت ہوگی۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے، پھر سورج مغرب سے طلوع ہوگا اور قیامت سے پہلے بہتر 72 ڈجال آئیں گے، بعض ان میں سے ایسے ہوں گے جس کا پیر و کار صرف ایک شخص ہوگا۔

○ ○ ○

۹۲. حدثنا مروان بن معاوية حدثنا الوليد بن عبد الله بن جميع. حدثنا أبو الطفيل قال سمعت حذيفة يقول الفتن ثلاث تسوقهم الرابعة إلى الدجال التي ترمى بالرضف والتي ترمى بالنشف والسواء المظلمة والتي تموج موج البحر.

۹۲ مروان بن معاویہ نے ولید بن عبد اللہ بن جمیع سے روایت کی ہے کہ ابو الطفیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ فتنے تین 3 ہیں اور چوتھا فتنہ لوگوں کو ڈجال کی طرف لے جائے گا، پہلا فتنہ وہ ہوگا جو گرم پتھروں پر ڈالا جائے گا اور دوسرا وہ ہوگا جو کالے سوارخ والے پتھروں پر ڈالا جائے گا اور تیسرا فتنہ اندھیرا سیاہ ہوگا اور چوتھا فتنہ وہ ہوگا جو سمندر کی موجوں کی طرح ٹھاٹھیں مارے گا۔

○ ○ ○

۹۳. حدثنا الوليد بن مسلم عن عبد الرحمن بن يزيد بن جابر. عن عمير بن هانيء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فتنة الأحلاس فيها حرب وهرب وفتنة السراء بخرج دخنها من تحت قدمي رجل يزعم أنه مني وليس مني إنما أوليائي المتقون ثم يصطليح الناس على رجل لم يكون فتنة الدهيماء كلما قيل انقطعت تمادت حتى لا يبقى بيت من العرب إلا دخلته يقاتل فيها لا يدري على حق يقاتل أم على باطل فلا يزالون كذلك حتى يصيروا إلى فسطاطين فسطاط إيمان لا نفاق فيه وفسطاط نفاق لا إيمان فيه فإذا هما اجتماعا فأبصر الدجال اليوم أو غدا.

۹۳ ولید بن مسلم عبد الرحمن بن یزید بن جابر سے روایت کی ہے کہ عمیر بن ہانیء فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک فتنہ ”احلاس“ کا ہوگا جس میں جنگ ہوگی اور بھاگنا ہوگا اور ایک فتنہ ”سراء“ کا ہوگا جس کا دھواں میرے قدموں کے نیچے سے نکلے گا ایک آدمی گمان کرے گا کہ وہ مجھ سے ہے حالانکہ اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہ ہوگا، میرے دوست تو متنبہ ہیں (یعنی گناہوں سے بچنے والے اور اللہ سے محبت کرنے والے ہیں) پھر لوگ ایک آدمی پر اِشفاق کر لیں گے پھر ”دھیماء“ کا فتنہ ہوگا جب بھی کہا جائے گا کہ یہ ختم ہو رہا ہے تو وہ آواز دہرا دے گا حتیٰ کہ کوئی گھر حرب کا باقی نہیں رہے گا مگر یہ فتنہ اس میں داخل ہو جائے گا، اس میں آدمی لڑے گا لیکن اسے علم نہ ہوگا کہ وہ حق پر لڑ رہا ہے یا باطل پر، پس وہ



ہمیشہ اسی حالت میں رہیں گے، حتیٰ کہ وہ دو 2 گروہ میں تقسیم ہو جائیں گے ایک ایمان کا گروہ ہوگا جس میں کوئی منافقت نہ ہوگی اور دوسرا 2 نفاق کا گروہ ہوگا جس میں کوئی ایمان نہ ہوگا پس جب وہ دونوں اکٹھے ہو جائیں گے تو دجال کو دیکھ لینا اسی دن یا دوسرے دن نکل آئے گا۔

○ ○ ○

۹۴. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن الحارث بن يزيد قال سمعت عبد الله بن زريق الغافقي يقول سمعت عليا رضي الله عنه يقول الفتن أربع فتنة السراء وفتنة الضراء وفتنة كذا فذكر معدن الذهب ثم يخرج رجل عن عترة النبي صلى الله عليه وسلم يصلح الله على يديه أمرهم.

۹۴ ابن وهب، ابن لهيعة سے، وہ حارث بن يزيد سے، وہ عبد اللہ بن زریق الغافقی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتنے چار ہیں ”فتنة السراء، فتنة الضراء“ اور فلاں فتنہ۔ پھر انہوں نے سونے کی معدنیات کا ذکر کیا پھر فرمایا کہ حضرت نبی اکرم ﷺ کی اولاد میں سے ایک شخص نکلے گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ معاضا کی اصلاح فرمائیں گے۔

○ ○ ○

۹۵. حدثنا الوليد بن مسلم عن إسماعيل بن رافع عن حميد الخدري رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ستكون بعدى فتن منها فتنة الأحلاس يكون فيها حرب وهرب ثم بعدها فتن أشد منها ثم تكون فتنة كلما قيل انقطعت تمادت حتى لا يبقى بيت إلا دخلته ولا مسلم إلا صكته حتى يخرج رجل من عترتي.

۹۵ الولید بن مسلم نے، اسماعیل بن رافع سے، انہوں نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو حمید الخدری رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، عنقریب میرے بعد فتنے ہوں گے، ان میں سے ایک فتنہ ”احلاس“ ہوگا جس میں جنگ اور بھاگنا ہوگا، پھر اس کے بعد اس سے سخت فتنے ہوں گے، پھر ایک ایسا فتنہ ہوگا جس کے متعلق کہا جائے گا کہ وہ ختم ہو رہا ہے تو وہ اور دراز ہو جائے گا، حتیٰ کہ کوئی گھر باقی نہ رہے گا مگر یہ فتنہ اس میں داخل ہو جائے گا، اور کوئی مسلمان باقی نہ رہے گا مگر یہ فتنہ اسے تھپڑ مارے گا، حتیٰ کہ میری اولاد میں سے ایک آدمی نکلے گا۔

○ ○ ○

۹۶. حدثنا محمد بن حمير وابن وهب عن أبي لهيعة عن عبد الرحمن بن شريح. عن عبد الله بن هبيرة قال الفتن أربع فالأولى بصيرة والثانية فتنة هوى والثالثة فتنة عمياء والرابعة الدجال.

۹۶ محمد بن حمیر اور ابن وهب، ابی لهیعة سے، وہ عبد الرحمن بن شریح سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن حمیر



رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ فتنے چار ہوں گے، پہلا ”فتنہ بصیرۃ“ ہے، دوسرا خواہش کا فتنہ ہے، تیسرا اُتھ کا فتنہ ہے، چوتھا ذہن کا فتنہ ہے۔

○ ○ ○

۹۷. حدثنا الوليد بن مسلم عن عبد الجبار بن رشيد الأزدي عن أمه عن ربيعة القيصري عن تبيع. عن كعب قال تكون فتن ثلاث كأمسكم الداهب فتنة تكون بالشام ثم الشرقية هلاك الملوك ثم تتبعها الغربية وذكر الرايات الصفر قال والغربية هي العمياء.

۹۷. الولید بن مسلم، عبد الجبار بن رشید الازدی سے، وہ اپنی والدہ سے، وہ ربيعة القيصري سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تین فتنے ہوں گے جیسے تمہارے گزر جانے والا دن، ایک فتنہ شام میں ہوگا، پھر شرقی فتنہ ہوگا جس میں بادشاہ ہلاک ہوں گے، پھر اس کے بعد غربی فتنہ ہوگا اور پھر رد جھنڈوں کا ذکر کیا اور فرمایا غربی فتنہ اُتھ کا ہوگا۔

○ ○ ○

۹۸. حدثنا ضمرة عن ابن شاذب عن أبي التياح عن أبيه عن أبي العوام. عن كعب قال تدور رحا العرب بعد خمس وعشرين بعد وفاة نبيهم صلى الله عليه وسلم ثم تشأ فتنة فيكون فيها قتل وقتال ثم يعودون في الأمن والطمأنينة حتى يكونوا في الاستواء كالدوامه يعني معاوية ثم تشأ فتنة يكون فيها قتل وقتال فلأنى أجدها في كتاب الله المظلمة تلوي بكل ذي كبر.

۹۸. ضمرہ، ابن شاذب سے، وہ ابی التياح سے، وہ اپنے باپ سے، وہ ابو العوام سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی وفات کے پچیس ۲۵ سال بعد عرب کی ہلکی پھرے گی، پھر فتنہ پیدا ہوگا جس میں قتل و قتال ہوگا، پھر وہ امن و اطمینان کی حالت میں لوٹ جائیں گے، پھر فتنہ پیدا ہوگا جس میں قتل و قتال ہوگا اس فتنہ کو میں کتاب اللہ میں پاتا ہوں جو تاریک فتنہ ہوگا اور ہر بڑے کو گھیر لے گا۔

○ ○ ○

۹۹. حدثنا أبو عمر الصغار عن أبي التياح عن أبيه عن العوام عن كعب نحوه.

۹۹. ابو عمر الصغار، ابی التياح سے، وہ ابو العوام سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی طرح کی حدیث ہے (یعنی) حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی وفات کے پچیس ۲۵ سال بعد عرب کی ہلکی پھرے گی، پھر فتنہ پیدا ہوگا جس میں قتل و قتال ہوگا، پھر وہ امن و اطمینان کی حالت میں لوٹ جائیں گے، پھر فتنہ پیدا ہوگا جس میں قتل و قتال ہوگا۔ اس فتنہ کو میں کتاب اللہ میں پاتا ہوں جو تاریک فتنہ ہوگا اور ہر بڑے کو گھیر لے گا۔

○ ○ ○



۱۰۰. حدثنا ابن المبارك أخبرنا الأعمش عن أبي صالح قال قال كعب ومسجد المدينة يبنى والله لو ددت أنه لا يبنى منه برج إلا سقط برج. فقيل له يا أبا إسحاق ألم تقل إن صلاة فيه أفضل من ألف صلاة فيها سواه إلا المسجد الحرام. قال وأنا أقول ذلك ولكن فتنة نزلت من السماء ليس بينها وبين أن تقع إلا شبرا ولو قد فرغ من بناء هذا المسجد وقعت وذلك عند قتل هذا الشيخ عثمان بن عفان. فقال قائل أوليس قاتله كقاتل عمر. فقال كعب بلى مائة ألف أو يزيدون ثم يحل القتل ما بين عدن أبين إلى دروب الروم وجيش يخرج من الغرب وجيش يخرج من المشرق فيلتقون بأرض يقال لها صفين فيكون بينهم ملحمة عظيمة ثم لا يفترقون إلا عن حكيمين إلى آخر الحديث.

۱۰۰ ﴿ ابن المبارك، الأعمش سے روایت کرتے ہیں کہ اُبی صالح رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مدینہ کی مسجد تعمیر کی جا رہی تھی تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں چاہتا ہوں کہ اس کا کوئی برج نہ بنایا جائے جو کہ بعد میں گر جائے۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ اے اُبو اسحاق! کیا آپ یہ نہیں کہتے تھے کہ اس میں دوسری مسجدوں میں نماز پڑھنے کی نسبت ایک ہزار نمازوں کا ثواب ملتا ہے سوائے مسجد حرام کے؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں اب بھی یہی کہتا ہوں، لیکن فتنہ آسمان سے نازل ہو چکا ہے۔ اس کے زمین پر پڑنے میں صرف ایک بالشت کا فاصلہ ہے، اگر اس مسجد کی تعمیر سے فارغ ہو جائے تو وہ فتنہ واقع ہو جائے گا اور یہ اس عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کے بعد ہوگا، پس کہنے والے نے کہا کہ کیا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قاتل حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قاتل کی طرح نہ ہوگا؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ بلکہ وہ تو ایک لاکھ ۱۰۰۰۰۰ یا اس سے بھی زیادہ ہوں گے۔ پھر عدن ابین سے لے کر دروب الروم تک قتل و غارتگری ہوگی، اور ایک لشکر مغرب سے نکلے گا اور ایک لشکر مشرق سے نکلے گا پھر یہ آپس میں ”صفین“ نامی زمین پر جنگ کریں گے پھر ان کے درمیان ایک عظیم جنگ ہوگی، پھر یہ دونوں لشکر جُدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ وہ فیصلہ کرنے والوں پر راہی ہو جائیں۔

○ ○ ○

۱۰۱. حدثنا بقية والحكم بن نافع وعبد القدوس عن صفوان ابن عمرو قال حدثني أبو المنى ضمضم الأملوكي عن كعب أنه أتى صفين فلما رأى الحجارة التي على ظهر الطريق وقف ينظر إليها. فقال له صاحب له ما تنظر يا أبا إسحاق. قال



وجدت نعتها في الكتب أن بني إسرائيل اقتلوا بها تسع مرات حتى تفانوا وأن العرب سيقتلون بها العاشرة حتى يتفانوا أو يتقاذفون. بالحجارة التي تقاذفت بها بنو إسرائيل.

۱۰۱ ﴿بقیہ اور الحکم بن نافع اور عبدالقدوس نے، صفوان بن عمرو سے، انہوں نے ابوالخنی مضمم الاطوکی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفین پہنچے تو جب انہوں نے راستے پر پڑے پتھر دیکھے تو کھڑے ہو کر انہیں دیکھنے لگے، ان کے ساتھی نے کہا کہ اے ابواسحاق! آپ کیا دیکھ رہے ہیں؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے کہ میں نے ان پتھروں کی صفات کتابوں میں پڑھی ہیں، بے شک بنی اسرائیل نے ان پتھروں کے ذریعہ ایک دوسرے کو نو مرتبہ قتل کیا یہاں تک کہ ان کی طاقت فنا ہو گئی، اب عرب ان کے ذریعہ دسویں مرتبہ لڑیں گے اور ان کی طاقت فنا ہو جائے گی، یا زور پھینک دیئے جائیں گے اُس پتھر کے ساتھ، جس سے بنی اسرائیل کو پھینکا گیا تھا۔

○ ○ ○

۱۰۲ حدثنا عبد الوهاب الثقفي عن أبوب عن ابن سيرين. عن أبي الجبل قال تكون فتنة تكون بعدها أخرى ما الأولى في الآخرة إلا كشمس السوط يتبعه ذباب السيف ثم تكون فتنة يستحل فيها المحارم كلها تجتمع الأمة على خيرها تأتبه هينا وهو قاعد في بيته.

۱۰۲ ﴿عبدالوہاب ثقفی، ایوب سے، وہ ابن سیرین سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوالجبل رحمہ اللہ انہی فرماتے ہیں۔ ایک فتنہ ہوگا اس کے بعد دوسرا ہوگا، وہ دوسرا پہلے کے سامنے ایسا ہوگا جیسے نکواری کی دھار جو کوڑے کے پھل کے بعد ہو، پھر یہ فتنہ ہوگا جس میں ہر حرام کو حلال سمجھا جائے گا، اٹھ اس فتنے کی اچھائی پر جمع ہوگی، وہ فتنہ ہر آدمی پر آسانی سے آئے گا اس حال میں کہ وہ آدمی گھر میں بیٹھا ہوگا۔

۱۰۳. حدثنا يحيى بن اليمان عن صفوان الثوري عن سلمة بن كهيل عن أبي الوفاص. عن علي رضي الله عنه قال الا اخبركم بفتنة العرسل قبل وما فتنة العرسل. قال لو كان الرجل مقيدا بعشرة اقياد في اهل الباطل ضمير بها إلى اهل الحق ولو كان مقيدا بعشرة اقياد في اهل الحق ضمير بها إلى اهل الباطل.

۱۰۳ ﴿یحییٰ بن الیمان، صفیان الثوری سے، وہ سلمہ بن کھیل سے روایت کرتے ہیں کہ ابی الوفاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں تمہیں "عرسل" کے فتنے کے متعلق نہ بتاؤں؟ عرض کیا گیا کہ یہ "عرسل" کا فتنہ کونسا ہے؟ فرمایا کہ اگر ایک آدمی دس زنجیروں میں اہل باطل کی قید میں ہو تو اسے اس فتنہ کے ذریعہ غرور دیا جائے گا



یہاں تک وہ اہل حق تک پہنچ جائے گا، اور اگر وہ اہل حق کی قید میں ہو تو دس زنجیروں میں اسے اس فتنہ کے ذریعہ ضرور دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ اہل باطل تک پہنچ جائے گا۔

○ ○ ○

۱۰۴. حدثنا هشيم عن يعلى بن عطاء عن محمد بن أبي محمد. عن عوف بن مالك الأشجعي رضي الله عنه قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم أمسك ستا قبل الساعة أولها وفاة نبيكم صلى الله عليه وسلم قال فبكيت والثانية فتح بيت المقدس والثانية فتنة تدخل كل بيت شعر ومدر والرابعة موتان في الناس كقصاص الغنم والخاسية أن يقرص فيكم المال حتى يعطى الرجل المائة دينار فينسخها والسادسة هدنة تكون بينكم وبين بني الأصفريسيرون إليكم في ثمانين غاية تحت كل غاية إلنا عشر ألفا.

۱۰۴. هشيم، يعلى بن عطاء سے، وہ محمد بن ابی محمد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا چھ ۶ نشانیاں قیامت سے پہلے گن لینا پہلی علامت تمہارے نبی ﷺ کی وفات ہے (حضرت عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ یہ سن کر میں خوب رویا) دوسری علامت بیت المقدس کی فتح ہے، تیسری علامت ایک فتنہ ہوگا جو ہر گھر میں داخل ہوگا خواہ وہ گھریالوں سے بٹا ہوا مٹی سے، چوتھی علامت لوگوں میں بکری کے سینے کی بیماری کی طرح دھوئیں ہوں گی، پانچویں علامت تم میں مال کی کثرت ہوگی حتیٰ کہ ایک آدمی کو سو 100 دینار دیئے جائیں گے لیکن اس کے باوجود وہ ناراض ہوگا (کہ یہ کم ہیں)۔ چھٹی علامت تمہارے اور رومیوں کے درمیان صلح ہوگی، وہ تمہاری طرف سے 80 جھنڈوں کے سائے میں آئیں گے ہر جھنڈے کے نیچے بارہ 12 ہزار کا لشکر ہوگا۔

○ ○ ○

۱۰۵. حدثنا هشيم عن مجالد قال حدثنا الشعبي عن صلة بن زفر. سمع حذيفة بن اليمان وقال له رجل خرج الدجال فقال أما ما كان فيكم أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم فلا والله لا يخرج حتى يتمنى قوم خروجه ولا يخرج حتى يكون خروجه أحب إلى أقوام من شرب الماء البارد في اليوم الحار وليكونن فيكم أيتها



الامة اربع فتن الرقطاء والمظلمة وفلانة وفلانة ولنسلمنكم الرابعة إلى الدجال

وليقتلن بهذا الغائط فنتان ما أبالي في أيهما رميت بسهم كنانتي.

۱۰۵ ﴿حشيم، مجالد سے، وہ شععی سے، وہ صلتہ بن زفر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی کو کہتے ہوئے سنا کہ دجال نے خروج کر لیا ہے، حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب تک تم میں حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین موجود ہیں وہ نہیں نکلے گا، اللہ کی قسم وہ نہیں نکلے گا یہاں تک کہ ایک قوم اس کے نکلنے کی تمنا کرے گی، وہ نہ نکلے گا حتیٰ کہ اس کا لکنا بعض قوموں کو ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ پسند ہوگا۔ اور اے لوگو! تم میں چار فتنے پھوٹیں گے، ایک فتنہ گرمی کے دنوں میں ”الرقطاء“ ہے، دوسرا ”مظلمہ“ ہے اور تیسرا فلاں فلاں ہے، اور چوتھا فتنہ تمہیں دجال کے حوالے کر دے گا، اور اس نشیبی زمین میں دو جماعتیں جنگ کریں گی، مجھے پرواہ نہیں کہ دونوں میں سے کس پر اپنے ترکش کا تیر چلاؤں۔

○ ○ ○

۱۰۶ . حدثنا عبد الوهاب بن عبد المجيد عن يحيى بن سعيد قال أخبرني أبو الزبير أن طاروا أخبره أن رجلا اعترض لأبي موسى الأشعري. فقال أهذه الفتنة التي كانت تذكر وذلك حين الفترق هو وعمرو بن العاص حين حكما. فقال أبو موسى ما هذه إلا حيصة من حيصات الفتن وبقيت الرذاح المطبقة من أشرف لها أشرفت له القاعد فيها خير من القائم والقائم خير من الماشي والماشي خير من الساعي والصامت خير من المتكلم والناثم خير من المستيقظ ما يذكر من انتقاص العقول وذهاب أحلام الناس في الفتن.

۱۰۶ ﴿عبد الوهاب بن عبد المجید نے، یحییٰ بن سعید سے، انہوں نے ابو الزبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت طاروس رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جب حضرت ابو موسیٰ اور عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما مصنف بنانے کے بعد جد اہوئے تو ایک شخص نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: ان سے دریافت کیا کہ کیا یہ وہ فتنہ ہے جس کا ذکر کیا جاتا ہے؟ تو حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: یہ ان فتنوں کی آہٹ میں سے ایک آہٹ ہے، جو اس فتنہ کی طرف جھانکے گا وہ فتنہ بھی اس کی طرف جھانکے گا، بیٹھا ہوا شخص اس میں کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا، اور کھڑا ہوا شخص اس میں چلنے والے سے بہتر ہوگا، اور چلنے والا اس میں کوشش کر لے والے سے بہتر ہوگا، خاموش آدمی اس میں بات کرنے والے سے بہتر ہوگا، اور اس میں سویا ہوا اس میں بیدار سے بہتر ہوگا۔

○ ○ ○



# فتنوں میں عقلوں کے کم ہو جانے اور

## سمجھدار لوگوں کے ختم ہو جانے کا بیان

۱۰۷. حدثنا جریر بن عبد الحمید عن لیث بن ابی سلیم قال حدثنی الثقة عن زید بن وہب. عن حذیفہ بن الیمان رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تكون لفتنة تعرج فيها عقول الرجال حتى ما تكاد ترى رجلا عافلا وذكر في الفتنة الثالثة.

۱۰۷. جریر بن عبد الحمید نے، لیث بن ابی سلیم سے، انہوں نے ثقہ سے، انہوں نے زید بن وہب سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک فتنہ ہوگا جس میں لوگوں کی عقلیں ختم ہو جائیں گی، اور کوئی عقل مند آدمی نظر نہ آئے گا اور یہ بات آپ ﷺ نے تیسرے فتنے میں ذکر فرمائی۔

○ ○ ○

۱۰۸. حدثنا الولید بن مسلم عن عبد الرحمن بن یزید بن جابر. عن عمیر بن ہانی عن أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في الفتنة الثالثة فتنة الدھيم ويقاثل الرجل فيها لا يدري على حق يقاثل أم على باطل.

۱۰۸. الولید بن مسلم، عبد الرحمن بن یزید بن جابر سے روایت کرتے ہیں کہ عمیر بن ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تیسرا فتنہ "دھیم" کا فتنہ ہوگا، لڑنے والے شخص کو تم نہ ہوگا کہ وہ حق پر لڑ رہا ہے یا باطل پر۔

○ ○ ○

۱۰۹. حدثنا مروان بن معاوية الفزاري حدثنا أبو مالك الأشجعي حدثنا ربعي بن حراش. عن حذيفة بن الیمان قال تعرض الفتن على القلوب كعرض الحصير قال الفزاري الحصير الطريق فأى قلب أكرها نكتت فيه نكتة بيضاء وأى قلب أشربها نكتت فيه نكتة سوداء حتى تصير القلوب إلى قلبين قلب أبيض مثل الصفا لا يضره فتنة ما دامت السموات والأرض والآخر مرباد أسود كالكرز مجخيا وقال بيده هكذا منكوسا لا يعرف معروفا ولا ينكر منكرا إلا ما أشرب من هواه وإن من دون ذلك بابا مفلقا وإن ذلك الباب رجل يوشك أن يقتل أو يموت حديث ليس بالأغاليط.

۱۰۹. مروان بن معاوية الفزاري، ابو مالک الاشجعی نے ربعی بن حراش سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتنے دلوں کی طرف راہ بنائیں گے، جو دل اس فتنہ کا انکار کرے گا تو اس کے دل میں ایک سفید نگہ لگا دیا جائے گا۔ جو دل اس فتنے کو جذب کر لے گا اس میں ایک سیاہ نگہ لگا دیا جائے گا، حتیٰ کہ دلوں کی دو قسمیں



ہو جائیں گے، ایک تو سنگ مرمر کی طرح سفید دل، اُسے جب تک آسمان زمین باقی ہیں فتنہ ضرر نہ پہنچائے گا اور دوسرا ٹیڑھا، سیاہ دل ہوگا، جیسا کہ ٹیڑھا لوٹا ہو، نہ وہ کسی اچھائی کو جانے گا اور نہ کسی بُرائی کا انکار کرے گا صرف نفسانی خواہشات کے پیچھے چلے گا اور ان فتنوں سے پہلے ایک بندہ دروازہ ہے اور یہ دروازہ ایک آدمی ہے، قریب ہے کہ وہ قتل کر دیا جائے یا مَر جائے، یہ حدیث ہے، کوئی قہر کہانیاں نہیں ہے۔

○ ○ ○

۱۱۰. حدثنا جریر بن عبد الحمید عن منصور عن سالم بن ابی الجعد. عن حذیفہ بن الیمان قال إن الفتنۃ إذا كانت عرضت علی القلوب فای قلب انکرھا أول مرة یکتب فیہ نکتۃ بیضاء وای قلب لم ینکرھا یکتب فیہ نکتۃ سوداء ثم تكون فتنۃ فتعرض علی القلوب فإن انکرھا الذی انکرھا أول مرة نکت فیہ نکتۃ بیضاء وإن لم ینکرھا الذی لم ینکرھا أول مرة نکت فیہ نکتۃ سوداء ثم تكون فتنۃ فتعرض علی القلوب فإن انکرھا الذی انکرھ مرتین نکت فیہ نکتۃ بیضاء واشتد وصفی فلم یضره فتنۃ أبدا وإن لم ینکرھا الذی لم ینکرھا فی المرتین الأولین نکت فیہ سوداء فاسود قلبه کله وارباد ثم نکس فلم یعرف معروفا ولم ینکر منکرا.

۱۱۰. جریر بن عبد الحمید منصور سے، وہ سالم بن ابی الجعد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک فتنہ دلوں پر پیش کیا جائے گا۔ جس دل نے پہلی بار ہی اس کا انکار کر دیا تو اس میں ایک سفید نکتہ لگا دیا جائے گا، اور جس دل نے اس کا انکار نہ کیا اس پر سیاہ نکتہ لگا دیا جائے گا، پھر اور فتنہ ہوگا جو دلوں پر پیش کیا جائے گا۔ جس دل نے پہلی بار اس کا انکار کیا تھا اس نے دوبارہ بھی اس کا انکار کیا تو اس دل پر سفید نکتہ لگا دیا جائے گا، اور جس دل نے پہلی بار اس کا انکار نہ کیا تھا اس نے اب کے بار بھی اس کا انکار نہ کیا تو اس دل پر سیاہ نکتہ لگا دیا جائے گا، پھر فتنہ ہوگا اور دلوں پر پیش کیا جائے گا۔ جس دل نے پہلی دو مرتبہ اس کا انکار کیا تھا اس نے اب بھی اس کا انکار کیا تو اس پر سفید نکتہ لگا دیا جائے گا، جو بہت زیادہ صاف اور شفاف ہوگا پس اس دل کو فتنہ کبھی بھی ضرر نہ پہنچائے گا، اور اگر جس دل نے پہلے دو بار اس کا انکار نہ کیا تھا اس نے اب کے بار بھی اس کا انکار نہ کیا تو اس دل پر سیاہ نکتہ لگا دیا جائے گا، وہ دل پورا کا پورا سیاہ ہو جائے گا اور پھر وہ اندھا ہو جائے گا نہ کسی اچھائی کو اچھا جانے گا، اور نہ کسی بُرائی کو بُرا جانے گا۔

○ ○ ○

۱۱۱. حدثنا سفیان عن ابی ہارون المدینی قال. قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف بکم إذا رایتم المعروف منکرا والمنکر معروفا. قالوا وإن ذلک لکائن یا رسول اللہ. قال نعم.

۱۱۱. سفیان کی روایت ہے کہ حضرت ابی ہارون المدینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے



ارشاد فرمایا کہ تمہارے کیا حالت ہوگی جب تم دیکھو گے کہ اچھائی برائی بن گئی ہے اور برائی اچھائی بن گئی ہے؟ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! کیا یہ حالت آنے والی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جی ہاں۔

○ ○ ○

۱۱۲. حدثنا عبد القدوس عن سعيد بن سنان عن أبي الزاهرية. عن أبي ثعلبة الخشني

قال من اشراط الساعة أن تنقص العقول وتعرب الأرحام ويكثر الهم.

۱۱۲ عبد القدوس نے، سعید بن سنان سے، انہوں نے ابو الزاہریہ سے روایت کی ہے کہ اُبی ثعلبہ الخشنی رحمہ اللہ

تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قیامت کی علامات میں سے ہے کہ عقلیں کم ہو جائیں گی، درجہ بھدار لوگ گزر جائیں گے، اور غم زیادہ ہو جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۱۳. حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن سنان عن أبي الزاهرية. عن كثير بن مرة

الحضرمي أبي شجرة. عن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه

وسلم ليفشين أمتي بعدى فتن يموت فيها قلب الرجل كما يموت بدنه.

۱۱۳ الحكم بن نافع، سعید بن سنان سے، وہ، ابی الزاہریہ سے وہ کثیر بن مرہ الحضرمی اُبی الشجرہ سے روایت کرتے

ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد میری امت کو فتنے ڈھانپ لیں گے۔ جس میں آدمی کا دل مَر جائے گا جیسے کہ اس کا بدن مَر جاتا ہے۔

○ ○ ○

۱۱۴. حدثنا بقیة بن الوليد وأبو اليمان جميعا عن حريز بن عثمان. عن أبي الزاهرية قال

إذا قذف قوم بفتنة فلو كان فيهم أنبياء لا فتنوا ينزع من كل ذي عقل عقله ومن كل ذي

رأى رأيه ومن كل ذي فهم فهمه فيمكثون ما شاء الله فإذا بدا لله رد عليهم عقولهم

ورأيهم وفهمهم فلتلهفوا على ما فاتهم. وقال بقیة علی ما کان منهم.

۱۱۴ بقیہ بن الولید اور ابو الیمان نے، حریز بن عثمان سے روایت کی ہے کہ، حضرت ابو الزاہریہ رحمہ اللہ تعالیٰ

فرماتے ہیں کہ جب کوئی قوم فتنے میں مبتلا کی جاتی ہے اگر بالفرض ان میں حضرات انبیاء کرام علیہم السلام بھی ہوں تو وہ بھی آزمائش میں ڈالے جاتے ہیں ہر ذی عقل سے اس کی عقل اور ہر ذی رائے سے اس کی رائے اور ہر ذی فہم سے اس کی سمجھ سلب (یعنی چھین لی جاتی ہے) کر لی جاتی ہے، پھر وہ اس حالت پر جب تک اللہ چاہے باقی رہتے ہیں، پھر جب اللہ تعالیٰ مناسب سمجھتے ہیں تو ان پر ان کی عقلیں ان کی رائے ان کی سمجھ لوٹا دیتے ہیں۔ لوگ ان چیزوں پر جو ان سے چھین لی گئیں۔ یا ان کاموں پر جو ان سے ہوئے تھے افسوس کرتے ہیں۔

○ ○ ○

۱۱۵. حدثنا عبد الوهاب الثقفي عن يونس عن الحسن. عن أبي موسى الأشعري رضي



اللہ عنہ قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہرجا بین یدی الساعة حتی یقتل الرجل جاره وأخاه وابن عمہ. قالوا ومعنا عقولنا یومئذ. قال تنزع عقول اکثر اہل ذلک الزمان ویخلف لها دعیاء من الناس یحسب احدهم انه علی شیء ولیس علی شیء.

۱۱۵ ﴿ عبدالوہاب الثقفی نے، یونس سے، انہوں نے الحسن سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قیامت سے پہلے ہونے والی قتل و غارتگری کا ذکر ارشاد فرمایا کہ جس میں آدمی اپنے پڑوسی اور بھائی اور چچا زاد بھائی کو قتل کرے گا، حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ کیا اس زمانے میں ہمارے پاس ہماری عقلیں ہوں گی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس زمانے کے اکثر آدمیوں کی عقلیں جمین لی جائیں گی، اور اس کے بدلے ان میں سے ہر ایک نہ کوئی موقف پر سمجھے گا حالانکہ وہ کسی چیز پر (بھی) نہ ہوگا۔

○ ○ ○

۱۱۶. حدثنا ابن المبارک عن المبارک بن فضالة عن الحسن عن اسد بن المتشمس بن معاویة قال. سمعت ابا موسیٰ الاشعری یحورہ ولم یدکر فیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم إلا فی آخرہ کما عہد إلینا نبیا صلی اللہ علیہ وسلم.

۱۱۶ ﴿ ابن المبارک نے، المبارک بن فضالہ سے، انہوں نے الحسن سے روایت کی ہے کہ اسید بن المتشمس بن معاویہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ روایت میں نے حضرت ابوموسیٰ الاشعری سے سنی ہے لیکن انہوں نے اسے نبی ﷺ کی طرف منسوب نہیں کیا تھا، ہاں آخر میں کہا تھا کہ جیسے نبی اکرم ﷺ نے ہمیں وصیت فرمائی تھی۔

○ ○ ○

۱۱۷. حدثنا ابن المبارک عن المبارک بن الفضال عن الحسن قال. قال عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ أخاف علیکم فتنا کانہا الدخان یموت فیہا قلب الرجل کما یموت بدنہ.

۱۱۷ ﴿ ابن المبارک نے، مبارک بن فضالہ سے، انہوں نے الحسن سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے تم پر فتنوں کا اندیشہ ہے جو آدمیوں کی طرح ہوں گے، اس میں آدمی کا دل ایسے مر جائے گا جیسا کہ اس کا جسم مر جاتا ہے۔

○ ○ ○

۱۱۸. حدثنا بقیة بن الولید عن ابی بکر بن ابی مریم. عن ابی ذر عبد الرحمن بن فضالة قال لما قتل قابیل ہابیل مسخ اللہ عظامہ وخنق فؤادہ فلم یزل تاتھا حتی مات.

۱۱۸ ﴿ بقیہ بن الولید نے، ابی بکر بن ابی مریم سے روایت کی ہے کہ ابوذر عبد الرحمن بن فضالہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب قابیل نے ہابیل کو قتل کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی عقل کو مسخ کر دیا اور اس کے دل کو چھین لیا، پھر وہ ہمیشہ پریشان رہتا اور پریشانی کی حالت میں مر گیا۔

○ ○ ○



۱۱۹. حدثنا ابن مهدي عن سفيان عن جابر عن عامر. عن حذيفة قيل له أي الفتن أشد.

قال أن تعرض على قلبك الخير والشر فلا تدري أيهما تركب.

۱۱۹ ﴿ ابن مہدی، سفیان سے، وہ جابر سے، وہ عامر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ کونسا فتنہ سخت ہوگا؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وہ جس میں تیرے دل پر اچھائی اور بُرائی پیش کی جائے گی پس تجھے سمجھ نہ آئے گی کہ ان میں سے کس کو اختیار کرنا چاہئے۔

○ ○ ○

۱۲۰. حدثنا عيسى بن يونس عن الأعمش عن عمارة عن أبي عمار. عن حذيفة قال يأتي

على الناس زمان يصبح الرجل بصيرا ويمسى وما يبصر بشفرة.

۱۲۰ ﴿ عیسیٰ بن یونس نے الاعمش سے، انہوں نے عمارہ سے، انہوں نے ابوعمار سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جس میں آدمی صبح کو صاحب بصیرت ہوگا اور شام کو بے بصیرت ہوگا۔

○ ○ ○

۱۲۱. حدثنا إبراهيم بن محمد الفزاري عن الأوزاعي عن يحيى بن أبي كثير. عن ابن

مسعود قال هذه فتن قد اطلت كقطع الليل المظلم كلما ذهب منها رسل جاء رسل

يموت فيها قلب الرجل كما يموت بدله.

۱۲۱ ﴿ ابراہیم بن محمد الفزاری نے الاوزاعی سے، انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ فتنے آمد میری رات کے ٹکڑوں کی طرح تم پر آئیں گے، جب ان میں سے ایک ختم ہوگا دوسرا آ جائے گا، اس میں آدمی کا دل ایسے مَر جائے گا جیسے اس کا بدن مَرتا ہے۔

○ ○ ○

۱۲۲. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي وائل. سمع أبا موسى يقول يا أيها الناس

إنها فتنة باقرة تدع الحليم فيها كأنما ولد أمس تأبكم من مأمكم كداء البطن لا تدري

أني تزني.

۱۲۲ ﴿ ابو معاویہ نے الاعمش سے، انہوں نے ابی وائل سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے لوگو! یہ فتنے نکل جانے والی گائیں ہیں، یہ فتنے ٹھنڈا آدمی کو ایسا کر دیں گے گویا کہ وہ گزشتہ کل پیدا ہوا ہو، یہ فتنے تمہاری آمن کی جتنوں میں آ جائیں گے جیسے پیٹ کی بیماری، جس کا پتہ نہیں چلتا کہ کہاں سے آئی ہے۔

○ ○ ○

۱۲۳. حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن مسنان عن أبي الزاهرية. عن أبي ثعلبة الخشني

قال أبشروا بدنيا عريضة تأكل إيمانكم فمن كان منكم يومئذ على يقين من ربه أنه فتنة



بیضاء مسفرة ومن كان منكم على شك من ربه آتته فتنة سوداء مظلمة لم لم يبال الله في  
ای الاودية ملک۔

۱۲۳۔ الحکم بن نافع نے سعید بن سنان سے، انہوں نے ابی الزاہریہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ثعلبہ النخعی رحمہ  
اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عیش والی دنیا پر خوش ہو جاؤ جو تمہارے ایمان کو کھا جائے گی۔ جو شخص ان دنوں میں اپنے رب کی طرف سے  
یقین پر ہو تو اس پر سفید روشن فتنہ آئے گا، اور جو اپنے رب کی طرف سے شک میں ہو تو اس پر سیاہ تاریک فتنہ آئے گا، پھر اللہ تعالیٰ  
پر وہ نہ کرے گا کہ آدمی کس وادی میں جاتا ہے۔

○ ○ ○

۱۲۴۔ حدثنا الحکم بن نافع عن سعید بن سنان عن ابی الزاہریہ عن کثیر بن مرة قال  
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من علامات البلاء وأشرط الساعة أن تعرب العقول  
وتنقص الأحلام ويكثر الهم وترفع علامات الحق ويطهر الظلم۔

۱۲۴۔ الحکم بن نافع نے سعید بن سنان سے، انہوں نے ابی الزاہریہ سے روایت کی ہے کہ حضرت کثیر بن مرة رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مصائب کی نشانیوں اور قیامت کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ عقلیں ختم ہو  
جائیں گی، اور سمجھدار لوگ کم ہو جائیں گے، اور غم زیادہ ہو جائیں گے اور حق کی علامات اٹھ جائیں گی، اور ظلم ظاہر ہو جائے گا۔

○ ○ ○

۱۲۵۔ حدثنا أبو أسامة عن الأعمش قال حدثني منذر الثوري عن عاصم بن ضمرة عن  
علي رضي الله عنه قال في الفتن الخمسة العمياء الصماء المطبقة يصير الناس فيها  
كالبهائم۔

۱۲۵۔ أبو أسامة، الأعمش سے، وہ منذر الثوری سے، وہ عاصم بن ضمرہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی  
طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پانچوں فتنہ آئندہ صما، بہرا، اور کھل چھا جانے والا ہوگا، اس میں لوگ جانوروں کی طرح ہو  
جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۲۶۔ حدثنا أبو ثور وعبد الرزاق عن معمر عن طارق عن منذر الثوري عن عاصم بن  
ضمرة عن علي رضي الله عنه قال في الفتن الخمسة العمياء الصماء المطبقة  
يصير الناس فيها كالبهائم۔

۱۲۶۔ أبو ثور اور عبد الرزاق نے معمر سے، انہوں نے طارق سے، انہوں نے منذر الثوری سے، انہوں نے عاصم  
بن ضمرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پانچوں فتنہ آئندہ صما، بہرا، اور کھل چھا جانے  
والا ہوگا، اس میں لوگ جانوروں کی طرح ہو جائیں گے۔

○ ○ ○



۱۲۷. حدثنا ضمرة بن ربيعة عن يحيى بن أبي عمرو السباني عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الفتن الرابعة تعرك فيها امتي عرك الأديم يشند فيها البلاء حتى لا يعرف فيها المعروف ولا ينكر فيها المنكر.

۱۲۷ ضمرہ بن ربیعہ نے، یحییٰ بن ابی عمرو السبانی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ چوتھا فتنہ میری امت میں یوں سراپت کر جائے گا جیسے زمین میں پانی جذب ہو جاتا ہے، اس میں ایک سخت آفت آئے گی جتنی کہ پہاڑی کو اچھائی اور بُرائی کو بُرائی نہ سمجھا جائے گا۔

○ ○ ○

۱۲۸. حدثنا يحيى بن سعيد الخطار عن صرار بن عمرو عن إسحاق بن عبد الله بن أبي فروة عن حدثه عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تأتاكم من بعدى أربع فتن فالرابعة منها الصماء انعماء انمطقت تعرك الأمة فيها بالبلاء عرك الأديم حتى يكر فيها المعروف ويعرف فيها المنكر تموت فيها قلوبهم كما تموت أبدانهم.

۱۲۸ یحییٰ بن سعید الخطار نے صرار بن عمرو سے، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی فروہ سے، انہوں نے، انہوں نے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد تم پر چار فتنے آئیں گے، چوتھا فتنہ بہرا، اندھا، اور چھپا جانے والا ہوگا، وہ فتنہ میری امت میں آزمائشوں کے ساتھ سراپت کر جائے گا، جیسے پانی زمین میں سراپت کر جاتا ہے اس میں اچھائی کو بُرائی اور بُرائی کو اچھائی سمجھا جانے لگے گا، اس میں لوگوں کے دل مُردہ ہو جائیں گے، جیسے کہ ان کے بدن مُردہ ہو جاتے ہیں۔

○ ○ ○

۱۲۹. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن عدي بن ثابت عن زر بن حبیش عن حذيفة بن اليمان قال لوددت أن عندى مائة رجل قلوبهم من ذهب فاصعد على صخرة فأحدثهم حديثنا لا يضرهم فتنه بعده أبدا لم أذهب فلا أراهم ولا يرونى.

۱۲۹ ابو معاویہ نے الأعمش سے، انہوں نے عدی بن ثابت سے، انہوں نے زر بن حبیش سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں چاہتا ہوں کہ میرے پاس سو 100 آدمی ہوں جن کے دل سونا ہوں (یعنی بہت زیادہ پرہیزگار اور علم کے طلب کرنے والے ہوں پھر) میں ایک چٹان پر چڑھ کر انہیں حدیثیں بتاؤں جس کے بعد انہیں فتنہ کبھی نقصان نہ پہنچا پائے گا، پھر میں چلا جاؤں، نہ میں انہیں دیکھوں اور نہ وہ مجھے دیکھیں۔

○ ○ ○

۱۳۰. حدثنا ابن المبارك عن زائدة بن قدامة عن الأعمش عن عمارة عن أبي عمار.



عن حذیفہ قال إن الفتنه تعرض على القلوب فأى قلب أشربها نكتت فيه نكتة سوداء وأى قلب أنكرها نكتت فيه نكتة بيضاء فمن أحب منكم أن يعلم أصابته الفتنه أم لا فلينظر فإن رأى حلالا كان يراه حراما أو حراما كان يراه حلالا فقد أصابته. قال وقال حذیفہ ان الرجل ليصبح بصيرا يمسي ما يبصر بشعره.

۱۳۰۔ ابن المبارک نے زائدہ بن قدامہ سے، انہوں نے الاحمد سے، انہوں نے عمارہ سے، انہوں نے ابوعمار سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک فتنے دلوں پر پیش کئے جائیں گے، پھر جس دل نے اسے جذب کیا تو اس پر ایک سیاہ ٹکٹہ لگا دیا جاتا ہے، اور جو دل ان سے انکار کرے گا اس پر سفید ٹکٹہ لگا دیا جاتا ہے، پس جو یہ جاننا چاہتا ہو کہ وہ فتنہ میں مبتلا ہے یا نہیں تو وہ دیکھے اگر وہ حلال کو حرام یا حرام کو حلال سمجھنے لگا ہے تو وہ فتنہ میں مبتلا ہو چکا ہے، حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کہ بے شک ایک آدمی صبح کو صاحب بصیرت ہوگا اور شام کو بے بصیرت ہوگا۔

○ ○ ○

۱۳۱۔ حدثنا أبو عمر البصري عن أبي بيان العافري. عن تبيع عن كعب قال إذا كان سنة ستين ومائة انتقص فيها حلم ذوى الأحلام وراى ذوى الراى.

۱۳۱۔ ابو عمر البصری نے ابی بیان العافری سے، انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب فرماتے ہیں کہ جب ایک سو ساٹھ ۱۶۰ ہجری ہوگی تو اس میں عقلمندوں کی عقل اور اہل رائے کی رائے میں خرابی شروع ہو جائے گی۔

○ ○ ○

۱۳۲۔ حدثنا هشيم أخبرنا سيار عن الشعبي. عن حذيفة بن اليمان قال الفتنه حق وباطل يشبهان لمن عرف الحق لم تضربه الفتنه.

۱۳۲۔ ہشیم نے سیار سے، انہوں نے شعبی سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتنہ میں حق و باطل مشتبہ ہو جاتے ہیں پھر جس نے حق کو پہچان لیا اسے فتنہ نقصان نہ پہنچائے گا۔

○ ○ ○

۱۳۳۔ حدثنا هشيم عن يونس عن الحسن قال حدثنا أسيد بن المششم. عن أبي موسى الأشعري رضى الله عنه قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم فتنه بين يدي الساعة. قال قلت ولينا كتاب الله. قال وليكم كتاب الله. قال قلت ومعنا عقولنا. قال ومعكم عقولكم.

۱۳۳۔ ہشیم نے، یونس سے، وہ الحسن سے، وہ اسید بن المششم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قیامت سے پہلے واقع ہونے والے فتنے کا ذکر ارشاد فرمایا، میں نے عرض کیا کہ ہمارے پاس ہمارے عقلیں ہوں گی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے پاس تمہاری عقلیں بھی ہوں گی۔

○ ○ ○



۱۳۳. حدثنا هشيم عن السياني عن الشعبي أخبرنا هزيل بن شرحبيل أن أبا مسعود الأنصاري جاء إلى حذيفة بن اليمان. فقال أخبرنا بأمر نأخذ به بعدك. فقال حذيفة إن الضلالة حق الضلالة إن تعرف ما كنت تنكروا تنكروا ما كنت تعرف فانظر الذي أنت عليه اليوم فتمسك به فإنه لا يضرک فتنة بعد.

۱۳۳ ﴿ هشیم، السیانی سے، وہ اشعی سے، وہ ہزیل بن شرحبیل سے روایت کرتے ہیں کہ ابومسعود الانصاری حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ ہمیں بتاؤ کہ ہم آپ کے بعد کس معاملے کو پکڑیں؟ بے شک گمراہی واقع ہوگی، مگر ایسی یہ ہے کہ تجھے معروف منکر دکھائی دے گا اور منکر معروف دکھائی دے گا، اپنی آج کل کی حالت کو خوب دیکھ لے! اور اسے لازم پکڑ لے! بے شک تجھے اس کے بعد فتنہ ضرور نہ پہنچائے گا۔

○ ○ ○

۱۳۵. حدثنا ابن مہدی عن سفیان عن جابر عن عامر قال سئل حذیفہ ای الفتن اشد. قال تعرض علی قلبک الخیر والشر فلا تدری ایہما ترکب.

۱۳۵ ﴿ ابن مہدی، سفیان سے وہ جابر سے، وہ عامر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ کونسا فتنہ سب سے زیادہ سخت ہوگا؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تیرے دل پر خیر اور شر پیش کیا جائے گا پس تجھے سمجھ نہ آئے گی کہ کس کو اختیار کروں!!!

○ ○ ○

۱۳۶. حدثنا ضمرہ عن ابراہیم بن ابی عبدة قال. بلغنی ان الساعة تقوم علی اقوام احلامهم احلام العاصیہ.

۱۳۶ ﴿ ضمرہ کہتے ہیں کہ ابراہیم بن ابی عبدة رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ قیامت ایسے عقل والوں پر قائم ہوگی جن کی عقلیں چڑیوں کی عقل جیسی ہوگی۔

○ ○ ○

۱۳۷. حدثنا ابو معاویہ عن الأعمش عن قیس بن راشد عن ابی جحیفہ. عن علی رضی اللہ عنہ قال اقل ما تغلبون علیہ من الجہاد الجہاد بأیدیکم ثم الجہاد بالسنتکم ثم الجہاد بقلوبکم فای قلب لم یعرف المعروف ولا ینکر المنکر جعل اعلاہ اسفلہ.

۱۳۷ ﴿ ابومعاویہ، الأعمش سے، وہ قیس راشد سے، وہ ابی حذیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تمہارے جہاد میں کی آتی جائے گی، پہلے جہاد ہاتھوں کے ساتھ ہوگا پھر جہاد تمہارے زبانوں کے ساتھ ہوگا پھر جہاد تمہارے دلوں کے ساتھ ہوگا پس جس دل نے اچھائی کو اچھائی اور بُرائی کو بُرائی نہ جانا اس کے اوپر کو نیچے کر دیا جائے گا۔

○ ○ ○

۱۳۸. حدثنا ابن مہدی عن سفیان عن زبید عن الشعبي عن ابی جحیفہ. عن علی قال إذا



كان القلب لا يعرف معروفًا ولا ينكر منكراً فاجعل اعلاه اسفله.

۱۳۸ ﴿ ابن مہدی، سفیان سے، وہ زبید سے، وہ الشعمی سے، وہ ابو حنیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب دل اچھائی کو اچھائی اور برائی کو برائی نہ سمجھے تو وہ اُلٹ جاتا ہے، اس کے اوپر کے حصے نیچے کر دیا جاتا ہے۔

○ ○ ○

۱۳۹ حدثنا ابن مہدی عن اسرائیل عن حکیم بن جبیر عن ابی البختری. عن ابی مسعود قال ما ظکم بالقلب إذا نکس.

۱۳۹ ﴿ ابن مہدی، اسرائیل سے، وہ حکیم بن جبیر سے، وہ ابو البختری سے روایت کرتے ہیں کہ ابو مسعود رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تمہارا کیا خیال ہے دل کے بارے میں؟ جب اسے پلٹ دیا جائے؟۔

○ ○ ○

۱۴۰ . حدثنا بقیۃ عن صفوان بن عمرو قال حدثنی من سمع عبد اللہ بن مسر بنول کان یقال کیف انتم إذا راہتم لعشرین رجلاً أو اکثر لا یری فیہم رجلاً یہاب فی اللہ تعالی من رخص فی تمنی الموت اما یفشیوا فی الناس من البلاء والفتن.

۱۴۰ ﴿ بقیہ نے صفوان بن عمرو سے روایت کی ہے کہ مجھے اس شخص نے یہ حدیث بتائی ہے جس نے عبد اللہ بن مسر سے سنی تھی، حضرت عبد اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم میں 20 یا اس سے زائد آدمی ہو گئے، اور ان میں کوئی ایسا نظر نہ آئے گا جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہو۔

## جب لوگوں میں فتنے اور مصائب پھیل

جائیں تو اس وقت موت کی تمنا کرنے کی رخصت و اجازت ہے

۱۴۱ . حدثنا محمد بن الحارث البحرانی عن محمد بن عبد الرحمن البیلمانی عن ابیہ. من ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعة حتی یمر الرجل علی القبر لیقول لوددت انی مکان صاحبہ لما یلقى الناس من الفتن.

۱۴۱ ﴿ محمد بن الحارث البحرانی نے محمد بن عبد الرحمن البیلمانی سے، وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ آدمی کا گور قبر پر ہوگا پس وہ کہے گا بوجہ ان فتنوں کے جو لوگوں کی طرف سے اسے پہنچے ہوں گے، میں چاہتا ہوں کہ کاش اس صاحب قبر کی جگہ میں ہوتا !!!

○ ○ ○







زمان یجیء الرجل القبر فیتمرغ علیہ کما تتمرغ الدابة یتمنی ان یکون فیہ مکان صاحبہ  
لیس بہ حبا للقاء اللہ یعنی لما یری من البلاء.

۱۳۶ ﴿ ابو معاویہ، الأعمش سے، وہ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایسا دور آئے گا جس میں ایک آدمی قبر پر جا کر لوٹ پوٹ ہوگا جیسے جانور مٹی میں لوٹ پوٹ ہوتا ہے، وہ یہ آرزو کرے گا کہ وہ اس قبر میں صاحب قبر کی جگہ ہوتا، یہ آرزو وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی شوق سے نہیں کرے گا بلکہ مصائب دیکھنے کی وجہ سے کرے گا۔

○ ○ ○

۱۳۷ حدثنا ابن مہدی عن سفیان عن الأعمش عن ابراہیم عن عبد اللہ نحوه.

۱۳۷ ﴿ ابن مہدی، سفیان سے، وہ الأعمش سے، وہ ابراہیم سے، وہ عبد اللہ سے ایسی ہی روایت بیان کرتے ہیں۔  
(لیکن ہم ذکر کئے دیتے ہیں "واحدی")

عبد اللہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایسا دور آئے گا جس میں ایک آدمی قبر پر جا کر لوٹ پوٹ ہوگا جیسے جانور مٹی میں لوٹ پوٹ ہوتا ہے، وہ یہ آرزو کرے گا کہ وہ اس قبر میں صاحب قبر کی جگہ ہوتا، یہ آرزو وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی شوق میں نہیں کرے گا بلکہ مصائب دیکھنے کی وجہ سے کرے گا۔

○ ○ ○

۱۳۸ . حدثنا أبو معاویة عن الأعمش عن أبي صالح . عن أبي هريرة قال لا تقوم الساعة

حتى یاتی الرجل القبر فیتمرغ علیہ کما تتمرغ الدابة یتمنی ان یکون مکان صاحبہ.

۱۳۸ ﴿ ابو معاویہ، الأعمش سے، وہ ابی صالح سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ایک آدمی قبر پر آ کر لوٹ پوٹ ہوگا جیسے جانور مٹی میں لوٹ پوٹ ہوتا ہے اور آرزو کرے گا کہ وہ اس قبر والے کی جگہ ہوتا۔

○ ○ ○

۱۳۹ حدثنا جنادة بن عيسى الأزدي وأبو أيوب عن أرطاة بن المنذر . عن أبي عذبة

الخصرمي قال إن طال بكم عمر فبوشك بالرجل منكم أن یاتی قبر أخيه فینمک علیہ

وینقول یا لبتی . كنت مکانک قد . نجوت قد نجوت . فقال غلام حدث من القوم وعم

داک یا ابا عذبة . قال تدعون إلى عدو من ناحیة فینما انتم كذلك إذ دعيت إلى عدو

آخر فلا تدرون إلى ای عدو کم تفرون لیومئذ یکون ذلک.

۱۳۹ ﴿ جنادہ بن عیسیٰ الأزدی اور ابو ایوب نے، ارطاة بن المنذر سے روایت کی ہے کہ ابی عذبة الخصرمی، حمہ

اللہ تعالیٰ فرماتے تھے اگر تمہاری عمر روز افزا ہوئی تو تو دیکھے گا ہے کہ ایک آدمی اپنے بھائی کی قبر پر آ کر اس پر لوٹ پوٹ ہونے لگے اور کہے کہ اے کاش! (یہ جگہ) میری جگہ ہوتی، بے شک تو نے نجات پالی، بے شک تو نے نجات پالی، قوم کے ایک کم سن لڑکے نے



پوچھا کہ اے ابوعزہ یہ کب ہوگا؟ تو حضرت ابوعزہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ تمہیں ایک طرف کے دشمن کی طرف بلایا جائے گا تم اسی حال میں ہو گے کہ تمہیں دوسرے دشمن کی طرف بلایا جائے گا، تمہاری سمجھ میں نہ آئے گا کہ کس دشمن کی جانب تم بڑھو، پس اس وقت یہ حالت ہوگی۔

○ ○ ○

۱۵۰ حدثنا بشیة وعبد القدوس عن صفوان بن عمرو عن عمرو بن سليم الحضرمی. عن ابی عدیة الحضرمی قال ان طال بكم عمر قليل فليوشك بالرجل ان ياتي قبر حميمه فيسئلك عليه يقول يا ليتني مكانك قد نحوت قد نحوت قد كر نحو الحديث الاول.

۱۵۰ یتیمہ عبد القدوس نے، صفوان بن عمرو سے، انہوں نے عمرو بن سلیم الحضرمی سے روایت کی ہے کہ ابوعزہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر تمہاری عمر دراز ہو تو دیکھو گے کہ ایک شخص اپنے دوست کے قبر پر جا کر اس پر لوث پوٹ ہوگا اور کہے گا کہ اے کاش میں تیری جگہ ہوتا، بے شک تو نے نجات پالی، بے شک تو نے نجات پالی، پس باقی حدیث اوپر والی حدیث کی طرح ہے (یعنی) قوم سے ایک مومن لڑنے نے پوچھا کہ اے ابوعزہ یہ کب ہوگا؟ تو حضرت ابوعزہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ تمہیں ایک طرف کے دشمن کی طرف بلایا جائے گا تم اسی حال میں ہو گے کہ تمہیں دوسری دشمن کی طرف بلایا جائے گا، تمہیں سمجھ میں نہ آئے گا کس دشمن کی جانب تم بڑھو، پس اس وقت یہ حالت ہوگی۔

○ ○ ○

۱۵۱ حدثنا بقية بن الوليد عن ابی بكر بن ابی مریم عن المشیخة. عن كعب قال يوشك ان يستصعب البحر حتى لا تجرى فيه جارية ويستصعب البر حتى لا يستطيع احد ياوي الى بيت.

۱۵۱ یتیمہ بن الولید نے ابی بکر بن ابی مریم سے، انہوں نے المشیخہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب بنی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قریب ہے کہ سمندر سخت ہو جائے گا، حتیٰ کہ اس میں کشتیاں نہ چل سکیں گی، اور خشکی اتنی سخت ہو جائے گی کہ کسی میں یہ طاقت نہ ہوگی کہ وہ بکرمیں پناہ پالے۔

○ ○ ○

۱۵۲ حدثنا ابن وهب ورشدین جميعا عن ابن لهيعة عن عياش بن عباس عن ابی عبد الرحمن الجلی. عن عبد الله بن عمرو رضى الله عنهما قال لياتين على الناس زمان يسمى المرء انه في فلك مشحون هو واهله يموج بهم في البحر من شدة ما في الارض من البلاء

۱۵۲ ابن وہب اور رشدین نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے عیاش بن عباس سے، انہوں نے ابی عبد الرحمن الجلی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایسا دور آئے گا کہ آدمی تنہا رہے گا، وہ اپنے گھروالوں کے ساتھ ایک بھری ہوئی کشتی میں ہو، جو انہیں لئے سمندر میں موجیں مار رہی ہو، اور یہ زمانہ ان مصائب کی وجہ سے ہوگی جو زمین پر ہوں گے۔

○ ○ ○



۱۵۳. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن حفص بن الوليد عن هلال بن عبد الرحمن القرشي عن عبد الله بن عمرو سمعه يقول يأتي على الناس زمان يتمنى الرجل ذو الشرف والمال والولد الموت مما يرى من البلاء من ولائهم

۱۵۳. رشدين بن ابیہ سے، وہ حفص بن الولید سے، وہ ہلال بن عبد الرحمن القرشی رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک معزز، مالدار، صاحب اولاد، شخص بھی کمزور ہو جائے گا اور غیص و حسد سے موت کی تمنا کرے گا۔

○ ○ ○

۱۵۴. حدثنا ابو السعير: وبقة عن صفوان بن عمرو عن عمرو بن قيس السكوني عن عاصم بن حبيد عن معاذ بن جبل رضي الله عنه قال لن تدروا من الدنيا الا بلاء وفتنه ولن يزداد الامر الا شدة ولن يروا من الاثمة الا غلظة ولن تروا امرا يهرلكم الا حفره حده اشد منه.

۱۵۴. ابوالسعیر: اور بقیہ نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے عمرو بن قیس السکونی سے، انہوں نے عاصم بن حید سے روایت کی ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تم پر آزمائش دیکھو گے دنیا سے مکر، مصائب اور فتنے، اور ہر کام میں سختی، دنگی اور تم اپنے علم انوں سے سختی کے غماز، آزمائش دیکھو گے، اور جس مصیبت کو تم بولنا کہ مجھو گے اس کے جدم ہو مصیبت دیکھو گے تو اس کے مقابلے میں تمہیں سابقہ مصیبت معمولی لگے گی۔

○ ○ ○

۱۵۵. حدثنا محمد بن حمزہ عن هشام بن محمد عن أبي هريرة رضي الله عنه قال يولد لك ان يكون الموت احب اليك من الدنيا والدار.

۱۵۵. محمد بن حمزہ نے هشام سے، انہوں نے محمد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تم کو یہ علم ہو کہ موت تم پر غلبہ کرنے سے زیادہ پسند ہوگی۔

○ ○ ○

۱۵۶. حدثنا حسين بن حسن البصري عن ابن عون عن عمرو بن إسحاق قال كما نتحدث، ان اول ما يرفع عن الناس البلاء.

۱۵۶. حسین بن حسن البصری نے ابن عون سے، عمرو بن اسحاق سے روایت کی ہے کہ عمیر بن اسحاق رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم باہم کہا کرتے تھے کہ سب باہمی محبت اٹھالی جائے گی۔

○ ○ ○

۱۵۷. حدثنا ابن مبارک عن معمر عن إسحاق بن راشد عن عمرو بن وابصة الأمدی عن أبيه عن ابن مسعود رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكر



فتنة. فقلت يا رسول الله متى ذلك. فقال إذا لم يأمن الرجل جليسه.

۱۵۷۔ ابن مبارک، معمر سے وہ، اسحاق بن راشد سے، وہ عمرو بن رابعه الاسدی سے، وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے فتنے کا ذکر کرتے ہوئے سنا، تو میں نے عرض کیا کہ یہ کب واقع ہوگا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب انسان اپنے ہم مجلس سے محفوظ نہ ہو۔

○ ○ ○

۱۵۸۔ حدثنا وكيع عن مالك بن مغول. عن الحكم بن عتيبة قال كان يأتي على الناس زمان لا يقر فيه عين الحكم.

۱۵۸۔ وکیع نے مالک بن مغول سے روایت کی ہے کہ الحکم بن عتیبة رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ دانا شخص کی آنکھیں بھی اس میں ٹھنڈی نہ ہوں گی۔

○ ○ ○

۱۵۹۔ حدثنا ابن عيينة وابن فضيل جميعا عن حصين عن سالم بن أبي الجعد. عن معاذ بن جبل رضي الله عنه قال إذا رأيتم الدم يسفك بغير حقه والمال والمال يعطى على الكذب وظهر الشك والتلاعن وكانت الردة فمن استطاع أن يموت فليمت.

۱۵۹۔ ابن عیینہ اور ابن فضیل نے حصین سے، انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے روایت کی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم ناحق خون ریزی ہوتے ہوئے دیکھو، اور جھوٹ پر مال کا دیا جانا دیکھو، اور شک اور ایک دوسرے کو لعن طعن کرنا، اور دین سے مرتد ہونا ظاہر ہو جائے، اس وقت تم میں سے جو مر سکتا ہے وہ مر جائے تو بہتر ہے۔

○ ○ ○

۱۶۰۔ حدثنا عيسى بن يونس عن الأوزاعي عن يحيى بن أبي كثير عن أبي سلمة. سمع أبا هريرة يقول يوشك أن يأتي على الناس زمان يكون الموت أحب إلى العالم من الذهبه الحمراء.

۱۶۰۔ عیسیٰ بن یونس نے الاوزاعی سے، انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے، انہوں نے ابی سلمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غریب لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ موت، علم والے کو سرخ سونے سے بھی زیادہ پسند ہوگی۔

○ ○ ○

۱۶۱۔ حدثنا ابن مهدي عن سفیان عن الأعمش عن زيد بن وهب. سمع عبد الله أن الفتنة وقفات وبعثات فمن استطاع أن يموت فليفعل.

۱۶۱۔ ابن مہدی، سفیان سے، وہ الاعمش سے، وہ زید بن وہب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتنے کے درمیان کچھ وقفہ ہوگا پھر وہ اٹھ جائے گا۔ پھر جو فتنوں کے درمیان ہونے والے وقفوں میں مر سکتا ہے تو وہ مر جائے۔

○ ○ ○



۱۶۲. قال سفیان وأخبرنا الحارث بن حصيرة عن زيد بن وهب عن حذيفة قال وقفاتها إذا غمد السيف وبعثاتها إذا سل السيف.

۱۶۲؎ سفیان نے الحارث بن حصیرہ سے، انہوں نے زید بن وہب سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتنوں کے درمیان وقفہ جب ہوگا تب تلوار کو نیام میں ڈال دیا جائے، اور فتنوں کا اٹھنا جب ہوگا جب تلوار کو نیام سے کھینچ لیا جائے۔

○ ○ ○

۱۶۳. حدثنا ابن مبارک عن زائدة عن الأعمش عن زيد بن وهب. عن حذيفة قال للفتنة وفتات وبعثات فمن استطاع منكم أن يموت في وقفاتها لليفعل.

۱۶۳؎ ابن مبارک، زائدہ سے، وہ الأعمش سے، وہ زید بن وہب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتنوں کے درمیان کچھ وقفہ ہوگا پھر وہ فتنے دوبارہ سر اٹھائیں گے، پس جو فتنوں کے مابین ہونے والے وقفوں میں مر سکتا ہے تو مر جائے۔

○ ○ ○

۱۶۴. حدثنا أبو خالد الأحمر سليمان بن حبان الكوفي عن عاصم الأحول عن أبي عثمان قال كنا عند عبد الله بن مسعود جلوسا إذا وقع عليه خرؤ عصفور فقال ها بأصبعه ثم قال لموت ولدى وأهلى أهون على من هذا. قال فو الله ما دربنا ما أراد بذلك حتى وقعت الفتن فقلنا هذا حذر عليهم.

۱۶۴؎ ابو خالد الاحمر سلیمان بن حباب الکوفی نے عاصم الاحول سے روایت کی ہے کہ ابو عثمان رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بیٹھے تھے کہ ان پر کہیں سے چڑیا کی بیٹ آ پڑی، انہوں نے اسے اپنی انگلی کے اشارے سے ہٹا دیا، پھر فرمانے لگے کہ میرے بچوں اور گھر والوں کی موت اس چڑیا کی بیٹ سے بھی میرے نزدیک زیادہ معمولی ہے، حضرت ابو عثمان رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! ہم نہ سمجھ پائے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقصد اس بات کرنے سے کیا تھا، حتیٰ کہ فتنے پھوٹ پڑے پھر ہم سمجھے کہ گھر والوں کی موت کی چاہت اس فتنے میں پڑنے کے دُور سے تھی۔

○ ○ ○

۱۶۵. حدثنا ابن مبارک عن المبارك بن فضالة عن الحسن سمعه يقول أخبرني أبو الأحوص قال. دخلنا على ابن مسعود وعنده بنون له غلمان كأنهم الدنانير حسنا فجعلنا نتعجب من حسنهم فقال عبد الله كأنكم تخطونني بهم. قلنا والله إن مثل هؤلاء غبط بهم الرجل المسلم لرفع رأسه إلى سقف بيت له قصير وقد عشي فيه الحطاف وباص فيه فقال والذي نفس بيده لأن أكون قد نفخت يدي عن تراب قبرهم أحب إلي من أن يخر



عش هذا الخطاف لينكسر بيضه. قال ابن مبارك خولوا عليهم من الفتن.

۱۶۵﴾ ابن المبارک نے المبارک بن فضالہ سے، انہوں نے الحسن سے روایت کی ہے کہ ابولاحوص رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر گئے ان کے پاس اس کے چھوٹے بیٹے تھے، جو خوبصورتی میں گویا دینار تھے، ہم ان کی خوبصورتی پر تعجب کرتے تھے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم لوگ ان بچوں کی وجہ سے مجھ پر شک کرتے ہو گے، ہم نے کہا کہ اللہ کی قسم! ان بچوں کی وجہ سے ایک مسلمان آدمی پر شک کیا جاسکتا ہے، تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سر اٹھا کر گھر کی چھت کو دیکھا جو کہ نیچے تھی، ان میں پرندوں نے گھونسلے بنا رکھے تھے اور ان گھونسلوں میں اٹھ دے دے رکھے تھے، حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں ان بچوں کی قبروں کی مٹی سے اپنے ہاتھوں کو جھاڑ دوں یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس بات سے کہ گھونسلہ گرجائے اور ان کے اٹھ دے ٹوٹ جائے، حضرت عبداللہ بن المبارک رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے بچوں پر فتنوں کا ڈر تھا۔

○ ○ ○

۱۶۶. حدثنا عبد الوهاب عن يحيى بن سعيد أن أبا الزبير أخبره أن أبا الطفيل حدثنا أن.

حذيفة بن اليمان قال كيف أنت ولتنة أفضل الناس فيها كل غنى. خفى. فقال ابن الطفيل.

كيف وإنما هو عطاء أحدنا يطرح به كل مطرح ويرمى به كل مرمى. فقال حذيفة كن إذا

كأهن مخاض لا حلوبة فيحلب ولا ركوبة فيركب.

۱۶۶﴾ عبدالوہاب نے، یحییٰ بن سعید سے، انہوں نے ابوالزبیر سے، انہوں نے ابوالطفیل سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ فتنے میں تیری کیا حالت ہوگی؟ فتنہ میں سب سے زیادہ افضل وہ شخص ہوگا جو مالدار ہو اور پوشیدہ ہو، ابن الطفیل رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ یہ پوشیدگی کیسے ہو سکتی ہے یہ فتنہ تو ہر ایک کو مل کے رہے گا، اسے اس کی وجہ سے پھینکنے کی جگہ میں پھینکا جائے گا، اور گرانے والی جگہ میں گرایا جائے گا، حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ پھر تو اونٹ کے ایک سالہ بچے کی طرح بن جا، جس سے نہ دودھ مانگا جائے کہ وہ دودھ دے اور نہ اس پر سواری کی جائے کہ کوئی اس پر سوار ہو جائے۔

○ ○ ○

۱۶۷. حدثنا أبو بكر بن عياش عن أبان قال سمعت أبا إياس معاوية بن قرة يذكر عن

النعمان بن مقرن رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العبادة في الهرج

والفتنة كالهجرة إلى.

۱۶۷﴾ ابوبکر بن عیاش نے ابان سے، انہوں نے ابویاس معاویہ بن مرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت نعمان بن

مقرن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قتل و غارتگری میں عبادت کرنا میری طرف ہجرت کر کے آنے کی طرح ہے۔

○ ○ ○



۱۶۸. حدثنا ابن مبارک عن محمد بن مسلم قال سمعت عثمان بن اوس يحدث عن سليم بن هرمز عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما قال احب شيء الى الله تعالى الغرباء. قيل اي شيء الغرباء. قال الذين يفرون بدينهم يجمعون الى عيسى بن مريم عليه السلام. ما يذكر من بدامة القوم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغيرهم فی الفتنة وبعد انقضائها وما تقدم اليهم فيها.

۱۶۸. ابن مبارک نے محمد بن مسلم سے، انہوں نے عثمان بن اوس سے، انہوں نے سلیم بن هرمز سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ سب سے زیادہ محبوب اللہ تعالیٰ کو غرباء ہوں گے عرض کیا یہ غرباء کون ہیں؟ فرمایا جو اپنے دین کو بچانے کے لئے اپنے علاقوں سے بھاگ کر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کے پاس آکھٹے ہوں گے۔

○ ○ ○

## صحابہ کرام اور دوسرے لوگوں کی اس ندامت کا ذکر

### جو فتنے کے وقت یا فتنہ گزر جانے کے بعد ان کو لاحق ہوئی

۱۶۹. حدثنا ابن المبارک عن عبد الله بن شاذب قال سمعت مالک بن دینار عن أبي محمد. عن أبي كنانة قال قدم علينا الزبير واصحابه ونحن مملكون لربيعة فلحق سادتنا بعلي فاجتمعنا وقلنا عسى ان يخرجنا هؤلاء ويجمعنا مع سادتنا مع علي وكيف نقاتلهم ثم قلنا نخرج فلماذا التقينا لحقنا بهم ثم قال بعضهم لا نأمن الا نطبق ذلك ولكن نستأذنهم فان اذنوا لنا انطلقا آمين وإلا كنا على رأينا فأتينا الزبير بن العوام بجماعتنا. فقلنا له مع من نكون العبد قال مع مواليتهم قلنا فان موالينا مع علي. قال وكانما القمساء حجرا لمكنا ساعة. ثم قال لقد حذرنا هذا.

۱۶۹. ابن المبارک نے عبد اللہ بن شاذب سے، انہوں نے مالک بن دینار سے، انہوں نے ابی محمد سے روایت کی ہے کہ ابی کنانہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے ساتھی ہمارے پاس آئے ہم ان کی جماعت میں شامل ہو گئے، ہم ربیعہ کے غلام تھے ہمارا آقا ربیعہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جماعت میں شامل ہو گیا، ہم نے آپس میں کہا کہ اگر یہ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ والے ہمیں میدان جنگ کی طرف بھیجیں گے اور ہمارے آقا حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ہمارے سامنے آئیں گے تب ہم اپنے آقا کا مقابلہ کیسے کر پائیں گے؟ پھر ہم نے باہم طے کیا کہ جب میدان جنگ میں آنا سامنا ہو گا اس وقت ہم اپنے سردار کی جماعت میں شامل ہو جائیں گے، ہم میں سے بعض نے کہا کہ یہ ہمت کی بات ہے اور ہم سے اتنی ہمت نہ ہو سکے گی، چلو حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ والوں سے اجازت طلب کرتے ہیں اگر



انہوں نے اجازت دے دی تو ہم اطمینان کے ساتھ یہاں سے چلے جائیں گے ورنہ دوسری صورت میں اپنے مشورہ پر عمل کریں گے، پھر ہماری ایک جماعت حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئی، اور ان سے پوچھا کہ غلاموں کو کس کے ساتھ ہونا چاہئے؟ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اپنے آقاؤں کے ساتھ، ہم نے کہا ہمارے آقا تو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ہیں، جب ہم نے یہ بات کہی تو گویا ہم نے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منہ میں پتھر دے دیا، ہم کچھ دیر خاموشی کی حالت میں رہے پھر حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہمیں اسی چیز کا ڈر تھا۔

○ ○ ○

۱۷۰. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي صالح. أن علياً رضي الله عنه قال حين

أخذت السيوف ما أخذها من الرجال لوددت أني مت قبل هذا بعشرين سنة.

۱۷۰ ﴿ ابو معاویہ نے، الأعمش سے روایت کی ہے کہ حضرت ابی صالح رحمہ اللہ الی کہتے ہیں کہ جب تلواروں نے لوگوں کو ہلاک کر دیا تو اس موقع پر حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ یہ کچھ دیکھنے سے بیس 20 سال پہلے ہی میں مر جاتا۔

○ ○ ○

۱۷۱. حدثنا ابن المبارك عن ابن شاذب عن أبي التياح عن الحسن قال لود علي يعمل

ما عمل ولود عمار أنه يعمل ما عمل ولود طلحة أنه لم يعمل ما عمل ولود الزبير أنه لم

يعمل ما عمل هبطوا على قوم متوشحي مصاحفهم أهل آخره فسيفوا بينهم.

۱۷۱ ﴿ ابن المبارک نے، ابن شاذب سے، ابی التیاح نے ابی الحسن کی ہے کہ حضرت حسن رحمہ اللہ تعالیٰ

فرماتے ہیں کہ اولاد حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح تل نہیں کیا، حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد نے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح عمل نہیں کیا، یہ لوگ ایک ایسی قوم سے جا ملے جو اپنے مصاحف سے اعراض کرتے تھے، اور ان میں سے ایک دوسرے پر تلوار چلاتے تھے۔

○ ○ ○

۱۷۲. حدثنا ابن المبارك عن عيسى بن عمر قال سمعت شيخا يحدث عمرو بن مرة

قال قال عبد الله بن عمر ولم أره أحوال على أحد دونه كنت أقرأ هذه الآية إنك ميت

وإنهم ميتون ثم إنكم يوم القيامة عند ربكم تختصمون و كنت أرى أنها في أهل الكتاب

حتى كبح بعضنا وجوه بعض بالسيوف فعرفنا أنها لنا.

۱۷۲ ﴿ ابن المبارک، عیسیٰ بن عمر سے، وہ شیخ سے روایت کرتے ہیں کہ عمرو بن مرہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے علاوہ کسی کا حوالہ دیئے بغیر اس آیت:

﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ﴾

کی تفسیر میں فرمایا کہ میں سمجھتا تھا کہ یہ آیت اہل کتاب کے بارے میں ہے، پھر ہم میں سے بعض نے دوسروں کے



چہروں کو تلواریں کے ذریعہ ہڈ نما کر دیا پھر ہم سمجھے کہ یہ آیت تو ہمارے متعلق ہے۔

○ ○ ○

۱۷۳۔ حدثنا ابن المبارک عن یزید بن ابراہیم عن الحسن فی قوله تعالی واتقوا فتنة لا

تصیبن الدین ظلموا منکم خاصة قال واللہ لقد علم اقوام حین نزلت انہ یخص لها فوج

۱۷۳۔ ابن المبارک نے یزید بن ابراہیم سے روایت کی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ آیت:

﴿وَ اتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبُنَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً﴾

کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم! جب یہ آیت نازل ہوئی تو لوگوں کو یقین ہو گیا کہ اس فتنہ کے مصداق کے لئے ایک فوج متعین کی جائے گی۔

○ ○ ○

۱۷۳۔ حدثنا ابن المبارک عن معمر عن علی بن زید بن جدعان عن الحسن عن قیس

بن عباد قال قلت لعلی رضی اللہ عنہ اعهد الیک رسول اللہ ﷺ فی هذا الامر فہنا

فقال ما عہد الی فی ذلک عہا لم یعہدہ الی الناس ولكن الناس ولہوا علی عثمان رضی

اللہ عنہ لقتلوه لکانوا فیہ أسوأ فعلا منی لرایت انی احق بہا لو لبث علیہا فاللہ اعلم او

اصبنا۔

۱۷۳۔ ابن المبارک، معمر سے، وہ علی بن زید بن جدعان سے، وہ الحسن سے روایت کرتے ہیں کہ قیس بن عباد رحمہ

اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے آپ کو اس خلافت کے متعلق کوئی

نصیحت کی تھی؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے جو نصیحت عام لوگوں کو کی تھی اس سے ہٹ کر مجھے کوئی نصیحت

نہیں فرمائی، لیکن لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حملہ کر کے اسے شہید کر دیا، پس لوگوں کا خلافت کے متعلق بُری روش

اور بُرا فعل اختیار کرنے کا ارادہ ہوا، میں نے دیکھا کہ اس موقع پر میں خلافت کا سب سے زیادہ حق دار ہوں تو میں نے خلافت کی

ذمہ داری اٹھائی، اب یہ اللہ جانتا ہے کہ ہم نے غلط کیا یا صحیح کیا۔

○ ○ ○

۱۷۵۔ حدثنا عبد الرزاق عن سفیان عن الأسود بن قیس عن رجل عن علی رضی اللہ

عنہ قال ما عہد الینا فی الإمارة عہدا نأخذ بہ أنما ہو شیء رأینہ فإن ہک صوابا صوابا

لمن اللہ وإن ہک خطا لمن قبل أنفسنا۔

۱۷۵۔ عبد الرزاق نے سفیان سے، انہوں نے اسود بن قیس سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خلافت کے متعلق کوئی نصیحت نہیں کی گئی جسے ہم لازم پکڑتے، یہ جو میں نے کچھ

کیا ہے یہ میری اپنی رائے ہے اگر درست ہے تو اللہ کی طرف سے ہے اور اگر غلط ہے تو ہمارے نفسوں کی طرف سے ہے۔

○ ○ ○



۱۷۶. حدثنا ابن المبارك عن سفیان عن ابی ہاشم القاسم بن کثیر حدثنا قیس الخارفی

سمع علیاً یقول أصابتا فتنۃ بعد ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما فہو ما شاء اللہ.

۱۷۶. ابن المبارک، سفیان سے، ابی ہاشم سے، وہ القاسم بن کثیر سے، وہ قیس الخارفی سے روایت کرتے ہیں کہ

حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بعد ہمیں جو فتنہ پہنچا ہے وہ اللہ کی مشیت ہے۔

○ ○ ○

۱۷۷. حدثنا ابن المبارک عن شعبۃ حدثنا محمد بن عبید اللہ الثقفی قال سمعت أبا

الضحیٰ یذکر عن الحسن بن علی أنه قال لسايمان بن صرد لقد رأیت علیاً حین اشتد

القتال وهو یلوذہی ویقول یا حسن لو ددت انی مت قبل هذا بعشرین سنة.

۱۷۷. ابن المبارک شعبہ سے، وہ محمد بن عبید اللہ الثقفی سے، وہ ابو الضحیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی

رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سلیمان بن صرد سے کہا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ جب جنگ سخت ہو جاتی تو وہ میرے ساتھ چمٹ جاتے، اور فرماتے اے حسن! میں چاہتا ہوں کہ کاش میں یہ دن دیکھنے سے بیس 20 سال پہلے ہی مر جاتا۔

○ ○ ○

۱۷۸. حدثنا ابن المبارک عن عیسیٰ بن عمر قال حدثني حوط بن یزید قال حدثني

نمیر بن سلمۃ قال حدثني سليمان بن صرد الخزاعي قال قال لي حسن بن علی رضی اللہ

عنہما لقد رأیت علیاً حین أخذت السیوف مأخذها من الرجال یتغوث ہی یغوثا ویقول

یا حسن لیتنی مت قبل هذا الیوم بعشرین سنة.

۱۷۸. ابن المبارک نے، عیسیٰ بن عمر سے، انہوں نے حوط بن یزید سے، انہوں نے نمیر بن سلمہ سے روایت کی ہے

کہ سلیمان بن صرد الخزاعی کہتے ہیں کہ مجھے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ جب کھواریں بندوں کو ہلاک کر رہی تھیں تو وہ میرے ذریعہ مدد حاصل کرتے، اور فرماتے اے حسن! کاش میں یہ دن دیکھنے سے بیس 20 سال قبل ہی مر جاتا۔

○ ○ ○

۱۷۹. حدثنا ابن المبارک عن جریر بن حازم قال حدثني محمد بن عبد اللہ بن ابی

یعقوب الضبی عن عمہ عن سليمان صرف عن حسن بن علی قال اراد امیر المؤمنین علی

أمرًا فتابعته الأمور فلم یجد منزعاً.

۱۷۹. ابن المبارک نے جریر بن حازم سے، انہوں نے محمد بن عبد اللہ بن ابی یعقوب الضبی سے، انہوں نے اپنے

چچا سے، انہوں نے سلیمان بن صرد سے روایت کی ہے کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک چیز کا ارادہ کیا جس سے بہت سارے مسائل پیدا ہوئے، پس انہیں جان چھڑانے کی کوئی جگہ نہ ملی۔

○ ○ ○



حدثنا محمد بن یزید عن العوام بن حوشب عن رجل حدثه عن سليمان بن صرف عن حسن بن عاي سمع عليا رضي الله عنه يقول حين نظر إلى السيف قد أخذت القوم يا حسن أكل هذا فبنا ليتني مت قبل هذا بعشرين أو أربعين سنة

۱۸۰ ﴿ محمد بن یزید نے العوام بن حوشب سے، انہوں نے ایک آدمی سے، جس نے سلیمان بن صرف سے روایت کی ہے کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کواروں کو دیکھا کہ اس نے لوگوں کو گھیر لیا ہے، تو فرمانے لگے کہ اے حسن! کیا یہ سب کچھ ہمارے بارے میں ہو رہا ہے، کاش! میں اس سے بیس 20 یا چالیس 40 سال پہلے ہی مر جاتا۔

○ ○ ○

۱۸۱. حدثنا هشيم عن حصين عن أبي وائل عن مسروق قال لما نشب الناس في أمر عثمان رضي الله عنه أتيت عائشة رضي الله عنها فقلت لها إياك أن يسترلوك عن رأيك فقلت بنس ما قلت يا بني لأن ألع من السماء إلى الأرض إلى غير شذاب الله أحب إلي من أن أعين على دم رجل مسلم وذلك أني رأيت رؤيا رأيتني كائني على ظرب وحولي غنم أو بقرة يروض فوق فبها رجال ينحرونها حتى ما أسمع لشيء منها خوار قالت فذهبت أنزل من الظرب فكرهت أن أمر على الدماء فبصيتني منها شيء وكرهت أن أرفع ثيابي فلبسوا مني ما لا أحب فبنا أنا كذلك إذ أتاني رجلان أو ثوران واحتملاني حتى جازا بهي تلك الدماء قال حصين فحدثنا أبو جميلة قال رأيت يوم الجمل حيث عقر بها بعيرها أناها عمار ومحمد بن أبي بكر فقطعا الرجل ثم احتملاها في. هود جها حتى ادخلاها دار أبي خلف فسمعت بكاء أهل الدار على رجل أصيب يومئذ. قالت ما هؤلاء. قالوا يكون علي حاحبهم. قالت آخر جوني آخر جوني.

۱۸۱ ﴿ هشيم، حصین سے، وہ ابی وائل سے روایت کرتے ہیں کہ مسروق نے کہا کہ جب لوگ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے معاملے میں اٹھ کھڑے ہوئے تو میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس بات کا خیال رکھیے کہ کہیں یہ لوگ آپ کو آپ کی بات سے پھسلانہ دیں! حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اے میرے بیٹے! تو نے غلط بات کہی ہے، اگر میں آسمان سے زمین پر بغیر خدا کی عذاب کے آگروں۔ یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس بات سے کہ میں کسی مسلمان کے قتل کرنے میں تعاون کروں، اور اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ میں نے ایک خوب



دیکھا تھا جس میں میں گویا ایک پہاڑ پر تھی اور میرے ارد گرد بکریاں اور گائیں بیٹھیں ستارے تھیں ان پر کئی آدمی آ پڑے اور انہیں ذبح کرنے لگے حتیٰ کہ جانوروں کی آوازیں میرے کانوں میں آنے سے رک گئیں، پس میں پہاڑ پر سے اتری پس مجھے یہ بات ناگوار گوری کہ میں خون پر گوروں اور مجھے کچھ خون لگ جائے، اور مجھے یہ بھی ناگوار لگ رہا تھا کہ میں اپنے کپڑے اٹھاؤں، پس میرے جسم کا ایسا حصہ ظاہر ہو جائے جو مجھے ناپسند ہو، میں اسی تذبذب میں تھی کہ میرے پاس دو آدمی یا دو بتل آئے، انہوں نے مجھے اٹھایا اور مجھے اس خون سے پار لگادیا، حضرت حمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ابو جلیلہ نے کہا کہ میں نے ”یوم جمل“ میں وہ جگہ دیکھی جہاں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اونٹنی کے پاؤں کاٹے گئے تھے، حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور انہوں نے سواری کے پاؤں کاٹے اور پھر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہودج میں اٹھایا اور ابو خلف نامی شخص کے گمر لے گئے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے گمر والوں کے رونے کی آواز سنی، جو اپنے مقتول پر جو اسی دن قتل ہوا تھا رو رہے تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا کہ انہیں کیا ہوا؟ عرض کیا گیا کہ یہ اپنے آدمی پر رو رہے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مجھے یہاں سے نکالو! مجھے یہاں سے نکالو!

○ ○ ○

۱۸۲. حدثنا هشيم عن مجالد عن الشعبي. عن عائشة رضي الله عنها انها رأت كأنها

على ظرب وحولها غنم وبقر رهوض فوقع فيها رجل فقصت ذلك على أبي بكر رضي الله عنه. فقال لئن صدقت رؤياك ليقتلن حولك فئة من الناس.

۱۸۲. ہشیم، مجالد سے، وہ الشعبي سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ انہوں نے ایک خواب دیکھا جس میں گویا وہ ایک پہاڑ پر ہیں اور اس کے ارد گرد بکریاں اور گائیں بیٹھی ستارے ہیں، پس ان پر ایک شخص آ پڑا، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ خواب حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سنایا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر تیرا یہ خواب سچا ہے، تو تیرے ارد گرد لوگوں کی ایک جماعت قتل کی جائے گی۔

○ ○ ○

۱۸۳. حدثنا هشيم عن العوام بن حوشب قال حدثني رجل من قومي يقال له جميع قال.

دخلت مع أمي على عائشة رضي الله عنها فقالت لها أمي ما كان مسيرك يوم الجمل. قالت كان قلدوا.

۱۸۳. ہشیم، العوام بن حوشب سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی قوم کے ایک شخص جمع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اپنی والدہ کے ہمراہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت آیا، میری ماں نے ان سے پوچھا کہ آپ کے یوم جمل کی طرف جانے کا کیا سبب تھا؟ فرمانے لگیں بس یہ تقدیر میں لکھا ہوا تھا۔

○ ○ ○



۱۸۴. حدثنا غسان بن مضر عن سعيد بن يزيد عن أبي نضرة عن أبي سعيد الخدري أنه سئل عن علي وطلحة والزبير فقال أبو سعيد أقوام سبقت لهم سوابق وأصابتهم فتنة فردوا أمرهم إلى الله.

۱۸۴ ﴿ غسان بن مضر نے سعید بن یزید سے، انہوں نے، ابی نضرہ سے روایت کی ہے کہ ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، حضرت علی، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر کے متعلق پوچھا گیا تو فرمانے لگے کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کے ساتھ جو ہونا تھا، ہو چکا۔ فتنا نہیں پہنچ گیا، پس ان کا معاملہ اللہ کے سپرد کرو!

○ ○ ○

۱۸۵. حدثنا ابن المبارك عن ابن لهيعة. عن يزيد بن أبي حبيب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون من أصحابي معنى الفتنة التي كانت بينهم يفرها الله لهم لسابقتهم إن اقتدى بهم قوم من بعدهم أكبهم الله في نار جهنم.

۱۸۵ ﴿ ابن المبارک نے، ابن لہیعہ سے روایت کرتے ہیں، کہ یزید بن حبیب رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعض صحابہ (کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کے مابین فتنہ ہوگا، اللہ تعالیٰ انہیں ان کے سابقہ اعمال کی بناء پر معاف فرمادے گا، پس اگر کوئی ان کی پیروی ان کے بعد ان فتنے کی چیزوں میں کرے گا تو اللہ تعالیٰ انہیں اوندھے منہ جہنم کی آگ میں ڈالے گا۔

○ ○ ○

۱۸۶. حدثنا ابن إدريس عن ليث عن القاسم أبي هاشم عن سعيد بن قيس الخارقي قال. سمعت علياً رضي الله عنه يقول عنى هذا المنبر سبق رسول الله صلى الله عليه وسلم وصلى أبو بكر وثلاث عمر ثم خطبنا فتنة لما شاء الله.

۱۸۶ ﴿ ابن ادريس، لیث سے، وہ القاسم ابی ہاشم سے روایت کرتے ہیں کہ سعید بن قیس الخارقی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے۔ ان کے بعد حضرت ابوبکر اور تیسرے نمبر پر حضرت عمر بھی چلے گئے، پھر ہمیں فتنہ نے آیا پس جو اللہ چاہتا ہے وہ ہوتا ہے۔

○ ○ ○

۱۸۷. حدثنا محمد بن يزيد عن العوام بن حوشب عن محمد بن حاطب قال. قبل لعلي رضي الله عنه إنهم سيسألونا عن عثمان لما نقول. قال فلولوا كان من الذين آمنوا وعملوا الصالحات ثم اتقوا وآمنوا لم اتقوا وأحسنوا والله يحب المحسنين.

۱۸۷ ﴿ محمد بن یزید نے العوام بن حوشب سے، انہوں نے محمد بن حاطب سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں پوچھا کہ تمہارا عثمان کے بارے میں کیا قول ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ان میں سے جو اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنے والے تھے اور اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنے والے تھے، اللہ تعالیٰ انہیں پسند فرماتا ہے۔



اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا گیا کہ لوگ عنقریب ہم سے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں پوچھیں گے، ہم انہیں کیا جواب دیں؟ تو فرمایا کہ کہو! حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان لوگوں میں سے تھا جو ایمان لائے اور نیک اعمال کئے، پھر جنہوں نے تقویٰ اختیار فرمایا اور ایمان لائے پھر تقویٰ اختیار فرمایا، اور احسان کیا اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں۔

○ ○ ○

۱۸۸. حدثنا یزید بن ہارون عن أبی خالد عن قیس بن أبی حازم. عن عائشة رضی اللہ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم. والعوام عن إبراہیم التیمی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم أنه قال لأزواجه أبتکن التي تنبها كلاب الحواب فلما مرت عائشة نبحت الكلاب فسالت عنه. فقبل لها هذا ماء الحواب. قالت ما ظننی إلا راجعة. قبل لها یا أم المؤمنین إنما تصلحین بین الناس.

۱۸۸ ﴿ یزید بن ہارون نے ابی خالد سے روایت کی ہے کہ قیس بن ابی حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور وہ اُسے نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی بیویوں میں سے تم میں سے نہ جانے وہ کونسی ہوگی جس پر ”الحواب“ کے ٹٹے بھونکیں گے؟ جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا گوراس جگہ پر ہوا اور انہوں نے گٹوں کے بھونکنے کی آواز سنی تو اس جگہ کے متعلق پوچھا، عرض کیا گیا یہ ”حواب“ نامی جگہ کا چشمہ ہے، فرمانے لگیں کہ میرا خیال ہے مجھے یہی سے واپس لوٹ جانا چاہئے، عرض کیا گیا کہ اے اُم المؤمنین! آپ تو لوگوں کے مابین صلح کرانے جارہی ہیں۔

○ ○ ○

۱۸۹. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن ابن طاووس. عن ابیہ ان رسول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لنسائه أبتکن التي تنبها كلاب ماء كذا وكذا إياک یا حمیراء یعنی عائشہ.

۱۸۹ ﴿ عبد الرزاق معمر سے، وہ ابن طاووس سے روایت کرتے ہیں کہ، طاووس رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں سے کہا کہ نہ جانے تم میں سے وہ کونسی ہوگی جس پر فلاں پانی کے ٹٹے بھونکیں گے! اے حمیرا! یعنی عائشہ تو وہ عورت بننے سے بچتا!

○ ○ ○

۱۹۰. حدثنا عبد الرزاق عن ابن عیینہ عن عمار الدہنی عن أبی الہذیل. أن ابن مسعود وحذیفہ کانا جالسين ومر بامرأة علی جمل قد أحدثت حدثا. فقال أحدهما لصاحبه لہی ہی. فقال الآخر لا إن حول لک بارقة یعنون عائشہ رضی اللہ عنہا.

۱۹۰ ﴿ عبد الرزاق نے ابن عیینہ سے، انہوں نے عمار الدہنی سے، انہوں نے ابی الفدیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک عورت جس نے کچھ



ایسا ویسا کام کیا تھا، اُسے اُونٹ پر لے جایا گیا، ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ یہ وہی ہے، دوسرے نے کہا کہ نہیں اُس کے ارد گرد تو تلواروں کی چمک ہوگی، ان کی مراد حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھی۔

○ ○ ○

۱۹۱. حدثنا ابن عیینة عن یونس عن الحسن قال. قال قیس بن عباد لعلی امرک هذا شیء عهدۃ إلیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام رای رأیتہ. فقال علی ما یرید إلی هذا. فقال دیننا دیننا. فقال ما هو إلا رای رأیتہ.

۱۹۱ ﴿ ابن عیینہ، یونس سے، وہ الحسن سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت قیس بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ آپ کا جو یہ معاملہ ہے یہ رسول اللہ ﷺ کی آپ کو وصیت تھی یا آپ کی اپنی رائے ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نہیں یہ میری اپنی رائے تھی جو میں نے مناسب سمجھی۔

○ ○ ○

۱۹۲. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن وہب بن عبد اللہ عن ابی الطفیل. سمع حذیفۃ بن الیمان یقول لو حدثتکم ان امکم تغزوکم اتصدقونی. قالو او حق ذلک. قال حق.

۱۹۲ ﴿ عبد الرزاق، معمر سے، وہ وہب بن عبد اللہ سے، وہ ابی الطفیل سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں تمہیں یہ بتاؤں کہ تمہاری ماں تمہارے خلاف جہاد کرے گی تو کیا تم میری تصدیق کرو گے؟ لوگوں نے کہا کہ کیا یہ بات سچ ہے؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حق ہے، سچ ہے۔

○ ○ ○

۱۹۳. حدثنا ابن مہدی عن جریر بن حازم سمع الحسن یحدث. عن الزہیر بن العوام رضی اللہ عنہ قال نزلت هذه الآیة واتقوا فتنة لا تصیبن الذین ظلموا منکم خاصة ونحن یومئذ متواخرون فجعلنا نعجب ما هذه الفتنة ونقول ای فتنة تصیبننا ما هذه حتی رأیناها.

۱۹۳ ﴿ ابن مہدی نے جریر بن حازم سے، انہوں نے الحسن سے روایت کی ہے کہ انہوں نے زہیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ جب یہ آیت:

﴿وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبُ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً﴾

ترجمہ: اس فتنہ سے ڈرو جو تم میں سے صرف ظالموں کو نہ پہنچے گا۔

نازل ہوئی اور اس زمانے میں ہم زیادہ تعداد میں تھے، تو ہم تعجب کرتے کہ یہ کیسا فتنہ ہوگا اور ہم کہتے کہ یہ کونسا فتنہ

ہوگا جو ہم سب کو پہنچے گا، یہاں تک کہ ہم نے اس فتنہ کو دیکھ لیا۔

○ ○ ○



۱۹۳. حدثنا عبد الوهاب عن أيوب عن محمد بن سيرين قال. قال علي رضي الله عنه  
إني لأرجو أن أكون أنا وعثمان ممن قال الله تعالى ونزعنا ما في صدورهم من غل إخوانا  
على سرر متقابلين.

۱۹۳. عبد الوهاب، أيوب سے، وہ محمد بن سيرین سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے  
کہ مجھے اُمید ہے کہ میں اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان لوگوں میں داخل ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:  
﴿وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غَلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ﴾

ترجمہ: ہم ان کے دلوں سے کینہ نکال دیں گے وہ آپس میں بھائیوں کی طرح تخت پر ایک دوسرے کے سامنے  
ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۹۵. حدثنا عبد الوهاب عن أيوب وخالده جميعا عن أبي قلابه عن أبي الأشعث  
الصنعاني. عن مرة بن كعب رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم  
ذكر فتنة لقربها لمر عثمان بن عفان. فقال هذا يومئذ على الهدى فقامت إليه فآخذت  
بعضديه وأقبلت بوجهه على رسول الله صلى الله عليه وسلم وحسرت عن رأسه وكان  
متقنعا في ثوب. فقلت يا رسول الله هذا. قال هذا فإذا هو عثمان بن عفان. وقال خالد  
كعب بن مرة ولم يذكر أبا الأشعث الصنعاني.

۱۹۵. عبد الوهاب نے ایوب اور خالد سے، انہوں نے ابی قلابہ سے، انہوں نے ابی الاشعث الصنعانی سے روایت  
کی ہے کہ حضرت مرہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو فتنے اور اس کے قریب آنے  
کا ذکر کرتے ہوئے سنا کہ اتنے میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گور ہوا، انہوں نے چادر سے اپنے سر کو ڈھانپ  
رکھا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا فتنے کے دنوں میں یہ شخص ہدایت پر ہوگا، پس میں فوراً حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب  
لپکا اور میں نے اُسے دونوں بازوؤں سے پکڑ کر اس کا رخ رسول اللہ ﷺ کی طرف کیا اور اس کے سر سے پکڑا ہٹایا، میں نے عرض  
کیا کہ اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ! کیا یہ وہی شخص ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ”عثمان“ وہی شخص ہے، خالد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے  
ہیں کہ حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سند میں ابوالاشعث الصنعانی کو ذکر نہیں کرتا تھا۔

○ ○ ○

۱۹۶. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن شقيق قال. سمعت سهل بن حنيف يقول  
بصفين أيها الناس اتهموا رأيكم فوالله لقد رأيتني يوم أبي جندل ولو استطع أن أردد امر



رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرددہ واللہ ما وضعنا سبونا علی عواتقنا إلی امر لقط إلا  
أسهل بنا إلی امر نعرفہ إلا امر کم هذا۔ قال الأعمش وكان شقيق إذا قيل له أشهدت  
صفین۔ قال نعم وبشت الصفون۔

۱۹۶ ﴿ ابو معاویہ، الأعمش سے، وہ شقیق سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سہل بن حنیف رحمہ اللہ تعالیٰ نے صفین کی  
جنگ میں فرمایا کہ اے لوگو! اپنی رائے پر اعتماد مت کرو! اللہ کی قسم مجھے اپنی اوقات یوم ابی جندل میں معلوم ہو گئی تھی۔ اگر اس  
دن (اپنی رائے پر اعتماد کر کے) رسول اللہ ﷺ کے حکم کو رد کر دیتا تو البتہ میں اُسے رد کر دیتا (لیکن میری رائے کا غلط ہونا اور آپ  
ﷺ کے فیصلے کا صحیح ہونا ظاہر ہو گیا) خدا کی قسم! جب بھی ہم نے اپنی گردنوں پر تلواریں اٹھائی تو اس کا اٹھانا ہمارے لئے آسان  
تھا اس لئے کہ ہم اس معاملے کو جانتے تھے لیکن تمہارا یہ معاملہ اس میں تلواریں اٹھانا ہمارے لئے مشکل ہے، حضرت اعمش رحمہ  
اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جب شقیق سہیل رحمہ اللہ تعالیٰ سے پوچھا گیا کہ کیا آپ صفین کی لڑائی میں تھے؟ تو وہ فرماتے ”ہاں“ اور (وہ)  
بدترین لڑائی تھی۔

○ ○ ○

۱۹۷۔ حدثنا عبد الرزاق عن سفیان عن الأسود بن قیس عن رجل۔ عن علی رضی اللہ  
عنه انه قال يوم الجمل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یعهد الینا عهد ناخذ به فی  
الامارة ولكن شیء رأیناه من قبل أنفسنا فان یک صوابا فمن اللہ وان یک خطأ فمن قبل  
أنفسنا ثم استخلف أبو بکر فأقام واستقام ثم استخلف عمر فأقام واستقام حتی ضرب  
الدين بجرا نة ثم ان القواما طلبوا الدنيا یعفوا عمن یشاء ویعذب من یشاء۔

۱۹۷ ﴿ عبد الرزاق، سفیان سے، وہ الاسود بن قیس سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ نے ”یوم جمل“ میں، فرمایا کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے خلافت کے متعلق ہمیں کوئی ایسی نصیحت نہیں فرمائی تھی جس  
کے ذریعہ ہم خلافت لے لیتے، لیکن یہ ہماری اپنی رائے تھی اگر یہ درست ہے تو اللہ کی طرف سے ہے اور اگر غلط ہے تو ہمارے  
نفسوں کی طرف سے ہے، پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا وہ خود بھی صحیح رہے اور وہ کو بھی صحیح رکھا، پھر حضرت  
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بنائے گئے وہ خود بھی سیدھے رہے اور وہ کو بھی سیدھا رکھا یہاں تک دین اطراف میں پھیل گیا، پھر بے  
شک کچھ لوگ تھے، جو دنیا کے طلبکار تھے جسے چاہتے معاف کرتے اور جسے چاہتے عذاب دیتے۔

○ ○ ○

۱۹۸۔ حدثنا ابن ابی غنیة عن ابیہ عن الحکم عن ابی وائل قال۔ سمعت عمارا عنی هذا



المنبر يقول ان عائشة لزوجتي نبيكم صلى الله عليه وسلم في الدنيا والاخرة ولكنه بلاء ابتليتكم.

۱۹۸ ﴿ ابن ابی ثعلبہ اپنے باپ سے، انہوں نے انھم سے روایت کی ہے کہ حضرت اُبی وائل رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے

ہیں کہ میں نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس منبر پر سنا فرما رہے تھے کہ بے شک حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تمہارے نبی اکرم ﷺ کی بیوی ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی لیکن یہ ایک امتحان ہے جس میں تم جتنا کئے گئے ہو۔

○ ○ ○

۱۹۹. حدثنا ابن نمير عن عبد العزيز بن سياه قال حدثنا حبيب بن أبي ثابت عن أبي وائل

قال. قام سهل بن حنيف بصفين فقال يا أيها الناس اتهموا أنفسكم لقد كنا مع رسول الله

صلى الله عليه وسلم يوم الحديبية ولو نرى قتالا لقاتلنا في الصلح الذي كان بين رسول

الله صلى الله عليه وسلم وبين المشركين.

۱۹۹ ﴿ ابن نمیر نے عبد العزیز بن سیاہ سے، انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے، انہوں نے ابو وائل سے روایت کی

ہے کہ سهل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفین میں کھڑے ہو کر فرمانے لگے کہ اے لوگو! اپنی رایوں پر اعتماد نہ کرو! ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ میں تھے، اگر ہم اپنی رایوں پر اعتماد کر کے قتال کرتے تو اس صلح کے موقع پر کرتے جو صلح آپ ﷺ اور مشرکین کے درمیان ہوئی تھی۔

○ ○ ○

۲۰۰. حدثنا ابن فضيل عن حصين بن عبد الرحمن عن شقيق بن سلمة. عن حذيفة بن

اليمان رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليردن على الحوض القوام

حتى اذا عرفتهم وعرفوني اختلجوا دوني فاقول يا رب اصحابي اصحابي فيقول انك لا

تدري ما احدثوا بعدك.

۲۰۰ ﴿ ابن فضیل نے حصین بن عبد الرحمن سے، انہوں نے شقیق بن سلمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن

الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے حوض پر کچھ لوگوں کو لایا جائے گا جن کو میں پہچان لوں گا اور وہ مجھے پہچان لیں گے پھر مجھ سے انہیں دور کر دیا جائے گا، پس میں کہوں گا کہ اے میرے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں، ارشاد ہو گا کہ تجھے نہیں معلوم انہوں نے تیرے بعد کیا کام کئے تھے۔

○ ○ ○

۲۰۱. حدثنا عيسى بن يونس وابن المبارك عن معمر. عن الزهري قال هاجت الفتنة

واصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم متواثرون.

۲۰۱ ﴿ عیسیٰ بن یونس نے ابن المبارک سے، انہوں نے معمر سے روایت کی ہے کہ زہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں



کہ فتنہ اُٹھ کھڑا ہوا حالانکہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کثیر تعداد میں موجود تھے۔

○ ○ ○

۲۰۲. حدثنا عتاب بن بشير عن خصيف عن مجاهد. عن عائشة رضي الله عنها قالت دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم وعثمان بن يديہ يناجيه فلم أدرك من مقالته شيئا الا قول عثمان اظلما وعدوانا اظلما وعدوانا يا رسول الله لما دريت ما هو حتى قتل عثمان فعلمت ان النبي صلى الله عليه وسلم انما عني قتله. قالت عائشة وما احببت ان يصل الى عثمان شيء الا وصل الى مثله غير ان الله علم اني لم احب قتله ولو احببت قتله لقتلت وذلك لما رمى هودجها من النبل حتى صار مثل القنفذ.

۲۰۲ عتاب بن بشیر نے خصیف سے، انہوں نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضرت رسول اللہ ﷺ کے پاس گئی تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے سامنے بیٹھے تھے اور باہم سرگوشی میں باتیں کر رہے تھے، مجھے ان کی باہمی باتوں کا علم نہ ہوسکا صرف میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اتنی بات سنی تھی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ظلم اور سرکشی کرتے ہوئے! کیا ظلم اور سرکشی کرتے ہوئے! پس میں نے سمجھی کہ اس کا مطلب کیا ہے؟ یہاں تک کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کر دیا گیا پھر میری سمجھ میں آیا کہ آپ ﷺ اس کے قتل (یعنی شہادت) کی بات فرما رہے تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے یہ پسند ہے کہ جو چیزیں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ملی ہیں وہ چیزیں مجھے بھی مل جائیں بے شک اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں اس کے قتل کو پسند نہیں کرتی تھی، اگر مجھے اس کا قتل پسند ہوتا تو میں اُسے خود قتل کرتی، یہ باتیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس وقت فرما رہی تھی جب ان کے ہودج کو تیروں سے مارا گیا حتیٰ کہ وہ ہودج "سیہ" جانور کی طرح ہو گیا۔

○ ○ ○

۲۰۳. حدثنا المطلب بن زياد حدثنا كثير أبو اسماعيل. عن ابن عباس قال دخلت على عائشة رضي الله عنها فقلت السلام عليك يا أمة. قالت وعليك يا بني. قال قلت لها ما أخرجك علينا مع منافقي قریش. قالت كان ذلك قدرا مقدورا.

۲۰۳ المطلب بن زیاد نے کثیر ابو اسماعیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے کہا کہ اے نبی السلام علیک! انہوں جواب میں کہا اے میرے بیٹے! وعلیک السلام! میں نے عرض کیا کہ کس چیز نے آپ کو قریش کے منافقین کے ساتھ مل کر ہمارے خلاف



خروج پر آمادہ کیا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ یہ بات تقدیر میں پہلے سے مقرر ہو چکی تھی۔

○ ○ ○

۲۰۴. حدثنا وكيع عن سفيان عن منصور عن ابراهيم وخالد الحذاء عن الحسن قالا قال  
على رضى الله عنه انى لأرجو أن أكون أنا وطلحة والزبير ممن قال الله تعالى اخوانا على  
سرر متقابلين.

﴿۲۰۴﴾ وكيع، سفيان سے، وہ منصور سے، وہ ابراہیم و خالد الحذاء سے، وہ الحسن سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے اُمید ہے کہ میں اور طلحہ اور زبیر ان لوگوں میں سے ہوں گے جن کے متعلق اللہ نے فرمایا ہے کہ:

﴿إِخْوَانَا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ﴾

ترجمہ: وہ آپس میں بھائی ہوں گے تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔

○ ○ ○

۲۰۵. حدثنا وكيع عن ابان البجلي عن ربع بن حراش قال. قام حنيد بن السوداء الى  
على فقال الله اعدك من ذلك لصاح به على صيحة طنت ان القصر هد ثم قال ان لم  
لكن نحن هم لمن هم.

﴿۲۰۵﴾ وكيع نے، ابان البجلي سے، انہوں نے ربع بن حراش سے، انہوں نے حنید بن السوداء سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جانب کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان میں شمار کیا ہے؟ اس پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ چلائے اور اس قدر چلائے کہ مجھے یہ لگا کہ محل گر جائے گا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر ہم وہ نہیں ہیں تو پھر اور کون ہے!!!

○ ○ ○

۲۰۶. حدثنا ابن مهدي عن ميمون بن محمد بن عبد الله بن أبي يعقوب قال  
حدثني عمي ضئيم عن سليمان بن صرد قال بلغني عن أمير المؤمنين علي ذروا من قول  
تشدر علي به من شتم وايعاد لسرت اليه جوادا فآتيته حين رفع يده من الجمل فلقبت  
الحسن بن علي فقلت انه بلغني عن أمير المؤمنين ذرو من قول تشدر الي به من شتم  
وايعاد لسرت اليه جوادا فآتيته لأعتذر اليه أو أتصل اليه فقال يا سليمان والله لأمر  
المؤمنين كان أكره لهذا من دم سنيه ان أمير المؤمنين أراد أمرا فتأبعت به الأمور فلم  
يجد منزعا وساكتا فبك أمير المؤمنين.

﴿۲۰۶﴾ ابن مہدی نے مہدی بن میمون سے، انہوں نے محمد بن عبد اللہ بن ابی یعقوب سے، انہوں نے ضئیم سے



روایت کی ہے کہ سلیمان بن صرد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھے امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بات پہنچی ہے کہ ایسی باتیں چھوڑ دو۔ جن کے ذریعے مجھے بدنام کیا جائے گالیوں اور دھمکیوں سے، پھر میں تیز رفتار گھوڑے پر ان کی جانب روانہ ہوا، پھر میں ان کے پاس پہنچا جب وہ جنگ جمل سے فارغ ہوئے تھے، میں حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملا، میں نے ان سے کہا کہ مجھے امیر المؤمنین کی طرف سے یہ بات پہنچی ہے کہ ایسی باتیں چھوڑ دو جس کے ذریعہ میری بدنامی ہوگالی اور دھمکی میں سے، لہذا میں تیز رفتار گھوڑا لے کر ان کی طرف روانہ ہوا ہوں، میں ان سے ملنا چاہتا ہوں، پس میں تیز رفتار گھوڑے پر ان کے پاس آیا ہوں تاکہ اس کے سامنے معذرت کر لوں یا ان کی طرف ترکش (جس میں تیز رکھے جاتے ہیں) نکالوں، حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اے سلیمان! خدا کی قسم! امیر المؤمنین اپنے شرافت والے خون کی وجہ سے اُسے ناپسند کرتے ہیں، بے شک امیر المؤمنین نے ایک چیز کا ارادہ کیا، جس کی وجہ سے بہت سے مسائل پیدا ہوئے، پس انہوں نے کوئی نکلنے کی جگہ نہ دیکھی اور میں تیرے لئے امیر المؤمنین کی جانب سے کافی ہوں۔

○ ○ ○

۲۰۷. حدثنا ابن مہدی عن ابی عوانۃ عن ابراہیم بن محمد بن المنشتر عن ابراہیم بن عابد بن فضیلۃ عن سلیمان بن صرد قال. اتیت علیا حین فرغ من الجمل فلما رآنی قال یا بن صرد تنانات وتزعزعت وترہبت کف تری اللہ صنع. قلت یا امیر المؤمنین ان الشوط بطین وقد ابقی اللہ من الامور ما تعرف فیہا عدوک من صدیقک فلما قام. قلت للحسن بن علی ما اراک اغتبت عنی شیئا وقد کنت حریصا ان اشہد معہ. فقال هذا بقول لک ما نقول وقد قال لی یوم الجمل حین مشی الناس بعضهم الی بعض. یا حسن لکلک امک او هبتک امک واللہ ما اری بعد هذا من خیر.

۲۰۷. ابن مہدی نے ابی عوانہ سے، انہوں نے ابراہیم بن محمد بن المنشتر سے، انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے عبید اللہ بن فضیلہ سے روایت کی ہے کہ سلیمان بن صرد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ جمل سے فارغ ہوئے تو میں ان کے پاس گیا جب انہوں نے مجھے دیکھا تو فرمایا اے ابن صرد! تو کیوں دور ہو گیا تھا اور ایڑیوں کے بل پلٹ گیا تھا اور انتظار کرتا رہا؟ حیرا کیا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کیا کیا؟ میں نے عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین! اختتام دور ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے امور اب بھی باقی رکھے ہوئے ہیں جس میں آپ اپنے دشمن اور دوست میں فرق کر لیں گے، جب وہ کھڑے ہو گئے تو میں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ کیا وجہ ہے کہ تو میرے کام نہ آیا حالانکہ تو جانتا ہے کہ میں اس کے ساتھ اس جنگ میں شرکت کا متنی تھا؟ تو حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ امیر المؤمنین نے ابھی جو آپ کو ارشاد فرمایا سو فرمایا، لیکن جنگ کے دن جب لوگ ایک دوسرے کی طرف بڑھ رہے تو انہوں نے مجھے ارشاد فرمایا تھا کہ اے حسن (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تیرے ماں تھے روئے، خدا کی قسم اس کے بعد میں کوئی خیر نہ دیکھوں گا۔



۲۰۸. حدثنا ابن مهدي عن سفيان عن أبيه عن أبي يعنى عن محمد بن علي قال. قال  
علي رضي الله عنه لو سيرني عثمان الى صرار لسمعت له واعظت.

﴿۲۰۸﴾ ابن مہدی نے سفیان سے، انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے اُبی یعلیٰ سے، انہوں نے محمد بن علی سے  
روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے کسی اُدنی گھاٹی کی طرف بھیجے  
تب بھی میں ان کی بات سنوں گا اور اطاعت کروں گا۔

۲۰۹. حدثنا عبد القدوس عن صفوان بن عمرو عن عبد الرحمن بن جبیر عن أبيه. عن  
عائشة رضي الله عنها قالت والله لو ددت اني لم اذكر عثمان بكلمة قط واني عنيت على الدنيا  
برضا صالح ولا صبح عثمان الذي يشير بها الى السماء خير من ضلاع الارض من علي.

﴿۲۰۹﴾ عبد القدوس نے، صفوان بن عمرو نے عبد الرحمن بن جبیر سے، انہوں نے اپنے باپ سے روایت  
کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کی قسم! میں چاہتی ہوں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق  
ایک بھی بُری بات نہ کہوں، اگرچہ مجھے دنیا میں گندے برص کی بیماری میں عمر گزارنی پڑے، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ انگلی  
جس کے ذریعہ وہ آسمان کی طرف اشارہ کرتے تھے وہ مجھ سمیت ان تمام چیزوں سے جو زمین پر موجود ہیں، بہتر ہے۔

۲۱۰. حدثنا عبد القدوس عن صفوان بن عمرو عن عبد الرحمن بن جبیر بن نفير عن  
أبيه. عن عوف بن مالك الأشجعي رضي الله عنه قال رفع رسول الله ﷺ قطعة سلسلة  
من ذهب بقية بقيت من قسمة الفيء بطرف عصاه فنسقط لم يرفها وهو يقول وكيف  
أنتم يوم يكثر لكم من هذا فلم يجبه أحد فقال رجل من أصحاب رسول الله ﷺ والله  
لو ددنا لو أكثر الله لنا منه وصبر من صبر وفتن من فتن. فقال رسول الله ﷺ لعلك  
تكون فيه شرم مفتون.

﴿۲۱۰﴾ عبد القدوس نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر سے، انہوں نے اپنے باپ سے  
روایت کی ہے کہ عوف بن مالک الأشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی لاشی سے ایک مرتبہ سونے کی  
زنجیر کا ایک ٹکڑا اٹھایا جو مالِ فتنے کی تقسیم سے باقی رہ گیا تھا، آپ ﷺ وہ زنجیر سے اٹھاتے اور وہ گر جاتی، آپ ﷺ نے فرمایا کہ  
تمہاری کیا حالت ہوگی جب تمہارے لئے اس قسم کی چیزیں زیادہ ہو جائیں گے، کسی نے جواب نہ دیا، ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
نے عرض کی کہ اللہ کی قسم! ہم چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لئے یہ زیادہ کر دے، پس جو صبر کرتا ہے صبر کرے، اور جو فتنے میں  
جلا ہوتا ہے فتنے میں جلا ہو جائے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شاید تو اس وقت ہوگا، اس میں فتنہ انگیز شر ہے۔



۲۱۱. حدثنا عبد الصمد بن عبد الوارث عن حماد بن سلمة. قال حدثنا أبو عمرو القسملي عن بنت أهبان الغفاري. أن عليا رضي الله عنه أتى أهبان فقال ما يمنعك أن تتبعنا. فقال أوصاني خليلي وابن عمك صلى الله عليه وسلم أن ستكون فرقة ولتة واختلاف فإذا كان ذلك فاكسر سيفك والعد في بينك واتخذ سيفاً من خشب.

۲۱۱. عبد الصمد بن عبد الوارث نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے ابو عمرو القسملی سے، انہوں نے اُہبان الغفاری کی بیٹی سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت اُہبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور ان سے پوچھا کہ کس چیز نے تجھے ہمارے پیچھے چلنے سے روکا تھا؟ حضرت اُہبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میرے دوست یا کہا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چچا زاد بھائی (یعنی حضرت نبی کریم ﷺ) نے مجھے یہ نصیحت کی تھی کہ عنقریب فرقے، فتنے اور اختلافات ہوں گے، جب یہ حالت ہو جائے تو اپنی تلوار کو توڑ دینا اور اپنے گھر میں بیٹھ جانا اور ایک تلوار لکڑی کی بنالینا۔

○ ○ ○

۲۱۲. حدثنا ابن عيينة عن أبي جناب قال. شهدت طلحة وهو يقول شهدت الجماجم لما

طغنت برمع ولا ضربت بسيف ولوددت أنهما قطعنا من هاهنا يعني يديه ولم أكن شهده.

۲۱۲. ابن عیینہ کی روایت ہے کہ اُبی جناب رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ وہ فرما رہے تھے کہ میں ”جماجم“ کی جنگ میں شریک ہوا، نہ میں نے کوئی نیزہ چلایا اور نہ کوئی تلوار چلائی، اور میں چاہتا ہوں کہ میرے یہ دونوں ہاتھ کٹ جاتے لیکن میں اس میں شریک نہ ہوتا۔

○ ○ ○

۲۱۳. حدثنا ابن المبارك عن شعبة عن قتادة عن أبي نصر عن قيس بن عباد قال. قلنا

لعمار أرايت قتالكم هذا أراي رأيتموه فان الراي بخطيء ويصيب أو عهدا عهدا الهكم

رسول الله صلى الله عليه وسلم. فقال ما عهد الهنا رسول الله صلى الله عليه وسلم حينما

لم يعهدوا الي الناس كافة. ما يستحب من خفة المال والولد في الفتن وما يستحب يومئذ

من المال وغير ذلك.

۲۱۳. ابن المبارک نے شعبہ سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے اُبی نصرہ سے روایت کی ہے کہ قیس بن عباد

عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ تم لوگوں نے جو یہ جنگ لڑی تو یہ حضرت رسول

ﷺ کی تمہیں کوئی نصیحت تھی یا تمہاری اپنی رائے تھی؟ کیونکہ رائے صحیح بھی ہوتی ہے اور غلط بھی؟ تو عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

کہا کہ حضرت رسول ﷺ نے ہمیں کوئی ایسی نصیحت یا وصیت نہیں فرمائی تھی جو اور سب لوگوں کو نہ کی ہو۔

○ ○ ○



فتنہ کے دور میں مال و اولاد کا کم ہونا بہتر ہے

اور اس دور میں کون سا مال اور کیا چیز بہتر ہے؟

۲۱۴. حدثنا أبو المغيرة عن معان بن رفاعه السلمي. عن أبي المهلب وأبي عثمان قالا  
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أبل في ذلك الزمان ابلا أو اتخذ كنزا أو غفارا  
مخافة الدوائر لقي الله تعالى يوم القيامة خابيا غالا.

۲۱۴ ﴿أبو المغيرة﴾ نے، معان بن رفاعہ السلّامی سے روایت کی ہے کہ، أبوالمہلب اور ابو عثمان فرماتے ہیں کہ جس  
نے اُس زمانے میں مصائب کے ڈر سے اُونٹ جمع کئے یا خزانہ جمع کیا، یا چوپائے وغیرہ جمع کرے وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں  
ملے گا کہ نقصان والا خیانت کرنے والا ہوگا۔

۲۱۵. حدثنا ابن وهب عن مسلمة بن علي عن قتادة عن ابن المسيب. عن أبي هريرة رضي  
الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ناقة مقبلة يومئذ خير من دسكرة نقل مائة ألف.

۲۱۵ ﴿ابن وہب﴾ نے مسلمہ بن علی سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے ابن المسیب سے روایت کی ہے کہ  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ پالان لگی اُونٹنی اس زمانے میں بہتر ہوگی محل سے، ایک  
لاکھ میں بھی سستی سمجھی جائے گی۔

۲۱۶. حدثنا ابن وهب عن سفیان عن سلمة بن كهيل عن أبي الزعراء. عن عبد الله قال  
خير المال يومئذ سلاح وافر وسلاح صالح يزول عليه العبد أين ما زال.

۲۱۶ ﴿ابن وہب﴾، سفیان سے، وہ سلمہ بن کھیل سے، وہ ابی الزعراء سے روایت کرتے ہیں کہ، حضرت عبد اللہ رحمہ  
اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بہترین مال اس زمانے میں اچھے ہتھیار اور اچھا ٹھوڑا ہے، جس پر انسان جہاں جانا چاہے جاسکتا ہے۔

۲۱۷. حدثنا عبد الوهاب الثقفي عن يحيى بن سعيد قال حدثنا عبد الرحمن ابن عبد الله  
بن أبي صعصعة عن أبيه عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه  
وسلم قال يوشك أن يكون خير المال امرئ مسلم غنم يتبع بها شعف الجبال ومواقع  
القطر يفر بدينه من الفتن.

۲۱۷ ﴿عبد الوہاب الثقفی﴾ نے، یحییٰ بن سعید سے، انہوں نے عبد الرحمن ابن عبد اللہ بن ابی صعصعہ سے، انہوں نے  
اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ قریب ہے کہ مسلمان آدمی



کا بہترین مال بکریاں ہوں گی، جنہیں لے کر وہ پہاڑوں کی گھاٹیوں اور بارش کے برسنے کی جگہ میں چلا جائے۔ اپنے دین کی حفاظت کے لئے وہ فتنوں سے فرار ہوگا۔

○ ○ ○

۲۱۸. حدثنا محمد بن الحارث عن محمد بن عبد الرحمن بن الہیلمانی عن أبیہ. عن ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال أسعد الناس فی الفتن رب شاء فی رأس جبل معزل عن ضرور الناس.

﴿۲۱۸﴾ محمد بن الحارث نے محمد بن عبد الرحمن الہیلمانی سے، انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فتنوں میں وہ آدمی نیک بخت ہے جس کے پاس کچھ بکریاں ہوں اور پہاڑ کی چوٹی پر رہتا ہو، لوگوں سے جدا اور دور ہو۔

○ ○ ○

۲۱۹. حدثنا ابن المبارک عن معمر ابن طاووس. عن أبیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر الناس فی الفتن رجل أخذ برأس فرسه یخفف العدو ویخففونہ أو رجل معزل یؤدی حق اللہ علیہ.

﴿۲۱۹﴾ ابن المبارک، معمر سے، وہ ابن طاووس سے، وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فتنوں میں لوگوں میں سے بہترین وہ آدمی ہے جو اپنے گھوڑے کے سر کو پکڑے ہو، دشمن سے ڈرتا ہو، اور دشمن اس سے ڈرتے ہوں، یا لوگوں سے کنارہ کش ہونے والا وہ آدمی جو اللہ کے حقوق ادا کرتا ہو۔

○ ○ ○

۲۲۰. قال معمر وحدثنی ابن خثیم. أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر الناس فی الفتن رجل یأکل من فیء سیل اللہ ورجل فی رأس شاة یأکل من رمل غنمہ.

﴿۲۲۰﴾ معمر، ابن خثیم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فتنے کے دور میں بہتر آدمی وہ ہے جو اللہ کے راستے میں اپنی کھوار کے منہ سے کھاتا ہے، اور وہ آدمی جو بلند ہالا پہاڑ کی چوٹی پر ہو اور اپنی بکریوں کے ریوڑ سے کھاتا ہو۔

○ ○ ○

۲۲۱. حدثنا ابن المبارک أخبرنا عیسیٰ بن عمر حدثنا عمرو بن مرة عن أبیہ قال. قال سهل بن حنیف أبیہا الناس الہموا راکم فاننا واللہ ما أخذنا بقوائمہم الی امر یقطعنا قط الا أسهلن بنا الی امر یعرفہ الا أمرکم هذا فانہ لا یزداد الا حدة ولبسا فانی راکم یوم أبی جندل ولو أحد أعوانا علی رسول اللہ ﷺ لا نکرت.

﴿۲۲۱﴾ ابن المبارک نے عیسیٰ بن مرہ سے، انہوں نے عمرو بن مرہ سے، انہوں نے ابو وائل سے روایت کی ہے کہ سهل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے لوگو! اپنی راکم پر اجماع نہ کرو، اللہ کی قسم! کسی بھی معاملے میں کھوار کے دے



پکڑنا ہمارے لئے انتہائی آسان تھے اس لئے ہم اس کی حقیقت جانتے تھے، مگر تمہارا یہ معاملہ اس میں تو حذرت اور التباس زیادہ ہو رہا ہے، میں نے اپنے آپ کو ”یوم ابو جندل“ میں دیکھ لیا، اگر میں کچھ مددگار رسول اللہ ﷺ کے خلاف پاتا تو میں انکار کر دیتا۔

○ ○ ○

۲۲۲. حدثنا ابن المبارك عن هشام بن حسان. عن الحسن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده ليرفعن لي يوم القيامة أقوام ممن صحبني حتى اذا رأيتهم وعرفتهم اختلجوا دوني فاقول أي رب أصبحابى أصبحابى فيقول انك لا تدري ما أحدثوا بعدك.

۲۲۲) ابن المبارک، ہشام بن حسان سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، قیامت کے دن کچھ لوگ جو میرے ساتھ رہے میری طرف لائے جائیں گے۔ جب میں انہیں دیکھ لوں گا اور پہچان لوں گا تو میرے اور ان کے درمیان رکاوٹ ڈال دی جائے گی، میں عرض کروں گا کہ اے میرے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں، یہ تو میرے ساتھی ہیں، ارشاد ہوگا کہ تجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے تیرے بعد کیا کچھ کیا۔

○ ○ ○

۲۲۳. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح. عن أرطاة قال بقتل السفينى كل من عصاه وينشرهم بالمناسير ويطبخهم بالقدر ستة أشهر. قال ويلتقى المشرقان والمغربان. عدة ما يدكر من الخلفاء بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذه الأمة.

۲۲۳) الحکم بن نافع نے، جراح سے روایت کی ہے کہ أرطاة فرماتے ہیں کہ سفینی ہر اس شخص کو قتل کرے گا جو اس کی نافرمانی کرے، اور انہیں آرے سے چیر دے گا، اور انہیں ہانڈیوں میں پکائے گا، یہ سلسلہ چھ 6 مہینے تک رہے گا، اور دونوں مشرق اور دونوں مغرب آپ میں لڑ پڑیں گے۔

○ ○ ○

## وہ تعداد جو حضرت رسول اللہ ﷺ کے بعد اس امت کے خلفاء کی ذکر کی جاتی ہے

۲۲۴. حدثنا عيسى بن يونس حدثنا مجالد بن سعيد عن الشعبي عن مسروق. عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون بعدى من الخلفاء عدة نقباء موسى.

۲۲۴) عیسیٰ بن یونس نے مجالد بن سعید سے، انہوں نے اشعری سے، انہوں نے مسروق سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد خلفاء ہوں گے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نقیبوں کی تعداد کے برابر ہوں گے۔

○ ○ ○



۲۲۵. حدثنا أبو معاوية عن داود بن أبي هند عن الشعبي. عن جابر بن سمرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال هذا الأمر عزيزا إلى اثني عشر خليفة كلهم من قريش.

۲۲۵ ﴿ ابو معاویہ نے، داؤد بن ابی ہند سے، انہوں نے الشعبي سے روایت کی ہے کہ، جابر بن سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ خلافت کا سلسلہ مسلسل معزز رہے گا بارہ 12 خلفاء تک اور وہ سارے خلفاء قریشی ہوں گے۔

○ ○ ○

۲۲۶. حدثنا يحيى بن سليم عن عبد الله بن عثمان بن خثيم. عن أبي الطفيل قال أخذ عبد الله بن عمرو بیدی. فقال يا عامر بن وائلة اثنا عشر خليفة من كعب بن لؤي ثم النقف والنقاف لن يجتمع أمر الناس على امام حتى تقوم الساعة.

۲۲۶ ﴿ یحییٰ بن سلیم نے عبد اللہ بن عثمان بن خثیم سے روایت کی ہے کہ، ابو الطفیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھے ہاتھ سے پکڑا۔ پھر فرمایا: اے عامر بن وائلہ! بارہ 12 خلفاء کعب بن لؤی کی اولاد سے ہوں گے پھر بچوں کی حکومت ہوگی ہرگز لوگوں کا معاملہ ایک امام پر جمع نہ ہوگا یہاں تک قیامت آجائے گی۔

○ ○ ○

۲۲۷. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن محمد بن زيد بن مهاجر قال أخبرني طلحة بن عبد الله بن عوف قال سمعت عبد الله بن عمرو بن عيسى الله عنهما يقول ولحن عنده لفر من قريش كلنا من بني كعب بن لؤي فقال سيكون منكم يا بني كعب اثنا عشر خليفة.

۲۲۷ ﴿ ابن وہب ابن لہیعہ سے، انہوں نے محمد بن زید بن مہاجر سے روایت کی ہے کہ حضرت طلحہ بن عبد اللہ بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھے تھے اور ان کے پاس قریش کی ایک جماعت تھی جو سب کے سب بنی کعب بن لؤی کے قبیلہ سے تھے، تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اے بنی کعب! عنقریب تم میں بارہ 12 خلفاء ہوں گے۔

○ ○ ○

۲۲۸. حدثنا الوليد بن مسلم وغيره عن عبد الملك بن أبي غنبة حدثنا المنهال عن سعيد بن جبیر. عن ابن عباس رضي الله عنهما أنهم ذكروا عنده اثنا عشر خليفة ثم الأمير. فقال ابن عباس والله ان منا بعد ذلك السفاح والمنصور والمهدي يدلعها إلى عيسى بن مريم.

۲۲۸ ﴿ الولید بن مسلم وغیرہ نے عبد الملک بن ابی غنہ سے، انہوں نے المنہال سے، انہوں نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس لوگوں نے بارہ 12 خلفاء پھر امیر کا ذکر کیا، تو حضرت عبد اللہ بن



عبریں رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ کی قسم! بے شک اس کے بعد ہم میں سے "السفاح" اور "المنصور" اور "مہدی" بھی ہوں۔۔۔ "مہدی" اس خلافت و حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے حوالے کرے گا۔

○ ○ ○

۲۱۹. حدثنا رشید بن سعد عن ابن لہیعة عن خالد بن ابی عمران. عن حذیفہ بن الیمان رضى الله عنه قال يکون عثمان رضى الله عنه اثنا عشر ملكا من بنی امیة. قيل له خلفاء. قال بل ملوک.

۲۲۵. رشید بن سعد نے ابن لہیعة سے، انہوں نے خالد بن ابی عمران سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ بارہ (12) بادشاہ بنی امیہ سے ہوں گے، کسی نے پوچھا ان میں "خلفاء" کہا جائے گا؟ فرمایا نہیں بلکہ بادشاہ ہوں گے۔

۲۳۰. حدثنا عبد الصمد بن عبد الوارث عن حماد بن سلمة عن يعلى بن عطاء عن بحير بن ابی عبیدة. عن سرح اليرموکی قال أجد فی التوراة أن هذه الأمة اثنا عشر ربيا أحدهم نبیهم فاذا وقت العدة طفوا وبلغوا ووقع بأسهم بینهم.

۲۳۰. عبد الصمد بن عبد الوارث نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے یعلیٰ بن عطاء سے، انہوں نے بحیر بن ابی عبیدہ سے روایت کی ہے کہ سرح الیرموکی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں توریت میں پاتا ہوں کہ اس امت کے بارہ (12) رہنما آئیں گے، ان میں سے ایک ان کا نبی ہوگا جب اس کی مدت پوری ہو جائے گی تو وہ سرکشی اور بغاوت کریں گے، اور ان کے درمیان باہمی جنگ واقع ہوگی۔

○ ○ ○

۲۳۱. حدثنا صمرة عن ابن شاذب عن ابی المنہال عن ابی زیاد. عن کعب قال ان الله تعالى وهب لاسماعيل عليه السلام من صلبه اثني عشر قیما افضلهم واکیرهم ابو بکر وعمر وعثمان رضى الله عنهم.

۲۳۱. صمرہ نے ابن شاذب سے، انہوں نے ابو المنہال سے، انہوں نے ابی زیاد سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اس کی نسل میں بارہ (12) نگران عطاء فرمائے ہیں، ان بارہ (12) میں سب سے افضل اور بہتر حضرت ابو بکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہیں۔

○ ○ ○

۲۳۲. حدثنا ابو المغيرة عن ابن عیاش قال حدثنا الثقات من مشایخنا. أن نشوعا سأل کعبا عن عدة ملوک هذه الأمة. فقال أجد فی التوراة اثني عشر ربيا. ما یذكر من الخلفاء بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم.

۲۳۲. ابو المغیرہ نے ابن عیاش سے، انہوں نے اپنے ثقہ شاخ سے روایت کی ہے کہ ایک مرض الموت میں



مُجَلِّصُ فُحْصُ نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس اُمت کے بادشاہوں کی تعداد پوچھی؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں تو زیت میں بارہ ۱۲ قاعدین کو پاتا ہوں۔

## رسول اللہ ﷺ کے بعد آنے والا خلفاء کا ذکر

۲۳۳. حدثنا بقية بن الوليد وعبد القدوس عن صفوان بن عمرو عن عبد الرحمن بن جبير بن نفير. عن أبي عبيدة بن الجراح رضي الله عنه قال أحدهما قال رسول الله صلى عليه وسلم أول هذه الأمة نبوة ورحمة ثم خلافة ورحمة ثم ملكا مضوضا وقال أحدهما عاض وفيه رحمة ثم جبروت صلعاء ليس الأحد فيها متعلق تضرب فيها الرقاب وتقطع فيها الأيدي والأرجل وتؤخذ فيها الأموال.

۲۳۳ ﴿بقیہ بن الولید اور عبد القدوس، صفوان بن عمرو سے، انہوں نے عبد الرحمن بن جبر بن نفیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس اُمت کے اَوَّل میں نبوت اور رحمت ہوگی، پھر خلافت اور رحمت ہوگی پھر جبری بادشاہ یا بادشاہت ہوگی اس میں بھی رحمت ہوگی پھر جبر اور مُصِیبت ہوگی جس میں لوگوں کا دُکّی خُصْر نہ ہوگا۔ اس میں گردنوں کو اُڑایا جائے گا اور ہاتھوں اور پاؤں کے کاٹ دیا جائے گا اور مالوں کو چھین لیا جائے گا۔

۲۳۴. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن خالد بن يزيد عن سعيد بن أبي هلال عن حذيفة بن اليمان رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ إن هذه الأمور بدأ نبوة ورحمة ثم يكون خلافة ورحمة ثم يكون ملكا عضوضا يشربون الخمر ويلبسون الحرير ويستحلون الفروج ويصرون ويرزقون حتى يأتهم أمر الله.

۲۳۴ ﴿ابن وہب نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے خالد بن یزید سے، سعید بن ابی ہلال سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس معاملے کی ابتداء میں نبوت اور رحمت ہے پھر خلافت اور رحمت ہوگی پھر جبری بادشاہت ہوگی، لوگ شراب پیں گے، اور ریشم پہنیں گے، اور شرمگاہوں کو حلال سمجھیں گے، اُن کی مدد کی جائے گی اور اُن کو رزق دیا جائے گا حتیٰ کہ اُن پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آجائے گا۔

۲۳۵. حدثنا يحيى بن سعيد العطار عن أيوب عن قتادة عن أبي ثعلبة. عن أبي عبيدة بن الجراح رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أول هذه الأمة نبوة ورحمة ثم خلافة ورحمة ثم ملكا عضوضا ثم نصير جبرية وعبداء.

۲۳۵ ﴿یحییٰ بن سعید العطار نے، ایوب سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے ثعلبہ سے روایات کی ہے کہ ابو ثعلبہ



حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس اُمت کی ابتداء میں نبوت اور رحمت ہوگی پھر خلافت اور رحمت ہوگی پھر جبری بادشاہت ہوگی پھر ظلم، جبر اور کھیل کود ہوگا۔

○ ○ ○

۲۳۶۔ حدثنا الحكم بن نافع البهراني أخبرنا سعيد بن سنان عن أبي الزاهرية عن كثير بن مرة أبي سجرة الضرمي عن ابن عمر قال قال عمر بن الخطاب رضي الله عنهما إن الله بدأ هذا الأمر يوم بدا نبوة ورحمة ثم يعود خلافة ورحمة ثم سلطانا ورحمة ثم ملكا ورحمة ثم يعود خلافة ورحمة ثم سلطانا ورحمة ثم ملكا ورحمة ثم جبروة صلعاء يتكادمون عليها تكادم المير.

۲۳۶۔ الحكم بن نافع البهراني نے سعید بن سنان سے، انہوں نے ابی الزاہریہ سے، انہوں نے کثیر بن مرہ ابی شجرہ الضرمی سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس دن سے اللہ تعالیٰ نے اس معاملے کی ابتداء کی یہ نبوت اور رحمت تھی پھر لوٹ کر خلافت اور رحمت ہوگی پھر سلطنت اور رحمت ہوگی پھر بادشاہت اور رحمت ہوگی پھر لوٹ کر خلافت اور رحمت ہوگی پھر جبر والی مصیبت ہوگی لوگ اس میں سے چریں گے جیسے کہ کہ مے گھاس چرتے ہیں۔

○ ○ ○

۲۳۷۔ حدثنا ضمرة عن ابن شاذب عن يحيى بن أبي عمرو السيباني قال. سمعت كعبا يقول أول هذه الأمة نبوة ورحمة ثم خلافة ورحمة ثم سلطان ورحمة ثم ملك جبرية فإذا كان ذلك لبطن الأرض يومئذ خير من ظهرها.

۲۳۷۔ ضمرہ، ابن شاذب سے، وہ یحییٰ بن ابی عمرو السیبانی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس اُمت کا اوّل نبوت اور رحمت ہے، پھر خلافت اور رحمت ہے، پھر سلطنت اور رحمت ہے پھر جبری بادشاہت ہوگی، جب یہ حالت ہو جائے تب زمین کا اندرونی حصہ اس کے بیرون مجھے سے بہتر ہوگا۔

○ ○ ○

۲۳۸۔ حدثنا الحكم بن نافع أخبرنا صفوان بن عمرو عن شريح بن عبيد. عن كعب قال لا يزال لهذه الأمة خليفة يجمعهم وإمارة قائمة ويعطى الرزق والجزية حتى يبعث عيسى بن مريم عليه السلام ثم يكون هو يجمعهم ثم تقطع الإمارة.

۲۳۸۔ الحكم بن نافع نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس اُمت کے لئے ہمیشہ خلیفہ رہے گا جو انہیں اکٹھا کرے گا، اور امارت قائم رہے گی، اور رزق اور جزیہ دیا جائے گا، یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام مبعوث فرمادیئے جائیں گے۔ پھر وہ انہیں اکٹھا کریں گے۔ پھر امارت ختم ہو جائے گی۔

○ ○ ○

۲۳۹۔ حدثنا هشيم عن العوام بن حوشب عن حبيب بن أبي ثابت. أن أبا عبيدة وبشير



بن سعید ابا النعمان تذاکرا فقالا تكون نبوة ورحمة ثم حلافة ورحمة ثم ملکا عضوصا وجبرية وفساد يستحلون الفروج ويشربون الخمر ويلبسون الحرير وهم مع ذلك ينصرون ويوزقون. معرفة الخلفاء من الملوك.

۲۳۹ ہشتم نے، العوام بن حوشب سے، انہوں نے حبیب بن ابوثابت سے روایت کی ہے کہ ابوعبیدہ اور بشیر بن سعید ابونعمان رحمہ اللہ تعالیٰ آپس میں گفتگو کر رہے تھے، دونوں نے کہا کہ نبوت اور رحمت ہوگی پھر خلافت اور رحمت ہوگی پھر زبردستی اور جبری بادشاہت ہوگی اور فساد ہوگا۔ لوگ شرمگاہوں کو طال سمجھیں گے، اور شراہیں بنیں گے، اور ریشم پہنیں گے، اور اس کے باوجود ان کی مدد کی جائے گی اور انہیں رزق دیا جائے گا۔ ○ ○ ○

## بادشاہوں میں سے خلفاء کی پہچان

۲۴۰. حدثنا محمد بن یزید و ہشیم عن العوام بن حوشب قال أخبرني شيخ من بني أسد في أرض الروم عن رجل من قومه. شهد عمر بن الخطاب رضي الله عنه سأل أصحابه وفيهم طلحة والزبير وسلمان وكمب. فقال إني سألتكم عن شيء وإياكم أن تكذبوني فتهلكوني وتهلكوا أنفسكم أنشدكم بالله ما ذا تجدوني في كتبكم أخليفة أنا أم ملك. فقال طلحة والزبير إنك لتسأنا عن أمر ما نعرفه ما ندري ما الخليفة ولست بملك. فقال عمر إن يقل فقد كنت تدخل فتجلس مع رسول الله صلى الله عليه وسلم. ثم قال سلمان وذلك أنك تعدل في الرعية وتقسم بينهم بالسوية وتشفق عليهم شفقة الرجل على أهله وقال محمد بن یزید وتقضي بكتاب الله. فقال كمب ما كنت أحسب أن في المجلس أحدا يعرف الخليفة من الملك غيري ولكن الله ملأ سلمان حكما وعلمنا ثم قال كمب أشهد أنك خليفة ولست بملك. فقال له عمرو كيف ذاك. قال أجدك في كتاب الله. قال عمر تجدني باسمي. قال كمب لا ولكن بنعتك أجد نبوة ثم خلافة ورحمة. وقال محمد بن یزید خلافة على منهاج نبوة ثم ملکا عضوصا قال وقال هشيم وجبرية وملکا عضوصا. فقال عمر ما أبالي إذا جاوز ذلك رأسي.

۲۴۰ محمد بن یزید اور ہشیم نے العوام بن حوشب سے، انہوں نے شیخ بن اسد سے، انہوں نے اپنی قوم کے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اصحاب سے پوچھا جن میں طلحہ، سلمان، زبیر اور حضرت کمب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تھے، کہ میں تم سے ایک چیز کے متعلق پوچھتا ہوں تم اس میں میرے ساتھ جھوٹ بولنے سے بچتا رہو نہ تم مجھے بھی ہلاک کرو گے اور اپنی جانوں کو بھی ہلاک کرو گے، میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ تم مجھے



اپنی کتابوں میں کیا دیتے ہو؟ کیا میں خلیفہ ہوں یا بادشاہ؟ حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ آپ ہم سے ایک ایسی بات کے متعلق سوچتے ہیں جسے ہم نہیں جانتے ہمیں معلوم نہیں کہ خلیفہ کیا ہے اور آپ بادشاہ نہیں ہو! حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر یہ بات کہے تو تو کہہ سکتا ہے، اس لیے کہ آپ حضور ﷺ کے ہاں داخل ہوتے تھے اور بیٹھا کرتے تھے پھر مسلمان نے آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) رعایا میں انصاف کرتے ہیں اور ان کے درمیان برابری کے ساتھ تقسیم کرتے ہیں، اور ان پر ایسی شفقت کرتے ہیں جیسے آدمی اپنے گھوڑوں پر کرتا ہے، اور آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اللہ کی کتاب کے ساتھ فیصلہ کرتے ہیں، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میرا خیال یہ تھا کہ میرے سوا مجلس میں کوئی بھی ایسا موجود نہیں ہے جو خلیفہ اور بادشاہ کے فرق کو جاننا ہو، اللہ تعالیٰ نے مسلمان کو علم و حکمت کے ساتھ بھردیا تھا۔ پھر حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) خلیفہ ہیں بادشاہ نہیں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ کیسے؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو انہ کی کتاب میں پاتا ہوں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے میرا نام اس میں پایا ہے؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نہیں لیکن آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی صفات میں نے اس میں پائی ہیں، میں نے اس میں پایا ہے کہ نبوت ہوگی پھر نبوت کے طریقے پر خلافت ہوگی اور رحمت ہوگی پھر زبردستی اور جبر کی بادشاہت ہوگی اور ظالم بادشاہ ہوگا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب یہ چیز میرے سر سے گور جائے تو مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے۔

○ ○ ○

۲۳۱۔ حدثنا الحكم بن نافع اخبرنا صفوان بن عمرو عن ابي اليمان وشريح بن عبيد عن كعب قال. قال عمر بن الخطاب رضي الله عنه انشدك الله يا كعب اتجدني خليفة ام ملكا. قال قلت بل خليفة فاستحلفه. فقال كعب خليفة والله من خير الخلفاء وزمانك خير زمان.

۲۳۱۔ حکم بن نافع نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے ابو الیمان اور شریح بن عبید، سے انہوں نے کعب سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تجھے اللہ کا واسطہ آئے کعب! کیا تم مجھے خلیفہ پاتے ہو یا بادشاہ؟ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا بلکہ میں آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو خلیفہ پاتا ہوں میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قسم دلائی تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ خلیفہ، اور اللہ کی قسم آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بہترین خلفاء میں سے ہیں، اور آپ کا زمانہ بہترین زمانہ ہے۔

○ ○ ○

۲۳۲۔ حدثنا عثمان بن كثير عن محمد بن مباحر عن العباس بن سالم قال حدثني عمير بن ربيعة قال حدثني مغيث الأوزعي. أن عمر بن الخطاب رضي الله عنه ارسل إلى كعب فقال له كعب كيف تجد نعتي. قال خليفة قرون من حديد لا تخاف في الله لومة



الانم لم خلیفة تقتله امة ظالمین له لم یقع البلاء بعد.

۲۳۲ عثمان بن کثیر نے محمد بن مہاجر سے، انہوں نے عباس بن سالم سے، انہوں نے عمیر بن ربیعہ سے، انہوں نے مغیث الاوزاعی سے روایت کی ہے کہ، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف پیغام بھیجا پھر کہا کہ اے کعب! تم میری کیا صفت پاتے ہو؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ خلیفہ کا زمانہ لوہے کا ہوگا وہ اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرے گا۔ پھر اس کے بعد جو خلیفہ ہوگا اُسے لوگ ظلم کرتے ہوئے قتل کر دیں گے (یعنی شہید کر دیں گے)۔ پھر اس کے بعد آفات واقع ہو جائیں گی۔

○ ○ ○

۲۳۳ حدثنا محمد بن عبد اللہ النہرئی عن محمد بن إسحاق عن ابراهیم بن عقبہ عن عطاء مولى ام بكرة الأسلمیة. عن سعید بن المسیب قال الخلفاء ثلاثة وسائرهم ملوک ابوبکر وعمر وعمر. قبل له عرفا ابا بکر وعمر فمن عمر الثاني. قال إن عشتم ادر کتموه وإن متهم کان بعد کم.

۲۳۳ محمد بن عبد اللہ النہرئی نے محمد بن إسحاق سے، انہوں نے ابراہیم بن عقبہ سے، انہوں نے عطاء مولى ام بكرة الأسلمیة سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ خلفاء تو تین 3 ہیں باقی سب بادشاہ ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور حضرت عمر رحمہ اللہ کسی نے کہا کہ اس حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو تو ہم جانتے ہیں یہ دوسرا عمر کون ہے؟ تو حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اگر تم زندہ رہے تو تم اُسے پالو گے اور اگر تم مر گئے تو وہ تمہارے بعد ہوگا۔

○ ○ ○

۲۳۴ حدثنا أبو المغيرة عن ابن عیاش عن محمد بن إسحاق نحوه وزاد فيه عن حبيب بن هند الأسلمی عن سعید بن المسیب.

۲۳۴ أبو المغيرة نے ابن عیاش سے، انہوں نے محمد بن إسحاق سے، انہوں نے حبيب بن هند الأسلمی سے روایت کی ہے کہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ۔

(یہ حدیث مذکورہ بالا حدیث کی طرح ہے، لیکن ہم پھر بھی لکھ دیتے ہیں "واحدی")

خلفاء تو تین 3 ہیں باقی سب بادشاہ ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور حضرت عمر کسی نے کہا کہ اس حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو تو ہم جانتے ہیں یہ دوسرا عمر کون ہے؟ تو حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اگر تم زندہ رہے تو تم اُسے پالو گے اور اگر تم مر گئے تو وہ تمہارے بعد ہوگا۔

○ ○ ○

۲۳۵ حدثنا نعیم حدثنا بقية بن الولید عن عبد اللہ بن نعیم المعافری قال سمعت



المشخة يقولون من أمر بمعروف ونهى عن منكر فهو خليفة الله في الارض وخليفة كتابه وخليفة رسول الله صلى الله عليه وسلم.

۲۳۵ ﴿نعیم، بقیہ بن الولید سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن نعیم المعاوی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے مشائخ رحمہم اللہ تعالیٰ سے سنا ہے وہ فرماتے ہیں کہ جو شخص امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا ہے وہ زمین پر اللہ کا خلیفہ ہے اور اس کی کتاب کا خلیفہ ہے اور اس کے رسول اللہ ﷺ کا خلیفہ ہے۔

○ ○ ○

۲۳۶ . حدثنا المعتمر بن سليمان عن الأشعر بن بجير قال. قال أبو محمد النهدي لا يكون في عقب النبي صلى الله عليه وسلم ملك.

۲۳۶ ﴿المعتمر بن سليمان نے اشعر بن بجیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو محمد الہندی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ کی اولاد میں سے کوئی بادشاہ نہیں ہوگا۔

○ ○ ○

۲۳۷ . حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن إبراهيم عن همام أن عمر بن الخطاب رضي الله عنه أتاه رجل من أهل الكتاب فقال السلام عليك يا ملك العرب. فقال عمر وهكذا تجدونه في كتابكم الستم تجدون النبي ثم الخليفة ثم أمير المؤمنين ثم الملوک بعد. فقال بلى بلى.

۲۳۷ ﴿ابو معاویہ نے الأعمش سے، انہوں نے ابراہیم سے روایت کی ہے کہ، حضرت ہمام رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اہل کتاب کا ایک آدمی حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے عرب کے بادشاہ! السلام علیک، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ کیا تم اپنی کتابوں میں ایسے ہی پاتے ہو؟ کیا تم یہ نہیں پاتے کہ نبی ہوگا، پھر خلیفہ، پھر امیر المؤمنین، پھر ان کے بعد بادشاہ ہوں گے؟ اس اہل کتاب کے آدمی نے کہا کہ کیوں نہیں! کیوں نہیں!۔

○ ○ ○

۲۳۸ . حدثنا محمد بن يزيد الواسطي عن العوام بن حوشب عن رجل. عن أبي هريرة رضي الله عنه قال الخلافة بالمدينة والملك بالشام.

۲۳۸ ﴿محمد بن یزید الواسطی نے العوام بن حوشب سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خلافت مدینے میں اور بادشاہت شام میں ہوگی۔

○ ○ ○

۲۳۹ . حدثنا هشيم ومحمد بن يزيد عن العوام بن حوشب قال حدثنا سعيد بن جهمان

قال. سمعت مفيضة مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الخلافة بعدى في أمتي ثلاثون سنة قال محمد بن يزيد في حديثه فحسبوا



ذالك اكان تمام ولاية على. فقالوا السفينة انهم يزعمون ان عليا لم يكن خليفة. فقال من يزعم ذلك ابنوا الزرقاء اولى بذلك واحق.

۲۴۹ ﴿ثشم اور محمد بن يزيد نے العوام بن حوشب سے، انہوں نے سعید بن جبہ سے روایت کی ہے کہ، سفینہ نبوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خلافت میرے بعد ۳۱ سال ہوگی، حضرت محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ لوگوں نے جب حرب اکا، تو میں ۳۱ سال حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت رکھیں اور میرے بعد ۳۱ سال ہوگی، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے یہ سب سنا ہے، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے یہ سب سنا ہے، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے یہ سب سنا ہے۔

○ ○ ○

۲۵۰ حدثنا حمزة عن ابن موهب عن يحيى بن ابي عمرو السبائي قال سئل من الحرم من لم يملك المسجدين مسجد الامام ومكة من قبله من المقدس

۲۵۰ ﴿نعم و ابن موهب سے روایت کرتے ہیں کہ، یحییٰ بن ابی عمرو السبائی رحمہ اللہ تعالیٰ سے، پوچھا کہ جو آدمی دو مسجدوں میں سے کسی ایک پر بیت المقدس کا مالک نہ ہو، سفینہ نہیں ہے۔

○ ○ ○

۲۵۱ حدثنا انوليد ورشد بن عن ابن لهيعة عن ابي زرعة عن صالح قال لا خلافة بعد حمل بني أمية حتى يخرج المهدي.

۲۵۱ ﴿وید اور رشید بن عن ابی لہیعہ سے، انہوں نے ابو زرہ سے روایت کی ہے کہ صالح رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ و امیہ کے اٹھ جانے کے بعد خلافت نہیں ہوگی حتیٰ کہ حضرت مہدی کا ظہور ہو جائے۔

○ ○ ○

۲۵۲ حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن ابيوب عن حميد ابن هلال. عن عتبة بن غزوان نسمر قال لا يها لم يكن ليوه الا لنا سحت حتى تكون ملكا.

۲۵۲ ﴿عبد الرزاق، معمر سے، ابو یوب سے، حمید ابی ہلال سے روایت کرتے ہیں کہ عتبہ بن غزوہ بنی امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ خیر وارث ہے شک نہ تھم ہو چکی ہے اور پھر بادشاہت ہوگی۔

○ ○ ○

۲۵۳ حدثنا رشيد بن بن سعيد عن ابن لهيعة عن خالد بن ابي عمران. عن الحذيفة بن ايمان رضى الله عنه قال ليكون بعد عثمان رضى الله عنه اثنا عشر ملكا من بني أمية. قبل له خلفاء. قال بل ملوك.

۲۵۳ ﴿رشید بن بن سعید نے ابی لہیعہ سے، انہوں نے خالد بن ابی عمران سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن ایمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد بنو امیہ میں بارہ (۱۲) بادشاہ آئیں گے، کسی نے عرض کیا کہ خلفاء آئیں گے؟ کہا نہیں وہ بادشاہ ہوں گے۔



۲۵۴. حدثنا فضالة بن حصين الضبي سمعت يزيد بن نعمة أبا مودود الضبي قال. سمعت عتبة بن غزوان السلمي صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لم تكن نبوة قط إلا كان بعدها ملكا.

۲۵۴. فضالہ بن حصین الضبی نے بزرگوار بن نعمہ ابا مودود الضبی سے روایت کی ہے کہ عتبہ بن غزوان السلمی جو کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبوت کبھی بھی نہیں رہی مگر اس کے بعد بادشاہت آئی ہے۔

○ ○ ○

۲۵۵. حدثنا محمد بن عبد الله التيهري عن محمد بن إسحاق عن إبراهيم بن عتبة عن عطاء مولى أم بكرة الأسلمية. عن سعيد بن المسيب قال الخلفاء ثلاث وسائرهم ملوك. قيل من هؤلاء. قال أبو بكر وعمر وعمر. قيل له قد عرفنا أبا بكر وعمر فمن عمر الثاني. قال إن عثتم أدر كنموه وإن متهم كان بعدكم.

۲۵۵. محمد بن عبد اللہ التیہری نے محمد بن اسحاق سے، انہوں نے ابراہیم بن عقبہ سے، انہوں نے عطاء مولیٰ ام بکرہ الاسلمیہ سے روایت کی ہے کہ سعید بن المسیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ خلفاء تو تین ۳ ہیں اور باقی سب بادشاہ ہیں، عرض کیا گیا کہ وہ تین ۳ کون سے ہیں؟ فرمایا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر، عرض کیا گیا ہم حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تو ہم جانتے ہیں یہ دوسرا عمر کون ہے؟ فرمایا اگر تم زندہ رہے تو تم اُسے پالو گے اور اگر تم مر گئے تو وہ تمہارے بعد آئے گا۔

○ ○ ○

۲۵۶. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عن محمد بن إسحاق نحوه وزاد فيه عن حبيب بن هند الأسلمي عن ابن المسيب.

۲۵۶. ابوالمغیرہ نے ابن عیاش سے، انہوں نے محمد بن اسحاق سے، انہوں نے حبیب بن ہند الاسلمی سے، انہوں نے سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی قول نقل کیا ہے۔ (یہ حدیث مذکورہ بالا حدیث کی طرح ہے "واحدی")

○ ○ ○

۲۵۷. حدثنا هشيم عن مجالد عن عامر أخبرنا مسروق. عن عائشة رضي الله عنها قالت قلت يا رسول الله كيف هذا الأمر من بعدك. قال لي قومك ما كان فيهم خير. قلت فأي العرب أسرع فناء. قال قومك. قال قلت وكيف ذاك. قال يستحلهم الموت وينفسهم الناس. تسمية من يملك بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم.

۲۵۷. ہشیم، مجالد سے، وہ عامر سے، وہ مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ کے بعد امارت کی کیفیت ہوگی؟ ارشاد فرمایا کہ امارت تیری قوم میں رہے گی، جب تک ان میں خیر ہوگی، میں نے عرض کیا کہ عرب میں سب سے زیادہ تیزی سے کون فنا ہوں گے؟ ارشاد فرمایا تیری قوم، میں نے عرض کیا یہ کیسے ہوگا؟ فرمایا ان پر موت آپڑے گی، اور ان پر لوگ کم خرگہ ترجیح دیں گے۔

○ ○ ○



## حضرت رسول اللہ ﷺ کے بعد آنے والے امراء کے نام

۲۵۸. حدثنا ابن المبارك أخبرنا حشر بن نباتة عن سعيد بن جمهان عن سفينة مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لما بنى رسول الله صلى الله عليه وسلم مسجد المدينة جاء أبو بكر بحجر فوضعه ثم جاء عمر بحجر فوضعه ثم جاء عثمان بحجر فوضعه. فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هؤلاء يلون الخلافة بعدي.

۲۵۸ ﴿ ابن المبارک نے حشر بن نباتہ سے، انہوں نے سعید بن جمہان سے روایت کی ہے کہ سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مولا رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جب آپ ﷺ مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر فرما رہے تھے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک پتھر اٹھا کر لائے اور اُسے رکھا پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک پتھر اٹھا کر لائے اور اُسے رکھا، پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک پتھر اٹھا کر لائے اور اُسے رکھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ میرے بعد خلافت پر مامور ہوں گے۔

○ ○ ○

۲۵۹. حدثنا هشيم عن العوام بن حوشب عن حماد بن عاتشة رضي الله عنها قالت لما أسس رسول الله ﷺ مسجد المدينة جاء أبو بكر بحجر فوضعه ثم جاء عمر بحجر فوضعه ثم جاء عثمان بحجر فوضعه فقال رسول الله ﷺ هؤلاء يلون الخلافة بعدي.

۲۵۹ ﴿ ہشیم نے العوام بن حوشب سے، انہوں نے کسی اور سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضرت رسول اللہ ﷺ نے مسجد نبوی ﷺ کی بنیاد رکھی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک پتھر اٹھا کر لائے اور اُسے رکھ دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک پتھر اٹھا کر لائے اور اُسے رکھا، پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک پتھر اٹھا کر لائے اور اُسے رکھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ میرے بعد خلافت کے متوالی ہوں گے۔

○ ○ ○

۲۶۰. حدثنا يزيد بن هارون حدثنا عبد الأعلى بن أبي المساور عن عامر الشعبي. عن رجل من بني المصطلق قال بعثني قومي بنوا المصطلق إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى من يدفعون صدقاتهم بعده فأتيتهم فلقيني علي بن أبي طالب رضي الله عنه فسلأني. فقلت أرسلني قومي بنوا المصطلق إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم يسألونه إلى من يدفعون صدقاتهم بعده. فقال له علي سلمه ثم أتني فأخبرني فأتني رسول الله ﷺ فأخبره أن قومه أرسلوه يسألونه إلى من يدفعون صدقاتهم بعده. فقال ادفعوها إلى أبي بكر فرجع إلى علي فأخبره. فقال له علي ارجع إليه إلى من يدفعونها بعد أبي بكر. فسأله فقال ادفعوها إلى عمر بعده فأتني عليا فأخبره. فقال ارجع إليه فسأله إلى من



یدفعونها بعد عمر فأتاه فسأله. فقال ادفعوها إلى عثمان بن عفان فرجع إلى علي فاخبره. فقال له علي ارجع إليه فسأله إلى من يدفعونها بعد عثمان. فقال الرجل إنني لأستحيي، أن ارجع إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد هذا.

۲۶۰ ﴿ یزید بن ہارون نے عبدالاعی بن ابی الساور سے، انہوں نے عامر الشعمی سے روایت کی ہے کہ قبیلہ بنوالمصطلق کے ایک شخص نے کہا کہ مجھے میری قوم بنوالمصطلق نے رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیجا تا کہ میں ان سے پوچھوں کہ ان کے بعد ہم صدقات کس کو دیں؟ لہذا میں آپ ﷺ کی طرف آیا۔ راستے میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھ سے ملے اور مجھ سے حال پوچھا؟ میں نے کہا کہ میری قوم بنوالمصطلق نے مجھے پیغمبر ﷺ کے پاس بھیجا تا کہ میں ان سے پوچھوں کہ ان کے بعد ہم صدقات کس کو دیں؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جاؤ یہ پوچھو! پھر آپ ﷺ جو جواب دیں وہ مجھے بھی آکر بتادینا؟ وہ شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ کو بتایا کہ اُسے اس کی قوم نے یہ معلوم کرنے کے لئے بھیجا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد وہ اپنے صدقات کس کو دیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا (حضرت) ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو دینا وہ شخص حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور اُسے خبر دی، تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جاؤ حضور ﷺ کے پاس اور ان سے پوچھو کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد وہ صدقات کس کو دیں گے؟ اس شخص نے آپ ﷺ سے پوچھا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ (حضرت) ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے بعد (حضرت) عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو دینا، وہ شخص حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور اُسے خبر دی، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جاؤ حضور ﷺ کے پاس اور ان سے پوچھو کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد وہ صدقات کس کو دیں گے، وہ شخص آپ ﷺ کے پاس آیا، اور یہ بات پوچھی، آپ ﷺ نے فرمایا صدقات (حضرت) عثمان بن عفان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو دینا، وہ شخص حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور اُسے خبر دی، تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور ﷺ کے پاس واپس جاؤ اور ان سے پوچھو کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد وہ صدقات کس کو دیں گے؟ اس آدمی نے کہا کہ اب مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس جانے میں شرم آتی ہے۔

○ ○ ○

۲۶۱. حدثنا أحمد بن موسى حدثنا عبد الرحمن بن زياد قال حدثني أبو يزيد عبد الملك بن أبي كريمة قال. حدثني عمرو بن لبيد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم اشترى بكرة من أعرابي بدين نظره فأدبر الأعرابي فلقى علي بن أبي طالب رضي الله عنه. فقال علي للأعرابي إن قبض الله رسوله حقك إلى من فرجع الأعرابي إلى رسول الله. فقال من لي بحقي إن أتى عليك الموت. قال أبو بكر الصديق لك بحقك فأدبر الأعرابي فلقبه علي أيضا. فقال ما قال لك رسول الله. قال حقي إلى أبي بكر الصديق. قال فإن أبا بكر يموت قال فرجع الأعرابي فقال يا رسول الله إن مات أبو بكر فإلى من حقي. فقال إلى عمر بن الخطاب فأدبر الأعرابي فلقبه علي. فقال ما قال لك رسول



اللہ۔ قال حقى الى عمر قال فان عمر يموت. قال صدقت لرجع لقال يا رسول الله فان عمر يموت فمن لى به. قال حقك الى عثمان. قال فادبر الاعرابى فلقبه على. لقال ما قال لك رسول الله. قال حقى الى عثمان. قال فان مات عثمان. قال لرجع الى النبى قال فان عثمان يموت يا رسول الله فالى من حقى قال فالى الذى ارسلك.

﴿۲۶۱﴾ اسد بن موسى نے عبدالرحمن بن زیاد سے، انہوں نے ابویزید سے، انہوں نے عبدالملک بن ابوکرمیر سے روایت کی ہے کہ عمرو بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دیہاتی سے اونٹ ادھار خریدا، وہ دیہاتی جانے لگا تو اس کی ملاقات حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی، تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیہاتی سے کہا اگر اللہ اپنے رسول ﷺ کی روح قبض کر لے تو تیرا ادھار کون دے گا؟ وہ دیہاتی آپ ﷺ کے پاس واپس لوٹ کر آیا اور کہنے لگا کہ اگر آپ ﷺ پر موت آجائے تو میرا حق کون ادا کرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا (حضرت) ابوبکر صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تیرا حق تجھے ادا کرے گا، وہ دیہاتی واپس ہوا، تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر اس سے ملے اور اس سے پوچھا کہ آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟ دیہاتی نے کہا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرا حق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دے دے گا، تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے کہا کہ حضور ﷺ کے پاس جاؤ اور کہو کہ اگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوت ہو جائیں تب میرا حق کون دے گا؟ وہ دیہاتی واپس گیا اور کہنے لگا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ اگر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوت ہو جائیں تب میرا حق کون دے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ (حضرت) عمر بن الخطاب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تیرا حق دے گا، وہ دیہاتی واپس ہوا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سے ملے اور پوچھا کہ تجھے رسول اللہ ﷺ نے کیا کہا ہے؟ دیہاتی نے کہا کہ آپ صحیح کہتے ہیں، وہ دیہاتی واپس گیا اور کہنے لگا اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوت ہو جائیں تب میرا حق کون دے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا تیرا حق (حضرت) عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ دے گا، وہ دیہاتی واپس ہوا، تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سے ملے اور پوچھا کہ تجھے رسول اللہ ﷺ نے کیا کہا ہے؟ دیہاتی نے کہا کہ میرا حق حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ دے گا، تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اگر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوت ہو جائیں تو پھر وہ دیہاتی آپ ﷺ کے پاس لوٹ کر آیا اور کہنے لگا اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوت ہو جائیں تب میرا حق کون دے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا پھر تیرا حق وہ دے گا جو تجھے بھیج رہا ہے۔

○ ○ ○

۲۶۲. حدثنا ابن المبارك عن يونس عن الزهري قال حدثني من سمع جابر بن عبد الله رضي عنهما يقول رأى رجلاً صالحاً الليلة كان أبابكر نبط برسول الله لم يبط عمر بابي بكر لم يبط عثمان بعمر قال حابر فلما قفنا الرجل انصالح رسول الله وهؤلاء ولاية الأمر من بعده.

﴿۲۶۲﴾ ابن المبارک، یونس سے، وہ الزہری سے، انہوں نے ایف مخض سے روایت کی ہے کہ جابر بن عبد اللہ رضی



اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں کہ ایک نیک آدمی نے خواب دیکھا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کو کمر سے پکڑے ہوئے ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کمر سے پکڑا ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کمر سے پکڑا ہے، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم حضور ﷺ کی مجلس سے کھڑے ہوئے تو ہم نے کہا کہ یہ خواب دیکھنے والا رجل صالح حضرت رسول اللہ ﷺ خود تھے، اور یہ تمام افراد رسول اللہ ﷺ کے بعد حکومت کے متولی ہوں گے۔

۲۶۳۔ حدثنا ابن عاصم عن ابن عون عن محمد بن سيرين عن عقبة بن اوس السدوسي قال قال عبد الله بن عمرو ابوبكر الصديق اصبت اسمه عمر الفاروق قرن من حديد اصبت اسمه ابن عفان ذوالنور قتل مظلوما اوتى كفلين من الرحمة ملك الارض المقدسة معاوية وابنه قالوا الا تذكر حسنا الا تذكر حسينا. قال فعاد لمثل كلامه حتى بلغ معاوية وابنه وزاد السفاح وسلام ومنصور وجابر والامين وامير العصب كلهم لا يرا مثله ولا. يدرك مثله كلهم من بني كعب بن لؤي فيهم رجل من قحطان منهم من لا يكون الا يومين منهم من يقال له لتبايعنا او لنقتلك فان لم يبايعهم قتلوه آخر

۲۶۳۔ ابن علیہ نے ابن عوف سے، انہوں نے محمد بن سیرین سے، انہوں نے عقبہ بن اوس السدوسی سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تم نے اس کا نام پالیا، حضرت عمر فاروق لو ہے کا ایک دور ہے تم نے اس کا نام بھی پالیا حضرت عثمان بن عفان کو مظلوماً شہید کیا گیا جسے رحمت کے دو حصے ملے، مقدس زمین کے بادشاہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کا بیٹا ہے، لوگوں نے کہا کہ کیا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر نہیں کرتے؟ کیا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ذکر نہیں کرتے؟ تو حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بات دہرائی یہاں تک کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اس کے بیٹے تک پہنچے، پھر مزید نافذ کر کے فرمایا کہ السفاح، سلام، منصور، جابر، امین، امیر العصب ہوں گے، نہ ان کا مثل دیکھا جائے گا نہ ان کے مثل پایا جائے گا، یہ سب کے سب بنی کعب بن لؤی کے قبیلے سے ہوں گے، ان میں سے ایک قحطان قبیلے سے ہوگا، ان میں سے بعض صرف دو دن حکمران رہیں گے، ان میں سے بعض سے کہا جائے گا کہ تم ہماری بیعت کر لو ورنہ ہم تمہیں قتل کر دیں گے اگر وہ ان کی بیعت نہیں لے گا تو وہ اسے قتل کر دیں گے۔

الجزء الأول يتلوه في الذي يليه إن شاء الله تعالى حدثنا محمد بن ثور وعبد الرزاق والحمد لله وحده وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم تسليما. بسم الله الرحمن الرحيم وهو حسبي. أخبرنا أبو بكر محمد بن عبد الله بن أحمد بن ريدة أخبرنا أبو القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب الطبراني قال أخبرنا أبو زيد عبد الرحمن بن حاتم المرادي بمصر سنة ثمانين ومئتين حدثنا نعم بن حماد.



پہلا جزء اختتام پذیر ہوا اس کے بعد جو جزء ہے اس کی حدیث

کے پہلے راوی محمد بن ثور اور عبدالرزاق ہے۔

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَخَدَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا ۝

ہمیں خبر دی ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن احمد بن ریزہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی رحمہم اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابو زید عبدالرحمن بن حاتم المرادی بمصر میں 240 ہجری میں ہمیں حدیث سنائی غیم بن حماد المروزی رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ نے۔

○ ○ ○

۲۶۳۔ حدثنا محمد بن ثور وعبد الرزاق عن معمر عن أيوب عن محمد بن سيرين عن

عقبة بن أوس. عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما قال وجدت في بعض

الكتب يوم غزونا يوم اليرموك أبو بكر الصديق أصبتم اسمه عمر الفاروق قرن من حديث

أصبتم اسمه عثمان ذو النورين أوتي كفتلين من الرحمة لأنه قتل مظلوما أصبتم اسمه ثم

يكون سفاح لم يكون منصور لم يكون مهدي لم يكون الأمين لم يكون سين وسلام يعني

صلاحا وعالية لم يكون أمير الغضب ستة منهم من ولد كعب بن لؤي ورجل من لخطان

كلهم صالح لا يرى مثله قال محمد وقال أبو الجلد يكون على الناس ملوك بأعمالهم.

۲۶۳۔ محمد بن ثور اور عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے، ایوب سے، انہوں نے محمد بن سيرين سے، انہوں نے

عقبہ بن اوس سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما، جب ہم نے یرموک کی جنگ کی تو میں نے

بعض کتابوں میں پایا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس کا نام پایا، حضرت عمر الفاروق لو ہے کا سینک تم نے اس

کا زمانہ پایا، حضرت عثمان ذوالنورین جسے رحمت کے دو حصے دیئے گئے، اس لئے کہ انہیں ظلماً قتل کیا گیا، تم نے اس کا نام

پایا، پھر سفاح پھر منصور پھر مہدی پھر امین ہوگا، پھر سین اور سلام ہوگا یعنی درستی اور عافیت ہوگی، پھر چہ، غضب والے امیر ہوں

گے، ان میں سے بعض کعب بن لؤی کی اولاد میں سے ہوں گے، اور ایک آدمی قحطانی ہوگا جو نیک اور بے مثل ہوگا، حضرت محمد رحمہ

اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت ابوالجند رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ لوگوں پر بادشاہ ان کے اعمال کے مطابق ہوں گے۔

○ ○ ○

۲۶۵۔ حدثنا عبد الوهاب النقفی عن هشام عن ابن سيرين عن عقبة بن أوس عن عبد

الله بن عمرو نحوه.

۲۶۵۔ عبد الوہاب النقفی نے هشام سے، انہوں نے ابن سيرين سے، انہوں نے عقبہ بن اوس سے روایت کی ہے



کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب ہم نے یرموک کی جنگ لڑی تو میں نے بعض کتابوں میں پایا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس کا نام پالیا، حضرت عمر الفاروق لوہے کا سینک تم نے اس کا زمانہ پالیا، حضرت عثمان ذوالنورین جسے رحمت کے دو حصے دیئے گئے، اس لئے کہ اُسے ظلماً قتل کیا گیا، تم نے اس کا نام پالیا، پھر سفاح پھر منصور پھر مہدی پھر امین ہوگا، پھر سین اور سلام ہوگا یعنی درستی اور عافیت ہوگی، پھر چھ ۶ غضب والے امیر ہوں گے، ان میں سے بعض کعب بن لؤی کی اولاد میں سے ہوں گے، اور ایک آدمی قحطانی ہوگا نیک اور بے مثل ہوگا، حضرت محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت ابوالجہل رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ لوگوں پر بادشاہ ان کے اعمال کے مطابق ہوں گے۔

○ ○ ○

۲۶۶. حدثنا الوليد بن مسلم عن سعيد عن قتادة عن عبد الله ابن عمرو نحوه إلا أنه

قال لا ترون بعدهم مثلهم.

۲۶۶) الوليد بن مسلم، سعيد سے، وہ قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ، حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب ہم نے یرموک کی جنگ لڑی تو میں نے بعض کتابوں میں پایا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس کا نام پالیا، حضرت عمر الفاروق لوہے کا سینک تم نے اس کا زمانہ پالیا، حضرت عثمان ذوالنورین جسے رحمت کے دو حصے دیئے گئے، اس لئے کہ اُسے ظلماً قتل کیا گیا، تم نے اس کا نام پالیا، پھر سفاح پھر منصور پھر مہدی پھر امین ہوگا، پھر سین اور سلام ہوگا یعنی درستی اور عافیت ہوگی، پھر چھ ۶ غضب والے امیر ہوں گے، ان میں سے بعض کعب بن لؤی کی اولاد میں سے ہوں گے، اور ایک آدمی قحطانی ہوگا جو نیک اور بے مثل ہوگا، حضرت محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت ابوالجہل رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ لوگوں پر بادشاہ ان کے اعمال کے مطابق ہوں گے، تم ان کے بعد ان کے جیسے نہ دیکھ پاؤ گے!

○ ○ ○

۲۶۷. حدثنا الوليد حدثنا سعيد بن عبد العزيز عن حدثه. أن رسول الله صلى الله

عليه وسلم قال بليكم عمرو وعمر ويزيد والوليد والوليد ومروان ومروان ومحمد

ومحمد. سمعت محمد بن فضيل عن السري بن إسماعيل عن عامر الشعبي عن سفيان

بن الليث قال سمعت حسن بن علي رضي الله عنهما يقول سمعت رسول الله صلى الله

عليه وسلم يقول لا تذهب الأيام والليالي حتى يجتمع أمر هذه الأمة على رجل واسع

السرم ضخم البطم يأكل ولا يشبع وهو عوي.

۲۶۷) الوليد نے سعيد بن عبد العزیز سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

فرمایا کہ تمہارے امیر ہوں گے، عمرو اور عمر یزید اور یزید، الولید اور الولید، مروان اور مروان، محمد اور محمد، میں نے محمد بن فضیل رحمہ

اللہ تعالیٰ سے اس نے حضرت السری بن اسماعیل رحمہ اللہ تعالیٰ سے اس نے حضرت عامر الشعبي رحمہ اللہ تعالیٰ سے اس نے حضرت

سفيان بن الليث رحمہ اللہ تعالیٰ سے اس نے حضرت حسن بن علي رضي الله عنهما سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ



آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رات اور دن نہ ختم ہوں گے حتیٰ کہ اس اُمت کا عالمہ ایک ایسے آدمی پر جمع ہوگا جو سب آنتوں والا اور بڑے حلق والا ہوگا کھائے گا لیکن سیر نہ ہوگا وہ (م، ع، وی،) ہے۔

○ ○ ○

۲۶۸. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن شمر بن عطيہ عن هلال بن يساف قال حدثني البريد الذي بعثه معاوية إلى صاحب الروم يسأله من الخليفة بعد عثمان. قال لدعي صاحب الروم مصحفا فنظر فيه. فقال الخليفة بعده معاوية صاحبك الذي أرسلك.

۲۶۸. ابو معاویہ نے الأعمش سے، انہوں نے شمر بن عطیہ سے روایت کی ہے کہ، ہلال بن یساف رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھے اس پیغام رساں نے یہ بات بتلائی ہے جسے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روم کے بادشاہ کی طرف یہ معلوم کرنے کے لئے بھیجا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد خلیفہ کون ہوگا، اس رومی بادشاہ نے ایک کتاب منگائی اور اسے دیکھا۔ پھر کہا کہ (حضرت) عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے بعد خلیفہ (حضرت) معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہوگا، تیرا وہ صاحب جس نے تجھے بھیجا ہے۔

○ ○ ○

۲۶۹. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي صالح قال كان معاوية يسير مع عثمان فجعل الحادي يقول ..... إن الأمير بعده علي.... وفي الزبير خلف رضي. فقال كعب ومعاوية يسير في ناحية الموكب على بئلة شهباء فقال كعب الأمير بعده صاحب البئلة الشهباء.

۲۶۹. ابو معاویہ نے، اعمش سے روایت کی ہے کہ، ابوصالح رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ جا رہے تھے، اچانک ایک غیبی صدا آئی کہ (حضرت) عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے بعد امیر (حضرت) علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہوگا حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قافلے کے ایک طرف ہو کر فخر پر سوار تھے، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ امیر اس کے بعد یہ فخر والا ہوگا۔

○ ○ ○

۲۷۰. حدثنا ابن وهب حدثنا ابن لهيعة عن الحارث بن يزيد قال سمعت عتبة بن راشد الصدفي قال سمعت عبد الله بن الحجاج ونحن ننتظر عبد الله بن عمرو يخرج علينا قال. سمعت الآن عبد الله بن عمرو يقول يكون بعد الجبارين الجاهل بجبر الله به أمة محمد صلى الله عليه وسلم ثم المهدي ثم المنصور ثم السلام ثم أمير العصب فمن قدر على الموت بعد ذلك فليمت.

۲۷۰. ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے الحارث بن یزید سے، انہوں نے عتبہ بن راشد الصدفی سے



روایت کی ہے کہ عبداللہ بن الحجاج رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی سنا، حالانکہ ہم حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکلنے کا انتظار کر رہے تھے، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دو (2) جباروں کے بعد ایک جابر آئے گا جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اُمّت محمد ﷺ کو جوڑ دے گا، پھر مہدی، پھر منصور، پھر سلام، پھر امیر العصب آئے گا، پھر اس کے بعد جو موت پر قدرت رکھتا ہے اُسے مَر جانا چاہیے۔

○ ○ ○

۲۷۱۔ حدثنا ضمروہ عن ابن شاذب عن أبي المنهال عن أبي زياد عن كعب قال. إن الله تعالى وهب لإسماعيل عليه السلام من صلبه اثني عشر قبيما الضلهم وخيرهم أبو بكر الصديق وعمر بن الخطاب وعثمان ذو النور يقتل مظلوما يؤتى أجره مرتين وملك الشام وابنه والسفاح ومنصور وسين وسلام يعني صلاحا وعالية.

۲۷۱۔ ضمروہ نے ابن شاذب سے، انہوں نے ابی المنہال سے، انہوں نے ابی زیاد سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ان کی اولاد میں بارہ (12) سربراہ بخشے ہیں، ان میں سے افضل اور بہترین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، اور حضرت عثمان ذو النورین جسے ظلماً قتل کیا گیا، جسے دو ہزار اجر ملا، اور شام کا بادشاہ اور اس کا بیٹا ہے، اور سفاح اور منصور اور سین اور سلام ہے یعنی صلاح اور عالیت ہے۔

○ ○ ○

۲۷۲۔ حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن يزيد بن عمرو المعافري عن يدوم الحميري سمع تبع بن عامر يقول بعش السفاح أربعين سنة اسمه في التوراة طائر السماء.

۲۷۲۔ ابن وہب نے، ابن لہیعہ سے انہوں نے، یزید بن عمرو المعافری سے، انہوں نے یدوم الحمیری سے روایت کی ہے کہ تبع بن عامر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ سفاح چالیس 40 سال زندہ رہے گا اس کا نام تورات میں آسمانی پرندہ ہے۔

○ ○ ○

۲۷۳۔ حدثنا ابن وهب عن عبد الرحمن بن زياد بن أنعم عن أبي عبد الرحمن الحبلي عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما قال سبلى أمر هذه الأمة خلفاء يتوالون كلهم صالح وعليهم تفتح الأرضين كلها أولهم جابر. قال ابن أنعم يجبر الله الناس على يديه والثاني المفرح وهو كالطيرة لفروخها والثالث ذو العصب يمكث أربعين سنة لا خير في الدنيا بعدهم قال ونسيت ما قال في ذي العصب وهو رجل صالح.

۲۷۳۔ ابن وہب نے عبدالرحمن بن زیاد بن أنعم سے، انہوں نے ابی عبدالرحمن الحبلی سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما قال سبلى أمر هذه الأمة خلفاء يتوالون كلهم صالح وعليهم تفتح الأرضين كلها أولهم جابر. قال ابن أنعم يجبر الله الناس على يديه والثاني المفرح وهو كالطيرة لفروخها والثالث ذو العصب يمكث أربعين سنة لا خير في الدنيا بعدهم قال ونسيت ما قال في ذي العصب وهو رجل صالح.



جابر کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو اس کے ہاتھوں پر جمع کرے گا، دوسرا فرصت پہنچانے والا ہوگا، وہ لوگوں کے لئے ایسے ہوگا جیسے پروردہ اپنے بچوں کے لئے، اور تیسرا پٹھوں والا ہوگا، وہ چالیس 40 سال رہے گا، ان کے بعد دنیا میں کوئی خیر نہیں، راوی کہتے ہیں کہ میں بھول گیا کہ انہوں نے پٹھوں والے کے متعلق کیا فرمایا اور وہ بہر حال نیک آدمی ہوگا۔

○ ○ ○

۲۷۴. حدثنا عثمان بن كثير بن دينار عن محمد بن مهاجر عن العباس بن سالم أن عمير بن ربيعة حدثه عن مغيث الأوزاعي حدثه أن عمر سال كعبا. كيف يجد نعته قال قرن من حديد قال لا يخاف لي الله لومة لائم. قال ثم مه. قال ثم يكون من بعدك خليفة تقتله أمته ظالمين له. قال ثم مه. قال يم يقع البلاء بعد.

۲۷۴ عثمان بن كثير بن دينار نے محمد بن مهاجر سے، انہوں نے عباس بن سالم سے، انہوں نے عمیر بن ربیعہ سے، انہوں نے حضرت مغيث الاوزاعي سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ وہ اُسے کس صفت والا پاتے ہیں؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا لو ہے کاسینک ہے، اللہ تعالیٰ کے معاملے میں کسی کی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا پھر کیا ہے؟ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ پھر آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے بعد ایک خلیفہ ہوگا جسے اس کے لوگ ناحق قتل کریں گے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ پھر کیا ہوگا؟ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اس کے بعد مصائب واقع ہوں گے۔

○ ○ ○

۲۷۵. حدثني أبو المغيرة عن ابن عباس قال حدثنا الثقات من مشايخنا عن كعب أنه التقى هو ويشوع وكان عالما قارئا للكتب قبل مبث النبي صلى الله عليه وسلم فلذا كرا أمر الدنيا وما يحدث فيها. فقال يشوع يظهر نبي يظهر دينه على الأديان كلها وأمه على الأمم يأمرون بالمعروف وينهون عن المنكر. قال كعب صدقت. فقال له يشوع هل عندك علم من ملوكهم يا كعب. قال نعم بملك الناصب عشر ملكا منهم أولهم صديق يموت موتا ثم الفاروق يقتل قتلا ثم الأمين يقتل قتلا ثم رأس الملوكة يموت موتا ثم صاحب الأحرار يموت موتا ثم جبار يموت موتا ثم صاحب العصب وهو آخر الملوكة يموت موتا ثم بملك صاحب العلامة يموت موتا فاما الفتن فإنها تكون إذا قتل ابن ما حق الذهبات فعند ذلك يسلط البلاء ويرفع الرخاء وعند ذلك يكون أربعة ملوك من أهل بيت صاحب العلامة ملكان لا يقرأ لهما كتاب وملك يموت على فراشه يكون



مکنہ قليل و ملک یحییء من قبل الجرف علی یدیه یکون البلاء و علی یدیه تکسر  
الاکلیل یقیم علی حمص عشورین و مائة صباح یأتیه الفزع من قبل ارضه لیرتحل منها  
فیقع البلاء بالجرف ویقع البلاء بینهم۔

۲۷۵ ﴿ ابوالخیر ؓ نے ابن عیاش سے، انہوں نے ثقہ مشائخ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
اور یثوع کی باہم ملاقات ہوئی یثوع عالم تھا اور کتاب کا پڑھنے والا تھا۔ یہ ملاقات نبی کریم ﷺ کی بعثت سے پہلے ہوئی۔  
انہوں نے باہم دنیا کے متعلق اور جو کچھ اس میں ہونے والا ہے اس کا مذاکرہ کیا۔ یثوع نے کہا کہ ایک نبی ظاہر ہوگا اور اس کا دین  
تمام اديان پر اور اس کی اُمت تمام اُمتوں پر غالب ہو جائے گی، وہ نیکی کا حکم کریں گے اور برائی سے منع کریں گے حضرت کعب رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ آپ سچ کہتے ہیں یثوع نے کہا کہ اے کعب! کیا تجھے ان کے بادشاہوں کا کچھ علم ہے؟ تو حضرت کعب رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہاں ان میں سے بارہ (12) کو قتل کر دیا جائے گا۔ پھر اُمین ہوگا جسے قتل کر دیا جائے گا۔ پھر بادشاہوں کا سردار ہوگا  
وہ اپنی موت مرے گا۔ پھر چوکیداروں والا ہوگا وہ بھی اپنی موت مرے گا۔ پھر چٹھوں والا ہوگا  
وہ آخری بادشاہ ہوگا جو اپنی موت مرے گا پھر علامت والا بادشاہ ہوگا وہ بھی اپنی موت مرے گا۔

جب سابقہ آثار مٹانے والا قتل کر دیا جائے گا پھر اس وقت بلائیں مسلط کر دی جائیں گے اور کشادگی ختم ہو جائے گی۔  
اس وقت صاحب علامت کے گھر والوں سے چار 4 بادشاہ ہوں گے دو 2 بادشاہ تو ایسے ہوں گے کہ جن کے لئے کتاب نہیں پڑھی  
جائے گی اور ایک بادشاہ ہوگا جو اپنے بہتر پر مرے گا اور اس کا ٹھہرنا بہت کم ہوگا اور ایک بادشاہ مقام جرف کی طرف سے آئے  
گا اس کے ہاتھوں پر مصائب ہوں گے اور اس کے ہاتھوں سے تاجر لٹیں گے، وہ حمص میں 120 دنوں تک قیام کرے گا۔ اُسے ایک  
ڈرکی خبر اپنی سرزمین کی طرف سے پہنچے گی۔ وہاں اپنی سرزمین سے کوچ کر جائے گا۔ پھر جرف میں مصائب آپڑیں گے اور ان  
کے درمیان مصائب واقع ہو جائیں گے۔

○ ○ ○

۲۷۶۔ حدثنا الولید بن مسلم عن مروان بن جناح عن یونس بن میسرۃ الجبلانی قال۔  
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هذا الامر کائن بالمدينة ثم بالشام ثم بالجزيرة ثم  
بالمراق ثم بالمدينة ثم ببیت المقدس فاذا کالت ببیت المقدس لثم عقر دارها ولا ینخرج  
من قوم لیمود الیہم۔

۲۷۶ ﴿ ولید بن مسلم نے مروان بن جناح سے روایت کی ہے کہ حضرت یونس بن میسرہ الجبلانی رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ  
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ! اقتدار مدینہ میں ہوگا۔ پھر شام میں پھر جزیرہ میں۔ پھر عراق میں۔ پھر مدینہ میں۔  
پھر بیت المقدس میں۔ جب بیت المقدس میں خلافت ہوگی تو خلافت کے پھرنے کو روک دیا جائے گا، اور جس قوم سے خلافت نکل  
جائے گی پھر دوبارہ ان کی طرف نہیں لوٹے گی۔

○ ○ ○



۲۷۷. حدثنا عبد القدوس عن أرطاة بن المنذر قال. بلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أنزلت النبوة على لي ثلاثة أمكنة مكة والمدينة والشام فإذا خرجت من أحدهن لم ترجع إلى يوم القيامة.

﴿۲۷۷﴾ عبد القدوس کہتے ہیں کہ حضرت أرطاة بن منذر فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ پر نبوت تین 3 جگہوں پر نازل ہوئی مکہ میں، مدینہ میں اور شام میں جب ان میں سے کسی ایک سے بھی یہ نکل جائے گی تو قیامت تک لوٹ کر نہ آئے گی۔

۲۷۸. حدثنا ابن وهب حدثنا ابن لهيعة عن عباس بن عباس قال سمعت يعطرب بن حمرة يقول أخبرني عمي معدي كرب بن عبد كلال يقول. قال لنا كعب الأحبار إن منصور خامس خمس عشرة خليفة.

﴿۲۷۸﴾ ابن وهب نے ابن لہیعہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عباس بن عباس رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت یعطرب بن حمرة رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے چچا حضرت معدی کرب بن عبد کلال رحمہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت کعب ابن الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ منصور پندرہ 15 خلفاء میں سے پانچواں ہوگا۔

۲۷۹. حدثنا الوليد بن مسلم عن ابن لهيعة عن يزيد بن قوذر عن تبيع عن كعب قال. المنصور منصور بنی هاشم.

﴿۲۷۹﴾ ولید بن مسلم نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے یزید بن قوذہ سے انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ منصور بنی ہاشم کا منصور ہے۔

۲۸۰. حدثنا الوليد بن ابن لهيعة عن الحارث بن يزيد الحضرمي عن الفضل بن عفيف الدؤلي. عن عبد الله بن عمرو أنه قال يا معشر اليمن تقولون إن المنصور منكم فلا والذي نفسي بيده إنه لقرشي أبوه ولو شاء أن أنسبه أقصى جد هو له فعلت.

﴿۲۸۰﴾ ولید نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے حارث بن یزید الحضرمی سے، انہوں نے فضل بن عفف الدؤلی سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے یمن کی جماعت تم کہتے ہو کہ منصور تم میں سے ہے، نہیں اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ قریشی ہے، قریشی النسل ہے، اگر میں چاہوں تو میں اس کے آخری دادے تک تمہیں اس کا نسب بتا سکتا ہوں۔

۲۸۱. قال نعم سمعت من يذكر عن ابن عون عن محمد قال السلام الذي يكون بعد معاوية.

﴿۲۸۱﴾ نعم نے ایک شخص سے، اُس نے ابی عون سے روایت کی ہے کہ حضرت محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سلام



وہ ہے جو حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد ہوگا۔

۲۸۲. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن يزيد بن عمرو المعافري عن يدوم الحميري

سمع تبيع بن مامر يقول السفاح يعيش أربعين سنة اسمه في التوراة طائر السماء.

۲۸۲. ابن وهب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے یزید بن عمرو المعافری سے، انہوں نے یدوم الحمیری سے روایت

کی ہے کہ حضرت تبیع بن عامر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ”السفاح“ چالیس 40 سال زندہ رہے گا، اس کا نام تورات میں آسمان کا پرندہ ہے۔

۲۸۳. حدثنا الوليد بن مسلم عن جراح عن أرطاة قال أمير العصب ليس من ذی

ولا ذو ولكنهم يسمعون صوتا ما قاله انس ولا جان بايعوا فلانا باسمه ليس من ذی ولا ذو

ولكنه خليفة يمانی قال الوليد ولي علم كعب انه يمانی قرشی وهو أمير العصب

والعصب اهل اليمن ومن تبعهم من سائر الذين اخرجوا من بيت المقدس.

۲۸۳. الولید بن مسلم نے جراح سے روایت کی ہے کہ حضرت أرطاة رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ”عصب“

کا امیر نہ ان میں سے ہوگا نہ ان میں سے ہوگا، لیکن سب لوگ ایک آواز سنیں گے، جو نہ انسان کی ہوگی اور نہ جنات کی ہوگی، کہ فلاں کی بیعت کر لو، اس کا نام لیا جائے گا، وہ نہ اس میں سے ہوگا نہ اس میں سے ہوگا لیکن وہ یعنی خلیفہ ہوگا، حضرت ولید رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جانتے تھے کہ وہ یمانی ہوگا قریشی ہوگا، وہ ”عصب“ کا امیر ہوگا ”عصب“ اہل یمن کے لوگ ہیں اور ان کے بعد وہ تمام لوگ جو بیت المقدس سے نکالے جائیں گے۔

۲۸۴. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن ابن أبي ذئب عن سعيد بن أبي سعيد المقبري.

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال لا تذهب الأيام والليالي حتى يسوق الناس رجل من قحطان.

۲۸۴. عبد الرزاق نے معمر سے، انہوں نے ابن ابی ذئب سے، انہوں نے سعید بن ابی سعید المقبری سے روایت

کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رات اور دن ختم نہ ہوں گے لوگوں کو ایک قحطانی آدمی ہنکائے گا۔

۲۸۵. حدثنا الوليد بن مسلم عن شيخ عن يزيد بن الوليد الخزاعي عن كعب قال.

يملك ثلاثة من ولد العباس المنصور والمهدي والسفاح.



۲۸۵ ﴿ الولید بن مسلم نے شیخ سے، انہوں نے یزید بن الولید الخزاعی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں تین بادشاہوں گے، منصور السفاح، المہدی۔

○ ○ ○

۲۸۶. حدثنا الولید عن ابن لہیعہ عن عبد الرحمن بن قیس بن جابر الصدفی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یكون بعد الجہارۃ رجل من اہل بیتی یملأ الارض عدلا ثم القحطانی بعده والذي بعثنی بالحق ما هو دونہ.

۲۸۶ ﴿ الولید نے، ابن لہیعہ سے روایت کی ہے کہ عبدالرحمن بن قیس بن جابر الصدفی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جبارین کے بعد میرے اہل بیت کے ایک مرد کی حکومت ہوگی جو زمین کو انصاف سے بھر دے گا، پھر اس کے بعد قحطانی آئے گا اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے وہ اس سے کم نہ ہوگا۔

○ ○ ○

۲۸۷. حدثنا ہشیم عن العوام بن حوشب عن حذیلہ. عن علی قال الائمة من قریش

خیارہم علی خیارہم وشرارہم علی شرارہم الا الجاہلیۃ.

۲۸۷ ﴿ ہشیم نے العوام بن حوشب سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پیشوا قریش میں سے ہوں گے ان میں سے اچھے اچھوں پر اور برے برے برے پر حکومت کریں گے، خبردار سن لو! قریش کے بعد صرف جاہلیت ہے۔

○ ○ ○

۲۸۸. حدثنا عبد الملک بن عبد الرحمن ابو ہشام اللہامی قال. حدثنی عمر بن

عبد الرحمن اللہامی قال وجد حجر فی قبر نطفان. قال عبد الرحمن ادرکت ذلک

مکتوب فیہ بالمسند خوری وطری کمل لسک زعلی وجمادی وبنلک حلی و معرزی

بح ہشور عاد تکون ہک ہجری بجمہر الاخیار ثم للہش الشرار ثم الفارس الاحرار ثم

لقریش التجار ثم حار محار جنع حار وکل مرہ ذو شعیب زحر وھمدی زجرہ عنہ مغوار.

۲۸۸ ﴿ عبد الملک بن عبد الرحمن ابو ہشام اللہامی کہتے ہیں کہ عمر بن عبد الرحمن اللہامی فرماتے ہیں کہ "نطفان" کی

قبر میں ایک پتھر پایا گیا، حضرت عبدالرحمن رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے اس کو پڑھا تو اس میں لکھا تھا تو اس میں مسند زمان میں لکھا تھا کہ:

خوری، وطری، کمل لسک زعلی وجمادی وبنلک حلی و معرزی ہشور عاد تکون

ہک ہجری.

مطلب یہ کہ قبیلہ حمر کے معزز لوگوں کی حکومت ہوگی۔ پھر شریر جمعیوں کی۔ پھر آزاد قاریوں کی پھر تاجر قریش کی، پھر حار



بحار ہوں گے، بحار، ہر گرم کوڈ حانپ لے گا۔ اور ہر کڑوے کو بھی ڈھانپ لے گا۔ وہ شحیر، زحر اور معدی والا ہوگا اُسے بخوار روکے گا۔

○ ○ ○

۲۸۹. حدثنا عثمان بن كثير والحكم بن نافع عن سعيد بن مسنان عن الوليد بن عامر

النولی عن یزید بن حمیر. عن كعب قال قيل لمن الملك ظفار قال لحمير الأخيار قيل

لمن الملك ظفار قال للحبش الشرار قيل لمن الملك ظفار قال الفارس الأحرار قيل

لمن الملك ظفار قال لقريش التجار قيل لمن الملك ظفار قال إلی حمير بحار وقال

الحكم لحمير التجار.

﴿۲۸۹﴾ عثمان بن کثیر اور احکم بن نافع نے، سعید بن مسنان سے انہوں نے الولید بن عامر النولی سے، انہوں نے یزید

بن حمیر سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کہا گیا ہے کہ کس کیلئے بادشاہت کامیاب ہوگی؟ فرمایا پسندیدہ حمیر کے لئے۔ کہا گیا کہ کس کے لئے۔ بادشاہت کامیاب ہوگی؟ فرمایا شریحہ جیشیوں کے لئے، کہا گیا کس کیلئے بادشاہت کامیاب ہوگی؟ فرمایا آزاد فارسیوں کے لئے، کہا گیا کس کے لئے بادشاہت کامیاب ہوگی؟ فرمایا تاجر قریشیوں کے لئے، کہا گیا کس کے لئے بادشاہت کامیاب ہوں گی؟ فرمایا سمندری حمیر کے لئے، حضرت حکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ تاجر حمیر کے لئے۔

○ ○ ○

۲۹۰. حدثنا عثمان بن عبد الحميد عن بشر بن المفضل عن جويرية بن أسماء عن

نافع قال. قال عمر بن الخطاب رضي الله عنه يكون رجل من ولدي بوجهه شين يلي

فيملاها عدلا قال نافع ولا أحسبه إلا عمر بن عبد العزيز.

﴿۲۹۰﴾ عثمان بن عبد الحمید نے بشر بن المفضل سے، انہوں نے جویریہ بن أسماء سے، انہوں نے نافع سے روایت کی

ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میری اولاد میں سے ایک شخص ہوگا جس کے چہرے پر ذمہ ہوگا جو مسلمانوں کا امیر بنے گا، وہ زمین کو انصاف سے بھر دے گا، حضرت نافع رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میرا خیال یہ ہے کہ وہ شخص حضرت عمر بن العزیز تھے۔

○ ○ ○

۲۹۱. حدثنا روح بن عباد عن سعيد بن أبي عروبة عن قتادة قال. قال عمر بن عبد

العزيز رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في النوم وعنده أبو بكر وعمر وعثمان

وعلى رضي الله عنهم فقال لي أدنه فلدنوت حتى قمت بين يديه فرفع إلي بصره. فقال أما

إنك متلى هذه الأمة ومستعدل عليهم.

﴿۲۹۱﴾ روح بن عباد نے، سعید بن ابی عروبہ سے، انہوں نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ عمر بن عبد العزیز رحمہ



اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ان کے ساتھ تھے، آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ قریب ہو جاؤ! میں قریب چلا گیا یہاں تک کہ آپ ﷺ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ آپ ﷺ نے نگاہ اٹھا کر مجھے دیکھا اور فرمایا کہ قریب تو اس امت کا امیر ہوگا اور تو ان کے ساتھ انصاف کرے گا۔

○ ○ ○

۲۹۲. حدثنا ضمرة بن ربيعة عن علي بن أبي حملة عن الوليد بن هشام قال. لقيني يهودي فأعلمني أن عمر بن عبد العزيز سيلي هذا الأمر وسيعدل فيه ثم لقيني بعد فقال لي إن صاحبك قد سقى لمره فليبتدارك نفسه فلقينته فذكرته له فقال لي قاتله الله ما أعلمه لقد علمت الساعة التي سقطت فيها ولو كان شفائي أن أمس شحمة أذني ما فعلت أو أوتى بطيب فأرفعه إلى أنفي فأشمه ما فعلت.

۲۹۲. ضمروہ بن ربیعہ نے، علی بن ابوحملہ سے روایت کی ہے کہ حضرت الولید بن ہشام رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ایک یہودی کی مجھ سے ملاقات ہوئی۔ اس نے مجھے بتایا کہ (حضرت) عمر بن عبدالعزیز (رحمہ اللہ تعالیٰ) اس حکومت کے امیر بنیں گے، اور انصاف سے کام لیں گے، پھر کچھ عرصہ بعد یہودی مجھ سے ملا اور مجھ سے کہا کہ تمہارے امیر کو زہر پلایا گیا ہے، اسے کچھ مشورہ دوتا کہ وہ اپنی جان بچائے، میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ سے ملا اور یہ بات انہیں بتائی، انہوں نے مجھ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ اس یہودی کو ہلاک کرے اُسے یہ بات کس قدر معلوم تھی، بے شک مجھے وہ گھڑی معلوم تھی جس میں مجھے زہر پلایا گیا، اگر میری شفا اس میں ہو کہ میں اپنے کان کی نو کو چھو لوں جب بھی میں یہ نہیں کروں گا، یا میری شفا اس میں ہو کہ میرے پاس خوشبو لائی جائے جسے میں ناک کی طرف اٹھا کر سونگھوں پھر بھی میں یہ نہیں کروں گا۔

○ ○ ○

حدثنا محمد بن منيب المعدي عن السري بن يحيى حدثنا بسطام بن مسلم عن العفلى مؤذن عمر بن الخطاب قال. بعثني عمر رضي الله عنه إلى أسقف من الأساقفة لدعوته له فقال له عمر ويحك أتجدون نعتا عندكم. قال نعم يا أمير المؤمنين. قال كيف تجدوني. قال نجدك قرنا من حديد. قال وما قرن من حديد قال قوی شدید. قال عمر الحمد لله. قال ويحك ثم مه. قال ثم رجل من بعدك ليس به بأس على أنه يوتر القرباء. فقال عمر رحم الله عثمان ورحم الله عثمان. قال ويحك ثم مه قال ثم صدع في حجر قال وما صدع في. حجر. قال سيف مسلول ودم مسفوك. قال فكبر ذلك



علی عمر لقال تبأ لك سائر اليوم. فقال الأسقف يا أمير المؤمنين فإنها ستكون بعد ذلك جماعة قال. فقال لي عمر لم لأذن فلا أدري هل سأله بعد ذلك حيناً أم لا.

۲۹۳ محمد بن فضال المحدثی نے السری بن یحییٰ سے، انہوں نے بطام بن مسلم سے روایت کی ہے کہ عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مؤذن تھے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے یہودیوں کے علماء میں سے ایک عالم کے بلانے کے لئے بھیجا۔ میں اُسے بلالایا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے کہا کہ تیرا نام ہو، کیا تو ہمارے اوصاف اپنے پاس پاتا ہے؟ یہودی عالم نے کہا کہ جی ہاں! امیر المؤمنین! حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا تم مجھے کیسے پاتے ہو؟ یہودی نے کہا کہ ہم آپ کو لوہے کا سینک پاتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا لوہے کا سینک کا کیا مطلب ہے؟ یہودی نے کہا کہ قوت والا سخت، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ تیرا نام ہو، اس کے بعد کیا ہے؟ یہودی نے کہا کہ پھر آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے بعد ایک آدمی ہوگا جس میں اور کوئی عیب نہ ہوگا سوائے اس کے کہ وہ اپنے رشتہ داروں کو ترجیح دے گا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اللہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رحم فرمائے، اللہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رحم فرمائے، تیرا نام ہو پھر کیا ہوگا؟ یہودی نے کہا کہ پھر پتھر میں شکاف ہوگا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا شکاف کا پتھر میں ہونے کا کیا مطلب؟ یہودی نے کہا کہ اس کا مطلب ہے ننگی تلوار اور بہتا ہوا خون، یہ بات حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بھاری لگی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ تیرے لئے ہمیشہ ہلاکت ہو، یہودی عالم نے کہا کہ اس کے بعد جماعت اکٹھی ہو جائے گی، حضرت عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جاؤ اذان دو! اس کے بعد مجھے معلوم نہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے کچھ پوچھا یا نہیں!!!

○ ○ ○

۲۹۴. حدثنا الحكم بن نافع عن صفوان بن عمرو عن شريح ابن عبيد عن كعب قال. لم يبعث الله تعالى نبوة ولا جعل خلافة ولا ملكاً إلا في أهل القرى والحضارة كانوا لا يطعمون أن يجعلها في أهل عمود ولا بدو. ما يذكر في ملك بني أمية وتسمية أسامهم بعد عمر رضي الله عنه.

۲۹۴ الحكم بن نافع نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے شریح ابن عبید سے روایت کی ہے کہ، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبوت اور خلافت اور بادشاہت نہیں بھیجی مگر بستی والوں میں اور شہر والوں میں، اور انہیں یہ توقع نہ تھی کہ اللہ تعالیٰ ان چیزوں کو خیمے والوں میں اور دیہات والوں میں رکھیں گے۔

○ ○ ○



## حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد بنی امیہ کے بادشاہوں کے نام اور ان کا تذکرہ

۲۹۵. حدثنا یزید بن ہارون عن عبد الأعلى بن ابی المساور عن الشعبي عن رجل من بنی المصطلق قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن زكاة قومی إلى من لدنهما بعد عمر. فقال ادفعوها بعد عمر إلى عثمان.

۲۹۵. یزید بن ہارون نے عبد الأعلى بن ابی المساور سے، انہوں نے الشعبي سے روایت کی ہے کہ بنو مصطلق کے ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اپنی قوم کی زکوٰۃ کے متعلق کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد وہ ہم کے دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا (حضرت) عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے بعد زکوٰۃ (حضرت) عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو دینا۔

○ ○ ○

۲۹۶. حدثنا ابن علیہ عن ایوب عن ابن عون عن محمد بن سیرین عن عقبہ بن اوس. عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما قال بعد عمر ابن عفان لم معاوية وابنه.

۲۹۶. ابن علیہ ایوب سے، وہ ابن عون سے، وہ محمد بن سیرین سے، وہ عقبہ بن اوس سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اس کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اس کے بعد اس کا بیٹا امیر بنیں گے۔

○ ○ ○

۲۹۷. حدثنا ضمرة عن ابن شاذب عن أبي المنهال عن أبي زياد عن كعب مثله.

۲۹۷. ضمرہ ابن شاذب سے، وہ ابو المنہال سے، ابی زیاد سے، کعب، وہ یہی روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے بعد اس کا بیٹا امیر بنیں گے۔

○ ○ ○

۲۹۸. حدثنا عثمان بن كثير عن محمد بن مهاجر عن العباس بن سالم عن عمرو بن ربيعة عن مغيرة الأوزاعي. أن عمر رضي الله عنه سأل كعبا من بعده فقال خليفة تفتله أمته ظالمين له يعني عثمان رضي الله عنه.

۲۹۸. عثمان بن کثیر نے محمد بن مہاجر سے، انہوں نے عباس بن سالم سے، وہ عمیر بن ربیعہ سے، انہوں نے مغیرہ الاوزاعی سے روایت کی ہے کہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ ان کے بعد کون خلیفہ ہوگا، تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ وہ شخص خلیفہ ہوگا جسے اس کے عوام ناحق قتل کر دیں گے یعنی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

○ ○ ○



۲۹۹. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش قال حدثنا الثقات من مشايخنا عن كعب قال سألني بشوع عن ملوك هذه الأمة بعد نبيها وذلك قبل أن يستخلف عمر. فقال عمر الأمين يعني عثمان ثم رأس الملوك يعني معاوية.

۲۹۹ ﴿ ابوالمغیرہ نے ابن عیاش سے، انہوں نے اپنے ثقہ مشائخ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے بشوع نے اس ائمت کے بادشاہوں کے متعلق پوچھا۔ یہ اس ائمت کے نبی ﷺ کے بعد، اور یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفہ بنائے جانے سے پہلے کی بات ہے، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ امیر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں گے، پھر امین یعنی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں گے، پھر بادشاہوں کا سردار یعنی حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوگا۔

○ ○ ○

۳۰۰. حدثنا محمد بن منيب عن السري بن يحيى عن بسطام بن مسلم عن العقيلي مؤذن عمر. عن عمر رضي الله عنه أنه سأل أسقفا عن الأساقفة وأنا حاضر من بعده. فقال رجل ليس به بأس يؤثر الرباء. فقال عمر رحم الله عثمان رحم الله عثمان.

۳۰۰ ﴿ محمد بن منیب نے السری بن یحییٰ سے، انہوں نے بسطام بن مسلم سے روایت کی ہے کہ، العقیلی مؤذن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مؤذن تھے، فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہودیوں کے علماء میں سے ایک عالم سے میری موجودگی میں پوچھا کہ ان کے بعد کون خلیفہ ہوگا؟ یہودی عالم نے کہا کہ ایک آدمی ہوگا جس میں کوئی عیب نہ ہوگا صرف وہ اپنے رشتہ داروں کو ترجیح دے گا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اللہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رحم فرمائے، اللہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رحم فرمائے۔

○ ○ ○

۳۰۱. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن شمر بن عطية عن هلال بن يساف. قال حدثني البريد الذي بعثه معاوية إلى صاحب الروم يسأله من الخليفة بعد عثمان. قال فدعى صاحب الروم مصحفا فنظر فيه فقال بعده معاوية صاحبك الذي أرسلك.

۳۰۱ ﴿ ابو معاویہ، الأعمش سے، وہ شمر بن عطیہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہلال بن یساف رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھے اس قاصد نے بتایا جسے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روم کے بادشاہ کی طرف بھیجا تھا تاکہ اس سے پوچھے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد کون خلیفہ ہوگا؟ رومی بادشاہ نے ایک کتاب نکائی پس اس میں دیکھا اور کہا کہ اس کے بعد (حضرت) معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) خلیفہ ہوں گے، تیرا وہ صاحب جس نے تجھے بھیجا۔

○ ○ ○

۳۰۲. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش. عن أبي صالح قال كان معاوية يسير مع عثمان رضي الله عنهما فجعل الحادي يقول..... إن الأمير بعده علي..... ولم يزل خلف



رضی. فقال كعب ومعاوية يسير في ناحية الموكب على بغلة شهباء الأمير بعده صاحب  
البغلة الشهباء.

۳۰۲ ﴿ ابو معاویہ نے الاعمش سے، روایت کی ہے کہ ابی صالح رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ سفر کر رہے تھے ایک آواز دینے والے نے کہا: بے شک امیر (حضرت عثمانؓ) کے بعد (حضرت علیؓ) (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہوگا، حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سواری کے ایک طرف نچر پڑتے، تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد یہ نچر والا امیر بنے گا۔

○ ○ ○

۳۰۳. حدثنا محمد بن فضيل عن السري بن إسماعيل عن عامر الشعبي قال حدثني  
سفيان بن الليل قال سمعت حسن بن علي بن علي يقول. سمعت عليا رضي الله عنه يقول  
سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تذهب الليالي والأيام حتى يجتمع امر  
هذه الأمة على معاوية.

۳۰۳ ﴿ محمد بن فضیل نے السری بن اسماعیل سے، انہوں نے عامر الشعبي سے، انہوں نے سفیان بن اللیل سے روایت کی ہے کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رات اور دن ختم نہ ہوں گے یہاں تک اس آئٹ کا معاملہ (حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) پر جمع ہو جائے گا۔

○ ○ ○

۳۰۴. حدثنا ابن وهب عن حرملة بن عمران عن سعيد بن سالم عن أبي سالم الجبشاني قال. سمعت عليا رضي الله عنه بالكوفة يقول إني أقاتل على حق ليقوم ولن  
يقوم والأمر لهم. قال فقلت لأصحابي ما المقام هاهنا وقد أخبرنا أن الأمر ليس لهم  
فاستأذناه إلى مصر فأذن لمن شاء منا وأعطى كل رجل منا ألف درهم وأقام معه طائفة منا.

۳۰۴ ﴿ ابن وہب نے حرملة بن عمران سے، انہوں نے سعید بن سالم سے روایت کی ہے کہ حضرت ابی سالم الجبشانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوفہ میں سنا کہ میں حق پر لاؤں گا تاکہ وہ قائم ہو جائے اور وہ ہرگز قائم نہ ہوگا اور معاملہ حکومت کے مخالفین کے ہاتھ میں چلا جائے گا، حضرت ابوسالم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے ساتھی سے کہا کہ یہاں ٹھہرنا تو مناسب نہیں، جبکہ یہ خود ہمیں خبر دے رہا ہے کہ حکومت ان کے پاس نہیں رہے گی، ہم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مصر جانے کی اجازت طلب کی، پس ہم میں سے جس نے چاہا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے اجازت دے دی، اور ہم میں سے ہر ایک کو ہزار درہم دیے اور ہم میں سے ایک جماعت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ٹھہر گئی۔

○ ○ ○

۳۰۵. حدثنا عبد القدوس أبو المغيرة عن صفوان بن عمرو عن عبد الرحمن بن أبي  
عوف الجرحسي. أن رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكر الشام فقال رجل وكيف لنا



بالشام یا رسول اللہ وفيها الروم ذات القرون فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلہ  
 شأن یکفیهما غلام من غلمان قریش واهوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعصاة معه إلى  
 منکب معاویة

۳۰۵ ﴿عبدالقدوس ابوالمغیرہ نے صفوان بن عمرو سے روایت کی ہے کہ، حضرت عبدالرحمن بن ابی عوف الجرجسی رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شام کا ذکر کیا۔ ایک آدمی نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمیں شام کیسے حاصل  
 ہوگا؟ وہاں تو مسلح رومی ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا شاید ان کے لئے قریش کے لوجوانوں میں سے ایک لوجوان کافی  
 ہو جائے اور آپ ﷺ نے اپنی عصا سے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کندھے کی طرف اشارہ کیا۔

○ ○ ○

۳۰۶. حدثنا محمد بن منیب العدلی عن السری بن یحیی عن عبد الکریم بن رشید. ان  
 عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال یا اصحاب رسول اللہ تناصحوا لاناکم ان لا تفعلوا  
 غلبکم علیہا یعنی الخلافة مثل عمرو بن العاص ومعاویة بن ابی سفیان.

۳۰۶ ﴿محمد بن منیب العدلی نے السری بن یحییٰ سے، انہوں نے عبدالکریم بن رشید سے روایت کی ہے کہ حضرت  
 عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے اصحاب رسول اللہ ﷺ! نصیحت و خیر خواہی کی باتیں کرو! اگر تم ایسا نہیں کرو گے  
 تو خلافت پر حضرت عمرو بن العاص اور حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما جیسے لوگ غالب آ جائیں گے۔

○ ○ ○

۳۰۷. حدثنا محمد بن منیب عن السری بن یحیی عن عبد الکریم بن رشید. عن  
 محمد سیرین قال واللہ إلی لاراه کان یتصنع لها یعنی معاویة علی عهد ابی بکر وعمر  
 رضی اللہ عنہما یعنی للخلافة.

۳۰۷ ﴿محمد بن منیب نے السری بن یحییٰ سے، انہوں نے عبدالکریم بن رشید سے روایت کی ہے کہ حضرت محمد بن  
 سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! میرا گمان یہ ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلافت لینے کے لئے حضرت  
 ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں بھی کوشش کرتے تھے۔

○ ○ ○

۳۰۸. حدثنا محمد بن جعفر عن شعبہ بن الحجاج عن عمارہ بن ابی حفصہ قال.  
 سمعت عکرمہ بقول عجب من إخواننا بنی أمیة دعوتنا دعوة المؤمنین ودعوتهم دعوة  
 المنافقین وهم ینصرون علینا.

۳۰۸ ﴿محمد بن جعفر نے، شعبہ بن الحجاج سے، انہوں نے عمارہ بن ابی حفصہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عکرمہ  
 رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے اپنے بنو امیہ بھائیوں پر تعجب ہے، ہمارے دعوت تو مؤمنین کی دعوت ہے اور ان کی دعوت منافقین  
 کی دعوت ہے لیکن اس کے باوجود ہمارے خلاف ان کی مدد کی جاتی ہے۔

○ ○ ○



۳۰۹. حدثنا هشيم عن العوام بن حوشب عن أبي صادق عن علي قال إن معاوية

سيظهر عليكم. قالوا فلم نقاتل. قال لابد للناس من أمير بر أو فاجر.

۳۰۹. هشیم نے، العوام بن حوشب سے، انہوں نے ابو صادق سے روایت کی ہے، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے فرمایا کہ عنقریب حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تم پر غالب آجائے گا، لوگوں نے کہا کہ کیا ہم قتال نہ کریں؟ تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا لوگوں کے لئے امیر کا ہونا ضروری ہے، نیک ہو یا بُرا۔

○ ○ ○

## باب آخر من مللک بنی امیہ

### دوسرا باب: نبی امیہ کے بادشاہوں کے بارے میں

۳۱۰. حدثنا عبد الله بن مروان المرواني عن أبي بكر بن أبي مرزوم عن راشد بن سعد

أن. مروان بن الحكم لما ولد وقع إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ليدعوا له فإبى أن يفعل ثم قال ابن الزرقاء هلاك عامة امتي على يديه ويدي ذريته.

۳۱۰. عبد اللہ بن مروان المروانی نے ابی بکر بن ابی مرزوم سے روایت کی ہے کہ حضرت راشد بن سعد رحمہ اللہ تعالیٰ

کہتے ہیں کہ جب مروان بن الحکم پیدا ہوا تو اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تاکہ آپ ﷺ اس کے لئے دعا فرمائیں، آپ ﷺ نے دعا کرنے سے انکار کر دیا پھر فرمایا "زرقاء" کا بیٹا! میری امت کے لوگ اس کے اور اس کی اولاد کے ہاتھوں ہلاک ہوں گے۔

○ ○ ○

۳۱۱. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عن عبيد الله بن عبيد الكلاعي. قال حدثنا

بعض أشياخنا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لما نظر إليه ليدعوا له قال لعن الله هذا وما في صلبه إلا الدين أموا وعملوا الصالحات وقليل ما هم.

۳۱۱. ابو المغیرہ نے ابن عیاش سے روایت کی ہے کہ حضرت عبید اللہ بن عبید الکلاعی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھے

میرے بعض مشائخ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب مروان کو دیکھا تاکہ دعا فرمائیں، تو آپ ﷺ نے بددعا کی، کہ اللہ کی لعنت ہو اس پر اور جو اس کی پشت میں ہیں ان پر، سوائے ان کے جو ایمان لائیں اور نیک اعمال کریں اور ایسے افراد ان میں بہت کم ہوں گے۔

○ ○ ○

۳۱۲. حدثنا هشيم عن جوير عن الضحاك قال قال لي النزال بن سبرة ألا أحدلك

حديثا سمعه من أبي حسن علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال قلت بلى قال سمعته يقول لكل أمة آفة وآفة هذه الأمة بنو أمية.

۳۱۲. هشیم نے جویر سے روایت کی ہے کہ حضرت ضحاک رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھ سے نزال بن سبرہ نے



کہا کہ میں تمہیں وہ بات نہ سناؤں جو میں نے ابوالحسن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنی ہے؟ میں نے کہا کہ کیوں نہیں! کہا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہر اُمت کے لئے ایک آفت ہوتی ہے اور اس اُمت کی آفت بنو اُمیہ ہے۔

○ ○ ○

۳۱۳. حدثنا محمد بن فضیل عن الأعمش عن سالم بن أبي الجعد عن علي بن علقمة الأنماري قال سمعت عبد الله بن مسعود رضي الله عنه يقول ان لكل شيء آفة تفسده وآفة هذا الدين بنو أمية

۳۱۳ ﴿ محمد بن فضیل نے الأعمش سے، انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے، انہوں نے علی بن علقمة الانماری سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر چیز کیلئے ایک آفت ہوتی ہے جو اسے خراب کر دیتی ہے۔ اس دین کی آفت بنو اُمیہ ہے۔

○ ○ ○

۳۱۴. حدثنا بقية بن الوليد وعبد القدوس عن أبي بكر بن أبي مریم عن راشد بن سعد عن أبي ذر رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا بلغت بنو أمية أربعين تخلدو عباد الله خولا ومال الله نحلا وكتاب الله دغلا

۳۱۴ ﴿ بقیہ بن الولید اور عبد القدوس نے ابو بکر بن ابو مریم سے، انہوں نے راشد بن سعد سے روایت کی ہے کہ ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب بنو اُمیہ چالیس کو پہنچ جائیں گے تو وہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کو غلام بنائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے مال کو غنیمت سمجھیں گے اور اللہ تعالیٰ کی کتاب کو دھوکہ دیں گے۔

○ ○ ○

۳۱۵. حدثنا عبد الصمد بن عبد الوارث عن حماد بن سلمة عن عاصم بن بهدلة عن يزيد بن شريك ان الضحاك بن قيس ارسل معه الى مروان بكسوة فقال مروان من على الباب فقال ابو هريرة فاذن له فسمعه يقول بعد ما دخل سمعت رسول الله ﷺ يقول يكون هلاك هذه الأمة على يدي اغيلة من قریش قال حماد واخبرني عمار بن ابي عمار سمع ابا هريرة يقول يكون هلاك هذه الأمة على يدي اغيلة من قریش.

۳۱۵ ﴿ عبد الصمد بن عبد الوارث نے حماد سلمہ سے، انہوں نے عاصم بن بہدلہ سے روایت کی ہے کہ حضرت یزید بن شریک رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ضحاک بن قیس نے اس کے ہاتھ ایک تھیلی مروان کی طرف بھیجی، مروان نے پوچھا دروازہ پر کون ہے؟ کہا گیا کہ (حضرت) ابو ہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہیں مروان نے انہیں اجازت دی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ داخل ہوئے تو میں نے اس سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس اُمت کی ہلاکت قریش کے چند لڑکوں کے ہاتھوں ہوگی، حماد نے کہا کہ عمار بن ابی عمار نے بتایا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس اُمت کی ہلاکت قریش کے چند لڑکوں کے ہاتھوں ہوگی۔

○ ○ ○



۳۱۶. حدثنا رشيد بن عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن ابن موهب أن معاوية بننا هو جالس وعنده ابن عباس اذا دخل عليهم مروان بن الحكم في حاجة فلما أدير قال معاوية لا بن عباس أما تعلم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا بلغ بنو الحكم ثلاثين رجلا اتخذوا مال الله تعالى بينهم دولا وعباده خولا وكتابه دغلا قال ابن عباس اللهم نعم ثم ان مروان رد عبد الملك الى معاوية في حاجته فلما أدير عبد الملك قال معاوية انشدك بالله يا بن عباس أما تعلم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكر هذا فقال ابو الجاهرة الأبهة قال اللهم نعم لعند ذلك ادعى معاوية زياد بن عبيد.

۳۱۶ رشید بن نے ابن امیہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے روایت کی ہے کہ ابن موهب رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیٹھے ہوئے تھے کہ مروان بن الحکم کسی کام سے آمد آ یا، جب وہ چلا گیا تو حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ کیا آپ جانتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب حکم کے بیٹے تیس 30 تک پہنچ جائیں گے تو وہ اللہ کے مال کو ہا ہی دولت بنالیں گے؟ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ جی ہاں بالکل، پھر مروان نے عبد الملک کو کسی کام سے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیجا جب وہ چلا گیا تو حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اے حضرت عبد اللہ بن عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) انہیں تجھے اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تو جانتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس عبد الملک کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ یہ چار بھائی کا باپ ہے؟ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ جی ہاں بالکل، پس اس وقت حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت زیاد بن عید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دعویٰ کیا۔

○ ○ ○

۳۱۷. حدثنا عبد الرزاق عن أبيه عن ميناء مولى عبد الرحمن بن عوف قال كان لا يولد لأحد مولود الا اتى به النبي صلى الله عليه وسلم فدعا له فادخل عليه مروان فقال هو الوزغ بن الوزغ الملعون بن الملعون.

۳۱۷ عبد الرزاق اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میناء مولى حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جس کا بھی بچہ پیدا ہوتا وہ اُسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کرتے آپ ﷺ اس کے لئے دعا کرتے، پس مروان کو آپ ﷺ کے پاس لایا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا یہ تو گرگٹ کا بچہ ہے، ملعون کا بچہ ہے۔

○ ○ ○

۳۱۸. حدثنا ابو المفيرة عن صفوان بن عمرو عن شريح بن عبيد عن كعب قال صلى أموركم غلمان من قرهش يكونون بمنزلة العجاجيل المداود ان تركت أكلت ما بين أيديها وان الفلتت نطحت من أدركت



۳۱۸ ﴿ ابوالخیرہ نے صفوان بن عمرو سے انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عنقریب تمہارے حکمران قریش کے چند لڑکے ہوں گے، وہ ایسے ہوں گے جیسے دُم والے بچھڑے۔ اگر انہیں چھوڑ دیا جائے تو وہ اپنے سامنے موجود سب کچھ کھالیں اور اگر انہیں بھگایا جائے تو وہ ہر سامنے آنے والے کو کھربا دیں۔

○ ○ ○

۳۱۹. حدثنا الوليد بن مسلم عن أبي رافع اسماعيل بن رافع قال قال أبو سعيد الخدري رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان أهل بيتي سيلقون من أمتي بعدي فتلا شديدا وان أشد قومنا لنا بغضا بنو أمية وبنو المغيرة من بني مخزوم

۳۱۹ ﴿ الولید بن مسلم نے ابورافع اسماعیل بن رافع سے روایت کی ہے کہ ابوسعید الخدري رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عنقریب میرے اہل بیت میری امت کی طرف سے شدید قتل ہوں گے، اور ہم سے سب سے زیادہ بغض رکھنے والے بنو امیہ اور بنو مخزوم کے بنو المغیرہ ہوں گے۔

○ ○ ○

۳۲۰. حدثنا محمد بن جعفر عن شعبة عن محمد بن أبي يعقوب الضبي قال سمعت أبا نصر الهلالي يحدث عن بجالة بن عبد أو عبد ابن بجالة قال قلت لعمران بن حصين حدثني عن أبيض الناس إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال تكتم علي حتى أموت قال قلت نعم قال بنو أمية وثقيف وبنو حنيفة

۳۲۰ ﴿ محمد بن جعفر نے شعبہ سے، انہوں نے محمد بن ابی یعقوب الضبی سے، انہوں نے ابونصر الہلالی سے روایت کی ہے کہ بجالہ بن عبد یا عبد بن بجالہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ سے لوگوں میں سب سے زیادہ کسے بغض ہے؟ حضرت عمران نے کہا یہ بات میرے مرنے تک چھپا کے رکھو گے؟ میں نے کہا کہ جی ہاں! حضرت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ بنو امیہ اور ثقیف اور بنو حنیفہ۔

○ ○ ○

۳۲۱. حدثنا ابن عيينة عن سليمان الأحوال عن مجاهد عن تبيع قال بملك من بني أمية أربعة من صلب رجل سليمان بن عبد الملك وهشام ويزيد والوليد

۳۲۱ ﴿ ابن عیینہ نے سلیمان الاحول سے، انہوں نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ تبیع رحمة اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنی امیہ کے ایک آدمی کے چار بیٹے بادشاہ بنیں گے، جن کے نام ہیں "سلیمان بن عبد الملک، ہشام، یزید، ولید"۔

○ ○ ○

۳۲۲. حدثنا هشيم عن أبي حرة عن الحسن رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سيكون رجل اسمه الوليد يسد به ركنا من أركان جهنم أو زاوية من زواياها.



۳۲۲ ﴿ثُمَّ﴾ نے، ابو حرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عنقریب "ولید" نامی ایک شخص ہوگا جس کے ذریعہ جہنم کی بنیادوں میں سے کوئی بنیاد یا جہنم کے کولوں میں سے کوئی کونا بھر دیا جائے گا۔

۳۲۳. حدثنا الوليد بن مسلم حدثنا سعيد بن عبدالعزيز قال بلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بليكم عمرو وعمر ويزيد ويزيد والوليد والوليد ومروان ومروان ومحمد ومحمد

۳۲۳ ﴿ثُمَّ﴾ الوليد بن مسلم روایت کرتے ہیں کہ سعید بن عبد العزیز فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہارے امیر بنیں گے "عمر" اور "عمر" "یزید" اور "یزید" "ولید" اور "ولید" "مروان" اور "مروان" "محمد" اور "محمد"۔

۳۲۴. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن يزيد بن أبي حبيب قال كان يقال إذا كان على الناس خليفة أحول فإن قدرت أن تخرج من مصر إلى الشام فافعل وذلك قبل خلافة هشام.

۳۲۴ ﴿ثُمَّ﴾ رشدين نے ابن لہیعہ سے روایت کی ہے کہ یزید بن ابی حبیب کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ جب لوگوں پر کا نا خلیفہ مقرر ہو جائے، پھر اگر تو اس وقت مصر سے شام کی طرف نکلنے پر قدرت پائے تو نکل جانا اور یہ بات انہوں نے ہشام کی خلافت سے پہلے کہی تھی۔

۳۲۵. حدثنا ضمام بن اسماعيل عن أبي قبيل أن عبد الملك بن مروان جاءه مخبر بنخريه أنه ولد له غلام وإن أمه سمته هشاما فقال هشما الله في النار

۳۲۵ ﴿ثُمَّ﴾ ضمام بن اسماعیل سے روایت ہے کہ، ابی قبیل کہتے ہیں کہ عبد الملک بن مروان کے پاس قاصد یہ خبر لے کر آیا کہ اس کا بیٹا ہوا ہے جس کا نام اس کی ماں نے "ہشام" رکھا ہے، تو عبد الملک نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اس کی ماں کو آگ میں پھونک دے۔

۳۲۶. حدثنا عبد الله بن مروان عن أبيه عن سعيد بن خالد عن مكحول قال بلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يكون من قریش أربعة زنادقة قال أبوهم سمعت سعيد بن خالد يذكر عن أبي زكريا نحو ذلك ثم قال هو مروان بن محمد بن مروان بن الحكم والوليد بن يزيد بن عبد الملك بن مروان بن الحكم ويزيد بن خالد بن يزيد بن معاوية بن أبي سفيان وسعيد بن خالد الذي كان بخراسان

۳۲۶ ﴿ثُمَّ﴾ عبد اللہ بن مروان اپنے والد سے، وہ سعید بن خالد سے روایت کرتے ہیں کہ مکحول رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قریش میں چار زنادیق ہوں گے، مروان کہتے ہیں کہ میں نے



سعید بن خالد رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا۔ وہ یہ بات ابن ابی زکریا رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں، پھر کہا کہ وہ زندقہ ہیں: مروان بن محمد بن مروان بن الحکم، اور الولید بن یزید بن عبد الملک بن مروان بن الحکم، اور یزید بن خالد بن یزید بن معاویہ بن ابی سفیان اور سعید بن خالد خراسانی۔

○ ○ ○

۳۲۷۔ حدثنا عبد القدوس سمع ابن عیاش قال حدثني سعيد بن خالد عن مكحول عن النبي ﷺ وسعيد بن خالد عن ابن أبي زكريا عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله قال فسألته عنهم فسماهم مثل ذلك سواء

۳۲۷۔ عبد القدوس نے ابن عیاش سے، انہوں نے سعید بن خالد سے روایت کی ہے کہ مکحول رحمہ اللہ تعالیٰ نبی اکرم ﷺ سے اور سعید بن خالد، ابن ابی الزکریا، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اس سے ان کے ناموں کے بارے میں پوچھا تو اس نے بالکل وہی نام لئے۔

○ ○ ○

۳۲۸۔ حدثنا الوليد بن مسلم عن الأوزاعي عن الزهري عن ابن المسيب قال ولد لأخي أم سلمة غلام فسموه الوليد فذكر ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال سميتوه بأسماء فراعنتكم ليكونن في هذه الأمة رجل يقال له الوليد هو شر على هذه الأمة من فرعون على قومه قال الزهري ان استخلف الوليد بن يزيد فهو هو والا فالوليد بن عبد الملك

۳۲۸۔ الولید بن مسلم نے الاوزاعی سے، انہوں نے زہری سے روایت کی ہے کہ ابن المسیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اُم سلمہ کے بھائی کا بیٹا ہوا تو انہوں نے اس کا نام الولید رکھا، تو یہ بات رسول اللہ ﷺ کو بتائی گئی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم نے اس کا نام اپنے فرعونوں کے نام پر رکھا، اس آیت میں ایک آدمی "ولید" نامی ہوگا، اتنا فرعون بھی اپنی قوم کے حق میں بُرا نہ تھا جتنا وہ اس آیت کے حق میں بُرا ہوگا، علامہ زہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر "ولید بن یزید" کو خلیفہ بنایا گیا تو وہ ہے ورنہ "ولید بن عبد الملک" ہے۔

○ ○ ○

۳۲۹۔ حدثنا ضمرة بن ربيعة عن أيوب بن هيرير قال حدثني من دخل مع الحجاج على أسماء ابنة أبي بكر فقال لها ما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يكون في ثقيف كذاب ومبير فأما الكذاب فقد عرفناه وأما المبير فانت قال نعم أنا مبير المنافقين

۳۲۹۔ ضمرہ بن ربیعہ سے روایت ہے کہ ایوب بن ہیریر قال حدثني من دخل مع الحجاج على أسماء ابنة أبي بكر رضي الله تعالى عنها کے پاس گیا تھا، حجاج نے حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ تو نے رسول اللہ ﷺ سے کیا سنا ہے؟ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے



سنا ہے کہ ”قبیلہ ثقیف“ میں ایک جھوٹا اور ایک خون ریز ہوگا، رہا جھوٹا تو اُسے ہم پہچان چکے، اور خون ریز تو وہ ٹو ہے حجاج نے کہا کہ ہاں میں منافقین کا خون بہانے والا ہوں۔

○ ○ ○

۳۳۰۔ حدثنا یزید بن ہارون عن سہیل بن ذکوان قال لما قتل الحجاج ابن الزبیر دخل علی أسماء ابنة ابی بکر فقالت ما فعل ابن الزبیر قال قتله اللہ قالت أما واللہ لقد قتلتہ صواما قواما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ینخرج من ثقیف ثلاثة الکذاب والدیال والمبیر فاما الکذاب فقد مضی واما المبیر فانت المبیر وقالت واما الدیال فما رأیناه بعد قال فمر ابن عمر رضی اللہ عنہما باہن الزبیر مصلوبا فقال قد أفلحت أمة أنت شرها

۳۳۰۔ یزید بن ہارون سے روایت ہے کہ سہیل بن ذکوان کہتے ہیں کہ جب حجاج بن ابن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کر دیا تو وہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئے حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا ابن الزبیر کے ساتھ کیا گیا ہے؟ حجاج نے کہا اللہ نے اُسے ہلاک کر دیا، حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا اللہ کی قسم ٹو نے ایک بہت زیادہ روزے رکھنے والے اور بہت زیادہ نماز پڑھنے والے کو قتل کیا ہے! میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ ”قبیلہ ثقیف“ میں تین آدمی پیدا ہوں گے، ایک ”جھوٹا“ ایک ”ذیال“ (لبے دانت والا) اور ایک ”خون ریز“ ہوگا، رہا جھوٹا تو وہ گور چکا، اور خون ریز! تو وہ ٹو ہے، اور ”ذیال“ (لبے دانت والا) تو وہ ابھی تک ہم نے نہیں دیکھا، حضرت سیل رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا گزر ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ہوا جن کو سولی پر لٹکایا گیا تھا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ ٹو نے امت کے شر سے نجات پالی ہے۔

○ ○ ○

۳۳۱۔ حدثنا عثمان بن عبدالحمید عن جویریۃ بن أسماء عن نافع قال قال عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ یمکون رجل من ولدی ہو جہہ شین ہلی لہملاھا عدلا قال نافع ولا أحسبہ الا عمر بن عبدالعزیز

۳۳۱۔ عثمان بن عبدالحمید نے جویریہ بنت اسماء سے، انہوں نے نافع سے روایت کی ہے کہ عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میری اولاد میں ایک شخص ہوگا جس کے چہرے پر دھبہ ہوگا، وہ امیر بنے گا پس وہ زمین کو انصاف سے بھر دے گا۔ حضرت نافع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرا خیال یہ ہے کہ وہ حضرت عمر ابن عبدالعزیز ہیں۔

○ ○ ○

۳۳۲۔ حدثنا ضمرۃ عن ابن شاذب قال دخل عمر بن عبدالعزیز اصطبلا لابیہ فشجہ

لرس لابیہ فخرج والدعاء تسبیل علی وجہہ فقال أبوہ لعلک یمکون أشح ہنی أمة

۳۳۲۔ ضمرہ بن شاذب رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے والد کے اصطبل میں داخل ہوئے اُسے اُس کے والد کے گھوڑے نے زخمی کر دیا وہ اصطبل سے نکلا اور خون اس کے چہرے پر بہ رہا تھا اس کے والد نے اُسے دیکھ کر کہا شاید ٹو ہی وہ بنی اُمیہ کا زخم خوردہ ہوگا۔

○ ○ ○



۳۳۳. حدثنا رشیدین عن ابن لہیعة عن خالد بن ابی عمران قال قال حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ لیکون بعد عثمان رضی اللہ عنہ اثنا عشر ملکا من بنی أمیة قیل له اخلفاء قال بل ملوک

۳۳۳ رشیدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے خالد بن ابی عمران سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد نو اُمیہ میں بارہ (12) بادشاہ آئیں گے کسی نے عرض کیا وہ خلفاء ہوں گے؟ فرمایا نہیں بلکہ وہ بادشاہ ہوں گے۔

۳۳۴. حدثنا الولید عن ابی عبیدۃ المشجمی عن ابی أمیة الكلبي حدثهم فی خلافة یزید بن عبد الملک قال لما اختلف الناس بعد معاویة وفتنة ابن الزبیر اتینا شیخا من القدماء قد أدرك الجاهلیة قد سقط حاجباه علی عینیه لقلنا أخبرنا عن زماننا هذا وما اختلف الناس فیہ وأشر علینا قال فدعا بعصاة فعصب بها جلدة حاجبیه حتی ارتفعت عن عینیه فأبصرنا قال أشیر علیکم أن تلزموا بیوتکم فان هذا الأمر سیصیر الی رجل من بنی أمیة یلیکم لتین وعشرین سنة ثم یموت ثم یلیکم من بعده خلفاء یتابعون فی سنوات یمسیرة حتی یلیکم رجل علامته فی عینیه یعنی هشام بن عبد الملک یجمع المال جمعا لم یجمعه أحد قبله یمیش تسع عشرة سنة ثم یموت ثم یلیکم رجل منهم شاب یعطی الناس عطايا لم یعطها أحد کان قبله ثم یشی به رجل من أهل بیته خفی لم یکن یذكر فلیقتله فتراق علی یدیه الدماء ثم یتأکم مدبر من هاهنا وأشار الی الجزیرة

۳۳۴ الولید نے ابی عبیدہ المشجمی سے روایت کی ہے کہ ابوامیہ کلبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یزید بن عبد الملک کی خلافت میں کہا کہ جب ابن زبیر کے فتنے اور (حضرت) معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی موت کے بعد لوگوں میں اختلاف ہوا تو ہم ایک پرانے بوڑھے کے پاس آئے جس نے جاہلیت کا دور بھی پایا تھا اور اس کی پلکیں اس کی آنکھوں پر پڑی ہوئی تھیں، ہم نے اس سے کہا کہ ہمیں ہمارے اس زمانے اور لوگوں کے اس اختلاف کے متعلق بتائیے اور ہمیں مشورہ دیجئے؟ اس بوڑھے نے ایک پٹی منگوائی اس کے ذریعہ اپنی پلکوں کی کھال کو باہر مٹائی کہ پلکیں آنکھوں سے اٹھ گئیں، اس نے ہمیں دیکھا اور کہا کہ میں تمہیں یہ مشورہ دیتا ہوں کہ اپنے گھروں میں بیٹھے رہو، بے شک تمہاری حکومت کا یہ معاملہ بنی اُمیہ کے ایک شخص کے ہاتھ آئے گا، جو بائیس 22 سال تمہارا امیر رہے گا، پھر اس کے بعد پے درپے خلفاء امیر بنیں گے، جن کی امارت چند سالوں کی ہوگی، پھر اس کے بعد ایک آدمی امیر بنے گا، جس کی علامت اس کی آنکھ میں ہوگی، مراد هشام بن عبد الملک تھے، وہ اتنا مال جمع کرے گا کہ اس سے پہلے کسی نے اتنا مال جمع نہیں کیا ہوگا، وہ اُنیس 19 سال تک زندہ رہے گا پھر مرنے جائے گا، پھر ان میں سے ایک نوجوان تمہارا امیر بنے گا وہ لوگوں کو اتنے عطیہ دے گا کہ اس سے پہلے کسی نے اتنے عطیے نہیں دیے ہوں گے، پھر اسی کے گھرانے سے ایک شخص چپکے سے



اُٹھے گا اور وہ اس نوجوان کو قتل کر دے گا، پھر اس کے ہاتھوں بہت خون ریزی ہوگی پھر تمہارے پاس ایک مددگار آدمی اس طرف سے آئے گا۔ اس بوڑھے نے جزیرہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

○ ○ ○

۳۳۵۔ حدثنا عبد الله بن مروان أبو سفیان قال حدثني سعيد ابن يزيد عن الزهري قال بلغني أن عبد الله بن سلام قال قبل مقتل عثمان رضي الله عنه أنه مقتول إلى شهرين فوثب مروان مفضبا ليدخل على عثمان فلم يزلوا به حتى كف عنه فقال عبد الله بن قيس للزهري ان هذا العلم مخزون عن الناس لعل عندك منه علم تحدثنا به وذلك في اماره هشام فقال له الزهري اتحب الاستراحة من هشام فكان قد كان ذاك وهو هالك إلى عامين أو نحوهما قيل له موت أو قتل قال بل موت قيل له فمن بعده فلهذا الغلام من اهل بيته قيل له فما مدته قال كنوم الصبي قيل يموت موتا أو يقتل قيل فمن بعده قال الذي يأتي من هاهنا وأشار إلى الجزيرة وسليمان بن هشام يومئذ أمير الجزيرة قيل له ما هو قال اسمه واسم أبيه ثمانية أحرف قيل وما مدته قال كالثوب البالي إذا رقع من مكان تهتك من مكان.

۳۳۵۔ عبد اللہ بن مروان ابوسفیان نے سعید ابن زید سے روایت کی ہے کہ، علامہ ذہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ عبد اللہ بن سلام نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت سے پہلے فرمادیا تھا کہ دو مہینوں کے اندر اُن کو قتل (یعنی شہید) کر دیا جائے گا، پھر مروان غصے کی حالت میں اُٹھا تا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جائے، وہ لوگ مسلسل حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے لگے رہے حتیٰ کہ انہیں شہید کر دیا، عبد اللہ بن قیس رحمہ اللہ تعالیٰ نے علامہ ذہری رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہا کہ لوگوں سے یہ علم پوشیدہ ہے کیا آپ کے پاس اس کا علم ہے جو آپ ہمیں بتائیں؟ اور یہ دور ہشام کی امارت کا تھا، تو علامہ ذہری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس سے کہا کہ کیا تم ہشام کی عکرائی ختم ہونے سے راحت پانا چاہتے ہو تو یہ فیصلہ تو ہو چکا ہے، ہشام تقریباً دو سال کے اندر اندر ہلاک ہو جائے گا، کسی نے پوچھا اپنی موت مرے گا یا قتل کیا جائے گا؟ تو علامہ ذہری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اپنی موت مرے گا، پوچھا کیا کہ اس کے بعد کون ہوگا؟ فرمایا کہ اس کے گھروالوں میں سے ایک لڑکا، پوچھا کیا اس کا دور خلافت کتنا عرصہ رہے گا؟ فرمایا جیسے بچے کی نیند ہوتی ہے، مرض کیا گیا کہ وہ اپنی موت مرے گا یا قتل کیا جائے گا؟ فرمایا جو اس طرف سے آئے گا اور جزیرہ کی طرف اشارہ کیا، ان دونوں جزیرہ کے امیر سلیمان بن ہشام تھے، پوچھا کیا کہ وہ دونوں ہے؟ فرمایا اس کے اور اس کے باپ کے نام میں آٹھ حروف آتے ہیں، مرض کیا گیا اس کی مدت کتنی ہوگی؟ فرمایا پرانے کپڑے کی طرح جو ایک جگہ سے سی لیا جاتا ہے تو دوسری جگہ سے پھٹ جاتا ہے۔

○ ○ ○

۳۳۶۔ حدثنا أبو أسامة عن الأعمش عن ضمير بن عطية عن هلال بن يساف قال أخبرني



البرید الذي جاء برأس المختار الى ابن الزبير قال لما وضعه بين يديه قال ما حدثني كعب  
في سلطاني بشيء الا وجدته كما قال الا هذا فانه حدثني انه يقتلني رجل من ثقيف فاراني  
انا الذي قتله

۳۳۶ ﴿ ابو اسامہ نے الأعمش سے، انہوں نے ثمر بن عطیہ سے روایت کی ہے کہ ہلال بن سیاف رحمہ اللہ تعالیٰ  
فرماتے ہیں کہ مجھے اس قاصد نے بتایا کہ جو مختار کا سر لے کر ابن زبیر کے پاس آیا تھا۔ جب اس نے سر ابن زبیر کے سامنے  
رکھا تو ابن زبیر نے کہا کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میری حکومت کے دور میں جو کچھ ہونے کی خبر دی تھی وہ میں نے پالی  
سوائے اس کے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ بتایا تھا کہ ”ثقیف“ کا ایک آدمی مجھے قتل کرے گا میرا خیال یہ ہے کہ میں نے  
اسے قتل کر دیا ہے۔

○ ○ ○

۳۳۷. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن ابن خثیم عن عمرو بن دينار قال قال ابو هريرة  
رضي الله عنه لنته ابن الزبير حبصة من حبسات الفتن

۳۳۷ ﴿ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے ابن خثیم سے، انہوں نے عمرو بن دينار سے روایت کی ہے کہ حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قتل فتنوں کی آہٹ ہوگی۔

○ ○ ○

۳۳۸. حدثنا ضمام عن ابي قبيل قال لما رأى ابن عمر رؤس أصحاب ابن الزبير  
تحمل على الرماح والقصب قال تنهادون بالرؤس ولا تدرؤن الى ما صارت اليه الأرواح  
۳۳۸ ﴿ ضمام سے روایت ہے کہ ابو قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت  
ابن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھیوں کے سروں کو نیزوں اور بانسوں پر اٹھایا ہوا دیکھا تو فرمایا تم ان کے سروں کی بے حرمتی  
کر رہے ہو تمہیں نہیں معلوم کہ ان کی رُو حیں کہاں پہنچ چکی ہیں۔

○ ○ ○

۳۳۹. حدثنا ابن المبارك عن سفيان عن سليمان عن ابي وائل قال لقيت ابا العلاء  
صلة بن زفر فقلت يا ابا العلاء هل باهلك شيء من هذا الوجد يعني الطاعون قال انا لأن  
ينخطيهم اخوف مني من أن يصيبهم

۳۳۹ ﴿ ابن المبارک، سفیان، سلیمان، ابی وائل رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میری ملاقات ابو العلاء صلہ بن زفر رحمہ  
اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہوئی تو میں نے کہا کہ اے ابو العلاء کیا آپ کے گھرانے میں کسی کو طاعون کی بیماری لگی؟ انہوں نے فرمایا کہ  
میرے نزدیک ان کا طاعون سے بچنا انہیں طاعون لگنے سے زیادہ خوفناک ہے۔

○ ○ ○



۳۳۰۔ حدثنا عیسیٰ بن یونس عن الأوزاعي عن يحيى بن أبي كثير عن أبي سلمة عن أبي هريرة رضي الله عنه سمعه يقول لقلت اللهم اشف أبا هريرة فقال اللهم لا ترجعها ثم قال يوشك أن يأتي على الناس زمان يكون الموت فيه أحب إلى العالم من اللهب الحمراء

﴿۳۳۰﴾ عیسیٰ بن یونس نے الاوزاعی سے، انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کی ہے کہ ابوسلمہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ (حضرت) ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُسے یہ دُعا مانگتے ہوئے سنا ہے کہ اے اللہ! حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شفاء عطا فرما، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اے اللہ اس کی دُعا قبول نہ فرما، غریب لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں عالم دین کو موت بھی سُرخ سونے سے زیادہ محبوب ہوگی۔

○ ○ ○

۳۳۱۔ حدثنا ابن المبارك عن الأعمش عن أبي وائل أن عبد الله بن مسعود ذكر عثمان رضي الله عنه يوما فقال أهلكه الشح وبنت البطانة أو بطانة السوء قال قلنا له ألا تخرج فنخرج معك فقال لأن أزاوال جعلا راسيا أهون علي من أن أزاوال ملكا مؤجلا العصمة من الفتن وما يستحب فيها من الكف والامساك عن القتال والعزلة فيها وما يكره من الاستشراف لها.

﴿۳۳۱﴾ ابن المبارک روایت کرتے ہیں کہ الأعمش، ابو وائل فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کیا اور فرمایا اُسے کجی اور بُری دوستی نے ہلاک کیا، ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ خروج کیوں نہیں کرتے ہم بھی آپ کے ساتھ خروج کریں گے؟ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اگر میں ایک ہماری پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹا دوں تو یہ میرے لیے زیادہ آسان ہے۔ اس سے کہ میں مقررہ بادشاہت کو وقت ختم ہونے سے پہلے ہٹا دوں۔

○ ○ ○

**فتنوں سے بچنا، اور فتنوں کے دور میں مستحب ہے کہ**

**انسان اپنے ہاتھ کو روکے، اور قتل**

**وغارتگری سے رُکنا اور گوشہ نشینی اختیار کرنا اور فتنوں میں جھانکنے کی کراہت**

۳۳۲۔ حدثنا ابن المبارك عن معمر عن اسحاق بن راشد عن عمرو بن وابصة الأسدي عن أبيه عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله



علیه وسلم بقول تكون فتنة النائم فيها خير من المضطجع والمضطجع فيها خير من القاعد والقاعد فيها خير من القائم والقائم فيها خير من الماشي والماشي فيها خير من الراكب والراكب فيها خير من المجري فتلاها كلها في النار قال قلت يا رسول الله ومتى ذلك قال ايام الهرج قال قلت ومتى ايام الهرج قال حين لا يامن الرجل جليسه قال قلت فبم تأمرني ان ادركت ذلك قال اكف نفسك ويدك وادخل دارك قال قلت يا رسول الله ارايت ان ادخل علي داري قال فادخل بيتك قال قلت ان ادخل علي بيتي قال فادخل مسجدك ثم اصنع هكذا ثم قبض بيمينه على الكوع وقل ربني الله حتى تقتل على ذلك

۳۳۲ ابن السبارک نے معمر سے، انہوں نے اسحاق بن راشد سے، انہوں نے عمرو بن وابصہ الاسدی سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا فتنہ پیدا ہوگا، جس میں سویا ہوا لیٹے ہوئے سے بہتر ہوگا، لیٹا ہوا بیٹھے ہوئے سے بہتر ہوگا، اور بیٹھا ہوا کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا، اور کھڑا ہوا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا سوار سے بہتر ہوگا اور سوار کوشش کرنے والے سے بہتر ہوگا۔ اس کے مقتولین سب کے سب جہنمی ہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ کب ہوگا؟ فرمایا قتل کے دنوں میں، میں نے عرض کیا اور یہ قتل کے تمام کب ہوں گے؟ فرمایا جب آدمی اپنے ہم مجلس سے مطمئن نہ ہوگا، میں نے عرض کیا اگر میں یہ دور پالوں تو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا اپنی ذات اور ہاتھ کورو کے رکھو اور گھر میں بیٹھ جاؤ! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اگر وہ میرے گھر میں داخل ہو جائے پھر؟ فرمایا پھر اپنے کمرے میں داخل ہو جانا! میں نے عرض کیا اگر وہ کمرے میں داخل ہو جائے پھر فرمایا پھر اپنی مسجد میں داخل ہو جانا اور یوں کرنا آپ ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ سے اپنی کلائی پکڑ لی، اور کہا ”ربی اللہ!“ میرا رب اللہ ہے یہاں تک کہ تجھے اس حال میں قتل کر دیا جائے۔

○ ○ ○

۳۳۳ حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن أبي اسحاق عن عمارة ابن عبد سمع حذيفة بن اليمان رضي الله عنه يقول اياكم والفتن لا يشخص لها احد فوالله ما شخص لها احد الا لسفته كما ينسف السيل اليها تشبه مقبلة حتى يقول الجاهل هذا يشبه وتبين مذبذبة فاذا رايتموها فاجتموا في بيوتكم وكسروا سيولكم وقطعوا اوتاركم.

۳۳۳ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے ابو اسحاق سے، انہوں نے عمارة ابن عبد سمع حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتنوں سے بچنا، فتنوں کے لئے کوئی شخص کھڑا نہ ہو، اللہ کی قسم جو بھی اس کیلئے کھڑا ہوتا ہے یہ اُسے بہالے جاتے ہیں، جیسے پانی کی لہر بہالے جاتی ہے، بے شک یہ فتنے مشتبہ ہو کر آتے ہیں، حتیٰ کہ جاہل کہتا ہے یہ تو مہلجہلتا ہے اور جاتے وقت یہ فتنے واضح ہوتے ہیں، جب تم انہیں دیکھو تو اپنے گھروں میں گھس کر بیٹھ جاؤ اور اپنی ٹکڑوں کو توڑ ڈالو اور اپنی تانٹوں کو کاٹ ڈالو۔

○ ○ ○



۳۳۴. حدثنا حفص بن غياث عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة رضي الله عنه

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ويل للعرب من شر قد اقترب قد افلح من كف يده

﴿۳۳۴﴾ حفص بن غياث نے الأعمش سے، انہوں نے ابی صالح سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

عنه فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہلاکت ہے عرب کے لئے اس شر کی وجہ سے جو قریب آچکا ہے، بے شک وہ  
حفص کامیاب ہوا جس نے اپنا ہاتھ روک رکھا۔

○ ○ ○

۳۳۵. حدثنا عبد الرزاق عن معمر بن يحيى بن أبي كثير عن أبي هريرة قال اني لا علم

لفتة يوشك ان تكون التي قبلها معها كنفجة ارنب واني لا علم المنخرج منها قالوا وما

المنخرج منها قال ان امسك يدي حتى يجيء من يقتلني

﴿۳۳۵﴾ عبد الرزاق نے معمر سے، انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کی ہے کہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

عنه فرماتے ہیں بے شک میں فتنے کو جانتا ہوں بے شک قریب ہے کہ پہلے اور بعد والے دونوں فتنے مل کر ایسے ہو جائے جیسے خرگوش  
کی دوڑ، اور بے شک میں اس سے نکلنے کا راستہ بھی جانتا ہوں، لوگوں نے کہا کہ اس سے نکلنے کا کیا راستہ ہے؟ ارشاد فرمایا کہ میں  
اپنا ہاتھ روک رکھوں یہاں تک کوئی آجائے اور مجھے قتل کر ڈالے۔

○ ○ ○

۳۳۶. حدثنا عيسى بن يونس عن ابن أبي خالد عن زيد بن وهب عن حذيفة بن اليمان

قال فتنان من المسلمين ما ابالي في ايتهما عرفتك فتلاهما قتلى جاهلية

﴿۳۳۶﴾ عیسیٰ بن یونس نے ابن ابی خالد سے، انہوں نے زید بن وہب سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن

الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں میں سے دو جماعتیں ہوں گی جن کے مقتولین جاہلیت کی موت مریں گے، مجھے  
پردہ نہیں کہ ان دونوں میں سے کس میں ٹو ہے۔

○ ○ ○

۳۳۷. حدثنا بقية بن الوليد والحكم بن نافع عن سعيد بن مسنان قال حدثني أبو

الزاهرية عن جبير بن نفير عن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله

عليه وسلم ان الفتنة اذا اقبلت شبهت واذا ادبرت أسفرت وان الفتنة تلتقح بالجوى

وتنتح بالشكوى فلا تثيروا الفتنة اذا حميت ولا تعرضوا لها اذا عرضت ان الفتنة راتعة

في بلاد الله نطا في خطامها لا يحل لأحد من البرية أن يوقظها حتى يأذن الله تعالى لها

الويل لمن أخذ بخطامها لم الويل له

﴿۳۳۷﴾ بقیہ بن الولید اور الحکم بن نافع نے سعید بن مسنان سے، انہوں نے ابو الزاہریہ سے، انہوں نے جبیر بن نفیر

سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک فتنہ جب  
آتا ہے تو مشتعل ہوتا ہے اور جب جاتا ہے تو واضح ہو جاتا ہے، بے شک فتنہ پیدا ہوتا ہے سرگوشیوں کی وجہ سے اور جلنا ہے جکوسے کی



وجہ سے، پس فتنے کو مت اٹھاؤ جب وہ گرم ہو اور نہ فتنے پر پیش ہو جب وہ سامنے بے شک فتنہ اللہ کے شہروں میں پڑتا ہے، وہ اپنی لگام کو روکتا ہے، کسی کے لئے حلال نہیں کہ اُسے بیدار کرے یہاں تک اس کے متعلق اللہ کا حکم آئے، ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جو فتنے کی لگام تھامے پھر ہلاکت ہے اس کے لئے! ○ ○ ○

۳۳۸. حدثنا وكيع عن سفيان عن الأعمش عن زيد بن وهب عن عبد الله قال ان الفتنه

اذا اقبلت شبهت واذا ادبرت اسفرت

۳۳۸ ﴿ وكيع نے سفيان سے، وہ الأعمش سے، وہ زيد بن وهب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک فتنہ جب آتا ہے تو مشتبہ ہوتا ہے، اور جب جاتا ہے تو واضح ہوتا ہے۔

○ ○ ○

۳۳۹. قال سفيان واخبرنا الحارث بن حذيفة عن زيد بن وهب عن حذيفة بن اليمان

مثل ذلك وزاد فيه قال قيل لحذيفة ما اقبالها قال سل السيف قيل لما ادبارها قال غمد

السيف.

۳۳۹ ﴿ سفيان نے حارث بن حذيفة سے، انہوں نے زيد بن وهب سے روایت کی ہے کہ حضرت حذيفة بن اليمان

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسے ہی مروی ہے، حضرت حذيفة بن اليمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ فتنہ کے آنے کا کیا مطلب ہے؟ ارشاد فرمایا کہ تلواروں کا بے نیام ہونا، پوچھا گیا فتنہ کے جانے کا مطلب ہے؟ فرمایا تلواروں کا نیام میں چلے جانا۔

○ ○ ○

۳۵۰. حدثنا ابن عيينة عن منصور عن ربعي عن حذيفة أن رجلا قال له كيف تأمرني

إذا القتل المصلون قال تدخل بيتك ثم تغلق عليك بابك فمن جالك فقل هكذا فقل

سفيان بيده فاكتف وقل بؤبؤي والمك.

۳۵۰ ﴿ ابن عيينہ نے منصور سے، انہوں نے ربعي سے روایت کی ہے کہ، حضرت حذيفة بن اليمان رضی اللہ تعالیٰ

عنہ سے ایک شخص نے پوچھا جب نمازیوں کو قتل کیا جائے گا تو آپ مجھے کیا حکم دیں گے، فرمایا اپنے گھر میں داخل ہو جانا اور دروازہ بند کر لینا اور جو تیرے پاس آئے تو اس سے یوں کہنا کہ میرے اور اپنے گناہ کا بوجھ اٹھا !!!

○ ○ ○

۳۵۱. حدثنا محمد بن عبد الرحمن بن الحارث عن محمد بن عبد الرحمن بن

البيلماني عن أبيه عن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

اياكم والفتن فان للسان فيها مثل وقع السيف

۳۵۱ ﴿ محمد بن عبد الرحمن بن الحارث نے محمد بن عبد الرحمن البيلماني سے، انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے

کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فتنوں سے بچنا۔ بے شک اس میں بولنے

والا ایسے ہے جیسے تلوار چلانے والا۔

○ ○ ○



۳۵۲. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن زيد بن وهب عن حذيفة قال وكلت الفتنة بثلاث بالجناد التحرير الذي لا يريد أن يرتفع له منها شيء إلا لعمه بالسيف وبالخطيب الذي يدعوا إليه الأمور وبالشریف المذكور فأما الجاد التحرير فتصرعه وأما هذان الخطيب والشریف فتحتهما حتى تبلوا ما عندهما

﴿۳۵۲﴾ ابو معاویہ نے الاعمش سے، انہوں نے زید بن وہب سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتنہ تین آدمیوں کی وجہ سے اٹھتا ہے، ایک تو وہ عاقل جو کسی باطل کے ساتھ ہو، جو نہیں چاہتا کہ کوئی چیز اس کی جانب اٹھے مگر یہ کہ یہ اُسے تلوار کے ذریعہ ختم کر دے، اور دوسرا خطیب ہے جسے بہت سارے امور اس کی طرف دعوت دیتے ہیں، اور تیسرا معزز آدمی جس کا ذکر کیا جاتا ہے۔ پھر جو عاقل جو باطل پر ہوتا ہے تو فتنہ اُسے پھاڑ دیتا۔ رہے دونوں خطیب اور شریف، تو فتنہ انہیں ابھارتا ہے یہاں تک کہ انا ہو جاتا ہے جو ان کے پاس ہوتا ہے۔

○ ○ ○

۳۵۳. حدثنا محمد بن عبد الله التيهري حدثنا ابن انعم عن مكحول عن أبي ثعلبة أو أبي إدريس الخولاني عن حذيفة بن اليمان رضي الله عنه قال اتقوا فرقتين تقتلان على الدنيا فانهما تجمعان الى النار جرا

﴿۳۵۳﴾ محمد بن عبد اللہ التیہری نے ابن انعم سے، انہوں نے مکحول سے، ابی ثعلبہ سے، یا ابو ادريس الخولانی سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دو فرقوں سے بچنا جو دنیا کے بارے میں لڑیں گے۔ یہ دونوں فرقے جہنم کی جانب کھینچے جائیں گے۔

○ ○ ○

۳۵۴. حدثنا الوليد بن مسلم عن أبي جابر عن بسر بن عبد الله الحضرمي عن أبي إدريس الخولاني قال سمعت حذيفة بن اليمان يقول قلت يا رسول الله ما تأمرني أن أدرك ذلك يعني الفتن قال تلزم جماعة المسلمين وأماهم قال قلت فإن لم يكن لهم إمام ولا جماعة قال فاعتزل تلك الفرق كلها ولو أن تعط بأصل شجرة يتركك الموت وانت على ذلك

﴿۳۵۴﴾ الولید بن مسلم نے ابو جابر سے، انہوں نے بسر بن عبد اللہ الحضرمی سے، ابو ادريس الخولانی سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں فتنوں کو پاؤں تو آپ ﷺ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کو لازم پکڑ لینا، میں نے عرض کیا اگر نہ لوگوں کا امام ہو اور نہ جماعت ہو پھر؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان تمام فرقوں سے جدا رہنا! اگر چہ درخت کی جڑ کیوں نہ چبانا پڑے، اسی حال میں رہنا یہاں تک کہ تجھے موت آجائے۔

○ ○ ○



۳۵۵. حدثنا الوليد قال قال الأوزاعي وأخبرنا بن عطية عن حذيفة بن اليمان عن النبي

صلى الله عليه وسلم مثل ذلك

۳۵۵) ولید نے اوزاعی سے، انہوں نے، ابن عطیہ سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں فتنوں کو پالوں تو آپ ﷺ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کو لازم پکڑ لینا، میں نے عرض کیا اگر نہ لوگوں کا امام ہو اور نہ جماعت ہو پھر؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان تمام فرقوں سے جدا رہنا! اگر چہ درخت کی جڑ کیوں نہ چبانی پڑے، اسی حال میں رہنا یہاں تک تجھے موت آجائے۔

○ ○ ○

۳۵۶. حدثنا عثمان كثير بن دينار عن محمد بن مهاجر أخى عمرو بن مهاجر عن

يونس بن ميسرة الجملاني عن حذيفة بن اليمان قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم

دعاة على أبواب جهنم من أطاعهم فحموه فيها قال قلت يا رسول الله فكيف النجاة منها

قال تلزم الجماعة وامام الجماعة قال قلت فان لم تكن جماعة ولا امام جماعة قال

فاهرب من تلك الفرق كلها ولو يدركك الموت وأنت عاظ بساق شجرة

۳۵۶) عثمان بن کثیر بن دینار نے محمد بن مہاجر سے (جو کہ عمرو بن مہاجر کے بھائی تھے)، انہوں نے یونس بن میسرہ الجملانی سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے جہنم کے دروازوں کی طرف دعوت دینے والوں کا ذکر کیا اور ارشاد فرمایا کہ جو ان کی اطاعت کرے گا وہ اُسے جہنم میں پھکوا دیں گے، میں نے عرض کیا اس سے نجات کی کیا صورت ہے؟ ارشاد فرمایا جماعت اور جماعت کے امام کو لازم پکڑیں، میں نے عرض کیا اگر نہ امام ہو اور نہ جماعت ہو پھر؟ فرمایا ان تمام فرقوں سے بھاگ جاؤ! اگر چہ تجھے موت آجائے اس حال میں کہ تو درخت کے تنے کے ساتھ چپٹے ہوئے ہو۔

○ ○ ○

۳۵۷. حدثنا ضمرة عن ابن شاذب عن أبي التياح عن خالد ابن سبيع عن حذيفة بن

اليمان قال قلت يا رسول الله لما العصمة من ذلك وذكر دعاة الضلالة فقال ان لقيت

لله يومئذ خليفة في الأرض فالزمه ان ضرب ظهرك واخذ مالك والا فاهرب في

الأرض حتى ياتك الموت وأنت عاظ على أصل شجرة

۳۵۷) ضمیرہ نے ابن شاذب سے، انہوں نے ابی التیاح سے، خالد ابن سبیع سے روایت کی ہے کہ

حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! اس سے بچنے کی کیا صورت ہے؟ جس وقت آپ ﷺ نے گمراہ داعیوں کا ذکر کیا تھا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر اس وقت اللہ کا خلیفہ زمین پر ہو تو اُسے لازم پکڑ لے اگر چہ وہ تیری پیٹھ مارے اور تیرا مال چھینے، ورنہ کسی زمین کی طرف بھاگ جاؤ یہاں تک تمہیں موت آئے اس حال میں کہ تم درخت کی جڑ کے ساتھ چپٹے ہوئے ہو۔

○ ○ ○



۳۵۸. حدثنا عبد الصمد بن عبد الوارث عن حماد بن سلمة حدثنا أبو عمرو القسملي عن بنت أهبان الغفاري أن علياً رضي الله عنه أتى أهبان فقال ما يمنعك أن تبعنا فقال أو خليلي وابن عمك أنه سيكون فتنة وفرقة اختلاف فإذا كان ذلك فأكسر سيفك واقعد في بيتك واتخذ سيفاً من خشب

۳۵۸ ﴿ عبد الصمد بن عبد الوارث نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے ابو عمرو القسملی سے، انہوں نے بنت اُہبان الغفاری سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت اُہبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور ان سے پوچھا کہ ہمارے پیچھے چلنے سے تیرے لئے کیا چیز رکاوٹ بنی؟ حضرت اُہبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میرے دوست جو کہ تیرا چچا زاد ہے (یعنی نبی کریم ﷺ) اُس نے مجھے وصیت کی تھی کہ عنقریب فتنے، فرقہ بازی اور اختلافات ہوں گے اس وقت تو اپنی کوار توڑ دینا اور گھر میں بیٹھ جانا اور لکڑی کی کوار بنالینا۔

۳۵۹. حدثنا ابن عيينة عن أبي جناب قال سمعت طلحة يقول شهدت الجماجم لما طعنت برمح ولا ضربت بسيف ولوددت أنهما لقطعنا من هاهنا يعني بديه ولم أكن شهدته ۳۵۹ ﴿ ابن عیینہ نے ابو جناب سے روایت کی ہے کہ حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ”جماجم“ کی جنگ میں شریک ہوا مگر نہ میں نے نیزہ چلایا اور نہ میں نے کوار سے کسی کو مارا، اور میں چاہتا ہوں کہ کاش میرے یہ دونوں ہاتھ ٹوٹ جاتے لیکن میں اس میں حاضر نہ ہوتا۔

۳۶۰. حدثنا ابن عيينة عن أبي لجهج عن مجاهد قوله تعالى لا نجعلنا فتنة للقوم الظالمين (يونس ۸۵) قال لا تسلطهم علينا حتى يفتنونا فيفتنوا بنا ۳۶۰ ﴿ ابن عیینہ نے، ابن ابی لُجَيج سے روایت کی ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ﴾ (یونس، آیت ۸۵)

کی تفسیر میں فرمایا کہ تو ان ظالموں کو ہم پر مسلط نہ فرما یہاں تک کہ وہ ہمیں فتنہ میں ڈال دیں، پھر ہماری وجہ سے وہ فتنہ میں پڑ جائیں۔

۳۶۱. حدثنا محمد بن ثور عن مضر بن أيوب عن أبي قلابة قال لما أنجلت فتنة ابن الأشعث كما في مجلس ومعا مسلم بن يسار فقال مسلم الحمد لله الذي أنحاني من هذه الفتنة فوالله ما رأيت فيها بسهم ولا طعنت فيها برمح ولا ضربت فيها بسيف قال أبو قلابة فقلت له فما لك يا مسلم بحاهل نظر البك فقال والله ما قام مسلم هذا المقام الا وهو يراه عليه حقاً فقتل أو قتل قال فبكى والذي نفسي بيده حتى لميت أن لا أكون قلت له شينا .



۳۶۱ ﴿ محمد بن ثور نے معمر سے، انہوں نے ایوب سے روایت کی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب ابن الاشعث کا فتنہ ختم ہوا تو ہم ایک مجلس میں بیٹھے تھے ہمارے ساتھ مسلم بن یسار رحمہ اللہ تعالیٰ بھی تھے، تو حضرت مسلم بن یسار رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے اس فتنہ سے نجات بخشی، اللہ کی قسم نہ میں نے اس میں تیر پھینکا ہے، نہ نیزہ چلایا ہے، اور نہ تلوار سے مارا ہے، حضرت ابوقلابہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے مسلم، تیرا اس ناواقف شخص کے متعلق کیا گمان ہوگا جو تیری طرف دیکھتا ہوگا اور کہتا ہوگا کہ مسلم جب اس جماعت والوں کے ہمراہ ہے تو یہ اس کے نزدیک حق پر ہوں گے، پس یہ سوچ کر وہ قتل کرتا ہوگا اور قتل ہوتا ہوگا، حضرت ابوقلابہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ یہ بات سن کر حضرت مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ اتنے روئے کہ خدا کی قسم میں یہ آرزو کرنے لگا کہ کاش میں اُسے کچھ نہ کہتا۔

○ ○ ○

۳۶۲. حدثنا ابن المبارک عن حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن الحسن عن جندب بن عبد الله البجلي رضي الله عنه ان رجلا من اهل الشام حمل على رجل من اصحاب علي يوم صفين فنزل اليه ليذبحه قال لشدت انا برمحي نحوه لاجهضته عنه فاجهضته عنه لما اذكرها الا اخذت بحلقتي.

۳۶۲ ﴿ ابن المبارک نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے علی بن زید سے، الحسن نے روایت کی ہے کہ جندب بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ صفین کی جنگ میں ایک شامی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھیوں میں سے ایک آدمی پر حملہ کیا، پھر وہ اپنی سواری سے اس کی طرف اترتا کہ اُسے ذبح کرے، میں اپنا نیزہ لے کر اس پر حملے کے ارادہ سے بڑھاتا کہ اُسے روک دوں، لیکن مجھے روک دیا گیا، مجھے اتنا یاد ہے کہ کسی نے میرے گلے کو پکڑ لیا تھا۔

○ ○ ○

۳۶۳. حدثنا يحيى بن ابي غنبة عن ابيه عن جبلة بن سحيم عن عامر بن مطر عن حذيفة انه قال عامر لا يفرنك من تری فان هؤلاء يوشكوا ان ينفرجوا عن دينهم كما تنفرج المرأة عن قبلها فاذا فعلوا ذلك فلعليك بما انت عليه اليوم.

۳۶۳ ﴿ یحییٰ بن ابو غنہ اپنے والد سے، وہ جبلة بن حکیم سے، وہ عامر بن مطر سے روایت کرتے ہیں، حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے کہا کہ اے عامر! جو لوگ تجھے نظر آ رہے ہیں یہ تجھے دھوکے میں نہ ڈال دے، قریب ہے کہ یہ اپنے دین سے دور ہو جائیں، جیسے عورت پہلو سے دور ہو جاتی ہے جب وہ ایسا کرے تو تجھ پر لازم ہے کہ جس عقیدے اور اعمال پر تو آج ہے (یعنی اپنے اُس عقیدے اور اعمال کو لازم پکڑنا ورنہ گمراہی کے سوا کچھ بھی نہیں)۔

○ ○ ○

۳۶۴. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن ابن طاوس عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا ابي ذر اراك يا ابا ذر لقاتفا كيف بك يا ابا ذر اذا اخرجوك من



المدينة قال آتی الارض المقدسة قال فكيف ان اخرجوك منها قال ارجع الى المدينة  
قال فان اخرجوك منها قال آخذ بسيفي فاضرب به حتى اقل لال لا ولكن اسمع واطع  
ولو لعبد اسود قال فلتأني الربذة وجد بها غلاما اسود لعثمان فاقبمت الصلاة فقال يا ابا  
ذر تقدم فقال اني امرت ان اسمع واطع ولو لعبد اسود قال لتقدم العبد فصلي

۳۶۳۔ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے ابن طاؤس سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول  
اللہ ﷺ نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ اے ابوذر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اتیری کیا حالت ہوگی جب لوگ  
تجھے مدینہ سے نکال دیں گے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں ”ارض مقدسہ“ چلا جاؤں گا، آپ ﷺ نے فرمایا اتیری  
کیا حالت ہوگی اگر وہ تجھے وہاں سے بھی نکال ڈالیں؟ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں مدینہ لوٹ آؤں گا، آپ ﷺ  
نے فرمایا اگر وہ تجھے مدینہ سے بھی نکال دیں پھر؟ تو حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ تب میں اپنی تلوار لے کر لڑتا رہوں  
گا یہاں تک قتل کر دیا جاؤں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نہیں! لیکن بات سوا اور اطاعت کرو، اگرچہ کالا غلام کیوں نہ ہو، جب  
حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ”ربذة“ آئے تو وہاں پر (ایک) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک کالے غلام کو پایا جب نماز  
کا وقت ہوا، تو اس غلام نے کہا اے ابوذر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) آگے بڑھیے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مجھے حکم دیا گیا  
ہے کہ میں سوا اور اطاعت کروں اگرچہ کالا غلام کیوں نہ ہو، پس وہ غلام آگے بڑھا اور اس نے نماز پڑھائی۔

○ ○ ○

۳۶۵۔ حدثنا ضمرة عن ابن شاذب عن أبي التياح أبيه عن أبي العوام عن كعب قال  
رحا العرب بعد خمس وعشرين بعد وفاة نبيها صلى الله عليه وسلم لم تنشأ فتنة فيها قتل  
وقتل فامسك عليك فيها يدك وسلاحك لم تكون أخرى بعد الا طمانينة فامسك  
عليك فيها يدك وسلاحك فاني اجدها في كتاب الله المظلمة تلوي بكل ذي كبر

۳۶۵۔ ضمرہ نے ابن شاذب سے، انہوں نے ابوالتياح سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابو العوام سے  
روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عرب کی جنگی نیابت کی وفات کے پچیس 25 سال بعد گھوم جائے  
گی، اس وقت قتل و قتل کا فتنہ پھوٹ پڑے گا، اس میں اپنے ہاتھ اور اپنے اسلحے کو روکے رکھ، اطمینان کے بعد پھر فتنہ ہوگا اس میں بھی  
اپنے ہاتھ اور اپنا اسلحہ روکے رکھ، بے شک میں اس فتنہ کو اللہ کی کتاب میں تاریک پاتا ہوں، یہ فتنہ ہر متکبر کو گھیرے گا۔

○ ○ ○

۳۶۶۔ حدثنا ابو عمر الصغار عن التياح عن أبي العوام عن كعب قال تدور رحا العرب  
بعد وفاة نبيها بعد خمس وعشرين سنة لم تفشوا فتنة يكون فيها قتل وقاتل فامسك  
عليك فيها نفسك وسلاحك حتى تنجلي لا لك ولا عليك لم يستوي الناس  
كالدوامه لم تنشأ فتنة اني لا اجدها في كتاب الله المنزل المظلمة لا تنجلي حتى تلوي



بکل ذي کبر فامسک عليك فيها نفسک و سلا حک و اهرب منها اشد الهرب وان لم  
تجد الا حجر عقرب تدخل فيه فادخل فيه

۳۶۶ ﴿ ابو عمر الصغار نے التیاح سے، انہوں نے ابو العوام سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے پچیس 25 سال بعد عرب کی چکی گھوم جائے گی، ان میں قتلہ پھوٹ پڑے گا جس میں قتل  
و قتل ہوگا، پس اس میں اپنے آپ کو اور اپنے ہتھیار کو روکے رکھنا یہاں تک کہ وہ قتلہ ٹھٹھ جائے تاکہ نہ تیرا فائدہ ہو نہ تیرا نقصان  
ہو، پھر سب لوگ برابر ہو جائیں گے، ہمیشہ کی طرح پھر قتلہ پیدا ہو جائے گا، میں اس قتلہ کو اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب میں  
پاتا ہوں کہ وہ ہر ایک ہو گا نہ ڈوب نہ ہو گا یہاں تک گھیر دے ہر منکبر کو، اس میں بھی اپنے آپ کو اور اپنے اسلحے کو روکے رکھنا اور اس  
سے بہت زیادہ بھاگنا، یہاں تک کہ ٹوکر کوئی جگہ نہ پائے سوائے پھو کے بل کے تو بھاگ کر اس میں داخل ہو جانا۔

○ ○ ○

۳۶۷. حدثنا حمزة بن يحيى بن أبي عمرو السبائي قال قال أبو هريرة رضي الله عنه  
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وذكر الفتنة الرابعة لا ينجو من شرها الا من دعا  
كدعاء الفرق أسعد أهلها كل تقى عفى اذا ظهر لم يعرف وأن جلس لم يفتقد وأشقى  
أهلها كل خطيب مسقع أو راكب موضع

۳۶۷ ﴿ حمزہ نے یحییٰ بن ابی عمرو السبائی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ  
رسول اللہ ﷺ نے چوتھے قتلے کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اس کے شر سے کوئی نجات نہ پائے گا سوائے اس شخص کے جو ڈوبتے  
ہوئے کی طرح ڈوبا کرے، گمراہوں کے اعتبار سے سب سے نیک بخت وہ آدمی ہوگا جو پرہیزگار ہو، غیر مشہور ہو۔ جب وہ گمراہ  
فکرا ہے تو کوئی اُسے پہچانتا نہیں ہے اور اگر گمراہ میں بیٹھا ہے تو کوئی اس کی غیر حاضری محسوس نہیں کرتا ہے، اور گمراہوں کے  
اعتبار سے بدترین آدمی ہر اونچی آواز والا خطیب ہوگا، یا کسی جگہ کی طرف سفر کرنے والا ہوگا۔

○ ○ ○

۳۶۸. حدثنا معالي بن عمران عن ابن لهيعة عن عبيد الله بن أبي جعفر قال قال رسول  
الله ﷺ تكون فتنة لا ينجو منها الا من لم يصب من مالها ومن أصاب من مالها كمن  
أصاب من دمها.

۳۶۸ ﴿ معالی بن عمران نے ابن لہیعہ سے روایت کی ہے کہ عبید اللہ بن ابی جعفر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے  
ارشاد فرمایا کہ ایک قتلہ ہوگا کہ جس سے نجات کوئی نہیں پائے گا سوائے اس شخص کے جس نے اس قتلے کے مال کو نہ لیا ہو اور جس نے  
اس کے مال میں سے لیا وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے اس کے خون میں سے لیا۔

○ ○ ○

۳۶۹. حدثنا يحيى بن سعيد المطار عن ضار بن عمرو عن اسحاق بن عبد الله بن أبي



فروة عن حدثه عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ أسعد الناس فيها كل خفي ان ظهر لم يعرف وان جلس لم يفقد.

۳۶۹ ﴿یحییٰ بن سعید الطار نے ضرار بن عمرو سے، انہوں نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی فردہ سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فتنے کے زمانے میں وہ شخص سب سے زیادہ نیک بخت ہوگا جو غیر مشہور ہوگا۔ اگر وہ باہر نکلتا ہے تو پہچانا نہیں جاتا اور اگر گھر میں بیٹھا رہتا ہے تو کوئی اس کو غیر حاضر نہیں سمجھتا۔

○ ○ ○

۳۷۰. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة عن المنذر قال بلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في الفتنه الرابعة تصيرون فيها إلى الكفر فالمؤمن يومئذ من يجلس في بيته والكافر من مل سيفه وأهراق دم أخيه ودم جاره.

۳۷۰ ﴿الحکم بن نافع نے جراح سے روایت کی ہے کہ، ارطاة بن المنذر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چوتھے فتنے کے متعلق فرمایا کہ تم لوگ اس میں کفر کی طرف جاؤ گے، اس زمانے میں مؤمن وہ ہوگا جو اپنے گھر میں بیٹھا رہے، اور کافر وہ ہوگا جو تلوار نیاں سے نکالے، اور اپنے بھائی اور اپنے پڑوسی کا خون بہائے۔

○ ○ ○

۳۷۱. حدثنا ابن المبارك عن ابن أبي خالد عن عبد الرحمن بن خالد عن عقبه بن عامر رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من مات ولم يشرك بالله شيئاً ولم يتعد من اللعاء الحرام بشيء دخل من أي أبواب الجنة شاء.

۳۷۱ ﴿ابن المبارک نے ابن ابی خالد سے، انہوں نے عبد الرحمن بن خالد سے روایت کی ہے کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو اس حال میں مرا کہ نہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کیا، اور نہ کسی حرام خون میں ملوث ہوا، تو یہ آدمی جنت کے جس دروازے سے داخل ہونا چاہے، داخل ہو جائے۔

○ ○ ○

۳۷۲. حدثنا ابن المبارك عن هشام عن الحسن قال قال أبو موسى الأشعري رضي الله عنه ما خصم أبغض إلى لقاء يوم القيامة من رجل يجهل تشعب أو داجه دما يحسني عند ميزان القسط فيقول يا رب مل عبدك بم قلنني فأقول كذب فلا أستطيع أن أقول كان كافرا فيقول أنت أعلم بعبدك مني.

۳۷۲ ﴿ابن المبارک نے هشام سے، انہوں نے الحسن سے روایت کی ہے کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے زیادہ بُرا قیامت کے دن اُس مخالف کی ملاقات ہے جو اس حال میں آئے کہ اس کی گردن کی رگیں خون سے خروں، اور وہ مجھے انصاف کے خراؤ کے پاس روک دے اور کہے کہ اے میرے رب! اپنے بندے سے پوچھ کہ اس نے مجھے



کیوں قتل کیا؟ پس میں کہوں گا کہ یہ جھوٹ بولتا ہے، میں یہ نہیں بول سکوں گا کہ وہ کافر تھا، کہیں اللہ تعالیٰ یہ نہ فرمادے کہ تو میرے بندے کو مجھ سے زیادہ جانتا ہے؟

○ ○ ○

۳۷۳. حدثنا ابن المبارك عن سليمان بن المغيرة عن حميد بن هلال عن جندب بن عبد الله قال لا يلقين أحد منكم الله يوم القيامة بملء كف من دم رجل يقول لا اله الا الله فانه من صلى الصبح فهو في ذمة الله فلا يخنقون الله أحد منكم في حافره فيكبه الله تعالى اذا جمع الأولين والآخرين أي في جهنم

۳۷۳. ابن المبارک نے سلیمان بن المغیرہ سے، انہوں نے حمید بن ہلال سے روایت کی ہے کہ جندب بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تم میں سے کوئی بھی اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن اس حال میں نہ ملے کہ اس کے ہاتھ کسی لا الہ الا اللہ کہنے والے کے خون سے رنگے ہوئے ہوں، جو شخص صبح کی نماز پڑھتا ہے وہ اللہ کے ذمہ میں ہوتا ہے، پس تم میں سے کوئی اللہ تعالیٰ کے اس ذمہ کو نہ توڑے، ورنہ اللہ تعالیٰ اسے اوندھے منہ جہنم میں ڈالے گا، جب وہ سب لوگوں کو جمع کرے گا۔

○ ○ ○

۳۷۴. حدثنا عبد الوهاب عن أيوب عن محمد أن الأشعر أنه استأذن علي بن أبي طالب عليه السلام فقال له فإذا عنده ابن لطلحة قال أناك حجتني من أجل هذا قال أجل قال ولو كان ابن عثمان حجتني له قال أجل قال الي لأرجو أن أكون أنا وعثمان ممن قال الله تعالى ونزعنا ماله صدورهم من غل أخوانا على سرور متقابلين (الحجرات ۴۷)

۳۷۴. عبد الوہاب نے ایوب سے روایت کی ہے کہ حضرت محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اُشتر نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں داخل ہونے کی اجازت طلب کی، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روک دیا۔ بعد میں اجازت دے دی، تو وہاں پر حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیٹا بیٹھا ہوا تھا، اُشتر نے کہا میرا خیال ہے آپ نے مجھے اس کی وجہ سے اندر آنے سے روک دیا تھا؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جی ہاں! اُشتر نے کہا اگر (حضرت) عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا بیٹا ہوتا تو آپ اس کی وجہ سے بھی مجھے روک دیتے؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جی ہاں! پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھے اُمید ہے کہ میں اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

﴿وَنَزَعْنَا مَالِي صُدُورِهِمْ مِنْ غَلٍّ إِخْوَانًا عَلَىٰ سُرُورٍ مُّقْبِلِينَ ۝﴾

ترجمہ: ہم ان کی باہمی کدورتیں نکال دیں گے وہ بھائیوں کی طرح ہو جائیں گے، جنہوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔

○ ○ ○

۳۷۵. حدثنا ابن المبارك عن عوف عن أبي المنهال قال حدثني صفوان بن عمرو عن جندب بن عبد الله البجلي قال ليقبى الله أحدكم ولا يحولن بينه وبين الجنة بعلمنا ينظر الي أبواها ملء كف من دم مسلم أهراله



۳۷۵ ﴿ ابن المبارک نے عوف سے، انہوں نے ابو المنہال سے روایت کی ہے کہ صفوان بن عمرو اور جندب بن عبد اللہ الحبلی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم میں سے ہر ایک اللہ سے ڈرے اور ہرگز اس کے اور جنت کے درمیان جب کہ وہ جنت کے دروازوں کو دیکھ رہا ہو، کسی مسلمان کا خون جو اس نے بہایا تھا حائل نہ ہونا چاہیے۔

○ ○ ○

۳۷۶. حدثنا ابن المبارک عن هشام بن حسان قال حدثني بكر بن عبد الله المزني قال سمعنا رجلا من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم لسمعته يقول لا يحولن بين احدكم وبين الجنة بعدما ينظر الى ابوابها ملء كف من دم مسلم اهرقه

۳۷۶ ﴿ ابن المبارک نے هشام بن حسان سے روایت کی ہے کہ، بکر بن عبد اللہ المزنی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ہماری جماعت میں ایک صحابی رسول اللہ ﷺ تھا جس سے میں نے سنا کہ ہرگز تمہارے اور جنت کے درمیان جب کہ وہ جنت کے دروازوں کو دیکھ رہا ہے کسی مسلمان کا چلو بھر خون حائل نہ ہونا چاہیے جو اس نے بہایا تھا۔

○ ○ ○

۳۷۷. حدثنا ابن المبارک عن شعبة عن قتادة عن يونس بن جبير قال سمعت جندب بن عبد الله يقول ان نزل بلاء فقدم مالک دون دينک فان المخروب من غروب دينه وان المصلوب من سلب دينه واعلم انه لا غنى بعد النار ولا فقر بعد الجنة ان النار لا يفسک أسیرها ولا يستغنى فقیرها

۳۷۷ ﴿ ابن المبارک نے شعبہ سے، انہوں نے قتادہ سے، یونس بن جبیر سے روایت کی ہے کہ، جندب بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کچھ پر کوئی آفت آئے تو اپنا مال آگے کر دیتا نہ کہ اپنا دین، بے شک برباد ہے وہ شخص جس کا دین خراب ہوا، اور لوٹا ہوا ہے وہ شخص جس کا دین تھیں گیا اور جان لے لے کہ جہنم پانے میں کوئی مال داری نہیں، اور جنت پانے میں کوئی فقیری نہیں، بے شک جہنم کا قیدی کسی رہا نہ ہوگا، اور نہ اس کا فقیر کبھی غنی ہوگا۔

○ ○ ○

۳۷۸. حدثنا ابن المبارک عن عمر بن سعد بن أبي حسين القرشي عن محمد بن عبد الله بن عياض عن يزيد بن طلحة بن ركانة سمع محمد بن علي سمع عليا رضي الله عنه يقول اللهم اكهب اليوم قتل عثمان لعنا عرهم.

۳۷۸ ﴿ ابن المبارک نے عمر بن سعید بن ابی حسین القرشی سے، انہوں نے محمد بن عبد اللہ بن عیاض سے، انہوں نے یزید بن طلحہ بن رکانہ سے، انہوں نے محمد بن علی سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ اے اللہ! حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قاتلوں کو آج گردن کے بل گرا دے۔

○ ○ ○

۳۷۹. حدثنا ابن المبارک عن عوف عن أبي المنهال عن أبي هريرة الأسلمي قال ان



ذاک الذي بالشام يعني مروان والله ان يقاتل الا على الدنيا وان ذاك الذي بمكة يعني ابن الزبير والله ان يقاتل الا على الدنيا وان الذين تدعونهم قراء کم والله ان يقاتلوا الا على الدنيا فقال له ابن له فما تأمرنا اذا قال لا اری غیر الناس الا عصابة ملبدة وقال بيده  
خماص البطون من اموال الناس خفاف الظهور من دماهم

۳۷۹ ابن المبارک نے عوف سے، انہوں نے ابو المنہال سے روایت کی ہے کہ، اُبی ہریرہؓ نے کہا بے شک وہ شخص جو شام میں ہے یعنی مروان، اللہ کی قسم! وہ دنیا کے لئے لڑ رہا ہے، اور بے شک وہ شخص جو مکہ میں ہے یعنی ابن الزبیر اللہ کی قسم! وہ دنیا کے لئے لڑ رہا ہے، اور جنہیں تم اپنے علماء کہتے ہو اللہ کی قسم! وہ سب دنیا کے لئے لڑ رہے ہیں، ابو ہریرہؓ کے بیٹے نے کہا کہ پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا میں لوگوں میں بہترین جماعت اسے پاتا ہوں جو لپٹی ہوئی ہے، پھر ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمانے لگے کہ ان کے پیٹ لوگوں کے مال سے خالی ہیں ان کی کمریں لوگوں کے خون سے بوجھل نہیں۔

○ ○ ○

۳۸۰ حدثنا ابن المبارک عن هشام عن الحسن عن ضبة بن محصن عن أم سلمة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقوم عليكم أئمة تعرفون عنهم وتكفرون فمن أنكر فقد نجا ومن كره فقد سلم ولكن من رضي وتابع قيل يا رسول الله  
أفلا نقاتلهم أو نقاتلهم قال أما ما صلوا الصلاة فلا

۳۸۰ ابن المبارک نے ہشام سے، انہوں نے الحسن سے، انہوں نے ضبہ بن محصن سے روایت کی ہے کہ اُم سلمہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم پر ایسے حکمران آئیں گے جن کے بعض کام صحیح اور بعض غلط ہوں گے، جس نے غلط کام کرنے سے انکار کیا اس نے نجات پائی اور جس نے مکروہ سمجھا وہ بھی محفوظ رہا، سوائے اس کے جس نے ان کی بڑائی میں پیروی کی اور اس پر راضی ہوا، عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم انہیں قتل نہ کریں؟ یا ان کے خلاف جنگ نہ کریں؟ ارشاد فرمایا کہ جب تک وہ نماز پڑھتے ہیں اُس وقت تک نہیں۔

○ ○ ○

۳۸۱ حدثنا معمر بن سليمان عن أبيه عن الحسن قال قيل يا رسول الله أفلا نقاتلهم  
قال أما ما أقاموا الصلاة فلا

۳۸۱ معمر بن سلیمان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ الحسن رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم ان کے خلاف نہ لڑیں؟ فرمایا نہیں، جب تک وہ تم میں نماز قائم کئے ہوئے ہیں۔

○ ○ ○

۳۸۲ حدثنا ابن المبارک عن عبدالرحمن بن يزيد بن جابر قال حدثني مولى لبي  
فزاره عن مسلم بن قريظة ابن عم عوف بن مالك سمع عوف بن مالك رضي الله عنه



سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول شر أئمتكم الذين يفضولهم ويغضونكم  
وتلعنونهم ويلعنونكم قال قلنا يا رسول الله أفلا نأهلهم عند ذلك قال أما ما أقاموا  
الصلاة فيكم فلا آلا من ولي عليه وال فرآه يأتى شيئا من معصية الله فليكره ما يأتى من  
معصية الله ولا ينزع يدا من طاعة

۳۸۲ ابن مبارک نے عبدالرحمن بن یزید بن جابر سے، انہوں نے، مسلم بن قرظہ سے روایت کی ہے کہ خوف بن  
مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے بدترین امراء وہ ہوں گے جو تم سے بغض رکھیں گے  
اور تم ان سے بغض رکھو گے، تم ان پر لعنت دو گے اور وہ تم پر لعنت دیں گے، ہم نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہم  
ان سے اس وقت کی ہوئی بیعت کو توڑ نہ دیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا نہیں جب تک وہ تم میں نماز قائم کئے ہوئے ہوں۔  
خبردار! جس پر کوئی امیر مقرر ہو جائے پس وہ اپنے امیر میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی دیکھے تو وہ اس نافرمانی کو نہ اچانے، اور اپنا ہاتھ اس  
کی اطاعت سے نہ کھینچے۔

○-○-○

۳۸۳ حدثنا هشيم عن مجالد عن عامر عن صلة عن حذيفة قال تعودوا الصبر قبل أن

ينزل بكم البلاء فإنه لن يصيبكم أشد مما أصابنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم

۳۸۳ هشيم، مجاہد سے، وہ عامر سے، وہ صلہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے  
ہیں کہ مصیبتوں کے آنے سے پہلے صبر کی عادت بنا لو، تمہیں ہرگز سخت تکلیف نہ پہنچے گی جو ہمیں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پہنچی  
تھی۔

○-○-○

۳۳۸ حدثنا ابن المبارك عن حماد بن سلمة عن أبي عمران الجوني عن عبد الله بن

الصامت عن أبي ذر رضي الله عنه قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا أبا ذر

كيف تعمل إذا جاع الناس حتى لا تستطيع أن تقوم من فراشك إلى مسجدك إلى

فراشك قال قلت لله ورسوله أعلم. قال تأتي من أنت منه قال قلت أرايت أن أبي علي

قال تدخل بيتك قال قلت أرايت أن أبي علي قال ان عشتيت أن يهرق شعاع السيف

فألق طائفة ردائك على وجهك يوء بالملك والله قال قلت أفلا أحمل السلاح قال

إذا أشركه.

۳۸۴ ابن مبارک نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے ابو عمران الجونی نے عبداللہ بن

روایت کی ہے کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ اے ابو ذر! تو کیا کرے گا

جب لوگ بھوکے ہوں گے؟ اور تمہیں میں اتنی طاقت نہ ہوگی کہ تو اپنے بستر سے مسجد تک چلا جائے، اور اپنی مسجد سے بستر تک

آجائے، میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ تم ان لوگوں کے پاس چلے



جانا جن میں سے تم ہو، میں نے عرض کیا اگر مجھے منع کر دیا گیا تو پھر؟ ارشاد فرمایا: اپنے گھر میں جا بیٹھنا، میں نے عرض کیا اگر وہاں نہ چھوڑے اور اُمداد آ جائے تو پھر؟ ارشاد فرمایا اگر تجھے یہ اندیشہ ہو کہ تلواریں چمک تجھے حواس باختہ کر دے گی تب اپنی چادر اپنے چہرے پر ڈال دینا، وہ اپنا گناہ اور تیرا گناہ اٹھالے گا، میں نے عرض کیا کہ کیا میں اُس پر اسلحہ نہ اٹھاؤں؟ ارشاد فرمایا کہ ایسی صورت میں تو اُس کا شریک ہو جائے گا۔

○ ○ ○

۳۸۵. حدثنا ابن المبارك عن يونس عن الزهري عن أبي سلمة بن عبد الرحمن أن  
حسين بن علي دخل على عثمان رضي الله عنه وهو محصور فقال يا أمير المؤمنين أنا  
طوع يدك لمروني بما شئت فقال له عثمان يا ابن أخي فاجلس لي بيتك حتى يأتي الله  
بأمرك فلا حاجة لي في هراقة الدماء.

۳۸۵ ﴿ ابن المبارک نے یونس سے، انہوں نے الزہری سے، انہوں نے ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت کی ہے کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اُن کے محاصرے کی حالت میں آ کر عرض کرنے لگے کہ اے امیر المؤمنین! میں آپ کے زیر دست ہوں، آپ مجھے جو چاہے حکم دیں میں تعمیل کروں گا، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا کہ اے میرے بھتیجے! جا اپنے گھر میں بیٹھ جا، یہاں تک اللہ تعالیٰ اپنا فیصلہ کر ڈالے، مجھے خون ریزی کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

○ ○ ○

۳۸۶. حدثنا ابن المبارك عن يزيد بن ابراهيم عن ابن سيرين قال قال ابو مسعود  
الأنصاري رضي الله عنه أصبح أمرالي يخبروني أن أقيم على ما أرغم أنفي ولبح وجهي أو  
أخذ سيفي فأقتل فأدخل النار فأخبرت أن أقيم على ما أرغم أنفي ولبح وجهي ولا  
أخذ سيفي فأقتل فأدخل النار

۳۸۶ ﴿ ابن المبارک نے یزید بن ابراہیم سے، انہوں نے ابن سیرین سے روایت کی ہے کہ ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے اُمراء مجھے اختیار دیں گے یا تو اس میں ٹھہرا ہوں اس حال میں کہ میری ناک رُسوا ہو اور چہرہ قبیح ہو، یا تلواریں پھر قتل کروں اور قتل ہو جاؤں، اور آگ میں داخل ہو جاؤں، پھر میں نے یہ پسند کیا کہ میں رُسوا ہو جاؤں لیکن تلواریں ہاتھ میں نہ لوں کہ قتل کروں پھر قتل ہو جاؤں اور آگ میں داخل ہو جاؤں۔

○ ○ ○

۳۸۷. حدثنا ابن أبي غنبة عن أبيه عن جبلة بن سحيم عن عامر بن مطر قال قال لي  
حذيفة يا عامر لا يفرنك ما ترى والناس يتوبون الى المسجد فان هؤلاء يوشكون أن  
ينفر جوا عن دينهم كما تنفرج المرأة عن قبلها فاذا فعلوا ذلك فعليك بما أنت عليه  
اليوم.



۳۸۷۔ ابن ابی غنیہ اپنے باپ سے، وہ جلیلہ بن کیم سے روایت کرتے ہیں کہ عامر بن مضر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا اے عامر! تجھے دعوہ میں نہ ڈالے وہ چیز جو تو دیکھ رہا ہے کہ لوگ اٹھ کر مسجد کی طرف جا رہے ہیں بے شک یہ لوگ قریب ہے کہ اپنے دین سے جدا ہو جائیں، جیسے عورت اپنے پہلو سے جدا ہوتی ہے، جب وہ ایسا کام کریں تو تجھ پر لازم ہے کہ تو ان نظریات پر جن پر تو آج ہے، کاربند رہے۔

○-○-○

۳۸۸۔ حدثنا ابن المبارک عن سفیان عن حبیب بن ابی ثابت عن ابی البختری عن حذیفہ قال ألا ان الأمر بالمعروف والنہی عن المنکر حسن وليس من السنة أن ترفع السلاح علی امامک

۳۸۸۔ ابن المبارک، سفیان سے، وہ حبیب بن ابی ثابت سے، وہ ابو البختری سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ خبردار! امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اچھا کام ہے اور سنت نہیں کہ تو اسلحہ اپنے امام کے خلاف اٹھائے۔

○-○-○

۳۸۹۔ حدثنا ابن المبارک عن محمد بن طلحة الیامی عن ابراہیم ابن عبدالاعلیٰ عن سويد بن غفلة قال قال لي عمر رضي الله عنه لعلک تبقى حتى تلرک الفتنة فاسمع وأطع وان كان علیک عهد حبشی ان ضربک فاصبر او حرمک او ظلمک فاصبر وان اراداک علی امر ینقصک لی دینک فقل سمعاً وطاعة دمی دون دینی

۳۸۹۔ ابن المبارک نے محمد بن طلحہ الیامی سے، انہوں نے ابراہیم بن عبدالاعلیٰ سے روایت کی ہے کہ، سويد بن غفلة رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے کہا کہ شاید تو زندہ رہے حتیٰ کہ تجھے فتنہ پالے، پس سنتا اور اطاعت کرتا اگرچہ تجھ پر حبشی غلام کیوں نہ ہو اگر وہ تجھے مارے تو صبر کر اور اگر تجھے محروم کریں یا تجھ پر ظلم کریں تو صبر کر اور اگر وہ تجھ سے ایسے کام کا ارادہ کریں جس کی وجہ سے تیرے دین میں نقصان آئے تو ٹوٹ کر دے کہ آپ کی بات سننا ہوں اور اطاعت کرتا ہوں لیکن دین کے بجائے میرا خون حاضر ہے۔

○-○-○

۳۹۰۔ حدثنا ابن المبارک عن سلیمان بن المغيرة عن عبد الله بن مفضل عن عبد الله بن سلام انه قال حين هاج الناس بعثمان يا أيها الناس لا تقتلوا عثمان لو الذي نفسي بيده ما قتلت أمة قط لبها ليصلح الله أمرهم حتى يهريقوا دم سبعين ألفاً منهم وما قتلت أمة قط خليفتها ليصلح الله أمرهم حتى يهريقوا دم أربعين ألفاً منهم

۳۹۰۔ ابن المبارک نے سلیمان بن المغيرة سے روایت کی ہے کہ، عبد اللہ بن مفضل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حملہ کا ارادہ کیا تو حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے



لوگو! حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل نہ کرو! اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، کسی اُمت نے اپنے نبی کو جب قتل کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے معاملے کو درست نہ کیا حتیٰ کہ ان میں ستر ہزار کا خون بہہ گیا، اور کوئی اُمت جب اپنے نبی کے خلیفہ کو قتل کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کے معاملے کو نہیں سدھارتے حتیٰ کہ ان میں چالیس ہزار کا خون بہہ جائے۔

○-○-○

۳۹۱. حدثنا ابن المبارك عن أبي معشر عن سعيد المقبري عن أبي هريرة رضي الله عنه قال كنت مع عثمان رضي الله عنه في الدار ففعل منا رجل فقلت يا أمير المؤمنين ناب الضراب قتلوا منا انسانا قال عزمت عليك لما طرحت سيفك فأنما تراد لنفسك فمساقي المؤمنين اليوم بنفسك قال فطرحت سيفي لما أدري أين وقع

﴿۳۹۱﴾ ابن المبارک نے ابو معشر سے، انہوں نے سعید المقبری سے روایت کی ہے کہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ گھر میں تھا۔ ہمارا ایک آدمی قتل کر دیا گیا، میں نے عرض کیا کہ مارنے والے خوش ہو رہے ہیں، انہوں نے ہمارا ایک آدمی قتل (یعنی شہید) کر دیا ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میں تجھے حکم دیتا ہوں کہ تُو اپنی تلوار پھینک دے، یہ لوگ میری جان کے درپے ہیں، آج میں مؤمنین کو اپنی قربانی دے کر بچاؤں گا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی تلوار پھینک دی، معلوم نہیں وہ کہاں جا گری !!!

○-○-○

۳۹۲. حدثنا ابن أبي غنيمته عن ابن أبي خالده عن حصين الحارثي قال قال زيد بن أرقم لعلي رضي الله عنه لشدتك بالله أنت قتلت عثمان قال فاطرق ساعة ثم قال والذي فلق الحبة وبرأ النسمة ما قتلت عثمان ولا أمرت بقتله

﴿۳۹۲﴾ ابن ابی نعیمہ نے ابن ابی خالد سے، انہوں نے حصین الحارثی، زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ میں تمہیں خدا کا واسطہ دیتا ہوں کیا آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کیا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کچھ دیر ستر جھکائے رکھا پھر کہا کہ اُس ذات کی قسم جس نے دانے کو حیرا اور روح کو پیدا کیا میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہ قتل کیا ہے اور نہ اُس کے قتل کا حکم دیا ہے۔

○-○-○

۳۹۳. حدثنا ابن المبارك عن جرير بن حازم قال حدثني أيوب وابن وهشام عن محمد بن سيرين أن كعبا بعث إلى عثمان رضي الله عنه وهو محصور أن حقق اليوم على كل مسلم كحق الولد على ولده وأنت مقتول لا محالة فأكفف يدك فإنه أعظم لحججك عند الله يوم القيامة فلما بلغه ذلك قال لأصحابه أعزم على كل من كان يري لي عليه حقا لما خرج عني لفضب مروان فرمى بالسيف من يده حتى أثر في الجدار وقال



المغيرة بن الاخنس وأنا لأعزم على نفسي لأقتلن لقاتل حتى قتل

۳۹۳۔ ابن المبارک نے جریر بن حازم سے، انہوں نے ایوب اور ابن عون اور ہشام سے، انہوں نے محمد بن سیرین سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پیغام بھیجا جب اُن کا محاصرہ کیا گیا تھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آج ہر مسلمان پر ایسے حق ہے جیسے باپ کا حق بیٹے پر ہوتا ہے اور آپ لازماً قتل کر دیئے جائیں گے، پس اپنا ہاتھ رُوک دیجئے! اس کی وجہ سے قیامت کے دن آپ کی تُجف بڑی ہو جائے گی، جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ پیغام ملا تو انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ میں حکم دیتا ہوں کہ ہر اُس شخص کو جو یہ سمجھتا ہے کہ میرا اُس پر حق ہے، کہ میری طرف سے خروج نہ کرے، مروان یہ سن کر غصے میں آ گیا اور اپنے ہاتھ سے تلواریں پر دے ماری جس کی وجہ سے دیوار میں نشان پڑ گیا، مغیرہ بن الاخنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے اپنے اوپر لازم کر رکھا ہے کہ میں لڑوں گا، پھر وہ لڑا یہاں تک کہ قتل (شہید) کر دیا گیا۔

○ ○ ○

۳۹۴۔ وحدثنا ابن المبارک عن جریر بن حازم قال سمعت حمید بن ہلال العدوی يقول قال رجل منا رأیت عثمان رضی اللہ عنہ بعلمنا قتل احسن ما كنت اراه عليه ثياب بياض فقلت يا امير المؤمنين اي الامور وجدت اوثق قال الدين القيم ليس فيه سفك دم ثلاث مرات فلما كان يوم الجمل لبست سلاحي وركبت فرسي واخذت رمحي وكنت في الرعدة الاولى فبينما انا كذلك اذا عرضت لي رلها ي فقلت الم يقل لك عثمان في المنام كبت وكبت فصرفت فرسي الى المنزل فالتقيت سلاحي وجلست في بيتي حتى انقضى ذلك الامر لم اخرج منه في شيء

۳۹۴۔ ابن المبارک نے جریر بن حازم سے روایت کی ہے حمید بن ہلال العدوی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ہمارے ایک آدمی نے کہا کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں دیکھا کہ وہ شہید ہونے کے بعد بہترین حالت میں تھے۔ انہوں نے سفید کپڑے پہن رکھے تھے، میں نے عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین! آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے تمام کاموں میں سے کس کام کو سب سے زیادہ بخشنے پایا؟ تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا کہ وہ مضبوط دین جس میں خوریزی نہ ہو، وہ شخص کہتا ہے کہ جب "یوم جمل" تھا تو میں نے اسلحہ پہنا۔ اپنے گھوڑے پر سوار ہوا، اور اپنے نیزے کو پکڑا اور میں پہلے قافلہ میں تھا، اُسی دوران مجھے اپنا خواب یاد آیا میں نے اپنے آپ سے کہا کہ کیا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تجھے خواب میں فلاں فلاں بات نہیں کہی تھی؟ میں نے اپنے گھوڑے کو گھر کی جانب پھیرا اور اسلحہ اُتار کر گھر میں بیٹھ گیا یہاں تک کہ یہ معاملہ ختم ہو گیا اور میں اس میں شامل نہیں ہوا۔

○ ○ ○

۳۹۵۔ حدثنا ابن المبارک عن عمر بن سعید عن عبدالکرم ابی اُمیہ سمع جابر بن



زید الازدی سمع علیاً رضی اللہ عنہ یقول ما أمرت بقتل عثمان ولا أحببته ولكن بنوا  
عمی اثمونی فارسلت اعتذرت فأبوا أن یقبلوا فعدت فصمت

۳۹۵۔ ابن المبارک نے، عمر بن سعید سے، انہوں نے عبدالکریم ابوامیہ سے، انہوں نے جابر بن زید الازدی سے  
روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہ قتل کیا اور نہ میں نے کسی  
ایسی حرکت کو پسند کیا، لیکن میرے چچا زاد بھائی مجھ پر تہمت لگاتے ہیں، میں نے ان کے پاس معذرت بھیجی لیکن انہوں نے اسے  
قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

○ ○ ○

۳۹۶۔ حدثنا ابن عیینہ عن جعفر عن أبیه عن علی رضی اللہ عنہ قال اللهم جلیل قتلہ  
عثمان الیوم غزوة۔

۳۹۶۔ ابن عیینہ نے، جعفر سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے  
ارشاد فرمایا کہ اے اللہ آج کے دن قاتلین حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رسوائی کو ظاہر فرمادے۔

○ ○ ○

۳۹۷۔ حدثنا ابن المبارک عن هشام عن الحسن قال قال محمد بن مسلمة أعطانی  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیفاً فقال قاتل به المشرکین ما قوتلوا فاذا رأیت أمتی  
تضرب بعضها فی بعض فأت به أحداً فاضرب به حتی ینکسر لم اجلس فی بیتک حتی  
تأتیک بد عاٹنة أو منیة قاضية قال لفعل

۳۹۷۔ ابن المبارک نے هشام سے، انہوں نے الحسن سے روایت کی ہے کہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے  
ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک تلواری اور فرمایا کہ اس کے ساتھ مشرکوں کے خلاف لڑنا جب تک وہ لڑتے ہیں، جب تو میری  
اُمت کو دیکھے کہ وہ ایک دوسرے کو مار رہے ہیں تو یہ تلوار اُحد پہاڑ پر دے مارنا تاکہ ٹوٹ جائے، پھر اپنے گھر میں جا بیٹھنا پھر تو کسی  
خطا کار کے ہتھے چڑھ جائے یا تجھے طبعی موت آجائے، پس محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا ہی کیا۔

○ ○ ○

۳۹۸۔ حدثنا ابن المبارک عن حماد بن مسلمة عن علی بن زید عن أبی ہريرة بن أبی  
موسی قال دخلنا علی محمد بن مسلمة بالربذة فقلت له ألا تخرج الی الناس فانک فی  
هذا الأمر بمکان یسمع منک لقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انہ ستكون  
فتنة وفرقة فاضرب بسیفک عرض أحد وکسر لیلک وقطع وترک واقعد فی بیتک  
لقد فعلت ما أمرنی به واذا سیف معلق بعمود القسیطاط فانزله فسله فاذا سیف من خشب  
ثم قال قد فعلت بسیفی ما أمرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهذا أعدہ أہیب به  
الناس۔



۳۹۸ ﴿ ابن المبارک نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے علی بن زید سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو بردہ بن ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں ہم محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس مقام ربذہ میں آئے میں نے ان سے کہا کہ آپ لوگوں کی طرف کیوں نہیں جاتے؟ آپ کا اسلام میں ایک مقام ہے، آپ کی بات سنی جائے گی؟ محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ عنقریب فتنہ اور فرقہ پرستی ہوگی۔ تم اپنی تلوار کو اُحد پہاڑ پر مار دینا اور اپنے حیر بھی توڑ ڈالنا، اور اپنے کمان کی تانت کاٹ ڈالنا، اور گھر میں جا بیٹھنا، پھر جیسے آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا تھا میں نے ویسے ہی کیا، وہاں خیمے کے ستون پر ایک تلوار لگی ہوئی تھی انہوں نے اُسے اُتارا اور نیام سے باہر نکالی تو وہ لکڑی کی تلوار تھی، پھر فرمایا کہ میں نے اپنی تلوار کے ساتھ وہی کام کیا جس کا رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا تھا اور یہ لکڑی کی تلوار تو میں نے لوگوں کو ڈرانے کے لئے تیار کر رکھی ہے۔

○ ○ ○

۳۹۹. حدثنا ابن المبارک عن حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن أبي عثمان أن

رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يا خالد بن عرفة انه سيكون أحداث وفتن

واختلاف فان استطعت أن تكون المقتول ولا تكن القاتل فافعل

۳۹۹ ﴿ ابن المبارک نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے علی بن زید سے روایت کی ہے کہ ابو عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا کہ اے خالد بن عرفہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! عنقریب نئے فتنے اور اختلاف ہوں گے، اگر تو مقتول بن سکے۔ تو بن جانا لیکن قاتل نہ بننا۔

○ ○ ○

۴۰۰. حدثنا ابن المبارک عن عيسى بن عمرو قال سمعت شيخنا يحدث عمرو بن مرة

قال قال عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما لم أره أحال على أحد دونه كنت أقرأ هذه

الآية ثم انكم يوم القيامة عند ربكم تختصمون (الزمر: ۳۱) فكنت أرى أنها في أهل

الكتاب حتى كبح بعضنا وجوه بعض بالسيف فمررنا أنها فينا

۴۰۰ ﴿ ابن المبارک نے عیسیٰ بن عمرو سے، انہوں نے شیخ سے روایت کی ہے کہ عمرو بن مرہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے

ہیں کہ میرے خیال میں اس حدیث کو حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نقل کیا ہے، کسی اور نے روایت نہیں کیا کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب میں یہ آیت پڑھتا تھا کہ:

﴿ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنْتَرِبْتُمْ تَخْتَصِمُونَ﴾ (الزمر، آیت ۳۱)

ترجمہ: پھر تم اپنے رب کے ہاں باہم جھگڑو گے۔

میں سمجھتا تھا کہ یہ اہل کتاب کے بارے میں ہے لیکن جب ہم نے ایک دوسرے کے چہرے تلوار کے ذریعہ بگاڑ ڈالے

تو ہم سمجھے کہ یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

○ ○ ○

۴۰۱. حدثنا ابن عيينة عن عمرو بن دينار عن أبي جعفر قال حدثني حرملة مولى أسامة



بن زید قال بعثني أسامة إلى علي فقال لي انه يسألك ما خلف صاحبك لقل له انه يقول لك والله لو كنت في شدة أسد لأحببت أن أكون معك فيه ولكن هذا أمر لم أره قال فجئت عليا رضي الله عنه فقلت له هذه المقالة قال فلم يعطني شيئا قال وأتيت حسنا وحسنا وابن جعفر فأولقروا لي راحتي قال عمرو رأيت حرمة ولم أسمع منه هذا الحديث.

۴۰۱ ﴿ ابن عیینہ نے عمرو بن دینار سے، انہوں نے ابو جعفر سے روایت کی ہے کہ حضرت حرملہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو کہ حضرت أسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آزاد کردہ باندی تھی فرماتی ہیں کہ مجھے حضرت أسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف یہ کہہ کر بھیجا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تجھ سے پوچھیں گے کہ کس چیز نے تیرے مالک کو ہمارے ساتھ بل کر لڑنے سے باز رکھا؟ تم اُن سے کہنا کہ وہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم اگر میں شیر کے جڑوں میں ہوتا پھر بھی مجھے یہ بات پسند ہوتی کہ میں آپ کے ساتھ اس جنگ میں ہوتا، لیکن آپ کے اس معاملے کو میں درست نہیں سمجھتا، حضرت حرملہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئی اور میں نے اُن سے یہ بات کہی تو انہوں نے مجھے کچھ جواب نہ دیا، پھر میں حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئی تو انہوں نے میرے آنے کا اکرام کیا۔ حضرت عمرو رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حرملہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیکھا تھا، لیکن ان سے حدیث نہیں سنی تھی۔

○ ○ ○

۴۰۲. حدثنا ابن المبارك عن أسامة بن زيد رضي الله عنه قال أخبرني محمد بن عبد الله بن عمرو بن عثمان بن محمد بن عبد الرحمن ابن لبيبة أخبره أن عمر بن سعد ذهب إلى أبيه سعد وهو بالعقيق معتزل في أرض له فقال يا ابتاه لم يبق من أصحاب بدر غيرك ولا من أهل الشورى فلو أنك البعت بنفسك ونصبتها للناس ما اختلف عليك اثنان فقال ألهذا جئت أي بني أعتدت حتى لم يبق من أجلى إلا مثل ظمأ الدابة ثم أخرج فاضرب أمة محمد صلى الله عليه وسلم بعضها ببعض التي سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول خير الرزق ما يكفي وخير الذكر الخفي

۴۰۲ ﴿ ابن المبارک نے أسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے محمد بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عثمان بن محمد بن عبد الرحمن ابن لیبیہ سے روایت کی ہے کہ، عمر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے وہ ”عقیق“ نامی جگہ پر اپنی زمینوں میں سب سے الگ تھلک تھے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اے اہل جان! اصحاب بدر میں آپ کے علاوہ کوئی باقی نہ رہا اور نہ اہل شوریٰ میں سے کوئی باقی رہا، تو اگر آپ اٹھ کھڑے ہوں اور خلافت کے لئے خود کو لوگوں پر پیش فرما دیں تو اس پر دو آدمی بھی اختلاف نہ کریں گے؟ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے



فرمایا اے میرے بیٹے! کیا تو اب یہاں آیا ہے جب میری زندگی کا خاتمہ ہونے والا ہے کہ میں نکلوں اور تمہیں کو ایک دوسرے سے لڑاؤں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بہترین رزق وہ ہے جو کفایت کر جائے اور بہترین ذکر وہ ہے جو آہستہ ہو۔

○ ○ ○

۳۰۳۔ حدثنا ابن المبارک عن المفضل بن لاحق عن ابي بکر بن حفص عن سليمان بن عبد الملك قال حدثني رجل من اهل اليمن قال سمعت سعد بن مالك رضي الله عنه يقول كنت رجلا من اهل مكة بها مولدي وداري ومالي فلم ازل بها حتى بعث الله تعالى نبيه صلى الله عليه وسلم فامنت به واتبعته لمكت بها ماشاء الله ان امكت ثم خرجت منها فارا بديني الى المدينة فلم ازل بها حتى جمع الله لي بها مالي واهلي وانا اليوم فار بديني من المدينة الى مكة كما فررت بديني من مكة الى المدينة

۳۰۳۔ ابن المبارک نے المفضل بن لاحق سے، انہوں نے ابی بکر بن حفص سے، انہوں نے سلیمان بن عبد الملك سے، انہوں نے ایک یمنی سے روایت کی ہے کہ سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں مکہ کا رہنے والا تھا، میری وہاں پیدائش ہوئی اور میرا گھربار وہیں پر تھا، پھر میں وہاں مقیم رہا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کو مبعوث فرمایا، پھر میں اُن پر ایمان لایا اور میں نے اُن کی پیروی کی، پھر میں مکہ میں جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا ٹھہرا رہا، پھر میں نے اپنے دین کی وجہ سے وہاں سے ہجرت کی اور مدینہ پہنچا، میں مسلسل وہاں رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے اس کے بدلے میں یہاں پر مال اور اہل جمع فرمادیئے، اور آج میں اپنے دین کی وجہ سے مدینہ سے مکہ کی طرف بھاگ رہا ہوں جیسے میں اپنے دین کی وجہ سے مکہ سے مدینہ کی طرف بھاگا تھا۔

○ ○ ○

۳۰۴۔ حدثنا ابن المبارک عن عبد الله بن نافع عن ابيه عن ابن عمر رضي الله عنهما قال لما قتل عثمان لقيه علي رضي الله عنهما فقال يا ابا عبد الرحمن الك رجل مطاع في اهل الشام والي اري لثة تلي مراجلها فاذهب لقد امرتك عليهم فقال اذكرك الله وقرابتك من فاستشفع صلى الله عليه وسلم وصحبي اياه لما اعفيتني فابي فاستشفع عليه بحفصة رضي الله عنها فابي فخرج الى مكة لبعث لي طلبه حتى انهم لياتون البعير فيعجلون ان يخطموه وذن انه يريد الشام فاخبر انه الى مكة فمكن

۳۰۴۔ ابن المبارک نے عبد اللہ بن نافع سے، انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر دیا گیا تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ملاقات حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اے ابو عبد الرحمن (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ! تو ایسا آدمی ہے کہ اہل شام تیری اطاعت کرتے ہیں اور



میں دیکھ رہا ہوں کہ وہاں فتنہ اُبل رہا ہے، جائے میں نے آپ کو ان کا امیر بنادیا، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ میں آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں اور رسول اللہ ﷺ کی آپ کے ساتھ رشتہ داری اور آپ کی اُن کے ساتھ صحبت کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ مجھے اس کام سے معاف رکھئے، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی درخواست قبول کرنے سے انکار کر دیا، تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت حصہ رضی اللہ عنہما کو سفارش کے لئے بھیجا مگر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہ مانے۔ پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما چلے گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو لانے کے لیے اُن کے تعاقب میں لوگ بھیجے کہ اُن کے اونٹ کی بھاگ پکڑ کر ان کو واپس لائیں مگر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سمجھ کر کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کو شام ضرور بھیجنا چاہتے ہیں، لوگوں سے معذرت کر لی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیج دیا کہ اُن سے جا کر کہہ دیں کہ اب میں مکہ روانہ ہو چکا ہوں اور وہیں رہوں گا۔

○ ○ ○

۴۰۵۔ حدثنا ابن المبارک عن الأسود بن شيبان السدوسي عن خالد بن سمير هرب موسى بن طلحة بن عبيد الله من المختار الى البصرة مع وجوه اهل الكوفة وكان الناس يرون في زمانه انه المهدي فسمعه يوما وذكر الفتنة فقال رحم الله عبد الله بن عمر او ابا عبد الرحمن والله اني لاحسبه على عهد النبي صلى الله عليه وسلم الذي عهد اليه لم يفتن بعده ولم يتغير والله ما استغزته قریش في فتنتها الاولى فقلت في نفسي ان هذا الزري على ابيه في مقتله

۴۰۵۔ ابن المبارک نے الاسود بن شيبان السدوسي سے، انہوں نے خالد بن سمير سے روایت کی ہے کہ موسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ کوفہ کے معززین سمیت مختار کے ڈر سے بصرہ کی طرف بھاگا۔ اس دور کے لوگوں کا یہ خیال تھا کہ حضرت موسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ مہدی ہیں ایک دن میں نے حضرت موسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ کو فتنے کا ذکر کرتے ہوئے سنا۔ وہ کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر رحم کرے، میرا خیال ہے وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ کئے ہوئے وعدہ پر سخت تھے کہ نہ آپ ﷺ کے بعد کسی فتنہ میں پڑے گا اور نہ تبدیل ہوگا اللہ کی قسم! حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو قریش نے اپنے پہلے فتنے میں نہیں اٹھایا، میں اپنے دل میں کہتا تھا کہ یہ شخص اپنے والد کے قتل کے متعلق بے دل ہے۔

○ ○ ○

۴۰۶۔ حدثنا ابن المبارک عن الأسود بن شيبان عن خالد بن سمير قال غدا علي ابن عمر رضي الله عنهما فقال هذه كتبنا قد فرغنا منها اركب بها الى اهل الشام فقال انشدك بالله وانشدك الاسلام قال انك والله لتركبته قال اذكرك الله واليوم الآخر فان هذا امر لم اكن من اوله في شيء ولست كائنا من آخره في شيء والي والله ما ارد عليك من اهل الشام شيئا والله لئن كان اهل الشام يريدونك لتأتينك طاعتهم وان



كانوا لا يريدونك ما أنا عليك منهم شيئا قال الك واللّٰه لعركنه طامعا أو كارها لدخل  
ابن عمر داره وانصرف عنه علي حتى ألدس في سواد الليل فدعى بنجاله ففقد عليها  
فرمى بها الى مكة.

۳۰۶ ﴿ ابن المبارک نے الاسود بن شیبان سے روایت کی ہے کہ خالد بن بکر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت علی  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس گئے اور فرمایا کہ یہ ہمارے گھوڑے ہیں ہم ان سے فارغ ہو چکے  
ہیں۔ آپ ان پر سوار ہو کر اہل شام کی طرف جائیں؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ میں آپ کو اللہ تعالیٰ  
کا واسطہ دیتا ہوں میں آپ کو اسلام کا واسطہ دیتا ہوں! حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، اللہ کی قسم! آپ اس پر ضرور سوار  
ہوں گے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ میں آپ کو اللہ تعالیٰ اور آخرت کا واسطہ دیتا ہوں؟ میں اس معاملے  
کے نہ شروع میں تھا اور نہ اس کے آخر میں ہونا چاہتا ہوں؟ اور اللہ کی قسم! میں آپ کے خلاف ہونے سے اہل شام کو ہا ز نہیں رکھ  
سکتا، اگر اہل شام آپ کو چاہتے ہوں گے تو ان کی اطاعت آپ کو پہنچ جائے گی، اور اگر وہ آپ کو نہیں چاہتے تو میں ان کو آپ سے  
ہا ز نہیں رکھ سکتا؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی قسم! تو ضرور ضرور اس پر سوار ہو گا یا اطاعت گوارین کر خواہ  
مجبور بن کر، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے گھر میں داخل ہوئے، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں سے واپس چلے گئے یہاں  
تک کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی تاریکی میں داخل ہوئے تو انہوں نے اپنی اونٹیاں منگوائیں اور ان  
پر سوار ہو کر مکہ کی طرف روانہ ہو گئے۔

○-○-○

۳۰۷. حدثنا ابن المبارک عن ابن شاذب قال حدثني يزيد البصري وكان في بني  
ضبيعة سمع مطرف بن الشخير قال سمعت أبا الدراء رضي الله عنه يقول هذا مونا على  
الاسلام قبل الفتن

۳۰۷ ﴿ ابن المبارک نے ابن شاذب سے، انہوں نے بنی ضبیعہ کے یزید البصری سے، انہوں نے مطرف بن  
الشخیر سے روایت کی ہے کہ ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قتلوں سے پہلے اسلام کی حالت میں موت کا آنا خوش  
بخش ہے۔

○ ○ ○

۳۰۸. حدثنا ابن المبارک عن ضبعة عن سعد بن ابراهيم عن ابيه قال لما بلغ عليا  
رضي الله عنه أن طلحة يقول إنما باعت واللج على قفائي أرسل ابن عباس الى أهل  
المدينة فسألهم عما قال فقال أسامة بن زيد أما اللج على قفاه فلا ولكن بايع وهو كاره  
فوجب الناس عليه حتى كانوا يقتلونه

۳۰۸ ﴿ ابن المبارک نے ضبعہ سے، انہوں نے سعد بن ابراہیم سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ



جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بات پہنچی کہ حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے بیعت اس حال میں کی کہ میری گدی پر تلواریں تھیں تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اہل مدینہ کی طرف بھیجا تا کہ ان سے حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس بات کے بارے میں پوچھا جائے تو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اس کی گدی پر تلواریں تو نہیں تھیں لیکن بیعت اس نے ناپسندیدگی سے کی، اس موقع پر سب لوگ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ٹوٹ پڑے یہاں تک قریب تھا کہ وہ اسے قتل کر ڈالتے۔

○ ○ ○

۴۰۹. حدثنا ابن المبارك عن ابن لهيعة قال حدثني محمد بن عبد الرحمن بن نوفل أن واهب بن أبي مغيث أخبر قال دخلت مع المنذر بن الزبير على ابن عمر وقد أكثر عمرو بن سعيد في أشياء يفرط فيها فلقلنا له ألا تقوم فتنبه عن المنكر قال بلى إن شئتم فاذهبوا بنا قالوا لو انطلقنا معنا بناس فانا نخاف يفرط منه اليك فقال ما أنا بصاحب ما تريدون

۴۰۹ ابن المبارک نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے محمد بن عبدالرحمن بن نوفل سے روایت کی ہے کہ عمرو بن سعید رحمہ اللہ تعالیٰ نے بہت سے معاملات میں حد سے تجاوز کر لیا تھا، حضرت واہب بن ابی مغيث رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں منذر بن زبیر کے ہمراہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس گیا اور ہم نے ان سے کہا کہ کیا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی عن المنکر کے لئے کھڑے نہیں ہوتے؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کیوں نہیں! اگر تم چاہو تو ہمارے ساتھ چلو، کسی نے کہا اگر ہم لوگوں کے ساتھ مل کر اس کے پاس جائیں گے تو ہمیں اندیشہ ہے کہ وہ آپ کے متعلق بھی حد سے تجاوز کر جائیں گے، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ پھر تو میں اس کام کا نہیں جو تم کرنا چاہتے ہو۔

○ ○ ○

۴۱۰. قال ابن لهيعة وأخبرني الحارث بن يزيد عن ناعم مولى أم سلمة قال سمعت أبا هريرة رضي الله عنه يقول إن السلطان لا يكلم اليوم وذلك في زمن معاوية ۴۱۰ ابن لہیعہ نے، الحارث بن یزید سے، انہوں نے ناعم مولى ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ سلطان سے اس زمانے میں بات نہیں کی جاسکتی اور وہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور تھا۔

○ ○ ○

۴۱۱. حدثنا ابن المبارك عن جرير بن حازم قال حدثني عيسى بن عاصم أن الوليد بن عتبة أرسل إلى ابن مسعود أن أسكت عن هؤلاء الكلمات إن أصدق الحديث كتاب الله وأحسن الهدي هدي محمد وشر الأمور محدثاتها فقال ابن مسعود أما دون أن يفرقوا بين هذه وهذه فلا فقام عتريس بن عرقوب فاشتمل على السيف ثم أتى عبد الله



لقام عند رأسه فقال هلک من لم يأمر بالمعروف وينه عن المنکر فقال عبد الله لا ولكن  
هلک من لم يعرف بقلبه معروفا ولم ينکر بقلبه منکرا فقال عتیس لو قلت غیر هذا  
لمشیت الى هذا الرجل حتی أضربه بالسيف حتی لا یعملو الله بالمعصية فی اجواف  
الهیوت فقال له عبد الله اذهب فالتق بسيفک وتعال فالتعد فی ناحية هذه الحلقة.

۳۱۱ ﴿ ابن المبارک نے جریر بن حازم سے، انہوں نے عیسیٰ بن عاصم سے روایت کی ہے کہ ولید بن عقبہ نے  
حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پیغام بھیجا کہ یہ کلمات کہنا چھوڑ دو کہ ہاتوں میں سب سے سچی بات کتاب اللہ کی  
ہے، اور بہترین طریقہ حضرت محمد ﷺ کا طریقہ ہے اور بہترین چیزیں بدعات ہیں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے  
ارشاد فرمایا کہ جب تک اس اور اس کے درمیان (یعنی سر اور دھڑ کے درمیان) جدائی نہ کر دی جائے اس وقت تک ہاز نہ آؤں گا،  
اس کے بعد عتریس بن عرقوب نے اپنی تلوار اٹھائی پھر اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور اس کے سر کے  
قریب کھڑے ہو کر کہنے لگا کہ وہ شخص ہلاک ہوا جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرے، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
نے ارشاد فرمایا نہیں، بلکہ وہ شخص ہلاک ہوا جو دل سے اچھائی کو نہیں جانتا اور نہ ہی کوئی نہیں جانتا، عتریس بن عرقوب نے کہا کہ  
اگر آپ نے اس کے علاوہ کوئی بات کی تو میں اس آدمی (یعنی ولید) کے پاس جاؤں گا اور اُسے تلوار سے ماروں گا یہاں تک وہ  
گھروں کے اندر بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کریں گے، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے کہا جا! اور یہ  
تلوار رکھ کر واپس آ! اور اس حلقے کے ایک کونے میں بیٹھ جا۔

○ ○ ○

۳۱۲. حدثنا ابن المبارک عن کھمس عن ابی الازھر الصنعانی عن ابی العالیہ ان  
عبد الله بن الزبیر وعبد الله بن صفوان کانا فی الحجر فمر بہما ابن عمر فبعنا الیہ فأتانا ہما لہ  
عبد الله بن صفوان ما یمنعک ابا عبد الرحمن ان تبایع امیر المؤمنین یعنی ابن الزبیر وقد  
بایع لہ اهل العروض واهل العراق وعامة اهل الشام فقال لا والله لا ابایعکم وانعم  
واضعوان میولکم علی عواقبکم تصیب ابدہکم من دعاء المسلمین

۳۱۲ ﴿ ابن المبارک نے کہ مس نے، انہوں نے ابو الازھر الصنعانی سے، انہوں نے ابی العالیہ سے روایت کی ہے  
کہ عبد اللہ بن زبیر اور عبد اللہ بن صفوان دونوں ”مقام حلیم“ میں تھے وہاں سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا گور ہوا۔  
ان دونوں نے اُسے بلوا بھیجا۔ وہ ان کے پاس تشریف لائے تو عبد اللہ بن صفوان نے اس سے کہا کہ اے ابو عبد الرحمن! آپ کو کس  
چیز نے امیر المؤمنین یعنی ابن الزبیر کی بیعت سے روک رکھا ہے؟ حالانکہ مال والوں نے (یعنی کچھ حضرات) اور اہل عراق نے  
اور عام اہل شام نے ان کی بیعت کر لی ہے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا نہیں، اللہ کی قسم! میں تمہاری بیعت  
نہیں کروں گا جب تک تم نے تلواریں اپنی کندھوں پر رکھی ہوئی ہیں، اور مسلمانوں کے خون سے ہاتھ نہ دھو رہے ہو۔

○ ○ ○



۴۱۳. حدثنا ابن مبارک عن جریر بن حازم قال حدثنا غیلان بن جریر عن ابی قیس  
عن ابی هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قاتل تحت راية  
عمية يفضب لعصبة أو ينصر عصبة أو يدعوا الى عصبة لقتل لقتله جاهلية ومن خرج  
على أمي يضرب برها وفاجرها لا ينحاش من مؤمنها ولا يفي لذي عهد عهدها فليس مني  
ولست منه.

۴۱۳. ابن المبارک نے، جریر بن حازم سے، انہوں نے غیلان بن جریر سے، انہوں نے ابی قیس سے روایت کی  
ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو گمراہی کے جھنڈے کے نیچے لڑا، قوم پرستی کی وجہ سے غصہ ہوتا ہے، یا قوم  
پرستی کی بنیاد پر مدد کرتا ہے، یا قوم پرستی کی طرف دعوت دیتا ہے پھر وہ مارا جاتا ہے تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہے اور جس نے  
میری اُمت پر خروج کیا اور اس کے نیکوکار اور بُروں کو مارا، اور جو اُمت کے مومن کے ضرر پہنچانے سے باز نہ آیا، اور نہ عہد کئے گئے  
لوگوں سے عہد پورا کیا تو وہ مجھ سے نہیں اور میں اس سے نہیں۔

○ ○ ○

۴۱۴. حدثنا ابن مبارک عن سفیان بن یونس عن غیلان بن جریر نحوه

۴۱۴. ابن مبارک نے سفیان بن یونس سے، انہوں نے یونس سے، انہوں نے غیلان بن جریر سے ایسی ہی روایت بیان کی ہے:  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو گمراہی کے جھنڈے کے نیچے لڑا، قوم پرستی کی وجہ سے غصہ ہوتا ہے،  
یا قوم پرستی کی بنیاد پر مدد کرتا ہے، یا قوم پرستی کی طرف دعوت دیتا ہے پھر وہ مارا جاتا ہے تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہے اور جس  
نے میری اُمت پر خروج کیا اور اس کے نیکوکار اور بُروں کو مارا، اور مومن اُمت کے کسی مومن کو ضرر پہنچانے سے باز نہ آیا، اور نہ  
عہد کئے گئے لوگوں سے عہد پورا کیا تو وہ مجھ سے نہیں اور میں اس سے نہیں۔

○ ○ ○

۴۱۵. حدثنا ابن مبارک وعیسیٰ بن یونس جميعا قالا أخبرنا سليمان الاعمش عن  
عبدالله بن مرة عن مسروق عن عبد الله رضي الله عنه قال قام فينا رسول الله صلى الله  
عليه وسلم مقامى فيكم فقال والذي لا اله غيره لا يحل دم رجل يشهد أن لا اله الا الله  
وأنى رسول الله الا أحد ثلاثة نفر النفس بالنفس والحب الزان والمفارق للجماعة  
العارک لدينه

وقال ابن المبارک أو قال العارک للإسلام

۴۱۵. ابن المبارک نے عیسیٰ بن یونس سے، انہوں نے سلیمان الاعمش سے، انہوں نے عبد اللہ بن مرہ سے،  
انہوں نے مسروق سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جہاں میں تمہارے درمیان کھڑا ہوں اس جگہ  
نبی کریم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے تھے اور ارشاد فرما رہے تھے کہ اُس ذات کی قسم! جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، جو آدمی یہ گواہی



دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول (ﷺ) ہوں تو اس کا خون حلال نہیں، مگر ان میں سے تین کا خون حلال ہے:

نمبر 1: کسی کے قتل کے بدلے قتل کیا جائے۔

نمبر 2: شادی خود زانی ہو۔

نمبر 3: جماعت سے جدا ہونے والا ہو (یعنی اپنے دین کو چھوڑنے والا ہو) (مرد ہو)۔

(ابن المبارک رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسلام کو چھوڑنے والا سے حضرت محمد ﷺ کے لائے ہوئے دین کو چھوڑنے

والا مراد ہے)۔

○ ○ ○

۳۱۶. حدثنا ابن المبارک عن اسماعیل بن ابی خالد عن لیس بن ابی حازم عن الصناہی رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول أنا لفرطکم علی الحوض والی مکاتر بکم الأمم فلا تقتلن بعدی

۳۱۶. ابن المبارک نے اسماعیل بن ابی خالد سے روایت کی ہے کہ قیس بن ابی حازم الصناہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں حوض کوثر پر تمہارا انتظار کروں گا اور میں دیگر انہوں کے مقابلے میں تمہاری کثرت پر فخر کروں گا، پس تم ہرگز میرے بعد ایک دوسرے کو قتل نہ کرنا۔

○ ○ ○

حدثنا مرحوم العطار عن ابیہ قال لما کانت لفتۃ یزید بن المہلب اختلف الناس فیہ قال فانا طلقنا الی محمد بن سفیان فلقنا له ما تری فی امر هذا الرجل وقلنا له کیف نریہ ان تصنع انت لقال انظروا اسعد الناس حین قتل عثمان رضی اللہ عنہ فالتدوا به قال فلقنا هذا ابن عمر کف یدہ.

۳۱۷. مرحوم العطار اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب یزید بن المہلب کا فتنہ اٹھا تو لوگوں کا اس کے متعلق اختلاف ہوا تو ہم محمد بن سفیان کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ آپ کی اس آدمی کے بارے میں کیا رائے ہے؟ اور ہم نے اس سے کہا کہ ہم کیا ارادہ کریں؟ آپ سوچ کر بتائیں؟ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کے بعد سب سے نیک بخت آدمی کو دیکھو اور اس کی اقتداء کرو! ہم نے کہا کہ یہ تو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں جس نے اپنا ہاتھ روک رکھا ہے۔

○ ○ ○

۳۱۸. حدثنا هشیم عن یعلیٰ بن عطاء عن ابیہ عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما

قال زوال الدنیا باسرها اھون علی اللہ من دم امریء مسلم یسلک بغير حق.

۳۱۸. هشیم نے یعلیٰ بن عطاء سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ

عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک پوری دنیا کا زوال ایک مسلمان کے ناحق خون بہانے سے کم تر ہے۔

○ ○ ○



۴۱۹. حدثنا هشيم عن يونس بن عبيد عن حميد بن هلال قال قيل لسعد أيام تلك الفتن يا أبا اسحاق ألا تنظر في هذا الأمر فانك من اهل بدر وانك بقية اهل الشورى ولك حال قال ماأنا بقميصي هذا باحق مني بالخلافة وما أنا بالذي أقاتل حتى أوتي بسيف يعرف الزمن الكافر والكافر من المؤمن فيقول هذا مؤمن فلا تقتله وهذا كافر فاقبله.

۴۱۹. ہشیم نے یونس بن عبید سے، انہوں نے حمید بن ہلال سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فتنے کے زمانے میں کہا گیا کہ اے ابواسحاق! کیا آپ کی نگاہ خلافت پر نہیں ہے؟ آپ تو اہل بدر، اور اہل شوریٰ میں سے ہیں، اور آپ کی ایک خاص شان ہے، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ خلافت کہاں، میں تو اپنی اس قمیص کا بھی زیادہ حق دار نہیں ہوں، اور میں اس وقت تک لڑنے والا نہیں ہوں جب تک مجھے ایسی تلواریں دیدی جائے جو مؤمن کو کافر سے اور کافر کو مؤمن سے پہچانے، اور وہ مجھے بتا دے کہ یہ مؤمن ہے اسے مت قتل کر، اور یہ کافر ہے اسے قتل کر۔

○ ○ ○

۴۲۰. حدثنا هشيم عن يونس عن الحسن قال أخبرنا أسيد بن المششم عن أبي موسى الأشعري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم بين يدي الساعة فتنة ثم قال أبو موسى والذي نفسي بيده مالي ولكم منها مخرج ان أدركناها فيما عهد اليها لينا الا أن نخرج منها كما دخلناها لا نحدث فيها شيئا ۴۲۰. ہشیم، یونس سے، وہ الحسن سے، وہ اسید بن المششم سے روایت کرتے ہیں کہ موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قیامت سے پہلے فتنوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اُس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میرے اور تمہارے لئے ان فتنوں میں سے جن کی اطلاع آپ ﷺ نے دی تھی نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہے سوائے اس کے ہم اس سے ویسے ہی نکل جائیں جیسے اس میں داخل ہوئے تھے اور اس میں کوئی نیا کام نہ کریں۔

○ ○ ○

۴۲۱. حدثنا هشيم أخبرنا حصين حدثنا أبو حازم قال لما احتضر الحسن بن علي رضي الله عنهما أوصى أن يدفن مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الا أن يكون في ذلك تنازع أو قتال فيمدفن في مقابر المسلمين فلما مات جاء مروان بن الحكم في بني أمية ولبسوا السلاح وقال لا يدفن مع النبي صلى الله عليه وسلم منعتم عثمان فنحن نمنعكم فخالفوا أن يكون بينهم قتال قال أبو حازم قال أبو هريرة أرايت لو أبا لموسى أوصى أن يدفن مع أبيه فممنع ألم يكن ظلموا قلت بلى قال فهذا ابن رسول الله صلى الله عليه وسلم يمنع أن يدفن مع أبيه ثم انطلق أبو هريرة الى الحسين رضي الله عنهما فكلمه



وناخذه الله وقال اوصي اخوك ان خلفت ان يكون قتالا فردوني الى مقابر المسلمين فلم يزل به حتى فعل وحمله الى البقيع فلم يشهده أحد من بني أمية الا خالد بن الوليد بن عقبة فانه ناشدهم الله وقراهته لخلوا عنه لشهد دلفه مع الحسين رضي الله عنه

۳۲۱ ﴿مشم نے حسین سے، انہوں نے ابو حازم سے روایت کی ہے کہ جب حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما قریب الرک ہوئے تو انہوں نے وصیف کی کہ ان کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دفن کر دیا جائے لیکن اگر جھڑے اور جگہ و قتال کی نوبت آئے تو انہیں مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دیا جائے۔ پھر جب وہ فوت ہو گئے تو مروان بن الحکم بنی امیہ کے پاس گیا تو سب نے اسکو پہتا اور کہا کہ (حضرت) حسن (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نبی ﷺ کے ساتھ دفن نہ ہونے دیں گے، تم لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو روکا تھا اب ہم تمہیں روکیں گے، اب اس بات کا خطرہ پیدا ہو گیا کہ ان کے درمیان جگہ چھڑ جائے گی، تو حضرت ابو حازم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اگر موسیٰ علیہ السلام کا بیٹا یہ وصیف کرتا کہ اُسے اس کے باپ کے ہمراہ دفن کیا جائے پھر اُسے روک دیا جائے تو کیا منع کرنے والے ظالم نہ ہوں گے، میں نے کہا کیوں نہیں، تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ تو رسول اللہ ﷺ کا بیٹا ہے، جسے اس کے باپ کے ساتھ دفن ہونے سے روکا جا رہا ہے، پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے ان سے گفتگو کی اور ان کو اللہ کا واسطہ دیا اور کہا کہ آپ کے بھائی نے وصیف کی تھی کہ اگر قتل و قتال کا خطرہ ہو تو مجھے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دیتا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلسل ان سے بات کرتے رہے، یہاں تک کہ حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ راضی ہو گئے، اور حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جنازہ لے کر وہ بقیع کے قبرستان چلے گئے، اس کے جنازے میں بنی امیہ کا کوئی فرد شریک نہ ہوا سوائے خالد بن الولید بن عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے، انہوں نے انہیں اللہ تعالیٰ اور رشتہ داری کا واسطہ دیا تو لوگوں نے اس کا راستہ چھوڑا، پس وہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تدفین میں حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ شریک تھے۔

○-○-○

۳۲۲. حدثنا ابن فضیل عن السري بن اسماعيل عن الشعبي عن سفیان بن اللیل قال أتيت حسن بن علي رضي الله عنهما بعد رجوعه من الكوفة الى المدينة فقلت له يا مدل المؤمنين فكان مما احتج علي أن قال سمعت عليا رضي الله عنه يقول سمعت رسول الله ﷺ يقول لا تلعب الليالي والأيام حتى يجمع أمر هذه الأمة على رجل واسع الشرم ضخم البلعم يأكل ولا يشبع وهو معاوية فعلمت أن أمر الله تعالى واقع وخلفت أن تجري بيني وبينه الدماء والله ما يسرني بعد إذ سمعت هذا الحديث أن لي الدنيا وما طلعت عليه الشمس والقمر والي لقيت الله تعالى بمحجمة دم امرئ مسلم ظلما.

۳۲۲ ﴿ابن فضیل نے، السری بن اسماعیل سے، انہوں نے الغضی سے روایت کی ہے کہ سفیان بن لیل رحمہ



اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جب حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کوفہ سے مدینہ لوٹے تو میں ان کے پاس آیا اور میں نے ان سے کہا کہ اے مؤمنین کو ذلیل کرنے والے! انہوں نے مجھ پر جو جھٹ پٹش کی، کہا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رات اور دن نہ ختم ہوں گے یہاں تک کہ اس اٹھ کا معاملہ ایک ایسے شخص پر جمع ہوگا جو وسیع آنت والا اور بڑے حلق والا ہوگا، جو کھائے گا اور سیر نہ ہوگا، اور وہ (حضرت) معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہیں، پس مجھے یقین ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم واقع ہو کر رہے گا، اور مجھے یہ ڈر ہوا کہ میرے اور اس کے درمیان خوزیری ہو جائے گی، اللہ کی قسم! مجھے پسند نہیں کہ یہ حدیث سننے کے بعد میرے لئے دنیا اور وہ چیز ہو جس پر سورج اور چاند طلوع ہوتا ہے، اور میں اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملوں مسلمان کے ناحق خون کا بوجھ مجھ پر ہو۔

○ ○ ○

۴۲۳. حدثنا هشيم عن يونس عن الحسن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم  
للحسن بن علي ابني هذا سيد ومصلح الله على يديه بين فتنين من المسلمين عظيمتين  
۴۲۳. هشيم نے یونس سے، وہ الحسن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے متعلق ارشاد فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے، عنقریب اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کے دو عظیم جماعتوں کے مابین صلح فرمادے گا۔

○ ○ ○

۴۲۴. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن الزهري قال لقي علي رضي الله عنه أسامة بن زيد أو أرسل اليه فقال له علي ما كنا نعدك إلا من أفسنا يا أسامة فلم تدخل معنا في هذا الأمر فقال أسامة يا أبا الحسن انك والله لو أخذت مشفر الأسد لأخذت بمشفرة الآخر معك حتى تهلك جميعاً أو لنحبا جميعاً فاما هذا الأمر التي أنت فيه فوالله ما كنت لأدخل معك فيه أبداً

۴۲۴. عبد الرزاق، معمر سے، وہ الزہری رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت أسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے یا اُن کو بلوایا اور کہا کہ آپ کو ہم اپنے لوگوں میں شمار کرتے تھے، اے (حضرت) أسامہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) آپ ہمارے ساتھ اس جنگ میں شریک کیوں نہ ہوئے؟ تو حضرت أسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوالحسن (رضی اللہ تعالیٰ عنہما)! اللہ کی قسم! اگر آپ شیر کا ایک جڑا پکڑتے اور دوسرا میں پکڑتا اور آپ کے ساتھ مل کر یہاں تک کہ ہم دونوں مرجاتے یا دونوں زندہ رہ جاتے، باقی رہا یہ معاملہ جس میں آپ ہیں تو میں اس میں کبھی بھی آپ کے ساتھ داخل نہ ہوں گا۔

○ ○ ○

۴۲۵. وحدثنا نعيم قال سمعت من يذكر عن مالك بن مغول عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما أنه قال لرجل يسأله عن الفحل مع الحجاج أو بن الزبير فقال له ابن



عمر مع أي الفريقين قاتلت فقتلت ففی لظی

﴿۳۲۵﴾ نعیم نے ایک آدمی سے، اُس نے مالک بن مغول سے انہوں نے باغ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کیا ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ یا حجاج بن یوسف کے ہمراہ ہو کر لڑوں؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ ان دونوں جماعتوں میں سے جس کے ساتھ بھی ٹوٹ کر لڑے پھر مار دیا جائے تو تو آگ میں جائے گا۔

○ ○ ○

۳۲۶. حدثنا ضمام بن اسماعيل عن أبي قبيل قال قال عبد الله بن سلام كفوا عن هذا الشيخ لا تفتلوا يعني عثمان رضي الله عنه فانما بقي من أجله اليسير فاقسم بالله لنن قتلتموه ليسلن الله تعالى سيفه ثم لا يسمده الى يوم القيامة

﴿۳۲۶﴾ ضمام بن اسماعیل نے ابو قبیل سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ رک جاؤ اس بوڑھے آدمی سے یعنی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل مت کرو ابے شک اس کی عمر میں اب تھوڑی مدت باقی ہے، میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر تم نے اُسے قتل کر دیا تو اللہ تعالیٰ اپنی تلووار نیام سے نکال دے گا پھر وہ اُسے نیام میں قیامت تک داخل نہ کرے گا۔

○ ○ ○

۳۲۷. حدثنا ضمام بن اسماعيل المعافري عن أبي شريح المعافري قال قلت لا بن عمر أو قالوا له ألا ترى ما يصنع هؤلاء القوم عملوا بخلاف السنة أألا تأمر بالمعروف ونهى عن المنكر قال بلى قالوا فانما نخاف عليك ولكننا نقوم معك قال فقوموا على بركة الله قالوا انا نخاف ولكننا نحمل السلاح قال أما هذا فلا.

﴿۳۲۷﴾ ضمام بن اسماعیل المعافری نے روایت کی ہے کہ ابو شریح المعافری نے کہا کہ میں نے ابی عمر سے پوچھا کہ کیا آپ لوگوں کو نہیں دیکھتے کہ وہ کیا کر رہے ہیں؟ سنت کے خلاف عمل کر رہے ہیں؟ کیا آپ انہیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں کرتے؟ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جواب دیا کیوں نہیں، لوگوں نے کہا کہ ہمیں آپ پر اندیشہ ہے۔ لہذا ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوں گے۔ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ ٹھیک ہے کھڑے ہو جاؤ! اللہ تعالیٰ برکت دے، انہوں نے کہا کہ ہمیں ڈر ہے لہذا ہم اسلحہ اٹھائیں گے، تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ اگر یہ کام ہے تو پھر کچھ نہیں۔

○ ○ ○

۳۲۸. حدثنا الوليد بن مسلم عن الأوزاعي قال سمعت ميمون بن مهران يقول قال علي بن أبي طالب رضي الله عنه ما يسرني أني من أحد سبعين من قتل عثمان أن لي الدنيا وما فيها

✓



۴۲۸ ﴿ الولید بن مسلم نے، الاوزاعی سے، انہوں نے میمون بن مہران سے روایت کی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے دنیا و مافیہا ملے اور میں شتر قاتلین حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں سے ایک بن جاؤں یہ مجھے ہرگز پسند نہیں ہے۔  
○ ○ ○

۴۲۹. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن ابن طاووس عن أبيه عن عباس قال سمعت عليا

رضي الله عنه يقول والله ما قتل عثمان ولا أمرت بقتله

۴۲۹ ﴿ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے ابن طاووس سے، وہ اپنے والد سے، وہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل نہیں کیا اور نہ اس کے قتل کا حکم دیا ہے۔  
○ ○ ○

۴۳۰. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن ابن طاووس عن أبيه قال لما وقعت فتنة عثمان

رضي الله عنه قال رجل لأهله أو ثقولي بالحديد فاني مجنون فلما قتل عثمان قال خلوا

عني الحمد لله الذي شفاني من الجنون وعافاني من قتل عثمان

۴۳۰ ﴿ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے ابن طاووس سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں فتنہ واقع ہوا تو ایک شخص نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ مجھے لوہے میں قید کر دو میں پاگل ہو چکا ہوں! جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قتل (شہید) کر دیئے گئے تو اس نے کہا مجھے رہا کر دو، الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دیوانگی سے شفا دی اور مجھے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل سے معاف رکھا۔  
○ ○ ○

۴۳۱. حدثنا عبد الوهاب بن عبد المجيد عن أيوب عن ابن سيرين عن أبي بكرة

عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا لا ترجعوا بعدي ضلالا يضرب

بعضكم رقاب بعض.

۴۳۱ ﴿ عبدالوہاب بن عبد المجید نے ایوب سے، انہوں نے ابن سیرین سے، انہوں نے ابن ابوبکرہ سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میرے بعد گمراہ نہ ہونا، کہ تم ایک دوسرے کی گردنیں مارتے پھرو۔  
○ ○ ○

۴۳۲. حدثنا ابن علية عن أيوب عن ابن سيرين قال لبت أن سعدا كان يقول قد

جاهدت إذ أنا أعرف الجهاد ولا أقاتل حتى تأتوني بسيف له عنان ولسان وشفتان فيقول

هذا ملأ من وهذا كافر

۴۳۲ ﴿ ابن علیہ نے ایوب سے روایت کی ہے کہ ابن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ



حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ بے شک میں جہاد کر چکا ہوں، جبکہ میں جہاد کو جانتا تھا، اور اب میں نہیں لڑوں گا یہاں تک کہ تم میرے پاس ایسی تلواریں آؤ کہ جس کی دو آنکھیں، دو زبان اور دو ہونٹ ہوں، اور وہ یہ بتائے کہ مؤمن ہے اور فلاں کافر۔

○ ○ ○

۴۳۳. حدثنا عبد الوهاب الثقفي وأبو معاوية عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حمل علينا السلاح فليس منا وقال أبو معاوية من سل علينا السلاح فليس منا

۴۳۳. عبد الوهاب الثقفي اور ابو معاویہ نے عبيد اللہ سے، انہوں نے نافع سے روایت کی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں۔

○ ○ ○

۴۳۴. حدثنا عبد الوهاب بن عبد المجيد عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما انهما رجلا في فتنة ابن الزبير فقالا ان الناس قد صنعوا مائري وأنت ابن عمر بن الخطاب وصاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم لما يمنعك أن تخرج قال يمنعني أن الله تعالى حرم علي دم أخي المسلم قالوا أولم يقل الله تعالى قاتلوهم حتى لا يكون فتنة ويكون الدين لله البقرة (۱۹۳) قال لقد قاتلنا حتى لم تكن فتنة وكان الدين لله فأنعم نريدون أن نقاتل حتى تكون فتنة ويكون الدين لله

۴۳۴. عبد الوهاب الثقفي نے عبيد اللہ سے، انہوں نے نافع سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے زمانے کے فتنے کے موقع پر دو آدمی آئے، انہوں نے کہا کہ بے شک لوگ جو کچھ کر رہے ہیں وہ آپ دیکھ رہے ہو، اور آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے اور رسول اللہ ﷺ کے صحابی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہیں، آپ کو خروج سے کس چیز نے روکا ہے؟ تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ مجھے یہ بات روک رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر میرے مسلمان بھائی کا خون حرام کیا ہے، انہوں نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ ان کے ساتھ لڑو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے؟ اور پورا دین اللہ تعالیٰ کا ہو جائے؟ (اور حوالہ کے طور پر سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۱۹۳ کو پیش کیا) تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ ہم لڑے یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہا اور دین اللہ کا ہو چکا تھا، اب تم یہ چاہتے ہو کہ ہم لڑیں یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین غیر اللہ کا ہو جائے؟

○ ○ ○

۴۳۵. حدثنا أبو عبد الصمد العمي حدثنا أبو عمران الجوني عن عبد الله بن الصامت عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا أبا هريرة أرايت ان الناس قتلوا حتى تفرق حجارة الزيت من الدماء كيف أنت صانع قال قلت الله ورسوله



أعلم قال تدخل بهك قلت فان أبي علي قال فاني من أنت منه قال قلت فأحمل السلاح  
قال اذا تشرك معهم قال قلت فكيف أصنع يا رسول الله قال ان خلعت ان يهرک شعاع  
السيف فالق طائفة من ردالك على وجهك يوء بالمدك واليه

۴۳۵ ﴿ ابو عبد الصمدی نے ابو عمران الجونی سے، انہوں نے عبد اللہ بن العامت سے روایت کی ہے کہ حضرت  
ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوذر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اتیرا کیا خیال ہے  
جب لوگوں کو قتل کیا جائے گا، یہاں تک کہ ”مقام دیت“ کے پھر ان کے خون میں ڈوب جائیں گے؟ تو اُس وقت کیا کرے  
گا؟ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں، آپ ﷺ نے  
ارشاد فرمایا کہ اپنے گھر میں داخل ہو جانا، میں نے عرض کیا کہ اگر کوئی مجھ پر وہاں بھی آجائے تو پھر؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ  
پھر تو اپنے لوگوں میں چلے جانا، میں نے عرض کیا کہ کیا میں اسلحہ اٹھاؤں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایسی صورت میں تو بھی اُن  
کے ساتھ شریک ہو جائے گا، میں نے عرض کیا پھر میں کیا کروں یا رسول اللہ ﷺ؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تجھے اندیشہ ہو کہ  
نکواری چمک تجھے حواس باختہ کر دے گی تو اپنے ہتھکڑے پر اپنی چادر کا ایک کلاڑا لے دینا، وہ اپنا گناہ اور تیرا گناہ اٹھائے گا۔

○ ○ ○

۴۳۶. حدثنا ابن ادريس عن يحيى بن سعيد عن عبد الله بن عامر بن ربيعة قال قال

عثمان رضي الله عنه يوم الدار من اعظم الناس عني حياء لرجل كف يده وسلاحه

۴۳۶ ﴿ ابن ادريس نے یحییٰ بن سعید سے، انہوں نے عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عثمان  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے محاصرے کے دنوں میں لوگوں سے فرمایا مجھ پر سب سے زیادہ عنایت کرنے والا وہ شخص ہے جو اپنا ہاتھ اور  
اپنے اسلحہ کو روک دے۔

○ ○ ○

۴۳۷. حدثنا ابو معاوية عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة قال دخلت على

عثمان رضي الله عنه يوم الدار فقلت يا أمير المؤمنين طاب أضراب قال يا أبا هريرة

أيسرك أن تقتل الناس جميعا وإياي معهم قال قلت لا قال فالك والله لئن قتلت رجلا

واحدا لكانما قتل الناس جميعا فرجعت ولم ألتل قال أبو صالح وسمعت عبد الله بن

سلام يوم قتل عثمان رضي الله عنه يقول والله لا تهربوا محجما من دم الا ازددتم من

الله بعدا.

۴۳۷ ﴿ ابو معاویہ نے الاعمش سے، انہوں نے ابو صالح سے روایت کی ہے کہ ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھرانے کے محاصرے کے دنوں میں ان کے پاس آیا اور میں نے عرض کیا کہ اے  
امیر المؤمنین! خاموشی اختیار کرنی ہے یا لڑنا ہے؟ تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اے ابو ہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ



عنه! کیا تجھے یہ بات اچھی لگے گی کہ ٹو سب لوگوں کو مجھ سمیت قتل کر دے؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں، تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی قسم! اگر ٹو ایک آدمی کو قتل کرے گا تو گویا کہ ٹو نے سب انسانوں کو قتل کر دیا۔ اس پر میں واپس لوٹ گیا اور نہ لڑا۔ ابوصالح کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن سلام سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ اللہ کی قسم! اگر تم خون کا ایک قطر بھی ی بہاؤ گے تو اللہ تعالیٰ سے دور ہو جاؤ گے۔

○ ○ ○

۳۳۸. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي صالح عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان دماءكم واماؤلكم عليكم حرام كحرمة يومكم هذا في شهركم هذا في بلدكم هذا ۳۳۸ ابو معاویہ نے الأعمش سے، انہوں نے ابی صالح سے روایت کی ہے کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا کہ بے شک تمہارے خون اور تمہارے مال ایک دوسرے پر حرام ہیں جیسے آج کے دن، اس مہینے اور اس شہر میں تم پر وہ حرام ہیں۔

○ ○ ○

۳۳۹. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن إبراهيم قال قال عبد الله لا يزال الرجل في لسعة من دينه ما لم يهريق دما حراما فاذا أهرق دما نزع منه الحياء ۳۳۹ ابو معاویہ نے الأعمش سے، انہوں نے ابراہیم سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی ہمیشہ اپنے دین کے دائرے میں ہوتا ہے جب تک وہ خون نہیں بہاتا جب وہ خون بہا دیتا ہے تو اس سے حیا نکال دی جاتی ہے۔

○ ○ ○

۳۴۰. حدثنا أبو معاوية عن ليث عن عطاء قال قال عبد الله بن سلام لعبد عثمان رضي الله عنه في كتاب الله تعالى أميرا على الخاذل والقاتل ۳۴۰ ابو معاویہ نے لیث سے، انہوں نے عطاء سے روایت کی ہے کہ، حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اس طرح پاتے ہیں کہ وہ بے وفاؤں اور قاتلوں پر آمر ہوں گے۔

○ ○ ○

۳۴۱. حدثنا عبد الوهاب الثقفي عن يحيى بن سعيد قال سمعت عبد الله بن عامر يقول كنت مع عثمان رضي الله عنه في الدار فقال أعزم على كل من رأى أن لي عليه سمعا وطاعة الا كف يده وسلاحه فان الضلکم عنی عناء من کف یدہ وسلاحہ ثم قال قم یا ابن عمر فاجر بین الناس فقام ابن عمر وقام معه رجل من قومه من بني عدي وبني سراقلة وبني مطيع ففتحوا الباب فدخل الناس فقتلوا عثمان قال عبد الله بن عامر قام عامر بن



ربعة يصلي من الليل حيث شغب الناس في الطعن على عثمان رضي الله عنه فصلى من الليل ثم نام فأتى في المنام لقيل له لم فصل الله أن يعيدك من الفتنة التي أعاد الله منها . صالح عباده فقام فصلى ثم اشتكى لما خرج قط الا جنازة

۴۴۱ ﴿ عبدالوہاب الثعلبی نے یحییٰ بن سعید سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں تھا، انہوں نے ارشاد فرمایا کہ میں حکم دیتا ہوں ہر اس شخص کو جو یہ سمجھتا ہے کہ میری بات سنتا اور اطاعت کرنا اس پر واجب ہے کہ وہ اپنا ہاتھ اور اپنا اسلحہ روکے رکھے، بے شک تم میں سے سب سے افضل مجھ پر منایت کرنے والا وہ شخص ہے جو اپنا ہاتھ اور اسلحہ روکے رکھے، پھر ارشاد فرمایا کہ اے ابن عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) اکھڑے ہو جاؤ! حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اکھڑے ہو گئے اور اس کے ہمراہ اس کی قوم بنی عدی کے لوگ اور بنی سراقہ اور بنی مطیع کے لوگ اکھڑے ہو گئے، پھر انہوں نے دروازہ کھول دیا لوگ اندر آئے اور انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل (شہید) کر ڈالا، حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب لوگ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل (شہید) کرنے کے لئے جمع ہوئے تھے تو عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کو نماز پڑھنے لگے۔ جب نماز پڑھ چکے پھر سو گئے، کوئی ان کے پاس خواب میں آیا اور کہنے لگے کہ اکھڑے ہو جاؤ! اللہ تعالیٰ سے سوال کرو کہ وہ تجھے فتنے سے محفوظ رکھے جس فتنے سے اس نے اپنے نیک بندوں کو محفوظ رکھا ہے۔ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکھڑے ہوئے اور نماز پڑھی پھر وہ ایسے بیمار ہوئے کہ گھر سے نہ نکل سکے اور ان کا جنازہ ہی اٹھا۔

○ ○ ○

۴۴۲ . حدثنا اسهل بن يوسف عن حميد عن ميمون بن سياه عن جندب قال ستكون فتن قلنا يا ابا عبد الله لما تأمرنا قال الأعرض ليكن أحدكم مجلس بيته فانه لا ينجس لها أحد الا أردته

۴۴۲ ﴿ اسهل بن يوسف نے، حمید سے، انہوں نے ميمون بن سياه سے روایت کی ہے کہ حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عنقریب فتنے ہوں گے، ہم نے کہا اے ابو عبداللہ! آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں، فرمایا کہ زمین، تم میں سے ہر ایک اپنے گھر کا ٹاٹ بن جائے، بے شک اس کی طرف کوئی نہیں کھینچا مگر وہ فتنے اُسے الٹا دیتے ہیں۔

○ ○ ○

۴۴۳ . حدثنا صدقة الصنعاني عن رباح بن زيد عن معمر عن ابن طاووس عن أبيه عن ابن عباس رضي الله عنهما قال لما أصيب علي رضي الله عنه وباع الناس الحسن قال قال لي زياد أريد أن يستقيم لكم الأمر قال قلت نعم قال فاقبل فلانا وفلانا ثلاثة من أصحابه قال قلت أليس قد صلوا صلاة الغداة قال بلى قال قلت فلا والله ما لي ذلك سهيل

۴۴۳ ﴿ صدقة الصنعاني نے رباح بن زيد سے، انہوں نے معمر سے، انہوں نے ابن طاووس سے، انہوں نے اپنے



والد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر دیا گیا اور لوگ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت کرنے گئے تو زیاد نے مجھ سے کہا کہ کیا تو چاہتا ہے کہ تم لوگوں کا معاملہ بالکل سیدھا ہو جائے؟ میں نے کہا کہ جی ہاں! زیاد نے کہا کہ تب فلاں، فلاں اور فلاں اس کے تین ساتھیوں کو قتل کر ڈالو! میں نے کہا کہ کیا انہوں نے صبح کی نماز نہیں پڑھی تھی، کہا کہ کیوں نہیں، میں نے کہا کہ پھر تو ان کے قتل کا کوئی جواز نہیں ہے۔

○ - ○ - ○

۳۳۴. حدثنا صدقة عن رباح عن معمر عن أيوب عن نافع عن ابن عمر رضي الله

عنهما أنه لم يذهبوا لقتال أحد من أهل القبلة إلا لقتال لجدة الحروري حين خاف أن

يصدوه عن البيت

۳۳۴. صدقہ نے رباح سے انہوں نے، معمر سے، ایوب سے، نافع سے، ابن عمر سے، انہوں نے نافع سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کبھی بھی کسی اہل قبلہ کے قتال کے لئے تیار نہ ہوئے سوائے خوارج کے، اور وہ بھی اس وقت جب انہیں امدید نہ ہوا کہ وہ انہیں بیت اللہ سے روک دیں گے۔

○ - ○ - ○

۳۳۵. حدثنا المطلب بن زياد عن عبد الله بن عيسى عن عبد الرحمن بن أبي ليلى قال

رايت عليا رضي الله عنه رافعا حصى في مكة بنى فلان يقول اللهم اني ابرأ اليك من

دم عثمان

۳۳۵. مطلب بن زیاد نے عبداللہ بن عیسیٰ سے روایت کی ہے کہ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فلاں لوگوں کی گلی میں ہاتھوں کو اٹھا کر دُعا مانگتے ہوئے دیکھا۔ وہ کہہ رہے تھے کہ اے اللہ! میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خون سے بری ہوں۔

○ - ○ - ○

۳۳۶. حدثنا عيسى بن يونس عن اسماعيل بن أبي خالد عن زيد بن وهب سمع

حذيفة بن اليمان رضي الله عنه يقول يقتل بهذا الفاطي يعني لقتان من المسلمين قتلاهما

للعلى جاهلية

۳۳۶. عیسیٰ بن یونس نے اسماعیل بن ابی خالد سے، زید بن وہب سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس فاطی زمین میں مسلمانوں کی دو جماعتیں ہا ہم لڑیں گے، ان کے مقتولین جاہلیت کے مقتولین ہوں گے۔

○ - ○ - ○

۳۳۷. حدثنا عتاب بن بشير الجوزي عن خصيف عن زياد بن أبي مرهم عن حذيفة بن

اليمان أنه لما أناه قتل عثمان رضي الله عنه وهو من يرضى قال اجلسوني فرفع يديه ثم قال



اللهم انی اشهدک انی لم آمر ولم أشرك ولم أرض بقولها ثلاث مرات

۴۳۷ ﴿ عتاب بن بشر الجزری نے نصیف سے، انہوں نے زیاد بن ابی مریم سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل (شہید) ہونے کی اطلاع پہنچی تو وہ بیمار تھے انہوں نے کہا مجھے بٹھاؤ، لوگوں نے اُن کو بٹھایا، انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے پھر فرمایا کہ اے اللہ! میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ میں نے نہ اس کا حکم دیا نہ میں اس میں شریک ہوا اور نہ میں اس سے راضی ہوں، یہ بات انہوں نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

○ ○ ○

۴۳۸ . حدثنا أبو معاوية عن أبي مالك الأشجعي عن سالم بن أبي الجعد عن ابن الحنفية

وابن عباس قالاً لعل لعلي رضي الله عنه هذه عائشة تلعن قنطرة عثمان فرفع علي يديه حتى

بلغ بهما وجهه وقال وأنا ألعن قنطرة عثمان لعنهم الله في السهل والجبل بقولها مرتين أو

ثلاثاً لم تلتعنا ابن الحنفية فقال أما لي وفي هذا يعني ابن عباس شاهداً عدل

۴۳۸ ﴿ ابو معاویہ نے ابو مالک الاشجعی سے، انہوں نے سالم بن ابو الجعد سے روایت کی ہے کہ ابن الحنفیہ

اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ یہ (حضرت) عائشہ (صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت) عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے قاتلوں پر لعنت کرتی ہے، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ ان کو چہرے تک پہنچا دیا، اور فرمایا میں بھی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قاتلوں پر لعنت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کی ان پر لعنت ہو، ہموار زمین اور پہاڑوں پر یہ بات انہوں نے دو یا تین مرتبہ فرمائی، سالم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ پھر ابن الحنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ میرے اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے متعلق دو عادل گواہ موجود ہیں۔

○ ○ ○

۴۳۹ . حدثنا أبو معاوية عن عاصم الأحول عن أبي كبشة السدوسي قال سمعت أبا

موسى ان من ورأكم لنتا كقطع الليل المظلم يصبح الرجل فيها مؤمناً ويمسي كافراً

ويمسي مؤمناً ويصبح كافراً القاعد فيها خير من القائم والقائم خیر من الماشي والماشي

خیر من الراكب قالوا لعلنا تأمرونا قال كونوا أحلاس البهوت

۴۳۹ ﴿ ابو معاویہ نے عاصم الاحول سے، انہوں نے ابو کبشہ السدوسی سے روایت کی ہے کہ ابو موسیٰ اشعری رضی

اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ بے شک تم پر آگے تاریک رات کے کلاؤں کی طرح نئے آ رہے ہیں جس میں صبح کو آدمی مؤمن ہوگا تو شام کو کافر ہوگا، اور شام کو مؤمن ہوگا تو صبح کو کافر ہوگا، ان قتنوں میں بیٹھا ہوا شخص کمزے ہوئے سے بہتر ہے اور کھڑا ہوا چلنے والے سے بہتر ہے، اور چلنے والا سوار سے بہتر ہے، لوگوں نے کہا کہ آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا کہ گھروں کے ٹاٹ بن جاؤ!

○ ○ ○



۳۵۰. حدثنا أبو معاوية حدثنا عاصم بن محمد عن أبيه عن ابن عمر رضي الله عنهما أنه قال يوم قتل عثمان رضي الله عنه والله لئن قتلتموه لا تصلوا جميعا أبدا ولا تحجروا جميعا أبدا ولا تجبون علينا جميعا أبدا إلا أن تحضر الأبدان والأهواء مختلفة

۳۵۰. ابو معاویہ نے عاصم بن محمد سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل (شہادت) کے دن فرمایا کہ اگر تم اُسے قتل (شہید) کر دو گے تو نہ کبھی اکٹھے نماز پڑھ سکو گے اور نہ کبھی اکٹھے حج کر سکو گے۔

○ ○ ○

۳۵۱. حدثنا محمد بن يزيد الواسطي عن العوام بن حوشب عن عبد الله بن أبي الهذيل قال عباب بن الارت لابنه حين وقع الناس في أمر عثمان رضي الله عنه فقال كاني بهؤلاء قد خرجوا في أدنى فتنة فإذا قتلهم فيها فكن كنصر ابني آدم

۳۵۱. محمد بن یزید الواسطی نے العوام بن حوشب سے، انہوں نے عبداللہ بن ابوالہذیل رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت ہوئی تو حضرت عباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے کو وصیعت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ گویا کہ یہ لوگ قرعی قنہ میں نکل چکے ہیں، جب تُو ان سے ملے تو حضرت آدم علیہ السلام کے اچھے بیٹے کی طرح پیش آؤ۔

○ ○ ○

۳۵۲. حدثنا عبدة بن سليمان الكلابي عن عاصم الأحول عن زرارة وأبي عبد الله سمعا عليها رضي الله عنه يقول والله ما أمرت والله ما حركت ولا قتلت رضيت يعني قتل عثمان رضي الله عنه.

۳۵۲. عبیدہ بن سلیمان الکلابی نے عاصم الاحول سے، انہوں نے زرارہ اور ابو عبداللہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ اللہ کی قسم اور نہ میں نے حکم دیا، نہ میں شریک ہوا، نہ میں نے قتل کیا اور نہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل (شہادت) پر راضی ہوں۔

○ ○ ○

۳۵۳. حدثنا عبد الوهاب الشافعي عن أيوب عن محمد عن ابن أبي بكرة عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ألا لا ترجعن بعدي ضللا يضرب بعضكم رقاب بعض ألا ليلع الشاهد منكم الغائب ألا ان دعاءكم وأموالكم وأحسبه لقال وأعراضكم عليكم حرام كحرمة يومكم هذا في بلدكم هذا في شهركم هذا وسفلتون ربكم ليسا لكم عن أعمالكم ألا فلا ترجعن بعدي ضللا يضرب بعضكم رقاب بعض ألا ليلع الشاهد منكم الغائب.

۳۵۳. عبدالوہاب الشافعی نے ایوب سے، انہوں نے محمد سے، انہوں نے ابن ابوبکرہ سے، انہوں نے اپنے والد



سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خبردار! میرے بعد گمراہی کی طرف نہ لوٹ جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو خبردار! جو تم میں موجود ہیں وہ دوسروں تک یہ بات پہنچادیں، خبردار! تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر حرام ہیں جیسے آج کے دن، اس شہر میں، اس مہینہ میں یہ حرام ہیں اور عنقریب تم اپنے رب سے ملو گے وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں پوچھے گا، خبردار! میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو، خبردار! جو تم میں سے حاضر ہیں وہ دوسروں تک پیغام پہنچادیں۔

○ ○ ○

۳۵۴. حدثنا حفص بن غياث عن عاصم عن سيار بن سلامة قال دخلنا على أبي هريرة حين تفرق الناس فقال انه أغبط الناس عندي عصابة ملهدة خماص البطون من أموالهم خفيف ظهورهم من دمائهم.

۳۵۴ ﴿ حفص بن غیاث نے عاصم سے روایت کی ہے کہ سیار بن سلامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے جب کہ لوگ بکھر گئے تھے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے کہ لوگوں میں سب سے زیادہ قابل رشک میرے نزدیک وہ بگندہ حال جماعت ہے جن کے پیٹ لوگوں کے مالوں سے خالی ہیں، اور جن کی پیٹھیں لوگوں کے خون سے آلودہ نہیں ہیں۔

○ ○ ○

۳۵۵. حدثنا حفص بن غياث عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ويل للعرب من شرق قد اقترب قد أفلح من كف يده ۳۵۵ ﴿ حفص بن غیاث نے الأعمش سے، انہوں نے ابو صالح سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہلاکت ہے عرب کے لئے اس شر سے جو قریب آچکا ہے، وہ آدمی کامیاب ہوا جس نے اس سے اپنا ہاتھ روک رکھا۔

○ ○ ○

۳۵۶. حدثنا ابن ادریس عن هشام عن محمد بن سيرين قال دخل زيد بن ثابت على عثمان رضي الله عنهما فقال هذه الانصار بالباب يقولون ان شئت كنا انصار الله مرتين لقال أحالقتا فلا

۳۵۶ ﴿ ابن ادریس نے، هشام سے روایت کی ہے کہ محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ یہ انصار دروازے پر موجود ہیں کہہ رہے ہیں کہ آپ چاہیں تو ہم اللہ کے دین کی دوسری مرتبہ بھی مدد کریں گے، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اگرچہ قتل و قتال کے ذریعہ ہو تو پھر نہیں۔

○ ○ ○

۳۵۷. حدثنا ابن أبي غنبة عن صدقة بن المشي عن جده رباح بن الحارث قال سمعت



الحسن بن علي رضي الله عنهما وهو يخطب الناس بالمدائن فقال ألا ان أمر الله واقع وان كره الناس واني ما أحب أن لي من أمة محمد صلى الله عليه وسلم مثقال حبة خردل يهراق ملء محجمة من دم اذ علمت ما ينفعني مما يضرني واني لا أجد لي ولكم فالحقوا بطمأنيتكم يعني مامنكم

۳۵۷۔ ابن ابی غنیہ نے صدقہ بن الحنفی سے، انہوں نے اپنے دادا رباح بن الحارث رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو مدائن میں لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے سنا کہ اس میں انہوں نے فرمایا کہ خبردار! اللہ کا حکم واقع ہو کر رہے گا اگرچہ لوگوں کو ناگوار لگے، اور مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرے لئے امیر محمد ﷺ کا ذرہ برابر بھی خون ہو جو بہہ رہا ہو، جب میں اپنے فائدے یا نقصان کی چیزوں کو جان چکا ہوں، میں تمہارے اور اپنے لئے کوئی جگہ نہیں پاتا۔ لہذا اپنے امن کی جگہوں پر چلے جاؤ! ○ ○ ○

۳۵۸۔ حدثنا ابن أبي غنية عن حفص بن عمر بن أبي الزبير قال قال عمر بن عبد العزيز اذا كان لك امام يعمل بكتاب الله وسنة رسول الله لقاتل مع امامك واذا كان عليك امام لا يعمل بكتاب الله ولا سنة رسول الله فخرج عليه خارجي يدعو الى كتاب الله وسنة رسول الله فاجلس في بيتك

۳۵۸۔ ابن ابی غنیہ نے حفص بن عمر بن ابی الزبیر سے روایت کی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب تیرا امام ہو جو کتاب اللہ پر عمل کرے اور سنت رسول اللہ ﷺ پر عمل کرے تو اپنے امام کے ہمراہ مل کر جہاد کر، اور اگر تیرا حکمران ایسا ہو کہ نہ کتاب اللہ پر عمل کرے اور نہ سنت رسول اللہ ﷺ پر عمل کرے، تو اس کے خلاف کوئی خروج کرے جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کی طرف دعوت دے تو اپنے گھر میں بیٹھ جانا۔ ○ ○ ○

۳۵۹۔ حدثنا بقية بن الوليد عن سليمان الأنصاري عن الحسن بن الأحف بن قيس قال بايعت علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال فرآني أبو بكر وأنا متقلد سيفاً فقال ما هذا يا ابن أخي قلت بايعت عليه قال لا تفعل يا ابن أخي فان القوم يقتلون علي الدنيا وانما اخذوها بغير مشورة قلت فام المؤمنين قال امرأة ضعيفة سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يفلح قوم بلي امرهم امرأة

۳۵۹۔ بقیہ بن الولید نے سلیمان الأنصاری سے، انہوں نے الحسن بن اخف بن قیس سے روایت کی ہے کہ اخف بن قیس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت کی، مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تلواریں لکائے دیکھا تو پوچھا کہ اے بھتیجے! ایسا نہ کر، بے شک یہ دنیا کے لئے لڑ رہے ہیں اور دنیا انہوں نے بغیر مشورہ کے لی ہے، میں نے کہا کہ تو ائم المؤمنین



کا کیا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ وہ کمزور عورت ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ قوم کامیاب نہ ہوگی جن کے کاموں کی سربراہ عورت ہو۔

○ ○ ○

۳۶۰. حدثنا أبو خالد الأحمر عن أبي مالك الأشجعي عن أبي حازم عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليرفعن لي رجال وأنا على الحوض حتى اذا عرفوني وعرفتهم اختلجوا دوني فاقول يا رب اصحابي فيجيبني مجيب أنك لا تدري ما أحدثوا بعدك

۳۶۰. ابو خالد الاحمر نے ابو مالک الاشجعی سے، انہوں نے ابی حازم سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں حوض کوثر پر ہوں گا تو میرے سامنے کچھ لوگ لائے جائیں گے، یہاں تک جب میں انہیں اور وہ مجھے پہچان لیں گے، تو وہ مجھ سے روک دیئے جائیں گے، میں عرض کروں گا کہ اے میرے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں، مجھے ایک جواب دینے والا جواب دے گا کہ آپ کو نہیں معلوم کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا بدعات کیں۔

○ ○ ○

۳۶۱. حدثنا عبد الوهاب عن خالد الحذاء عن أبي قلابه عن كعب بن مرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكر فتنة حاضرة لمر رجل مقنع رأسه نصف النهار في شدة الحر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا يومئذ على الهدى قال فقامت فأخذت بمنكبيه وحسرت عن رأسه وأقبلت بوجهه الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله هذا قال نعم فاذا هو عثمان رضي الله عنه

۳۶۱. عبد الوہاب نے خالد الحذاء سے، انہوں نے ابو قلابہ سے روایت کی ہے کہ کعب بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے آنے والے فتنے کا ذکر کیا، تو ایک شخص سر کوڑھانے نصف النہار میں گرمی کی شدت میں وہاں سے گورا، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ شخص اس دن ہدایت پر ہوگا، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں کھڑا ہوا اور میں نے اس شخص کو دونوں کندھوں سے پکڑا اور اس کے سر سے چادر ہٹائی، اور اس کے چہرے کو رسول اللہ ﷺ کی طرف پھیر دیا، میں نے عرض کیا کہ یہ شخص ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جی ہاں، وہ شخص عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

○ ○ ○

۳۶۲. حدثنا وكيع عن سفيان عن الأعمش عن عبد الله بن مرة مسروق عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من نفس تقتل ظلما الا كان على ابن آدم الأول كفل منهن لأنه أول من سن القتل

۳۶۲. وکیع، سفیان سے، وہ الأعمش سے، وہ حضرت عبد اللہ بن مرہ سے، وہ مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس انسان کو بھی ناحق قتل کیا جاتا ہے، تو حضرت آدم علیہ



السلام کے پہلے بیٹے (قاتل) پر اس کا بوجھ ہوگا اس لئے کہ اُس نے قتل کا طریقہ جاری کیا۔

○ ○ ○

۴۶۳۔ حدثنا عیسیٰ عن الأعمش عن عبد الله بن مرة عن مسروق عن عبد الله عن

النبي صلى الله عليه وسلم مثله الا انه قال كفل من دمها

۴۶۳ عیسیٰ، الأعمش سے، وہ عبد اللہ بن مرہ سے، وہ مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس انسان کو بھی ناحق قتل کیا جاتا ہے، مگر یہ کہ حضرت آدم علیہ السلام کے پہلے بیٹے (قاتل) پر اس کا بوجھ ہوگا اس لئے کہ اُس نے قتل کے گناہ کا بوجھ اٹھایا۔

○ ○ ○

۴۶۴۔ حدثنا وكيع عن الأعمش عن أبي وائل عن عبد الله قال قال رسول الله صلى

الله عليه وسلم أول ما يقضي بين الناس يوم القيامة في الدماء ينجى الرجل أخذا بيد

الرجل يقول يا رب هذا قتلني فيقول لهم قتلته فيقول يا رب قتلته لتكون العزة لفلان قال

فيقول فانها ليست له بل بعملك ويحيى الرجل أخذا بيد الرجل فيقول هذا قتلني فيقول

لهم قتلته فيقول لتكون العزة لله قال فيقول فان العزة لي

۴۶۴ وكيع، الأعمش سے، وہ ابو وائل سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن لوگوں کے درمیان سب سے پہلے خون کا فیصلہ ہوگا، ایک آدمی دوسرے آدمی کو ہاتھ سے پکڑ کر لائے گا اور کہے گا کہ اے میرے رب! اس نے مجھے قتل کیا تھا، ارشاد ہوگا کہ تُو نے اسے کیوں قتل کیا؟ وہ عرض کرے گا کہ اے میرے رب! میں نے اسے قتل کیا تاکہ عزت فلاں شخص کے لئے ہو جائے، ارشاد ہوگا کہ عزت اُس کے لئے نہیں، یہ تو اپنے عمل کا بوجھ اٹھائے گا، اور ایک شخص دوسرے شخص کو ہاتھ سے پکڑ کر لائے گا اور کہے گا کہ اس نے مجھے قتل کیا ہے، ارشاد ہوگا کہ تُو نے اسے کیوں قتل کیا؟ وہ عرض کرے گا کہ عزت اللہ کے لئے ہو، ارشاد ہوگا کہ تمام عزتیں میرے لئے ہیں۔

○ ○ ○

۴۶۵۔ حدثنا وكيع وعيسى بن يونس عن الأعمش عن ابراهيم عن عبد الله قال لا يرال

الرجل في لسعة من دينة ما نقيت كفه من الدم فاذا غمس يده في دم حرام نزع منه الحياء.

۴۶۵ وكيع اور عیسیٰ بن یونس نے، الأعمش سے، انہوں نے ابراہیم سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

فرماتے ہیں کہ آدمی اپنے دین کے دائرے میں ہوتا ہے، جب تک اس کا ہاتھ خون سے رنگا ہوا نہ ہو، جب وہ اپنا ہاتھ حرام خون میں لٹوٹ کر دیتا ہے تو اُس سے حیا کو نکال دیا جاتا ہے۔

○ ○ ○

۴۶۶۔ حدثنا وكيع عن عبيدة بن عبد الرحمن عن أبيه عن أبي بكره رضي الله عنه قال

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قتل معاهدا في غير كفه حرم الله عليه الجنة

۴۶۶ وكيع نے عبيدة بن عبد الرحمن سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ



فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے کسی معاہدہ کئے ہوئے ذمی کو بغیر کسی وجہ کے قتل کیا تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر جنت حرام فرمادیتا ہے۔

○ ○ ○

۳۶۷. حدثنا عبدالعزيز بن محمد الدراوردي عن ثور بن زيد عن أبي الغيث عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ويل للعرب من شرقد القرب من فتنة غمياء صماء بكماء القاعد ما خير من القائم والقائم فيها خير من الماشي والماشي فيها خير من الساعي ويل للساعي فيها من الله تعالى يوم القيامة.

۳۶۷. عبدالعزیز بن محمد الدراوردی نے ثور بن زید سے، انہوں نے ابو الغیث سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہلاکت ہے عرب کے لئے اس شر سے جو قریب آچکا ہے وہ ایک آمدھا، بہرا اور گونگا فتنہ ہے، اس میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہوئے شخص سے بہتر ہے، اور کھڑا ہوا شخص چلنے والے سے بہتر ہے، اور چلنے والا کوشش کرنے والے سے بہتر ہے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہلاکت ہے اس فتنے میں کوشش کرنے والے کیلئے۔

○ ○ ○

۳۶۸. حدثنا عبدالعزيز بن زيد بن أسلم عن من حدثه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من صلى صلاة الصبح فلا تخفروا الله في جواره فإنه من الله في جواره طلبه الله ثم أدر كه ثم كبه على منخره في جهنم

۳۶۸. عبدالعزیز نے، زید بن اسلم سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے صبح کی نماز پڑھی (وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہے) پس تم اللہ کی پناہ کو مت توڑو، بے شک جس نے اللہ کی پناہ کو توڑا، اللہ تعالیٰ اُسے طلب کرے گا پھر اُسے پکڑ کر اوندھے منہ جہنم میں ڈال دے گا۔

○ ○ ○

۳۶۹. حدثنا عبدالرزاق عن الأوزاعي عن عمير بن هانيء قال رأيت ابن عمر رضي الله عنهما يقول ابن الزبير ونجدة والحجاج يتهافون في النار تهافت الذباب في المرق فاذا سمع المنادي أسرع إليه

۳۶۹. عبدالرزاق، الاوزاعی سے، وہ عمیر بن ہانی سے، روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ زبیر، نجدة اور حجاج آگ میں بھنسنارہے ہیں، جیسے کہ مکھی شور بے میں بھنسناتی ہے، جب پکار اُٹھتی جاتی ہے تو اس کی طرف جلدی کی جاتی ہے۔

○ ○ ○

۳۷۰. حدثنا وكيع عن عثمان بن واقد عن أبي الحصين قال رأيت ابن عمر مساجدا عند الكعبة بحيال الحجر وهو يقول اللهم اني أعوذ بك من شر ما تسوط به قرينش



۳۷۰ ﴿کج نے عثمان بن واقد سے روایت کی ہے کہ ابی الحسین رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حطیم کے سامنے سجدہ ریز دیکھا وہ دعا مانگ رہے تھے کہ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس شر سے جو قریش پر مسلط ہو۔

○ ○ ○

۳۷۱. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن ابن طاووس عن عکرمۃ ابن خالد عن ابن عباس قال قتل علی وبایع الناس ابنہ الحسن رضی اللہ عنہما جاء زیاد الی ابن عباس فقال اتریدون ان یثبت لکم هذا الأمر قال نعم فارسل الی فلان وفلان فاضرب أعناقہم قال ابن عباس أصلوا الغداة الیوم قال نعم قال فلا سبیل الیہم أراہم فی ذمۃ اللہ فلما بلغ ابن عباس ما صنع زیاد بعد قال ما أراہ الا قد کان أشار علینا بالذی هو رائیہ

۳۷۱ ﴿عبدالرزاق، معمر سے، وہ ابن طاووس سے، وہ عکرمہ بن خالد سے روایت کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل (شہید) کر دیا گیا اور لوگوں نے ان کے بیٹے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی تو زیاد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ کیا تم چاہتے ہو کہ تمہارا یہ معاملہ ٹھکرتے رہے؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جی ہاں! تو زیاد نے کہا پھر فلاں اور فلاں کی گردنیں اڑا دیجئے؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کیا انہوں نے آج صبح کی نماز پڑھی ہے؟ زیاد نے کہا: جی ہاں! حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا پھر تو ان کو قتل کرنے کا کوئی جواز نہیں اس لئے کہ وہ اللہ کے ذمہ میں داخل ہوئے ہیں، جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ بات پہنچی کہ زیاد نے اس کے بعد کیا کیا تو ارشاد فرمانے لگے کہ میرا خیال یہ ہے کہ زیاد تمہیں بہکانے کی کوشش کی تھی۔

○ ○ ○

۳۷۲. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن ابی اسحاق عن عمارۃ بن عبد عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ قال اباکم والفتن لا یشخاص لہا احد فواللہ ما یشخص لہا احد الا نفسہ کما ینسف السیل انہا تشبہ مقبلۃ حتی یقول الجاہل هذا یشبہ وتبین مدبرۃ.

۳۷۲ ﴿عبدالرزاق، معمر سے وہ ابی اسحاق سے، وہ عمارہ بن عبد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ تم فتنوں سے بچنا، کوئی ان کے آگے خود کو کھڑا نہ کرے، جس نے اپنے آپ کو ان کے آگے کھڑا کیا تو وہ اُسے بہالے جائیں گے، جیسا کہ پانی کا ریل گاڑی بہا لے جاتا ہے، یہ فتنے آتے ہیں تو مشتبہ ہوتے ہیں، تاوقت آدھی کہتا ہے کہ یہ معاملہ تو مشتبہ ہے، مگر جاتے ہوئے یہ فتنے واضح ہو جاتے ہیں۔

○ ○ ○



## وَهُوَ حَسْبِي وَنِعْمَ الْوَكِيلُ

ابو بکر محمد بن احمد بن ریزہ، ابو القاسم سلیمان بنی احمد الطبرانی

ابو عبد الرحمن بن حاتم المرادی، نعیم بن حماد رحمہ اللہ تعالیٰ.

۳۷۳. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن عبد الله بن عثمان بن خثيم عن عمرو بن دينار

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال فتنه ابن الزبير حيصت من حيصات الفتن وبقيت الرداع

المطبقة من أشرف لها أشرفت له ومن ما ج فيها ما جت به

۳۷۳. عبد الرزاق، معمر سے، وہ عبد اللہ بن عثمان بن خثیم سے، وہ عمرو بن دينار سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ابن زبیر کا فتنہ تو فتنوں کی آہٹ ہے، اور چھا جانے والے بہت سے بڑے فتنے ابھی باقی

ہیں، جس نے ان فتنوں کی طرف جھانکا تو یہ فتنے بھی اس کی طرف جھانکتے ہیں اور جو گھسے گا تو وہ فتنے اُسے موجوں کی طرح تھپڑے

ماریں گے۔

○ ○ ○

۳۷۴. قال معمر وقال يحيى بن أبي كثير عن ي هريرة قال اني لأعلم فتنه يوشك أن

تكون التي قبلها معها كنفجة أربب واني لأعلم المخرج منها قالوا وما المخرج منها قال

أن أمسك بيدي حتى يجيء من يقتلني

۳۷۴. معمر اور یحییٰ بن ابوالکثیر روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک میں

ایسے فتنے کو جانتا ہوں کہ جو فتنے اس سے پہلے تھے وہ ان کے مقابلے میں خرگوش کی دوڑ کی طرح معمولی ہوں گے، اور میں ان

فتنوں سے نکلنے کا راستہ بھی جانتا ہوں، لوگوں نے کہا کہ اس سے نکلنے کا کیا راستہ ہے؟ ارشاد فرمایا کہ میں اپنے ہاتھوں کو روکے

رکھوں یہاں تک کہ کوئی آ کر مجھے قتل کر ڈالے۔

○ ○ ○

۳۷۵. حدثنا محمد بن منيب العدني عن السري بن يحيى عن الحسن قال قال جندب

بن عبد الله واستكرهه بعض تلك الأمراء في بعض تلك الفتن فخرج به قال فبرز رجل

من أهل الشام فقال من يبارز فبرز له رجل من أهل العراق قال لعدوت علي الشامي

بالرمح وإيم الله ما أريد إلا أن أحجز بينهما قال فقلت اليك اليك فلم أزل به حتى

انصرف قال فوالله اني لأذكر عدوتي تلك بعدما أناام نومة فيمتنع مني نومي بقية ليلتي

واني لأذكرها بعدما يوضع طعامي بين يدي فيمتنع مني حتى ما أصل اليه



۳۷۵ ﴿ محمد بن منیب العدنی نے السری بن یحییٰ سے، انہوں نے الحسن سے روایت کی ہے کہ جندب بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بعض اُمرائے ان فتنوں میں نکلنے پر مجبور کیا۔ تو وہ نکل گئے، اہل شام کے لشکر میں سے ایک شخص نکلا اور کہنے لگا کہ کون ہے جو مجھ سے لڑے گا؟ اہل عراق میں سے ایک آدمی اس کے مقابلے کے لئے نکلا، حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنا نیزہ لے کر شامی پر حملہ کیا اللہ کی قسم میرا ارادہ صرف یہ تھا کہ میں ان دونوں کے درمیان رکاوٹ بن جاؤں میں نے شامی سے کہا کہ دور ہو جا! دور ہو جا! میں مسلسل اُسے کہتا رہا یہاں تک کہ وہ واپس ہو گیا۔ اللہ کی قسم! جب میں نے سونے کا ارادہ کیا تو مجھے اپنا وہ حملہ کرنا یاد آیا پس میری نیند اس کے بعد سے ختم ہو گئی، اور جب میرے سامنے کھانا رکھا جاتا ہے تب بھی وہ حملہ کرنا مجھے یاد آتا ہے، پس کھانا بھی مجھ سے روک دیا گیا یہاں تک کہ میں اس تک نہیں پہنچ پاتا ہوں۔

○ ○ ○

۳۷۶. حدثنا محمد بن منیب عن السری بن یحییٰ عن مالک بن دینار قال لما ابیحت المدینہ اخذ أبو سعید الخدری رضی اللہ عنہ فی الجبل فتبعہ رجل من أهل الشام فلما رآه أبو سعید أنه لا ینصرف عنه أقبل علیہ بالسیف فقال الیک الیک قال فابی الشامی الا أن یوقعه فلما رأى ذلك أبو سعید القی السیف وقال لنن بسطت الی یدک لتقتلنی ما أنا بباسط یدی الیک لأقتلک انی أخاف اللہ رب العالمین قال فآخذ الشامی یدہ فانزله من الجبل قال أبو سعید لقد رأیتنی أقاتل مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی هذا المكان المشرکین قال فقال له الشامی من أنت قال أنا أبو سعید الخدری قال فقال له اذهب بآرک اللہ فیک

۳۷۶ ﴿ محمد بن منیب نے السری بن یحییٰ سے روایت کی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب مدینہ میں قتل عام کو مباح کر دیا گیا تو حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہاڑ پر چلے گئے۔ اُن کے پیچھے ایک شامی آیا۔ جب حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُسے دیکھا کہ وہ واپس نہیں جا رہا ہے تو حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی طرف تلوار لہرائی اور کہا کہ دور ہو جا! دور ہو جا! مگر شامی نے اُسے گرفتار کئے بغیر واپس جانے سے انکار کر دیا۔ جب حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ صورت حال دیکھی تو اپنی تلوار پھینک دی اور فرمانے لگے کہ تو میرے قتل کرنے کے لئے ہاتھ بڑھائے گا تو میں تیرے قتل کے لئے ہاتھ دراز نہیں کروں گا میں اللہ سے جو زبُ العظیمین ہے ڈرتا ہوں، شامی نے حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہاتھ سے پکڑا اور پہاڑ سے اتارا، حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھے یاد آ رہا ہے کہ میں اس جگہ پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بل کر مشرکین سے لڑا تھا۔ شامی نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا میں ابوسعید الخدری (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہوں، شامی نے اُس سے کہا کہ آپ تشریف لے جائیں، اللہ تعالیٰ آپ کو برکت دے۔

○ ○ ○



۳۷۷. حدثنا جریر عن لیث عن طاووس عن ابن عباس قال قال علی رضی اللہ عنہم  
واللہ ما قتل ولا أمرت ولكنی غلبت

۳۷۷. جریر، لیث سے، وہ طاووس سے، وہ حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم نہ میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کیا اور نہ ان کے قتل کا حکم دیا، مگر میں نے لوگوں کے سامنے مغلوب ہو گیا۔

○ ○ ○

۳۷۸. حدثنا مروان بن معاویہ عن سلمۃ بن بیط عن الضحاک أن رجلاً کان یقوم  
علی رأس الأمیر سألہ قال یؤتی بالرجل الی الأمیر لا أدوی ما حالہ فیأمرنی أن أضرب  
عنقہ قال لا تضرب عنقہ قال فان الأمیر یأمرنی قال وان أمرک الأمیر فلا تطعہ قال اذا  
یضرب عنقی قال لکن أنت المضروب عنقہ

۳۷۸. مروان بن معاویہ نے سلمہ بن بیط رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ ضحاک کہتے ہیں کہ ایک شخص نے جو امیر کے سر پر ڈیوٹی دیتا تھا اس نے حضرت ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ ایک آدمی کو امیر کے پاس لایا جاتا ہے مجھ اس کا حال معلوم نہیں، امیر مجھے اس کی گردن مارنے کا حکم دیتا ہے؟ تو حضرت ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اس کی گردن نہ مارو! اس شخص نے کہا کہ امیر نے مجھے حکم دیا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ اگرچہ امیر نے تجھے حکم دیا ہو، اس کی اطاعت کر! اس نے کہا پھر تو امیر میری گردن مار دے گا؟ حضرت ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ تو وہ شخص بن جا جس کی گردن ماری گئی ہو۔

○ ○ ○

۳۷۹. حدثنا عیسیٰ بن یونس عن الأعمش عن أبی الضحی عن مسروق قال رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجة الوداع لا ترجعن بعدی کفاراً یضرب بعضکم رقاب  
بعض

۳۷۹. عیسیٰ بن یونس نے الاعمش سے، انہوں نے ابی الضحیٰ سے روایت کی ہے کہ، مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا تھا کہ میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردنیں مارتے پھرو۔

○ ○ ○

۳۸۰. حدثنا عیسیٰ بن یونس عن الأعمش عن مجاہد قال كنت فی الغزو فلما رجعت  
قال لی ابن عمر رضی اللہ عنہ یا مجاہد کفر الناس بعدک هذا ابن الزبیر وأهل الشام  
یقتل بعضهم بعضاً

۳۸۰. عیسیٰ بن یونس نے الاعمش سے روایت کی ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں ایک غزوہ میں تھا۔ جب



وہاں سے لوٹا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے کہا کہ اے مجاہد! لوگوں نے تیرے بعد کفر کیا۔ یہ ابن زبیر اور ہل شام دونوں ایک دوسرے کو قتل کرتے پھرتے تھے۔

○ ○ ○

۳۸۱. حدثنا وكيع عن الأعمش عن ثابت بن عبيد عن أبي جعفر الأنصاري قال رأيت عليا رضي الله عنه مختبئا بسيفه جالسا في ظلة النساء قال فسمعتنه يقول حين قتل عثمان رضي الله عنه تبارككم سائر اليوم.

۳۸۱ ﴿ وکیع، الأعمش سے، وہ ثابت بن عبید سے روایت کرتے ہیں کہ ابی جعفر الانصاری رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا وہ اپنی تلوار سمیت چھپ گئے اور گھر میں عورتوں کے پاس جا کر بیٹھ گئے، جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل (شہید) کر دیا گیا تو ارشاد فرمانے لگے کہ لوگو! تمہارے لئے ہمیشہ کے لئے ہلاکت ہے۔

○ ○ ○

۳۸۲. حدثنا وكيع عن مسعر عن عمران بن عمير عن كلثوم الخزاعي قال سمعت ابن مسعود يقول ما أحب أني رميت عثمان بسهم قال مسعر آراه قال أريد قتله ولا لي مثل أحد ذهابا

۳۸۲ ﴿ وکیع، مسعر سے، وہ عمران بن عمیر سے، وہ کلثوم الخزاعی سے روایت کرتے ہیں کہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے یہ پسند نہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کے قتل کے ارادہ سے ایک تیر مارنا خواہ مجھے اُحد پہاڑ کے برابر سونا حاصل ہو۔

○ ○ ○

۳۸۳. حدثنا بقیة بن الوليد عن صفوان بن عمرو قال حدثني بعض الأشياخ عن كعب أنه كان يقول ما أثار الفتنة قوم إلا كانوا لها جزرا

۳۸۳ ﴿ بقیہ بن الولید نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے اپنے شیخ سے روایت کی ہے کہ بعض الاشیاخ، کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ جو لوگ فتنہ اٹھاتے ہیں آخر وہی اس کی غذا بن جاتے ہیں۔

○ ○ ○

۳۸۴. حدثنا بقیة بن الوليد عن الأحوص عن أبي عون سعيد بن المسيب قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أعان على قتل مسلم بشطر كلمة جاء يوم القيامة مكتوبا بين يديه أمس من رحمة الله

۳۸۴ ﴿ بقیہ بن الولید نے الاحوص سے، انہوں نے ابو عون سے روایت کی ہے کہ سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی مسلمان کے قتل میں ایک بات کے ذریعہ بھی تعاون کرے گا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہے۔



۳۸۵. حدثنا ابن المهدي عن همام بن يحيى عن قتادة قال قال أبو موسى الأشعري رضي الله عنه مثل الناس في الفتنة كمثل قوم كانوا في سفر فغشيتهم ظلمة فقام بعضهم وتعسف بعضهم فانجلت وقد حادوا عن الطريق

۳۸۵. ابن المہدی نے ہمام بن یحییٰ سے، انہوں نے حضرت قتادہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ فتنے میں لوگوں کی مثال اس قوم کی طرح ہے جو سفر میں ہوں اور انہیں اندھیرا ڈھانپ دے، ان میں سے بعض کھڑے رہ جاتے ہیں، اور بعض چلتے رہتے ہیں۔ پھر وہ اندھیرا ٹھنڈ جاتا ہے تو وہ راستے سے بھٹکے ہوئے ہوتے ہیں۔

○ ○ ○

۳۸۶. حدثنا وليد بن مسلم عن ابن جابر عن القاسم أبي عبد الرحمن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا البتكم بدواء الفتنة ان الله لا يحل فيها شيئا حرمة قبل ذلك فما بال احدكم يستأذن بباب أخيه ثم يأتيه الغد فيقتله

۳۸۶. الولید بن مسلم نے ابن جابر سے روایت کی ہے کہ القاسم ابو عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کیا میں تمہیں فتنہ کی دوا کے متعلق نہ بتاؤں؟ اللہ تعالیٰ نے جو چیز اس سے پہلے حرام کی ہے اُسے فتنے میں حلال نہیں کرتا، تمہاری کیا حالت ہے کہ تم اپنے بھائی کے دروازے پر آ کر اُس سے اجازت مانگتے ہو پھر اگلے دن اس کے پاس آ کر اُسے قتل کر دیتے ہو۔

○ ○ ○

۳۸۷. حدثنا ابن عدي عن ابن عون عن محمد قال لما اجتمعوا على باب عثمان رضي الله عنه قيل له لو خرجت في كتيبتك عسى ان رأوها رجعوا قال فخرج عثمان في كتيبته قال ليستل من أولئك رجل ويستل من هؤلاء رجل فاضطربا بأسيا فلهما لحانت من عثمان التفاتة فقال في نزعي وتأميري يقتلون فرجع لدخل الدار لما أعلمه خرج بعد ذلك حتى قتل قال محمد وقعت الفتنة حين وقعت وأصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم عشرة ألف أو أكثر فلو أذن لهم لضربوهم حتى يخرجوهم من أو لطار المدينة قال محمد فأتاه ابن الزبير وابن عمر والحسن بن علي عشرة ألف أو أكثر فلو أذن لهم لضربوهم حتى يخرجوهم من أقطار المدينة قال ابن عون وقال نافع لبس ابن عمر الدرع مرتين وبنت أن أنا هريرة كان يطيف بالدار فيقول أم طاب أم ضربا

۳۸۷. ابن ابی عدی نے ابن عون سے روایت کی ہے کہ محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بلوای لوگ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دروازے پر جمع تھے تو آپ سے کہا گیا کہ اگر آپ اپنے لشکر سمیت باہر نکلے تو ممکن ہیں اُسے دیکھ کر بلوائی لوگ واپس چلے جائیں؟ اس پر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے لشکر سمیت باہر نکلا تو ان میں سے ایک آدمی نے نیام سے تلوار



نکالی، اور دوسری طرف سے بھی ایک آدمی نے نکوار نکالی، پھر یہ دونوں نکواروں کے ساتھ باہم الجھ گئے، تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ایک قسم کی بے چینی طاری ہو گئی۔ فرمانے لگے۔ میری موجودگی اور میری امارت میں یہ باہم قتل و غارتگری کر رہے ہیں! پھر آپ واپس گھر لوٹ آئے، اس کے بعد کبھی باہر نہ نکلے یہاں تک کہ قتل (شہید) کر دیئے گئے، محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب فتنہ واقع ہوا تو اُس وقت حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تعداد میں دس ہزار 10000 یا اس سے زائد تھے، اگر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں اجازت دیتے تو وہ بلوائیوں کو مارتے اور مدینہ کے اطراف سے انہیں باہر نکال دیتے، محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ابن الاثیر، ابن عمر، اور حسن بن علی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بھی آئے تھے، حضرت ابن عون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ذرع دو مرتبہ پہنی، اور مجھے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آپ کے گھر کے چاروں طرف چکر لگاتے تھے، انہوں نے بھی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا تھا، خاموش رہتا ہے؟ یا لڑتا ہے؟

○ ○ ○

۳۸۸. حدثنا أبو المغيرة عن صفوان عن عبد الرحمن بن جبير أن عثمان رضي الله عنه

قال يوم حوصرهم يستحلون قتلي وانما يحل القتل على ثلاثة من كفر بعد ايمان وزنا بعد

احسان او قتل نفسا بغير نفس ولم آت من ذلك شيئا والله لئن قتلتموني لا تصلوا

جميعا ولا تجاهدوا عدوا جميعا الا عن أهواء متفرقة

﴿۳۸۸﴾ ابوالمغیرہ نے صفوان سے، وہ عبدالرحمن بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جس دن حضرت

عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا محاصرہ کیا گیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا کہ تم میرے قتل کو کس بنیاد پر جائز سمجھتے ہو؟ حالانکہ قتل تین وجوہ سے جائز ہوتا ہے:

نمبر ۱: جو ایمان لانے کے بعد کفر کرے۔

نمبر ۲: شادی شدہ ہونے کے بعد زنا کرے۔

نمبر ۳: یا کسی کو قتل کے بدلے میں قصاص کے طور پر قتل کیا جائے۔

اللہ کی قسم! اگر تم مجھے قتل کرو گے تو نہ کبھی آکھٹے نماز پڑھ سکو گے اور نہ کبھی دشمن کے خلاف آکھٹے جہاد کر سکو گے ہاں یہ کہ

خواہشات متفرق ہو جائیں گی۔

○ ○ ○

۳۸۹. حدثنا أبو المغيرة عن صفوان عن عبد الرحمن بن جبير قال قال عبد الله بن

سلام والله ليقتلن في عثمان قوم هم اليوم في اصلاب ابااتهم ما ولدوا بعد

﴿۳۸۹﴾ ابوالمغیرہ نے صفوان سے، انہوں نے عبدالرحمن بن جبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی

اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم! حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں وہ لوگ قتل کر دیئے جائیں گے جو آج اپنے



باپوں کی پیٹھ میں ہیں، اور انہی تک پیدا نہیں ہوئے ہیں۔

○ ○ ○

۳۹۰. حدثنا أبو المغيرة عن أبي بكر بن أبي مریم عن عبد الرحمن بن فضالة قال لما

قتل قابيل أخاه هابيل مسح الله عقله وخلع فؤاده فلم يزل تائها حتى مات

﴿۳۹۰﴾ ابوالمغیرہ نے، ابوبکر بن ابی مریم سے روایت کی ہے کہ عبدالرحمن بن فضالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

جب قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی عقل کو مسخ کر دیا اور اس کے دل کو خالی کر دیا۔ وہ ہمیشہ پریشان رہا یہاں تک کہ فوت ہو گیا۔

○ ○ ○

۳۹۱. حدثنا المعتمر بن سليمان عن أبيه عن خليفة عن الحسن قال ذكر رسول الله

صلى الله عليه وسلم أمراء سوء وأئمة سوء وذكر ضلالة بعضهم تملأ ما بين السماء

والأرض قال قيل يا رسول الله ألا تضرب وجهه بالسيف قال لا ما صلى أو قال ما صلوا

الصلاة فلا.

﴿۳۹۱﴾ المعتمر بن سلیمان اپنے والد سے، وہ خلیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے برے حکمرانوں کا ذکر کیا، اور ان کی بعض گمراہیوں کا ذکر کیا جو آسمان اور زمین کے مابین فضا کو بھر دیں گی، عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم ان کے چہرے اپنی تلواروں سے نہ ماریں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نہیں جب تک وہ نماز پڑھتے ہیں۔

○ ○ ○

۳۹۲. حدثنا المعتمر بن سليمان عن الحجاج ابن فرافصة عن محمد بن عجلان عن

رجل من جهينة عن أبي الدرداء رضي الله عنه قال سترون أموراً تنكرونها فليكنم بالصبر

ولا تغيروا ولا تقولوا نغير حتى يكون الله تعالى هو المغير

﴿۳۹۲﴾ المعتمر بن سلیمان نے حجاج بن فرافصہ سے، انہوں نے محمد بن عجلان سے انہوں نے ایک جُھینی سے

روایت کی ہے کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عنقریب تم ایسے امور کو دیکھو گے جو نا آشنا ہوں گے، تم پر صبر کرنا لازم ہے اور تبدیل بھی نہ کرنا، اور مت کہنا کہ ہم تبدیل کر لیں گے، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ جو کہ تبدیل کرنے والا ہے تبدیل کر دے۔

○ ○ ○

۳۹۳. قال حجاج وحدثني محمد بن سيرين عن كعب قال اتقوا السلطان بنقيته فان

السلطان لا يبقی من مدته الا يوم واحد فهلك في ذلك اليوم الرجل واهله فان ازالة جبل

راسيا اهنون من ازالة ملك مؤجل



۴۹۳ ﴿ حجاج اور محمد بن سیرین روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ”تور یہ“ کر کے سلطان سے بچو، بے شک سلطان کی مدت میں سے اگر ایک دن بھی باقی ہو تو اس دن ایک آدمی اور اس کے سارے اہل و عیال ہلاک ہو سکتے ہیں، مقررہ بادشاہت سے ہٹانے سے مضبوط پہاڑ کا ہٹانا زیادہ آسان ہے۔

○ ○ ○

۴۹۴. حدثنا بقیة بن الوليد وعيسى بن يونس عن الاحوص بن حكيم عن ابي عون الانصاري عن سعيد بن المسيب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اعان على قتل مؤمن بشطر كلمة جاء يوم القيامة مكتوبا بين عينيه آيس من رحمة الله الا ان عيسى زاد رجلا.

۴۹۴ ﴿ بقیہ بن الولید اور عیسیٰ بن یونس نے الاحوص بن حکیم سے، انہوں نے ابی عون الانصاری سے روایت کی ہے کہ حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے ایک کلمہ کے ساتھ بھی کسی مؤمن کے قتل میں مدد کی وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ”اللہ کی رحمت سے مایوس“ لکھا ہوا ہوگا۔

○ ○ ○

۴۹۵. حدثنا عيسى بن يونس عن الافريقى عن ابن يسار عن ابن عمر رضي الله عنهما قال لا والله ما علمنا عليا شرك في قتل عثمان سرا ولا علانية ولكن كان راسا ففزع الناس اليه فولي الامر فالحق به ما لم يصنع.

۴۹۵ ﴿ عیسیٰ بن یونس نے الافریقی سے، انہوں نے ابن یسار سے روایت کی ہے کہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! ہمیں نہیں معلوم کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل میں ٹھپ کر یا علی الاعلان شریک ہوئے ہوں، لیکن چونکہ وہ بنیادی شخص تھے تو لوگ ان کی جانب جمع ہوئے پھر ان کو خلافت پر مامور کر دیا گیا اور ان کے ساتھ وہ باتیں ملا دی گئیں جو انہوں نے نہیں کیں۔

○ ○ ○

## باب من كان يرى الاعتزال في الفتن

### باب أن لوگوں کے متعلق جو فتنوں

### میں جدا ہونے کی رائے رکھتے ہیں

۴۹۶. حدثنا ابن المبارك عن سعيد بن الحسن عن أسيد بن المششم ابن معاوية قال سمعت أبا موسى الأشعري رضي الله عنه وذكر لسة لم قال



وایم الله لان ادر کنتی وایاکم ما اعلم لی ولکم منها مخرجا فیما عهد الینا نبینا صلی الله

علیه وسلم الا وان نخرج منها کما دخلناها قال الحسن ای سالمین

۳۹۶ ﴿ ابن المبارک نے المبارک بن سعید سے، انہوں نے الحسن سے، انہوں نے، اُسید بن المتشمس سے، انہوں

نے ابن معاویہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فتنوں کا ذکر کیا پھر فرمایا کہ اللہ کی قسم! اگر فتنے مجھے اور تمہیں پالیں تو میں اپنے اور تمہارے لئے اس سے نکلنے کی کوئی راہ نہیں پاتا، وہ فتنے جو ہمارے نبی کریم ﷺ نے ہمیں بتائے ہیں۔ ہاں ہم اس سے حفاظت کے ساتھ اور سلامتی کے ساتھ نکل سکتے ہیں جیسے ہم اس میں داخل ہوئے تھے۔

○ ○ ○

۳۹۷. حدثنا عبد الوہاب عن یونس عن الحسن عن ابی موسیٰ عن النبی صلی الله

علیه وسلم انه ذکر فتنۃ ثم قال ابو موسیٰ مالی ولکم منها مخرج ان لحن ادر کناھا الا ان

نخرج منها کما دخلناها ہکذا عهد الینا نبینا صلی الله علیہ وسلم

۳۹۷ ﴿ عبد الوہاب نے یونس سے، انہوں نے الحسن سے روایت کی ہے کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فتنوں کا ذکر کیا تھا۔ اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں سے کہا کہ اگر ہم ان فتنوں کو پالیں تو میرے اور تمہارے لئے اس سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں مگر یہ کہ ہم ان سے ایسے نکلیں جیسے ہم ان میں داخل ہوئے تھے۔ ہمیں نبی کریم ﷺ نے یہی تاکید فرمائی تھی۔

○ ○ ○

۳۹۸. حدثنا جریر بن عبد الحمید عن عاصم الاحول قال حدثنی شیخ عن ابی موسیٰ

الا شعری قال ان بعد کم فتنۃ القاعد فیہا خیر من القائم والقائم خیر من الساعی ذکر

الراکب فکونوا فیہا احلاس بیوتکم

۳۹۸ ﴿ جریر بن عبد الحمید نے عاصم الاحول سے، انہوں نے شیخ سے روایت کی ہے کہ شیخ ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ

تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تمہارے بعد فتنے آئیں گے جس میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا اور کھڑا شخص گھسٹنے والے سے بہتر ہوگا، یہاں تک کہ سوار کا بھی ذکر کیا، پس تم فتنوں میں اپنے گھروں کے ٹاٹ بن جاؤ۔

○ ○ ○

۳۹۹. حدثنا سہل بن یوسف عن حمید عن میمون بن سیاہ عن جندب قال متکون

لتن فعلیکم بالارض ولیکن احدکم جلس بیٹہ فانه لا ینبجس لہا احد الا اردتہ

۳۹۹ ﴿ سہل بن یوسف نے حمید سے، انہوں نے میمون بن سیاہ سے روایت کی ہے کہ حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ

عنہ فرماتے ہیں کہ غریب فتنے ہوں گے تو تمہیں زمین پر ٹھہرنا لازم ہے اور تم میں سے ہر ایک اپنے گھر کا ٹاٹ بن جائے، بے ٹک ان فتنوں میں شامل ہوگا یہ فتنے اُسے التادیں گے۔

○ ○ ○



۵۰۰. حدثنا أبو معاوية عن دارد بن أبي هند عن شيخ من بني قشير عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يأتي على الناس زمان يخير الرجل فيه بين العجز والفجور فمن أدرك ذلك فليختر العجز على الفجور

﴿۵۰۰﴾ ابو معاویہ نے داؤد بن ابی ہند سے، انہوں نے بنی قشیر کے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ جس میں آدمی کو عاجزی اور گناہ کے درمیان اختیار دیا جائے گا، پس جو وہ زمانہ پائے تو عاجزی کو گناہ پر ترجیح دے۔

○ ○ ○

۵۰۱. حدثنا ابراهيم بن محمد الفزاري عن عوف عن الحسن قال قال عبد الله بن مسعود رضي الله عنه يأتي على الناس زمان المؤمن فيه اذل من الأمة اكيسهم الذي يروغ بدينه وروغان الثعالب

﴿۵۰۱﴾ ابراہیم بن محمد الفزاری نے عوف سے انہوں نے الحسن سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ احمق میں سب سے ذلیل مؤمن ہوگا، ان میں سمجھدار وہ ہے جو اپنے ایمان کے لئے چالاک ہو جیسے لومڑی چالاک ہوتی ہے۔

○ ○ ○

۵۰۲. حدثنا الوليد بن مسلم عن الأوزاعي عن عبد الوهاب بن قيس عن عروة بن الزبير عن كرز الخزازي رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير الناس يومئذ مؤمن معتزل في شعب من الشعاب ينقي ربه ويلد الناس من شره

﴿۵۰۲﴾ الولید بن مسلم نے الاوزاعی سے، انہوں نے عبد الوہاب بن قیس سے، انہوں نے عروہ بن الزبیر سے روایت کی ہے کہ کرز الخزازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اُس دور میں لوگوں میں سے بہترین وہ مؤمن ہوگا جو گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں سب سے جدا ہوگا، اپنے رب سے ڈرتا ہوگا اور لوگوں کو اپنے شر سے بچاتا ہوگا۔

○ ○ ○

۵۰۳. حدثنا أبو معاوية وعيسى بن يونس جميعا عن الأعمش عن ابراهيم عن همام بن الحارث عن حذيفة رضي الله عنه قال لباكين على الناس زمان لا ينجو منه أحد الا الذي يدعوا كدعاء الفرق

﴿۵۰۳﴾ ابو معاویہ اور عیسیٰ بن یونس نے الاعمش سے، انہوں نے ابراہیم سے، انہوں نے ہمام بن الحارث سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں کوئی بھی نجات نہ پائے گا سوائے اس شخص کے جو ڈوبتے ہوئے آدمی کی طرح دعا کرے۔

○ ○ ○



۵۰۴. حدثنا عبدة بن سليمان عن الأعمش عن عمارة عن أبي عمار عن حذيفة مثله

قال الأعمش عن ابراهيم عن همام بن الحارث عن حذيفة مثله

۵۰۴. عبدة بن سليمان نے الأعمش سے، انہوں نے عمارہ سے، انہوں نے ابوعمار سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں کوئی بھی نجات نہ پائے گا سوائے اس شخص کے جو ڈوبتے ہوئے آدمی کی طرح دُعا کرے۔ الأعمش نے ابراہیم سے، انہوں نے حمام بن الحارث سے، حضرت حذیفہ بن الیمان سے اسی مضمون کی حدیث بیان کی ہے۔

○ ○ ○

۵۰۵. حدثنا الوليد بن مسلم عن اسماعيل بن رافع عن حماد بن عمار عن ابن مسعود قال

خير الناس في الفتنة أهل شاء سود يرعين في ضعف الجبال ومواقع القطر وشر الناس فيها

كل راكب موضع وكل خطيب مسلح

۵۰۵. الولید بن مسلم نے اسماعیل بن رافع سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتنے میں لوگوں میں سے بہترین لوگ، کالی بکریوں والے ہیں جو انہیں پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور بارش کے گرنے کی جگہ میں چراتے ہیں اور فتنے میں بدترین ہر جگہ کا سوار اور اونچی آواز والا خطیب ہے۔

○ ○ ○

۵۰۶. حدثنا ابن المهدي عن زائدة عن الأعمش عن زيد بن وهب عن حذيفة قال ان

الرجل ليكون في الفتنة او من الفتنة وما هو منها

۵۰۶. ابن المہدی نے زائدہ سے، انہوں نے الأعمش سے، انہوں نے زید بن وہب سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی فتنے میں شامل ہوگا یا فتنے والوں میں سے ہوگا حالانکہ درحقیقت وہ اس میں سے نہیں ہوگا۔

○ ○ ○

۵۰۷. حدثنا ابراهيم بن محمد الفزاري عن ليث عن مجاهد قال قال رسول الله صلى الله

عليه وسلم ان الاسلام بدأ غريبا وسيعود غريبا فطوبى للغرباء بين يدي الساعة

۵۰۷. ابراہیم بن محمد الفزاری نے لیث سے روایت کی ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک اسلام اجنبی ماحول کی حالت میں ظاہر ہوا اور غریب یہ دو پارہ اجنبی ماحول کی طرف لوٹے گا۔ لہذا قیامت سے پہلے معاشرے کے اجنبی لوگوں کے لئے مہارک باد ہو۔

○ ○ ○

۳۰۸. حدثنا ابن عيينة عن مسعر عن عون بن عبد الله قال بينما رجل بمصر في ليلة

ابن الزبير بنكت في الارض اذ قام عليه رجل فقال له يا اي شيء تحدث نفسك ابا الدنيا

قال بل الفكر في الذي نزل بالناس فانا بهما هم قال فان الله قد لجأك منها فكرك



فیہا من الذی سأل اللہ فلم یعطہ او اکل علیہ فلم یکفہ

۵۰۸ ﴿ ابن عیینہ نے مسعر سے روایت کی ہے کہ عون بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص ابن الزبیر کے فتنے میں مسعر کے اندر لکڑی کے ساتھ زمین کو گرید رہا تھا، اس کے قریب ایک شخص کھڑا ہوا اور اُس سے کہا کہ اے ابوالدنیاء! تو اپنے دل کے ساتھ کیا باتیں کر رہا ہے؟ اس آدمی نے کہا کہ میں لوگوں پر جو حالات آئے ہیں ان کے متعلق سوچ رہا ہوں اور ان کے بارے میں فکر مند ہوں، دوسرے شخص نے کہا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس فکر مندی کی وجہ سے، آپ کو فتنوں سے نجات دی کون ہے ایسا شخص جو اللہ تعالیٰ سے سوال کرے اور اللہ تعالیٰ اُسے نہ دے، اس پر توکل کرے اور وہ اس کے لیے کافی نہ ہو؟

○ ○ ○

۵۰۹. حدثنا محمد بن حمیر و ابن وہب عن ابن لہیعہ عن الرحمن بن سرج عن عبد

اللہ بن ہبیرہ قال من أدرك الفتنة فلیکسر رجله فان الجہوت فلیکسر الأخری الا ان

ابن حمیر لم یذكر ابن سرج

۵۰۹ ﴿ محمد بن حمیر نے ابن وہب سے، انہوں نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالرحمن بن سرج سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن ہبیرہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو فتنہ کو پا لے تو وہ اپنی ٹانگ توڑ دے اگر وہ صحیح ہو جائے تو دوسری توڑ دے۔

○ ○ ○

۵۱۰. حدثنا وکیع عن سفیان عن حبیب بن ابی ثابت عن ابراہیم عن علقمہ قال اذا

ظهر اهل الحق علی اهل الباطل فلیست فی فتنة

۵۱۰ ﴿ وکیع، سفیان سے، وہ حبیب بن ابی ثابت سے، وہ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اہل حق، اہل باطل پر غالب آجائیں پھر تو فتنہ میں نہیں ہے۔

○ ○ ○

۵۱۱. حدثنا ابن المبارک عن معمر عن ابی طاووس عن ابیہ قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم خیر الناس فی الفتن رجل أخذ برأس فرسه یخیف العدو ویخیفونه

او رجل معتزل یؤدی حق اللہ علیہ

۵۱۱ ﴿ ابن المبارک، معمر سے، وہ ابو طاووس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فتنوں میں لوگوں میں سے بہترین وہ آدمی ہے جس نے اپنے گھوڑے کو سر سے پکڑا ہوا اور دشمن کو ڈراتا ہو، اور دشمن اس کو ڈراتے ہوں، ایسا آدمی سب سے جدا ہو کر اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کے احکام نافذ کرتا ہے۔

○ ○ ○

۵۱۲. حدثنا معمر وحدثنی ابن خنیس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر

الناس فی الفتن رجل یأکل من فیء سفیہ فی سبیل اللہ ورجل فی رأس شافطہ یأکل من

رسل غنمہ



۵۱۲۔ معمر سے روایت کرتے ہیں کہ ابن خثیم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فتنوں میں لوگوں میں سے بہترین وہ آدمی ہے جو اللہ کے راستے میں اپنی تلوار کے منہ سے کھاتا ہے، اور وہ آدمی جو ہلند پہاڑ کی چوٹی پر ہو اور اپنی بکریوں کے ریوڑ کے ذریعے اپنی روزی کھاتا ہے۔

○ ○ ○

۵۱۳۔ وحدثنا ابن المبارک عن اسماعیل بن عیاش قال حدثني عقيل بن مالك عن عبد الله بن خالد بن معدان عن أبيه رفع الحديث قال السعيد من جنب الفتن ومن ابتلى بشيء منها فصر فواها لم واها

۵۱۳۔ ابن المبارک نے اسماعیل بن عیاش سے انہوں نے عقیل بن مالک سے، انہوں نے عبد اللہ بن خالد بن معدان سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے فتنوں سے پرہیز کیا اور جو فتنوں میں مبتلا ہوا اُس نے صبر کیا تو ان کے لئے ”واہ واہ“ ہے۔

○ ○ ○

۵۱۴۔ حدثنا هشيم عن داود بن ابي هند عن رجل من بني ربيعة بن كلاب قال سمعت ابا هريرة رضى الله عنه يقول لياكلن على الناس زمان يخير الرجل بين العجز والفجور فمن أدرك ذلك منكم فليخير العجز على الفجور فان العجز خير من الفجور

۵۱۴۔ هشیم نے داؤد بن ابی ہند سے، انہوں نے بنی ربیعہ بن کلاب کے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ضرور لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ جس میں آدمی کو عاجزی اور گناہ میں اختیار دیا جائے گا، پس جس نے تم میں سے اس زمانے کو پایا تو اُسے چاہیے کہ وہ گناہ کے مقابلے میں عاجزی کو اختیار کرے، اس لئے کہ عاجزی گناہ سے بہتر ہے۔

○ ○ ○

۵۱۵۔ حدثنا هشيم عن مجالد قال اخبرني الشعبي عن صلة بن زفر سمع حذيفة بن اليمان يقول ليخيرن الرجل منكم بين العجز والفجور فمن أدرك ذلك فليخير العجز على الفجور

۵۱۵۔ هشیم، مجالد سے، وہ الشعبي سے، وہ صلة بن زفر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ضرور تم میں سے کچھ مردوں کو عاجزی اور گناہ کے درمیان اختیار دیا جائے گا جس نے تم میں سے اس دور کو پایا تو عاجزی کو گناہ پر ترجیح دے۔

○ ○ ○

۵۱۶۔ حدثنا هشيم عن عوف قال بلغني أن عليا رضى الله عنه قال يأتي على الناس زمان المومن فيه أذل من الأمة وقال ابن مسعود يروغ المومن فيه بدينه كروغان الثعالب



۵۱۶ ﴿ ہم نے روایت کی ہے کہ خوف تک یہ روایت پہنچی تھی کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ مؤمن اس دور میں لوگوں میں سب سے زیادہ ذلیل ہوگا، اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مؤمن اس دور میں اپنے دین کی حفاظت کے لئے ایسی مکاریاں کرے گا جیسے لومڑی مکاری کرتی ہے۔

○ ○ ○

۵۱۷. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن ابن طاووس عن أبيه عن حذيفة قال يأتي على

الناس زمان خیر منازلهم البادية

۵۱۷ ﴿ عبدالرزاق، معمر سے، وہ ابن طاووس سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ ان کے بہترین گمراہیاں والے گمراہوں کے۔

○ ○ ○

۵۱۸. حدثنا ضمام عن أبي قبيل أن عبد الله بن الزبير أرسل إلى أمه فقال ان الناس قد

الفضوا عني وقد دعاني هؤلاء إلى الأمان فما ترين لقلت ان كنت خرجت لا حياء كتاب

الله وسنة نبيه فمت على الحق وان كنت الما خرجت على طلب دنيا فلا خير لك بها

ولا ميتا

۵۱۸ ﴿ ضمام نے ابو قبیل سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن الزبیر نے اپنی ماں کی طرف پیغام بھیجا کہ لوگ مجھ سے جدا ہو چکے ہیں اور یہ لوگ مجھے امان کی طرف بلا رہے ہیں تو آپ کیا فرماتی ہیں؟ ان کی ماں نے کہا کہ اگر تو اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے نبی کریم ﷺ کی سنت کو زندہ کرنے کے لئے نکلتا تو حق پر مڑ جا اور اگر تو دنیا کی طلب میں نکلتا تو نہ تیرے زندہ ہونے میں خیر ہے نہ تیرے مرنے میں بھلائی ہے۔

○ ○ ○

۳۱۹. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن ابن خنيس عن عمرو بن دينار عن أبي هريرة قال

لفتة ابن الزبير حصة من حصص الفتن وبقيت الرواح المطبقة من اشرف لها اشرف له

ومن ما ج فيها ما جت به

۵۱۹ ﴿ عبدالرزاق، معمر سے، وہ ابن خنيس سے، وہ عمرو بن دينار سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ابن الزبیر کا فتنہ قتل کی آہٹوں میں سے ایک آہٹ ہے، اور بہت بڑے مہاجرانے والے فتنے ابھی باقی ہیں، جو ان کی طرف مہاجرے گا وہ بھی اس کی طرف مہاجریں گے، اور جو ان میں گھسے گا تو وہ اسے سوجوں کی طرح چھیڑے ماریں گے۔

○ ○ ○



## العلامات في انقطاع ملك بني أمية بنو أمية کی بادشاہت کے ختم ہونے کی علامات

۵۲۰. حدثنا سفیان عن العلاء بن أبي العباس سمع أبا الطفيل سمع علياً رضي الله عنه

يقول لا يزال هذا الأمر في بني أمية ما لم يختلفوا بينهم

۵۲۰. سفیان نے العلاء بن ابوالعباس سے، انہوں نے ابوالطفیل سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ

عنه فرماتے ہیں کہ یہ خلافت کا معاملہ ہمیشہ بنو امیہ میں رہے گا جب تک ان میں باہم اختلاف نہ ہو۔

○ ○ ○

۵۲۱. حدثنا ابن وهب عن حرملة بن عمران سعيد بن سالم الجيثاني سمع علياً يقول

الأمر لهم حتى يقتلوا قتلهم ويتنافسوا بينهم فإذا كان ذلك بعث الله عليهم القوما من

المشرق ليقتلوهم بدداً واحصوهم عدداً والله لا يملكون سنة إلا ملكاً مستين ولا

يملكون سنتين إلا ملكاً أربعاً

۵۲۱. ابن وہب نے حرملة بن عمران سے، انہوں نے سعید بن سالم الجیثانی سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی

اللہ تعالیٰ عنه فرماتے ہیں کہ یہ خلافت بنی امیہ کے لئے رہے گی یہاں تک کہ وہ اپنے مقتولین کو قتل کریں گے، اور باہم ایک دوسرے

پر رنجت کریں گے جب یہ حال ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ ان پر مشرق سے چند قوموں کو بھیج دے گا جو انہیں چُن چُن کر قتل

کریں گے، اور ان کی تعداد کو شمار کریں گے، اللہ کی قسم! ان کی حکومت ایک سال ہوگی تو ہماری دو سال ہوگی، اور ان کی حکومت دو سال

ہوگی تو ہماری چار سال ہوگی۔

○ ○ ○

۵۲۲. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن أيوب عن ابن سيرين عن عبيدة قال سمعت

علياً رضي الله عنه يقول لا يزال هؤلاء القوم آخذين بشيخ هذا الأمر ما لم يختلفوا بينهم

فإذا اختلفوا بينهم خرجت منهم فلم تعد اليهم إلى يوم القيامة يعني بني أمية

۵۲۲. عبد الرزاق، معمر سے، وہ ایوب سے، وہ ابن سیرین سے، وہ عبیدہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی

اللہ تعالیٰ عنه فرماتے ہیں کہ بنو امیہ کی قوم خلافت پر مسلسل چمٹی رہے گی، جب تک ان میں باہم اختلاف نہ ہو پھر جب ان میں

اختلاف ہو جائے گا تو خلافت ان سے نکل جائے گی اور قیامت تک ان میں لوٹ کر نہ آئے گی۔

○ ○ ○

۵۲۳. حدثنا المعتمر بن سليمان عن أبي عمرو قال حدثني قيس بن سعد عن الحسن

بن محمد بن علي قال لا يزال القوم على لُجج من أمرهم حتى ينزل بهم إحدى أربع خلال



يلقى الله بأسهم بينهم أو تجيء الرايات السود من قبل المشرق فمتبعهم أو تقتل النفس الزكية في البلد الحرام فيتخلى الله منهم أو يبعثوا جيشا إلى البلد الحرام لينسف بهم

۵۲۳) المستر بن سلیمان نے، ابی عمرو سے، انہوں نے قیس بن سعد سے روایت کی ہے کہ حسن بن محمد بن علی فرماتے ہیں کہ یہ بنو امیہ والے اپنی خلافت پر ہمیشہ قابض رہیں گے، یہاں تک کہ ان میں چار 4 ہاتوں میں سے ایک ہات نہ آجائے:

نمبر ۱: اللہ تعالیٰ ان کے درمیان لڑائی پیدا فرمادے۔

نمبر ۲: کالے جھنڈے مشرق کی طرف سے آجائیں اور وہ ان کے خون کو مباح سمجھیں۔

نمبر ۳: نفس زکینہ کو شہر محترم میں قتل کر دیا جائے، پھر اللہ تعالیٰ کی مدد ان سے چلی جائے گی۔

نمبر ۴: یہ لوگ محترم شہر کی طرف لشکر کشائی کریں پھر اور وہاں پر دھنس جائیں۔

○ ○ ○

۵۲۴. حدثنا عبد الرزاق عن معمر قال أخبرني بعض الحبي عن الهند بنت المهلب أن عكرمة مولى ابن عباس أخبرها وكان يدخل عليها كثيرا ويحدثها قال قال ابن عباس رضي الله عنه لا يزال هذا الأمر في بني أمية مالم يختلف بينهم رمحان فلذا اختلف بينهم رمحان عرجت منهم إلى يوم القيامة

۵۲۴) عبدالرزاق، معمر سے، وہ اپنے قبیلے کے ایک آدمی سے، وہ الہند بنت المہلب سے روایت کرتے ہیں کہ عکرمہ رحمہ اللہ تعالیٰ جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا آزاد کردہ غلام تھا اور ہند کے پاس بہت آتا جاتا تھا، اس نے ہند کو بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ خلافت ہمیشہ بنی امیہ میں رہے گی جب تک ان میں باہمی نیزے نہ چلیں، جب ان میں نیزے چلیں گے تو خلافت ان سے قیامت تک کے لئے نکل جائے گی۔

○ ○ ○

۵۲۵. حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة بن المنذر قال حدثني تبع ابن امرأة كعب قال ملك بني أمية مائة عام لبني مروان من ذلك نصف وستون عاما لا يلهب ملكهم حتى ينزعوه بأيديهم يريدون سده فلا يستطيعون عونه كلما سدوه من ناحية النهدم من ناحية يفتحمون بميم ويختمون بميم ولا يلهب ملكهم حتى يخلع خليفة منهم فيقتل ويقتل حملاه ويقتل حمار الجزيرة الأصهب مروان لم يقطع ملكهم وعلى يديه هدم الأكاليل

۵۲۵) عبداللہ بن مروان نے ارطاة بن المنذر سے روایت کرتے ہیں کہ تبع ابن عکب کے ایک امرا نے کہا کہ ایک بادشاہت ۱۰۰ سال رہے گی جس میں سے ساٹھ 60 سال سے زیادہ بنو مروان کی حکومت ہوگی مروان ان کی بادشاہت ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ اپنے ہاتھوں سے اس میں سوراخ کریں گے، پھر وہ سوراخ بند کرنا چاہیں گے تو



بند نہ کر سکیں گے، جب وہ ایک طرف کو بند کر دیں گے تو دوسری طرف سوراخ ہو جائے گا، ان کی حکومت ”م“ سے شروع ہو کر ”م“ پر ختم ہوگی، اور ان کی بادشاہت اس وقت ختم ہوگی جب وہ اپنے ایک خلیفہ کو معزول کر کے اُسے قتل کر دیں گے، اور اُس کی ماں کو قتل کر دیں گے اور جزیرۃ الاصب کا حمار بھی قتل کر دیا جائے گا، جس کا نام ”مروان“ ہے پھر ان کی بادشاہت ختم ہو جائے گی اور اس کے ہاتھوں ”اکلیل“ منہدم ہوگا۔

○ ○ ○

۵۲۶. حدثنا رشدين بن سعد عن ابن لهيعة عن عبد العزيز بن صالح عن علي بن رباح عن ابن مسعود قال يلى على الناس خليفة شاب يبيع لابن له ليقتل بدمشق بغدر وتختلف الناس بعده

۵۲۶. رشدين بن سعد نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالعزیز بن صالح سے، انہوں نے علی بن رباح سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر نو جوان خلیفہ بامور ہوگا۔ وہ بیعت لے گا اس کے بیٹے نہ ہوں گے پھر وہ دھوکہ کے ساتھ دمشق میں قتل کر دیا جائے گا اس کے بعد لوگوں میں اختلاف ہو جائے گا۔

○ ○ ○

۵۲۷. حدثنا بقية وعبد القدوس عن بشر بن عبد الله بن يسار عن عمن حدثه عن عر باض بن سارية قال اذا قتل خليفة بالشام لم يزل فيها دم مسفوك حراما وامام لا تحل حرمة حتى ياتي امر الله

۵۲۷. بقیہ اور عبد القدوس نے بشر بن عبد اللہ بن یسار سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ عر باض بن ساریہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب شام میں خلیفہ قتل کر دیا جائے گا تو اس میں ہمیشہ حرام خون ہے گلاور امام کے خون کی حرمت طال نہ ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے۔

○ ○ ○

۵۲۸. حدثنا يحيى بن سعيد العطار عن رجل منهم يقال له حجاج عن مهاجر عن رجل من السكاسك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قتلت قرهش حملها أغرى الله العدو بها حتى لا يبقى ذو كبر في نفسه ولا أمير الا قتل ويكون الصلح بالجزيرة

۵۲۸. یحییٰ بن سعید العطار نے اپنے قبیلے کے حجاج نامی شخص سے، اس نے مهاجر سے روایت کی ہے کہ سکاسک کے ایک آدمی نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب قریش اپنے ہاتھوں کو قتل کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے درمیان دشمنی ڈال دیں گے۔ یہاں تک کہ نہ ان کا کوئی منکبر باقی رہے گا، اور نہ کوئی امیر بلکہ سب کو قتل کر دیا جائے گا۔

○ ○ ○

۵۲۹. حدثنا أبو هارون عن عمرو بن قيس الملائي عن المنهال ابن عمرو عن زرين حبش سمع عليا رضي الله عنه يقول الا ان أخوف الفتن عندي عليكم فتنة بني أمية الا



## انہا فتۃ عمیاء مظلمۃ

۵۲۹ ﴿ ابو ہارون نے عمرو بن قیس الملائی سے، انہوں نے منہال بن عمرو سے انہوں نے زربن حبش سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک سب سے زیادہ خوفناک فتنہ تم پر بنو امیہ کا فتنہ ہے خبردار وہ اندھا اور تاریک فتنہ ہے۔

○ ○ ○

۵۳۰. حدثنا الولید بن مسلم عن حصین بن الولید عن الأ زهر ابن الولید قال سمعت أم الدرداء تقول سمعت أبا الدرداء ضی اللہ عنہ یقول اذا قتل الخلیفة الشاب من بنی أمیة بین الشام والعراق مظلوما لم تزل طاعة مستخف بها ودم مسفوک علی وجه الأرض بغیر حق یعنی الولید بن یزید

۵۳۰ ﴿ الولید بن مسلم نے حصین بن الولید سے، انہوں نے ازہر بن الولید سے، انہوں نے أم الدرداء سے روایت کی ہے کہ ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بنی امیہ کے لو جو ان خلیفہ کو ظالمانہ طریقہ سے شام اور عراق کے درمیان قتل کر دیا جائے گا تو پھر اطاعت کو ہلکا سمجھا جائے گا اور زمین پر ناحق خون بہے گا اور وہ مقتول خلیفہ الولید بن یزید ہے۔

○ ○ ○

۵۳۱. حدثنا رشیدین عن ابن لہیعة عن یزید بن ابی حبیب قال کان یقال اذا کان علی الناس خلیفة احوال فان قدرت ان تخرج من مصر الی الشام فافعل لعل وذلک قبل خلافة هشام

۵۳۱ ﴿ رشیدین نے ابن لہیعة سے روایت کی ہے کہ، یزید بن ابی حبیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ جب لوگوں پر ہمینکا خلیفہ مسلط ہو جائے۔ پھر اگر تو مصر سے شام کی طرف نکل جانے پر قدرت رکھتا ہو تو نکل جانا، اور یہ ہشام کی خلافت سے پہلے کی بات ہے۔

○ ○ ○

۵۳۲. قال یزید بن ابی حبیب وأخبرنا سفیان الکلبی قال اذا استخلف رجل من آل مروان یقال له الولید فعند ذلک تنقطع خلافة بنی أمیة فلما استخلف الولید بن عبد الملک لم مات قبل له أن ما قلت قال لم استخلفن منهم رجل یقال له الولید بن یزید

۵۳۲ ﴿ یزید بن ابی حبیب کہتے ہیں کہ سفیان الکلبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب آل مروان کا ولید نامی شخص خلیفہ بن جائے گا تو بنو امیہ کی خلافت ختم ہو جائے گی، جب ولید بن عبد الملک کو خلیفہ بنا دیا گیا۔ پھر وہ فوت ہو گیا تو اس سے کہا گیا کہ وہ ڈوٹے جو بات کہی تھی وہ کہاں ہے؟ اس نے کہا ضرور ان میں سے ولید بن یزید نامی آدمی خلیفہ بنے گا۔

○ ○ ○

۵۳۳. قال نعم قال رشیدین قال ابن لہیعة عن خالد بن ابی عمران قال قال سفیان الکلبی ذهاب سلطان بنی أمیة اذا استخلف هلام منهم لم قتل وقتلت معه أمہ فعند ذلک ینقطع سلطانہم



﴿۵۳۳﴾ نعیم، رشیدین سے، وہ ابی لہیعہ سے، وہ خالد بن ابوعمران سے روایت کرتے ہیں کہ سفیان الکلی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنو امیہ کی بادشاہت اُس وقت ختم ہوگی جب ان میں سے ایک لڑکا خلیفہ بنے گا۔ پھر اُسے قتل کر دیا جائے گا اور اس کے ساتھ اس کی ماں کو بھی قتل کر دیا جائے گا، اس کے بعد اُن کی حکومت ختم ہو جائے گی۔

○ ○ ○

۵۳۳۔ حدثنا ابن عیینة عن سليمان الأحول عن مجاهد عن تبيع قال لا يزال هذا الأمر في بني أمية حتى يملكهم أربعة كلهم من صلب رجل سليمان بن عبد الملك وهشام وزيد والوليد

﴿۵۳۳﴾ ابن عیینہ سلیمان الاحول انہوں نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ تبیع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ خلافت ہمیشہ بنو امیہ میں رہے گی حتیٰ کہ اُن میں سے چار بادشاہ آئیں گے، وہ چاروں ایک آدمی کی اولاد ہوگی:

نمبر 1: سلیمان بن عبد الملک۔   نمبر 2: هشام۔   نمبر 3: یزید۔   نمبر 4: ولید۔

○ ○ ○

۵۳۵۔ حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن ابي ليلى عن بن موهب ان معاوية قال لا بن عباس ودخل عليه مروان بن الحكم في حاجة له ثم ادبر اما تعلم ان صلى الله عليه وسلم قال اذا بلغ بنو الحكم تسعة وتسعين واربع مائة كان هلاكهم اسرع من لوك التمره فقال ابن عباس اللهم نعم

﴿۵۳۵﴾ رشیدین، ابن لہیعہ سے، وہ ابو قبیل سے، وہ ابن موهب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس مروان بن الحکم کسی کام سے آیا۔ پھر واپس چلا گیا تو حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ جب حکم کے بیٹے چار سو تانوے (499) تک پہنچیں گے تو ان کی ہلاکت کجور سے بھی جلدی ہوگی؟ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جی ہاں، بالکل!

○ ○ ○

۵۳۶۔ حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن شراحيل بن عياض عن ابي البطحاء عن كثير بن مرة الحضرمي قال ما احب ان ما بقي من الدنيا بعد ذهاب بني أمية ينعلي هاتين.

﴿۵۳۶﴾ رشیدین، ابی لہیع سے، وہ شراحیل بن عیاض سے، وہ ابو البطحاء سے روایت کرتے ہیں کہ کثیر بن مرۃ الحضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بنی امیہ کے چلے جانے کے بعد جو دنیا میں باقی رہے وہ مجھے اپنی دو جوتیوں سے زیادہ پسند نہیں۔

○ ○ ○

۵۳۷۔ حدثنا الوليد بن مسلم عن ابي عتبة المشجعي عن ابي أمية الكلبي انه حدثهم في خلافة يزيد بن عبد الملك عن شيخ لهم ادرك الجاهلية قال يليكم بعد موت هشام رجل منهم شاب يعطي الناس عطايا لم يعطيها أحد قبله فانشأ به رجل من اهل بيته غفي لم



یذكر فيقتله نهراق على يديه الدماء وتنقطع على يديه الأرحام وتخرج على يديه الأموال  
ثم يأتيكم مدين من هاهنا وأشار الى الجزيرة فيأخذها بسيفه فسرالم تأتيكم بعد مدين  
الرايات السود يسيلون عليكم سيلاً

۵۳۷) الوليد بن مسلم نے ابو عبدہ الشجعی سے روایت کی ہے کہ ابو امیہ الکسری رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات ایک ایسے شخص  
سے نقل کر کے بیان کی ہے جس نے جاہلیت کا دور بھی پایا تھا کہ تم پر ہشام کی موت کے بعد ایک نوجوان آدمی امیر بنے  
گا جو لوگوں کو ایسے عطیات دے گا جو اس سے پہلے کسی نے عطیات نہیں دیے ہوں گے، پھر اس کے گھر کے افراد میں سے ایک  
غیر مشہور آدمی چپکے سے اٹھے گا اور اسے قتل کر دے گا، پھر اس کے ہاتھوں پر خون بہے گا اور اس کے ہاتھوں رشتہ داریاں ٹوٹ  
جائیں گی، اور اس کے ہاتھوں مال لوٹے جائیں گے، پھر تمہارے پاس یہاں سے جزیرہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا، میں  
آئے گا، جو خلافت کو کھوار کے زور سے مضبوطی کے ساتھ لے لے گا، پھر مدین کے بعد کالے جھنڈے آئیں گے جو تم پر سیلاب کی  
طرح آئیں گے۔

○ ○ ○

۵۳۸) حدثنا عبد الله بن مروان عن سعيد بن يزيد التتوخي عن الزهري قال يموت  
هشام موتاً لم غلام من أهل بيته يقتل قتلاً ثم الذي يأتي من نحو الجزيرة وسليمان بن  
هشام يومئذ بالجزيرة يقتل قتلاً ومن بعده الرايات السود

۵۳۸) عبد اللہ بن مروان نے سعید بن یزید التتوخی سے روایت کی ہے کہ علامہ ذہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ  
ہشام طبعی موت مرے گا۔ پھر اس کے گھر والوں میں سے ایک لڑکا ہوگا جسے قتل کر دیا جائے گا، پھر وہ ہوگا جو جزیرہ کی طرف آئے  
گا، ان دنوں میں سلیمان بن ہشام جزیرہ کے امیر تھے، وہ بھی قتل کر دیا جائے گا، پھر کالے جھنڈے ہوں گے۔

○ ○ ○

۵۳۹) حدثنا هشيم عن جوير عن الضحاك عن النزال بن سبرة سمع علياً رضي الله  
عنه يقول لا يزال بلاء بني أمية شديداً حتى يبعث الله العصب مثل قزع الخريف يأتون من  
كل ولا يستامرون أمير ولا مأموراً لما إذا كان ذلك أذهب الله ملك بني أمية

۵۳۹) ہشیم، جویر سے، وہ ضحاک سے، وہ نزال بن سبرہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
فرماتے ہیں کہ مسلسل بنی امیہ پر مصیبت سخت ہوتی رہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ "العصب" کو اٹھائے گا، وہ ہر طرف سے  
آئیں گے نہ کسی کو امیر بنائیں گے اور نہ ماتحت، جب یہ صورت حال ہوگی تو اللہ تعالیٰ بنو امیہ کی بادشاہت ختم کر دے گا۔

○ ○ ○

۵۴) حدثنا الوليد بن مسلم عن عبد الجبار بن رشيد الأزدي عن ربيعة القصير عن  
تبيع عن كعب قال تكون بالشام فتنة تسفك فيها الدماء وتنقطع فيها الأرحام وتخرج فيها  
الأموال ثم تنعها الشرقية.



۵۳۰ ﴿ الولید بن مسلم نے عبد الجبار بن رشید الازدی سے، انہوں نے ربیعہ قیسری سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ شام میں فتنہ ہوگا جس میں خون بہے گا، اور قطع رحمی کی جائے گی، اور اموال لوٹے جائیں گے پھر اس کے بعد مشرقی فتنہ آئے گا۔

○ ○ ○

۵۳۱. حدثنا رشیدین عن ابن لہیعة عن یزید بن ابی حبیب عن کعب قال یكون بعد موته رجل یلی قدر حمل امرأة وفصال ولدها ویملک آخر لا یكون شیء حتی یهلك لم یأتی رجل یقبل من تیماء قد حضر أجله یكون هو وولده خمسين سنة

۵۳۱ ﴿ رشیدین، ابن لہیعة سے، وہ یزید بن ابو حبیب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں پھر اس کے مرنے کے بعد ایک آدمی امیر بنے گا جس کی خلافت کی مدت اور عورت کے حمل اور اپنے بچے سے دودھ ٹھکانے کے برابر ہوگی، اور دوسرا بادشاہ بنے گا وہ کچھ بھی نہ ہوگا یہاں تک کہ ہلاک ہو جائے گا، پھر ایک آدمی ”تیماء“ کی طرف سے آئے گا جس کی موت قریب ہوگی۔ وہ اور اس کی اولاد پچاس (50) سال تک مسلط رہیں گے۔

○ ○ ○

۵۳۲. حدثنا رشیدین عن ابن لہیعة عن یزید بن قوزر عن ابی صالح عن تبع قال آخر خليفة من بنی امیة یكون سلطانه سنتین لا یبلغ ذلک

۵۳۲ ﴿ رشیدین، ابی لہیعة سے، وہ یزید بن قوزر سے، وہ ابی صالح سے روایت کرتے ہیں کہ تبع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنو امیہ کے آخری خلیفہ کی بادشاہت دو (2) سال تک بھی نہ رہے گی۔

○ ○ ○

۵۳۳. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عباس حدثنا الثقات من مشایخنا أن یسوع وكعب

اجتمعا وكان یسوع رجلا عالما قارئا للكتب قبل مبعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم فتساءلا لیسال یسوع كعبا فقال الك علم بما یكون بعد هذا النبی من الموك قال كعب أجد فی التوراة انی عشر ملكا أولهم صدیق ثم الفاروق ثم الأمین ثم رأس الملوک ثم صاحب الأحرار ثم جبار ثم صاحب العصب وهو آخر الملوک یموت موتا فأما الفتن فالتیكون اذا قتل ابن ماحق الذهبیات فعند ذلک یسلط البلاء ویرفع الرخاء وعند ذلک یكون أربعة ملوك من أهل بیت صاحب العلامة ملكان لا یقرأ لهم كتاب وملک یموت علی فراشه یكون مكته قليل وملک یجیء من قبل الجوف علی یدیه یكون البلاء وعلی یدیه تكسر الأكالیل یقیم علی حمص عشرين ومائة صباح یأتیہ الفزع من قبل أرضه فیرتحل منها فیقع البلاء بالجوف ویقع البلاء بینهم ثم ینقطع أمرهم ویجیء من أهل بیت غیرهم لیغلب علیهم



۵۳۳ ابوالمغیرہ نے ابن عیاش سے، انہوں نے اپنے ثقہ مشائخ سے روایت کی ہے کہ یثوع اور حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں اکٹھے جمع ہو گئے۔ یثوع سابقہ کتابوں کا عالم اور پڑھنے والا تھا۔ نبی کریم ﷺ کی بعثت سے پہلے، ان دونوں نے ایک دوسرے سے پوچھنا شروع کیا، یثوع نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ کو ان بادشاہوں کا علم ہے جو اس نبی کے بعد آئیں گے؟ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں تورات میں پاتا ہوں بارہ (12) بادشاہوں کو، ان میں سے پہلا ”صدیق“ پھر ”قاروق“ پھر ”آمین“ پھر بادشاہوں کا ”سردار“ ہوگا، پھر ”چوکیداروں والا“ ہوگا پھر ”جبار“ ہوگا پھر ”عصب“ والا ہوگا وہ آخری بادشاہ ہوگا جو طبعی موت مرے گا، پھر ”صاحب علامت“ بادشاہ بنے گا وہ بھی طبعی موت مرے گا پھر فتنے تو یہ اس وقت پیدا ہوں گے جب سابقہ آثار کو مٹانے والے کا بیٹا قتل کر دیا جائے گا، پھر اس وقت مصائب مسلط کر دیئے جائیں گے اور خوش مالی اٹھادی جائے گی، اس وقت ”صاحب العلامۃ“ کے گھرانے سے چار بادشاہ بنیں گے، دو بادشاہ ایسے ہوں گے کہ ان کے لئے کتاب نہیں پڑھی جائے گی، اور ایک بادشاہ اپنے بستر پر مرے گا، جس کا دور بہت کم ہوگا، اور ایک بادشاہ ”جوف“ کی طرف سے آئے گا اس کے ہاتھوں مصائب ہوں گے اور اس کے ہاتھوں تاج توڑ دیئے جائیں گے، وہ ”حمص“ میں ایک سو بیس (120) دنوں تک رہے گا، پھر اُسے اپنے ملک کی طرف سے ڈر ہوگا، وہ وہاں سے کوچ کر جائے گا، پھر بلائیں ”جوف“ میں واقع ہو جائیں گی، اور بلائیں خود ان لوگوں کے درمیان واقع ہو جائیں گی، پھر ان کا معاملہ ختم ہو جائے گا اور ان کے علاوہ دوسرے گھرانے کے لوگ آ جائیں گے، پھر وہ ان پر غالب آ جائیں گے۔

○ ○ ○

۵۳۴. أخبرني أبو عامر الطائي قال كنت بحمص يوم حاصر مروان حمص أربعة أشهر أو نحو ذلك حتى خلع الهم الجوع والعطش وضاق من فيها حتى أرادوا مصالحتهم قال فكان مروان يأمر قوما يحفرون خارج المدينة فإذا أخذوا في الحفر تحت سورها حفر بحذاءهم من داخل المدينة قوم آخرون من أهل حمص حتى يلتقوا في الأسراب وكان لأهل حمص بطنى في المدينة إذا أخذ أصحاب مروان في الحفر أمر من في المدينة أن يحفروا بحذاءهم فلا يزالون يحفرون حتى يلتقوا وربما سقط عليهم حفيرتهم فيموتون جميعا وكان مروان لا يأمر الحفر عليهم من موضع إلا حفروا داخل المدينة بحذاءهم لئلا يلقى مروان في المدينة بطنى لا يحفر عليهم من خارج حفر إلا أمرهم لحفروا بحذاءنا حتى نلتقي نحن وهم فيها قال فدم مروان إلى البطنى فأطعمه في مال يوصله إليه فأبى البطنى أن يخرج إليه فلما أبى من البطنى قال اطعموا عنهم كل ماء يصل إليهم من وجه من الوجوه فلما علم أهل حمص بذلك أقاموا على سورهم رجلا أسود عريان بحذاء عسكره فناداهم فقال يا مروان ان كنت عطشاناً أسقيناك وان كنت جائعاً



اطعمناک وان کنت ترید ان نفعل بک کذا وکذا فلعنا بک فاحفظ عسکرک لا یفرکک ما یرسل علیک من الماء ثم نادوا فی المدینة ان یرسلوا الحریس نهرلهم یجری الی خارج المدینة یخیف المدینة وقدرها فصبوا فیہ الماء من الآبار فخرج منه علی عسکر مروان ماء جرارا فلما مر بعسکر مروان فزعوا منه فقال مروان ما هذا قالوا ماء ارسلوه علیک من مدینة حمص فقال ظننت انه قد وصل الیهم العطش وعندهم من فضول الماء ما ینعاف علی عسکرنا منه الفرق ارتحلوا فارتحل عنهم۔

۵۳۴ ابو عامر الطائی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں حمص میں تھا جب مروان نے تقریباً چار مہینے سے حمص کا محاصرہ کر رکھا تھا یہاں تک کہ اہل حمص بھوکے پیاسے ہو گئے، اور جو لوگ قلعہ میں تھے وہ سب تنگ ہو گئے، یہاں تک کہ انہوں نے صلح کرنے کا ارادہ کیا، مروان شہر سے باہر لوگوں کو حکم دیتے تھے کہ شہر کی طرف سُرنگ کھودو اس کی دیواروں کے نیچے سے سُرنگ کھودو! تو شہر میں جو لوگ موجود ہوتے وہ بھی اس کی سیدھ میں سُرنگ کھودتے یہاں تک کہ دونوں طرف کے لوگ سُرنگ میں آمنے سامنے ہو جاتے، اور شہر میں اہل حمص کا ایک بھٹی غلام تھا جب مروان کے لوگ سُرنگ کھودنے لگتے تو وہ شہر والوں کو حکم دیتا کہ اس کے سامنے کی طرف سُرنگ کھودو! وہ یوں سُرنگیں کھودتے رہے، یہاں تک کہ بسا اوقات اس میں آمنے سامنے ہو جاتے اور بسا اوقات ان پر سُرنگ گر پڑتی پس وہ سب اس میں مر جاتے، مروان جس جگہ بھی سُرنگ کھودنے کے لئے کہتا شہر والے کے سامنے سُرنگ کھود ڈالتے، مروان سے کہا گیا کہ شہر میں اس بھٹی ہے جب اہل حمص کی جانب باہر سے سُرنگ کھودی جاتی ہے تو وہ انہیں حکم دیتا ہے (کہ تم بھی اُن کے سامنے سُرنگ کھودو!) پھر وہ ہمارے سامنے سُرنگ کھود ڈالتے ہیں، یہاں تک کہ ہمارا اُن کے ساتھ سُرنگ میں آنا سامنا ہو جاتا ہے، مروان نے ایک بھٹی کی طرف خفیہ پیغام بھیجا، اور اُسے مال کی لالچ دی جو مروان اُسے پہنچائے گا۔ بھٹی نے مروان کے پاس آنے سے انکار کر دیا۔ جب مروان بھٹی سے مایوس ہو گیا تو کہا کہ ہر قسم کا پانی جو انہیں پہنچتا ہے ہر صورت میں وہ اُن سے روک دیا جائے! جب اہل حمص کو اس بات کا علم ہوا تو انہوں نے قلعہ کی دیوار پر مروان کے لشکر کے سامنے ایک کالے ننگے آدمی کو کھڑا کیا جس نے آواز دے کر کہا کہ اگر تو پیاسا ہے تو ہم تجھے پانی پلائیں گے اور اگر تو بھوکا ہے تو ہم تمہیں کھانا کھلائیں گے، تو جس طرح چاہتا ہے کہ ہم تیرے ساتھ پیش آئیں تو ہم اُس طرح پیش آئیں گے، اب تو اپنے لشکر کی خیر منا، کہیں انہیں وہ چیز ڈیونہ دے جو تم پر چھوڑا جائے گا۔ شہر میں اعلان کیا کہ ”حریس نامی“ نہر جو ان کے شہر سے باہر بہہ رہی ہے، وہ ان پر چھوڑی جائے گی، جس کی مقدار سے شہر والے انہیں ڈرائیں گے، پس شہر والوں نے اس نہر میں کنوؤں سے پانی ڈالا تو مروان کے لشکر کی طرف حیر پانی نکل کر آیا، جب وہ پانی مروان کے لشکر پر ٹھوڑا تو وہ اس سے ڈر گئے، مروان نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ پانی ہے جو اہل حمص نے آپ پر شہر کی طرف سے چھوڑا ہے، مروان نے کہا کہ میں تو یہ سمجھا تھا کہ یہ پیاسے ہوں گے احالاکہ ان کے پاس تو رائہ پانی ہے جس سے ہمارے لشکر کے ڈوبنے کا خطرہ ہے یہاں سے واپس چلو اگر وہ واپس چلے گئے۔



## فی خروج بنی العباس

### بنو عباس کے خروج کا بیان

۵۳۵. حدثنا ضمرة بن ربیعة عن عبد الواحد عن الزهري قال بلغني أن الرايات السود تخرج من خراسان فإذا هبطت من عقبة خراسان هبطت تنفي الاسلام فلا يردوها الا رايات الأعاجم من أهل المغرب

۵۳۵. ضمروہ بن ربیعہ نے عبد الواحد سے روایت کی ہے کہ زہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ کالے جھنڈے خراسان سے نکلیں گے، جب وہ خراسان کی گھاٹی پر سے اتریں گے تو اسلام کو باہر نکالتے ہوئے اتریں گے، انہیں ہوائے اہل مغرب کے عجی جھنڈوں کے کوئی نہ لوٹا سکے گا۔

○ ○ ○

۳۵۶. حدثنا ضمرة أخبرنا رجاء بن أبي سلمة عن عقبة بن أبي ربيب أنه قدم بيت المقدس يتضمن لقلت لعلك انما تخاف المغرب قال لا ان لتتهم لن تعدوهم مالم تخرج الرايات السود فإذا خرجت الرايات السود لنخف شرهم

۵۳۶. ضمروہ نے رجاء بن ابی سلمہ سے روایت کی ہے کہ عقبہ بن ابی ربيب بیت المقدس تشریف لائے وہ نجیب رہے تھے، تو میں نے کہا شاید آپ مغرب والوں سے ڈرتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ان کا قتل تو ہرگز ان سے آگے نہ بڑھے گا جب تک کالے جھنڈے نہ نکلیں گے۔ جب کالے جھنڈے خروج کریں تو ان کے شر سے ڈرنا!

○ ○ ○

۵۳۷. حدثنا رشيد بن أبي حفص الحجري عن المقدم الحجري عن ابن عباس قال قلت لعلي بن ابي طالب رضي الله عنه دولتنا يا ابا حسن قال اذا رايت لثيان أهل خراسان أصبتم أنتم المها وأصبنا نحن برها

۵۳۷. رشید بن ابی حفص الحجری نے المقدم الحجری سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ اے ابی حسن (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! ہماری حکومت کب آئے گی؟ فرمایا جب تو خراسانی نوجوانوں کو دیکھے گا! تم ان کے گناہ کو پاؤ گے اور ہم ان کی نیکی کو پائیں گے۔

○ ○ ○

۵۳۸. حدثنا الوليد بن مسلم عن أبي عبد الله عن عبد الكريم أبي أمية عن محمد بن الحنفية قال تخرج راية سوداء من خراسان لبني العباس

۵۳۸. الولید بن مسلم نے ابو عبد اللہ سے، انہوں نے عبد الکريم ابو امیہ سے روایت کی ہے کہ محمد بن الحنفیہ رحمہ



اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ خراسان سے بنو عباس کی حمایت میں کالے جھنڈے لٹکیں گے۔

○ ○ ○

۵۴۹. حدثنا ابن ثور وعبدالرزاق عن معمر عن الزهري قال قال رسول الله صلى الله

عليه وسلم يغلب على الدنيا لكع بن لكع قال عبدالرزاق قال معمر وهو ابو مسلم

۵۴۹ ابن ثور اور عبدالرزاق نے معمر سے روایت کی ہے کہ الزہری رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

ارشاد فرمایا کہ تمہاری دنیا پر کمینہ ابن کمینہ غالب آجائے گا، معمر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ اس سے مراد ”ابو مسلم“ ہے۔

○ ○ ○

۵۵۰. حدثنا الوليد ابني عبد الله عن الوليد بن هشام المعطي عن اهان بن الوليد بن عقبة

بن ابني معيط عن ابن عباس رضي الله عنه انه قدم على معاوية وانا حاضره فاجازه واحسن

جائزته ثم قال يا ابا العباس هل يكون لكم دولة قال اعفني من هذا يا امير المؤمنين قال

لتخبرني قال نعم وذلك في آخر الزمان قال فمن انصاركم قال اهل خراسان قال ولبنی

امية من بني هاشم نطحات ولبنی هاشم من بني امية نطحات ثم يخرج السفیانی

۵۵۰ الولید نے ابو عبد اللہ سے، انہوں نے الولید بن ہشام المعطی سے روایت کی ہے کہ اہان بن الولید بن عقبہ

بن ابی معیط رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میری موجودگی میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے پاس آئے، تو انہوں نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو بہت اچھا انعام دیا، پھر کہا کہ اے ابو عباس! کیا تمہاری بھی حکومت

ہوگی؟ تو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اے امیر المؤمنین مجھے ایسی باتوں سے معاف رکھیے! حضرت معاویہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ آپ مجھے ضرور بتائیں؟ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ جی ہاں! اور یہ آخردور میں

ہوگی، حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ آپ کے مددگار کون ہوں گے؟ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے

فرمایا کہ خراسان والے، اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ بنی امیہ اور بنی ہاشم میں باہم کچھ اختلافات ہوں گے، تو سفیانی خروج کرے گا۔

○ ○ ○

۵۵۱. حدثنا رجل عن داود بن عبد الجبار الكوفي عن سلمة بن مجنون قال سمعت ابا

هريرة رضي الله عنه يقول كنت في بيت ابن عباس فقال اغلقوا الباب ثم قال هاهنا من

غيرنا أحد قالوا لا وكنت في ناحية من القوم فقال ابن عباس اذا رأيتم الرايات السود

تجيء من قبل المشرق فاكرموا الفرس فان دولتنا فيهم قال ابو هريرة فقلت لا بن عباس

فلا أحدثك ما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وانك لها هنا قلت نعم

فقال حدث فقلت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا خرجت الرايات

السود فان اولها فتنة وأوسطها ضلالة وآخرها كفر



۵۵۱ ہم سے ایک راوی نے اس نے داؤد بن عبد الجبار الکوفی سے، انہوں نے سلمہ بن مجنون سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے سنا کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے گھر میں تھا انہوں نے کہا دروازہ بند کرلو! پھر پوچھا کہ یہاں پر ہمارے سوا کوئی ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں، تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میں ان لوگوں سے ایک کو نے میں تھا، پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا جب تم کالے جھنڈے مشرق کی طرف سے آتے ہوئے دیکھو تو ان شہسواروں کا اکرام کرنا اس لئے کہ ہماری حکومت ان میں ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کیا کہ میں آپ کو وہ نہ بتاؤں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ تم بھی یہاں پر ہو؟ میں نے کہا کہ جی ہاں! تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ حدیث بیان کرو! میں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب کالے جھنڈے نکلیں گے تو ان کا آغاز فتنہ ہوگا، اور ان کا وسط گمراہی ہوگی، اور ان کا آخر کفر ہوگا۔

○ ○ ○

۵۵۲. حدثنا عبد الخالق بن زيد الدمشقي عن أبيه عن مكحول قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مالي ولبنی العباس شيعوا أمتي والبسوهم ثياب السواد البهيم الله ثياب النار

۵۵۲ عبد الخالق بن زيد الدمشقي اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مکحول رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرا بنو عباس کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ انہوں نے میری آٹھ کو کھڑے کھڑے کر دیا اور انہوں نے ان کو کالا لباس پہنایا، اللہ تعالیٰ انہیں آگ کا لباس پہنائے۔

○ ○ ○

۵۵۳. حدثنا محمد بن سلمة الحراني عن محمد بن اسحق عن محمد بن عبد الله بن قيس بن مخزوم عن أبي بكر بن حزم أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تلبس الدنيا حتى تصير لکع بن لکع

۵۵۳ محمد بن سلمہ الجرجانی نے محمد بن اسحاق سے، انہوں نے محمد بن عبداللہ بن قیس بن مخزوم سے، انہوں نے ابوبکر بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دنیا ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ کمینہ بن کمینہ کے ہاتھ آئے گی۔

○ ○ ○

۵۵۴. حدثنا عبد العزيز بن محمد الدوردي عن عمرو بن أبي عمرو عن عبد الله بن عبد الرحمن عن حذيفة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى يكون أسعد الناس بها لکع بن لکع



۵۵۴۔ عبدالعزیز بن محمد الدراوردی نے عمرو بن ابی عمرو سے، انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ لوگوں میں سب سے زیادہ خوش قسمت کینہ ابن کینہ بنے گا۔

\*\*\*

۵۵۵۔ حدثنا محمد بن عبد اللہ ابو عبد اللہ التاہری التیمی عن عبد الرحمن بن زیاد بن أنعم عن مسلم بن یسار عن سعید بن المسیب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تخرج من المشرق آیات سود لبني العباس لم تمكث ما شاء الله لم تخرج آیات سود صار علی رجل من ولد أبي سفیان وأصحابه من قبل المشرق

۵۵۵۔ محمد بن عبد اللہ ابو عبد اللہ التاہری التیمی نے عبدالرحمن بن زیاد بن أنعم سے، انہوں نے مسلم بن یسار سے روایت کی ہے کہ سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بنی عباس کے لئے مشرق کی طرف سے کالے جھنڈے نکلیں گے، پھر وہ ٹھہرے رہیں گے جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا، پھر کالے چھوٹے جھنڈے نکلیں گے، جو ابوسفیان کی اولاد میں سے ایک آدمی پر جمع ہوں گے، اور اس کے ساتھی بھی مشرق کی طرف ہوں گے۔

\*\*\*

۵۵۶۔ حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن حمزة بن أبي حمزة النصيبی عن أبي هريرة رضي الله عنه قال ويل للعرب بعد الخمس والعشرين والمائة ويل لهم من هرج عظيم الا جنحة وما الاجنحة والويل في الاجنحة رياح قلها هبوبها ورياح تحرك هبوبها ورياح تراخي هبوبها الا ويل لهم من الموت السريع والجوع الفظيع والقتل الذريع يسلط الله عليها البلاء يذلونها فتكفر صدورها وتهتك سنورها ويغير سرورها الا يذلونها تنتزع أوتادها وتقطع أطناها وتكثر رياحها ويتحير مراقها الا ويل للقريش من زندقها يحدث أحوالاً يكثر دينها ويهلم عليها حدوها ويقلب عليها جيوشها لم تقوم الناحات الباكيات باكية تبكي على دليها وباكية تبكي على ذل رقابها وباكية تبكي من استحلال فروجها وباكية من تبكي من قبل في بطونها وباكية من جوع أولادها وباكية تبكي من ذلها بعد عزها وباكية تبكي على رجالها وباكية تبكي خوفاً من جنودها وباكية تبكي شوقاً الى قبورها.

۵۵۶۔ ابن وهب نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے حمزہ بن ابی حمزہ نصیبی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سو پچیس سال بعد عرب کے لیے ہلاکت ہوگی ان کے قتل و قارت کی وجہ سے ان پر ایسی ہلاکت ہوگی جس کے پتے پڑے ہوں گے، اور نہ کیا ہیں؟ اور ہلاکت تو ہندوں میں ہے، ہوائیں اس کے چلنے کو ہلکتی ہیں اور ہوائیں اس کے چلنے کو حرکت دیتی ہیں، اور ہوائیں اس کے چلنے کو پیچھے کر دیتی ہے، خبردار ہلاکت ہے ان کے لئے اچانک موت ہونے سے، اور زسوا



کر دینے والی بھوک سے، اور اولاد کے قتل ہونے سے، اور اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کی وجہ سے ان پر مصائب مسلط کر دے گا۔ ان کے سینے انکار کریں گے، ان کی آبروریزی ہوگی، اور ان کی خوشیاں ختم ہو جائیں گی، خبردار! گناہوں کی وجہ سے ان کی میخیں اکھڑ دی جائیں گی، اور ان کی طنابیں کاٹ دی جائیں گے، اور ان کی ہوائیں گرد و غبار والی ہو جائیں گی ان کا اُون منتشر ہو جائے گا، خبردار! ہلاکت ہے قریش کے لئے ان کے ایک زعمیق کی وجہ سے، جو یہ عات ایجاد کرے گا، ان کے دین کو بگاڑ دے گا، ان کی حدود کو منہدم کرے گا، اور ان کے لشکروں کو پلٹ دے گا۔ پھر نوحہ کرنے والیاں، کھڑی ہو جائیں گی، کوئی رونے والی اپنی دنیا پر روئے گی، اور کوئی رونے والی اپنی گردن کی زلفت پر روئے گی کوئی رونے والی اپنی شرمگاہ کے حلال سمجھے جانے پر روئے گی، اور کوئی رونے والی ان پر روئے گی جو کوئی اُس کے پیٹ میں پہلے تھا، اور کوئی رونے والی اپنی اولاد کی بھوک پر روئے گی اور کوئی رونے والی اس پر روئے گی جس نے اُسے عزت دینے کے بعد ذلیل کیا اور کوئی رونے والی اپنے مردوں پر روئے گی، اور کوئی رونے والی لشکر کے خوف سے روئے گی اور کوئی رونے والی اپنی قبروں والوں کی بے حرمتی پر روئے گی۔



۵۵۷. حدثنا عبدالرزاق وابن ثور عن معمر بن طارق عن منذر الثوري وقال عبدالرزاق اراه عن منذر الثوري عن محمد بن علي قال واحسبه ذكر عليا رضي الله عنه انه قال ويل للعرب بعد الخمس وعشرين والمائة من سرقة القرب الأجنبية وما الأجنبية الويل والطوبا في الأجنبية ربح قفا هربها وريح تهبج هربها وريح تراخي هربها ويل لهم من قتل ذريع وموت سريع وجع فطيع يصب عليها البلاء صبا فيكفر صدورها ويغير سرورها ويهتك معورها ألا ويلنوبها يظهر مرائها وينزع أوتادها وتقطع أطباها ويل لقریش من زلذيقها يحدث أحداثا يكسر دينها وتنزع منها هبتها وتهدم عليها حدودها ويقلب عليها جنودها فعند ذلك تقوم الناحات الباكيات وباكيات تبكي على دليها وباكيات تبكي على دينها وباكيات تبكي على ذلها بعد عزها وباكيات تبكي من جوع أولادها وباكيات تبكي من قبل أولادها في بطونها وباكيات تبكي من استدلال أرقابها وباكيات تبكي من استحلال فروجها وباكيات تبكي على سفك دمائها وباكيات تبكي من جنودها وباكيات تبكي فوقها إلى قبورها

۵۵۷. عبدالرزاق اور ابن ثور نے معمر سے، انہوں نے طارق سے، انہوں نے منذر الثوري سے روایت کی ہے کہ محمد بن علی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک سو پچیس سال کے بعد عرب کے لئے ہلاکت ہے اس شر کی وجہ سے جو قریب آچکا ہے، اور یہ کیا ہے؟ ہلاکت ہے اور ہلاکت یہ وہ ہے جو اُس کے چلنے کو ہلاتی ہے، اور جو اُس کے چلنے کو اٹھاتی ہے اور جو اُس کے چلنے کو پیچھے کرتی ہے، ہلاکت ہے ان کے لئے ان کی اولاد کے قتل ہونے کے سبب سے، اور اچانک



موت کے باعث بوجہ رسوا کر دینے والی بھوک کے، ان پر مصائب بھائیے جائیں گے، پھر ان کے سینے ٹکڑ کر دیں گے اور ان کی خوشیاں ختم ہو جائیں گی اور ان کے ہر دے ٹھٹھ جائیں گے، خبردار! اور ان کے گناہوں کے وجہ سے ان کا اُون ظاہر ہو جائے گا اور ان کے سینے اُکھڑ دی جائیں گی اور ان کی ٹٹائیوں کا ٹ دی جائیں گے، ہلاکت ہے قریش کے لئے ان کے نزدیک کے وجہ سے جو بہت ساری بدعات ایجاد کرے گا، اور ان کے دین کو بگاڑ دے گا۔ ان کا رعب جاتا رہے گا۔ ان کی عورتوں کو بے آبرو کر دے گا۔ وہ بدعتی ان کے لشکروں کو پلٹ دے گا، اس وقت لوح کرنے والی، رونے والی کھڑی ہو جائیں گی، رونے والی روئے گی اپنے دین پر، اور رونے والی روئے گی عزت کے بعد ذلت پر، اور رونے والی روئے گی اولاد کی بھوک پر، اور رونے والی روئے گی اپنی اس اولاد کی وجہ سے جو اس کے پیٹ میں تھی اور رونے والی اپنی گردنوں کی تذلیل پر روئے گی اور رونے والی روئے گی اپنے شرمگاہوں کے حلال سمجھے جانے پر، اور رونے والی روئے گی اپنے خون کے بہنے پر اور رونے والی روئے گی لشکروں کی وجہ سے، اور رونے والی روئے گی اپنی قبروں کی بے حرمتی پر۔

○ ○ ○

۵۵۸. حدثنا عبد الله بن مروان عن أبيه عن راشد بن داود الصنعاني عن أبي أسماء عن

ثوبان رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال مالي ولبنی العباس شيعة أمتي

ومفكوا دعاءهم والبسم ثياب السواد البسم الله ثياب النار

۵۵۸ ﴿عبد اللہ بن مروان، اپنے والد سے، وہ راشد بن داؤد الصنعانی، ابواسماء سے، وہ ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا میرا بنی عباس کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ انہوں نے میری امت میں تفرقہ ڈال دیا، ان کے خون بہائے، اور انہیں کالے لباس پہنائے۔ اللہ تعالیٰ ان بنی عباس کو آگ کے کپڑے پہنائے۔

○ ○ ○

۵۵۹. حدثنا الوليد بن مسلم عن أبي عبدة المشجعي قال حدثنا أبو أمية الكلبي في

خلافة يزيد بن عبد الملك قال حدثنا شيخ أدرك الجاهلية قد سقط حاجباه على عينيه

أثناء نزاله عن زماننا فآخرونا عن بني أمية حتى ذكر خروج مروان ثم يجيء بعد مرين

الذي يخرج من الجزيرة الرايات السود يسيلون عليكم سيلا حتى يدخلوا دمشق لثلاث

ساعات من النهار وترفع عن أهلها الرحمة ثم تعاودها الرحمة ويرفع عنهم السيف ثم

يسبون حتى ينتهوا إلى المغرب

۵۵۹ ﴿الولید بن مسلم نے ابی عبدة المشجعی سے روایت کی ہے کہ ابو امیہ الکلبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یزید بن عبد الملک

کے دور خلافت میں یہ بات کہی کہ ایک بوڑھے نے ہمیں بتایا کہ وہ بوڑھا تھا عمر رسیدہ تھا کہ اس نے جاہلیت کا دور بھی پایا تھا اور اس

کی بہنوں اس کی آنکھوں پر گری ہوئی تھیں، ہم اس کے پاس آئے اور ہم نے اپنے زمانے کے متعلق اس سے پوچھا؟ اس نے

ہمیں بنی امیہ کے متعلق اطلاع دی یہاں تک کہ مروان کے خروج کا بھی ذکر کیا، پھر مروان کے بعد وہ مرین جو جزیرہ سے خروج



کرے گا، کالے جھنڈے آئیں گے، وہ تم پر پیلے کی طرح بہیں گے، یہاں تک کہ وہ دمشق میں تین گھنٹوں میں داخل ہو جائیں گے، اور اہل دمشق پر سے رحم اٹھالیا جائے گا، پھر ان میں رحمت لوٹ آئے گی، اور ان پر سے کوارا اٹھالی جائے گی، پھر وہ چلیں گے یہاں تک کہ مغرب پہنچ جائیں گے۔

○ ○ ○

۵۶۰۔ حدثنا الوليد بن مسلم عن عبد الجبار بن رشد الأزدي عن أبيه عن ربيعة القصير عن نبيع عن كعب قال تكون بعد فتنة الشامية الشرقية هلاك الملوک وذل العرب حتى يخرج أهل المغرب

﴿۵۶۰﴾ الوليد بن مسلم نے عبد الجبار بن رشد الازدی سے، وہ اپنے والد سے، وہ ربيعة القصير سے، وہ نبيع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ شامی مشرقی فتنے کے بعد بادشاہوں کی ہلاکت ہوگی اور عرب کی ذلت ہوگی یہاں تک کہ اہل مغرب خروج کریں گے۔

○ ○ ○

۵۶۱۔ حدثنا عبد الله بن مروان حدثنا محمد ابن سوار عن عبيد الله بن الوليد عن محمد بن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهل لأمتي من الشيعة شيعة بني أمية وشيعة بني العباس وراية الضلالة

﴿۵۶۱﴾ عبد اللہ بن مروان نے محمد بن سوار نے اُس نے عبيد اللہ بن الوليد سے روایت کی ہے کہ محمد بن علی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دو جماعتوں کی وجہ سے میری امت کی ہلاکت ہوگی، ایک بنی اُمیہ کی جماعت اور دوسری بنی عباس کی گمراہ جھنڈے والے جماعت۔

○ ○ ○

۵۶۲۔ حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة بن المنذر قال حدثني نبيع عن كعب قال لا تذهب الأيام حتى يخرج لبني العباس رايات سود من قبل المشرق

﴿۵۶۲﴾ عبد اللہ بن مروان نے ارطاة بن المنذر سے، انہوں نے نبيع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ زیادہ زمانہ ختم نہ ہوگا یہاں تک کہ بنی عباس کے لئے کالے جھنڈے مشرق کی طرف سے نکلیں گے۔

○ ○ ○

۵۶۳۔ وقال عبد الله واخبرني أبي عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه

﴿۵۶۳﴾ عبد اللہ اپنے والد سے، وہ عمرو بن شعيب سے، وہ اپنے والد شعيب سے، وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرماتے ہیں کہ زیادہ زمانہ ختم نہ ہوگا یہاں تک کہ بنی عباس کے لئے کالے جھنڈے مشرق کی طرف سے نکلیں گے۔

○ ○ ○



۵۶۴۔ حدثنا عبدالله بن مروان عن سعيد بن يزيد التوحی عن الزهري قال تقبل

الرايات السود من المشرق يقودهم رجال كالبخت المجللة أصحاب شعور أسابهم

القرى وأسماهم الكنى يفتحون مدينة دمشق ترفع عنهم الرحمة ثلاث ساعات

۵۶۴۔ عبدالله بن مروان نے سعید بن یزید التوحی سے روایت کی ہے کہ علامۃ الزہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے

ہیں کہ کالے جھنڈے مشرق کی طرف سے آئیں گے، اُن کی قیادت ایسے مرد کر رہے ہوں گے جیسے کہ وہ بخشی اُونٹ ہو، وہ بالوں والے ہوں گے، اُن کے لب دیہات میں ہوں گے، اور ان کے نام ”کنیت“ کے ساتھ ہوں گے۔ وہ دمشق کا شہر فتح کریں گے، اور شہر سے تین گھنٹوں کے لئے رَحْم اُٹھالیا جائے گا۔

○ ○ ○

۵۶۵۔ حدثنا ابن أبي هريرة عن أبيه عن علي بن أبي طلحة قال يدخلون دمشق برايات

سود عظام ليقتلون فيها مقتلة عظيمة فيها مقتلة شعارهم بكش بكش

۵۶۵۔ ابن ابی ہریرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ علی بن ابی طلحہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ دمشق میں

بڑے بڑے کالے جھنڈوں کے ساتھ داخل ہوں گے اور اس میں بہت قتل و غارت گری کریں گے، ان کا شعار ہوگا ”ہلش ہلش“۔

○ ○ ○

۵۶۶۔ حدثنا سعيد ابو عثمان حدثنا جابر الجعفي عن أبي جعفر قال اذا بلغت سنة

تسع وعشرين ومائة واختلفت سيوف بني أمية وولب حمار الجزيرة لقلب على الشام

ظهرت الرايات السود في سنة وعشرين ومائة ويظهر الأكبش مع قوم لا يؤبه لهم قلوبهم

كزهر الحديد شعورهم الى المناكب ليست لهم رافة ولا رحمة على عدوهم أسماهم

الكنى وقبائلهم القرى عليهم لباب كلون الليل المظلم يقود بهم الى آل العباس وهنى

دولهم ليقتلون أعلام ذلك الزمان حتى يهربوا منهم الى البرية فلا تزال دولتهم حتى

يظهر النجم ذو الدناب ويختلفون فيما بينهم

۵۶۶۔ سعید ابو عثمان نے جابر الجعفی سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر فرماتے ہیں کہ ۱۲۹ھ میں اور بنی اُمیہ آپس میں

لڑیں گے، اور جزیرۃ کا گدھا اُٹھ کر شام پر غالب آ جائے گا اُس وقت کالے جھنڈے ظاہر ہو جائیں گے، تب ”اکبش“ ایک ایسی

قوم کے ساتھ ظاہر ہوگا جس کی کوئی پرواہ نہ کرتا تھا۔ ان کے دل لوہے کے ٹکڑوں کی طرح ہوں گے۔ ان کے بال کندھوں تک

ہوں گے، انہیں اپنے دشمنوں پر نہ رَحْم آئے گا نہ ترس، ان کے نام ”کُنْیَتیں“ ہوگی اور ان کے قبائل گاؤں ہوں گے انہوں نے

تاریک رات کے سیاہ کپڑے پہنے ہوں گے، وہ انہیں آل عباس کی قیادت میں لے جائیں گے اور ان کی حکومت آسان کریں گے،

وہ اس زمانے کے مشہور لوگوں کو قتل کر دیں گے، یہاں تک کہ لوگ ان سے بھاگ کر صحرا کی طرف چلے جائیں گے، ان کی حکومت

مسلل رہے گی یہاں تک کہ ان میں باہمی اختلاف ہو جائے گا، اور دُوم والوں کا ستارہ ظاہر ہو جائے گا۔



۵۶۷۔ حدثنا محمد بن عبد الله التبریزی عن شيخ لهم يقال له عبد السلام بن مسلمة قال سمعت أبا قبيس يقول وذكر بني أمية لئلا منهم ثم قال يملكم بغلهم أصحاب الرايات السود فيطول أمرهم ومدتهم حتى يبيع الغلامين منهم فإذا أدركوا اختلفوا فيما بينهم فيطول اختلافهم حتى ترفع بالشام ثلاث رايات فإذا رفعت كان سبب انقطاع مدتهم فإذا قرئ بمصر من عبد الله عبد الله أمير المؤمنين لم يلبث أن يقرأ عليهم كتاب آخر من عبد الله عبد الرحمن أمير المؤمنين وهو صاحب المغرب وهو شر من ملك وهم يخربون مصر والشام فإذا كثف أمرهم بالشام اجتمعت الرايات السود وأصحاب الرايات الثلاث ومن بها من المغرب على أهل المغرب فيجتمعون جميعاً عليهم فيقاتلونهم فنكون الغلبة لأهل الرايات الثلاث وينقطع أمر البربر ثم يقاتلون أصحاب الرايات السود حتى ينقطع أمرهم

۵۶۷۔ محمد بن عبد الله التبریزی نے اپنے شیخ عبد السلام بن مسلمہ سے روایت کی ہے کہ ابو قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ نے اُنہی کا ذکر کیا۔ ان کے حالات بتائے، پھر کہا کہ عنقریب تم پر ان کے بعد کالے جھنڈوں والے حکمران بنیں گے، ان کی حکومت کا معاملہ اور مدت طویل ہوگی، یہاں تک کہ ان میں سے دو لڑکوں کے ہاتھ بیعت کی جائے گی، جب وہ بالغ ہو جائیں گے تو ان کا باہمی اختلاف رہے گا، ان کا یہ اختلاف طویل ہو جائے گا، پھر شام میں تین جھنڈے بلند ہوں گے، جب یہ جھنڈے بلند ہو جائیں گے، تو یہ ان کی مدت کے ختم ہونے کا سبب بنیں گے، جب مصر میں خطبہ پڑھا جا رہا ہوگا کہ اللہ کا بندہ "عبد اللہ امیر المؤمنین" تو کچھ ہی عرصہ بعد ان کے سامنے خطبہ میں پڑھا جا رہا ہوگا کہ اللہ کا بندہ "عبد الرحمن امیر المؤمنین" یہ عبد الرحمن مغرب کا رہنے والا ہے اور یہ بدترین بادشاہ ہوگا۔ یہ لوگ مصر اور شام کو دیران کر دیں گے، جب ان کا معاملہ شام میں بڑھے گا جب کالے جھنڈوں والے اور تین جھنڈوں والے، اور جوان کے ہوا مغرب میں ہوں گے یہ سب اہل مغرب کے خلاف اِثِّاق کر لیں گے، پھر یہ سب ان کے خلاف جمع ہو جائیں گے، اور ان سے لڑیں گے ہلا خرقہ تین جھنڈوں والوں کو حاصل ہوگا اور نہ ہی کا معاملہ ختم ہو جائے گا، پھر یہ تین جھنڈوں والے کالے جھنڈوں والوں سے لڑیں گے تو کالے جھنڈے والوں کا معاملہ بھی ختم ہو جائے گا۔

○ ○ ○

۵۶۸۔ عن أبي المعيرة عن أرطاة بن المنذر عن حذله عن ابن عباس رضي الله عنهما أنه أتاه رجل وعنده حليفة فقال يا ابن عباس قوله تعالى حم عسق (الشورى ۱-۲) فاطرق ساعة وأعرض ساعة ثم كررها فلم يجبه بشيء فقال حليفة أنا أبتك قد عرفت لم كررها إنما نزلت في رجل من أهل بيته يقال له عبد الا له وعبد الله ينزل على نهر من أنهار المشرق يعني عليه مدينتان يشق النهر بينهما شفا جمع فيها كل جبار عنيد قال



ارطاة اذا بنيت مدينة على شاطئ الفرات ثم اتكلم الفواصل والقواصم وانفوجتم عن  
دينكم كما تنفرج المرأة عن قلبها حتى لا تمتنعوا عن ذل ينزل بكم واذا بنيت مدينة بين  
النهرين بارض منقطعة من ارض العراق اتكلم الدهيماء

۵۶۸ ﴿ ابی الخیرؓ نے، ارطاة بن المذہر سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ ایک شخص حضرت  
عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آیا اس موقع پر ان کے پاس حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود تھے  
اس شخص نے پوچھا کہ اے ابن عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ! اللہ تعالیٰ کا فرمان:

(الشوریٰ: آیت ۲۱)

﴿لَمْ يَشَأْ﴾

کا کیا مطلب ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب نہ دیا، حضرت حذیفہ بن الیمان رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں تجھے بتاتا ہوں کہ تجھے پتہ ہے کہ یہ جواب دینے کو کیوں ناپسند کرتا ہے؟ اس لئے کہ یہ اس کے گھر کے  
ایک فرد کے متعلق نازل ہوئی ہے، جس کا نام ”عبداللہ“ اور ”عبداللہ“ ہوگا، وہ مشرق کی نہروں میں سے ایک نہر پر اترے گا، جس  
پر دو شہر بنائے جائیں گے، ان کے درمیان سے نہر کو کھود کر نکالا جائے گا، اس میں ہر قسم کے سرکش اور ظالم جمع ہوں گے، حضرت ارطاة  
رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جب فرات کے کنارے شہر بن گیا تو میں آنحوں کے آخر کو پڑھا کرتا تھا، اور تم اپنے دین سے ایسے  
جدا ہو جاؤ گے جیسے عورت بے شرمی میں اپنی شرمگاہ سے جدا ہو جاتی ہے، یہاں تک کہ تم اس ذلّت کو بھی نہ روکو گے جو تم پر آئے  
گی، اور جب دو نہروں کے درمیان اس زمین پر جو عراق کی زمین سے جدا ہے ایک شہر آباد ہوگا تب تم پر ”دھیماء“ نامی فتنہ آئے گا۔

○ ○ ○

۵۶۹. حدثنا عبد الصمد بن الوارث عن حماد بن سلمة عن حميد عن بكر بن عبد الله

ان يوسف بن عبد الله بن سلام مريدان مروان بن الحكم فقال وهل لامة محمد من اهل

هذه الدار حتى تخرج الرايات السود من قبل خراسان

۵۶۹ ﴿ عبدالصمد بن عبدالوارث نے، حماد بن سلمہ سے انہوں نے حمید سے روایت کی ہے کہ بکر بن عبداللہ رحمہ  
اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام رحمہ اللہ تعالیٰ کا گور مروان بن الحكم کے گھر پر ہوا تو فرمانے لگے کہ اس  
گھر والوں کی وجہ سے امت محمدیہ ﷺ کے لئے ہلاکت ہے یہاں تک کہ خراسان کی جانب سے کالے جھنڈے نکل آئیں گے۔

○ ○ ○

۵۷۰. حدثنا ابو المفيرة عن ابن عباس عن حماد بن سلمة عن حميد عن بكر بن عبد الله

العباس حتى ينزلوا الشام ويقتل الله على ايديهم كل جبار عنيد او عدولهم يربط بساحتهم

ادم خمسة واربعين صباحا فيد خلها سبعون الفا شعارهم فيها امت امت ثم تضع الحرب

اوزادها فيمكث ملكهم تسع في سبع ثم يتكث امرهم بعد ثلاث وسبعين سنة

۵۷۰ ﴿ ابوالخیرؓ نے ابن عباس سے، انہوں نے کسی آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ



فرماتے ہیں کہ بنی عباس کے حق میں کالے جھنڈے ظاہر ہوں گے جو شام میں جا اتریں گے اور اللہ تعالیٰ اُن کے ہاتھوں ہر سرکش ظالم کو یا ان کے دشمنوں کو قتل کر دے گا، لوگ پینتالیس 45 دنوں تک ان کی نگرانی کریں گے۔ پھر کالے جھنڈوں والے ستر ہزار 70000 کی تعداد میں اس (شہر) میں داخل ہو جائیں گے، ان کا شعار ”امت، امت“ ہوگا، پھر جنگ ختم ہو جائے گی، پھر ان کی بادشاہت بھی تہتر 73 سال بعد ختم ہو جائے گی۔

○ ○ ○

۵۷۱۔ حدثنا عبد القدوس عن ابن عباس عن ثعلبة بن مسلم الخصمي عن عبد الله بن

أبي الأشعث اللبثي قال تخرج لبني العباس رايان احدهما أولها نصر وأخرها وذر لا  
تنصرونها لا نصرها الله والأخرى أولها وذر وأخرها كفر لا تنصروها لا نصرها الله

۵۷۱۔ عبد القدوس نے ابن عباس سے، انہوں نے ثعلبہ بن مسلم الحنمٰی سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن ابی الاشعث اللبثی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنو عباس کے حق میں دو جھنڈے نکلیں گے۔ اس میں سے ایک ابتداء میں مدد اور آخر میں بوجہ ہوگا، تم لوگ اس کی مدد نہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ اس کی مدد نہ کرے اور دوسرا جھنڈا ابتدا میں بوجہ ہوگا اور آخر میں کفر ہوگا۔ تم اس کی مدد نہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مدد نہ کرے۔

○ ○ ○

۵۷۲۔ حدثنا عبد القدوس عن ابن عباس عن أم بدر قال سمعت سعيد بن زرعة يقول

سمعت نوف البكالي يقول لأصحابه الي أجد أن هذا العام تجلجل فيه دمشق المسوح  
والبراذع واللبود وتخرج قتلهم على العجل وتبقر بطون لسائهم فقال كعب انما  
أولئك قوم يأتون من المشرق غردين معهم رايات سود مكتوب في راياتهم عهدكم  
وبيعتكم ولينا بها لم نكنوها فباتون حتى ينزلوا ابن حمص ودبر مسجل فتخرج اليهم  
سرية فبعر كونهم عرك الأديم يسرون الي دمشق فيفتحونها قسرا شعارهم أبل أبل  
يعني بكش بكش ترفع عنهم الرخمة ثلاث ساعات من النهار

۵۷۲۔ عبد القدوس نے ابن عباس سے، انہوں نے اُم بدر سے، انہوں نے سعید بن زرعہ سے روایت کی ہے کہ

نوف البکالی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ مجھے نظر آ رہا ہے کہ اس سال دمشق میں مسوح، براذع اور لبود ظاہر ہوں گے ان کے مقتولین کو پھڑوں پر نکالا جائے گا اور ان کی عورتوں کے پیٹوں کو پھاڑ دیا جائے گا، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ ایک قوم ہوگی جو مشرق کی طرف سے آئے گی، ان کے پاس کالے جھنڈے ہوں گے ان جھنڈوں پر لکھا ہوگا کہ: ”تم بیعت کر کے ہم سے عہد کر لو، ہم وہ عہد پورا کریں گے۔“

پھر وہ ”حمص“ اور ”دیر مسجل“ کے درمیان پڑا ڈالیں گے، ان کی طرف ایک لشکر نکلا گا، مگر یہ انہیں یوں مار ڈالیں گے

جیسے کمال کی دہافت ہوتی ہے، پھر وہ دمشق کی طرف روانہ ہوں گے اور اُسے زبردستی فتح کر لیں گے، ان کا شعار ”اقل، اقل“



یعنی ”ہکش ہکش“ ہوگا، اہل شہر سے دن کے تین گھنٹوں کے لئے رحمت اُٹھالی جائے گی۔

○ ○ ○

۵۷۳۔ حدثنا الوليد ورشدین عن ابن لہیعہ عن ابی قبیل عن ابی رومان عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال اذا راہتم الراہات السود فالزموا الارض فلا تحركوا ایدیکم ولا ارجلکم ثم یمظہر قوم ضعفاء لا یزہہ لہم قلوبہم کزہر الحدید ہم اصحاب الدولۃ لا یفون بعہد ولا میثاق یدعون الی الحق ولیسوا من اہلہ اسمائہم الکنی ونسبتہم القری وشعورہم مرخاۃ کشعور النساء حتی یختلفوا فیما بینہم ثم یؤتی اللہ الحق من یشاء

۵۷۳۔ الولید اور رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابوقبیل سے، انہوں نے ابورومان سے روایت کی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم کالے جھنڈے دیکھ لو تو زمین پر پڑے رہو، نہ اپنے ہاتھوں کو حرکت دو اور نہ اپنے پاؤں کو حرکت دو، پھر ایک کمزور قوم ظاہر ہو جائے گی جس کی پرواہ نہیں کی جاتی تھی، ان کے دل لوہے کے ٹکڑوں کی طرح ہوں گے۔ یہ ملک کے مالک بنیں گے، وہ نہ عہد پورا کریں گے اور نہ معاہدہ، وہ حق کی طرف دعوت تو دیں گے لیکن وہ اس کے اہل نہ ہوں گے ان کے نام ”گنہتیں“ ہوں گی، اور ان کی نسبت دیہاتوں کی طرف ہوگی، ان کے ہاں عورتوں کی طرح لٹکے ہوں گے، یہاں تک کہ ان میں باہم اختلاف ہوگا، پھر اللہ تعالیٰ جسے چاہے حق دے گا۔

○ ○ ○

۵۷۴۔ حدثنا رشیدین عن ابن لہیعہ عن عبدالعزیز بن صالح عن علی بن رہاح عن ابن مسعود قال یمخرج رجل من الجزیرۃ لیطأ الناس وطئہ ویہریق الدماء ثم یمخرج رجل من خراسان بعد قتل أخیه من بنی ہاشم یدعی عبد اللہ یلی نحوا من أربعین سنۃ ثم یملک ویختلف رجلاں من اہل بیتہ یسمیان باسم واحد فتکون ملحمۃ یمقر قولا فیظہر اقربہ من الخلیفۃ ثم تکون علامۃ فی بنی الأصفر ویبتدیء نجم لہ ذنب فیزول عنہم ولا یعود الیہم

۵۷۴۔ رشدین نے ابن لہیعہ سے، وہ عبدالعزیز بن صالح سے، وہ علی بن رہاح سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص جزیرہ سے نکلے گا۔ پھر وہ لوگوں کو بالکل روئے ڈالے گا، اور خون ریزی کرے گا، پھر بنی ہاشم میں سے ایک آدمی ”عبداللہ“ نامی اپنے بھائی کے قتل کے بعد خراسان سے نکلے گا، وہ تقریباً چالیس 40 سال امیر رہے گا، پھر وہ ہلاک ہو جائے گا، اور اس کے گھرانے کے دو افراد کا آپس میں اختلاف ہوگا جن دونوں کا ایک ہی نام ہوگا پھر ”عقروقا“ نامی مقام پر جنگ ہوگی، پھر جو خلیفہ کے زیادہ قریب ہوگا وہ غالب آ جائے گا، پھر حکومت کی علامت رومیوں میں ہوگی اور ”دوم دارستارہ“ ظاہر ہوگا، تو حکومت ان لوگوں سے چلی جائے گی اور دوبارہ ان میں لوٹ کر نہ آئے گی۔

○ ○ ○



۵۷۵. حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة بن المنذر عن تبع عن كعب قال أسمع أهل

الشام بخروج الرايات السود أهل حمص وأشقاهم بها أهل دمشق

۵۷۵. عبد اللہ بن مروان نے ارطاة بن المنذر سے، انہوں نے تبع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کالے جھنڈے نکلیں گے تو اہل شام میں سے سب سے نیک بخت "حمص" والے ہوں گے اور سب سے بد بخت "دمشق" والے ہوں گے۔

○-○-○

۵۷۶. حدثنا ابن وهب عن حمزة بن عبد الواحد قال حدثني محمد بن عمرو بن طلحة

عن محمد بن عمرو بن عطاء عن عبد الله بن صفوان بن أمية عن حفصة زوج النبي عن

النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا سمعتم بناس يأتون من قبل المشرق أو كبرها يعجب

الناس من زيهم فقد أظلتكم الساعة

۵۷۶. ابن وہب نے حمزہ بن عبد الواحد سے، انہوں نے محمد بن عمرو بن طلحہ سے، انہوں نے محمد بن عمرو بن عطاء سے، انہوں نے عبد اللہ بن صفوان بن امیہ سے روایت کی ہے کہ حفصہ زوجہ نبی ﷺ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم مشرق کی طرف سے لوگوں کا آنا سنا لوگ ان کے طور طریقوں پر تعجب کریں تو تحقیق تم پر قیامت سایہ فگن ہو چکی ہوگی۔

○-○-○

۵۷۷. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن سعيد بن شبيب عن صالح بن أبي صالح عن

أبيه عن أبي هريرة رضي الله عنه قال أتينا نعوذ في ليلة أصابته قال فذكر معاوية

فصبط عليه وأغلظ عليه في القول ثم قال أبو هريرة للحسن بن علي رضي الله عنهما لا

يكرهن عليك فوالذي نفسي بيده لو كانت الدنيا يوما واحدا لطول الله ذلك اليوم

حتى تكون الخلافة لبني هاشم

۵۷۷. ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے سعید بن شیبہ سے، انہوں نے صالح بن ابی صالح سے روایت کی

ہے کہ میرے والد ابو صالح رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کے لئے ان کے پاس آئے اُس (بھارہ لگنے کی وجہ سے) بیماری کے متعلق جو انہیں پہنچی تھی، تو آپ نے حضرت معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا ذکر کیا اور اُن پر غصے کا اظہار کیا۔ ان کے بارے میں سخت باتیں کی، پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ آپ پر ان کی عکرائی گراں نہ گورے! اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر دنیا کا ایک دن بھی باقی ہوگا پھر بھی اللہ تعالیٰ اُسے طویل کر دے گا یہاں تک کہ خلافت بنو ہاشم کو واپس مل جائے گی۔

○-○-○

۵۷۸. حدثنا عثمان بن كثير عن محمد بن مهاجر قال حدثنا عيسى بن عطاء الخولاني



عن راشد بن داود الصنعاني بسند الحديث قال بعد هلاك بني أمية يجيء جالب  
الوحوش يجتمع اليه أهل الأرض من زواياها الأربع فيعذب الله بهم هذه الأمة  
﴿۵۷۸﴾ عثمان بن کثیر نے محمد بن مہاجر سے، انہوں نے عیسیٰ بن عطیہ الخولانی سے، وہ راشد بن داؤد الصنعانی رحمہ  
اللہ تعالیٰ کی حدیث کی طرف نسبت کر کے بتاتے ہیں کہ بنی اُمیہ کے خاتمہ کے بعد چاروں اطراف سے لوگ جمع ہوں گے۔  
اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے اس امت کو عذاب دے گا۔

○ ○ ○

۸۷۹. حدثنا الحكم بن نافع أخبرنا جرير بن عثمان عن سعيد بن مرثد أبي العالية قال  
كنت جالسا مع شرحبيل بن ذي حمالة عند قصر ابن آثال فمر به شيخ من العباد كبيرهم  
قد سقط حاجباه على عينيه متوكئا على عصي فقال هلم أيها الشيخ فجلس اليه فقال ما  
أبعد عقلك فقال فارس وأبتهم بهذه المدينة جلوسا حلقا حلقا يتحدثون يقولون سيظهر  
على أهل هذه الأرض المسلمون فيفتح الله لهم خزائن برها وبرها يعرفون بنعتهم بطول  
شعرهم وورما حهم ولبسهم الأزر يكون آخر ملك منهم يقتلون بالعصب يصب على  
مائلهم الأموال والأطعمة الكثيرة فلا يشبعهم ذلك

﴿۵۷۹﴾ الحکم بن نافع نے جریر بن عثمان سے روایت کی ہے کہ سعید بن مرثد ابی العالیہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں ”  
شرحبیل بن ذی حمالیہ“ کے ساتھ ابن آثال کے محل کے قریب بیٹھا ہوا تھا وہاں سے ایک بہت بوڑھے شخص کا گور ہوا، جس کی  
بھنویں اس کی آنکھوں پر پڑی ہوئی تھیں، وہ لاشی پر ٹک لگائے ہوئے تھا، حضرت شرحبیل نے اُسے آواز دے کر کہا کہ اے شیخ! یہاں  
آئیے، وہ بوڑھا آ کر ان کے ساتھ بیٹھ گیا، حضرت شرحبیل نے کہا کہ تیرے دماغ نے کام کرنا نہیں چھوڑا؟ اُس بوڑھے نے کہا کہ  
میں نے اس شہر میں ایرانیوں کو حلقہ بنائے بیٹھے ہوئے دیکھا۔ وہ بات چیت میں کہہ رہے تھے کہ عنقریب اس سرزمین پر مسلمان  
غالب آ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے خشکی اور تری کے خزانے کھول دے گا، وہ اپنے اوصاف کے ذریعہ پہچانے جائیں گے،  
ان کے بال اور نیزے لمبے ہوں گے، اور ان کے کپڑے نیلے رنگ کے ہوں گے، ان کا آخری بادشاہ انہی میں سے ہوگا، وہ ”عصب“  
نامی جگہ پر لڑیں گے، ان کے دسترخوالوں پر بہت زیادہ مال اور کھانے ہوں گے لیکن انہیں اس سے سیرابی نہ ہوگی۔

○ ○ ○

۵۸۰. حدثنا عبد القدوس عن سعيد بن مسنان عن أبي الزاهرية عن حذيفة بن اليمان  
رضي الله عنه قال يخرج رجل من أهل لمشرق يدعوا إلى آل محمد وهو أبعد الناس منهم  
ينصب علامات سود أولها نصر وآخرها كفر يتبعه خشاة العرب وسفلة الموالى والعبيد  
الآفاق ومراق الآفاق سبهم السواد ودينهم الشرك وأكثرهم الجذع قال القلف ثم  
قال حذيفة لا بن عمر ولست ملركة يا أبا عبد الرحمن فقال عبد الله ولكن أحدث به من



بعدي قال فتنة تدعى الحالقة تحلق الدين يهلك فيها صريح العرب وصالح الموالي  
واصحاب الكنوز والفقهاء وتنجلي عن اقل من القليل

۵۸۰ عبد القدوس نے، سعید بن شان سے، انہوں نے ابو الزاہریہ سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مشرق سے ایک آدمی نکلے گا جو آل محمد (ﷺ) کی طرف دعوت دے گا، حالانکہ اس کا اہل بیت کے ساتھ کوئی تعلق نہ ہوگا۔ وہ کالے جھنڈے مقرر کرے گا، جس کا اڈل مددگار اور آخر کفر ہوگا، اس کی پیروی عرب کے بے کار لوگ کریں گے، اور آزاد کردہ نچلے موالی اور بھگوڑے غلام کریں گے اور اطراف عالم کے معمولی لوگ ہوں گے، اُن کی نشانی کالا پن ہے۔ ان کا دین شرک ہوگا اور ان میں سے اکثر ”جدع“ ہوں گے، میں نے عرض کیا ”جدع“ کیا ہے؟ فرمایا کہ ”غیر ختنہ لختہ“۔ پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ اے ابو عبد الرحمن! آپ ان کو نہ پاسکو گے (یعنی وہ آپ کی وفات کے بعد آئیں گے) تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کوئی بات نہیں، میں یہ حدیث اپنے بعد کے لوگوں تک پہنچاؤں گا، حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک فتنہ آئے گا جس کا نام ”موٹھ منے والا ہوگا“ وہ دین کو موٹھ ڈالے گا۔ اس فتنے میں معزز عرب، نیک موالی، خزانوں کے مالک اور فقہاء مر جائیں گے، اور یہ فتنہ تھوڑے لوگوں کی طرف سے ظاہر ہوگا۔

○ ○ ○

۵۸۱. حدثنا المعتمر بن سليمان عن أبي عمرو قال حدثني قيس بن سعد عن الحسن بن محمد بن علي قال لا يزال بنو أمية على ليج من أمرهم حتى تخرج الرايات السود من المشرق فتبيحهم

۵۸۱. الحسن بن سلیمان نے ابو عمرو سے، انہوں نے قیس بن سعد سے روایت کی ہے کہ حسن بن محمد بن علی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنو امیہ مسلسل اپنی حکومت پر قائم رہیں گے یہاں تک کہ کالے جھنڈے مشرق کی طرف سے نکلیں گے جو انہیں ختم کر دیں گے۔

○ ○ ○

۵۸۲. حدثنا الوليد عن روح بن أبي العيزار عن سعد بن أبي عروبة عن قتادة عن الحسن وابن سيرين قال لا تخرج راية سوداء من قبل خراسان فلا تزال ظاهرة حتى يكون هلاكهم من حيث بدأ من خراسان

۵۸۲. الولید نے روح بن ابو العیزار سے، انہوں نے سعید بن ابی عروبہ سے، انہوں نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ حسن رحمہ اللہ تعالیٰ اور ابن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کالے جھنڈے خراسان کی جانب سے ظاہر ہوں گے۔ وہ مسلسل غالب رہیں گے یہاں تک کہ ان کی ہلاکت وہاں سے ہوگی جہاں سے ان کی ابتداء ہوئی تھی، یعنی خراسان سے۔

○ ○ ○



۵۸۳. حدثنا الوليد ورشيد بن عن ابن لهيعة عن أبي زرعة عن عبد الله بن زبير عن علي

قال هلاكهم من حيث بدأ

﴿۵۸۳﴾ الولید اور رشیدین نے ابو لہیعہ سے، انہوں نے ابی زرعہ سے، انہوں نے عبد اللہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ علی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان کی ہلاکت وہاں سے ہوگی جہاں سے ان کی ابتدا ہوئی تھی۔

○ ○ ○

۵۸۴. حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا رشيد بن سعد المهري عن يونس بن يزيد الأيلي

عن ابن شهاب عن قبيصة بن ذؤيب عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى

الله عليه وسلم تخرج من خراسان رايات سود لا يردھا شيء حتى تنصب بايلياء يعني

بيت المقدس

﴿۵۸۴﴾ قتیبہ بن سعید نے رشیدین بن سعد المہری سے، انہوں نے یونس بن یزید الايلي سے، انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے قبیصہ بن ذؤیب سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خراسان سے کالے جھنڈے نکلیں گے، انہیں کوئی چیز واپس نہ کر سکے گی یہاں تک کہ وہ ”ایلیاء“ یعنی بیت المقدس پر گاڑ دیے جائیں گے۔

○ ○ ○

۵۸۵. عن الحكم بن نافع أبي اليمان الحمصي حدثنا جراح عن أرطاة بن المنذر عن

تبيع عن كعب قال لبوشكن العراق يعرك عرك الأدهم وبشق الشام شق الشعر وتفت

مصرفت البعرة فعندها ينزل الأمر

﴿۵۸۵﴾ الحکم بن نافع ابو الیمان الحمصی نے، جراح سے، انہوں نے ارطاة بن المنذر سے، انہوں نے تبع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عنقریب عراق کی دباغت کی جائے گی جیسے کھال کی دباغت کی جاتی ہے، اور شام کو چیرا جائے گا، جیسا کہ بالوں میں مانگ نکالی جاتی ہے، اور مصر کو توڑ دیا جائے گا جیسا کہ میٹھی ٹوٹ جاتی ہے، تو اس وقت اللہ کا حکم اترے گا۔

○ ○ ○

## اول علامة تكون في انقطاع مدة بني العباس

### بني عباس کی مدت ختم ہونے کی پہلی علامت

۵۸۶. حدثنا الحكم بن نافع أخبرنا جراح عن أرطاة قال هلاكهم اذا اختلفوا بينهم

لأول علامة تكون من انقطاع ملكهم اختلاف بينهم



۵۸۶ ﴿الحکم بن نافع نے جراح سے روایت کی ہے کہ ارطاة رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنو عباس کی ہلاکت اس وقت ہوگی جب وہ باہم اختلاف کریں گے، لہذا پہلی علامت ان کی بادشاہت کے خاتمے کی باہمی اختلاف ہے۔

○ ○ ○

۵۸۷. حدثنا محمد بن عبد اللہ عن عبد السلام بن مسلمة عن أبي قبیل قال لا يزال الناس بخير في رخاء مالم ينقض ملك بني العباس فاذا انقض ملكهم لم يزالوا في فتن حتى يقوم المهدي

۵۸۷ ﴿محمد بن عبد اللہ نے عبد السلام بن مسلمہ سے روایت کی ہے کہ ابی قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ لوگ ہمیشہ عیش و آرام کی بھلائی میں رہیں گے جب تک بنو عباس کی بادشاہت ختم نہ ہو جائے جب ان کی بادشاہت ختم ہو جائے گی تو لوگ ہمیشہ فتنوں میں رہیں گے، یہاں تک کہ (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کھڑے ہو جائیں گے۔

○ ○ ○

۵۸۸. حدثنا الوليد بن مسلم عن أبي عتبة المشجعي حدثنا أبو أمية الكلبي قال حدثنا شيخ أدرك الجاهلية لم سقط حاجباه على عينيه قال لا تزال أصحاب الرايات السود شديدة رقابهم بعدما يظهر حتى يختلفوا فيما بينهم

۵۸۸ ﴿الولید بن مسلم نے ابو عبیدۃ المشجعی سے روایت کی ہے کہ، ابو امیۃ الکلبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمیں ایک بوڑھے نے یہ بات بتائی کہ جس نے جاہلیت کا زمانہ بھی پایا تھا اور اس کی دونوں ہنویں اس کی آنکھوں پر گری ہوئی تھی، اس نے کہا کہ غالب ہونے کے بعد کالے جھنڈوں والے ہمیشہ رہیں گے، سخت گردنوں والے ہوں گے یہاں تک کہ ان کا باہمی اختلاف ہو جائے۔

○ ○ ○

۵۸۹. حدثنا محمد بن عبد اللہ التهرتني عن عبد السلام بن مسلمة قال سمعت أبا قبیل يقول لا يزال أمرهم ظاهراً حتى يبيع لعلامين منهم فاذا أدركا اختلفوا فيما بينهم ليطول اختلالهم حتى ترفع بالشام ثلاث رايات فاذا رفعت كانت سبب انقطاع ملكهم

۵۸۹ ﴿محمد بن عبد اللہ التھرتنی نے عبد السلام بن مسلمہ سے روایت کی ہے کہ ابو قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنو عباس کا معاملہ ہمیشہ ظاہر رہے گا یہاں تک کہ دو لڑکوں کی بیعت کر لی جائے گی، جب وہ دونوں بالغ ہو جائیں گے تو ان میں باہمی اختلاف پیدا ہوگا جو طویل ہو جائے گا۔ پھر شام میں تین جھنڈے بلند ہوں گے جب یہ جھنڈے بلند ہو جائیں گے تو یہ ان کی بادشاہت کے ختم ہونے کا سبب ہوگا۔

○ ○ ○

۵۹۰. حدثنا رشد بن عن ابن لهيعة عن خالد بن أبي عمران قال قال عبيد بن جراح فاذا اترقوا على ثلاث رايات فاعملوا انه هلاكهم



﴿۵۹۰﴾ رشیدین نے ابی لہیعہ سے، انہوں نے خالد بن ابی عمران سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تم پر حکمران مقرر ہوں گے جو بدترین حکمران ہوں گے۔ جب وہ تین جھنڈوں میں تقسیم ہو جائیں گے پھر سمجھ لینا کہ یہ ان کی ہلاکت ہے۔

○ ○ ○

۵۹۱. حدثنا الوليد عن أبي عبدة المشجعي عن أبي أمية الكلبي قال حدثنا شيخ قد أدرك الجاهلية قد سقط حاجباه على عينيه قال لا تزال أصحاب الرايات السود شديدة رقابهم حتى يختلفوا فيما بينهم يخالف بعضهم بعضا فيفترقون ثلاث فرق فرقة يدعون لبني فاطمة وفرقة يدعو لبني العباس وفرقة يدعوا لأنفسهم قلت ومن أنفسهم قال لا أدري وهكذا سمعت

﴿۵۹۱﴾ الولید نے ابی عبدة المشجعی سے روایت کی ہے کہ ابی أمیة الکلبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمیں ایک بوڑھے نے یہ بتایا جس نے جاہلیت کا زمانہ بھی پایا تھا اور اس کی بھنویں اس کی آنکھوں پر گری ہوئی تھیں، اس نے کہا کہ کالے جھنڈے والے ہمیشہ رہیں گے۔ ان کی گردنیں سخت ہیں پھر ان میں باہم اختلاف ہو جائے گا، وہ ایک دوسرے کے مخالف ہوں گے اور تین جماعتوں میں تقسیم ہو جائیں گے:

نمبر ۱: ایک جماعت بنی فاطمہ کی طرف دعوت دے گا۔

نمبر ۲: دوسرا فرقہ بنو عباس کی طرف دعوت دے گا۔

نمبر ۳: تیسرا فرقہ اپنی طرف دعوت دے گا۔

میں نے عرض کیا کہ اپنی طرف سے کون مراد ہے؟ اس نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم میں نے ایسے ہی سنا ہے۔

○ ○ ○

۵۹۲. حدثنا الوليد وأخبرني أبو عبد الله عن مسلم بن الأخیل عن عبد الكريم أبي أمية عن محمد بن الحنفية قال لا تزال الرايات السود التي تخرج من خراسان في أستانها النصر حتى يختلفوا فيما بينهم فإذا اختلفوا فيما رلعت ثلاث رايات بالشام

﴿۵۹۲﴾ الولید نے ابو عبد اللہ سے انہوں نے مسلم بن الاخیل سے، انہوں نے عبد الکریم ابو أمیة سے روایت کی ہے کہ محمد بن الحنفیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ خراسان سے جو کالے جھنڈے نکلیں گے وہ ہمیشہ رہیں گے۔ ان کی مدد ہوگی۔ پھر ان میں باہمی اختلاف ہوگا، جس کے بعد شام میں تین جھنڈے بلند ہوں گے۔

○ ○ ○

۵۹۳. حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة بن المنذر عن تبع عن كعب قال اذا اختلف

آل العباس فيما بينهم فهو أول النفاض أمرهم



۵۹۳۔ عبد اللہ بن مروان نے ارطاة بن المذہر سے انہوں نے تبع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آل عباس میں باہمی اختلاف شروع ہو جائے گا تو یہ ان کی حکومت کے خاتمے کا آغاز ہوگا۔

○ ○ ○

۵۹۴۔ حدثنا أبو عمرو البصري عن ابن لهيعة عن عبد الوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت البناني عن الحارث الهمداني عن ابن مسعود رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال السابغ من بني العباس يدعو الناس الى الكفر فلا يجيبونه ليقول له اهل بيته تريد أن تخرجنا من معايشنا ليقول الي أسير ليهكم بسورة أبي بكر وعمر رضي الله عنهما فيايون عليه ليقنله عدوله من اهل بيته من بني هاشم فاذا ولب عليه اختلفوا لهما بينهم لذكر اختلفا طويلا الى خروج السفلي

۵۹۴۔ ابو عمرو البصري نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبد الوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت بنانی سے، انہوں نے حارث الہمدانی سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بنو عباس میں سے ساتواں خلیفہ لوگوں کو کفر کی طرف بلائے گا، پس لوگ اس کی بات نہیں مانیں گے، اس خلیفہ کے گمراہ لے اُسے کہیں گے کہ تو ہمیں ہمارے کام سے نکالنا چاہتا ہے؟ وہ کہے گا کہ میں تو (حضرت) ابوبکر (حضرت) عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے طریقے پر گامزن ہوں، گمراہ لے اس کی اس بات کا انکار کریں گے۔ پھر اس کے گمراہوں میں سے ایک ہاشمی اُس کا دشمن ہوگا۔ جو اسے قتل کر دے گا۔ جس کے بعد ان سب میں باہم اختلاف ہو جائے گا، پھر آپ ﷺ نے سفیانی کی خروج تک طویل اختلاف کا ذکر کیا۔

○ ○ ○

۵۹۵۔ حدثنا الوليد ورشد بن عن ابن لهيعة عن أبي قبيس عن أبي رومان عن علي قال اذا اختلف اصحاب الرايات السود بينهم كان حسف قرية بارم يقال لها حرمستا وخروج الرايات الثلاث باسأل عندها

۵۹۵۔ الولید اور رشید بن نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل، ابورومان سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کالے جھنڈوں والے باہم اختلاف کریں گے شام کی ایک بستی "حرمستا" سے تین جھنڈے خروج کریں گے۔

○ ○ ○

۵۹۶۔ حدثنا عبد الله بن مروان عن ارطاة بن المنذر عن حذله عن كعب قال اذا اختلف من بني العباس رجلان وهما الفرعان وقع بينهما الاختلاف الاول ثم بعده الاختلاف الآخر الذي فيه الفناء وخروج السفلي عند اختلافهم الثاني



۵۹۶ ﴿عبداللہ بن مروان نے ارطاة بن المذہر سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بنی عباس میں سے دو آدمی خلافت سے معزول کئے جائیں گے اور وہ دونوں لڑکے ہوں گے اس وقت ان میں پہلا اختلاف واقع ہوگا۔ پھر اس کے بعد دوسرا اختلاف ہوگا، جس میں یہ بیٹ جائیں گے، اور ”سفیانی“ ان کے دوسرے اختلاف کے وقت خروج کرے گا۔

○ ○ ○

۵۹۷. حدثنا أبو اسحاق الأقرع عن سليمان بن كثير أبي دود الواسطي وكان ثقة حدثني حاتم بن أبي صغيرة عن أبي الجعد قال يملك رجل وولده من بني هاشم النبي وصيه سنة

۵۹۷ ﴿ابو اسحاق الاقرع نے سلیمان بن کثیر ابو داؤد الواسطی (ثقة) سے، انہوں نے حاتم بن ابو صغیرہ سے روایت کی ہے کہ ابو جعد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنی ہاشم میں سے ایک باپ اور بیٹا بہتر (72) سال تک حکومت کریں گے۔

○ ○ ○

۵۹۸. حدثنا الوليد بن مسلم قال قرأت عن كعب قال يملك بنو العباس ألفا وتسعة أشهر ويل لهم بعد ذلك وبعد الويل ويل

۵۹۸ ﴿ولید بن مسلم سے روایت ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بنو عباس نو (9) مہینے کم ایک ہزار مہینے حکومت کریں گے، اس کے بعد ان کے لئے ہلاکت ہے اور ہلاکت کے بعد ہلاکت ہے۔

○ ○ ○

۵۹۹. حدثنا أبو يوسف المقدسي وكان كوفيا حدثنا فطر بن خليفة عن منذر الثوري عن محمد بن الحنفية قال يملك بنو العباس حتى يأتين الناس من الخير ثم يتشعب أمرهم فان لم تجدوا إلا جعر عقرب فادخلوا فيه فانه يكون في الناس شر طويل ثم يزول ملكهم ويقول المهدي

۵۹۹ ﴿ابو یوسف المقدسی کوفی نے فطر بن خلیفہ سے، انہوں نے منذر الثوری سے روایت کی ہے کہ محمد بن الحنفیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنو عباس کی بادشاہت ہوگی یہاں تک کہ لوگوں کو ان سے خیر پہنچے گا، پھر ان کی حکومت میں پھوٹ پڑ جائے گی، اگر اس موقع پر وقت تمہیں بچو کا سوراخ بھی ملے تو اس میں گھس جانا کیونکہ اس وقت لوگوں میں بہت بد اثر ہوگا، پھر ان کی بادشاہت ختم ہو جائے گی (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کا ظہور ہوگا۔

○ ○ ○

۶۰۰. حدثنا ابن أبي هريرة عن أبيه عن علي بن أبي طلحة عن ابن عباس رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا مات الخامس من اهل بيتي فالهرج الهرج يموت السابع ثم كذلك حتى يقوم المهدي قال بلغني عن شريك انه قال هو



ابن العفر یعنی ہارون وکان الخامس ولحن نقول هو السابع والله أعلم

﴿۶۰۰﴾ ابن ابی ہریرہ اپنے والد سے وہ علی بن ابی طلحہ سے روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب میرے اہل بیت میں سے پانچواں فوت ہوگا تب قتل و غارتگری شروع ہوگی، جب ساتواں مرے گا تب بھی ایسے ہی قتل ہوں گے، یہاں تک کہ (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کھڑے ہو جائیں گے۔ ابن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے شریک سے یہ بات پہنچی ہے کہ وہ پانچواں "ابن العفر" یعنی ہارون ہے جبکہ ہمارا خیال ہے کہ ہارون ساتواں ہے، واللہ اعلم۔

○ ○ ○

۶۰۱۔ حدثنا ضمرة عن أبي حسان بن نوبة قال لا بد أن يملك ثلاثة من بني العباس

أول أسمائهم عمن

﴿۶۰۱﴾ ضمرہ نے روایت کی ہے کہ ابو حسان بن نوبہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنو عباس میں سے تین آدمیوں کا بادشاہ بننا ناگزیر ہے ان کے نام کی ابتداء "عین" سے ہوگی۔

○ ○ ○

۶۰۲۔ حدثنا الوليد عن شيخ من خزاعة عن أبي وهب الكلابي قال لا يزال ملك بني

العباس ظاهرا على من لاوأهم حتى يخرج عليهم أهل المغرب

﴿۶۰۲﴾ ولید نے بنو خزاعہ کے ایک روای سے روایت کی ہے کہ ابو وہب الکلابی فرماتے ہیں کہ بنو عباس کی حکمرانی اپنے ماتحتوں پر غالب رہے گی یہاں تک کہ ان پر اہل مغرب خروج کر لیں۔

○ ○ ○

۶۰۳۔ حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة عن تبع عن كعب قال إذا خسف بقربة يقال

لها حرستا وخلع خليفتان من بني العباس واختلف آل العباس بينهم حتى يرفع فيهم النوا

عشر لواء وثنا عشرة راية فعندها يهلب عليهم الفتن في دار ملكهم وبها يجتمعون فعند

ذلك الآخره ويهرجهم وبها يجتمعون وعند ذلك سقوط ملكهم وخروج البربر

على الشام

﴿۶۰۳﴾ عبد اللہ بن مروان نے ارطاة سے، انہوں نے تبع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کہ جب "حرستا" نامی ہستی دھنس جائے گی، اور بنو عباس کے دو خلیفے معزول کر دیے جائیں گے، اور آل عباس باہمی

اختلاف کریں گے یہاں تو ان میں بارہ (۱۲) مجنڈے اور بارہ (۱۲) علامتیں بلند ہوں گی، اس وقت ان کے مرکز پر فتنے غالب

آ جائیں گے، اور اسی فتنہ پر وہ اکٹھے ہوں گے اس وقت دوسرا فتنہ ہوگا جسے "جیو" کہیں گے، وہ اس فتنہ پر جمع ہوں گے۔ اور اس

وقت ان کی بادشاہت ختم ہو جائے گی، اور نہ شام پر خروج کریں گے۔

○ ○ ○



۶۰۴. حدثنا عبد الله بن مروان عن سعيد بن يزيد عن الزهري قال انفاض ملكهم

اختلالهم فيما بينهم من حيث بدأ

۶۰۴. عبد اللہ بن مروان نے سعید بن یزید سے روایت کی ہے کہ علامہ زہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنو عباس کی بادشاہت ان میں باہمی اختلافات پیدا ہو جانے کی وجہ سے ختم ہو گئی۔

○ ○ ○

۶۰۵. حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة قال آخر علامة من زوال ملك بني العباس

ثلاثة ملوك منهم يتوالون أسماءهم الألباء لا يجاوزوهم بعد هؤلاء الملوك

ومدة بني العباس من هؤلاء الملوك الثلاثة أربعين عاما فإذا رأيت الاختلاف فيهم

وجماعة من بني هاشم فاجتمعون بين النهرين وولاية رجل من بني العباس نحو المغرب

واصطكاك الرايات السود والصفوف سره الشام وقيل والي مصر ومنع خراجها فهي

من أمارة انقطاع مدتهم

۶۰۵. عبد اللہ بن مروان کہتے ہیں کہ ارطاة رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنو عباس کی بادشاہت کے زوال کی آخری

علامت یہ ہے کہ ان میں پے درپے تین بادشاہ آئیں گے جن کے نام حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کے نام پر ہوں گے، ان

بادشاہوں سے آگے بنو عباس کی بادشاہت نہ بڑھے گی، ان تینوں عباسی بادشاہوں کی حکومت چالیس 40 سال رہے گی، جب

تو بنو عباس میں اختلاف دیکھے اور بنی ہاشم کی جماعت کو دیکھے کہ وہ دونوں دریاؤں کے درمیان جمع ہو چکی ہے؟ بنی عباس کے ایک

آدمی کی امارت مغرب کی طرف دیکھے، اور کالے جھنڈوں کا اکٹھے ہو کر شام یا مصر کی طرف چلتا اور وہاں سے خراج نہ آنے کو دیکھے

تو یہ بنو عباس کے دور کے ختم ہونے کی نشانیاں ہیں۔

○ ○ ○

۶۰۶. حدثنا ادریس الخولانی عن الوليد بن يزيد عن أبيه عن شفي الأصبهني قال يلي

خمسة من ولد العباس كلهم جبابرة ويل للأرض منهم يموت خامس بني العباس يشب

عليه واليب فيه الأسد يأكل بفيه ويفسد بيديه السموات تضج الى الله تعالى مما بهراق

على الأرض من الدماء يملك خدائين أو ثلاثة ثم يلي والي من بعض اخوة الأبد ثم يلي

والی ینادی من السماء الأرض الله والعبيد عبيد الله مال الله بين عبيده بالسوية

يملك في هذه الولاية عشر سنين

۶۰۶. ادریس الخولانی نے، الولید بن یزید سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ شفی الاصبہنی رحمہ

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عباس کی اولاد میں سے پانچ (5) خلفاء بیٹیں گے، وہ سب کے سب عالم و جاہل ہوں گے۔ ان کی وجہ سے







ابو مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ تم نے بالکل ٹھیک فیصلہ کیا، کالے جھنڈے اپنے مخالفین پر مسلسل غالب رہیں گے یہاں تک کہ ٹک "آرمیا" کے دروازے سے داخل ہو جائیں گے، حضرت ولید رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ بنو عباس کے باہمی اختلاف کے بعد اُن کی عکرائی کے ختم ہونے کی پہلی علامت ہوگی۔

○ ○ ○

۶۰۹. حدثنا بقية بن الوليد والحکم قالا أخبرنا صفوان بن عمرو عن شريح بن عبيد

عن كعب قال كاني أسمع خفق جعاب الترك بين الأغلة وبارق

۶۰۹. بقية بن الوليد اور الحکم نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب

رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ گویائیں "اغلة" اور "بارق" شہروں کے درمیان ٹوکوں کے ٹرگشوں کی کھڑکڑاہٹ سن رہا ہوں۔

○ ○ ○

۶۱۰. حدثنا عبد القدوس عن ابن عياش عن عصمة بن راشد عن عصام بن يحيى

الحضرمي عن عبد الله بن أبي قيس الحضرمي عن معاوية بن أبي سفيان أنه قال ان الذين

يركبون المخيمات سيقعون على تلال الشام والجزيرة

۶۱۰. عبد القدوس نے ابن عیاش سے، انہوں نے عصمتہ بن راشد سے، انہوں نے عصام بن یحییٰ الحضرمی سے،

انہوں نے عبد اللہ بن ابی قیس الحضرمی سے روایت کی ہے کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ بے شک وہ لوگ جو رزم گدوں پر سوار ہوتے ہیں، عنقریب وہ شام اور جزیرہ کے ٹیلوں پر گرے پڑے ہوں گے۔

○ ○ ○

۶۱۱. حدثنا الحکم عن جراح عن أرطاة قال اذا خسف بقربة من قري دمشق

وسقطت طائفة من غربي مسجدها فعند ذلك تجتمع الترك والروم يقاتلون جميعا

وترفع ثلاث رايات بالشام ثم يقاتلهم السفهاني حتى يبلغ بهم قرقيسيا قال عصمة

فأخبرني أبو حكيمة قال خرجت باينة لي وانا أسكن الشام فقبل ان الذين يركبون

المخيمات سيقعون على تلال الجزيرة والشام ليسبون لسانهم حتى ان الرجل لهرى

بهاض خلخال أمراته فلا يستمع أن يرفع عنها

۶۱۱. الحکم نے جراح سے روایت کی ہے کہ ارطاة رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب دمشق کی بستیوں میں سے

ایک بستی دھنس جائے گی اور اس کی مسجد کے غربی حصہ کا ایک حصہ گر جائے گا، پھر اس وقت روم اور ترک قریع ہوں گے اور اُکٹھے ہو کر لڑیں گے، اور شام میں تین (3) جھنڈے بلند ہوں گے۔ پھر ان سے سفیانی لڑیں گے، یہاں تک کہ وہ انہیں "قرقيسيا" نامی جگہ تک پہنچادیں گے، عصمتہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت ابو حکمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ میں شام کا رہنے والا تھا لیکن اپنی بیٹی کو لے کر وہاں سے نکلا اس لئے کہ مجھے بتلایا گیا تھا کہ بے شک وہ لوگ جو رزم گدوں پر سوار ہوتے ہیں، عنقریب وہ شام



اور جزیرہ کے ٹیلوں پر گرے پڑے ہوں گے۔ وہ اپنی عورتوں کو گالیاں دیں گے، ایک آدمی اپنی عورت کی پازیب کی سفیدی دیکھے گا، لیکن اس میں یہ طاقت نہ ہوگی کہ اپنی عورت کی حفاظت کر سکے۔

○ ○ ○

۶۱۲۔ قال ابن عباس فَاخْبَرَنِي عَنَّةُ بْنُ تَمِيمٍ التَّوَخُمِيُّ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَامِرٍ الْهَزَلِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ عَنْ كَعْبٍ قَالَ تَرَدَّ التُّرُكُ الْجَزِيرَةَ حَتَّى يَسْقُوا خَيُْولَهُمْ مِنَ الْفُرَاتِ فَيَبِثُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الطَّاعُونَ فَيَقْتُلُهُمْ فَلَا يَفُتُّ مِنْهُمْ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ كَعْبٍ قَالَ يَنْزِلُونَ آمِدَّوْشَرَهُونَ مِنَ الدَّجَلَةِ وَالْفُرَاتِ يَسْعَوْنَ فِي لَجْزِيرٍ وَأَهْلُ الْإِسْلَامِ فِي تِلْكَ الْجَزِيرَةِ لَا يَسْتَطِيعُونَ لَهُمْ شَيْئًا فَيَبِثُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ النَّالِجَ فِيهِ صَوْرٌ وَرَبِيعٌ وَجَلِيدٌ فَإِذَا هُمْ خَامِدُونَ قَبْرُ جَمْعٍ فَيَقُولُونَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَهْلَكَهُمْ وَكَفَاكُمُ الْعَدُوَّ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ أَحَدٌ قَدْ هَلَكُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ

۶۱۲۔ ابن عباس نے، عتہ بن تمیم التوخمی سے، انہوں نے الولید بن عامر الہزنی سے، انہوں نے یزید بن خیر سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ترک جزیرہ پر وارد ہوں گے یہاں تک کہ وہ اپنے گھوڑوں کو فرات سے پلا رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان پر طاعون مسلط کر دے گا جس سے سوائے ایک شخص کے کوئی زندہ نہ بچے گا، حضرت ابن عباس رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ ”آمد“ نامی جگہ میں اتریں گے، اور دجلہ اور فرات سے پیش گے، اور جزیرہ کے متعلق کوشش کریں گے اور اہل اسلام جزیرہ میں ہوں گے لیکن ان میں ٹکڑوں سے لڑنے کی طاقت نہ ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ ٹکڑوں پر برہاری مسلط کر دے گا، جس میں طوقانی ہوائیں اور سخت سردی ہوگی جس سے وہ ناکام ہو کر واپس لوٹ جائیں گے، لوگ کہیں گے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے انہیں ہلاک کیا ہے اور وہ تمہارے دشمنوں کے لئے تمہاری طرف سے کافی ہو گیا ہے، ان ٹکڑوں میں سے کوئی زندہ نہ بچے گا وہ سب کے سب ہلاک ہو جائیں گے۔

○ ○ ○

۶۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَالِقِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لِلتُّرُكِ خُرُوجَتَانِ خُرُوجَةٌ يَخْرُجُونَ وَالثَّانِيَةُ يَرْبِطُونَ خَيُْولَهُمْ بِالْفُرَاتِ لَا تَرْكُ عِلْهَا.

۶۱۳۔ عبدالغالیق بن یزید بن واقد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مکحول رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ترک دو مرتبہ خروج کریں گے۔ ایک مرتبہ وہ خروج کریں گے اور جب وہ دوسری مرتبہ خروج کریں گے تو اپنے گھوڑے فرات پر باندھیں گے، اس کے بعد ترک نہیں رہیں گے۔

○ ○ ○

۶۱۴۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ جِرَاحٍ عَنْ أَرْطَاةٍ قَالَ يَقَاتِلُ السُّلْهَانِيُّ التُّرُكَ لَمْ يَكُنْ



استئصالہم علی یدی المہدی وهو اول لواء یعقده المہدی یبعثہ الی الترمک

۶۱۳؎ الحکم بن تافع نے جراح سے روایت کی ہے کہ ارطاة رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سفیانی ٹوکوں کے خلاف لڑے گا، پھر ان کی تیغ کٹی (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کے ہاتھوں ہوگی اور یہ پہلا جھنڈا ہوگا جسے (حضرت) مہدی (علیہ السلام) ہاندے گا اور ٹوکوں کی طرف بھیجے گا۔

۶۱۵. حدثنا الوليد بن مسلم عن ابن لهيعة عن عبيد الله بن المغيرة عن عبد الله بن عمرو قال بقيت من الملاحم واحدة أولها ملحمة الترك بالجزيرة

﴿۶۱۵﴾ الوليد بن مسلم نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبيد الله بن المغيرة سے روایت کی ہے کہ، عبد الله بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگوں میں سے ایک باقی ہے جس کی ابتداء ٹرکوں کے خلاف جزیرہ میں جنگ کے ساتھ ہوگی۔

• • •

۶۱۶۔ حدثنا الوليد عن ابن جابر وغيره عن مكحول قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للترك خرجتان احدهما يخربون اذر بيجان والثانية يشرعون على ثني الفرات قال عبدالرحمن بن يزيد حديثه عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال لمبعث الله تعالى على خيلهم الموت فيرحلهم فيكون فيهم ذبح الله الاعظم لا ترك بعدها

۶۱۶۔ الوليد نے ابن جابر اور بعض دوسروں سے روایت کی ہے کہ مکحول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ترک دو مرتبہ خروج کریں گے، ایک مرتبہ خروج میں وہ ”آذر بيجان“ کو ویران کریں گے۔ دوسری مرتبہ میں وہ فرات کے کنارے جمع ہوں گے، حضرت عبدالرحمن بن یزید رحمہ اللہ تعالیٰ اس حدیث میں نبی اکرم ﷺ سے ان کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے گھوڑوں پر موت بھیج دے گا، وہ جس کے ڈر سے وہاں سے کوچ کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو تباہ و برباد کر دے گا۔

۶۱۷. حدثنا محمد بن عبد الله عن عبد الرحمن بن زياد عن مكحول عن حذيفة رضى الله عنه قال اذا رأيتم اول الترك بالجزيرة فقاتلوهم حتى تهزموهم او يكفكم الله ملتهم فانهم يفضحوا الحرم بها فهو علامة خروج اهل المغرب وانتقاض ملك ملكتهم يومئذ

۶۱۷. محمد بن عبد الله نے عبد الرحمن بن زياد سے، انہوں نے مکحول سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم ترک کو پہلے جزیرہ میں دیکھو تو ان کے خلاف لڑو یہاں تک کہ تم انہیں شکست دے دو، یا تمہاری طرف سے اللہ تعالیٰ کی مدد کافی ہو جائے، بے شک وہ حرم کی بے حرمتی کرنا چاہتے ہیں، یہ اہل مغرب کے خروج اور ان کی بادشاہی کے ختم ہونے کی علامت ہوگی۔

• • •



۶۱۸. حدثنا غیر واحد عن ابن عباس عن حماد عن مکحول قال قال رسول  
 ﷺ للترک خرجتان عرجة بالجزيرة يحتقون ذوات الحبال فيظفر الله  
 المسلمين بهم فيكون فيهم ذبح الله الاعظم

۶۱۸ ﴿ ابن عباس سے کئی راویوں نے اور خود انہوں نے دوسروں سے روایت کی ہے کہ مکحول رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ترک دو مرتبہ خروج کریں گے ایک مرتبہ وہ جزیرہ میں خروج کریں گے وہ ترک  
 پازیب پہنی عورتوں کو اونٹ کے پیچھے بٹھائیں گے، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان کے خلاف فتح دیں گے، ان میں اللہ تعالیٰ عظمت والے  
 کی ذبح واقع ہوگی۔

○ ○ ○

۶۱۹. حدثنا الولید ورشیدین عن ابن لہیعہ حدثنا ابو زرعة عن عبد الله بن زهر عن  
 عمار بن ياسر رضي الله عنه قال ان لاهل بيت ليحكم امارات فالزموا الارض حتى تنساب  
 الترك في حلاف رجل ضعيف فيخلع بعد سنتين من بيعته ويحالف الترك على الروم  
 ويخسف بغربي مسجد دمشق ويخرج ثلاثة نفر بالشام وباني هلاك ملكهم من حيث  
 بدا ويكون بدو الترك بالجزيرة والروم بفلسطين ويتبع عبدالله حتى تلطي  
 جنودها بقرقيسيا

۶۱۹ ﴿ الولید اور رشیدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو زرعة سے، انہوں نے عبد اللہ بن زہر رضی اللہ عنہ سے  
 روایت کی ہے کہ عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک تمہارے نبی کریم ﷺ کے گمراہی کی چند علامات ہیں لہذا تم  
 اس سرزمین کو لازم پکڑو یہاں تک کہ ترک اپنے آپ کو امارت کی طرف ایک کمزور آدمی کے ذریعہ سے منسوب کریں گے، جو  
 دو (2) سال کے بعد اس کی بیعت کو توڑ دیں گے، اور ترک رومیوں سے مل جائیں گے اور دمشق کی مسجد کا غربی حصہ دھنس جائے  
 گا، اور شام میں تین 3 آدمی خروج کریں گے اور ان کی بادشاہت کا خاتمہ ہوگا جہاں سے وہ شروع ہوئی تھی، اور ترک کی ابتداء جزیرہ  
 سے اور روم و فلسطین سے ہوگی، اور عبد اللہ، عبد اللہ کا پیچھا کرے گا یہاں تک کہ ان کے لشکر ”قرقيسيا“ میں جا ملیں گے۔

○ ○ ○

۶۲۰. حدثنا ابو عمرو البصري عن ابن لہیعہ عن عبد الوهاب بن حسين عن محمد بن  
 ثابت عن ابيه عن الحارث عن ابن مسعود رضي الله عنه قال اذا ظهر الترك والغزير  
 بالجزيرة والحربيجان والروم بالعمق واطرافها قاتل الروم رجل ن قيس من اهل النسرين  
 والسفياي بالعراق يقاتل اهل المشرق وقد اشغل كل ناحية عدو فاذا قاتلهم اربعين يوما  
 ولم ياتيه مدد صالح الروم على ان لا يزدي احد الفريقين الى صاحبه شيئا

۶۲۰ ﴿ ابو عمرو البصري نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبد الوهاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت سے انہوں



نے الحارث سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ”خرکی“ اور ”خزری“ جزیرہ اور ”آذربجان“ میں ظاہر ہوں گے اور رومی ”عمق“ اور اس کے اطراف میں ظاہر ہوں گے تو روم کے خلاف ”قصرین“ شہر کا ایک آدمی جو قیس قبیلے سے ہوگا، وہ لڑے گا، اور سفیانی مشرق والوں کے خلاف عراق میں لڑے گا، اور حکومتِ اسلامی کا ہر علاقہ دشمن کے خلاف برسرِ پیکار ہوگا، جب وہ ان سے چالیس (40) دن لڑیں گے اور کوئی کمک نہ آئے گی تو وہ روم کے ساتھ صلح کر لیں گے، اس شرط پر کہ دونوں فریقین ایک دوسرے کو کچھ نہ دیں گے۔

○ ○ ○

۶۲۱. حدثنا سعيد أبو عثمان عن جابر عن أبي جعفر إذا ظهر السفهاني على الأبقع

والمنصور الهماني خرج الترك والروم لظهور عليهم السفهاني

۶۲۱. سعید ابو عثمان نے، جابر سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب سفیانی ”اہقع“ اور ”منصور الہمانی“ پر غالب آجائیں گے تب ترک اور روم خروج کریں گے اور ان پر سفیانی ان پر غالب آجائیں گے۔

○ ○ ○

ما يذكر من علامات من السماء فيها في انقطاع ملك بني العباس

بنو عباس کی بادشاہت کے ختم ہونے کی چند آسمانی علامات

۶۲۲. حدثنا الوليد بن مسلم حدثنا شيخ عن يزيد بن الوليد الخزاعي عن كعب قال

علامة انقطاع ملك ولد العباس حمرة تظهر في جو السماء وهذه تكون فيما بين العشر

من رمضان الى خمس عشرة وواحدة فيما بين العشرين الى الرابع والعشرين من رمضان

ونجم يطلع من المشرق بضوء كما بضوء القمر ليلة البدر ثم يتعطف قال الوليد وبلغني

عن كعب انه قال لحط في المشرق وواحدة في المغرب وحمرة في الجوف وموت فاشي

في القبلة.

۶۲۲. الولید بن مسلم نے اپنے شیخ سے، اُس نے یزید بن الولید الخزاعی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی

اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اولادِ عباس کی بادشاہت کے خاتمے کی علامت یہ ہے کہ دس (10) رمضان سے لے کر پندرہ (15)

رمضان کے درمیان تک آسمان کی فضا میں ایک سُرخ ظاہر ہوگی۔ پھر دھندلا ہوگا جو بیس (20) رمضان سے چوبیس (24) رمضان

کے درمیان ہوگا اور مشرق کی طرف سے ایک ستارہ طلوع ہوگا وہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکدار ہوگا پھر وہ نکل کھائے گا۔

حضرت ولید رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بات پہنچی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ مشرق میں قحط

ہوگا اور مغرب میں دھندلا ہوگا، اور فضاء میں سُرخ ہوگی اور قبلہ میں عام موت ہوگی۔

○ ○ ○



۶۲۳. حدثنا سعيد أبو عثمان عن جابر عن أبي جعفر قال إذا بلغ العباس خراسان طلع بالمشوق القرن ذو الشفا وكان أول ما طلع بهلاك قوم نوح حين غرقهم الله وطلع في زمان ابراهيم عليه اسلام حيث القوة في النار وحين اهلك الله فرعون ومن معه وحين قتل يحيى بن زكريا فاذا رأيتم ذلك فاستعيدوا بالله من شر الفتن ويكون طلوعه بعد انكساف الشمس والقمر لم لا يلبثون حتى يظهر الا بقع بمصر

۶۲۳ ﴿ سعيد ابو عثمان نے جابر سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر فرماتے ہیں کہ جب عباسی خراسان پہنچیں گے تو مشرق کی طرف سے ”قرن“ نامی ستارہ طلوع ہوگا جو اطراف والا ہوگا، اور پہلی مرتبہ وہ اس وقت طلوع ہوا تھا جب اللہ تعالیٰ نے قوم نوح کو پانی میں غرق کر کے ہلاک کیا تھا اور پھر جب لوگوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا تب یہ طلوع ہوا، اور تیسری بار یہ تو وہ اس وقت طلوع ہوا جب اللہ تعالیٰ نے فرعون اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کیا اور چوتھی مرتبہ وہ اُس وقت طلوع ہوا جب حضرت یحییٰ علیہ السلام کو شہید کیا گیا، جب تم یہ ستارہ دیکھو تو فتنوں کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو اور یہ سورج اور چاند کے گرہن ہونے کے بعد طلوع ہوگا، پھر لوگ زیادہ ٹھہرے نہیں رہیں گے، یہاں تک کہ ”الفتح“ مصر میں ظاہر ہو جائے گا۔

○ ○ ○

۶۲۴. حدثنا الوليد عن شيخ عن الزهري قال في خروج السفلي تری علامة في السماء ۶۲۴ ﴿ الوليد نے اپنے شیخ سے روایت کی ہے کہ علامہ ذہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سفلیانی کے خروج کی علامت تم آسمان پر دیکھ لو گے۔

○ ○ ○

۶۲۵. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن عبد الغريز بن صالح عن علي بن رباح عن ابن مسعود قال تكون علامة في صفر ويبدأ نجم له ذناب ۶۲۵ ﴿ رشدين نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالغریز بن صالح سے، انہوں نے علی بن رباح سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ علامت صفر کے مہینہ میں ہوگی ایک دم بہت ساری دُموں والا ستارہ ظاہر ہوگا۔

○ ○ ○

۶۲۶. قال ابن لهيعة فاخبرني عبد الوهاب بن بخت عن مكحول قال قال رسول الله ﷺ في السماء آية للبلتين خلنا وفي شوال المهمة وفي ذي القعدة المعمة وفي ذي الحجة النزائل وفي المحرم وما المحرم قال عبد الوهاب بن بخت وبلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في رمضان آية في السماء كمعود ساطع وفي شوال البلاء وفي ذي القعدة الفناء وفي ذي الحجة ينتهب الحاج المحرم وما المحرم.

۶۲۶ ﴿ ابن لہیعہ نے عبدالوہاب بن بخت سے روایت کی ہے کہ مکحول رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول



اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آسمان میں دو (2) راتیں گزرنے کے بعد نشانی ہوگی، شوال میں ”مہمہ“ نامی ذی قعدہ میں ”معمہ“ نامی، ذی الحجہ میں ”مزائل“ نامی، اور محرم تو محرم کی کیا بات ہے! حضرت عبدالوہاب بن بخت رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان میں آسمان میں لمبے ستون کی طرح نشانی ہوگی، شوال میں آفتیں ہوگیں، ذی قعدہ میں ”قنا“ ہوگا، ذی الحجہ میں حاجیوں کو لوٹا جائے گا اور محرم تو محرم کا کیا کہنا ہے۔

○ ○ ○

۶۲۷. حدثنا رشدین عن ابن لہیعہ عن عبد الغفار عن سفیان الکلبی قال فی سبع البلاء

وفی لمان الفناء وفی تسع الجوع

۶۲۷. رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبد الغفار سے روایت کی ہے کہ سفیان الکلبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے

ہیں کہ ساتویں میں آفتیں ہیں، آٹھویں میں ”قنا“ ہے اور نوں میں بھوک ہے۔

○ ○ ○

۶۲۸. حدثنا ابن وہب عن مسلمۃ بن علی عن قتادۃ عن سعید بن المسیب عن ابی

ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال تكون آية في شهر رمضان لم تظهر عصابة في

شوال لم تكون معمۃ في ذي القعدة لم يسلب الحاج في ذي الحجة لم تنتهك المحارم

في المحرم لم يكون صوت في صفر لم تنارع القبائل في شوري ربيع لم العجب كل

العجب حمادي ورجب لم لالة مقتبة خير من دسكرة بفل مائة ألف قال أبو عبد الله نعيم

لا أعلم الا أني سمعت من مسلمۃ بن علي ان شاء الله وبينه وبين قتادة رجل

۶۲۸. ابن وہب نے مسلمۃ بن علی سے، انہوں نے قتادہ سے، سعید بن المسیب سے روایت کی ہے

کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان کے مہینے میں ایک نشانی ہوگی، پھر شوال

میں جماعت ظاہر ہوگی، پھر ذی القعدہ میں ”معمہ“ ہوگا، پھر ذی الحجہ میں حاجیوں کو لوٹا جائے گا، پھر محرم میں ”خُرْمَت“ والی

چیزوں کی بے حرمتی ہوگی، پھر صفر میں آواز ہوگی پھر ربیع کے دنوں مہینوں میں قبائل لڑیں گے، پھر جمادی الاوٰلیٰ اور رجب کے

درمیان انتہائی تعجب خیز امور ہوں گے، پھر ایک لاکھ ٹخروں سے بہتر ایک پالان لگی اڈنٹی ہوگی حضرت ابو عبد اللہ نعیم رحمہ اللہ تعالیٰ

کہتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم مگر میں نے حضرت مسلمہ بن علی رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا ہے کہ انشاء اللہ اس کے اور حضرت قتادہ رحمہ

○ ○ ○

اللہ تعالیٰ کے درمیان ایک اور راوی ہے۔

۶۲۹. حدثنا الوليد عن صدقة بن يزيد عن قتادة عن سعيد بن المسیب قال يأتي على

المسلمين زمان يكون منه صوت في رمضان وفي شوال تكون مهممة وفي ذي القعدة

تنحاز فيها القبائل الى قبائلها وذو الحجة ينهب فيه الحاج والمحرم وما والمحرم

۶۲۹. الولید نے صدقہ بن یزید سے، انہوں نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ سعید بن المسیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے



ہیں کہ مسلمانوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ رمضان میں آواز ہوگی اور شوال میں ”مہمہ“ ہوگا اور ذی قعدہ میں ایک قبیلہ دوسرے کے ساتھ لڑ پڑے گا اور ذوالحجہ میں حاجیوں کو لوٹا جائے گا، اور محرم تو محرم کی کیا بات ہے!

○ ○ ○

۶۳۰. حدثنا الوليد بن عنبسه القرشي عن سلمة بن أبي سلمة عن شهر بن حوشب قال بلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يكون في رمضان صوت وفي شوال مهمة وفي ذي القعدة تحارب القبائل وفي ذي الحجة ينتهب الحاج وفي المحرم ينادي منادي من السماء ألا إن صفوة الله من خلقه فلان فاسمعوا له وأطيعوا

۶۳۰ ﴿ الولید نے عنبرہ القرشی سے، انہوں نے سلمہ بن ابی سلمہ سے روایت کی ہے کہ شہر بن حوشب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان میں آواز ہوگی اور شوال میں ”مہمہ“ ہوگی اور ذی قعدہ میں قبائل کی جنگیں ہوں گی، اور ذی الحجہ میں حاجیوں کو لوٹا جائے گا، اور محرم میں ایک آواز دینے والا آسمان سے آواز دے گا کہ سُو! اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے اللہ کا پسندیدہ فلاں شخص ہے اس کی بات سُو اور اطاعت کرو!

○ ○ ○

۶۳۱. حدثنا أبو يوسف المقدسي عن الملك بن أبي سليمان عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يكون صوت في رمضان ومهمة في شوال وفي ذي القعدة تحارب القبائل وعامد ينتهب الحاج وتكون ملحمة عظيمة بمعنى يكثر فيها القتلى وتسيل فيها الدماء وهم على عقبه الجمرة

۶۳۱ ﴿ ابو یوسف المقدسی نے عبدالملک بن ابی سلیمان سے، انہوں نے عمرو بن شعیب سے، انہوں نے اپنے والد شعیب سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان میں آواز ہوگی اور شوال میں ”مہمہ“ ہوگی اور ذی قعدہ میں قبائل کی جنگ ہوگی، اور اسی سال حاجیوں کو لوٹا جائے گا اور منیٰ میں بڑی جنگ ہوگی جس میں بکثرت مقتولین ہوں گے، اور اس میں خون بہے گا اور یہ عقبہ کے جمرات پر ہوں گے۔

○ ○ ○

۶۳۲. حدثنا أبو يوسف عن محمد بن عبد الله عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما قال يحج الناس معا ويعرفون معا على غير امام فبينا هم لزول بمعنى إذا أحلهم كالكلب لسادت القبائل بعضها إلى بعض فالتلوا حتى تسيل العقبة دما.

۶۳۲ ﴿ ابو یوسف نے محمد بن عبد اللہ سے، انہوں نے عمرو بن شعیب سے، انہوں نے اپنے والد شعیب سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگ حج کریں گے اور سب عرفات میں بغیر امام کے ٹھہریں گے، پھر وہ منیٰ میں اترے ہوں گے کہ ٹخنے کی طرح اچانک انہیں ایک دم سے فصد آئے گا پھر بعض قبائل بعض کی طرف اٹھیں گے اور ایک دوسرے کو قتل کریں گے یہاں تک کہ عقبہ کا مقام خون سے نہا جائے گا۔



۶۳۳. حدثنا عيسى بن يونس والوليد بن مسلم عن ثور بن يزيد عن خالد بن معدان قال انه متبدوا آية عمودا من نار يطلع من قبل المشرق يراه اهل الارض كلهم فمن ادرك ذلك فليعد لأهله طعام سنة

۶۳۳. عیسیٰ بن یونس اور الولید بن مسلم نے ثور بن یزید سے روایت کی ہے کہ خالد بن معدان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عنقریب ایک آگ کا بلند ستون مشرق کی طرف سے طلوع ہوگا، جسے تمام زمین والے دیکھ لیں گے۔ پھر جو اُسے پالے تو وہ اپنے گھروالوں کے لئے ایک سال کا کھانا جمع کر کے رکھے۔

۳۶۳. قال الوليد فأخبرنا صفوان بن عمرو عبدالرحمن بن جبير ابن نفير عن كثير بن مرة الحضرمي قال آية الحدثان في رمضان علامته في السماء بعدها اختلاف في الناس فان أدركتها فأكثروا الطعام ما استطعت

۶۳۴. الولید نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے عبدالرحمن بن جبیر ابن نفیر سے روایت کی ہے کہ کثیر بن مرہ الحضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حوادث کی نشانی یہ ہے کہ رمضان میں اس کی علامت آسمان میں ہوگی، اس کے بعد لوگوں میں اختلاف ہو جائے گا، جب اُسے پالے تو جتنا ہو سکے زیادہ سے زیادہ خوراک جمع کر لیں۔

۶۳۵. قال الوليد فأخبرني شيخ عن الزهري قال وفي ولاية السفيناني الثاني وخروجه علامة ترى في السماء

۶۳۵. الولید نے اپنے شیخ سے روایت کی ہے کہ زہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سفینانی ثانی کی حکومت اور نکلنے کی علامت آسمان میں دیکھے گا۔

۶۳۶. حدثنا ابن وهب عن ابن عياش عن صفوان بن عمرو بن عبدالرحمن بن جبير عن كثير بن مرة قال لا تنظر آية الحثان في رمضان منذ مبعين سنة

۶۳۶. ابن وہب نے ابن عیاش سے، انہوں نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے عبدالرحمن بن جبیر سے روایت کی ہے کہ کثیر بن مرہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حوادث کی نشانی کو رمضان میں ستر (70) سال کے بعد دیکھ پائے گا۔

۶۳۷. حدثنا جنادة بن عيسى عن أرطاة عن عبدالرحمن بن جبير عن كثير بن مرة قال اني لأنتظر آية الحدثان في رمضان منذ مبعين سنة

۶۳۷. جنادہ بن عیسیٰ نے ارطاة سے، انہوں نے عبدالرحمن بن جبیر سے روایت کی ہے کہ کثیر بن مرہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں ستر 70 سال سے رمضان میں حوادث کی نشانی کا انتظار کر رہا ہوں۔

۶۳۸. حدثنا أبو عمر عن ابن لهيعة قال حدثني عبدالوهاب ابن حسين عن محمد بن

لابت الهذلي عن أبيه عن الحارث الهمداني عن ابن مسعود رضي الله عنه عن النبي صلى



اللہ علیہ وسلم قال اذا كانت صبیحة فی رمضان فان یكون معمة فی شوال وتمیز القبائل فی ذی القعدة وتسفک الدماء فی ذی الحجة والمحرم وما المحرم بقولها ثلاثا هیئات هیئات یقتل الناس فیها هرجا هرجا قال قلنا وما الصبیحة یا رسول اللہ قال هذه فی النصف من رمضان لیلة جمعة فتكون هذه تولظ النائم وتقعّد القائم وتخرج العواتق من خدورهن فی لیلة جمعة فی سنة كثيرة الزلازل فاذا صلیتم الفجر من یوم الجمعة فادخلوا بیوتکم واغلقوا ابوابکم وسدوا کواکم ودثروا النسک وسدوا آذانکم فاذا حسستم بالصبیحة فخرواللہ سجدا وقولوا سبحان القدوس سبحان القدوس ربنا القدوس فان من فعل ذلك نجاة ومن لم یفعل ذلك هلك

۶۳۸ ﴿ ابو عمر نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت البہانی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حارث ہمدانی سے روایت کی ہے کہ الحارث الہمدانی، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان میں تیز چی ہوگی، شوال میں ”سمعة“ ہوگا، اور ذی قعدہ میں قبائل لڑیں گے، اور ذی الحجہ میں خونریزی ہوگی، اور محرم کیا ہے محرم؟ تین مرتبہ فرمایا دُوری ہے دُوری ہے، اس میں لوگ بہت زیادہ قتل کئے جائیں گے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا کہ یہ چی کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ نصف رمضان کو جمعہ کی رات میں ہوگی جو سوئے ہوئے کو بیدار کر دے گی اور کھڑے ہوئے کو بٹھا دے گی اور پردہ دار عورت گھروں سے باہر نکل آئیں گی، جمعہ کی رات میں ہوگی۔ یہ اُس سال ہوگی جس سال کثرت سے زلزلے ہوں گے، جب تم جمعہ کے دن فجر کی نماز پڑھ لیتا تو اپنے گھروں میں داخل ہو جانا اور اپنے دروازوں کو بند کر دینا اور اپنے روشن دانوں کو بھی بند کر دینا اور خود پر چادر ڈال دینا اور اپنے کانوں کو بند کر لینا جب تمہیں وہ چی محسوس ہو تو اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہو جانا اور پڑھنا:

﴿سُبْحَانَ الْقُدُّوسِ، سُبْحَانَ الْقُدُّوسِ، رَبَّنَا الْقُدُّوسُ﴾

(پاک ہے، پاک ہے، پاک ہے، پاک ہے ہمارا رب پاک ہے۔)

بے شک جس نے ایسا کیا اس نے نجات پائی اور جس نے ایسا نہ کیا وہ ہلاک ہوا۔

○ - ○ - ○

۶۳۹. حدثنا الولید قال راہنا رجفة أصابت أهل دمشق فی ایام مضین من رمضان

فهلك ناس كثير فی شهر رمضان سنة سبع وثلاثين ومائة ولم نر ما ذکر من الواہیة وہی

الخسف الذي یذكر فی قریة یقال لها حرستا ورايت نجما له ذنب طلع فی المحرم سنة

خمیس وأربعین ومائة مع الفجر من المشرق فکنا نراه بین یدی الفجر بقیة المحرم لم یطغی

ثم رأیناه بعد مغیب الشمس فی الشفق وبعده لیما بین الجوف والفرات شهرین أو ثلاثة لم



خفي مستين أوللائنا ثم رأينا نجما خفياله شعله قدر اللراع رأي العين قريبا من الجدي  
يستدير حوله بدوران الفلك في جمادين وأياما من رجب ثم خفي ثم رأينا نجما ليس  
بالأزهر طلع يمين قبله الشام ماذا شعلته من القبلة الى الجوف الى ارمينة فذكرت ذلك  
لشيخ قديم عندنا من السكاسك فقال ليس هذا بالنجم المنتظر قال الوليد ورأيت نجما في  
منايا بقين من سني أبي جعفر ثم انعقد حتى التقى طرفاه فصار كطوق ساعة من الليل

۶۳۹ ﴿ ولید رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے ایک زلزلہ دیکھا جو اہل دمشق پر گزشتہ دنوں میں آیا تھا۔ اس میں  
بہت سارے لوگ ہلاک ہو گئے۔ یہ واقعہ ایک سو ستیسی (137ھ) ہجری کا ہے، اور ہم نے دھنسا نہیں دیکھا جس کا ”حرستا“ نامی  
گاؤں کے متعلق بیان کیا جاتا ہے میں نے سن ایک سو پینتالیس (145ھ) ہجری میں ماہ محرم کے اندر فجر کے وقت مشرق کی طرف  
سے ایک دُم دار ستارہ طلوع ہوتے دیکھا۔ پھر ہم اُسے محرم کے بقیہ دنوں میں فجر سے پہلے دیکھتے تھے، پھر وہ ٹھپ گیا پھر ہم نے  
اُسے سورج کے ڈوبنے کے بعد شفق کے ساتھ اور اس کے بعد ”جوف“ اور ”فرات“ کے درمیان دو (2) یا تین (3) مہینے تک دیکھا۔  
پھر وہ دو یا تین سال تک ٹھپ گیا، پھر ہم نے ایک پوشیدہ ستارہ اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھا۔ اس کے شعلے ایک ہاتھ لے لے تھے۔  
وہ سرطان کے قریب تھا اور آسمان کے گھومنے کی وجہ سے اس کے ارد گرد گھوم رہا تھا، اور یہ منظر جمادی الاولیٰ، جمادی الثانی، اور  
رجب کے کچھ ایام تک جاری رہا، پھر وہ ٹھپ گیا، پھر ہم نے ایک ستارہ دیکھا جو زیادہ روشن نہ تھا جو ”شام“ کے دائیں طرف طلوع  
ہوا تھا، اس کا شعلہ بہت ڈازا تھا ”قبلۃ الشام“ سے لے کر جوف تک بلکہ ”آرمینیا“ تک تھا، یہ باتیں میں نے ایک بوڑھے شیخ کو  
بتائیں جو ہمارے یہاں ”سکاسک“ میں تھا، اُس نے کہا کہ یہ وہ ستارہ نہیں ہے جس کا انتظار ہے، حضرت ولید رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے  
ہیں کہ میں نے ایک ستارہ ان زمانے میں دیکھا جب ابو جعفر کے کچھ سال باقی تھے، اُس ستارے نے نکل کھایا یہاں تک کہ اس کے  
دونوں کنارے باہم مل کر طوق کی شکل بن گئے اور یہ رات کا وقت تھا۔

○ - ○ - ○

۶۳۰. قال الوليد وقال كعب هو نجم يطلع من المشرق ويضيء لأهل الأرض

كاضاءة القمر ليلة البدر

۶۳۰ ﴿ الولید کہتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ ستارہ ہے جو مشرق سے طلوع ہوگا اور  
زمین والوں پر ایسے روشن ہوگا جیسے چودھویں رات کا چاند روشن ہوتا ہے۔

○ - ○ - ○

۶۳۱. قال الوليد والحمره والنجوم التي رأيناها ليست بالآيات انما نجم الآيات نجم

ينقلب في الآفاق في صفر أو في ربيع أو في رجب وعند ذلك يسير خالقان بالانزراك

تبعه روم الظواهر بالرايات والصلب

۶۳۱ ﴿ ولید رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سُرخ اور ستارے جو ہم نے دیکھے ہیں وہ نشانیاں نہیں ہیں، نشانوں کا ستارہ



تو وہ ستارہ ہے جو آسمان کے کناروں میں گھومے گا۔ جو صفر یا ربیع الاول یا ربیع الثانی یا رجب کے مہینے میں ہوگا، اور اس وقت ”خاقان“ ٹکڑوں کو لے کر چل پڑے گا۔ ان کے پیچھے رومی ہوں گے، جن کے جھنڈے اور صلیبیں ظاہر ہوں گی۔

○ ○ ○

۶۳۲. عن الولید قال بلغنی عن کعب انه قال یطلع نجم من المشرق قبل خروج المهدي له ذناب قال وحدثت عن شریک انه قال بلغنی انه قبل خروج المهدي تنکسف الشمس فی شهر رمضان مرتین

۶۳۲ ﴿ الولید رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بات پہنچی ہے کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کے نکلنے سے پہلے مشرق کی طرف سے ایک ستارہ طلوع ہوگا، جس کی کئی دہائی ہوں گی، اور مجھے شریک کی طرف منسوب کر کے یہ بات بتلائی گئی ہے کہ انہوں نے کہا کہ یہ بات پہنچی ہے کہ (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کے نکلنے سے پہلے رمضان کے مہینے میں دو مرتبہ سورج گرہن ہوگا۔

○ ○ ○

۶۳۳. حدثنا عبد اللہ بن مروان عن ارطاة بن المنذر عن تبع عن کعب قال ہلاک بنی العباس عند نجم یظهر فی الجوف وھدة وواھبة یكون ذلک اجمع فی شهر رمضان تكون الحمرة ما بین الخمس الی العشرين من رمضان والھدة لیمّا بین النصف الی العشرين والواھبة ما بین العشرين الی اربعة وعشرين ولجم یرمی بہ بضيء کما بضيء القمر ثم یتلوی کما یتلوی الحیة حتی یکاد رأساھا یتلقیان والرجفتان فی لیلۃ الفسحین والنجم الذی یرمی بہ شہاب ینقض من السماء معها صوت شدید حتی یقع فی المشرق ویصیب الناس منہ ہلاء شدید

۶۳۳ ﴿ عبد اللہ بن مروان نے ارطاة بن المنذر سے، انہوں نے تبع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بنی عباس کی ہلاکت اُس وقت ہوگی جب ”جوف“ میں ستارہ ظاہر ہو جائے گا، اس وقت حج اور حنٹا واقع ہوگا، اور یہ سب کا سب رمضان کے مہینے میں ہوگا، سُرخ ظاہر ہوگی، پانچ سے بیس روزوں کے درمیان اور حج ہوگی نصف رمضان سے بیس رمضان کے درمیان تک، اور حنٹا میں رمضان سے لے کر چوبیس رمضان تک ہوگا، اور ایک ستارہ پھینکا جائے گا جو اتنا روشن ہوگا جیسے چاند روشن ہوتا ہے، پھر وہ نکل کھائے گا جیسے سانپ نکل کھاتا ہے، یہاں تک کہ اس کے دونوں سر بل جائیں گے، اور دو ڈنڈے رات میں ہوں گے، اور وہ ستارہ جو مارا جائے گا شہاب ہوگا جو آسمان سے ٹوٹ کر آئے گا اس میں سخت آواز ہوگی، وہ مشرق میں آ کرے گا اور لوگوں کو اس کی وجہ سے کافی مصائب کا سامنا کرنا پڑے گا۔

○ ○ ○

۶۳۴. حدثنا عبد اللہ بن مروان عن ابیہ عن ابی الحوصاء عن طاووس قال تكون ثلاث رجفات باليمن شہدة ورجفة بالشام أحد منها ورجفة بالمشرق وهي العاصف



وقد كان باليمن والشام ولم يكن بالمشرق

۶۳۳ ﴿ عبد اللہ بن مروان اپنے والد سے، وہ ابو الحوصاء سے روایت کرتے ہیں کہ طاؤس رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تین زلزلے ہوں گے۔ ایک یمن میں وہ سخت ہوگا۔ دوسرا شام میں وہ پہلے سے زیادہ سخت ہوگا، تیسرا مشرق میں ہوگا وہ تو بالکل ختم کر دینے والا ہوگا، یمن اور شام کے زلزلے تو واقع ہو چکے ہیں لیکن مشرق والا ابھی تک نہیں ہوا ہے۔

○ ○ ○

۶۳۵. حدثنا شيخ من الكوفيين عن ليث عن شهر بن حوشب عن أبي هريرة رضي الله

عنه قال في رمضان هذه تولىظ النائم وتخرج العواتق من حدودها وفي شوال مهمبة وفي

ذي القعدة تمشي القبائل بعضها الى بعض وفي ذى الحجة تهرق الدماء وفي المحرم وما

المحرم يقولها ثلاثا قال وهو عند القطاع ملك هؤلاء

۶۳۵ ﴿ کوفہ کے ایک راوی نے لیث سے، انہوں نے شہر بن حوشب سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رمضان میں ایک سخت آواز ہوگی جو سوئے ہوئے کو بیدار کر دے گی اور پردہ دار عورتوں کو ان کے پردوں سے نکال دے گی اور شوال میں ”مہمبہ“ ہوگا، اور ذی قعدہ میں بعض قبائل دوسرے قبائل کی طرف چلیں گے، اور ذی الحجہ میں خونریزی ہوگی، اور محرم میں، اور محرم کیا ہے؟ تین مرتبہ فرمایا اس وقت ان کی حکومت ختم ہو جائے گی۔

○ ○ ○

۶۳۶. حدثنا عثمان بن كثير والحكم بن نافع عن سعيد بن سنان عن أبي الزاهرية عن

سخرية كثير بن مرة عن ابن عمر عن حذيفة بن اليمان رضي الله عنه قال قال رسول الله

صلى الله عليه وسلم لن تغني أمتي حتى تظهر فيهم التمايز ولتمايل والمعاصم فقلت يا نبي

الله ما التمايز قال عصبية يحدثها الناس بعدي في الاسلام فقلت فما التمايل قال ميل

القبيل على القبيل فيستحل حرماتها قلت فما المعاصم مسير الأمصار بعضها الى بعض

تختلف أغانقها في الحرب

۶۳۶ ﴿ عثمان بن کثیر اور الحکم بن نافع نے سعید بن سنان سے، انہوں نے ابو الزاہریہ سے، انہوں نے سخریہ سے،

انہوں نے کثیر بن مرہ سے، انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمانؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت ہرگز فتنہ ہوگی یہاں تک کہ ان میں ظاہر ہو جائے ”تمایز“ اور ”تمایل“ اور ”معاصم“ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی ﷺ ایہ ”تمایز“ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ قوم بدست، جو لوگ میرے بعد اسلام میں پیدا کر دیں گے، میں نے عرض کیا کہ یہ ”تمایل“ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ ایک قبیلے کی دوسرے کی طرف یلغار جس کی وجہ سے وہ اس کی حرمت کو طلال سمجھتا ہے، میں نے عرض کیا کہ یہ ”معاصم“ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ بعض اہل شہر کا دوسرے شہر والوں کی طرف چلنا اور پھر جنگ میں ان کی گردنوں کا ایک دوسرے کے مقابل ہونا۔

○ ○ ○



۶۳۷. حدثنا عثمان بن كثير عن جرير بن عثمان عن سليمان بن سمير عن كثير بن مرة قال آية الحدان في رمضان والهيش في حوال والنزائل في ذي القعدة والمعمعة في ذي الحجة وآية ذلك عمود ساطع في السماء من نور

۶۳۷. عثمان بن كثير نے جریر بن عثمان سے، انہوں نے سلیمان بن سمیر سے روایت کی ہے کہ کثیر بن مرہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حواہٹ کی نشانی رمضان میں ہوگی۔ ”ہیش“ شوال میں ہوگا، اور مصائب کا نڈول ذی قعدہ میں ہوگا اور ”معمعة“ ذی الحجہ میں ہوگا، اور اس کی نشانی یہ ہے کہ آسمان میں ایک لمبا روشنی ستون ہوگا۔

۶۳۸. أخبرنا جراح عن أرطاة قال في زمان السفالي الثاني المشوه الخلق هدة بالشام حتى يظن كل قوم أنه خراب ما يلهم

۶۳۸. جراح کہتے ہیں کہ ارطاة رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سفلیانی مانی کے دور میں تمام مخلوق کو ایک سخت پیچ ڈرادے گی اور ہر قوم والا سمجھے گا کہ اس کے ساتھ والی قوم بے ہاد ہوگئی ہے۔

○ ○ ○

۶۳۹. حدثنا عبد القدوس عن عبدة بنت خالد بن معدان عن أبيها خالد بن معدان قال إذا رأيتم عمودا من نار من قبل المشرق في شهر رمضان في السماء فأعدوا من الطعام ما استطعتم فإنها سنة جوع

۶۳۹. عبد القدوس نے عبدة بنت خالد بن معدان سے روایت کی ہے کہ ان کے والد خالد بن معدان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب تم مشرق کی طرف آسمان پر رمضان کے مہینے میں ایک آگ کا ستون دیکھو، تو جتنی خوراک جمع کر سکتے ہو جمع کر لیتا ہے۔

○ ○ ○

۶۵۰. حدثنا عبد القدوس وبقية والحكم بن نافع عن صفوان عن عبد الرحمن بن جبير عن كثير بن مرة الحضرمي قال ابي لانتظر ليلة الحدان في رمضان منذ سبعين سنة قال عبد الرحمن بن جبير علامة تكون في السماء تكون اختلاف بين الناس فان أدر كنها فأكثر من الطعام ما استطعت

۶۵۰. عبد القدوس اور بقیہ اور الحكم بن نافع نے صفوان سے، انہوں نے عبد الرحمن بن جبیر سے روایت کی ہے کہ کثیر بن مرہ الحضرمی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں ستر 70 سال سے رمضان میں حواہٹ کی رات کا انتظار کر رہا ہوں، حضرت عبد الرحمن بن جبیر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایک علامت آسمان پر ظاہر ہوگی مگر لوگوں میں اختلاف ہوگا۔ اگر کو اسے پالے تو بہت زیادہ ہو سکے خوراک جمع کر لیتا۔

○ ○ ○

۶۵۱. قال صفوان وقال مهاجر النبال تكون في رمضان فترمض للوبهم وحوال هشال بينهم وفي ذي القعدة يستعملهم وفي ذي الحجة تسفك النماء



۶۵۱ ﴿ صفوان کہتے ہیں کہ مہاجر النبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ نشانی رمضان میں ہوگی، پس لوگوں کے دل جلنے لگیں گے، اور شوال اُن کے درمیان ”شال“ ہوگا اور ذی الحجہ میں خون بہے گا۔

○ ○ ○

۶۵۲. حدثنا عبد القدوس عن ابن عباس عن الوليد بن عباد عن شهر بن حوشب قال  
الحدث في رمضان والمعمعة في شوال والنزائل في ذي القعدة وضرب الرقاب في ذي  
الحجة وفي ذلك العام يغار على الحاج

۶۵۲ ﴿ عبد القدوس نے ابن عباس سے، انہوں نے الولید بن عباد سے روایت کی ہے کہ شہر بن حوشب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حوادث رمضان میں ہوں گے، اور ”معمعة“ شوال میں اور آفات کا فلول ذی قعدہ میں، اور گردنوں کا مارنا ذی الحجہ میں، اور اسی سال حاجیوں کو لوٹا جائے گا۔

○ ○ ○

۶۵۳. حدثنا عبد القدوس عن حريز عن كثير بن مرة قال البخندان في رمضان والهيش  
في شوال والنزائل في ذي الحجة والمعمعة في ذي القعدة والقضاء في المحرم ثم قال  
الي لا ينظر البخندان منذ سبعين سنة

۶۵۳ ﴿ عبد القدوس نے حریر سے روایت کی ہے کہ کثیر بن مرہ نے البخندان فرماتے ہیں کہ حوادث رمضان میں اور ”ہیش“ شوال میں اور آفات کا فلول اور ”معمعة“ ذی الحجہ میں اور فیصلہ محرم میں ہوگا۔ پھر فرمایا کہ میں ستر 70 سال سے حوادث کا انتظار کر رہا ہوں۔

○ ○ ○

۶۵۴. حدثنا ابن المبارك وابن وهب عن ابن لهيعة عن يزيد بن أبي حبيب عن خالد  
بن يزيد بن معاوية قال اذا رأيت الرجل بالحرما معجبا برأيه فقد تمت خسارته

۶۵۴ ﴿ ابن المبارک اور ابن وہب نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے روایت کی ہے کہ خالد بن یزید بن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تو حرم میں کسی آدمی کو اپنی رائے کی خود پسندی میں جتلا دیکھے تو یقیناً وہ آدمی پورے خسارے والا ہوگا۔

○ ○ ○

## بدو فتنه الشام شام کے فتنے کی ابتداء

۴۵۵. حدثنا بقية وعبد القدوس والحكم بن نافع صفوان عن عبد الرحمن ابن جهم بن  
نفي عن هرقل عظيم الروم قال مثلنا ومثل العرب كرجل كانت له دار فاسكنها قوما فقال  
اسكنوا ما اصلحتهم وإياكم أن تفسدوا فاعرجكم منها فعمروها زمانا ثم أطلع اليهم وإذا  
هم قد أسلخوا فاعرجهم عنها وجاء بآخرين فاسكنهم إياها واشترط عليهم كما اشترط



على الذين من قبلهم فالدار الشام وربها الله تعالى أسكنها بني اسرائيل فكانوا أهلها زمانا  
ثم غيروا وأفسدوا فاطلع اليهم فأخرجهم منها وأسكنهم زمانا ثم اطلع اليها فوجدنا  
قد غيروا وأفسدنا فأخرجنا منها وأسكنكم ايها معشر العرب فان تصلحوا فانتقم أهلها  
وان تغيروا وتفسدوا أخرجكم عنها كما أخرج من كان قبلكم

۶۵۵ ﴿بقية اور عبدالقدوس اور الحکم بن نافع نے صفوان سے، انہوں نے عبدالرحمن بن جابر بن نفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
سے روایت کی ہے کہ ہر قل روم کا بادشاہ کہتا تھا کہ ہماری اور عرب کی مثال ایسی ہے کہ ایک آدمی کا گھر ہو پھر وہ کچھ لوگوں کو اس میں  
ٹھہرائے اور ان سے کہے کہ جب تک تم اس کی اصلاح کرو گے اس وقت تک تم اس میں رہو، اور خبردار اس میں فساد نہ کرنا ورنہ میں  
تمہیں نکال دوں گا، ایک مہینہ تک وہ لوگ اس گھر کو آباد رکھیں، پھر ایک دن مالک نے دیکھا کہ تو انہوں نے اس کے گھر میں  
خرابی کر رکھی ہے تو اس نے انہیں گھر سے نکال دیا، اور دوسروں کو لایا اور ان کو اس گھر میں اسی شرط پر ٹھہرایا جیسے پہلے لوگوں کو ٹھہرایا  
تھا پس یہ گھر ”ملک شام“ ہے اور اس کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ اس نے یہاں بنی اسرائیل کو آباد کیا وہ اس کے رہائشی بن کر ایک مہینہ تک  
رہے پھر وہ بدل گئے اور انہوں نے فساد مچایا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا فساد دیکھا انہیں وہاں سے نکال دیا۔ ان کے بعد ہم نے  
عیسائیوں کو ایک زمانے تک اس میں آباد کیا پھر اس نے ہمیں دیکھا کہ ہم بدل گئے ہیں اور ہم نے فساد کیا تو اس نے ہمیں نکالا، اب  
اے عرب کی جماعت تمہیں وہاں پر آباد کیا ہے، اب تم اصلاح کرو گے تو ختم اس کے اہل رہو گے، اور اگر تم بدل کر فساد کرو گے  
تو اللہ تعالیٰ تمہیں بھی پہلے لوگوں کی طرح وہاں سے نکال دے گا۔

۶۵۶ . حدثنا عبد الله بن مروان عن ارطاة عن تبع عن كعب قال ثلاث فتن تكون بالشام

فتنة اهل النماء وفتنة قطع الارحام ونهب الاموال ثم يليها فتنة المغرب وهي العمياء

۶۵۶ ﴿عبداللہ بن مروان نے ارطاة سے، انہوں نے تبع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
فرماتے ہیں کہ شام میں تین فتنے ہوں گے ایک فتنہ خواری کا، دوسرا فتنہ رجمی کے کاٹنے کا اور اموال کے لوٹنے کا، پھر اس کے  
ساتھ مغرب کا فتنہ ہوگا جو کہ اعمیاء ہوگا۔

۶۵۷ . حدثني شيخ من البصريين يكنى ابا هارون عن شعبة بن الحجاج عن معاوية بن

قره عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا هلك اهل الشام فلا خير في امتي

۶۵۷ ﴿ابو ہارون بصری نے شعبہ بن الحجاج سے، انہوں نے معاویہ بن قرہ سے، وہ اپنے باپ سے روایت کرتے  
ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب اہل شام ہلاک ہو جائیں گے تو میری امت میں کوئی بھلائی نہ ہوگی۔

۶۵۸ . حدثنا الوليد بن مسلم عن محمد بن ايوب سمع اباہ سمع ابن فاتك الاسدي

يقول اهل الشام موطأ الله في ارضه ينظم بهم ممن يشاء من عباده وحرام على منافقهم



أن يظهروا على مؤمنهم ولا يموتوا الا غما وهما

۶۵۸ ﴿ الوليد بن مسلم نے محمد بن ایوب سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ابن فاک الاسدی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اہل شام اللہ تعالیٰ کا کوڑا ہے جس کے ذریعے اپنے بندوں میں سے جسے چاہے سزا دیتا ہے، اور اس کے منافقین پر حرام ہے کہ ان کے مؤمنین پر غالب آجائیں، اور انہیں موت نہیں مگر غم اور فکر میں۔

○ ○ ○

۶۵۹. حدثنا الوليد عن اسماعيل بن رافع عن عمن حدثه عن ابن مسعود رضي الله عنه

قال كل فتنة سوى حتى تكون بالشام فاذا كانت بالشام فهي الصلح وهي الظلمة

۶۵۹ ﴿ الوليد نے، اسماعیل بن رافع سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر فتنہ معمولی ہوگا مگر جب کہ وہ شام میں ہوگا تو وہ فتنہ سیاہ اندھیرا بن جائے گا۔

○ ○ ○

۶۶۰. حدثنا عبد الوهاب الثقفي عن ايوب عن ابي قلابه عن كعب قال لا تزال الفتنة

مؤامرا بها ما لم تبدوا من الشام

۶۶۰ ﴿ عبدالوہاب الثقفی نے ایوب سے، انہوں نے ابی قلابہ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتنہ ہمیشہ اتنا اہم نہ ہوگا جب تک وہ شام سے ظاہر نہ ہو جائے، وہاں تو وہ اندھا فتنہ ہوگا۔

○ ○ ○

۶۶۱. قال عبد الوهاب وحدثني المهاجر ابو مغلدة عن ابي العالية قال ايها الناس لا

تعدوا الفتن شيئا حتى تأتي من قبل الشام وهي العمياء

۶۶۱ ﴿ عبدالوہاب اور المهاجر ابو مغلدة روایت کرتے ہیں کہ، ابو عالیہ فرماتے ہیں کہ اے لوگو! فتنوں کو نگین نہ سمجھو جب تک

وہ شام کی طرف سے نہ آئے، شام کا فتنہ کو تو اندھا ہوگا۔

○ ○ ○

۶۶۲. حدثنا الوليد بن مسلم عن عبد الجبار بن رشيد الأزدي عن أبيه عن ربيعة

القصير عن تبع عن كعب قال الغربية هي العمياء

۶۶۲ ﴿ الوليد بن مسلم نے عبد الجبار بن رشيد الأزدي سے، وہ اپنے والد سے، وہ ربیعہ القصیر سے، وہ تبع سے روایت

کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غربی فتنہ اندھا ہوگا۔

○ ○ ○

۶۶۳. عن ابن المبارك اخبر معمر عن الزهري عن صفوان بن عبد الله أن رجلا قال

يوم صفين اللهم العن أهل الشام فقال له علي رضي الله عنه ما لا تسب أهل الشام جم

غفير فان لهم الأبدال

۶۶۳ ﴿ ابن المبارک معمر سے، وہ الزہری سے روایت کرتے ہیں کہ صفوان بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے



ہیں کہ ایک شخص نے جنگ صفین کے موقع پر کہا کہ شام والوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو، تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے کہا کہ تمام شام والوں کو برا نہ کہو! بے شک اُن میں ابدال ہیں۔

○ ○ ○

۶۶۴. حدثنا عبد القدوس وعمر بن الحارث قال حدثنا عبد الله بن سالم الحمصي عن علي بن أبي طلحة عن كعب قال ان الله تعالى خلق الدنيا بمنزلة الطائر لجعل الجناحين المشرق والمغرب وجعل الرأس الشام وجعل رأس الرأس حمص وفيها المنقار فاذا نقص المنقار الناس وجعل الجوز دمشق وفيها القلب فاذا تحرك القلب تحرك الجسد وللرأس ضربتان ضربة من الجناح المشرقي وهي على دمشق وضربة من الجناح الغربي وهي على حمص وهي انقلها لم يقل الرأس على الجناحين ليشغلها ريشة ريشة

۶۶۴. عبد القدوس اور عمرو بن الحارث نے عبد اللہ بن سالم الحمصی سے، انہوں نے علی بن ابی طلحہ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو پرندے کی طرح بنایا ہے۔ اس کے دوہرے شرق اور مغرب ہیں، لہذا اس کا سر شام ہے اور سر کا سر حمص ہے اور اس میں اس کی چونچ ہے جب چونچ ٹوٹے گی تو لوگ ٹوٹیں گے، اس کا پیٹ دمشق ہے اور اس میں اس کا دل ہے جب دل حرکت کرتا ہے تو جسم حرکت کرتا ہے اور سر دوڑا کرتا ہے ایک ڈار اس کا مشرق پر ہوتا ہے تو یہ وار دمشق پر پڑتا ہے اور دوسرا غربی پر ہوتا ہے تو یہ حمص پر واقع ہوتا ہے، اور یہ اس سے بھاری ہوتا ہے پھر وہ سر دونوں پروں پر متوجہ ہو جاتا ہے، اور اس کے ایک ایک بال کو نوچتا ہے۔

○ ○ ○

۶۶۵. وحدثنا بقية وأبو المغيرة عن صفوان بن عمرو عن سواد السكسكي عن سليمان بن حاطب الحميري قال ليكونن بالشام فتنة يردد فيها كما يردد الماء في السقاء تكشف عنكم وأنتم نادمون عن جوع شديد فيكون ربح الجنز فيها أطيب من ربح المسك

۶۶۵. بقیہ اور ابو المگیرہ نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے سواد السکسکی سے روایت کی ہے کہ سلیمان بن حاطب الحمری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ شام میں فتنہ ہوگا جو بار بار اس میں ایسے لوٹ کر آئے گا جیسے پانی اپنی مٹکیزے میں بار بار لوٹ کر آتا ہے۔ وہ فتنہ تم سے اس حال میں دور ہوگا کہ تم نادم ہو گے، شدید بھوک ہوگی یہاں تک کہ کمال کی خوشبو مشک کی خوشبو سے زیادہ بھلی لگے گی۔

○ ○ ○

۶۶۶. أخبرنا عن عبد الرحمن بن يزيد عن أبي عبد رب عن نبيع قال اذا رأيت بالشام لصور

البعض رؤسها الى السماء وغرس فيها الشجر مالم يهرس في زمن نوح فقد نزل بك الامر

۶۶۶. عبد الرحمن بن یزید نے ابو عبد رب سے روایت کی ہے کہ نبيع نے کہا کہ اگر آپ نے بالشام لصور کے سر آسمان کی طرف اٹھے ہوئے ہیں، اور اس میں ایسے درخت ہوئے جائیں جو نوح علیہ السلام کے زمانے میں نہ ہوئے تھے تو سمجھ جا کہ تم پر آفت آ چکی ہے۔



۶۶۷. حدثنا الحكم بن نافع عن صفوان بن عمرو عن شريح بن عبيد عن كعب قال

رأس الأرض الشام وجناحا مصر والعراق والذئاب الحجاز وعلى الذئاب يسلم الباز

۶۶۷. الحكم بن نافع نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعبؓ فرماتے

ہیں کہ زمین کا سرشام ہے اس کے دوہندہ مصر اور عراق ہیں اس کی دُم حجاز ہے اور دُم کے تل بوتے پر باز اڑتا ہے۔

○ ○ ○

۶۶۸. حدثنا ابن وهب عن عبد الله بن عمر عن أبي النضر عن كعب قال لا يزال للناس

مدة حتى يقرع الرأس فإذا قرع الرأس يعني الشام هلك الناس قبل لكعب وما قرع

الرأس قال الشام يخرب

۶۶۸. ابن وہب نے عبد اللہ بن عمر سے، انہوں نے ابی النضر سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ

عنه فرماتے ہیں کہ لوگوں کے لئے ہمیشہ مہلت ہوگی جب تک کہ سر پھٹنے نہ لگے۔ جب سر یعنی ملکِ شام پھٹے گا تو لوگ ہلاک

ہو جائیں گے۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ سر کے پھٹنے کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا کہ شام تباہ ہو جائے گا۔

○ ○ ○

۶۶۹. حدثنا ابن وهب عن معاوية بن صالح عن عبد الرحمن بن جبیر عن أبيه عن

كعب قال تخرب الأرض قبل الشام بأربعين عاما

۶۶۹. ابن وہب نے معاویہ بن صالح سے، انہوں نے عبد الرحمن بن جبیر سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے

ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ باقی زمین شام سے چالیس (40) سال پہلے تباہ ہو جائے گی۔

○ ○ ○

۶۷۰. حدثنا ابن عبد الوارث عن حماد بن سلمة عن أبي هارون العبدی عن نوف

البحالی قال البصرة ومصر جناحا الأرض فإذا خربا وقع الأمر

۶۷۰. ابن عبد الوارث نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے ابو ہارون العبدی سے روایت کی ہے کہ نوف البکالی رحمہ

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بصرہ اور مصر زمین کے دو پر ہیں جب یہ تباہ ہو جائیں گے تو اس وقت آفت آجائے گی۔

○ ○ ○

حدثنا ابن عبد الوارث عن حماد بن سلمة عن أبي المهزم سمع أبا هريرة رضي الله عنه

يقول مثلت الدنيا على طائر فالبصرة ومصر جناحان وإذا خربا وقع الأمر

۶۷۱. ابن عبد الوارث نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے، ابی المہزم نے، ابی ہریرہؓ فرماتے

ہے کہ دنیا کی مثال پرندے کی طرح ہے، بصرہ اور مصر دوہندہ ہیں، جب یہ خراب ہو جائیں گے تو آفت آجائے گی۔

○ ○ ○

۶۷۲. حدثنا ضمام بن اسماعيل سمع أبا قبيل يذكر عن عبد الله بن عمرو قال تكون

بالشام فتنة ترتفع فيها رشاها وأشرالها ثم يكثر سفهاؤهم وسفلتهم فيها حتى يستعبد



رؤسازہم کما کالوا يستعدوہم قبل ذلک

۶۷۲؎ ضمام بن اسعیل نے ابو قبیل سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عمرو رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ شام میں فتنہ ہوگا پہلے وہاں کے سمجھدار اور عزت دار لوگ ہلند ہو جائیں گے۔ پھر ان کے بے وقوف اور بچ لوگ زیادہ ہو جائیں گے، جو اپنے سرداروں کو غلام بنالیں گے جیسا کہ سرداروں نے ان کو پہلے غلام بنایا تھا۔

○ ○ ○

۶۷۳؎ حدثنا ابن المبارک وعبدالرزاق عن معمر عن رجل عن معبد بن المسیب قال

تكون بالشام فتنة كلما سكنت من جانب طمت من جانب فلا تنعاهى حتى ينادي مناد من

السماء ان اميركم فلان

۶۷۳؎ ابن المبارک اور عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ سعید بن المسیب رحمہ

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ شام میں فتنہ ہوگا جو ایک طرف سے قحطی کا تو دوسری طرف سے پھوٹ پڑے گا۔ پھر ختم نہ ہوگا یہاں تک کہ آواز دینے والا آسمان سے آواز دے گا کہ تمہارا امیر فلاں شخص ہے۔

○ ○ ○

۶۷۴؎ حدثنا عبيد بن واقد القيسي عن محمد بن عيسى الهذلي عن محمد بن

المنكدر عن جابر بن عبد الله عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال سمعت رسول الله

صلى الله عليه وسلم يقول خلق الله تعالى ألف أمة ستمائة في البحر وأربع مائة في البر

وأول شيء من هذه الأمم هلاك الجراد فإذا هلكت تناهت مثل النظام إذا قطع ملكه

۶۷۴؎ عبيد بن واقد القيسي نے محمد بن عیسیٰ الہذلی سے انہوں نے محمد بن المنکدر سے، انہوں نے جابر بن عبد اللہ

سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار

(1000) امتیں پیدا کی ہیں، چھ سو (600) سندرمیں ہے اور چار سو (400) خشکی میں ہے، ان سب میں سے بڑی ختم ہوگی، جب

بڑی جیسے ہار کا دھاگہ ٹوٹ جاتا ہے تو موتی تیزی سے گر جاتے ہیں۔

○ ○ ○

۶۷۵؎ حدثنا عثمان بن كثير عن محمد بن مهاجر قال حدثني أبو بشر عبد الله بن

عبد الرحمن عن أبي المضاء الكلاعي عن سليمان بن حاطب الحميري قال حدثني رجل

من أربعمائة سنة سمع كعباً يقول إذا ثارت فتنة فلسطين فرود في الشام ترد الماء في

القربة لم تنجلي حين تنجلي وأنتم قليل نادمون

۶۷۵؎ عثمان بن کثیر نے محمد بن مهاجر سے، انہوں نے ابو بشر عبد اللہ بن عبد الرحمن سے، انہوں نے ابی المضاء الکلاعی

سے روایت کی ہے کہ سلیمان بن حاطب الحمیری رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھے چالیس (40) سال سے ایک آدمی یہ حدیث

سناتا تھا کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب فلسطین کا فتنہ اٹھے گا، تو وہ بار بار شام میں لوٹے گا جیسے پانی مکینزہ میں

لوٹتا ہے، پھر وہ اپنے وقت پر زور ہوگا۔ اس وقت تم بہت کم ہو گے اور نادام ہوں گے۔



۶۷۶. قال محمد بن مهاجر وحدثني بن ميمون عن صفوان بن عمرو عن أبي هريرة رضي الله عنه قال الفتنة الرابعة عمياء مظلمة تمور موز البحر لا يبقى بيت من العرب والعجم الا ملائكة ذلا وخوفا تطيف بالشام وتعشى بالعراق وتخط بالجزيرة بيلها ورجلها تمرک الامة فيها عرک الامة فيها عرک الاديهم ويشد فيها البلاء حتى ينكر فيها المعروف ويعرف فيها المنكر لا يستطيع احد يقول مه مه ولا يرفعونها من ناحية الا لفتقت من ناحية يصبح الرجل فيها مؤمنا ومسي كافرا ولا يتجو منها الا من دعا كدعاء الفرق في البحر تدوم النسي عشر عاما تنجلي حين تنجلي وقد انحسرت الفرات عن جبل من ذهب ليقتلون عليها حتى تقتل من كل تسعة تسعة

۶۷۶ محمد بن مهاجر نے ابن ميمون سے، انہوں نے صفوان بن عمرو سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ چوتھا فتنہ اندھا تاریک ہوگا، سمندر کی طرح ٹھانٹیں مارے گا عرب و عجم کا کوئی گھر نہ بچے گا۔ مگر یہ اُسے ذلت اور خوف سے بھر دے گا، شام میں گھوڑے گا اور عشاء کے وقت عراق میں ہوگا، اور جزیرہ کو اپنے ہاتھوں اور ٹانگوں سے روند ڈالے گا اس میں آتش کو کھال کی طرح پھوڑ دیا جائے گا، اس میں مصائب سخت ہو جائیں گے، یہاں تک کہ اچھائیوں پر انکار کیا جائے گا، اور برائیوں کی تعریف ہوگی، کسی میں یہ طاقت نہ ہوگی کہ وہ کہے کہ مت کرو! مت کرو! وہ اُسے ایک طرف سے روکیں گے تو دوسری طرف سے پھوٹ پڑے گا، اس میں انسان صبح کو مؤمن اور شام کو کافر ہوگا۔ اس میں کوئی بھی نجات نہ پائے گا سوائے اس شخص کے جو ڈوبتے ہوئے شخص کی طرح دُعا کرے، وہ بارہ (12) سال رہے گا۔ پھر اپنے وقت پر دور ہوگا، اور دریائے فرات کا پانی سونے کے ایک پہاڑ سے ہٹ جائے گا، لوگ اس پہاڑ کے لئے ایک دوسرے کو قتل کریں گے، یہاں تک کہ نو (9) میں سے سات (7) قتل ہو جائیں گے۔

۶۷۷. حدثنا ضمرة عن رجاء بن أبي سلمة عن ابن عون عن ابن سيرين أنه كان اذا جلس قال هل جاءكم شيء من قبل خراسان هل جاءكم شيء من قبل الشام قال ضمرة قال ابن شاذب عن ابن سيرين أنه قال أما لبنات العلاء بن زياد من يخرجهن من الشام فانا كنا نتحدث أنه يكون بالشام فتنة

۶۷۷ ضمیرہ نے، رجاء بن ابی سلمہ سے، انہوں نے ابن عون سے روایت کی ہے کہ ابن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ، جب تشریف فرما ہوتے تو پوچھتے کیا تمہارے پاس شام یا خراسان کی کوئی خبر پہنچی ہے؟ حضرت ضمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن شاذب رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ابن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ کوئی ملاء بن زیاد کی بیٹیوں کو شام سے نکال کر لاسکتا ہے؟ اس لئے کہ ہم یہ بات کیا کرتے تھے کہ شام میں فتنہ ہوگا۔



## ما یدکر من غلبة سفلة الناس وضعفائهم نیچ اور کمزور لوگوں کے غلبہ کا تذکرہ

۶۷۸. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن بكر بن سواده قال قدم بنو خثعم على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ما رأيتم قالوا لا شيء قال لتخبرني قالوا رأينا حمارا قد علتة قوائمه قال فما أولتم قالوا قلنا نعلو سفلة الناس وسقاطهم ويتضع أشرافهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فانه كما أولتم

۶۷۸. رشدين نے ابن لہیعہ سے روایت کی ہے کہ بکر بن سوادہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنو خثعم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے کہا کہ تم نے کیا دیکھا؟ انہوں نے عرض کیا کہ کچھ نہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ضرور بتاؤ؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہم نے ایک گدھا دیکھا جس کی ٹانگیں اٹھی ہوئی تھیں، آپ ﷺ نے پوچھا کہ تم نے اس سے کیا سمجھا؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہم نے سمجھا کہ نیچ اور گرے پڑے لوگ غالب آ جائیں گے، اور معزز لوگ ماتحت ہو جائیں گے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ ایسا ہی ہوگا جیسا کہ تم نے تاویل کی۔

○ ○ ○

۶۷۹. حدثنا ضمام عن أبي قبيل عن عبد الله بن عمرو قال تكون بالشم فتنة ترتفع فيها ريساهم وأشرافهم ثم لا ياتي عليها الا قليل حتى ترتفع فيها سفهاؤهم وسفلتهم حتى يستعبدوا ريساهم وأشرافهم كما كانوا يستعبدونهم من قبل ذلك

۶۷۹. ضمام نے ابو قبیل سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ شام میں فتنہ ہوگا جس میں سمجھدار اور معزز لوگ ہلند ہوں گے، پھر ان پر زیادہ زمانہ نہیں گزرے گا مگر یہ کہ ان کے بے وقوف اور نیچ لوگ ہلند ہو جائیں گے جو سمجھدار اور معزز لوگوں کو غلام بنائیں گے، جیسا کہ انہوں نے ان کو اس سے پہلے غلام بنا رکھا تھا۔

○ ○ ○

۶۸۰. حدثنا بقية بن الوليد وأبو المغيرة عن صفوان عن شريح ابن عبيد عن كعب قال وددت أن كل در على وجه الأرض سار فطر انا ثم قال ان الناس لا ينتهون حتى يتخذ الغنم ويحبسونها ويتباروا فيها حتى اذا كثرت خرجوا من المدن والجماعات والمساجد فبدوا بها فلم يبعث الله نبيها ولا جعل خلافة ولا ملكا الا في أهل القرى والحضرارة وكانوا لا يظلمون أن يجعلها في أهل عمود ولا بدو فاذا رأى الله رغبهم عن الجماعات والمساجد ابتعث الله عليهم مما ملكت أيماهم ألواما بنا طقولهم بالعربية ويضربونهم بالمشرفية حتى يعودوا الى الجماعة والمساجد فلا تستكثروا من مبي المعجم ولو سلطت على ما في أيديكم من مبيهم لقتلت من كل عشرة تسعة وانظروا الى العشر الباقي فانهم الى وادي الشجر ووادي العرج أو وادي العرعر فوالله لن يبقوا لكم



## لموت علیکم العیش

۶۸۰ ﴿بقیہ بن الولید اور ابوالخیرہ سے، انہوں نے صفوان سے، انہوں نے شریح ابن عبید سے، روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں چاہتا ہوں کہ زمین پر جتنا دودھ ہے وہ پیپ بن جائے۔ پھر فرمایا بے شک لوگ بکریاں پالتے اور ان کا دودھ دوتے رہیں گے، اور وہ اس کے سلسلے میں ایک دوسرے پر فخر کریں گے۔ جب بکریاں زیادہ ہو جائیں گی تو یہ لوگ شہروں سے، جماعت سے، اور مساجد سے نکل کر دیہات کی زندگی اختیار کر لیں گے، اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو مبعوث نہیں فرمایا اور نہ خلافت اور بادشاہت رکھی مگر ہستی اور شہر والوں میں، اور انہیں بھی یہ توقع نہ تھی کہ اللہ تعالیٰ ان چیزوں کو خیموں اور دیہات والوں میں رکھیں گے، جب اللہ تعالیٰ دیکھے گا کہ لوگوں نے مسجدوں اور جماعتوں سے منہ پھیر لیا ہے تو وہ ان کے خلاف ان کے غلاموں کو اٹھائے گا۔ جو ان کے ساتھ عربی میں گفتگو کریں گے اور ذلت کی مار دیں گے جس سے وہ لوگ جماعت اور مسجد کی طرف لوٹ آئیں گے، لہذا تم عجمی قیدیوں میں اضافہ نہ کرو! اگر مجھے تمہارے غلاموں پر مسلط کر دیا جائے تو میں دس (10) میں سے نو (9) کو قتل کر دوں، اور باقی ایک فیصد پر غور کروں اور پھر اُسے بھی وادی الشجر یا وادی العرج یا وادی الحرہ کی طرف جلا وطن کر دوں، اللہ کی قسم! یہ تمہارے ساتھ ہرگز وفاداری نہیں کریں گے یہاں تک تمہاری زندگی کو موت میں بدل دیں۔

○ ○ ○

۶۸۱. حدثنا أبو المصبر عن ابن عباس عن عبد الرحمن بن نجيح القرشي عن أبي الزاهرية قال كيف بكم إذا دخل أهل باديئكم لشاركوكم في أموالكم لا تمتنعون منهم حتى يقول القائل طال ما كنتم في النعمة ونحن في الشقوة

۶۸۱ ﴿ابوالخیرہ نے ابن عباس سے، انہوں نے عبدالرحمن بن نجیح القرشی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ابوالزاهر یہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تمہاری کیا حالت ہوگی جب دیہاتی تم پر داخل ہوں گے اور تمہارے مالوں میں تمہارے ساتھ شریک ہو جائیں گے اور تم انہیں روک نہ سکو گے؟ اس وقت کہنے والے کہیں گے کہ طویل مدت تک تم لوگ نعمتوں میں رہے اور ہم تکلیف اور پریشانی میں رہے۔

○ ○ ○

۶۸۲. قال عبد الرحمن بن نجيح وأخبرني يحيى بن جابر قال لن تزالوا بخير ما استطنى عنكم أهل بلدكم ولن تزالوا بخير ما وجدتم ظهرا تحملو عليه

۶۸۲ ﴿عبدالرحمن بن نجیح کہتے ہیں یحییٰ بن جابر کہ تم ہمیشہ خیر میں رہو گے جب تک یہ دیہاتی تم سے بے نیاز ہیں اور تم ہمیشہ بھلائی میں رہو گے جب تک تم سواری پاؤ جس پر تم بوجھ لاؤ سکو۔

○ ○ ○

۶۸۳. قال ابن عباس وأخبرني الأزهري وأشد عن أبي الزاهرية قال ليس من أهل ذمتكم قوم أشد عليكم في تلك البلاء من أهل الشرقية أصحاب الملح والغسول ان المرأة من نساءهم لتظعن باصبعها في بطن المرأة من نساء المسلمين وتقول جزينا



## شماتۃ بہا تقول اعطوا الجزیۃ

۶۸۳۔ ابن عیاش نے راشد الاذہری سے روایت کی ہے کہ ابو الزاہریہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان مصائب کے دور میں ذمیوں کی کوئی قوم تم پر اتنی سخت نہ ہوگی جتنے یہ مشرق کے رہنے والے ہیں جو تمک اور دھونے کا کام کرتے ہیں، ان کی عورتوں میں سے کوئی عورت کسی مسلمان عورت کے پیٹ میں انگلی ڈال کر کہے گی کہ جزیہ دواؤہ یہ بات مسلمان عورت کی بد حالی پر خوش ہو کر کہے گی۔

○ ○ ○

۶۸۴۔ قال ابن عیاش وأخبرني داود بن عبد الرحمن عن قيس بن عاصم الثقفي عن ابن المسيب قال قلت لو خرجت مع قومك فقال معاذ الله أن أترك خمسا وعشرين ومائة صلاة إلى خمس صلوات لم قال سعيد سمعت كعب الأحمار يقول ليت هذا اللبن عاد قطرانا قيل لم ذاك قال ان قريشا اتبعوا أذنان الابل لي الشعاب وان الشيطان مع الواحد وهو من الاثنين أبعد

۶۸۴۔ ابن عیاش نے داؤد بن عبد الرحمن سے، انہوں نے قیس بن عاصم الثقفی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ابن المسیب رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہا کہ آپ بھی اپنی قوم کے ساتھ چلے جاتے، تو ابن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کی پناہ! میں ایک سو پچیس نمازوں کا ثواب چھوڑ کر پانچ نمازوں کا ثواب لوں! پھر حضرت سعید ابن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ کاش! یہ دودھ پیپ بن جائے! کسی نے پوچھا کہ ایسا کیوں؟ فرمایا کہ اس لئے کہ قریش گھاٹیوں میں اونٹوں کی دھیس پکڑ کر بیٹھ جائیں گے۔ بے شک شیطان دو کی نسبت ایک کے زیادہ نزدیک ہوتا ہے۔

۶۸۵۔ حدثنا الحكم بن نافع عن كثير بن مرة عن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله ﷺ لن تنفكوا بخير ما استغنى أهل بدوكم عن أهل حضركم فإذا أتوكم لم تمتعوا منهم لكثرة من يسئل عليكم يقولون طال ما جعنا وشبعتم وطال ما شقينا ونعمتم فواصونا اليوم

۶۸۵۔ الحكم بن نافع نے کثیر بن مرزہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم ہر گز خیر سے جدا نہ ہو گے جب تک تمہارے گاؤں والے تمہارے شہر والوں سے بے نیاز ہیں۔ جب دیہات والے آجائیں گے تو تم انہیں روک نہ سکو گے۔ وہ کہیں گے لے عرصہ تک ہم بھوکے رہیں اور تم میر رہے اور طویل عرصہ تک ہم تکلیفوں میں رہے اور تم راحت میں رہے، آج ہماری ساتھ برابری کرو!

○ ○ ○

۶۸۶۔ حدثنا ابن وهب عن يحيى بن عبد الله بن سالم عن عبد الله بن عمر عن الحسن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لتأمرن بالمعروف وتنهن عن المنكر أو ليهعن الله عليكم المعجم للبهز بن ربابكم ولياكلن لبنكم وليكونن أسد لا يفرون

۶۸۶۔ ابن وہب نے یحییٰ بن عبد اللہ بن سالم سے، انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے



کہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم ضرور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو، ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر عجمیوں کو بھیج دے گا جو تمہاری گردنیں ماریں گے اور تمہارا مال غنیمت کھائیں گے، اور وہ شیر بن جائیں گے اور بھائیں گے۔

○ ○ ○

۶۸۷۔ حدثنا ابن عیینة عن مجالد عن عامر قال سمعت محمد بن الأشعث يقول ما

من شيء الا يبدال منه حتى ان النوك ليكون له دولة على الكيس

۶۸۷۔ ابن عیینہ، مجالد سے، وہ عامر سے روایت کرتے ہیں کہ محمد بن الأشعث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہر چیز کے لئے حکومت ہوگی یہاں تک کہ بے وقوف کی حکومت عقلمند پر ہوگی۔

○ ○ ○

۶۸۸۔ حدثنا ابو أسامة عن مجالد عن عامر عن محمد بن الأشعث يقول ما من الأبدال

منه حتى ان النوك ليكون لهم دولة وحتى ان للحق على الحكم دولة

۶۸۸۔ ابوالسامہ، مجالد سے، وہ عامر سے روایت کرتے ہیں کہ محمد بن الأشعث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہر چیز کی حکومت آئے گی یہاں تک کہ بے وقوفوں کی بھی حکومت آئے گی، اور ان کو فیصلے کرنے کا اختیار ہوگا۔

○ ○ ○

۶۸۹۔ حدثنا محمد بن عبد الله التيهري عن عبد السلام بن مسلمة عن ابي قبيل عن

عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما قال لكل شيء دولة تصيبه فللأشراف

على الصعاليك دولة ثم للصعاليك وسفلة الناس دولة في آخر الزمان حتى يبدال لهم من

أشراف الناس فإذا كان ذلك فرويدك الدجال ثم الساعة والساعة أدهى وأمر

۶۸۹۔ محمد بن عبد اللہ التیہری نے عبد السلام بن مسلمہ سے، انہوں نے ابی قبیل سے روایت کی ہے کہ حضرت

عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہر چیز کے لئے حکومت ہے جو اسے مل کر رہے گی، امیروں کی غریبوں پر حکومت

ہوگی آخری زمانہ میں پھر غریبوں اور گھٹیا لوگوں کی حکومت ہوگی یہاں تک ان کی حکومت معزز لوگوں پر بھی ہوگی۔ جب یہ حالت ہو

جائے۔ تو پھر دجال کے خروج سے ڈرو! پھر قیامت سے، اور قیامت تو بڑی آفت اور بہت کڑی شے ہے۔

○ ○ ○

۶۹۰۔ حدثنا ابن لمير عن طلحة عن عطاء عن ابن عباس رضي الله عنه في قوله

عز وجل لنقصها من أطرافها قال زهاب خیارها

۶۹۰۔ ابن نمیر، طلحہ سے، وہ عطاء سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اللہ عز وجل

کے فرمان: ﴿لَنَقُصَّهَا مِنْ أَطْرَافِهَا﴾

کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب ہے اچھے لوگوں کا ختم ہو جانا۔

○ ○ ○



۶۹۱. حدثنا محمد بن حمير عن عمرو بن قيس سمع عبد الله بن عمرو يقول ان من

أشراط الساعة أن توضع الأجبار وترفع الأشرار ويسود كل قوم منافقوهم

﴿۶۹۱﴾ محمد بن حمیر نے عمرو بن قیس سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ

قیامت کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ بڑے لوگ ماتحت ہو جائیں گے اور شریر لوگ بلند ہو جائیں گے، اور ہر قوم کا سردار ان میں سے منافق آدمی ہوگا۔

○ ○ ○

۶۹۲. حدثنا توبة بن علوان عن سماك بن حرب عن عبد الله بن عمرو عن حليفة بن

اليمان رضي الله عنه قال لا تقوم الساعة حتى يقوم على الناس من لا يزن شعيرة يوم القيامة

﴿۶۹۲﴾ توبہ بن علوان نے سماک بن حرب سے، انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن

الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت قائم نہ ہوگی جبکہ لوگوں کا امیر ایسا شخص نہ بنے گا جس کا وزن قیامت کے دن اس کے دانے کے برابر بھی نہ ہوگا۔

○ ○ ○

۶۹۳. حدثنا ابن أبي حازم عن أبيه عن عمارة بن عمرو عن عبد الله بن عمرو

رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كيف يكف بكم وزمان يهرهل الناس غربة

فلا تبقى له حثالة من الناس فإذا كان ذلك فخذوا ما تعرفون وذروا ما تنكرون وأقبلوا

على أمر خاصتكم وذروا أمر العوام

﴿۶۹۳﴾ ابن ابی حازم اپنے والد سے، وہ عمارۃ بن عمرو بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ

عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہاری کیا حالت ہوگی جب زمانہ لوگوں کو چھانے گا اور بھوسہ کی طرح کے ریزی

لوگ باقی رہ جائیں گے، جب یہ حالات ہوں تو جو تم جانتے ہو اُسے پکڑ لینا اور جو تمہیں عجیب لگے اُسے چھوڑ دینا اور اپنے اچھے لوگوں

کی طرف متوجہ ہو جانا، اور عوام کے معاملے کو چھوڑ دینا۔

○ ○ ○

۶۹۴. حدثنا بقية عن صفوان بن عمرو عن سمع عبد الله بن قيس قال كنا نسمع أنه

كان يقال كيف أنتم وزمان إذا رأيت العشرين رجلا أو أكثر لا يرى فيهم رجلا يهاب في الله

﴿۶۹۴﴾ بقیہ نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہما رحمہ اللہ تعالیٰ

فرماتے ہیں کہ ہم سنتے تھے کہ کہا جاتا تھا کہ اس زمانہ میں تمہاری کیا حالت ہوگی جب تو بیس (20) یا اس سے زیادہ آدمیوں کو دیکھو

کے مکران میں کوئی ایسا آدمی نظر نہ آئے گا جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہو۔

○ ○ ○

۶۹۵. حدثنا بقية بن الوليد عن معاوية بن يحيى بن سعيد التميمي عن أبي لبل بن

عقبة بن عامر رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لانا أخوف على



امنی فی اللہ اخوف منی علیہم فی الخمر قالوا وکیف یا رسول اللہ قال یحبون اللہ  
لیتباعدون من الجماعات ویضیعونها

۶۹۵ ﴿بقیہ بن الولید نے، معاویہ بن یحییٰ بن سعید الثقفی سے، انہوں نے ابو قبیل سے روایت کی ہے کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں اپنی امت کے حوالے سے شراب سے زیادہ دودھ کے بارے میں ڈرتا ہوں۔ عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ کیسے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا لوگ دودھ سے محبت کریں گے اور جماعت سے دور ہو جائیں گے اور اُسے ضائع کر دیں گے۔

○ ○ ○

۶۹۶. حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن مسنان عن أبي الزاهرية عن كثير بن مرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أشراط الساعة أن يملك من ليس أهل أن يملك ويرفع الوضع ويرفع الرافع

۶۹۶ ﴿الحکم بن نافع نے سعید بن مسنان سے، انہوں نے ابو الزاہریہ سے روایت کی ہے کہ کثیر بن مرہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کی علامتوں میں سے یہ ہے کہ بادشاہ وہ ہوگا جو بادشاہ بننے کا اہل نہ ہوگا اور گھٹیا آدمی بلند ہو جائے گا، اور بلند آدمی نیچے ہو جائے گا۔

○ ○ ○

۶۹۷. حدثنا ابن وهب عن موسى بن أيوب عن سليط بن شعبة الشعثاني عن أبيه عن كريب عن كعب قال إذا رأيت العرب تهاوت بأمر قریش لم رأيت الموالی تهاوت بأمر العرب لم رأيت مسلمة الأرضین تهاوت بأمر الموالی فقد غشيتك أشراط الساعة قال كريب فقلت له يا أبا اسحاق إن حذيفة حدثنا بالأحمرین قال ذاک اذا منعت الأقالام والوسائد

۶۹۷ ﴿ابن وہب نے، موسیٰ بن ایوب سے، انہوں نے سلیط بن شعبہ الشعثانی سے، وہ اپنے والد سے، وہ کرب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تو دیکھے کہ عرب والے قریش کے معاملے کی اہانت کر رہے ہیں، اور آزاد کردہ غلام عرب کے معاملے کی توہین کر رہے ہیں، پھر تو انہیں دیکھے جنہیں زمین حوالے کی گئی کہ وہ آزاد کردہ غلاموں کی اہانت کرتے ہیں تو تجھے قیامت کی علامات نے آیا۔ حضرت کرب رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اے ابو اسحاق! حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں دوسرے نبیوں کی بھی حدیث بتائی تھی؟ فرمایا کہ یہ اس وقت ہوگا جب قلم اور نیچے روک دیئے جائیں گے۔

○ ○ ○



## المعقل من الفتن

## فتنوں میں جائے پناہ

۶۹۸. حدثنا الوليد ورشدین عن ابن لهيعة قال حدثني أبو زرعة ابن زهير عن عمار بن

ياسر رضي الله عنه قال اذا رأيتم الشام اجتمع امرها على ابن أبي سفيان فالحقوا بمكة

۶۹۸. الوليد اور رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو زرہ سے، انہوں نے ابن زہر رضی اللہ عنہ سے روایت

کی ہے کہ، حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم دیکھو کہ شام والے المسلمان کے بیٹے پر قتل ہو گئے ہیں تو تم مکہ میں آ کر رہنا۔

○ ○ ○

۶۹۹. حدثنا الوليد ورشدین عن ابن لهيعة عن أبي قهيل عن أبي رومان عن علي رضي

الله عنه قال اذا ظهر أمر السفيناني لم ينج من ذلك البلاء الا من صبر على الحصار

۶۹۹. الوليد اور رشدین ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قہیل سے، انہوں نے ابو رومان سے روایت کی ہے کہ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سفینیانی کا معاملہ ظاہر ہوگا تو اس سے کوئی نجات نہ پاسکے گا سوائے اس شخص کے جو محاصرے پر صبر کرے۔

○ ○ ○

۷۰۰. حدثنا محمد بن حمير عن الصقر بن رستم قال سمعت معبد بن

مهاجر الوصافي يقول اذا كانت فتنة المغرب فشدوا قبل لعالمكم الى اليمن فانه لا

يحرزكم منها ارض غيرها

۷۰۰. محمد بن حمیر نے، الصقر بن رستم سے روایت کی ہے کہ، سعید بن مهاجر الوصافی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

جب مغرب میں فتنہ ہو تو اپنے جوتوں کے لیے ہانڈہ لینا اور یمن چلے آنا کیونکہ اس فتنے سے تمہیں یمن کے علاوہ زمین کا کوئی اور حصہ محفوظ نہیں رکھ سکتا۔

○ ○ ○

۷۰۱. حدثنا يحيى بن معبد العطار حدثنا الحجاج عن عبد الله بن معبد عن طاووس

عن ابن عباس رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا الطقت فتنة من

المغرب واخرى من المشرق فالتفوا بطن الشام لبطن الارض يومئذ خير من ظهرها

۷۰۱. یحییٰ بن سعید العطار نے الحجاج سے، انہوں نے عبد اللہ بن سعید سے، انہوں نے طاووس سے روایت کی ہے

کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب ایک فتنہ مغرب کا اور دوسرا شرق



کابل جائے تو تم شام چلے جانا، ان دنوں میں زمین کے نیچے چلے جانا اس کی پیٹھ پر رہنے سے بہتر ہے۔

○ ○ ○

۷۰۲. حدثنا بقية بن الوليد عن صفوان عن أبي هزان عن كعب قال بطن الأرض يومئذ

خير من ظهرها

۷۰۲. بقیہ بن الولید نے صفوان سے، انہوں نے ابو ہزان سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتنوں کے دور میں زمین کے اندر کا حصہ اُس کے باہر کے حصے سے بہتر ہوگا۔

○ ○ ○

۷۰۳. حدثنا ضمرة عن يحيى بن أبي عمرو عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا ينجوا منها الا كل غلفي اذا ظهر لم يعرف وان جلس لم يفتقد او رجل دع كدعاء الفرق في البحر

۷۰۳. ضمرہ نے، یحییٰ بن ابی عمرو سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فتنہ سے نجات نہ پائے گا مکروہ غیر معروف شخص جسے کوئی نہ پہچانتا ہو اگر وہ گھر میں بیٹھا رہے تو کوئی اس کی عدم موجودگی کو محسوس نہ کرے، اور یا وہ شخص جو سمندر میں ڈوبے ہوئے شخص کی طرح دُعا کرے۔

○ ○ ○

۷۰۴. حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة عن تبع عن كعب قال اذا كان ذلك فاطلب لنفسك موصعا في نفس وطراغ كحيلة النملة لشتائها وليكن ذلك فيما يجمل ولا يشتهر به والحرز من ذلك وغيره المدينة وما حولها من الحجاز والسواحل اسلم من غيرها.

۷۰۴. عبد اللہ بن مروان نے، ارطاة سے، انہوں نے تبع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب فتنہ واقع ہو جائے تو اپنے لئے ایسی جگہ ڈھونڈ جہاں ٹو فراغت اور آسانی کے ساتھ رہ سکے۔ جیسے چوٹی سر دیوں کیلئے اپنا ایک ٹیل بناتی ہے، وہ جگہ ٹہنی ہو مشہور نہ ہو، مدینہ اور اس کے اطراف میں حجاز کا علاقہ حفاظت کے لئے بہتر ہے، اور ساحل سمندر دوسری جگہوں سے زیادہ محفوظ ہے۔

○ ○ ○

۷۰۵. حدثنا محمد بن حمير عن النجيب بن السري قال مر عيسى بن مريم عليه السلام بهبل الخليل فدعا لأهله ثلاث دعوات فقال اللهم من أتاه من خائف آمن فيه ولا تسلط على أهله السبع واذا أجلبت الأرض لا يجذب

۷۰۵. محمد بن حمیر نے روایت کی ہے کہ النجیب بن السری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا گور جمل غلیل پر ہوا تو انہوں نے وہاں کے رہنے والوں کے لئے تین (3) دعائیں کی کہ:



نمبر 1: اے اللہ! جو ان پر ڈرانے والا آئے تو یہاں کے رہنے والوں کو آمن میں رکھنا۔

نمبر 2: ان پر ذرعوں کو مسلط نہ کرنا۔

نمبر 3: جب زمین سوکھ جائے تو یہ لوگ قحط کا شکار نہ ہوں۔

○ ○ ○

۶۰۶. حدثنا محمد بن حمير عن الوضين بن عطاء أن رسول الله صلى الله عليه وسلم

قال جبل الخليل جبل مقدس وإن الفتنة لما ظهرت في بني السرائيل أوحى الله تعالى إلى

أنبيائهم أن يفرّوا بدينهم إلى جبل الخليل

﴿۷۰۶﴾ محمد بن حمیر کہتے ہیں کہ، ضین بن عطاء رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جبل

خلیل مقدس پہاڑ ہے اور جب بنی اسرائیل میں فتنہ ظاہر ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیائے کرام علیہم السلام کی طرف وحی بھیجی کہ وہ اپنے دین کو بچانے کے لئے جبل خلیل کی طرف چلے جائیں۔

○ ○ ○

۷۰۷. قال ابن حمير وأخبرني محمد بن يزيد الصنعاني عن عمرو بن هانئ العنسي أنه

قال ليلقي أن الرجل من اخواني اتخذ جبل الخليل منزلاً وأغبطه ليل ولم ذاك قال لأنه

سينزله أهل مصر أما يحبس ليلهم وأما يمد ليلهم حتى جبل يتماسحوا الخليل بينهم

بالحبال

﴿۷۰۷﴾ ابن حمیر نے، محمد بن بن یزید الصنعانی سے روایت کی ہے کہ عمیر بن ہانی العنسی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ میرے بھائیوں میں سے ایک نے جبل خلیل پر گھر بنالیا ہے، مجھے اس پر رشک آتا ہے، عرض کیا گیا کہ وہ کیوں؟ فرمایا کہ عنقریب اہل مصر پر آفت آنے والی ہے جس میں یا تو ذریائے نخل کا پانی روک دیا جائے گا یا اس کا سیلاب آئے گا تو یہ اس میں ڈوب جائیں گے، یہاں تک کہ پہاڑ بھی ڈوب جائیں گے، تو اس وقت لوگ جبل خلیل پر پناہ حاصل کریں گے۔

○ ○ ○

۷۰۸. حدثنا أبو عمر عن ابن لهيعة عن عبد الوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن

أبيه عن الحارث عن عبد الله قال لا ينجو من بليها إلا من صبر على الحصار والمقل من

السفاهي باذن الله تعالى ثلاث مدن للأعاجم ناهية الطور مدينة يقال لها أنطاكية ومدينة

يقال لها قورس ومدينة يقال لها مسميط والمقل من الروم جبل يقال لها المعقل

﴿۷۰۸﴾ ابو عمر نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبد الوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت پر وہ اپنے والد

سے، وہ حارث سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو آدمی قتنوں میں آزمایا جائے وہ نجات نہیں پاسکتا سوائے اس شخص کے جو محاصرے پر صبر کرے، سلمانی کے قتلے سے اللہ کے حکم سے تین عجی شہر جائے پناہ ہیں ایک تو وہ جو



ترجمات کے کوئے پر ہے، جس کا نام ”انطاکیہ“ ہے۔ دوسرا ”قورس“ نامی شہر، تیسرا ”سمیاط“ نامی شہر، اور رومیوں کے شر سے جائے پناہ کے لئے ایک پہاڑ ہے جس کا نام ”معتق“ ہے۔

○ ○ ○

۷۰۹۔ حدثنا عبد القدوس عن سعيد بن عبد العزيز عن عروة بن رويم عن كعب قال حمص من الجند الذي يشفع شهيدهم سبعين وأهل دمشق الذين يعرفون بالشباب الأخضر في الجنة وأهل الأردن من الجند الذين هم في ظل العرش يوم القيامة وأهل فلسطين ممن ينظر الله تعالى إليهم كل يوم مرتين

۷۰۹۔ عبد القدوس نے، سعید بن عبد العزیز سے، انہوں نے عروہ بن روم سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حمص کے لشکر کا ایک شہید ستر (70) آدمیوں کی سفارش کرے گا، اور دمشق والے جنت میں ہر کپڑوں کے ساتھ پہچانے جائیں گے، اور اردن والوں کا لشکر قیامت کے دن عرش کے سائے میں ہوگا، اور فلسطین والے وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ دن میں دو مرتبہ دیکھتا ہے۔

○ ○ ○

۷۱۰۔ حدثنا عبد القدوس عن عفير بن معدان عن قتادة عن أبي ذر رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أول الخراب بمصر والعراق فإذا بلغ البناء يسلم فعليك يا أبا ذر بالشام قلت وإن أخرجوني منها قال السق لهم أين ماقوك

۷۱۰۔ عبد القدوس نے، عفیر بن معدان سے، انہوں نے حضرت قتادہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ سب سے پہلے فساد مصر اور عراق میں ہوگا۔ جب یہ فساد ”دہنا یسلم“ تک پہنچ جائے تو اے ابو ذر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! تم پر لازم ہے کہ شام میں رہو، میں نے عرض کیا اگر وہ مجھے وہاں سے کال دیں تو؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا پھر وہ تجھے جہاں بھیجیں وہاں چلے جانا!۔

○ ○ ○

۷۱۱۔ حدثنا الحكم بن نافع عن صفوان عن كعب قال شهيد أهل حمص يشفع في سبعين ألفاً وأهل دمشق يكسوهم الله ثياباً خضراً يوم القيامة وأهل الأردن يظلمهم الله في ظل عرشه وأهل فلسطين ينظر الله إليهم كل يوم ثلاث مرات آخر

الجزء الثالث من الأصل والحمد لله رب العالمين وصلى الله على محمد وآله وصحبه وسلم يتلوه في الرابع حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن مسنان بسم الله الرحمن الرحيم وهو حسبي ونعم الوكيل أخبرنا أبو بكر محمد بن عبد الله بن أحمد بن ريدة أخبرنا سليمان بن أحمد حدثنا أبو زيد عبد الرحمن بن حاتم المرادي بمصر حدثنا أبو عبد الله نعم بن حماد



۷۱۱۔ الحکم بن نافع نے، صفوان سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل حمص کا شہید ستر ہزار (70000) کی شفاعت کرے گا، اہل دمشق کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سبز لباس پہنائے گا، اہل اردن کو اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے سائے میں جگہ دے گا، اور اہل فلسطین کو اللہ تعالیٰ ہر روز تین مرتبہ دیکھتا ہے۔

تیسرا جزء مکمل ہوا، والحمد للہ رب العالمین، صلی اللہ علی محمد وآلہ وصحبہ وسلم، اس کے ساتھ متصل چوتھا جزء ہے ان روایات کو ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن احمد بن ریزہ سے، سلیمان بن احمد نے، ان سے ابو زید عبد الرحمن بن حاتم الرازی نے مصر میں، اور ان سے ابو عبد اللہ نعیم بن حماد رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت کیا ہے۔

○ ○ ○

۷۱۲۔ حدثنا الحکم بن نافع عن سعید بن مسنان عن کثیر بن مرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عقق دار الاسلام بالشام بسوق اللہ الیہا صلوٰۃ من عبادہ ولا یمنع الیہا الا محروم ولا یرغب عنہا الا مفتون وعلیہا عین اللہ تعالیٰ من اول یوم من الدھر الی آخر یوم من الدھر بالظل والمطر فان أعجزهم المال لم یعجزهم الخبز والماء

۷۱۲۔ الحکم بن نافع نے، سعید بن مسنان سے روایت کی ہے کہ، کثیر بن مرزہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دار الاسلام کا مرکز شام میں ہوگا، اللہ تعالیٰ وہاں اپنے پسندیدہ بندوں کو پہنچائے گا، اور اس میں محروم اور فتنے کا شکار محض نہیں جائے گا۔ زمانے کے پہلے دن سے لے کر زمانے کے آخری دن تک چھاؤں اور بارش کے ذریعہ سے اس مقام پر اللہ تعالیٰ کی نگاہ ہے، اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا انہیں مال سے محروم کرے گا مگر انہیں روٹی اور پانی سے محروم نہ کرے گا۔

○ ○ ○

۷۱۳۔ حدثنا بقیۃ وعبد القدوس عن صفوان عن شریح بن عبید ان معاویۃ سال کعبا عن حمص ودمشق فقال دمشق معقل المسلمین من الروم ومرض لور لیہا الضل من دار عظیمۃ بحمص ومن اراد النجاة من الدجال فہر ابی لطرس وان اردت منزل الخلفاء فلعیک بدمشق وان اردت الجہد والجهاد فلعیک بحمص قال صفوان واخبرنی ابو الزاہریۃ عن کعب قال معقل المسلمین من الملاحم دمشق من الدجال لہر ابی لطرس ومن یاجوج وماجوج الطور

۷۱۳۔ بقیہ اور عبد القدوس نے، انہوں نے صفوان سے، انہوں نے، شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ معاویہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حمص اور دمشق کے متعلق پوچھا گیا تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دمشق مسلمانوں کے لئے رومیوں سے جائے پناہ ہے، اور اس میں نبل کا بازارہ حمص کے آگے بڑھا کر ہونے سے افضل ہے، اور جو دجال سے نجات پانا چاہتا ہے تو وہ "نہر ابی لطرس" پر رہے، اگر ٹو بادشاہوں کے مرکز میں رہنا چاہتا ہے تو دمشق میں رہو اور اگر تو مشقت اور جہاد کا ارادہ رکھتا ہے تو اس کے لئے حمص کا شہر بہتر ہے، حضرت صفوان نے حضرت ابو الزاہریہ سے روایت کی ہے کہ



حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کے لئے جنگوں سے بچنے کے لیے دشمن جائے پناہ ہے، اور دشمنوں سے بچنے کے لیے ”نہر ابی فطرس“ جائے پناہ ہے، اور یا جوج ما جوج سے بچنے کے لیے طور جائے پناہ ہے۔

○ ○ ○

۷۱۴. حدثنا عبد القدوس عن صفوان عن سعيد بن خالد عن مطر مولى أم حكيم عن كعب قال أظلتكم فتنة كقطع الليل المظلم لا يبقى بيت من بيوت المسلمين بين المشرق والمغرب الا دخلته قبل فما يخلص منها أحد قال يخلص منها من استظل بظل لبنان فيما بينه وبين البحر فهو أسلم الناس من تلك الفتنة قال فإذا كان مائة وأثنى عشر من سنة احترقت داري هذه فاحترقت داره حينئذ

۷۱۴. عبد القدوس نے، صفوان سے، انہوں نے سعید بن خالد سے، انہوں نے مطر سے، مولیٰ ام حکیم سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تم پر فتنے آمد میری رات کے کٹڑوں کی طرح سایہ فکن ہیں، مشرق یا مغرب میں مسلمانوں کا کوئی گھریا قی نہ رہے گا مگر یہ اس میں داخل ہو جائے گا، عرض کیا گیا کہ اس سے کوئی بھی نجات نہ پائے گا؟ ارشاد فرمایا کہ اس سے وہ نجات پائے گا جو لبنان کے سائے میں رہے گا، یہ سایہ لبنان اور سمندر کے درمیان ہے، لوگوں میں سب سے زیادہ محفوظ فتنے سے یہ لوگ ہوں گے، فرمایا جب ایک سو بائیس ۱۲۲ھ ہجری ہوگی تو گھر کو جلا دیا جائے گا، پھر اسی سال حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گھر جلا دیا گیا۔

○ ○ ○

۷۱۵. حدثنا عبد القدوس عن أرطاة بن المنذر عن ضمرة بن حبيب قال أنجى الناس من فتنة الصيلم الساحل وأهل الحجاز.

۷۱۵. عبد القدوس نے، ارطاة بن المنذر سے روایت کی ہے کہ ضمرة بن حبيب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بڑے فتنے میں سب سے زیادہ نجات پانے والا لوگوں میں سے وہ لوگ ہوں گے جو ساحل والے ہیں، اور حجاز والے ہیں۔

○ ○ ○

۷۱۶. حدثنا عثمان بن كثير عن سعيد بن مسنان عن أبي الزاهرية عن كثير بن مرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا إن عقر دار الإسلام بالشام ورددوا ثلاثا يسوق الله اليها صفوته من عباده لا ينزع اليها راغبها الا مرحوم ولا ينزع عنها راغبها الا مفتون وعليها عين الله تعالى من أول يوم من الدهر الى آخر يوم من الدهر بالظل والمطر وان أعجز أهلها المال لم يعجزهم الخبز والماء قال أبو الزاهرية في كتاب الله تعالى أن تخرب الأرض قبل الشام بأربعين عاما فلا يكون رعد ولا برق في سواها وحتى تستومع لمن يحشر اليها كما يستومع الرحم للولد.



۷۱۶۔ عثمان بن کثیر نے، سعید بنان سے، انہوں نے ابی الزاہریہ سے روایت کی ہے کہ، کثیر بن نزلہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خبردار سن لو ادار الاسلام کا مرکز شام ہوگا۔ یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ دہرائی، پھر ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف اپنے پختے ہوئے بندوں کو بھیج دیں گے، اس کی طرف وہی رغبت کرے گا جس پر رحم کیا گیا ہو، اور اس سے وہی اعراض کرے گا جو فتنہ میں جلا کیا گیا ہو اس پر زمانے کے پہلے دن سے لے کر زمانے کے آخری دن تک چھاؤں اور ہارش کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی نظر ہے، اگر اللہ تعالیٰ یہاں کے رہنے والوں کو کبھی مال سے تو محروم رکھے گا مگر انہیں رزق اور پانی سے محروم نہ رکھے گا، حضرت ابو الزاہریہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہے کہ زمین کے دیگر حصے شام سے چالیس (40) سال پہلے جاہ ہو جائیں گے، اس کے علاوہ اس میں نہ گرج ہوگی اور نہ بجلی کی کڑک، اور یہ اپنے گرد جمع ہونے والوں کے لئے ایسی کشادہ ہو جائے گی جیسے پچہ ذاتی بچے کے لئے کشادہ ہو جاتی ہے۔

○ ○ ○

۷۱۷۔ حدثنا عبد القدوس عن أبي بكر بن أبي مریم عن حبيب ابن عبيد عن كعب قال

أحب القدس الى الله جبل نابلس لثابتين على الناس زمان يتما سحوه بالحبال بينهم

۷۱۷۔ عبد القدوس نے، ابو بکر بن ابو مریم سے، انہوں نے حبیب ابن عبيد سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مقدس جگہوں میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ”جبل نابلس“ ہے لوگ اس پر ایک دور میں ضرور آئیں گے۔

○ ○ ○

۷۱۸۔ حدثنا عبد القدوس عن أبي بكر عن حمله عن المقدم بن معدي كرب قال

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ياتي على الناس زمان لا ينفع فيه الا الدينار والدرهم

۷۱۸۔ عبد القدوس نے، ابو بکر سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ، عمن حدیث، المقدم بن معدي كرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جس میں کوئی چیز فائدہ مند نہ ہوگی سوائے درہم اور دینار کے۔

○ ○ ○

۷۱۹۔ حدثنا بقية وعبد القدوس عن أبي بكر عن عبد الرحمن ابن حيد عن أبيه قال

حدثني أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم عن النبي صلى الله عليه وسلم قال معقل

المسلمين من الملاحم مدينة يقال لها دمشق ارض يقال لها القوطة

۷۱۹۔ بقية اور عبد القدوس نے، ابو بکر سے، انہوں نے عبد الرحمن بن حيد سے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ بعض صحابہ کرام ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمانوں کے لئے جنگوں میں جائے پناہ ایک شہر ہوگا جس کا نام دمشق ہے اور ایک زمین ہے جس کا نام ”قوطة“ ہے۔

○ ○ ○



۷۲۰۔ حدثنا عثمان بن كثير عن محمد بن مهاجر عن جنيد بن ميمون عن ضرار بن عمرو عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال أسعد الناس في الفتن كل خفي نفي ان ظهر لم يعرف وان غاب لم يفتقد وأشقى الناس فيها كل خطيب مسقع أو راكب موضع لا يخلص من شرها الا من أخلص الدعاء كدعاء الغرق في البحر

۷۲۰۔ عثمان بن کثیر نے، محمد بن مہاجر سے، انہوں نے جنید بن میمون سے، انہوں نے ضرار بن عمرو سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فتنوں کے دور میں سب سے نیک بخت وہ شخص ہوگا جو غیر مشہور ہو پاکیزہ ہو، اگر وہ ظاہر ہوتا ہے تو کوئی اُسے جانتا نہیں اور اگر وہ موجود نہیں ہوتا تو کوئی اس کی غیر موجودگی کو محسوس نہیں کرتا، اور فتنے میں سب سے زیادہ بد بخت اُدھچی آواز والا خطیب یا کسی جگہ کی طرف سواری کرنے والا ہے، فتنوں کے شر سے کوئی شخص نجات نہیں پاسکتا سوائے اس شخص کے جو اخلاص کے ساتھ سمندر میں ڈوبتے ہوئے شخص کی طرح دُعا کرے۔

○ ○ ○

۷۲۱۔ حدثنا أبي حازم عن عمارة بن عمرو بن حزم عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما عن النبي ﷺ قال إذا كان ذلك فخذوا ما تعرفون ودعوا ما تنكرون وأقبلوا على امر خاصتكم ودعوا أمر العوام.

۷۲۱۔ ابن ابی حازم نے، عمارہ بن عمرو بن حزم سے روایت کی ہے کہ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب اس قسم کے حالات آجائیں تو جو باتیں تم جانتے ہو انہیں پکڑ لینا اور جو باتیں عجیب ہوں چھوڑ دینا اور عوام کا معاملہ چھوڑ دینا

○ ○ ○

۷۲۲۔ حدثنا ابوالمغيرة عن ابن عباس عن يحيى بن ابي عمرو عن زهير الأيلي عن ابن عباس رضي الله عنه أنه مر بهم وهو يسرع بعدما أصيب بصره فتعدى ثم قال أين أرم قال قلت ممتك نحو المغرب على النى عشر ميلا قال لكم بيني وبين السراة قلت كذا وكذا ميلا قال هل لك علم بصور وقرين قلت نعم بهما عالم قال فهل الى اتباعها سبيل قلت لا قال ولم قلت وقعتا عند رجل لم يكن له بهلا د قومه منزل فأصابهما من ذي قرابة له وهما بين ظهري قومه فلن يختار عليهما منزلا قال ومن هو قلت روح بن زيناع قال فصمت قال قلت لسألتني وحمك الله فأخبرتك نعم ذاك فقال لكأني أنظر الى الفساطيط في آخر زمان كأمثال النجوم أرم وان يخرج منازل المسلمين يومئذ وارلقه بهم لصور وقرين

۷۲۲۔ ابوالمغیرہ نے، ابن عباس سے، انہوں نے یحییٰ بن ابی عمرو سے روایت کی ہے کہ زہیر الايلي رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ناٹینا ہو گئے تو اُن کا گزر ہم لوگ پر ہوا۔ وہ آگے نکل گئے



پھر پوچھا کہ "ارم" نامی جگہ کہاں ہے؟ میں نے کہا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو مغرب کے رخ جا رہے ہیں اسی طرف ہارہ (۱۲) میل کے فاصلے پر ہے، انہوں نے پوچھا کہ اب ہمارا کتنا سفر باقی ہے؟ میں نے کہا کہ! جتنے میل، انہوں نے پوچھا کہ کیا تجھے "صور" اور "قرین" کے متعلق کچھ معلومات ہیں؟ میں نے کہا جی ہاں! ان دونوں جگہوں کے متعلق معلومات ہیں انہوں نے پوچھا کہ کیا انہیں خریدنے کی کوئی صورت ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں، انہوں نے پوچھا کیوں؟ میں نے کہا کہ یہ دونوں جگہیں ایک ایسے شخص کی ہیں جس کی اپنے قوم کے علاقوں میں کوئی جگہ نہ تھی اُسے یہ اپنے ایک رشتہ دار سے ملی ہیں، اور یہ دونوں جگہیں اس کی قوم کی زمینوں کے درمیان آگئی ہے، اس شخص نے ان جگہوں پر کوئی گھر بنانا بھی پسند نہیں کیا، تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے پوچھا وہ شخص کون ہے؟ میں نے کہا کہ "روح بن زیناع" تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما خاموش ہو گئے، میں نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے، آپ نے مجھ سے ان جگہوں کے متعلق کیوں دریافت کیا؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمانے لگے کہ گویا کہ میں آخری زمانہ میں ستاروں کی طرح خیموں کو "ارم" کے ارد گرد دیکھ رہا ہوں، اور مسلمانوں کے گھروں میں سے بہترین اور نرم خوکھراٹے "صور" اور "قرین" کے رہنے والے ہوں گے۔

○ ○ ○

۴۲۳. حدثنا عبد الوہاب عن یحییٰ بن سعید قال أخبرني عبد الرحمن بن عبد الله بن أبي صعصعة سمع أباہ يحدث عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يوشك أن يكون خير مال امرئ غنم يتبع بها شعف الجبال أو شعب الجبال أو مواقع القطر يفر بدينة من الفتن

۴۲۳ ﴿ عبد الوہاب نے، یحییٰ بن سعید سے، انہوں نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن ابی صعصعہ سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قریب ہے کہ آدمی کا اچھا مال بکریاں ہوں گی جسے لے کر وہ کسی پہاڑ کی چوٹی یا گھاٹی پر یا بارش کے ہونے کی جگہ پر چلا جائے، اپنے دین کی حفاظت کے لئے وہ فتنوں سے بھاگے گا۔

○ ○ ○

۴۲۴. حدثنا وكيع عن مالك بن مغول عن سلمة بن كهيل عن أبي الزعراء عن عبد الله قال خير مال الرجل يؤمنه لرمسه وسلاحه يزول معهما حيث زالا

۴۲۴ ﴿ وکیع نے، مالک بن مغول سے، انہوں نے سلمہ بن کھیل سے، ابی الزعراء سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس دور میں آدمی کا بہترین مال اس کا گھوڑا اور اسلحہ ہوگا جہاں وہ جائے انہیں بھی اپنے ساتھ لے کر جائے۔

○ ○ ○

۴۲۵. حدثنا بقية عن معاوية بن يحيى عن معاوية بن سعد النجفي عن أبي قهبل عن عقبة بن عامر رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لانا على أمتي في اللبن



أخوف مني عليهم في الخمر قالوا وكيف ذلك يا رسول الله قال يحبون الدين فيتباعدون  
من الجماعات ويضيعونها

۴۲۵ ﴿بقیہ نے معاویہ بن یحییٰ سے، انہوں نے معاویہ بن سعد النجیبی سے، انہوں نے ابو قبیل سے روایت کی ہے کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اپنی اہست کے تلبق دودھ سے زیادہ شراب کے بارے میں اطمینان ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ کیوں، ارشاد فرمایا کہ یہ لوگ دودھ سے محبت کریں گے اور اس کی وجہ سے جماعت سے دور ہو جائیں گے، اور اُسے ضائع کر دیں گے۔

○ ○ ○

۴۲۶. حدثنا ابن عيينة عن عبد الله بن عبد الرحمن الأنصاري عن أبيه عن أبي سعيد  
الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم يوشك أن يكون خير مال المسلم  
غنم يتبع بها ضعف الجبال ومواقع القطر يفر بدينه من الفتن

۴۲۶ ﴿ابن عیینہ نے، عبد اللہ بن عبد الرحمن الانصاری سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عنقریب مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہوں گی جنہیں وہ لے کر پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور بارش کے واقع ہونے کی جگہوں پر چلا جائے گا، وہ اپنے دین کی حفاظت کے لئے فتنوں سے بھاگے گا۔

○ ○ ○

۴۲۷. حدثنا ابن عيينة عن مسعر عن عون بن عبد الله قال بينما رجل بمصر في ليلة  
ابن الزبير بنكت في الأرض اذا قام عليه رجل فقال له بأي شيء تحدث نفسك أبا الدنيا  
قال بل أتفكر في الذي نزل بالناس قال فان الله نجاك منها بتفكرك فيها من الذي سأل  
الله فلم يعطه أو اتكل عليه فلم يكفه

۴۲۷ ﴿ابن عیینہ، مسعر سے روایت کرتے ہیں کہ عون بن عبد اللہ بن رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایک شخص ابن زبیر کے فتنے میں مصر کے اندر زمین گرید رہا تھا، ایک دوسرا شخص اس کے پاس کھڑا ہو کر اس سے پوچھنے لگا کہ اے ابا دنیا! تو اپنے دل میں کیا سوچ رہا ہے؟ وہ کہنے لگا کہ لوگوں پر جو حالات آئے ہیں میں ان کے متعلق سوچ رہا ہوں، دوسرے شخص نے کہا کہ تیرے اس فکر و غم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تجھے بخش دیا، ایسا کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ سے مانگے اور اللہ تعالیٰ اُسے نہ دے یا اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے اور وہ اس کے لیے کافی نہ ہو۔

○ ○ ○

۴۲۸. حدثنا ابن مهدي عن صفوان عن سلمة كهيل عن أبي الزعراء عن عبد الله قال  
خير المال يومئذ فرس صالح وسلاح صالح يزول عليه العهد أين مازال

۴۲۸ ﴿ابن مہدی، صفوان سے، وہ سلمۃ بن کھیل سے، وہ ابی الزعراء سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن



مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس دور میں آدمی کا بہترین مال اچھا گھوڑا اور اچھا آسٹھ ہوگا، جہاں وہ جائے اپنے ساتھ ان کو بھی لے جائے۔

۴۲۹. حدثنا ابن المبارك عن اسماعيل بن عياش حدثنا شرحبيل ابن مسلم الخولاني

عن أبيه قال كان يقال من أدر كنه الفتنه فعليه فيها بدكر حامل

۴۲۹. ابن المبارک نے، اسماعیل بن عیاش سے، انہوں نے شرحبیل ابن مسلم الخولانی سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ یہ کہا جاتا تھا کہ جسے فتنہ پائے اس پر لازم ہے کہ وہ تہائی کو یاد کرے۔

○ ○ ○

۴۳۰. حدثنا ابن المبارك عن معمر عن ابن طاووس عن أبيه قال قال رسول الله صلى

الله عليه وسلم خير الناس في الفتن رجل اخذ برأس فرسه يخيف العدو ويخيفونه اور رجل

معتزل يؤدي حق الله تعالى عليه

۴۳۰. ابن المبارک نے، معمر سے، انہوں نے ابن طاووس سے روایت کی ہے کہ طاووس رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فتنے میں لوگوں میں سے وہ شخص بہترین ہوگا جو اپنے گھوڑے کو سر سے پکڑے ہوئے ہو، وہ دشمن سے ڈرے اور دشمن اُس سے ڈرے۔ یا وہ شخص جو سب سے الگ تھلگ ہو اور اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرتا ہو۔

○ ○ ○

۴۳۱. قال معمر واخبرنا ابن خثيم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال خير الناس

في الفتن رجل ياكل من فيء سيفه في سبيل الله ورجل في رأس شاهقة ياكل من رسل

غنمه.

۴۳۱. معمر کہتے ہیں کہ ابن خثیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں میں سے فتنے کے دور میں وہ آدمی بہترین ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنی تلوار کے منہ سے کھائے، اور دوسرا وہ شخص جو پہاڑ کی چوٹی پر ہو (اور) اپنی بکریوں کے ریوڑ میں سے اپنی روزی کھائے۔

○ ○ ○

۴۳۲. حدثنا ابن المبارك عن المصمودي عن عون بن عبد الله قال ستكون أمور لمن

رضيها ممن غاب عنها كان كمن شهدها ومن كرمها ممن شهدها فهو كمن غاب عنها

۴۳۲. ابن المبارک نے، المصمودی سے روایت کی ہے کہ عون بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ منقریب

بہت سارے امور ہوں گے، پس جو ان سے غائب ہونے کے باوجود ان سے راضی رہا وہ ایسا ہے گویا کہ اس میں حاضر ہے اور جو ان امور میں حاضر ہونے کے باوجود انہیں ناگوار سمجھتا تھا، وہ ایسے ہے جیسے اس سے غائب تھا۔

○ ○ ○



۷۳۳. حدثنا ابن المبارك عن مالك بن معور عن القاسم بن عبد الرحمن أو عون بن عبد الله عن عبد الله قال ان الرجل يشهد المعصية بعمل بها فيكرهها فيكون كمن غاب عنها ويغيب عنها فبرضاها فيكون كمن شهدها

۷۳۳. ابن المبارک نے، مالک بن مغول سے، انہوں نے، القاسم بن عبد الرحمن اور عون بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی گناہ میں حاضر ہوگا مگر وہ اُسے ناپسند کرے گا تو وہ ایسے ہوگا جیسے اس سے غائب تھا اور ایک شخص گناہ سے غائب ہوگا لیکن وہ اس سے راضی ہوگا تو وہ ایسے ہوگا جیسے کہ اس میں حاضر تھا۔

○ ○ ○

۷۳۴. قال مالك وأخبرني طلحة الهامى عن عمارة بن عمير عن الربيع بن عميلة سمع ابن مسعود قال اذا دأبت المذکر فلم تستطع له غيرا لحسبك ان يعلم الله تعالى انك تنكره بقلبك.

۷۳۴. مالک نے، طلحہ الہامی سے، انہوں نے عمارۃ بن عمیر سے، انہوں نے الربیع بن عمیلہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تو کسی بُرائی کو دیکھے اور اس کے ختم کرنے کی تجھ میں طاقت نہ ہو تو تیرے لئے یہ کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ جان لے کہ تو اُسے دل سے ناپسند کرتا ہے۔

○ ○ ○

۷۳۵. حدثنا ابن المبارك عن أبي بكر بن عياش قال قيل لعلي بن أبي طالب رضی

الله عنه ما النومۃ قال الرجل یسکت فی الفتنة فلا یبدو منه شیء

۷۳۵. ابن المبارک نے، ابی بکر بن عیاش سے روایت کی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ ”نومۃ“ کیا ہے؟ تو فرمانے لگے کہ ایک آدمی فتنہ میں خاموش رہے اس سے کوئی بات ظاہر نہ ہو۔

○ ○ ○

۷۳۶. قال ابن المبارك وأخبرنا عوف عن رجل من أهل الكوفة أحسبه قال اسمه

مسافر عن علي قال ینجو فی ذلک الزمان کل مؤمن نومۃ

۷۳۶. ابن المبارک نے، عوف سے، انہوں نے مسافر نامی ایک کوئی سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس زمانے میں خاموش مومن نجات پا جائے گا۔

○ ○ ○



أول علامة تكون من علامة البربر وأهل المغرب في خروجهم

## بمداور اہل مغرب کے خروج

کی نشانیوں میں سے پہلی علامت

۴۳۷. حدثنا محمد بن حمير عن الصقر بن رستم قال حدثني العلاء بن سليمان قال

سمعت أبا قبيل يقول إذا سمعت أو إذا جئت هذا المنبر يعني منبر مصر فليقرأ لعبد الله

عبد الله أمير المؤمنين فإوشك أن تسمع لعبد الله عبد الرحمن أمير المؤمنين

۴۳۷. محمد بن حمير نے الصقر بن رستم سے، انہوں نے العلاء بن سليمان سے روایت کی ہے کہ ابا قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ

فرماتے ہیں کہ جب تُوئے یا مصر کے منبر کے پاس ہو، اور خطبہ میں نام لیا جا رہا ہو کہ اللہ کا بندہ عبد اللہ امیر المؤمنین ہے تو تُو قریب ہی  
سُنے گا کہ اللہ کا بندہ عبد الرحمن امیر المؤمنین ہے۔

○ ○ ○

۴۳۸. حدثنا محمد بن عبد الله عن عبد السلام بن مسلمة سمع أبا قبيل يقول إذا

قرئ على منبر مصر من عبد الله عبد الله أمير المؤمنين لم يلبث إلا يسيراً حتى يقرأ من

عبد الله عبد الرحمن أمير المؤمنين وهو صاحب المغرب وهو شر من ملك

۴۳۸. محمد بن عبد اللہ نے عبد السلام بن مسلمہ سے روایت کی ہے کہ، ابو قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب

مصر کے منبر پر یہ پڑھا جا رہا ہو کہ یہ حکم اللہ کے بندے عبد اللہ امیر المؤمنین کی طرف سے ہے، تو زیادہ دیر نہیں گزرے گی کہ یہ

پڑھا جائے گا کہ یہ اللہ کے بندے عبد الرحمن امیر المؤمنین کی طرف سے ہے، عبد الرحمن مغرب کا رہنے والا ہوگا اور بدترین بادشاہ

ہوگا۔

○ ○ ○

۴۳۹. حدثنا عبد الله بن مروان عن أبيه عن عبد الله العمري عن القاسم بن محمد عن

حذيفة بن اليمان رضى الله عنه أنه قال لقوم من أهل مصر مصر إذا أتاكم كتاب من قبل

المشرق يقرأ عليكم من عبد الله أمير المؤمنين فانتظروا كتاباً آخر يأتيكم من المغرب

يقرأ عليكم من عبد الله عبد الرحمن أمير المؤمنين والذي نفسي حذيفة بيده لتقتلن

أنتم وهم عند القنطرة وليخرجنكم من أرض مصر وأرض الشام كفراً كفراً ولتباعن

المرأة العربية على درج دمشق بخمسة وعشرين درهما



۴۳۹ عبد اللہ بن مروان نے، اپنے والد سے، وہ عبد اللہ العمری سے، وہ القاسم بن محمد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ نے مصر کے لوگوں سے فرمایا کہ جب تمہارے پاس مشرق کی طرف سے خط آئے گا جو تم پر پڑھا جائے گا کہ یہ عبد اللہ کی طرف سے ہے جو امیر المؤمنین ہے تو ایک دوسرے خط کا انتظار کرنا جو تمہارے پاس مغرب کی طرف آئے گا جو تم پر پڑھا جائے گا کہ اللہ کا بندہ عبد الرحمن امیر المؤمنین ہے، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں (حضرت) حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جان ہے، وہ ضرورت سے لڑیں گے اُس وقت وہ پل کے پاس ہوں گے، اور وہ تمہیں مصر اور شام کی سر زمین سے کفار کی طرف نکال دیں گے، اور ایک عربی عورت دمشق کی بیٹیوں پر پچیس (25) درہم کے بدلے فروخت ہوگی۔

○ ○ ○

۴۴۰ حدثنا عبد اللہ بن مروان عن سلمة بن خالد البزني عن أبي سباعية بن تميم التوخي قال الملك لبني العباس حتى يبلغكم كتاب قريء بمصر من عبد الله عبد الله أمير المؤمنين فإذا كان ذلك فهو أول زوال ملكهم وانقطاع مدتهم

۴۴۰ عبد اللہ بن مروان نے، سلمة بن خالد البزني، ابو سباعية بن تميم التوخي رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عباسی بادشاہ نے کہا کہ بنو عباس کی حکومت رہے گی۔ پھر تمہارے پاس خط آئے گا کہ جو مصر میں پڑھا جائے گا کہ اللہ کا بندہ عبد اللہ امیر المؤمنین ہے، جب یہ حال ہوگا تو بنو عباس کی بادشاہت کی یہ پہلی علامت ہوگی، اور ان کے مدت کے ختم ہونے کی پہلی علامت ہوگی۔

○ ○ ○

۴۴۱ حدثنا عبد الله بن مروان وحدثني أبو عاصم يونس التوخي عن اسماعيل بن العلاء بن محمد الكلبي عن أبيه قال إذا قرئ كتاب أول النهار لبني العباس من عبد الله عبد الله أمير المؤمنين فانتظروا كتابا يقرأ عليكم من آخر النهار من عبد الله عبد الرحمن أمير المؤمنين

۴۴۱ عبد اللہ بن مروان اور ابو عاصم یونس التوخی نے، اسماعیل بن العلاء بن محمد الكلبي سے روایت کی ہے کہ ان کے والد علاء بن محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب تم پر دن کے شروع میں بنو عباس کا خط پڑھا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ کا بندہ عبد اللہ امیر المؤمنین ہے، تو ایک دوسرے خط کا انتظار کرنا جو دن کے آخر میں تم پر پڑھا جائے گا کہ اللہ کا بندہ عبد الرحمن امیر المؤمنین ہے۔

○ ○ ○

۴۴۲ حدثنا عبد الله بن مروان عن أبيه عن كعب قال إذا ملك رجل من بني العباس يقال له عبد الله وهو ذو العين الاخرة منهم بها التصحوا وبها يختمون فهو مفتاح البلاء وسيف الفناء فإذا قرئ كتاب له بالشام من عبد الله عبد الله أمير المؤمنين لم تلبثوا أن



یبلغکم کتاب قد اریء علی منبر مصر من عبد اللہ عبد الرحمن امیر المؤمنین فاذا کان ذالک ابتدر اهل المشرق واهل المغرب الشام کفرسی ومان یرون ان الملك لا یتیم الا لمن ضبط الشام کل بقول من غلب علیها فقد حوی علی الملك

۴۳۲۔ عبد اللہ بن مروان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بنو عباس کا وہ شخص بادشاہ بنے گا جس کا نام عبد اللہ ہوگا، وہ آخری "عین" والا ہوگا۔ "عین" سے بنو عباس کی حکومت کا افتتاح اور "عین" پر اس کا اختتام ہوگا، یہ بادشاہ مصائب کی چابی اور فتنہ کی تلوار ہوگا، جب اس کے نام کا خط شام میں پڑھا جا رہا ہوگا کہ اللہ کا بندہ عبد اللہ امیر المؤمنین ہے، تو تھوڑی دیر بعد تمہارے پاس خط پہنچے گا۔ جو مصر کے مہم پر پڑھا جائے گا کہ اللہ کا بندہ عبد الرحمن امیر المؤمنین ہے، جب یہ نوبت آجائے گی تو مشرق والے اور مغرب والے ملک شام کی طرف دوڑے چلے جائیں گے، جیسے ریس کے کھوڑے دوڑتے ہیں، ان کا گمان یہ ہوگا کہ بادشاہت اسی کی مکمل ہوگی جس کا شام پر غلبہ ہو، گویا جو کوئی بھی شام پر غالب آئے گا تو وہ پوری بادشاہت پر غالب ہوگا۔

○ ○ ○

۴۳۳۔ حدثنا عثمان بن کثیر عن سعید بن سنان عن ابی الزاہریۃ عن حبیہ بن لہیر قال ویل لعبد اللہ من عبد اللہ ویل لعبد اللہ من عبد الرحمن

۴۳۳۔ عثمان بن کثیر نے، سعید بن سنان سے، انہوں نے، ابی الزاہریہ سے روایت کی ہے کہ جبیر بن نفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عبد اللہ کی ہلاکت عبد اللہ کی وجہ سے ہوگی اور عبد اللہ کی ہلاکت عبد الرحمن کے ہاتھوں ہوگی۔

○ ○ ○

۴۳۴۔ حدثنا عبد اللہ بن مروان عن سعید بن یزید عن الزہری قال اذا دخلت الراہات الصفیر فاجتمعوا فی القنطرة انتظروا حتی یتنجش اهل المشرق واهل المغرب ویقتلون بہا سباعا یكون بہنہم من الدماء مثلما کان فی جمیع الفتن لم تكون الدہرة علی اهل المشرق حتی ینزلو لہم الرملة

۴۳۴۔ عبد اللہ بن مروان نے، سعید بن زید سے روایت کی ہے کہ، علامہ الزہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب زرد جھنڈے مصر میں داخل ہو جائیں گے، تو وہ ٹیل پر جمع ہو جائیں گے اور انتظار کریں گے تاکہ مشرق والوں اور مغرب والوں کے لشکر آجائیں گے، اور سات (7) دن تک ایک دوسرے کو قتل کرتے رہیں گے، ان کے درمیان اتنا خون ہے گا جتنا تمام قتلوں میں بہا تھا، پھر مشرق والوں کے قدم اکٹرا جائیں گے اور وہ "رملہ" (قلطین) میں جا کے پڑاؤ ڈال دیں گے۔

○ ○ ○

۴۳۵۔ حدثنا عبد القدوس عن حمزہ بن عثمان عن حبیب بن صالح قال لیخرجن رجل یقال لہ عبد الرحمن بأهل المغرب حتی یاتی جمص لیسعد الی منبرھا







۷۴۹۔ عثمان بن کثیر اور عبدالقدوس اور یحییٰ، حریر بن عثمان سے، انہوں نے الازہر الہوزنی سے، انہوں نے عصمہ بن قیس السلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے روایت کی ہے کہ وہ اپنی نماز میں مغرب کے فتنے سے بچاؤ مانگتے تھے۔

○ ○ ○

۷۵۰۔ حدثنا الولید بن مسلم سمع رجلا من تجیب سمع ابن المسیب يقول لا بد لأهل المغرب من دولة دولة كفر

۷۵۰۔ الولید بن مسلم نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ ضرور ابن المسیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مغرب والوں کی حکومت ضرور ہوگی جو کہ کفر کی حکومت ہوگی۔

○ ○ ○

۷۵۱۔ قال الولید حدثني أبو جبير قال سمعت من يحدث محمد بن كعب أو من

يحدث عن محمد بن كعب القرظي يقول يملك أهل المغرب وهم شر من ملك

۷۵۱۔ الولید نے، ابو جبر نے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ محمد بن کعب القرظی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مغرب والے بادشاہ بنیں گے اور وہ بدترین بادشاہ ہوں گے۔

○ ○ ○

۷۵۲۔ حدثنا محمد بن عبد الله التميمي عن عبد السلام بن مسلمة عن أبي قبيس قال

صاحب المغرب عبد الرحمن وهو شر من ملك

۷۵۲۔ محمد بن عبد اللہ التمیمی نے، عبد السلام بن مسلمہ سے روایت کی ہے کہ ابی قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مغرب والا عبد الرحمن ہوگا جو بدترین بادشاہ ہوگا۔

○ ○ ○

۷۵۳۔ حدثنا عبد الله بن مروان عن عون الميموني عن سعيد بن أبي سعيد عن أبي

هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما تحت أديم السماء خلق أشر

من بربر ولأن أتصدق بعلاقة سوط في سبيل الله أحب الي من أن أعتق مائة رقبة من بربر

۷۵۳۔ عبد اللہ بن مروان نے، عون المیمونی سے، انہوں نے سعید بن ابی سعید سے روایت کی ہے کہ حضرت ابی ہریرہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نیلے آسمان کے نیچے نمر سے بدتر مخلوق موجود نہیں۔ اگر میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں کوڑے کا ایک حصہ صدقہ کر دوں۔ تو یہ مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں سو نمر غلام آزاد کر دوں۔

○ ○ ○

۷۵۴۔ حدثنا ضمام عن أبي قبيس عن عائشة رضي الله عنها أنها أمرت بصدقة فقالت

للمسول لا تعطني منها بربر يا حسينا ولو أن تطعمه الكلاب



۷۵۴ ﴿ ضام نے، ابو قبیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ قاصد کو صدقہ کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا اس صدقہ میں سے کتنے کوٹو کھلا دینا لیکن کسی بُری کو کچھ نہ دینا! ﴿

○ ○ ○

۷۵۵. حدثنا الوليد عن عبد الجبار بن رشيد الأزدي عن أبيه عن ربيعة القصير عن تبيع عن كعب أنه قال الغريبة هي العمياء وأن أهلها الحفاة العراة لا يدينون الله ديناً يدوسون الأرض كما يدوس البقر البيدر فتعوزوا بالله أن تدر كوها

۷۵۵ ﴿ الولید نے، عبد الجبار بن رشید الازدی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ربیعہ القصیر سے، انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غربی فتنہ اُٹھتا ہوگا اور اس کے لوگ بغیر ہوتوں کے ننگے ہوں گے۔ وہ اللہ کے دین کو نہیں اپنائیں گے۔ وہ زمین پر جانوروں کی طرح چلیں پھریں گے۔ تم اللہ کی پناہ مانگو کہ کہیں تم انہیں نہ پا لو! ﴿

○ ○ ○

۷۵۶. حدثنا عبد الله بن مروان عن أبيه عن ربيعة بن سيف عن تبيع قال صاحب المغرب عبد الرحمن بن هند طويل العشون على مقدمته رجل اسمه اسم شيطان الويل لمن يقتل تحت لوائه مصيره الى النار

۷۵۶ ﴿ عبد اللہ بن مروان اپنے والد سے، وہ ربیعہ بن سیف سے روایت کرتے ہیں کہ تبیع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مغرب والے شخص کا نام عبد الرحمن بن ہند ہوگا وہ بڑی فحشت والا ہوگا، اس کے شروع میں ایک آدمی ہوگا جس کا نام شیطان کے نام پر ہوگا، ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جو اس کے جھنڈے کے نیچے قتل کیا جائے، اس کا ٹھکانہ دوزخ کی آگ ہے۔ ﴿

○ ○ ○

۷۵۷. حدثنا محمد بن حمير حدثنا الصقر بن رستم مولى مسلمة بن عبد الملك قال سمعت مسلمة بن عبد الملك قال سمعت مسلمة ابن عبد الملك يقول ليملكن أهل المغرب حمص سنة عشر شهرا فكأنني أنظر اليه يعقد سنة عشر قال الصقر وسمعت سعيد بن مهاجر الوصابي يقول اذا كانت فتنة المغرب فشد قبال نعلك الى اليمن فانه لا يخرجكم منها أرض غيرها

۷۵۷ ﴿ محمد بن حمیر دوزخ کے، الصقر بن رستم مولیٰ مسلمہ بن عبد الملک سے روایت کی ہے کہ مسلمہ ابن عبد الملک رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مغرب والے لازماً ”حمص“ پر سولہ (۱۶) مہینے حکومت کریں گے، حضرت مقرر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات ایسا یاد ہے گویا کہ میں اب اُسے دیکھ رہا ہوں کہ ”مسلمہ“ انگلیوں پر گنتی کر رہا ہے، حضرت مقرر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مہاجر الوصابی رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا ہے کہ فرماتے ہیں کہ جب مغرب کا فتنہ ہو تو اپنے ہوتوں کے تسمے



باندھ کر یمن چکے جانا بے شک یمن کے علاوہ کوئی اور علاقہ زمین کا تمہاری حفاظت نہیں کرے گا۔

○ ○ ○

۷۵۸. حدثنا بقية عن صفوان عن أبي الوليد الأزهر بن عبد الله الهوزني عن عصمة بن

قيس صاحب النبي صلى الله عليه وسلم أنه كان يتعوذ بالله من فتنة المشرق ثم من فتنة

المغرب في صلاته

۷۵۸ ﴿بقیہ نے صفوان سے، انہوں نے ابی الولید الازہر بن عبد اللہ الہوزنی سے روایت کی ہے کہ، عصمتہ بن قیس

رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے وہ اپنی نماز میں پہلے مشرق کے فتنے سے پھر مغرب کے فتنے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ

مانگتے تھے۔

○ ○ ○

۷۵۹. حدثنا يحيى بن سعيد العطار حدثنا حجاج عن عبد الله ابن سعيد عن طاوس عن

ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أحذركم فتنة قبل من

المشرق ثم فتنة قبل من المغرب

۷۵۹ ﴿یحییٰ بن سعید العطار نے، حجاج سے، انہوں نے عبد اللہ بن سعید سے، انہوں نے طاؤس سے روایت کی ہے

کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں تمہیں اس فتنہ سے خبردار کرتا ہوں جو مشرق کی طرف سے آئے گا، پھر اس فتنے سے جو مغرب کی طرف سے آئے گا۔

○ ○ ○

۷۶۰. حدثنا يحيى بن سعيد العطار عن أبي هانئ حدثنا أبو عبد الرحمن الحبلي عن

عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما قال قسم الشر سبعين جزء فجعل تسعة وستين جزء

في البربر وجزء واحد في سائر الناس

۷۶۰ ﴿یحییٰ بن سعید العطار نے، انہوں نے ابو ہانئ سے، انہوں نے ابو عبد الرحمن الحبلی سے روایت کی ہے کہ حضرت

عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ شر کو ستر (70) حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے، اس میں سے نانوے 99 فیصد بربر میں رکھا گیا ہے، اور ایک فیصد باقی تمام لوگوں میں۔

○ ○ ○

۷۶۱. حدثنا بقية بن الوليد عن بسر بن عبد الله بن يسار قال سمعت بعض المشايخ

يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نساء البربر خير من رجالهم بعث فيهم نبي

لقتلوه فوليتن النساء فلدنه

۷۶۱ ﴿بقیہ بن الولید روایت کرتے ہیں کہ سر بن عبد اللہ بن یسار فرماتے ہیں کہ میں نے بعض مشائخ

کو رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کر کے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بربر کی عورتیں ان کے مردوں سے بہتر ہیں، ان میں ایک نبی



کو بھیجا گیا تھا جسے انہوں نے قتل کر دیا تھا عورتیں اس کی نگران بنیں اور انہوں نے اُسے دفن کر دیا۔

○ ○ ○

۷۶۲۔ قال يحيى بن سعيد وأخبرني عثمان بن عبد الرحمن عن عنبسة ابن عبد الرحمن عن شبيب بن بشر عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعى وصيف بربري فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان قوم هذا أئامهم نبي قبلي فذبحوه وطبخوه وأكلوا لحمه وشربوا مرقه

۷۶۲۔ یحییٰ بن سعید نے، عثمان بن عبد الرحمن سے، انہوں نے عنبسہ بن عبد الرحمن سے، انہوں نے شبيب بن بشر سے روایت کی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ ایک بربری خادم تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ سے پہلے ان کی قوم کے پاس ایک نبی آیا تھا، انہوں نے اُسے ذبح کیا اور پکا یا اور اس کا گوشت کھایا اور شور ہا پیا۔

○ ○ ○

۷۶۳۔ حدثنا عبد القدوس عن صفوان قال حدثني بعض مشايخنا عن شهد فتح حمص قال كان الروم الذين كانوا يحمصون يتخوفون البربر وتقال قال صفوان كانوا يسمون حمص النمرة يقولون ويلك يا نمرة من البربر

۷۶۳۔ عبد القدوس نے، صفوان سے، انہوں نے ایسے راوی سے سنا جو کہ حمص کی فتح میں شریک تھا وہ زودی جو حمص میں تھے وہ بربریوں سے بہت ڈرتے تھے، لوگ "حمص" کو "نمرۃ" کے نام سے بلاتے تھے، کہتے تھے، اے نمرۃ! تیرے لئے ہلاکت ہے۔

○ ○ ○

ما يكون من فساد البربر وقتالهم في أرض الشام ومصر ومن يقاتلهم

ومنتهى خروجهما وما يجرى على أيديهم من سوء سيرتهم

شام اور مصر میں قوم یریر کی غارت گری اور ان کے برے اخلاق

۷۶۴۔ حدثنا محمد بن عبد الله التبرتي عن عبد السلام بن مسلمة سمع أبا قبيل يقول

ان صاحب المغرب وبني مروان وقضاة تجمعت على الرايات السود في بطن الشام

۷۶۴۔ محمد بن عبد اللہ التبرتی نے، عبد السلام بن مسلمہ سے روایت کی ہے کہ، ابو قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

مغرب والا، ابوبنی مروان، اور قضاة یہ سب کالے جھنڈوں کے خلاف ملک شام میں جمع ہوں گے۔

○ ○ ○

۷۶۵۔ حدثنا عبد الله بن مروان عن أبيه عن عبد الله العمري عن القاسم بن محمد عن



حذیفہ اُنہ قال لأهل مصر إذا جاءكم عبدالله بن عبدالرحمن من المغرب اقتلتم انتم  
وهم عن القنطرة فيكون بينكم سبعون ألفاً من القتلى وليخرج جنكم من أرض مصر وأرض  
الشام كفراً ولتباعن المرأة العربية على درج دمشق بخمسة وعشرين درهماً يدخلون  
أرض حمص فيقيمون ثمانية عشر شهراً يقتسمون فيها الأموال ويقتلون فيها الذكور  
والأنثى ثم يخرجون عليهم رجل شر من أظلمت السماء فيقتلهم فهزمهم حتى يدخلهم أرض  
مصر.

۷۶۵۔ عبد اللہ بن مروان اپنے والد سے، وہ عبد اللہ العمري سے، وہ القاسم بن محمد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت  
حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مصر والوں سے کہا کہ جب تمہارے پاس عبد اللہ بن عبدالرحمن مغرب سے آئیں گے تو تم  
اور وہ بیل کے اوپر لڑو گے، دونوں طرف سے ستر ہزار (70000) آدمی قتل ہو جائیں گے، وہ کفر کرتے ہوئے تمہیں مصر اور شام کی  
زمین سے نکال دیں گے اور ایک عربی عورت دمشق کی سیڑھیوں پر پھیں (25) درہم میں فروخت ہوگی پھر وہ حمص میں داخل  
ہو جائیں گے اور وہاں پر آشمارہ (18) مہینے تک ٹھہرے رہیں گے، وہاں وہ مال تقسیم کریں گے، اور مردوں اور عورتوں کو قتل کریں  
گے، پھر اس نیلے آسمان کے نیچے جو بدترین آدمی ہے وہ خروج کرے گا۔ وہ انہیں قتل کرے گا اور نکلت دے گا اُن کو مصر کی زمین  
میں دھکیل دے گا۔

○ ○ ○

۷۶۶۔ حدثنا محمد بن حمير عن الصقر بن رستم سمع مسلمة بن عبد الملك يقول  
بملك أهل المغرب حمص ستة عشر شهراً قال الصقر وسمعت سعيد بن مهاجر  
الوصابي يقول إذا كانت فتنة المغرب فشد قبالة عليك إلى اليمن فإنه لا يحرزكم منها  
أرض، غيرها

۷۶۶۔ محمد بن حمير، الصقر بن رستم، مسلمة بن عبد الملك رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مغرب والے حمص کے  
سولہ 16 مہینے تک حکمران رہیں گے، حضرت صقر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مہاجر الوصابی رحمہ اللہ تعالیٰ  
کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ جب مغرب کا فتنہ ہو تب اپنے بھوتوں کے لئے بائعہ کریں چلے جانا، تمہیں اس زمین کے علاوہ کہیں  
حفاظت نہیں ملے گی۔

○ ○ ○

۷۶۷۔ حدثنا عبدالله بن مروان عن أبيه عن العمري عن القاسم بن محمد عن حذيفة  
قال إذا دخل أهل المغرب أرض مصر فأقاموا فيها كذا وكذا قتل ونسي أهلها يوم تقوم  
الناحيات لباكية تبكي على استحلال فروجها وباكية تبكي على ذلها بعد عزها وباكية  
تبكي على قتل رجالها وباكية تبكي شوقاً إلى قبورها



۷۶۷۔ عبد اللہ بن مروان اپنے والد سے، وہ العمري سے، وہ القاسم بن محمد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب مغرب والے مصر کی سرزمین میں داخل ہوں گے تو وہاں کچھ عرصہ قیام کریں گے، اس کے رہنے والوں کو قتل کریں گے، قیدی بنائیں گے، نوحہ کرنے والی عورتیں کھڑی ہو جائیں گی، کوئی اپنے شرمگاہوں کے حلال سمجھے جانے پر روئے گی، کوئی اپنی عزت کے بعد ہونے والی ذلت پر روئے گی، کوئی اپنے مردوں کے قتل ہونے پر روئے گی، اور کوئی ثَمروں کی یاد سے روئے گی۔

• • •

۷۶۸۔ حدثنا الوليد بن مسلم قال أخبرني شيخ من خزاعة عن أبي وهب الكلابي قال إذا خرج أهل المغرب فاشتد أمرهم خرجت عليهم العرب فتجتمع العرب كلها في أرض الشام على أربع رايات راية لقريش وما لف لفها وراية لقيس وما لف لفها وراية لليمن وما لف لفها وراية لقضاعة وما لف لفها فتقول العرب لقريش تقدموا لقاتلوا على ملككم أو دعوا لتقدم قريش فتقال فلا تصنع شيئا ثم تقدم اليمن فلا تصنع شيئا ثم تقدم قيس فتقاتل فلا تصنع شيئا ثم ضرب أبو وهب منكب خالد بن ظهير الكلبي ثم قال رابتك وراية قومك البلق البقع هو يومئذ والله يظهر عليهم قال الوليد قضاعة يومئذ تظهر على أهل المغرب ومنهم من يتبعه ثم يستقبل القبائل فيقاتل أهل المشرق.

۷۶۸۔ الوليد نے، ایک خزاعی سے روایت کی ہے کہ ابو وہب الکلابی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب اہل مغرب خروج کریں گے اُن کا معاملہ سخت ہو جائے گا تو اُن کے خلاف عرب والے نکلیں گے، تمام عرب شام کی سرزمین میں جمع ہو جائیں گے، اُن کے چار جھنڈے ہوں گے ایک جھنڈا ”قریش“ کا ہوگا، اور ان کا جو قریش کے ساتھ شامل ہوئے، دوسرا جھنڈا ”قبیلہ قیس“ کا اور جو اس کے ساتھ شامل ہوئے اور تیسرا جھنڈا ”یمن“ کا اور جو اس کے ساتھ شامل ہوئے اور چوتھا جھنڈا ”قبیلہ قضاعة“ کا اور جو اس کے ساتھ شامل ہوئے، عرب والے قریش سے کہیں گے کہ آگے بڑھو اور اپنی بادشاہت کے حصول کے لئے لڑو یا بادشاہت چھوڑ دو! قریش آگے بڑھ کر لڑیں گے لیکن وہ کچھ نہ کر سکیں گے، پھر قبیلہ قیس آگے بڑھ کر لڑے گا وہ بھی کچھ نہ کر پائے گا۔ پھر قبیلہ یمن آگے بڑھ کر لڑے گا وہ بھی کچھ نہ کر پائے گا، حضرت ابو وہب رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت خالد بن ظہیر الکلبی رحمہ اللہ تعالیٰ کی پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے کہا کہ پھر تیسرا جھنڈا اور تیری قوم کا جھنڈا جو ہے وہ اس دن خدا کی قسم! ان پر غالب آ جائیں گے، حضرت ولید رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قضاعی قبیلہ اس دن مغرب والوں پر غالب آ جائے گا اور بعض ان میں سے ایسے ہوں گے جو ان کے تابع ہوں گے، پھر تمام قبائل اُز سر لڑائیں گے، اور مشرق والوں سے لڑیں گے۔

• • •

۷۶۹۔ حدثنا الوليد قال أخبرني شيخ عن الزهري قال يلتقي أصحاب الرايات السود و أصحاب الرايات الصفرة فيقتلون حتى يأتوا للسطين فيخرج على أهل المشرق السفيناني



فاذا نزل أهل المغرب الأردن مات صاحبهم ليفترقون ثلاث فرقة ترجع من حيث جاءت  
وفرقة تحج وفرقة تثبت ليقاتلهم السفیانی فهزمهم فیدخلون فی طاعته

۷۶۹ھ الولید نے، ایک راوی سے روایت کی ہے کہ شیخ الاحری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کالے جھنڈوں والے  
اور زرد جھنڈوں والے آپس میں لڑیں گے ایک دوسرے کو قتل کر کے فلسطین آجائیں گے، پھر مشرق والوں کے خلاف سفیانی خروج  
کرے گا، جب مغرب والے اردن پر اتریں گے تو عورت ان کی امیر ہوگی۔ اُن تین جماعتیں بن جائیں گی، ایک جماعت تو وہ آئی  
تھی، اور دوسری جماعت حج کرے گی، اور تیسری جماعت ثابت قدم رہے گی۔ اور ان سے سفیانی لڑے گا اور انہیں شکست دیدے  
گا، پس وہ اس کی تابعداری میں داخل ہو جائیں گے۔

○ ○ ○

۷۷۰ھ حدثنا الولید عن ابی عبد اللہ عن مسلم بن الاخیل عن عبد الکرم ابی امیة عن  
محمد بن لحنفہ قال یدخل أوائل أهل المغرب مسجد دمشق لہبناہم کذلک ینظرون  
فی أعاجیبہ اذ رجفت الأرض فانقرع غربی مسجدہا ویخسف بقریة یقال لہا حرسنا لم  
یخرج عند ذلک السفیانی فیقتلہم حتی یدخلہم مصر ثم یرجع لیقاتل أهل المشرق  
حتى یردہم الی العراق

۷۷۰ھ الولید نے، ابو عبد اللہ سے، انہوں نے مسلم بن الاخیل سے، انہوں نے عبد الکرم ابی امیة سے روایت کی ہے  
کہ محمد بن لحنفہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مغرب والوں کا لال حصہ دمشق کی مسجد میں داخل ہو جائے گا، پھر اس وقت سفیانی نکلے  
گا اور انہیں قتل کرے گا، اور مصر میں دھکیل دے گا، پھر واپس آ کر مشرق والوں سے لڑے گا اور انہیں عراق کی طرف پھیر دے گا۔

○ ○ ○

۷۷۱ھ حدثنا عبد اللہ بن مروان عن أرطاة بن المنذر عن تبع عن کعب قال اذا خرج  
الہریر فنزلوا مصر کان ہنہم ولعتان وقعة بمصر ووقعة بفلسطین ولہما ہن ذلک حتی  
ینزلوا حمص فویل لہا منہم لیسبہم لہا تلج شدید أربعین لیلۃ فیکاد ہنہم لم  
یفتحونہا ویدخلونہا لیخرجون منها ما بین الباب الغربی الی القنطرة الی وسط السوق  
ثم یرتحلون منها فینزلون بہمیرۃ فامیة أو دولہا بفروسخ فیکاد علیہم الناس فیقفلونہم  
فاندلہم رجل من ولد اسماعیل یقتلون فی قریۃ لہا أم العرب ثم یثور لائر فیقفل الحریۃ  
ویسبی الذریۃ ویبقر بطون النساء ویہزم الجماعۃ مرتین ثم یہلک ولعلہن امرأۃ من  
قریش ولہا تبقر بطون من تبقر من نساء بنی ہاشم

۷۷۱ھ عبد اللہ بن مروان نے، ارطاة بن المنذر سے، انہوں نے تبع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہمد خدج کریں گے اور مصر میں پڑاؤ ڈالیں گے، تو ان کے اندر دو واقعات رونما ہوں گے۔



ایک واقعہ مصر میں اور ایک واقعہ فلسطین میں، اسی اثناء میں یہ لوگ ”حمص“ میں اتریں گے، جہاں ان کی وجہ سے ہلاکت ہوگی، حمص میں ان پر چالیس (40) راتوں تک شدید برفباری ہوگی، قریب ہوگا کہ وہاں انہیں ختم کر دے، پھر وہ حمص کو فتح کر لیں گے، اور اس میں داخل ہو جائیں گے، پھر وہ وہاں سے نکلیں گے، باپ غربی اور اس پل کے درمیان جو کہ بازار کے بیچ میں ہے پھر یہ وہاں سے کوچ کریں گے، اور ”بحیرہ قامیہ“ کے یا اس سے ایک فرسخ پہلے پڑاؤ ڈالیں گے، پھر ان کے خلاف لوگ نکلیں گے جو انہیں قتل کریں گے، ان کا رہنما حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک شخص ہوگا، وہ ایک قریہ (یعنی بستی) میں لڑیں گے جس کا نام ”ام العرب“ ہے پھر ایک پڑاگندہ شخص اُٹھے گا جو آزاد لوگوں کو قتل کرے گا، اور بچوں کو قیدی بنائے گا اور عورتوں کے پیٹوں کو پھاڑے گا، اور جماعت کو دو مرتبہ شکست دے گا، مگر پھر ہلاک ہو جائے گا، اور قریش کی ایک عورت کو ضرور ذبح کیا جائے گا، اور اس وقت بنی ہاشم کی عورتوں کے پیٹوں کو پھاڑ دیا جائے گا۔

○ ○ ○

۷۷۲ حدثنا عبد الله بن مروان عن سعيد بن يزيد التتوخي عن الزهري قال اذا  
اختلفت الرايات السود فيها بينهم اناهم الرايات الصفر فيجتمعون في قنطرة اهل مصر  
فيقتل اهل المشرق واهل المغرب سباعا ثم تكون الدبرة على اهل المشرق حتى ينزلوا  
الرملة فيقع بين اهل الشام واهل المغرب شيء فيغضب اهل المغرب فيقولون انا جئنا  
لننصركم ثم يفعلون ما يفعلون والله لنخلن بينكم وبين اهل المشرق فينبهونكم لقله اهل  
الشام يومئذ في أعينهم ثم يخرج السفياي ويتبعه اهل الشام فيقاتل اهل المشرق

۷۷۲ عبد اللہ بن مروان نے، سعید بن یزید التتوخی سے روایت کی ہے کہ، الزہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب کالے جھنڈوں میں باہمی اختلاف ہو جائے گا تو ان پر زرد جھنڈے آجائیں گے۔ وہ مصر والوں کے پل پر جمع ہوں گے۔ پھر وہ مشرق والے اور مغرب والے باہم سات 7 دن تک ایک دوسرے کو قتل کریں گے، پھر مشرق والے پیٹھ پھیر دیں گے، ”رملة“ میں جا اتریں گے، پھر شام والوں اور مغرب والوں کے درمیان کوئی معاملہ ہوگا تو مغرب والے غصے میں ہوں گے اور کہیں گے کہ ہم تو تمہاری مدد کے لئے آئے تھے، پھر تم ایسا کیوں کر رہے ہو! اللہ کی قسم ہم تمہارے اور مشرق والوں کے بیچ سے نکل جائیں گے، تو وہ تمہیں مزا چکھا دیں گے، اس لئے کہ شام والے ان کی نگاہ میں بہت کم تھے، پھر سفیانی خروج کرے گا اور اہل شام اس کے ساتھ ہو جائیں گے، وہ مل کر مشرق والوں سے لڑیں گے۔

○ ○ ○

۷۷۳ حدثنا عبد القدوس عن صفوان عن مشيخة قالوا اهل حمص اشقى اهل الشام

بالبربر

۷۷۳ عبد القدوس نے، صفوان سے روایت کی ہے کہ مشائخ فرماتے ہیں کہ اہل شام والوں میں سے حمص والے

○ ○ ○

بربر کے ہاتھوں مصائب اٹھائیں گے۔



۷۷۴. حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة عن تبيع عن كعب قال أسلم أهل الشام وأسد أجنادها بالرايات الصفر أهل دمشق وأشقى أهل الشام وأجنادها أهل حمص وأنهم ليغمرن الشام كما يغمر الماء القرية

۷۷۴ ﴿ عبد اللہ بن مروان نے، ارطاة سے، انہوں نے تبيع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ شام والوں میں سب سے زیادہ سلامتی والے اور ان کے لشکروں میں سب سے زیادہ سعادت مند زرد جھنڈوں والوں کے لئے دمشق والے ہوں گے اور شام والوں میں سے اور اس کے لشکروں میں سے سب سے زیادہ سخت ”حمص“ والے ہوں گے، اور وہ شام میں یوں پھریں گے جیسے پانی مشکیزہ میں پھرتا ہے۔

○ ○ ○

۷۷۵. حدثنا الوليد بن مسلم عن عبد الجبار بن رشيد الأزدي عن أبيه عن ربيعة القصير عن تبيع عن كعب قال والذي نفسي بيده ليخرن البربر حمص آخر عر كتين الآخرة منها ينزعون مسامير أبواب أهلها ويكون لهم قلعة بفلسطين لم يسورون من حمص إلى بحيرة فامية أو دولها بفروخ ليخرج عليهم خارجي ليقتلهم

۷۷۵ ﴿ الولید بن مسلم نے، عبد الجبار بن رشید الازدی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ربیعہ القصیر سے، انہوں نے تبيع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اُس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، ضرور نہ تیرے حمص کو خراب کریں گے۔ دوسری مرتبہ میں وہ لوگوں کے دروازوں کی کیلیں تک اُکھیر دیں گے، ان کا ایک واقعہ فلسطین میں ہوگا پھر وہ ”حمص“ سے ”بحیرۃ فامیہ“ کی طرف چلیں گے، یا اُس سے پہلے ایک فُرخ قاصطے پر پڑاؤ ڈالیں گے، پھر اُن پر ایک خارجی خروج کرے گا اور انہیں قتل کر دے گا۔

○ ○ ○

۷۷۶. حدثنا أبو يوسف المقدسي عن محمد بن عبيد الله عن يزيد بن سدي عن كعب قال إذا ظهر المغرب على مصر فبطن الأرض يومئذ خير من ظهرها لأهل الشام ولعل للجند بن جند فلسطين والأردن وبلد حمص من بربر يسورونهم إلى باب المعطر وصاحب المغرب رجل من كنده أخرج

۷۷۶ ﴿ ابو یوسف المقدسی نے، محمد بن عبید اللہ سے، انہوں نے یزید بن سدی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب مغرب والے مصر پر غالب آجائیں گے تو اس وقت شام والوں کے لئے زمین کا پیٹ اس کی پیٹھ سے بہتر ہوگا، نہ تیریوں کی وجہ سے فلسطین، اردن اور حمص کے لشکروں کے لئے ہلاکت ہوگی، یہ نہ تیری انہیں اپنی تلواروں سے مارتے ہوئے ”باب المعطر“ تک لائیں گے۔ مغرب والا آدمی ”کندہ قہلہ“ کا ہوگا اور تلوار ہوگا۔

○ ○ ○



۷۷۷. حدثنا ضمرة عن الأوزاعي عن حسان أو غيره قال يقال إذا بلغت الرايات  
الصفير مصر فاهرب في الأرض جهداً هرباً فإذا بلغك أنهم نزلوا الشام وهي السرة  
فإن استطعت أن تلمس مسلماً في السماء أو نفقاً في الأرض فافعل

۷۷۷. ضمرہ، الاوزاعی سے، وہ حسان یا کسی اور سے روایت کرتے ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ جب زرد جھنڈے مصر  
تک پہنچ جائیں گے تو زمین میں پوری کوشش کر کے بھاگنا۔ جب تجھے یہ اطلاع پہنچے کہ وہ شام کی سرزمین پر اتر چکے ہیں تو اگر تجھ  
میں استطاعت ہو کہ میزگی لگا کر آسمان پہ چڑھ جاؤ یا سرنگ کے ذریعے زمین میں گھس جاؤ تو کر ایسا لیتا!

○ ○ ○

۷۷۸. حدثنا يحيى بن اليمان عن ابن المبارك عن الأوزاعي عن حسان بن عطية قال  
كان يقال إذا رأيتم الرايات الصفير فهطن الأرض يومئذ خير من ظهرها

۷۷۸. یحییٰ بن الیمان نے، ابن المبارک سے، انہوں نے الاوزاعی سے روایت کی ہے کہ حسان بن عطیہ رحمہ  
اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ جب تم زرد جھنڈے دیکھ لو تو پھر زمین کا اندرونی حصہ میں تمہارے لئے اس کی پیٹھ سے بہتر  
ہوگا۔

○ ○ ○

۷۷۹. حدثنا بقية عن الأعمشي عن أبيه عن تبيع عن كعب قال ينزل البربر من  
السفن الجون ثم ينخر جون بأسيا فلهم يستون حتى يدخلوا حمص وبلغني أن شعارهم  
يومئذ يا حمص يا حمص

۷۷۹. بقیہ نے، الاعمشی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے تبیع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بزمیری "جون" نامی جگہ پر کشتیوں سے اتریں گے، پھر وہ اپنی تلوار یوں کے ساتھ "حمص" میں داخل ہو  
جائیں گے، اور مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ ان کا شعار اُس دن "یا حمص، یا حمص" ہوگا۔

○ ○ ○

۷۸۰. حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة قال حدثني محدث عن كعب قال إذا خرج  
البربر من حمص إلى قاميهم أو حلهم الله وبعث على دوابهم داء فلا يبقى منها شيء إلا نفق  
لم نفاهم بالموتان والبطن فلهربون إلى مشارق الجبل الأسود ليختفوا فيه فليتهم  
السلمون فيقتلونهم مقتلة عظيمة حتى أن الرجل الواحد منهم ليقول منهم السبعين فما  
دون ذلك فلا يفلت منهم إلا القليل

۷۸۰. عبد اللہ بن مروان نے، ارطاة سے، انہوں نے ایک روایت سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بزمحمص سے "قامیہ" کی طرف نکلیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں سوار کرائے گا، اور ان کے جانوروں پر



بیماری بھیج دے گا پھر ان سے کوئی باقی نہ رہے گا مگر یہ کہ خرچ ہو جائے گا، پھر انہیں وہاں سے پیٹ وغیرہ کی بیماری کی وجہ سے نکالے گا۔ وہ کالے پہاڑوں کی طرف بھاگیں گے، تاکہ اس میں ٹھپ جائیں، مسلمان ان کا پیچھا کریں گے، اور انہیں خوب قتل کریں گے۔ مسلمانوں کا ایک آدمی ان کے لگ بھگ ستر (70) آدمیوں کو قتل کرے گا۔

○ ○ ○

۷۸۱۔ حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة عن نبيع عن كعب قال إذا رايت الرايات الصفرة نزلت الا مسكندرية لم نزلوا سرّة الشام فعند ذلك ينخسف بقربة من قرى دمشق يقال لها حرستا.

۷۸۱۔ عبد اللہ بن مروان نے، ارطاة سے، انہوں نے تبع سے روایت کی ہے کہ، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ٹو دیکھ لے کہ زرد جھنڈے اسکندریہ میں اتر چکے ہیں تو پھر وہ شام کی سرزمین میں اتریں گے، اس وقت دمشق کا قریہ (یعنی بستی) ”حرستا“ نامی زمین میں دھنس جائے گا۔

○ ○ ○

۷۸۲۔ حدثنا الحكم بن نافع عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب قال ليقسمن

أهل مصر الجون بالبحال بينهم و ذلك لحسور نيلهم أو مدة فيفر قهم

۷۸۲۔ الحكم بن نافع نے، صفوان سے، انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ضرور بالضرور مصر والے مقام ”جون“ کو رسیوں کے ذریعہ باہم تقسیم کریں گے پھر (دریائے) نیل کو روک دیا جائے گا، یا اُس میں اضافہ کر دیا جائے گا، تاکہ وہ انہیں ڈوب دے۔

○ ○ ○

۷۸۳۔ حدثنا عبد الله بن مروان عن أبيه عن عمرو بن شعيب عن أبيه قال دخلت على

عبد الله بن عمر حين نزل الحجاج بالكعبة لسمعه يقول إذا أقلت الرايات السود من

الشرق والرايات الصفرة من المغرب حتى يلتقوا في سره الشام يعني دمشق فهناك

البلاء هنالك البلاء

۷۸۳۔ عبد اللہ بن مروان نے اپنے والد سے، انہوں نے عمرو بن شعیب سے روایت کی ہے کہ حضرت شعیب رحمہ

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب حجاج ”کعبہ“ پر اترے تو میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آیا، انہوں نے ارشاد فرمایا کہ جب کالے جھنڈے مشرق کی طرف سے اور زرد جھنڈے مغرب کی طرف سے آکر شام کے بیچ یعنی دمشق میں مل جائیں تو وہاں آفتیں ہوں گی وہاں آفتیں ہوں گی۔

○ ○ ○

۷۸۴۔ قال أبوه وحدثني أمية بن يزيد القرضي عن سليمان بن عطاء بن يزيد اللهثي عن

امراة أبيه قالت سمعت أباہ يقول مثل ذلك



۷۸۴۔ امیہ بن یزید القرشی، سلیمان بن عطاء، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب حجاج ”کعبہ“ پر اتر تو میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آیا، انہیں ارشاد فرمایا کہ جب کالے جھنڈے مشرق کی طرف سے اور رد جھنڈے مغرب کی طرف سے آکر شام کے بیچ یعنی دمشق میں مل جائے تب وہاں آفتیں ہوں گی وہاں آفتیں ہوں گی۔

○ ○ ○

۷۸۵۔ حدثنا محمد بن حمیر عن نجیب بن السری قال لاهل المغرب خرجنا خروجه

ينتھون الى قنطرة الفسطاط یربطون خيولهم فيها و خروجه اخرى الى الشام

۷۸۵۔ محمد بن حمیر نے روایت کی ہے کہ نجیب بن السری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مغرب والے دو مرتبہ خروج کریں گے، پہلی مرتبہ خروج میں وہ ”فسطاط“ کے پل تک پہنچ جائیں گے اور اپنے گھوڑوں کو وہاں باندھ دیں گے، دوسری مرتبہ ان کا خروج شام کی طرف ہوگا۔

○ ○ ○

۷۸۶۔ حدثنا محمد بن حمیر عن ابن لہیعة عن بکر بن سوادہ قال قال عمر بن

الخطاب رضی اللہ عنہ لرجل من اهل مصر لياتيكم امل الا ندلس حتى يقاتلونكم

ہوسیم۔

۷۸۶۔ محمد بن حمیر نے، ابن لہیعة سے، انہوں نے بکر بن سوادہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مصری سے کہا کہ ضرور اُدلس والے تمہارے پاس آئیں گے۔ وہ تم سے خوب لڑیں گے۔

○ ○ ○

۷۸۷۔ حدثنا یحییٰ بن سعید عن ابی اسحاق شیخ من اهل الکوفۃ عن ابی شریح قال

حدثني ابو الخير اليزني عن عقبه بن عامر الجهني قال اذا خرج اهل المغرب خلفت

الروم على المغرب لتغرب عند ذلك الا سكندرية ومصر وساحل الشام

۷۸۷۔ یحییٰ بن سعید نے، ابوالخیر کوفی سے، انہوں نے ابوشریح سے، انہوں نے ابوالخیر الیزنی سے روایت کی ہے کہ عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اہل مغرب خروج کریں گے تو ان کے پیچھے مغرب میں رومی رہ جائیں گے۔ اس وقت اسکندریہ، مصر اور ساحل شام تباہ ہو جائیں گے۔

○ ○ ○

۷۸۸۔ حدثنا یحییٰ بن سعید حدثنا الحجاج عن عبد اللہ بن سعید عن طاؤس عن ابن

عباس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اقبلت فتنة من المشرق وفتنة

من المغرب فالتقوا بطن الشام لبطن الارض يومئذ خير من ظهرها

۷۸۸۔ یحییٰ بن سعید نے، الحجاج سے، انہوں نے عبداللہ بن سعید سے، انہوں نے، طاؤس سے روایت کی ہے کہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب ایک فتنہ مشرق کی طرف سے



اور دوسرا قنہ مغرب کی طرف سے آئے گا اور شام کے وسط میں وہ باہم مل جائیں گے، تو زمین کا پیٹ اس کی پیٹھ سے بہتر ہوگا۔

۷۸۹. قال يحيى بن سعيد وأخبرني أيوب بن شبيب عن الأعمش عن أبي عبيدة عن عبد الله أنه صعد داره فنظر إلى الكوفة فقال وأعظم بها خربة من قام يحيطون بها ياتون من قبل المغرب

۷۸۹. یحییٰ بن سعید نے، ایوب بن شعیب سے، انہوں نے الأعمش سے، انہوں نے ابی عبیدہ سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے گھر کی چھت پر چڑھے اور کوفہ کی طرف دیکھ کر فرمانے لگے کہ اس کے لئے بہت بڑی جہاں ہے ایسی قوم کی طرف سے جو اس کا گھیراؤ کرے گی اور وہ مغرب سے آئی ہوگی۔

○ ○ ○

۷۹۰. حدثنا محمد بن حمير عن النجيب بن السري قال يخرج عبد الرحمن بأهل المغرب وقد استولت الروم على الاسكندرية لهم فيها ليقاتلونهم فيهبز مؤنهم وينفونهم عنها

۷۹۰. محمد بن حمیر کہتے ہیں کہ النجیب بن السری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اہل مغرب میں سے عبد الرحمن خروج کرے گا، اور رومی اسکندریہ پر غالب آچکے ہوں گے۔ پھر مغرب والے ان سے لڑیں گے اور انہیں شکست دیں گے اور انہیں اسکندریہ سے نکال باہر کریں گے۔

○ ○ ○

۷۹۱. حدثنا عبد القدوس عن صفوان عن مشيخته قال كان الروم الذين كانوا يحمض يتخولون عليها البربر ويقولون ويلك بالتمرة من بربر يعنون ويلك يا حمص من بربر

۷۹۱. عبد القدوس نے، صفوان سے، وہ مشائخ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رومی جو "حمص" کہتے تھے وہ حمص کے متعلق نمر سے ڈرتے تھے، اور کہتے تھے کہ اے "تمرہ" اتیرے لئے نمر کی طرف سے ہلاکت ہے "تمرہ" سے ان کی مراد "حمص" تھا۔

○ ○ ○

۷۹۲. حدثنا بقية وغيره عن صفوان بن عمرو عن أبي هزان عن كعب قال إذا انقضت الرايات السود والرايات الصفراء سره الشام فبطن الأرض خير من ظهرها قال صفوان لينزع البربر أبواب حمص عما سواها

۷۹۲. بقیہ وغیرہ نے، صفوان بن عمرو سے، انہوں نے ابی ہزان سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سیاہ جھنڈے اور زرد جھنڈے شام کے وسط میں باہم لڑیں تو زمین کا اندر زونی حصہ اس کے اوپر کے حصہ



سے بہتر ہوگا، حضرت صفوان رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ نہ تو لوگ ”حمص“ پر قابض ہو جائیں گے۔

○ ○ ○

۷۹۳۔ حدثنا عبد الله بن مروان عن سعيد بن يزيد عن الزهري قال اذا اجتمع اهل

المشرق واهل المغرب برايات صفر بمصر فيقتلون عند القنطرة سبعاً ثم يبلغون الرملة

۷۹۳۔ عبد اللہ بن مروان نے، سعید بن یزید سے روایت کی ہے کہ، الزہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب

مشرق والے اور مغرب والے زرد جھنڈوں سمیت مصر میں اکٹھے ہو جائیں گے تو وہ سات (7) دن تک لڑتے رہیں گے، پھر مشرق والے ”رملہ“ پہنچ جائیں گے۔

○ ○ ○

۷۹۴۔ حدثنا ابو عمر عن ابن لهيعة عن الوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن أبيه

عن الحارث عن ابن مسعود قال اذا خرج رجل من فھر يجمع بربر خرج رجل من ولد

أبي سفيان فاذا بلغ الفهري خروجه الترقو الثلاث فرق فرقة يرجعون وفرقة تثبت معه

يسمرون الى الشام وفرقة الى الحجاز فيلتقون في وادي العنصل بالشام فهزم البربر ثم

يقاتل اهل الشام

۷۹۴۔ ابو عمر نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبد الوہاب بن حسین سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے

محمد بن ثابت سے، انہوں نے الحارث سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نہ تو یوں کو اکٹھا کرنے کے لئے جب ایک آدمی ”قبیلہ فہر“ سے لکھے گا تو ابوسفیان کی اولاد میں سے بھی ایک شخص خروج کرے گا، جب فہری کو اس کے خروج کی اطلاع ملے گی تو وہ تین 3 جماعتوں میں تقسیم ہو جائیں گے، ایک جماعت واپس لوٹ جائے گی، اور ایک جماعت فہر کے ساتھ ثابت قدم رہے گی۔ وہ شام کی طرف روانہ ہوں گے اور ایک جماعت حجاز چلی جائے گی، پس سفیانی اور فہری کی فوجیں ملک شام میں ”وادی العنصل“ نامی جگہ میں ایک دوسرے سے لڑیں گی نہ تو یوں کو شکست ہوگی پھر سفیانی شام والوں کے ساتھ لڑے گا۔

○ ○ ○

۷۹۵۔ حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة قال اذا اصطكت الرايات الصفر والسود في

سره الشام فالويل لساكنها من الجيش المهزوم ثم الويل لها من الجيش الهازم ويل لهم

المشوه الملعون

۷۹۵۔ عبد اللہ بن مروان کہتے ہیں کہ ارطاة رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب شام کے وسط میں زرد اور سیاہ

جھنڈے باہم ٹکرائے جائیں گے تو ہلاکت ہے شام والوں کے لئے اس جماعت کی وجہ سے بھی جس نے شکست کھائی اور اس جماعت کی وجہ سے بھی جس نے شکست دی، ہلاکت ہے ان کے لئے خُرشِ رُملعون کی وجہ سے۔

○ ○ ○



۵۹۶۔ حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة بن المنذر قال يحيى البربر حتى ينزلوا بين فلسطين والأردن فتسير اليهم جموع المشرق والشام حتى ينزلوا الجابية ويخرج رجل من ولد صخر في ضعف فيلقى جيوش المغرب على ثنية بيسان فيردعهم عنها ثم يلقاهم من الغد فيردعهم عنها فينحازون وراءها ثم يلقاهم في اليوم الثالث فيردعهم إلى عين الريح فيأتهم موت رئيسهم فيفتزلون في ثلاث فرق فرقة تتردد على أعقابها وفرقة تلحق بالحجاز وفرقة تلحق بالصخري فيسير إلى بقية جموعهم حتى يأتي ثنية فتقتلهم عليها فيدال عليهم الصخري ثم تعطف إلى جموع المشرق والشام فتلقاهم فيدال عليهم ما بين الجابية والخربة حتى تغوص الخيل في الدماء ويقتل أهل الشام وليسهم وينحازون إلى الصخري فيدخل دمشق فيمثل بها وتخرج رايات من المشرق مسودة فتزل الكوفة فيتواري رئيسهم ليهاللا بدرى موضعه فيتحين ذلك الجيش ثم يخرج رجل كان مختبئا في بطن الوادي فيلي أمر ذلك الجيش وأصل مخرجه غضب مما صنع الصخري بأهل بيته فيسير بجنود المشرق نحو الشام ويبلغ الصخري مسيره إليه فيتوجه بجنود أهل المغرب إليه فيلتقون بجبل أهل الحص فيهلك بينهما عالم كثير ويولي المشرقي منصورا ويتبعه الصخري فيدركه بقرقيسيا عند مجمع النهرين فيلتقيان فيفرغ عليهم الصطر فيقتل من جنود المشرقي من كل عشرة سبعة ثم يدخل جنود الصخري الكوفة فيسوم أهلها الخسف ويوجه جندا من أهل المغرب إلى من بازائه من جنود المشرق فيأتونه بسببهم فانه لعل ذلك إذ يأتيه خبر ظهور المهدي بمكة فيقطع إليه من الكوفة بعثا يخسف به قال أرطاة ويكون بين أهل المغرب وأهل المشرق بقنطرة المسطاط سبعة أيام ثم يلتقون بالعريش فتكون الدبرة على أهل المشرق حتى يلبثوا الأردن ثم يخرج عليهم السفالي بعد وكان الروم الذين كانوا يحمص كانوا يتخوفون عليها البربر ويقولون وهلك بالمرقمن بربر

۵۹۶ھ۔ الحكم بن نافع نے، جراح سے، روایت کی ہے کہ ارطاة بن المنذر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نمرہ آئیں گے وہ فلسطین اور اردن کے درمیان اتریں گے، ان کی طرف مشرق اور شام کے لشکر روانہ ہوں گے جو مقام ”جابیہ“ پہنچاؤں گے۔ ”صخر“ کی اولاد میں سے ایک شخص پسماندگی کی حالت میں خروج کرے گا، وہ مغرب کے لشکر سے ”ثنیہ بيسان“ میں لڑے گا۔ اور ان مغربیوں کو وہاں سے پیچھے دھکیل دے گا، اگلے دن لڑے گا، اور انہیں مزید پیچھے دھکیل دے گا، وہ مغربی وہاں سے پہلے پناہ ڈھونڈیں گے، پھر وہ تیسرے دن ان پر حملہ کرے گا اور انہیں ”عين الريح“ تک دھکیل دے گا، پھر ان مغربیوں



کے پاس ان کے امیر کے مرنے کی اطلاع پہنچے گی، تو یہ تین (3) جماعتوں میں تقسیم ہو جائیں گے، ایک جماعت تو اُلٹے پاؤں واپس چلی جائے گی، دوسری حجاز چلے جائے گی، اور تیسری صحریوں کے ساتھ مل جائے گی، پھر یہ انہیں لے کر بقیہ لشکریوں کی طرف لے جائیں گے، حتیٰ کہ ”معیہ فتن“ پر ٹھہر جائیں گے، ان پر حکومت صحری کی ہوگی، پھر یہ مشرق اور شام کے لشکروں کی طرف متوجہ ہوگا پس یہ ان سے لڑے گا اور اس کی حکومت ”جابیہ“ اور ”خریہ“ کے درمیان قائم ہو جائے گی، گھوڑے خون میں نہا جائیں گے۔

○ ○ ○

۷۹۷. حدثنا ابن حمير عن النجيب قال بنخرج عبدالرحمن باهل المغرب ولد

استولت الروم على الاسكندرية وهم فيها ليقالونهم ليهز مونهم ويدولهم عنها

۷۹۷. ابن حمیر کہتے ہیں کہ النجیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عبدالرحمن مغرب والوں کو لے کر خروج کرے گا

اور رومی اسکندریہ پر غالب آ جائیں گا، رومی اسکندریہ ہی میں ہوں گے کہ عبدالرحمن کا لشکر واپس ہو کر ان سے لڑے گا، انہیں شکست دے گا اور انہیں اسکندریہ سے نکال باہر کر دے گا۔

○ ○ ○

۷۹۸. حدثنا يحيى بن سعيد عن أبي هانئ قال حدثنا أبو عبدالرحمن الجبلي عن

عبدالله بن عمرو رضى الله عنهما قال قسم الشر سبعين جزء فجعل تسعة وستون في

البربر وجزء في سائر الناس

۷۹۸. یحییٰ بن سعید نے، ابو ہانی سے، انہوں نے ابو عبدالرحمن الجبلی سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی

اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ شر کو ستر (70) حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے پس ننانوے (99) فی صد بڑیوں میں اور ایک فی صد باقی تمام لوگوں میں رکھا گیا ہے۔

○ ○ ○

۷۹۹. حدثنا بقیة بن الوليد عن بشر بن عبدالله بن يسار قال سمعت بعض اشياخنا

يقول ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لساء البربر خير من رجالهم بعث فيهم لبي

لفقتلوه فوليه النساء فدفنه

۷۹۹. بقیہ بن الولید کہتے ہیں کہ بشر بن عبداللہ بن یسار رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے بعض مشائخ سے

سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بڑی عورتیں ان کے مردوں سے بہتر ہیں ان میں ایک نبی بھیجا گیا تھا تو انہوں نے اُسے قتل کیا پھر ان کی عورتیں اس نبی کی نگران بن گئیں، اور انہوں نے اُسے دفن کیا۔

○ ○ ○

۸۰۰. حدثنا يحيى بن سعيد عن عثمان بن عبدالرحمن عن عتبة بن عبدالرحمن عن

شبيب بن بشر عن انس بن مالك رضى الله عنه قال أتيت رسول الله صلى الله عليه



وسلم ومعی وصف برہری فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان قوم هذا انما هم تنبی لہی  
فلذبحو وطبخوہ فاکلوا الحمد وشربو امرقہ

۸۰۰ ﴿ یحییٰ بن سعید نے، عثمان بن عبدالرحمن سے، انہوں نے غنیۃ بن عبدالرحمن سے، انہوں نے حمیب بن بشر سے روایت کی ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ ایک نر نرہری خادم تھا، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کی قوم کے پاس مجھ سے پہلے نبی آیا تھا، تو انہوں نے اُسے ذبح کیا اور اُسے پکایا اور اس کا گوشت کھایا، اور اس کا شور ہاپی گئے۔

○ ○ ○

۸۰۱. حدثنا بقیۃ عن صفوان بن عمرو عن ابی ہزان عن کعب قال اذا التقت الراہات  
السود والصفور فی سرہ الشام فبطن الأرض خیر من ظہرها قال صفوان لئنز عن البرہر  
اہواب حمص لفضلا عما سواہ

۸۰۱ ﴿ بقیۃ نے، صفوان بن عمرو سے، انہوں نے ابو ہزان سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب کالے اور سیاہ چمٹے آپس میں لڑ پڑیں گے تو زمین کا پیٹ اس کی پیٹھ سے بہتر ہے، حضرت صفوان رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ضرور نر نرہری اور علاقوں کے علاوہ حمص کو بھی فتح کر لیں گے۔

○ ○ ○

## صفة السفیانی واسمہ ونسبہ

### سُفْیانی کون ہوگا؟

۸۰۲. حدثنا الولید عن ابی عبدۃ الشجعی عن ابی امیۃ الکلبی عن شیخ ادرك  
الجاهلیۃ قال بدؤا السفیانی عروجه من قریۃ من غرب الشام يقال لها اندرا فی مبعۃ نفر  
۸۰۲ ﴿ الولید نے، ابی عبدۃ الشجعی سے روایت کی ہے کہ ابو امیۃ الکلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ بات ایسے  
بوڑھے شخص نے کہی جس نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا انہوں نے کہا کہ سُفْیانی کے خروج کی ابتداء شام کے مغربی حصہ کی ایک بستی  
سے ہوگی، جس کا نام "اندرا" ہوگا، اس کے ساتھ شروع میں صرف سات آدمی ہوں گے۔

○ ○ ○

۸۰۳. حدثنا سعید ابو عثمان عن جابر عن ابی جعفر قال یملک السفیانی حمل امراة  
۸۰۳ ﴿ سعید ابو عثمان نے، جابر سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر فرماتے ہیں کہ سُفْیانی عورت کے حمل کی مدت کے  
نر نرہری حکومت کرے گا۔

○ ○ ○



۸۰۴. حدثنا الوليد عن أبي عبد الله عن عبد الكريم عن ابن الحنفية قال بين خروج

الراية السوداء من خراسان وشعيب بن صالح وخروج المهدي وبين أن يسلم الأمر

للمهدي النان وسبعون شهرا

۸۰۴. الوليد نے، ابو عبد اللہ سے، انہوں نے عبد الکرم سے روایت کی ہے کہ ابن الحنفیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے

ہیں کہ کالے جھنڈوں کا خراسان سے خروج، (حضرت) شعیب بن صالح کا خروج (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کا خروج اور ان کے حکومت حوالے ہونے کے درمیان پھر (72) مہینے لگیں گے۔

○ ○ ○

۸۰۵. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن عبد العزيز بن صالح عن علي بن رباح عن ابن

مسعود قال يبعثي نجم ويتحرك بايليا رجل أعور العين ثم يكون الخسف بعد ذلك

۸۰۵. رشدين نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبد العزیز بن صالح سے، علی بن رباح سے روایت کی

ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ پہلے ایک ستارہ ظاہر ہوگا اور ایک کانا آدمی ”ایلیا“ میں متحرک ہوگا، پھر اس کے بعد زلزلہ ہوگا۔

○ ○ ○

۸۰۶. حدثنا سعيد أبو عثمان عن جابر عن أبي جعفر قال هو أخو ص العين

۸۰۶. سعید ابو عثمان نے، جابر سے روایت کی ہے کہ ابی جعفر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس کی آنکھیں دھنسی

ہوئی ہوگی۔

○ ○ ○

۸۰۷. حدثنا يحيى بن سعيد عن سليمان بن عيسى قال بلغني أن السفيناني بملك

ثلاث سنين ونصف

۸۰۷. یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ سلیمان بن عیسیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ سفینانی

سائے تین سال تک بادشاہ رہے گا۔

○ ○ ○

۸۰۸. حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة عن تبع عن كعب قال بملك حمل امرأة

اسمه عبد الله بن يزيد وهو الأ زهر ابن الكلبي أو الزهري بن الكلبي المشوه السفيناني

۸۰۸. عبد اللہ بن مروان نے، ارطاة سے، انہوں نے تبع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں ایک شخص جس کا نام ”عبد اللہ بن یزید“ ہوگا وہ عورت کے حمل کی مدت کے برابر عرصے تک حکومت کرے گا، اس کا نام ”ازہر بن الکلبیہ“ یا ”زہری بن الکلبیہ سفینانی“ ہوگا۔

○ ○ ○



۸۰۹. حدثنا الحكم عن جراح عن أرطاة قال يدخل الأزهر بن الكلبي من الكوفة لتصيبه قرحة فيخرج منها ليموت في الطريق ثم يخرج رجل آخر منهم بين الطائف ومكة أو بين مكة والمدينة من شيب وطباق وشجر بالحجاز مشوه الخلق مصفح الرأس حمش الساعدين غائر العينين في زمانه تكون هدة

۸۰۹ ﴿الحکم نے، جراح سے روایت کی ہے کہ ارطاة رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ازہر بن الکلبیہ کوفہ میں داخل ہوگا، پھر اسے ایک زخم لگے گا وہ کوفہ سے نکلے گا، تو وہ راستے میں مر جائے گا، پھر ان میں سے ایک آدمی بڑے سر والا، پتلی پنڈلیوں والا، دھنسی ہوئی آنکھوں والا، صلح کے زمانے میں طائف اور مکہ کے درمیان سے یا مکہ اور مدینہ کے درمیان سے خروج کرے گا، شیب، طباق، اور شجر کے قبائل حجاز میں اس کے ساتھ چلیں گے۔

○ ○ ○

۸۱۰. حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة قال السفياي الذي يموت الذي يقاتل اول شيء من الرايات السود والرايات الصفرة في سره الشام مخرجه من المنذرون شرقى بيسان على جمل أحمر عليه تاج يهزم الجماعة مرتين ثم يهلك وهو يقبل الجزية ويسبي الذرية ويقر بطون الحبالى

۸۱۰ ﴿عبد اللہ بن مروان کہتے ہیں کہ ارطاة رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سفیانی سب سے پہلے کالے جھنڈوں والوں اور زرد جھنڈے والے کے ساتھ لڑے گا، اس کا خروج ”بیسان“ کے مشرقی علاقہ ”المنذرون“ سے ہوگا، وہ تاج پہنے وہ ایک سرخ اونٹ پر سوار ہوگا۔ ایک جماعت کو دو مرتبہ شکست دینے کے بعد وہ مر جائے گا، وہ جزیہ قبول کرے گا، بچوں کو قیدی بنائے گا اور حاملہ عورتوں کے پیٹ پھاڑے گا۔

○ ○ ○

۸۱۱. حدثنا بقية عن أبي بكر بن أبي مریم عن ضمرة بن حبيب عن أبي هزان عن كعب قال ولا يته تسعة أو سبعة أشهر قال أبو بكر وقال ضمرة ودينار بن دينار ولا يته حمل امرأة

۸۱۱ ﴿بقیہ نے، ابی بکر بن ابی مریم سے، انہوں نے ضمرة بن حبیب سے، انہوں نے ابو ہزان سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں سفیانی کی حکومت سات (۷) یا نو (۹) مہینے رہے گی، حضرت ابو بکر رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ تھے ہیں کہ ضمرة بن دينار رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اس کی حکومت عورت کے حمل کی مدت کے برابر ہوگی۔

○ ○ ○

۸۱۲. حدثنا عبد القدوس وغيره عن ابن عياش عن حماد بن محمد بن جعفر عن علي قال السفياي من ولد خالد بن يزيد بن أبي سفیان رجل ضخم الهامة بوجه آثار



جدري وبينه نكتة بياض يخرج من ناحية مدينة دمشق في وادي قال له وادي الياض يخرج  
في سبعة نفر مع رجل منهم لواء معقود يعرفون في لوائه النصر يسير بين يديه على ثلاثين  
ميلا لا يرى ذلك العلم أحد يريد الا الهزم

۸۱۲ عبد القدوس نے ابن عیاش سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ محمد بن جعفر علی رحمہ اللہ تعالیٰ  
فرماتے ہیں کہ سفیانی، خالد بن یزید بن ابی سفیان کی اولاد میں ہوگا، اس کا سر بڑا ہوگا اس کے چہرے پر جلد کی بیماری (جدری) کے  
نشان ہوں گے۔ اس کی آنکھ میں سفید نکتہ ہوگا، وہ دمشق کے شہر کے ایک کونے سے خروج کرے گا جس کا نام ”وادی الیابس“ ہوگا۔  
اس کے ہمراہ سات ۷ آدمی ہوں گے، ان میں سے ایک کے ہاتھ میں جھنڈا ہوگا، جس پر گرہیں ہوں گی، لوگ اس کے جھنڈے میں  
مدد کو پہچان جائیں گے، وہ جھنڈا ان سے آگے تین ۳ میل کی دوری پہ چلے گا، جو بھی اس جھنڈے کو دیکھ کر اس پر غالب آنے کا ارادہ  
کرے گا، اُسے شکست ہوگی۔

○ ○ ○

۸۱۳. حدثنا بقية وعبد القدوس عن أبي بكر عن الأشياخ قال يخرج السفياي من  
الوادي الياض يخرج اليه صاحب دمشق ليقال له فاذا نظر الي رايته انهزم قال عبد  
القدوس والي دمشق لبني العباس يومئذ

۸۱۳ بقیہ اور عبد القدوس نے ابو بکر سے روایت کی ہے کہ الاشیاخ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سفیانی ”وادی یابس“  
سے خروج کرے گا، اس کے خلاف دمشق کا حکمران نکلے گا تاکہ اس کے ساتھ لڑے جب وہ اس کے جھنڈے کو دیکھے گا تو شکست  
و کھائے گا۔ حضرت عبد القدوس رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ دمشق کا حکمران اس دور میں بنی عباس کی طرف سے مامور ہوگا۔

○ ○ ○

۸۱۴. حدثنا عبد القدوس عن أرطاة عن ضمرة قال السفياي رجل ابيض جعد الشعر  
ومن قبل من ماله شينا كان رضاء في بطنه يوم القيامة

۸۱۴ عبد القدوس نے، ارطاة سے روایت کی ہے کہ ضمرة رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سفیانی سفید رنگ کا  
مختصر یا لمے بالوں والا ہوگا، جس نے اس کے مال کو قبول کیا تو وہ اس کے پیٹ میں قیامت کے دن گرم پتھر ہوگا۔

○ ○ ○

۸۱۵. حدثنا أبو عمر عن ابن لهيعة عن عبد الوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن  
أبيه عن الحارث بن عبد الله يخرج رجل من ولد أبي سفياي في الوادي الياض في رايات  
حمر دليق الساعدين والساقين طويل العنق شديد الصفرة به أثر العبادة

۸۱۵ ابو عمر نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبد الوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت سے، وہ اپنے والد  
سے روایت کرتے ہیں کہ الحارث بن عبد اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ابو سفیان کی اولاد میں سے ایک شخص ”وادی یابس“ میں  
خروج کرے گا، اس کے جھنڈے سرخ ہوں گے، وہ پتلی پنڈلی اور (پتلے) ہاتھوں والا ہوگا۔ اس کی گردن لمبی ہوگی، انتہائی



زرد ہوگا، اس پہ عبادت کا اثر ہوگا۔

۸۱۶. حدثنا عثمان بن كثير عن سعيد بن مسنان عن أبي الزاهرية عن جبير بن نفير قال

ويل لعبد الرحمن من عبد الله ويل لعبد الله من عبد الرحمن.

۸۱۶ عثمان بن کثیر نے، سعید بن مسنان سے، انہوں نے ابو الزاہریہ سے روایت کی ہے کہ جبیر بن نفیل رحمہ

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہلاکت ہے عبدالرحمن کے لئے عبد اللہ کی طرف سے اور ہلاکت ہے عبد اللہ کے لئے عبدالرحمن کی طرف سے۔

○ ○ ○

۸۱۷. حدثنا أبو المغيرة عن هشام بن الغاز عن مكحول عن أبي عبيدة بن الجراح

رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال هذا الأمر قائما بالقسط

حتى يكون أول من يثلمه رجل من بني أمية

۸۱۷ ابو المغیرہ نے، ہشام بن الغاز سے، انہوں نے مکحول سے روایت کی ہے کہ ابی عبیدہ بن الجراح رضی

اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس امت کا معاملہ مسلسل انصاف کے ساتھ قائم رہے گا، ان میں کہ سب سے پہلا شخص جو اسے گند کرے گا وہ بنی امیہ کا ایک شخص ہوگا۔

○ ○ ○

۸۱۸. حدثنا بقية بن الوليد عن محمد بن محمد بن يزيد سمع محمد بن زيد سمع

محمد بن علي يقول بلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ليفتن رجل من ولد

أبي سليمان في الاسلام فظالاً بسده شيء

۸۱۸ بقیہ بن الولید نے، الولید بن محمد بن یزید سے، انہوں نے محمد بن یزید سے روایت کی ہے کہ محمد بن علی رحمہ

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ضرور ابوسفیان کی اولاد میں سے ایک شخص اسلام میں ایسا شگاف پیدا کرے گا جو کسی چیز سے پر نہ کیا جاسکے گا۔

○ ○ ○

۸۱۹. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي وائل عن عذرة ابن قيس قال قام رجل

إلى خالد بن الوليد رضي الله عنه وهو يخطب بالشام فقال ان الفتن قد ظهرت فقال خالد

أما وابن الخطاب حي فلا انما ذلك اذا كان الناس تلتب لهم وذنوب لي وجعل الرجل

يتذكر الأرض ليس بها مثل الذي يفر إليها فلا يجده فعند ذلك الفتن

۸۱۹ ابو معاویہ نے، الأعمش سے، انہوں نے ابو وائل سے روایت ہے کہ عذرة بن قیس رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے

ہیں کہ خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام میں خطبہ دے رہے تھے کہ خطبے کے دوران ایک شخص نے کھڑے ہو کر پوچھا کہ فتنے ظاہر ہو گئے ہیں؟ تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ جب تک حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ زندہ



ہیں اس وقت تک کچھ نہیں۔

○ ○ ○

۸۲۰. حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة بن المنذر عن حدثه عن كعب قال اسم

السفياني عبد الله

﴿۸۲۰﴾ عبد اللہ بن مروان نے، ارطاة بن المنذر سے، انہوں نے ایک روای سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب

رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سُفیان کا نام عبد اللہ ہوگا۔

○ ○ ○

## بدء خروج السفیانی

### سُفیان کے خروج کی ابتداء

۸۲۱. حدثنا الوليد ورشدین عن ابن لهيعة عن أبي قبيل قال يملك رجل من بني

هاشم فيقتل بني أمية فلا يبقى منهم الا اليسير لا يقتل غيرهم ثم يخرج رجل من بني أمية

فيقتل بكل رجل رجلين حتى لا يبقى الا النساء ثم يخرج المهدي

﴿۸۲۱﴾ الولید اور رشدین نے، ابن لہیعہ، ابو قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنو ہاشم کا ایک آدمی حکمران بنے گا جو

بنی اُمیہ کو قتل کرے گا، بنی اُمیہ میں سے تھوڑے سے افراد باقی رہ جائیں گے، وہ حکمران ان کے علاوہ کسی کو قتل نہ کرے گا، پھر بنی

اُمیہ کا ایک آدمی خروج کرے گا وہ ایک آدمی کے بدلے دو کو قتل کرے گا یہاں تک کہ بنو ہاشم کی صرف عورتیں باقی رہ جائیں گی۔ پھر

مہدی خروج کرے گا۔

○ ○ ○

۸۲۲. حدثنا عبد القدوس عن عبدة ابنه خالد بن معدان عن أبيها خالد بن معدان قال

يخرج السفیانی بيده ثلاث قصبات لا يقرع بهن أحدا الا مات

﴿۸۲۲﴾ عبد القدوس نے، عبیدہ بنت خالد بن معدان سے سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد خالد بن معدان

رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سُفیان خروج کرے گا۔ اس کے ہاتھ میں تین (3) پائپ ہوں گے وہ ان کے ساتھ جس کو بھی مارے گا

وہ مر جائے گا۔

○ ○ ○

۸۳۲. حدثنا عبد القدوس عن أبي بكر بن أبي مریم عن أشياخه قال يؤتى السفیانی في

منامه فيقال له ثم فاخرج فيقوم فلا يجد أحدا ثم يؤتى الثانية فيقال له مثل ذلك ثم يقال

له الثالثة قم فاخرج فانظر من على باب دارك فينحدر في الثالثة على باب دارك فاذا

هو سبعة نفر أو تسعة نفر ومعهم لواء فيقولون نحن أصحابك فيخرج فيهم ويتبعه ناس

من قرىات وادي الياض فيخرج اليه صاحب دمشق ليلقاه ويقاتله فاذا نظر الى رايته انهزم



ووالی دمشق یومئذ وال بنی العباس

۸۲۳ ۴ عبدالقدوس نے، ابو بکر بن ابومریم سے روایت کی ہے کہ ان کے، مشائخ رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سفیانی کے پاس نیند میں کوئی آکر کہے گا کہ کھڑے ہو! باہر نکل! وہ بیدار ہوگا تو کسی کو بھی نہ پائے گا، پھر دوسری مرتبہ اس کے خوب میں آکر ویسی ہی بات کہی جائے گی، پھر تیسری مرتبہ اُسے کہا جائے گا کہ کھڑے ہو! باہر نکل کر دیکھ کہ تیرے گھر کے دروازے پہ کون کھڑا ہے؟ تیسری مرتبہ وہ نکل کر دروازے پہ چلائے گا تو وہاں یہ دیکھے گا کہ سات (7) یا نو (9) آدمی ہیں اور ان کے پاس جھنڈا ہے۔ وہ کہیں گے کہ ہم آپ کے ساتھی ہیں۔ پھر وہ انہیں لے کر خروج کرے گا اور ”وادی یابس“ کی بستیوں کے لوگ اس کی اتباع کریں گے کے خلاف سے دمشق کا دلی جو بنی عباس کی طرف سے مقرر ہوگا خروج کرے گا اور ان کے ساتھ لڑے گا مگر جب وہ ان کے جھنڈے کی طرف دیکھے گا۔ تو ٹکست کھائے گا۔

○ ○ ○

۸۲۳. حدثنا عبد القدوس عن هشام بن الغاز عن مكحول عن أبي عبيدة بن الجراح رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يزال هذا الأمر قائماً بالقسط حتى يكون أول من يثلمه رجل من بني أمية

۸۲۳ ۴ عبدالقدوس نے، هشام بن الغاز سے، انہوں نے مکحول سے روایت کی ہے کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس امت کا معاملہ مسلسل انصاف کے ساتھ قائم رہے گا کہ سب سے پہلے بنی امیہ کا ایک شخص بگاڑ دے گا۔

○ ○ ○

۸۲۵. حدثنا محمد بن عبد الله عن عبد السلام بن مسلمة عن أبي قبيل قال السفهاني شرم من ملك يقتل العلماء وأهل الفضل ويضربهم ويستعين بهم فمن أبي عليه قتله

۸۲۵ ۴ محمد بن عبد اللہ نے، عبد السلام بن مسلمہ سے روایت کی ہے کہ ابی قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سفیانی بدترین بادشاہ ہوگا۔ وہ علماء اور صاحب فضیلت لوگوں کو قتل کرے گا اور انہیں جلا وطن کرے گا، وہ لوگوں سے دمانگے گا جو انکار کرے گا اُسے وہ قتل کر دے گا۔

○ ○ ○

۸۲۶. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن عبد العزيز بن صالح عن علي بن رباح عن ابن مسعود قال يتحرك بأهلها رجل أعور العين فيكثر الهرج ويحل السبا وهو الذي يبعث بجيش إلى المدينة

۸۲۶ ۴ رشدين نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبد العزیز بن صالح سے، انہوں نے علی بن رباح سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ”اہلیاء“ میں ایک کا نا آدمی متحرک ہوگا۔ وہ بہت زیادہ قتل و غارت



کرے گا قیدی بنائے گا اور وہ ایک لشکر مدینہ کی طرف بھی بھیجے گا۔

○ ○ ○

۸۲۷. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش قال حدثني بعض أهل العلم عن محمد بن جعفر قال قال علي بن أبي طالب رضي الله عنه يخرج رجل من ولد خالد بن يزيد ابن معاوية بن أبي سفيان في سبعة نفر مع رجل منهم لواء معقود يعرفون في لوائه النصر يسير بين يديه على ثلاثين ميلا لا يرى ذلك العلم أحد إلا انهزم

۸۲۷ ﴿ ابوالمغيرة نے، ابن عیاش سے، انہوں نے کسی عالم سے، انہوں نے محمد بن جعفر سے روایت کی ہے کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ خالد بن یزید بن معاویہ بن ابی سفیان کی اولاد میں سے ایک آدمی خروج کرے گا۔ اس کے ساتھ صرف سات (7) افراد ہوں گے، ان میں سے ایک کے ہاتھ میں جھنڈا ہوگا جس میں گرہیں لگی ہوں گی۔ لوگ اس کے ذریعے فتح و نصرت پہچان لیں گے، وہ جھنڈا اُن سے آگے میں (30) میل دوری پر چلے گا جو بھی اس جھنڈے کو دیکھے گا شکست کھائے گا۔

○ ○ ○

۸۲۸. حدثنا الوليد عن شعيب مولى أم حكيم عن أبي اسحاق أنه قال في زمان هشام لا ترون سفيناي حتى يأتكم أهل المغرب فان رأيته خرج حتى يستوي على منبر دمشق فليس بشيء حتى تری أهل المغرب

۸۲۸ ﴿ الولید نے، شعیب مولیٰ ام حکیم سے روایت کی ہے کہ، ابواسحاق رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہشام کے درو میں کہا تھا کہ تم سفینی کو نہیں دیکھو گے جب تک تم پر مغرب والے نہ آجائیں، اگر تو اُسے دیکھ لے کہ وہ نکل کر دمشق کے منبر پر قابض ہو چکا ہے تو پھر بھی مغرب والوں کی آمد کا انتظار کر۔

○ ○ ○

۸۲۹. حدثنا رشدين عن ليث عن عمن حدثه عن تبع قال اذا كانت هدة بالشام قبل البداء فلا تبدوا أولا سفيناي قال الليث كانت الهدة بطبرية لاستيقظت لها بالفسطاط ونخلع لها أجنحة فاذا هي ليلة طبرية

۸۲۹ ﴿ رشدين، لیث سے، انہوں نے ایک روای سے روایت کی ہے کہ تبع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب شام میں مقام بیدا سے پہلے دھنسا ہوگا تب ظاہر نہ ہوگا مگر سفینی ظاہر ہوگا۔ حضرت لیث رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ یہ دھنسا ”طبریہ“ میں ہوگا، پھر اس کی وجہ سے ”فسطاط“ اور ”نخلع“ والے بیدار ہو جائیں گے، اس کے پر ہوں گے وہ ”طبری“ رات ہوگی۔

○ ○ ○

۸۳۰. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن يزيد بن ابي حبيب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خروج السفيناي بعد تسع وثلاثين

۸۳۰ ﴿ رشدين نے، ابولہیعہ سے روایت کی ہے کہ یزید بن ابی حبیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول



اللہ ﷻ نے ارشاد فرمایا کہ سفیانی کا خروج اُتالیس (39) سال کے بعد ہوگا۔

○ ○ ○

۸۳۱. قال ابن لهيعة وأخبرني عبد العزيز بن صالح عن عكرمة عن ابن عباس رضي

الله عنه قال كان خروج السفیانی فی سبع وثلاثین كان ملكه ثمانیة وعشرين شهرا وان

خرج فی تسع وثلاثین كان ملكه تسعة اشهر

۸۳۱ ابن لہیعہ نے، عبد العزیز بن صالح سے، انہوں نے حضرت عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ سفیانی کا خروج سینتیس (37) برس میں ہوگا اس کی حکومت اٹھائیس (28) مہینے رہے گی، اگر وہ اُتالیس (39) میں خروج کرے گا تو اس کی عمرانی نو (9) مہینے رہے گی۔

○ ○ ○

۸۳۲. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال في زمان السفیانی الثاني تكون

الهداة حتى يظن كل قوم أنه قد خرب مايلهم

۸۳۲ الحكم بن نافع نے، جراح سے روایت کی ہے کہ ارطاة رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سفیانی ثانی کے زمانے

میں دھنسا ہوگا، یہاں تک کہ ہر علاقے والے یہ گمان کریں گے کہ ان کے قریب والے تباہ ہو گئے ہیں۔

○ ○ ○

## فی الرايات الثلاث

### تین جھنڈوں کا بیان

۸۳۳. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال اذا اجتمع الترك والروم

وخسف بقربة بدمشق ومقط طائفة من غربي مسجدها رفع بالشام ثلاث رايات الأبقع

والأصهب والسفیانی ويحصر بدمشق رجل ليقول ومن معه ويخرج رجلا من بني

سفیان ليكون الظفر للثاني فاذا أبلت مادة الأبقع من مصر ظهر السفیانی بجيشه عليهم

ليقتل الترك والروم بقر قيسيا حتى تشبع سباع الأرض من لحومهم

۸۳۳ الحكم بن نافع نے، جراح سے روایت کی ہے کہ ارطاة رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب ترک اور روم آمنے

ہو جائیں گے، اور دمشق کا ایک ٹرہ (یعنی بستی) زمین میں دھنس جائے گا، اس وقت تب شام میں تین جھنڈے بلند ہوں گے:

نمبر 1: چنگبر۔

نمبر 2: گندی رنگ کا۔

نمبر 3: تیسرا سفیانی کا۔



ایک شخص دمشق کا محاصرہ کرے گا تو اسے اس کے ساتھیوں سمیت قتل کر دیا جائے گا، بنی سَفِیَان میں سے دو آدمی خروج کریں گے مگر کامیابی صرف دوسرے کو حاصل ہوگی، جب چتکبرے جھنڈے کا لشکر مصر سے آئے گا تو سَفِیَانی اپنے لشکر سمیت ان پر غالب آجائے گا، اور اتنی بڑی تعداد میں ترکوں اور رومیوں کو مقام ”قرقیسا“ قتل کرے گا زمین کے درندے ان کے گوشت سے سیر ہو جائیں گے۔

○ ○ ○

## فی الرايات التي تفرق في أرض مصر والشام

وغیرہا والسفیانی وظہورہ علیہم

وہ جھنڈے جو مصر اور شام وغیرہ میں ظاہر ہوں گے

مگر سَفِیَانی اُن پر غالب آئے گا

۸۳۳۔ حدثنا الولید بن مسلم عن ابی عیبة المشجعی عن ابی امیة الکلبی عن شیخ

أدرک الجاهلیة وقد سقط حاجباه علی عینہ قال اذا اختلف اهل الرايات السود افرقوا

ثلاث فرق فرقة تدعوا لبني فاطمة وفرقة تدعوا لبني العباس وفرقة تدعوا لانفسها

۸۳۳۔ الولید بن مسلم نے، ابو عبیدۃ المشجعی سے روایت کی ہے کہ ابو امیۃ الکلبی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ایک بوزھا

جس نے جاہلیت کا دور بھی پایا تھا اور بڑھاپے کی وجہ سے اس کی بھنویں اس کی آنکھوں پر پڑی ہوئی تھی، اس نے کہا کہ جب کالے جھنڈوں والوں میں ہاہم اختلاف ہو جائے گا تو ان میں تین (3) جماعتیں بنیں گی، ایک جماعت بنو فاطمہ کی طرف دعوت دے گی، دوسری جماعت بنو عباس کی طرف دعوت دے گی، اور تیسری جماعت اپنی طرف دعوت دے گی۔

○ ○ ○

۸۳۵۔ حدثنا الولید قال واخبرني ابو عبد الله عن مسلم بن الاخيل عن عبد الكريم ابی

أمیة عن محمد بن الحنفیة قال اذا اختلفوا بینهم رفع بالشام ثلاث رايات راية الأبقع

وراية الأصهب وراية السفیانی

۸۳۵۔ الولید نے، ابو عبد اللہ سے، انہوں نے مسلم بن الاخیل سے، انہوں نے عبد الکریم سے، انہوں نے ابو امیۃ

سے روایت کی ہے کہ محمد بن الحنفیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب ان کالے جھنڈوں والوں کا ہاہم اختلاف ہو جائے گا تو شام میں تین 3 جھنڈے بلند ہوں گے، ایک چتکبرے رنگ کا، دوسرا سرخ رنگ کا، اور تیسرا سَفِیَانی کا جھنڈا ہوگا۔

○ ○ ○

۸۳۶۔ حدثنا سعيد أبو عثمان عن جابر عن ابی جعفر قال اذا اختلف كلمتهم وطلع



القرن ذوالشفالیم یلبثوا الا یسیرا حتی یظهر الا بقع بمصر یقتلون الناس حتی یبلغوا ارم  
ثم بثور المشوه علیه فتكون بينهما ملحمة عظيمة ثم یظهر السفیانی الملعون لیظهر بهما  
جمیعا ویرفع قبل ذلک لثی عشرة رایة بالكوفة معروفة ویقبل بالكوفة رجل من ولد  
الحسین یدعوا الی ابيه ثم یت السفیانی جیوشه

۸۳۶ ﴿ سعید ابوعثمان نے، جابر سے روایت کی ہے کہ، ابو جعفر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب بنو عباس میں باہم  
اختلاف ہوگا اور ”القرن ذوالشفاء“ نامی ستارہ طلوع ہو جائے گا تو وہ زیادہ مدت تک باقی نہیں رہیں گے، حتیٰ کہ چتکبرے جھنڈے  
والے مصر میں ظاہر ہو جائیں گے وہ لوگوں کو قتل کریں گے پھر وہ مقام ”ارم“ تک پہنچ جائیں گے، پھر مقام ”ثور“ والے ان کے  
خلاف چلیں گے۔ ان کے درمیان عظیم الشان جنگ ہوگی، پھر سفیانی ملعون ظاہر ہوگا، پس وہ ان دونوں پر غالب آ جائے گا، اور اس  
سے پہلے بارہ (12) جھنڈے کوفہ میں بلند ہوں گے، جو کہ مشہور ہوں گے، اور کوفہ میں حسین کی اولاد میں سے ایک شخص قتل  
کیا جائے گا، جو اپنے باپ کی طرف دعوت دیتا تھا، ان کے بعد سفیانی اور اس کا لشکر اٹھ کھڑا ہوگا۔

○ ○ ○

۸۳۷. حدثنا الولید ورشدین عن ابن لہیعة عن ابي قہیل عن سہیل بن الاسود عن ذی  
قرنات قال فتختلف الناس علی أربع نفر رجلاں بالشام ورجل من آل الحکم ازرق  
اصهب ورجل من مضر قصیر جبار والسفیانی والعائد بمكة فذلک أربعة نفر

۸۳۷ ﴿ الولید اور رشدین نے، ابن لہیعة سے، انہوں نے ابو قہیل سے، انہوں نے سعید بن الاسود سے روایت کی  
ہے کہ ذی قرنات رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ لوگوں کا چار (4) آدمیوں پر اختلاف ہو جائے گا، دو (2) آدمی شام میں ہوں گے  
ان سے ایک آدمی نیلی آنکھوں والا گندی رنگ والا آل حکم سے ہوگا، اور ایک آدمی چھوٹے قد کا ظالم، قبیلہ مضر سے ہوگا، سیرا  
سفیانی اور چوتھا مکہ میں پناہ لینے والا ہوگا۔

○ ○ ○

۸۳۸. قال الولید لحدثنی شیخ عن جابر عن ابي جعفر محمد بن علی قال یقتل أربعة  
نفر بالشام کلهم ولد خليفة رجل من بني مروان ورجل من آل ابي سفیان قال لیظهر  
السفیانی علی المروانیین لیقتلهم ثم یتبع بنی مروان لیقتلهم ثم یقبل علی اهل المشرق  
وبنی العباس حتی یدخل الکوفة قال ابو جعفر ینزع السفیانی بدمشق احد بنی مروان  
لیظهر علی الموانی لیقتله ثم یقتل بنی مروان ثلاثة أشهر ثم یدخل علی اهل المشرق  
حتی یدخل الکوفة

۸۳۸ ﴿ الولید نے ایک روایت سے، انہوں نے جابر سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر محمد بن علی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے  
ہیں کہ شام میں چار (4) آدمی قتل کئے جائیں گے، اور جو خلیفہ کی اولاد میں سے ہوں گے، ایک بنی مروان کا آدمی ہوگا اور ایک



آل ابی سفیان کا آدمی ہوگا وہ آپس میں لڑیں گے، تو سفیانی مردانوں پر غالب آجائے گا اور انہیں قتل کرے گا، پھر بنی مروان کے پیروکاروں کو بھی قتل کرے گا، پھر مشرق والوں کی طرف اور بنو عباس کی طرف متوجہ ہو جائے گا یہاں تک کہ کوفہ میں داخل ہو جائے گا۔

○ ○ ○

۸۳۹۔ قال الولید لما خبرنی مولیٰ خالد بن یزید بن معاویة قال یخرج من الکوفة

لمرض یصیبه بها فیموت بین اربک وتدمر من واهیه تصیبه

۸۳۹؎ الولید نے کہا ہے کہ خالد بن یزید بن معاویہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سفیانی کسی بیماری کی وجہ سے کوفہ

سے نکلے گا پھر وہ "اربک" اور "تدمر" کے درمیان اس بیماری کی وجہ سے مر جائے گا۔

○ ○ ○

۸۴۰۔ حدثنا ابو المغیرة عن ابن عیاش عن حماد عن کعب قال یجتمع للسفاح

ظلمة اهل ذلک الزمان حتی اذا کانوا حیث ینظرون الی عدوه وظنوا انهم موا لقوا

بلادهم اقبل راس طاغیثهم لم یعرف قبل ذلک وهو رجل ربعة جمع الشعر غائر العینین

مشرف الحاجبین مصفار حتی اذا نظر الی المنصور فی اخر تلک السنة الذی یجتمع

فیها ظلمة اهل ذلک الزمان للسفاح یموت المنصور وهم مفترقون فی غیر بلدة واحدة

فاذا انتهى الیهم الخبر ضربوا حیث کانوا فیبايعون لعبدالله ویرجع السفیانی لیدعوا

بجماعة من اهل المغرب لیجتمعون مالم یجتمعوا الا حد قط لما سبق فی علم الله تعالی ثم

یقطع بعنا من الکوفة فان یکن البعث من البصرة فعند ذلک یهلك عامتهم عامتهم من

الحرق والفرق ویكون حینئذ بالکوفة حسف وان یکن البعث من قبل الغرب كانت

الوقعة الصغری فویل عند ذلک لعبد الله من عبدالله ثم یثور بحمص ویوقد بدمشق

ویخرج بفلسطین رجل یظهر علی من ناراه علی یدیہ هلاک اهل المشرق یملک حمل

امراه یتخرج له ثلاثة جیوش الی کوفان یصیبون بها ابیات من قریش یمتقلدون من یومهم

۸۴۰؎ ابوالمغیرہ نے، ابن عیاش سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کہ سفاح کی حمایت میں وقت کے ظالم لوگ جمع ہو جائیں گے یہاں تک کہ جب وہ اس حالت کو پہنچیں گے کہ جب

اپنے دشمنوں کو دیکھیں گے اور ان کے متعلق گمان کریں گے کہ وہ ان کے شہروں کے لیے موافق ہیں، تو ان کے سرکشوں کا سردار

آئے گا، اتنی بڑی تعداد کے ساتھ کہ اس کا سراسر معلوم نہ ہوگا، اور وہ درمیانے قد کا ٹھنڈا لے بالوں والا، دھنسی ہوئی آنکھوں والا،

گھنٹی پلکوں والا، زرد رنگ والا ہوگا۔ جب سال کے آخر میں منصور کو دیکھا جائے گا۔ یہ وہ سال ہوگا جس میں اس زمانے کے ظالم

لوگ سفاح کے لئے جمع ہوں گے، پھر جب منصور مر جائے گا۔ یہ ظالم لوگ مختلف شہروں میں پھیل جائیں گے، جب انہیں منصور



کے مرنے کی اطلاع پہنچے گی تو وہ مار دھاڑ شروع کر دیں گے، اور عبد اللہ (حضرت) سفاح کے لئے بیعت لیں گے، اور سفیانی واپس لوٹ جائے گا۔ پھر وہ اہل مغرب کی ایک جماعت کو دعوت دے گا، جو اتنی بڑی تعداد میں جمع ہو جائیں گے کہ کسی کے لئے اتنی بڑی تعداد میں جمع نہیں ہوئے ہوں گے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے، پھر وہ ایک حصہ کوفہ کی طرف روانہ کرے گا، اگر لشکر بصرہ کی طرف سے اٹھے تو اس وقت ان کے عوام جل کر اور غرق ہو کر ہلاک ہو جائیں گے، اور اس وقت کوفہ میں دعوت واقع ہوگا، اور اگر لشکر مغرب کی طرف سے آئے گا تو چھوٹا واقعہ پیش آئے گا، ہلاکت ہے اس وقت عبد اللہ کی طرف سے عبد اللہ کے لئے، پھر حمص میں اور دمشق میں جنگ کے شعلے بھڑکیں گے، اور فلسطین سے ایک آدمی خروج کرے گا، وہ جس کا ارادہ کرے گا اسی پر وہ غالب آ جائے گا۔ اس کے ہاتھوں مشرق والوں کی ہلاکت ہوگی، وہ عورت کے حمل کی مدت کے برابر (نومہینے) حکومت کرے گا۔ اس کے تین لشکر کوفہ کی طرف روانہ ہوں گے، اگر وہاں پر قریشیوں کے گھروں کو انہوں نے لیا ہوگا تو وہ ان سے ان کے ایام میں ٹھہرا دیئے جائیں گے۔

○ ○ ○

۸۴۱۔ حدثنا الوليد ورشدین عن ابن لہیعة عن ابی قبیل عن ابی رومان عن علی قال اذا اختلفت اصحاب الرايات السود یخسف بقربة من قرى ارم ویسقط جانب مسجدھا الغربی ثم تخرج بالشام ثلاث رايات الا صهب والابقع والسفیانی فیخرج السفیانی من الشام والابقع من مصر لیظهر السفیانی علیہم

۸۴۱۔ الولید اور رشدین نے ابن لہیعة سے، انہوں نے، ابو قبیل سے، انہوں نے ابی رومان سے روایت کی ہے کہ علی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب کالے جعندوں والے باہم اختلاف کریں گے تو "ارم" کی بستیوں میں سے ایک بستی زمین میں دھنس جائے گی، اور اس کی مسجد کا غربی حصہ ٹوٹ کر گر جائے گا، پھر شام میں تین (3) جعندے خروج کریں گے، ایک گندی زنگ کا دوسرا چٹکبرا ہوگا اور تیسرا سفیانی کا جعندا ہوگا، سفیانی شام سے نکلے گا اور چٹکبرے جعندے والا مصر سے، مگر سفیانی ان پر غالب آ جائے گا۔

○ ○ ○

۸۴۲۔ حدثنا رشدین عن ابن لہیعة عن ابی قبیل عن سعید بن الاسود عن ذی قرنات قال یختلف الناس فی صفر ویفترق الناس علی اربعة نفر رجل بمكة العائد ورجلین بالشام احد ھما السفیانی والاخر من ولد الحکم ازرق اصھب ورجل من اهل مصر جہار لذلك اربعة

۸۴۲۔ رشدین نے ابن لہیعة سے، انہوں نے ابو قبیل سے، سعید بن الاسود سے روایت کی ہے کہ، ذی قرنات رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ صفر کے مہینہ میں لوگوں میں اختلاف رونما ہوگا، اور لوگ چار آدمیوں پر تقسیم ہو جائیں گے ایک وہ جس نے مکہ میں پناہ لی ہوگی۔ دو آدمی شام میں ہوں گے جن میں ایک سفیانی ہوگا اور دوسرا نیلی آنکھوں والا گندی زنگ والا، حکم



کی اولاد میں سے ہوگا اور چوتھا آدمی مصر کا ایک جابر ہوگا، اس طرح یہ چار ہوئے۔

۸۴۳۔ قال ابن لهيعة وأخبرني أبو زرعة عن ابن زريق قال يختلفون على أربعة نفر جبار

يباع لنفسه بيعة خلافة يعطي الناس مائة دينار ورجلان بالشام يعطيان مالم يعط أحد

قبلهما فإيهما غلب على دمشق فله الشام

۸۴۳ ﴿ ابن لہیعہ نے، ابو زرعة سے روایت کی ہے کہ ابن زریق رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ لوگ چار (4) آدمیوں

کی وجہ سے اختلاف کریں گے۔ ایک تو جابر ہوگا جو اپنے لئے خلافت کی بیعت لے گا۔ لوگوں کو سو سو (100) دینار دے گا، اور دو

آدمی شام میں ہوں گے وہ لوگوں کو اتادیں گے کہ ان سے پہلے کسی نے اِقتانہ دیا ہوگا۔ ان دونوں میں سے جو دمشق پر غائب آجائے گا تو ملک شام پر قابض ہوگا۔

○ ○ ○

۸۴۴۔ حدثنا الوليد ورشدین عن ابن لهيعة عن أبي زرعة عن ابن زريق عن عمار بن

ياسر رضى الله عنه قال فتخرج ثلاث نفر كلهم يطلب الملك رجل أبقع ورجل أصهب

ورجل من أهل بيت أبي سفيان يخرج بكلب ويحصر الناس بدمشق

۸۴۴ ﴿ الولید اور رشیدین نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو زرعة سے، انہوں نے ابن زریق سے روایت کی ہے کہ

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تین آدمی نکلیں گے ان میں سے ہر آدمی بادشاہی کا طالب ہوگا، ایک تو چتکبرا

آدمی ہوگا اور دوسرا گندی رنگ کا آدمی اور تیسرا آدمی ابوسفیان کے گھرانے سے ہوگا وہ قبیلہ کلب کو لے کر نکلے گا اور دمشق کا محاصرہ کرے گا۔

○ ○ ○

۸۴۵۔ قال ابن لهيعة عن أبي قبيل عن أبي رومان عن علي قال تخرج بالشام ثلاث

رايات الأصهب والأبقع والسفياي يخرج السفياي من الشام والأبقع من مصر فيظهر

السفياي عليهم

۸۴۵ ﴿ ابن لہیعہ نے، ابو قبیل سے، انہوں نے ابی رومان سے روایت کی ہے کہ علی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ شام

سے تین جھنڈے نکلیں گے ایک گندی دوسرا چتکبرا، تیسرا سفیانی ہوگا، سفیانی شام سے اور چتکبرا مصر سے نکلے گا مگر سفیانی ان پر غالب آئے گا۔

○ ○ ○

۸۴۶۔ حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن سعيد بن الأسود عن ذي قورات

قال يختلف الناس في صفر ويفترون على أربعة نفر رجل بمكة العائد رجلين بالشام

أحدهما السفياي والآخر من ولد الحكم أزرقي أصهب ورجل من أهل مصر جبار

فذلك أربعة فيغضب رجل من كنده فيخرج الى الدين بالشام فيأتي الجيش الى مصر



فیقتل ذلك الجبار ويفت مصر فت البعرة لم يبعث الى الذي بمكة

۸۳۶ھ رشدين نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قیل سے، انہوں نے سعید بن الاسود سے روایت کی ہے کہ ذی قمر ۱۱۰ھ میں رسول اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ لوگ مصر کے مہینے میں باہم اختلاف کریں گے اور چار آدمیوں پر تقسیم ہو جائیں گے ان میں سے ایک وہ ہوگا جس نے مکہ میں پناہ حاصل کی ہوگی اور دو آدمی ملک شام کے ہوں گے، ان میں سے ایک سفیانی ہوگا اور دوسرا نبی آنکھوں والا گندمی رنگ والا حکم کی اولاد میں سے ہوگا، اور چوتھا مصر والوں میں سے ہوگا اور یہ جابر ہوگا، لہذا یہ چار آدمی ہوئے قبیلہ کنذہ کا ایک آدمی غضب ناک ہوگا۔ وہ شام کی طرف جائے گا اور لشکر لے کر مصر پہنچ جائے گا، وہاں اس جابر کو قتل کرے گا، اور مصر ٹوٹ جائے گا جیسا کہ یقینی ٹوٹ جاتی ہے پھر اس کی طرف لشکر بھیجے گا جو مکہ میں ہے۔

○ ○ ○

۸۳۷ھ۔ حدثنا عبد الله بن مروان عن أبيه عن عبد الله العمري عن القاسم بن محمد عن حذيفة قال اذا دخل السفیانی أرض مصر قال فیها أربعة أشهر یقتل ویسی أهلها فیومند تقوم النائحات باکیه تبکی علی استئلال لروحها وباکیه تبکی علی قتل اولادها وباکیه تبکی علی ذلها بعد عزها وباکیه تبکی شوقا الی قبورها

۸۳۷ھ عبد اللہ بن مروان اپنے والد سے، وہ عبد اللہ العمری سے، وہ قاسم بن محمد رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سفیانی مصر کی سرزمین میں داخل ہوگا تو وہاں پر چار مہینے تک ٹھہرے گا، قتل و غارتگری کرے گا اور اس کے رہنے والوں کو قیدی بنائے گا، اس وقت لوح کرنے والی روئے گی، کوئی اپنی عصمت کے لئے پر روئے گی، کوئی اپنی اولاد کے قتل ہو جانے پر روئے گی، کوئی عزت کے بعد ہونے والی ذلت پر روئے گی، اور کوئی رونے والی قبروں پر میں روئے گی۔

○ ○ ○

۸۳۸ھ۔ حدثنا الولید عن شیخ من خزاعة عن أبي وهب الكلاعي قال یفترق الناس والعرب فی ہرب علی أربع رايات فتكون الغلبة لفضاعة وعليهم رجل من ولد أبي سفیان قال الولید ثم یستقبل السفیانی فیقاتل بنی ہاشم وکل من نارعه من الرايات الثلاث وغیرها فیظهر علیهم جمیعاً ثم یمیر الی الکوفة ویخرج بنی ہاشم الی العراق ثم یرجع من الکوفة فیموت فی أدنی الشام ویستخلف رجل آخر من ولد أبي سفیان تكون الغلبة له ویظهر علی الناس وهو السفیانی

۸۳۸ھ الولید نے ایک خزاعی سے روایت کی ہے کہ شیخ من خزاعة، ابی وہب الکلاعی سے روایت کرتے ہیں کہ عام لوگ اور عرب بڑے کے حوالے سے چار جہنڈوں میں تقسیم ہو جائیں گے، ”قبیلہ فضاعة“ کو غلبہ حاصل ہوگا، اور ان کا امیر ابی سفیان کی اولاد میں سے ایک شخص ہوگا، حضرت ولید رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ پھر سفیانی آئے گا، اور بنو ہاشم کے ساتھ قتال کرے



گا، اور تین جھنڈوں والوں میں سے جو بھی اس کے ساتھ لڑے گا اور ان کی طرف خروج کریں گے، پھر دھنسی آنکھوں والا ظاہر ہوگا پھر کنڈی ظاہر ہوگا "شادۃ حسنہ" نامی جگہ میں، جب وہ مقام "تل سما" تک پہنچے گا تو واپس چلا جائے گا۔ پھر عراق کی طرف روانہ ہو گا مگر اس سے پہلے کوفہ میں مشہور منسوب بارہ (12) جھنڈے بلند ہوں گے، اور کوفہ میں

"حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ" یا "حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ" کی اولاد میں سے ایک شخص کو قتل کیا جائے گا جو اپنے باپ کی طرف دعوت دے گا، اور آزاد کردہ غلاموں میں سے ایک شخص خروج کرے گا جب اس کا معاملہ ظاہر ہو جائے گا تو اُسے سفیانی بے دروئی سے قتل کرے گا۔

\*\*\*

۸۴۹. حدثنا سعيد أبو عثمان عن أبي جعفر قال اذا ظهر الأبقع مع قوم ذوي أجسام

فتكون بينهم ملحمة عظيمة ثم يظهر الأخوص السفیانی الملعون فيقاتلها جميعا فيظهر

عليهما جميعا ثم يسير اليهم منصور اليماني من صنعاء بجنوده وله فورة شديدة يسقط

الناس قتل الجاهلية فيلنقى هو والأخوص وراياتهم صفر وليابهم ملونة فيكون بينهما قتال

شديد ثم يظهر الأخوص السفیانی عليه ثم يظهر الروم وخروج الى الشام ثم يظهر

الأخوص ثم يظهر الكندي في شارة حسنة فاذا بلغ تل سما فاقبل ثم يسير الى العراق

وترفع قبل ذلك ثنتا عشرة راية بالكوفة معروفة منسوبة ويقتل بالكوفة رجل من ولد

الحسن أو الحسين يدعو الى أبيه ويظهر رجل من الموالي فاذا استبان أمره وأسرف في

القتل قتل السفیانی

۸۴۹) سعيد ابو عثمان سے روایت ہے کہ ابو جعفر کہتے ہیں کہ جب "أبقع" جماعت والی قوم کے ساتھ ظاہر ہوگا تو ان

کے درمیان بڑی جنگ ہوگی، پھر اخوص سفیانی ملعون ظاہر ہوگا اور ان دونوں سے بیک وقت لڑے گا، اور دونوں پر غالب آ جائے گا،

پھر صنعاء سے منصور یمانی اپنے لشکر سمیت ان کی طرف روانہ ہوگا، اور وہ بہت غصے میں ہوگا، وہ لوگوں کو جاہلیت کی طرح قتل

کریں گے، اُس کا اور اخوص کا آمنا سامنا ہوگا، اور ان کے جھنڈے زرد اور ان کے کپڑے رنگدار ہوں گے، ان میں سخت جنگ

ہوگی۔ اخوص سفیانی پر غالب آ جائے گا، پھر روم والے ظاہر ہوں گے اور شام کی طرف نکلیں گے، پھر کنڈی شادۃ حسنہ میں

ظاہر ہوگا، جب وہ تلسمہ پہنچے گا تو واپس لوٹ جائے گا، پھر وہ عراق کی طرف جائے گا مگر اُس سے پہلے بارہ 12 جھنڈے کوفہ میں

بلند ہوں گے، جو مشہور ہوں گے اور کسی نہ کسی کی طرف منسوب ہوں گے، اور کوفہ میں حسن یا حسین کی اولاد میں سے ایک آدمی قتل

کیا جائے گا جو اپنے باپ کی طرف دعوت دیتا تھا، اور آزاد کردہ غلاموں میں سے ایک آدمی ظاہر ہوگا جب اُس کا معاملہ مکمل جائے

گا تو سفیانی اُس کو انتہائی بے دروئی سے قتل کر دے گا۔

\*\*\*

۸۵۰. حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة عن تنبيع عن كعب قال اذا كانت رجفتان في



شهر رمضان انتدب لها ثلاثة نفر من أهل بيت واحد أحدهم يطلبها بالجبروت والآ خر يطلبها بالنسك والسكينة والوفار والثالث يطلبها بالقفل واسمه عبد الله ويكون بناحية

الفرات مجتمع عظيم يقتلون على المال يقتل من كل تسعة مائة

۸۵۰ عبد الله بن مروان نے، ارطاة سے، انہوں نے تبعی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رمضان کے مہینے میں دو (2) زلزلے آئیں گے تو ایک ہی گھر کے تین آدمی حکومت کے مطالبے کے لئے کھڑے ہوں گے۔ ان میں سے ایک تو اسے جبر کے ساتھ حاصل کرنا چاہے گا۔ دوسرا اسے عبادت، سکون اور اطمینان کے ذریعہ حاصل کرنا چاہے گا۔ جبکہ تیسرا اسے قتل کے ذریعہ طلب کرے گا۔ اس تیسرے کا نام عبد اللہ ہوگا اور وہ دریائے فرات کے کنارے ایک عظیم جماعت کے ہمراہ ہوگا۔ یہ لوگ مال پر لڑیں گے ان کے نو (9) بیس سے سات (7) قتل کر دیئے جائیں گے۔

○ ○ ○

۸۵۱ حدثنا الوليد عن شيخ عن الزهري قال اذا التقى اصحاب الرايات السود واهل الرايات الصفر عند القنطرة كانت الدهرة على اهل المشرق فبهزمون حتى ياتوا فلسطين فيخرج على اهل المشرق السفاني فاذا نزل اهل المغرب الاردن مات صاحبهم والفرقوا ثلاث فرق لفرقة ترجع من حيث جاءت ولفرقة تحج ولفرقة ثبت فيقاتلهم السفاني فبهزمهم ويدخلون في طاعته

۸۵۱ الوليد نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ الزہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب کالے جھنڈوں والے اور زرد جھنڈوں والے ہل کے پاس باہم لڑ پڑیں گے تو مشرق والے شکست کھا جائیں گے۔ پھر وہ فلسطین آجائیں گے۔ مشرق والوں کے خلاف سفیانی خروج کرے گا، جب مغرب والے اردن پہنچیں گے تو ان کا امیر مرنے جائے گا اور وہ تین جماعتوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ ایک جماعت وہاں لوٹ جائے گی جہاں سے آئی تھی، اور دوسری جماعت حج کرے گی، اور تیسری جماعت ثابت قدم رہے گی۔ پھر ان سے سفیانی لڑے گا اور تیسری جماعت کو شکست ہو جائے گی، اور وہ بھی سفیانی کی اطاعت قبول کر لے گی۔

○ ○ ○

۸۵۲ حدثنا الوليد عن ابي عبد الله عن عبد الكريم ابي أمية عن ابن الحنفية قال اذا ظهر السفاني على الا بقع دخل مصر فعند ذلك خراب مصر

۸۵۲ الوليد نے ابو عبد اللہ سے، انہوں نے عبد الکرم سے، انہوں نے ابو امیہ سے روایت کی ہے کہ ابن الحنفیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب سفیانی چٹکبرے جھنڈوں والوں پر غالب ہو کر مصر میں داخل ہوگا۔ تو مصر برباد ہو جائے گا۔

○ ○ ○



۸۵۳. حدثنا ابن وهب عن عمرو بن الحارث أن بكر بن سواد أخبره أن أبا سالم الحيشاني أخبره عن أبي زمعة وعبد الله بن عمرو وأبي ذر رضي الله عنهم قالوا ليخرجن من مصر ألا من قبل قال خارجة قلت لأبي ذر فلا امام جامع حين يخرج قال لا بل تقطعت أقرانها

۸۵۳. ابن وهب نے، عمرو بن الحارث سے، انہوں نے بکر بن سواد سے، انہوں نے ابوسالم الحیشانی سے، انہوں نے ابی زمعہ اور عبد اللہ بن عمرو اور حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین فرماتے ہیں کہ مصر کا امن و امان ضرور بضرورت ہاں سے نکل جائے گا، حضرت خارجہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ کیا اس وقت امارت عامہ نہ ہوگی؟ فرمایا کہ نہیں اس کا زمانہ ختم ہو چکا ہوگا۔

○ ○ ○

۸۵۴. قال ابن وهب أخبرنا ابن لهيعة وليث عن يزيد عن أبي الخير عن الصنايعي عن كعب قال لفتن مصر كما فتت البصرة

۸۵۴. ابن وهب نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے لیث سے، انہوں نے یزید سے، انہوں نے ابو الخیر سے، انہوں نے الصنایعی سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ضرور مصر اس طرح ٹوٹ جائے گا جیسے مینگی ٹوٹ جاتی ہے۔

○ ○ ○

۸۵۵. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي زرعة عن صباح عن سعيد بن الأسود عن ذي قرنات قال اذا رأيت رجلا أعرج من بني أمية على مصر فاعرج من الفسطاط على رأس هريد فانه يقتله رجل من أهل بيته ثم يبعث اليهم أهل الشام جيشا فيلقاهم رجل من كنده بالعربش فيمت بطاعتهم الأولى والآخرة ويقول أنا أكفيكم هذا الأمر فيقبل بالجيش فيقتل ذلك الرجل ومن يتابعه حتى يسبي أهل مصر ويتبعونهم بسوق مازن

۸۵۵. رشیدین نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابی زرعة سے، انہوں نے صباح سے، انہوں نے سعید بن الاسود سے روایت کی ہے کہ ذی قرنات رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب ثوینی امیہ کے ایک لنگڑے آدمی کو مصر کا امیر بنے ہوئے دیکھے تو وہاں "فسطاط" سے چار میل دور چلے جانا، اس لئے کہ اس امیر کو اس کے گھڑ کا ایک فرد قتل کر دے گا، پھر ان کی طرف سے شام والے لشکر بھیجیں گے تو ان کا آنا سامنا قبیلہ کندہ کے ایک آدمی سے مقام "عریش" پر ہوگا، پھر اہل شام اس کی کابل سے آخر تک اطاعت کرنے کا عہد کریں گے، تو وہ کندی کہے گا کہ میں تمہارے لئے اس معاملے میں کافی ہوں، پھر وہ لشکر لے کر متوجہ ہوگا اور بنی امیہ کے اس آدمی اور اس کے پیروکاروں کو قتل کرے گا اور مصر والوں کو قیدی بنائے گا، جو بعد میں وہ "مازن" کے بازار میں فروخت ہوں گے۔

○ ○ ○



ما يكون بين بني العباس وأهل للمشرق والسفيا  
 والمروانيين في أرض الشام وخارج منها إلى العراق  
 شام اور عراق میں بنی عباس، اہل مشرق،  
 سفیانی اور مروانیوں کے حالات کے تذکرہ کا ذکر

۸۵۶. حدثنا عبد الله بن مروان عن أبيه عن عامر عن أبي أسماء عن ثوبان عن النبي  
 صلى الله عليه وسلم أنه قال لأم حبيبة وذكر بني العباس ودولتهم فالتفت إلى أم حبيبة ثم  
 قال هلاكهم على يدي رجل من جنس هذه

۸۵۶. عبد اللہ بن مروان اپنے والد سے، وہ ابو عامر سے، وہ ابو اسماء سے روایت کرتے ہیں کہ ثوبان رحمہ اللہ تعالیٰ  
 فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے بنو عباس اور ان کی حکومت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف متوجہ  
 ہو کر فرمایا کہ بنو عباس کی ہلاکت ایک آدمی کے ہاتھوں ہوگی جو اس (حضرت) ام حبیبہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے ملک میں سے  
 ہوگا۔

○ ○ ○

۷۵۷. حدثنا الوليد بن مسلم قال اذا غلبت قضاة وظهرت على المغرب فاني  
 صاحبهم بني العباس ليدخل ابن اختهم الكوفة مع من معه ليخربها ثم تصيبه بها القرحة  
 ويخرج منها يريد الشام فيهلك بين العراق والشام ثم يولون عليهم رجلا من أهل بينه  
 فهو الذي يفعل بالناس الأفاعيل ويظهر أمره وهو السفياي ثم تجتمع العرب عليه بأرض  
 الشام فيكون بينهم قتال حتى يتحول القتال إلى المدينة فتكون الملحمة ببيع الفرقد

۸۵۷. ولید بن مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب "قضاة" مغرب پر قابض ہو جائیں گے، تو قضاة کا امیر  
 بنو عباس کی طرف متوجہ ہوگا، پھر ان کا بھانجا اپنے ساتھیوں سمیت کوفہ میں داخل ہوگا اور اُسے نہ ہاد کر دے گا، پھر اس کے جسم پر ایک  
 پھوڑا نکل آئے گا وہ کوفہ سے ملک شام کے ارادہ سے نکل کر جائے گا مگر وہ عراق اور شام کے درمیان نہر جائے گا۔ پھر لوگ اس  
 کے گھر کے کسی شخص کو ان کا امیر بنائیں گے۔ وہ لوگوں کے ساتھ عجیب حرکات کرے گا پھر جب اُس کا معاملہ ظاہر ہو جائے گا، تو  
 وہ سلمانی ہوگا۔ پھر عرب والے اس کے خلاف شام کی سرزمین میں جمع ہو جائیں گے، پھر ان کے درمیان مدینہ تک پہنچ جائے گی،  
 پھر ان کے درمیان "بيع الفرقة" بیس بڑی لڑائی ہوگی۔

○ ○ ○



۸۵۸۔ حدثنا الوليد عن شيخ عن الزهري قال خرج هاربا من الكوفة من قرحة تصيبه  
فموت ثم يلي بعده رجل منهم اسمه اسم أبيه واسمه على ثمانية أحرف متزلج المنكبين  
حمش الذراعين والساقين مصمغ الرأس غائر العينين فيهلك الناس بعده

۸۵۸ ﴿ ولید نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ زہری فرماتے ہیں کہ سفیانی زخمی حالت میں کوفہ سے نکل بھاگے گا  
لیکن مَر جائے گا، اُس کے بعد اُن میں سے ایک ایسا آدمی امیر بنے گا جو سفیانی کے باپ کا ہم نام ہوگا، اُس کے نام میں  
آٹھ (8) حروف ہوں گے، اُس کے گندھے ملے ہوئے ہوں گے (یعنی تنگ کندھوں والا ہوگا) پتلے ہاتھوں اور پنڈلیوں والا ہوگا،  
بڑے سر والا اور دھنسی ہوئی آنکھوں والا ہوگا، لوگ اُس کے بعد ہلاک ہوں گے۔

○ ○ ○

۸۵۹۔ حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة عن تبع عن كعب قال يشعل أمره بحمص  
ويؤلبد بد مشق همته بوار بني العباس

۸۵۹ ﴿ عبد اللہ بن مروان نے، ارطاة سے، انہوں نے تبع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
فرماتے ہیں کہ سفیانی کا معاملہ حمص سے شروع ہوگا، دمشق میں خوب روشن ہوگا اور اس کا مقصد بنو عباس کا خاتمہ ہوگا۔

○ ○ ○

۸۶۰۔ حدثنا عبد الله بن مروان عن سعيد بن يزيد عن الزهري قال يبايع السفیانی أهل  
الشام فيقاتل أهل المشرق فيهمزهم من فلسطين حتى ينزلوا مرج الصفر ثم يلتقون  
فتكون الدبرة على أهل المشرق حتى ينزلون مرج الثنية ثم يقتلون فتكون الدبرة على  
أهل المشرق حتى يأتوا الحمص ثم يقتلون فتكون الدبرة على أهل المشرق حتى يبلغوا  
إلى المدينة الخربة يعني قرقيسيا ثم يقتلون فتكون الدبرة على أهل المشرق حتى ينتهوا  
إلى عافر قوفا ثم يقتلون فتكون الدبرة على أهل المشرق فيحوز السفیانیث الأموال ثم  
تخرج في حلق السفیانی قرحة ثم يدخل إلى الكوفة غدوة ويخرج منها بالعشي بجيوشه  
فاذ كان بأفواه الشام توفي ولار أهل الشام فبايعوا ابن الكلبة اسمه عبد الله بن يزيد بن  
الكلبة غائر العينين مشوه الوجه فيبلغ أهل المشرق وفاة السفیانی فيقولون ذهبت دولة  
أهل الشام فيعورون ويبلغ ابن الكلبة فيثور بمجموعة اليهم فيقتلون بالألوية فتكون  
الدبرة وعلى أهل المشرق حتى يدخلوا الكوفة فيقتل مقاتلة ويسبي الذرية والنساء ثم  
يغرب الكوفة لم يبعث منها جيشا إلى الحجاز

۸۶۰ ﴿ عبد اللہ بن مروان نے، سعید بن یزید سے روایت کی ہے کہ زہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ شام والے  
سفیانی کی بیعت کریں گے پھر وہ مشرق والوں سے لڑے گا اور انہیں شکست دے کر فلسطین سے نکال دے گا، یہاں تک کہ وہ "مرج



النصر" نامی جگہ میں پڑاؤ ڈال دیں گے، وہ پھر لڑیں گے، مشرق والوں کو شکست ہوگی اور وہ "مرج الدھیہ" میں پڑاؤ ڈالیں گے، وہ پھر لڑیں گے۔ مشرق والوں کو شکست ہوگی، اور وہ "خمص" میں ٹھہریں گے، وہ پھر لڑیں گے، مشرق والوں کو شکست ہوگی حتیٰ کہ وہ نہ بادشہر یعنی "قرقیسیا" میں اتر جائیں گے، وہ پھر لڑیں گے، مشرق والوں کو شکست ہوگی اور وہ "عاقرقوفا" میں پہنچ جائیں گے، وہ پھر لڑیں گے، مشرق والوں کو شکست ہوگی، پس سفیانی ان مشرکیوں سے اموال جمع کرے گا۔ پھر سفیانی کے خلق میں ایک دانہ نکل آئے گا۔ پھر وہ صبح کو کوفہ میں داخل ہوگا اور شام کو وہاں سے اپنے لشکر سمیت واپس چلا جائے گا۔ جب وہ شام کی سرحد پر ہوگا تو نہر جائے گا، اہل شام انھیں گے اور عبداللہ بن یزید بن الکلبیہ کی بیعت کریں گے جو دھنسی ہوئی آنکھوں والا، سٹے ہوئے چہرے والا ہوگا، مشرق والوں کو سفیانی کی موت کی اطلاع ملے گی تو وہ کہیں گے کہ شامیوں کی حکومت ختم ہوگئی ہے، پھر وہ لڑنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوں گے، ابن الکلبیہ کو جب یہ خبر پہنچے گی تو وہ اپنے لشکر کو لے کر ان کی طرف جائے گا پس "الویہ" نامی جگہ میں جنگ ہوگی، مشرق والوں کو شکست ہوگی، شامی ٹوفہ میں داخل ہو جائیں گے، اور لڑنے والوں کو قتل کریں گے اور بچوں اور عورتوں کو قیدی بنائیں گے، پھر کوفہ کو نہر باد کر دیں گے، پھر ایک لشکر حجاز کی جانب روانہ کر دیا جائے گا۔

○ ○ ○

۸۶۱. حدثنا عبد اللہ بن مروان عن ارطاة بن المنذر قال بخرج المشوہ الملعون من

عند المنذرون شرقي بيسان على جبل احمر وعليه تاج بهزم الجماعة مرتين ثم يهلك

وهو يقبل الجوبة ويسبي الدرية ويفر بطون النساء

۸۶۱. عبد الباق مروان کہتے ہیں کہ ارطاة بن المنذر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ترش زوطعون "بیسان" کے مشرقی

حصہ "المنذرون" سے سرخ اونٹ پر ظاہر ہوگا اس نے تاج پہنا ہوگا، وہ جماعت کو دو مرتبہ شکست دے گا پھر وہ نہر جائے گا، وہ جزیرہ قبول کرے گا اور بچوں کو قیدی بنائے گا اور عورتوں کے پیٹ پھاڑے گا۔

○ ○ ○

۸۶۲. حدثنا عبد القدوس عن ابن عياش عن حماد بن عمار قال اذا رجع السفیانی

دعا الى نفسه بجماعة اهل المغرب فيجتمعون له ما لم يجمعوا لاحد قط لما سبق في

علم الله تعالى ثم يبعث بعثا من كوفة الانبار ثم يلتقي الجمعان بقر قيسيا فيفرغ عليهما

النصر ويرفع عنهما النصر حتى يتفانوا وان كان بعثا من قبل المغرب كانت في الوقعة

الصغرى فويل عند ذلك لعبد الله من عبد الله يثور بحمص وهو اخب الب ويوقد

بدمشق على يديه هلاك اهل المشرق

۸۶۲. عبد القدوس نے، ابن عیاش سے، انہوں نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ

عنہ فرماتے ہیں کہ جب سفیانی لوٹے گا تو وہ اپنی طرف مغرب کی ایک جماعت کو دعوت دے گا پھر اس کے لئے اتنی بڑی جماعت جمع ہو جائے گی کہ اس سے پہلے اتنی بڑی جماعت کسی کے لئے جمع نہیں ہوئی تھی۔ پھر وہ ایک لشکر کوفہ سے انبار کی طرف بھیجے گا۔



پھر دونوں لشکر مقام ”قرقیسیا“ میں لڑیں گے، ان پر صبر ڈال دیا جائے گا، اور ان سے مدد اٹھالی جائے گی اور وہ فنا ہو جائیں گے، اور اگر وہ لشکر مغرب کی طرف بھیجے گا تو واقعہ معمولی ہوگا، پھر اس وقت عبداللہ کے لئے عبداللہ کی وجہ سے ہلاکت ہے۔ وہ ”حمص“ سے اٹھے گا وہ سب سے زیادہ خبیث اور سب سے زیادہ ذہین ہوگا، اور وہ دمشق میں مشہور ہوگا۔ اس کے ہاتھوں مشرق والے ہلاک ہو جائیں گے۔

○ ○ ○

۸۶۳۔ حدثنا محمد بن حمیر عن بعض المشیخة أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یلتقی أهل الشام وأهل العراق بالحمص فتكون الدبرة علی أهل العراق فبقتلونهم حتی یبلغوا بلادهم

۸۶۳۔ محمد بن حمیر کہتے ہیں کہ بعض مشائخ رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ شام والے اور عراق والے ”مقام حمص“ میں لڑیں گے۔ اہل عراق کو شکست ہوگی تو شامی انہیں قتل کریں گے اور ان کے شہروں تک پہنچ جائیں گے۔

○ ○ ○

۸۶۴۔ حدثنا الولید ورشدین عن ابن لہیعة عن أبی زرعة عن عبد اللہ بن زریر عن علی قال یتبع عبد اللہ عبد اللہ حتی یتلقی جسدہما بقرقسیا علی النہر

۸۶۴۔ الولید اور رشدین نے، ابن لہیعة سے، انہوں نے، ابی زرعة سے، انہوں نے عبد اللہ بن زریر سے روایت کی ہے کہ علی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عبد اللہ، عبد اللہ کا پیچھا کرے گا پھر مقام ”قرقیسیا“ میں دونوں لشکروں کا آنا سامنا ہوگا۔

○ ○ ○

۸۶۵۔ حدثنا عبد القدوس عن أرطاة عن سنان بن قیس عن خالد بن معدان قال یہزم السفیانی الجماعة مرتین ثم یہلک

۸۶۵۔ عبد القدوس، ارطاة سے، وہ سنان بن قیس سے روایت کرتے ہیں کہ خالد بن معدان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سفیانی جماعت کو دو مرتبہ شکست دے گا اور پھر مر جائے گا۔

○ ○ ○

۸۶۶۔ حدثنا عبد اللہ بن مروان عن أرطاة عن تبع عن کعب قال یہزم السفیانی الجماعة مرتین ویقبل الجزیة ویسبی الذریة ولیدبحن امرأة من قریش بها یبقر بطون من یبقر من نساء بنی ہاشم ثم یموت ثم ینور من أهل بیت تلک المرأة ثانی بعد أعوام یدعی عبد اللہ ما عبد اللہ تعالیٰ قط أحبب البریة مشوة ملعون من تبعه ودعا الیہ یلعنہ أهل السماء وأهل الأرض وهو ابن آكلة الأكباد یأتی فی دمشق فیجلس علی منبرها فیشتعل أمره بحمص ویوقد بدمشق وذلك ان خلع من بنی العباس، حلا واما الفرعان



وعند اختلاف الثاني خروج السفیانی حدیث السن جعد الشعر ایض مدید الجسم یكون  
بیه و بینهم وقعات بالشام ویسبى نساء بنی العباس حتی یورد دهن دمشق

۸۶۶ ۛ عبد اللہ بن مروان نے، ارطاة سے، انہوں نے تمج سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
فرماتے ہیں کہ سفیانی ایک جماعت کو دوسرے تکست دے گا، جزیہ قبول کرے گا اور بچوں کو قیدی بنائے گا۔ قریش کی ایک عورت  
کو ذبح کیا جائے گا، وہ بنو ہاشم کی عورتوں کے پیٹ پھاڑے گا، پھر وہ مر جائے گا، پھر کچھ سالوں بعد عبد اللہ نامی ایک شخص اس عورت  
کے گھرانے سے اٹھ کھڑا ہوگا۔ اس نے کبھی اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ کی ہوگی، وہ خشکی میں سب سے زیادہ خبیث ہوگا، ترش زود اور  
ملعون ہوگا۔ جو اس کی پیروی کرے گا اور اس کی طرف دعوت دے گا اس پر آسمان والے اور زمین والے لعنت کریں گے، وہ جگر  
کھانے والی کا بیٹا ہے، وہ دمشق آئے گا اور اس کے ہنر پر بیٹھے گا۔ اس کا معاملہ حمص سے اٹھے گا اور دمشق میں مشہور ہوگا۔ بنو عباس  
کے دو آدمی جو کہ چھوٹے ہوں گے انہیں معزول کیا جائے گا۔ دوسرے کے اختلاف کے وقت سفیانی کا خروج ہوگا، وہ کم عمر  
گھونگر یا لے بالوں والا سفید، دراز جسم والا ہوگا، اس کے اور بنو عباس کے درمیان شام میں کئی معرکے ہوں گے وہ بنی عباس کی  
عورتوں کو قیدی بنائے گا اور انہیں دمشق پہنچا دے گا۔

○ ○ ○

۸۶۷ ۛ حدثنا الحكم نافع عن جراح عن أرطاة قال یقتل السفیانی کل من عصاه

وینشرهم بالمناسیر ویطبخهم بالقدور سنة أشهر قال ویلتقی المشرقین والمغربین

۸۶۷ ۛ الحكم بن نافع نے، جراح سے روایت کی ہے کہ ارطاة رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سفیانی ایسے ہر شخص کو قتل کر  
دے گا جو اس کی نافرمانی کرے گا۔ وہ انہیں آروں سے چیر دے گا اور انہیں ہانڈیوں میں پکائے گا، یہ قتل چھ (6) مہینے تک رہے  
گا اور مشرقین اور مغربین ہا ہم لڑیں گے۔

○ ○ ○

أهل الشام وین ملک من بنی العباس بین الرقة

وما یكون من السفیانی

أهل شام اور بنی عباس کی بادشاہت اور رقة اور سفیانی کے واقعات

۸۶۸ ۛ حدثنا الولید بن مسلم عن ابی حبيب عن الوضین بن عطاء قال الفتنۃ الراهمة

بدؤها من الرقة

۸۶۸ ۛ الولید بن مسلم نے، ابو حبيب سے روایت کی ہے کہ، الوضین بن عطاء رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ چوتھے  
فتنہ کی ابتداء مقام ”رقة“ سے ہوگی۔

○ ○ ○



۸۶۹. حدثنا الوليد حدثني محدث أن بدؤا اختلاف بني العباس راية تخرج من خراسان فتكون بينهم ملحمة بمنابت الزعفران يقتل فيها من جميع الناس والقبائل فيبلغ الناس الوقعة التي كانت بمنابت الزعفران وهو في المدينة الظاهرة بين الأنهار فيخرج بما كان جمع فيها من الأموال حتى ينزل مدينة الأصنام يعني حران ثم يأتيه الخبر أن ملكا بالمغرب قد ثار فيبعث اليه جنودا ينهزم عنهم حتى ينزل بمن معه الشام فينادي مناد من السماء الويل لبلد حمص العين السنحة فتحتمل كل ذات بعل بعلها وكل ذات ابن ابنها ثم يمضي حتى ينزل بين الأنهار فيقتل بها جارا عظيما ويقسم بها ثم يمضي الى مدينة الأصنام يعني حران فيبقر فيها بطن صاحبها ويفض جموعه ويبعث الى المشرق ويباعهم كارها غير طابع ويقيم بها ثمانية أشهر ثم يمضي الى الخابور فيقيم به سبع سابيع ثم يمضي الى مريض الثور فيتركها رمضة ويعتزله صاحب المشرق الى جبال الجوف ثم يغدر به رجل من بيته فيقتله ثم يجيء صاحب المشرق حتى ينزل ما بين حران والرها ثم يخرج الأمور من بيت الراس

۸۶۹؎ الوليد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک محدث نے بتایا کہ بنی عباس کے اختلاف کی ابتدا اُس جھنڈے سے ہوگی۔ جو خراسان سے نکلے گا۔ پھر ان کے درمیان عظیم الشان جنگ ہوگی جو زعفران کے اُگنے کی جگہ پر ہوگی، اس میں ہر قسم کے لوگوں اور قبائل میں سے افراد مریں گے، لوگ ”الوقعة“ نامی جگہ تک پہنچ جائیں گے جہاں زعفران اُگتا ہے، اور وہ نہروں کے درمیان ایک پاکیزہ شہر ہوگا۔ اس میں جتنا مال جمع کیا گیا ہو گا وہ نکال لیا جائے گا، پھر لوگ بتوں کے شہر یعنی حران میں ٹھہریں گے پھر اُسے اطلاع ملے گی کہ مغرب کا بادشاہ اُٹھ کھڑا ہوا ہے، پھر وہ اس کی طرف لشکر بھیجے گا جو انہیں وہاں سے بھگا دیے گا۔ پھر وہ اپنے ساتھیوں سمیت شام میں ٹھہرے گا، ایک آواز دینے والا آسمان سے آواز دے گا کہ ہلاکت ہے حمص کے شہر کے لئے کافی آنکھ سے، پھر ہر شوہر والی اپنے شوہر کو اُٹھائے گی، اور ہر بیٹے والی اپنے بیٹے کو اُٹھائے گی، پھر وہ چلے کر نہروں کے درمیان قیام کرے گا اور پھر ایک بڑے جابر کے ساتھ لڑے گا اور اُسے تقسیم کر دے گا پھر وہ بتوں کے شہر یعنی حران جائے گا اور اس میں اس کے امیر کا پینٹ پھاڑ دے گا، اس کے لشکر کو جمع کرے گا، اور مشرق کی طرف بھیجے گا اور ان سے زبردستی بیعت لے گا۔ وہاں آٹھ (8) مہینے تک ٹھہرے گا پھر وہ ”خابور“ چلا جائے گا، وہاں وہ سات (7) ہفتوں تک رہے گا پھر وہ ”مريض الثور“ چلا جائے گا، اُسے گرمیوں میں چھوڑ دے گا، مشرق والوں کا امیر الگ ہو کر ”جوف“ کے پہاڑوں میں چلا جائے گا پھر اس کے ساتھ اس کے گھر کا ایک آدمی غزاری کرے گا، تو امیر اُسے قتل کر دے گا۔ پھر مشرق کا امیر چلے گا جو کہ ”حران“ اور ”رہا“ کے درمیان پڑاؤ ڈالے گا، پھر ایک کم عمر لڑکا سردار کے گھر سے خروج کرے گا۔



۸۷۰۔ قال الوليد فأخبرني أبو عبدة المشجعي عن أبي أمية الكلبي قال بينما أصحاب الرايات السود يقتلون فيما بينهم اذ خرج سابع سبعة فيبعث أهل القرى يسألهم نصرته فيأبون عليه ويبلغ عامل بني العباس على طبرية مخرجه فيبعث اليه جمعا عظيما فاذا واجهوه مالوا اليه باجمعهم الا صاحبهم الذي قادهم ينصرف الى صاحبه فيخبره ويميل الخارجى ومن معه الى السدرة التي الى جانب التل فينزل تحتها ويأتبه أهل القرى فيتابعونه ويسير بهم فيلقاه صاحب طبرية عند الأقحوانة فيقاتله عند بحيرة طبرية حتى تحمار عجراء البحيرة من دمانهم لم يهزم مهم لم يجمعون له بالجابية جمعا عظيما فويل لمن كان أهله من الجابية على خمسة أميال وطوبى لمن كان أهله خلف ذلك فيهرمهم ثم يجمعون له بدمشق جمعا نحو من جمعهم الذي دخلوا به دمشق فيقتلون هالك حتى تركض الخيل في الدم الى نبيها لم يهزمهم

۸۷۰۔ الوليد نے ابو عبدة المشجعی سے روایت کی ہے کہ ابو امیہ الکلبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب کالے جھنڈوں والے باہم لڑ رہے ہوں گے تو میں سے ساتواں نکل کرے گا۔ وہ گاؤں والوں کی طرف قاصد بھیجے گا تا کہ گاؤں والے اس کی مدد کریں لیکن وہ لوگ انکار کر دیں گے۔ ”طبریہ“ پر بنو عباس کی طرف سے جو عامل مقرر ہو گا اسے اس کے خروج کی اطلاع ملے گی تو وہ ایک عظیم الشان لشکر اس کی طرف بھیجے گا۔ جب وہ لشکر والے اس کے سامنے آئیں گے تو سوائے ان کے افسر کے سب کے سب اس کی طرف مائل ہو جائیں گے۔ وہ امیر کو اس کی اطلاع دے گا، وہ خارجی اپنے ساتھیوں سمیت مقام ”تل“ کی طرف جو ”سدرة“ نامی جگہ ہوگی وہاں جا کر پڑاؤ ڈال دے گا تو گاؤں والے آ کر اس کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ وہ انہیں لے کر چلے گا تو طبریہ کا امیر ”اقحوانة“ سے اس کی طرف بڑھے گا، اور طبریہ سے ”سدرة“ پاس دونوں فوجیں نکرائیں گی سمندر کا ساحل ان کی خون ریزی سے سرخ ہو جائے گا۔ وہ طبریوں کو شکست دے گا تو اس کے خلاف جابیہ میں ایک لشکر جارج جمع ہو جائے گا، ہلاکت ہے جابیہ میں اور اس سے پانچ میل کی مسافت تک رہنے والے لوگوں کے لئے، اور خوشخبری ہے اس سے آگے کے لوگوں کے لئے، پھر وہ خارجی ”جابیہ“ والوں کو بھی شکست دے گا تو وہ اس کے خلاف دمشق میں انہی کی تعداد کے برابر جمع ہو جائیں گے، جس تعداد پر خارجی کا لشکر دمشق میں داخل ہوگا، وہاں اتنی سخت لڑائی ہوگی کہ گھوڑوں کے گھر خون میں تر ہو جائیں گے، پھر وہ انہیں بھی شکست دیدے گا۔

○ ○ ○

۸۷۱۔ حدثنا الوليد قال أخبرني ابن لهيعة عن أبي لبيد عن ابن عباس رضي الله عنه قال يخرج رجل من المشرق فيفر منه ملكهم فيقتل بين الرقة وحران فيقتله رجل من قريش ويخرج من البرية من آل أبي سفيان رجل من المغرب ويقتل ملك الكوفة بحران



۸۷۱۔ الولید نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مشرق کا ایک آدمی خروج کرے گا تو مشرق والوں کا بادشاہ اس کے خلاف نکلے گا۔ پھر رقبہ "اور حران" کے درمیان جنگ ہوگی، اس مشرقی خارجی کو ایک قریشی قتل کرے گا، اور مغرب کی طرف سے ایک شخص ابوسفیان کی اولاد میں سے خروج کرے گا، اور رقبہ کے بادشاہ کو حران میں قتل کرے گا۔

○ ○ ○

۸۷۲۔ حدثنا الولید بن مسلم عن الأوزاعي والولید بن سلیمان وعیسی بن موسی قالوا سمعنا ربیعۃ القصیر یحدث عن ابی اسما الرجبی عن ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سیکون خلیفۃ تقصر عن بیعة الناس ثم یکون نائبہ من عدو فلا یجد بدا من أن یمیر بنفسه فیسیر فیظهر علی عدوه لیریدہ اهل العراق علی الرجوع الی عراقهم فیابی ویقول هذه ارض الجهاد فیخلعونہ یولون علیہم رجلا فیسیرون الیہ حتی یلقوه بالحص جبل حناصرہ فیبعث الی اهل الشام لیجتمعون له علی قلب رجل واحد لیقتلهم بهم قتالا شدیداً حتی ان الرسل یتروم الی رکائبہ فیکاد یعد

رجال الفریقین ثم ینہزم اهل العراق فیطلبونہم حتی یدخلونہم الکوفة لیقتلونہم بکل من اطاق حمل السلاح منهم فہزمهم ویقتلون من جرت علیہم المراسی قبل لأبی اسماء ممن سمعہ ثوبان ام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فممن اذا

۸۷۲۔ الولید بن مسلم نے، اوزاعی اور الولید بن سلیمان نے، عیسیٰ بن موسیٰ سے، انہوں نے ربیعہ القصیر سے، انہوں نے ابی اسماء الرجبی سے روایت کی ہے کہ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضور ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے، فرماتے ہیں کہ عنقریب ایک خلیفہ آئے گا جو لوگوں سے بیعت میں کوتاہی کرے گا، پھر اس کا نائب دشمن بنے گا تو یہ مجبور ہو کر اس سے لڑنے کے لئے خود روانہ ہوگا اور اپنے دشمن پر غالب آجائے گا، اہل عراق چاہیں گے کہ وہ عراق کی طرف لوٹ جائے اور اسے دارالخلافہ بنائے لیکن وہ انکار کرے گا اور کہے گا کہ یہ جہاد کی زمین ہے، تو عراقی لوگ اس کی بیعت توڑ دیں گے اور اپنا امیر کسی دوسرے آدمی کو بنادیں گے، پس وہ اہل عراق کی سرکوبی کے لئے چلے گا، ان کے ساتھ مقام "حص" میں جو کہ "حناصرہ" کا پہاڑ ہے، جنگ ہوگی یہ اہل شام کی طرف مدد کے لئے پیغام بھیجے گا تو سارے شامی اس کی خاطر متحہ ہو جائیں گے، وہ انہیں لے کر عراقیوں کے ساتھ سخت جنگ کرے گا۔ ایک آدمی سواری پر کھڑا ہوگا تو اس کے لئے دونوں فریقین کے آدمیوں کا گھنا ممکن ہوگا۔ پھر اہل عراق کو شکست ہوگی پھر وہ ان کا پیچھا کریں گے اور انہیں رقبہ میں کی طرف رہیں گے تو وہ اسے قتل کر دیں گے جس میں ہتھیار اٹھانے کی طاقت ہو، ابواسماء رحمہ اللہ تعالیٰ سے پوچھا گیا کہ ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ فرمایا کہ تو پھر کس سے سنی ہے؟

○ ○ ○

۸۷۳۔ قال الولید فاخبرنی ابو عبد اللہ عن هشام قال یقتلون ہنا لک قتالا شدیداً فیناہم کذلک اذ نار بہم السفیانی فہزم الفریقین حتی یدخلہم اللہ الکوفة



لیکون اول النهار له و آخره عليه

۸۷۳ ﴿ ابو عبد اللہ کہتے ہیں کہ الولید بن ہشام رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہاں سخت معرکہ ہوگا۔ اسی دوران ان میں سفیانی اٹھے گا اور دونوں فریقین کو شکست دے گا اور اللہ تعالیٰ اُسے کوفہ میں داخل کر دے گا مگر وہاں دن کا ابتدائی حصہ اس کے حق میں ہوگا اور آخری حصہ اُس کے خلاف ہوگا۔

○ ○ ○

۸۷۴. حدثنا محمد بن حمير عن نجيب بن السري عن أبي النصر قال حدثني رجل من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ينزل العراق ملك يكره اهل الشام على بيعته فيكون ما كان لم يبلغه ان عدوه قد سار اليه فلا يجد من المسير اليه بدا فيسير اليه بالشام فيلقاه فيهزمه ويقتله ثم يقول لاهل نصرته من اهل العراق هذه بلادى وهذه ارضى ووطنى ارجعوا الى بلادكم فقد استغيت عنكم ليرجعون الى بلادهم فيقولون نحن ملكناه ونحن نصرناه ونحن قتلنا الناس دونه ثم اختار على بلادنا بلادا غيرها هلموا حتى نجمع له فنقاتله فسيروا اليه وجمعهم يومئذ خال ثلثمائة الف حتى يلتقوا بالحص فيقتلون فيه فتكون بينهم ملحمة عظيمة لم تكن بين العرب مثلها يلقي عليهم الصبر ويرفع عنهم النصر حتى ان الرجل ليقوم ينظر الى الصفيين فلو يشا ان يحصيهما احصاهم لقله من بقي منهم

۸۷۴ ﴿ محمد بن حمیر نے، نجیب بن السری سے، انہوں نے، ابی النصر سے روایت کی ہے کہ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عراق میں ایک بادشاہ ہوگا، پھر اُسے اطلاع ملے گی کہ اس کا دشمن اس کی جانب بڑھ رہا ہے تو اُسے اپنے دشمن کے خلاف لکنا پڑے گا، وہ اس کے خلاف شام جائے گا اور اس سے لڑے گا۔ اُسے شکست دے کر قتل کر دے گا۔ پھر وہ اپنے مددگار عراق والوں سے کہے گا کہ یہ مُلک شام میرا وطن میری زمین میرا شہر ہے تم اپنے شہروں کی طرف لوٹ جاؤ! اب ہمیں تمہارے ضرورت نہیں رہی، عراق والے اپنے شہروں کی طرف لوٹ جائیں گے، اور کہیں گے کہ ہم نے اس کی مدد کی، اُسے بادشاہ بنایا اور اس کے لئے ہم نے لوگوں کو قتل کیا۔ اب یہ ہمارے شہر کے مقابلے میں دوسرے شہر کو خرچ دیتا ہے، چلو تیار ہو جاؤ! جمع ہو جاؤ! تاکہ ہم اس سے لڑ سکیں، پھر وہ سب جمع ہوں گے اور اس کی طرف روانہ ہوں گے ان کی تعداد تین لاکھ ہوگی، یہ دونوں فوجیں مقام 'مصر' میں آئے سائے ہوں گی اور وہاں پر ان کے درمیان ایک عظیم الشان جنگ ہوگی، عرب کی تاریخ میں کبھی ایسی جنگ نہ ہوئی ہوگی، ان پر صبر ڈال دیا جائے گا اور ان سے مدد اٹھائی جائے گی۔ اگر ایک آدمی کھڑا ہو کر دونوں طرف کی صفوں کو دیکھ کر ان کے افراد کو گننا چاہے گا۔ تو گن سکے گا کیونکہ باقی ماندہ زمرہ افراد بہت کم ہوں گے۔

○ ○ ○

۸۷۵. حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة عن نبيع عن كعب قال اذا وقع الاختلاف



الآخر في بني العباس وذلك بعد خروج السفياي ابن آكلة الأكباد وفي اختلافهم الآخر  
الفناء فحينئذ فانتظروا وقعة الشبة ووقعة التدمير قرية غربي سليمة ووقعة بالحص عزيمة  
فتغلب بنو العباس وأهل المشرق حتى تسبي نساؤهم ويدخلوا الكوفة

۸۷۵ ﴿عبداللہ بن مروان نے، ارطاة سے، انہوں نے تیج سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
فرماتے ہیں کہ سفیانی، جو کہ جگر کھانے والی کا بیٹا ہے، کے خروج کے بعد جو بنی عباس کے درمیان واقع ہوگا جس میں ان کی حکومت فنا  
ہو جائے گی، اس دوسرے فنا کے وقت ”الشبة“ اور ”تدمير“ کے واقعہ کا انتظار کرنا۔ یہ ”سلمیہ“ کے مغربی گاؤں میں  
اور ”حص“ کے عظیم واقعے کا بھی انتظار کرنا، اس وقت بنو عباس اور مشرق والے مغلوب ہو جائیں گے، اور مخالفین خوفہ میں داخل  
ہو جائیں گے۔

○ ○ ○

۸۷۶. حدثنا عبد الله بن مروان عن حمير عن النجيب بن اسحاق وكان رجلا علامة  
في الفتن قال ينزل الرقة رجل من ولد العباس فيمكث فيها سنتين ثم يغزو الروم فتكون  
بليته على المسلمين اعظم من بليته على الروم ثم يرجع من غزوة الى الرقة فيأتيه من  
المشرق ما يكره فيرجع الى الشرق فلا يرجع منها ثم يولي ابنه فعلى رأسه يكون خروج  
السفياي وانقطاع ملكهم

۸۷۶ ﴿عبداللہ بن مروان نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ یعقوب بن اسحاق رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ  
عباس کی اولاد میں سے ایک شخص دو سال تک مقام ”رقة“ میں پڑاؤ ڈالے گا۔ پھر وہ روم سے لڑے گا، وہ رومیوں کے لئے  
انتاعذاب نہیں ہوگا۔ جتنا مسلمانوں کے لئے ہوگا۔ رومیوں سے لڑائی کے بعد وہ رقعہ واپس آئے گا، اُسے مشرق کی طرف سے بعض  
ناگوار باتیں پہنچیں گی تو وہ وہاں چلا جائے گا اور پھر واپس نہیں آئے گا۔ پھر اُس کا بیٹا امیر بنے گا، اسی زمانے میں سفیانی کا خروج  
ہوگا اور بنی عباس کی بادشاہت ختم ہو جائے گی۔

○ ○ ○

۸۷۷. حدثنا محمد بن حمير عن النجيب بن السري قال يكون خليفة من المشرق  
يرتحل هاربا الى الجزيرة ثم يستفيث بأهل الشام فيجتمعون اليه ويقبل أهل المشرق  
فيقتلون بجبل يقال له الحص فيقتل فيه عالم كثير

۸۷۷ ﴿محمد بن حمیر کہتے ہیں کہ، النجیب بن السری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مشرق کا ایک خلیفہ ”جزيرة“ کی طرف  
بھاگے گا۔ پھر شام والوں سے مدد طلب کرے گا، شام والے اس کا ساتھ دیں گے۔ مشرق والوں سے یہ ایک پہاڑ کے قریب لڑے  
گا۔ جس کا نام ”حص“ ہے اس میں بہت سے انسانوں کا قتل ہوگا۔

○ ○ ○

۷۸۷. حدثنا أبو المفيرة عن ابن عباس عن حمير عن جعفر قال قال علي  
بن أبي طالب رضي الله عنه يبعث السفياي على جيش العراق رجلا من بني حارثة له



غدير تان يقال له نمر او قمر بن عباد رجلا جسيما على مقدمته رجلا من قومه قصير  
اصلع عريض المنكبين ليقاتله من بالشام من اهل المشرق وفي موضع يقال له البنية  
واهل حمص في حرب المشرق وانصارهم وبها يومئذ منهم جند عظيم يقاتلهم فيما يلي  
دمشق كل ذلك يهزمهم ثم ينحاز من دمشق وحمص مع السفياي ويلتقون واهل  
المشرق في موضع يقال له الديدن مما يلي شرق حمص ليقتل بها سيف وسبعون الفا ثلاثة  
ارباعهم من اهل المشرق ثم تكون الدبرة عليهم ويسير الجيش الذي بعث الى المشرق  
حتى ينزلوا الكوفة فكم من دم مهراق وبطن مبقور ووليد مقتول ومال منهوب ودم  
مستحل ثم يكتب اليه السفياي ان يسير الى الحجاز بعد ان يعر كها عرك الاديم

۸۷۸ ابو الغيرة نے، ابن عیاش سے، انہوں نے ایک روای ہے؛ اس نے محمد بن جعفر سے روایت کی ہے کہ  
حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سفیانی عراق کے لشکر کے خلاف ایک آدمی بنو حارثہ کا بیجے گا جس کی  
دو چٹیا میں ہوں گی، اس کا نام ”نمر“ یا ”قمر بن عباد“ ہوگا۔ وہ بھاری جسم والا ہوگا، جو مشرق والے شام میں ہوں گے وہ اس سے  
”بنیہ“ نامی جگہ میں لڑیں گے، اور حمص والے مشرق کی جنگ میں ان کے مددگار ہوں گے اور ان کا بھی ایک بہت بڑا لشکر ان کے  
ساتھ ہوگا۔

دمشق کے قریب جنگ ہوگی۔ ان سب کو سفیانی شکست دے گا، پھر دمشق اور حمص والے سفیانی کے ساتھ ہو جائیں گے،  
وہ مشرق والوں کے ساتھ ایک مقام پر لڑیں گے جس کا نام ”الیدین“ ہے جو مشرقی حمص کے قریب ہے، وہاں ستر 70 ہزار سے  
زائد لوگ قتل ہو جائیں گے، جس میں سیاحیک تہائی تعداد مشرق والوں کی ہوگی۔ پھر مشرق والے پینہ پھیر دیں گے، اور لشکر جو مشرق  
کی طرف بھیجا گیا وہ چلے گا اور کوفہ پر چڑھائی کرنے کا، جہاں بہت خون ہے گا! پیٹ پھٹس گے! بچے قتل ہوں گے اور مال  
لوٹا جائے گا! اور خون حلال سمجھا جائے گا! پھر سفیانی ان کی طرف خط لکھے گا کہ اب حجاز کی طرف جاؤ جب کہ انہوں نے کوفہ  
کو ایسا صاف کیا ہوگا کہ جیسے چترے کی دباغت کی جاتی ہے۔



۸۷۹ حدثنا بقية بن الوليد عن حريز بن عثمان قال سمعت سلمان بن سمير الألهاني  
يقول لينزلن الكوفة خليفة يهزم اهل الشام ثم يرغب فيهم وفي الشام ويقال له عليك  
بالشام فانها ارض المقدس وارض الانبياء ومزل الخلفاء واليها كانت تجبي الاموال  
ومها كانت تفرق البعوث فيجيهم فاذا اجابهم نعم عليه اهل المشرق فقالوا لاتباه معه  
وخطبونا بدمائنا وانفسنا واموالنا فانز علينا فاخلعوه قال فسير اهل الشام الى الكوفة  
لتعرك عرك الاديم



۸۷۹ ﴿بقیۃ بن الولید کہتے ہیں کہ حریر بن عثمان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے سلمان بن سمیر الہمدانی رحمہ اللہ تعالیٰ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کوفہ میں ضرور ایک خلیفہ نکلے گا جو شام والوں کو شکست دے گا۔ پھر وہ شامیوں اور ملک شام میں رغبت ظاہر کرے گا۔ اس سے کہا جائے گا کہ تمہارا شام میں رہنا ضروری ہے بے شک یہ مقدس زمین ہے، انبیاء کی سرزمین ہے اور خلفاء کی منزل ہے، اور اسی طرف اموال کھینچ کر لائے جاتے ہیں، اور اسی سے لشکر متفرق ہوتے ہیں، بادشاہ ان لوگوں کی بات مان لے گا مگر مشرق والے اس سے ناراض ہو جائیں گے، اور کہیں گے کہ ہم اس کے ساتھ ہو کر لڑے!، اس کی خاطر ہم نے اپنی جانوں اور مالوں کو خطرے میں ڈالا! اب یہ ہم پر دوسروں کو ترجیح دیتا ہے؟ تو وہ اس کی بیعت توڑ ڈالیں گے پھر شام والے کوفہ کی طرف آئیں گے اور اُسے ایسا ماریں گے جیسا کہ چمڑے کو دباغت کے وقت مارا جاتا ہے۔

○ ○ ○

۸۸۰. حدثنا أبو عمر عن ابن لہیعة عن عبد الوہاب بن حسین عن محمد بن ثابت عن أبیہ عن الحارث عن ابن مسعود قال السابع من ولد العباس يدعوا الناس الى العرک فلا يجیبونه الى ذلك فيقول اني أسير فيکم بسيرة أبي بكر وعمر رضي الله عنهما والقسم الفیء بالسوية فيقول له أهل بيته أترید أن تخرجنا من معاشنا لیاہون علیہ فيقتل من أهل بيته عدة فيختلفون فيما بينهم فعند ذلك يخرج رجل من ولد لہر يجمع من ہرہر حتی يأخذ مناہر مصر ثم يخرج رجل من ولد أبي سفيان فاذا بلغ الفہري خروجه افترقوا ثلاث فرق الى آخر الحديث

۸۸۰ ﴿ابو عمر نے، ابن لہیعة سے، انہوں نے عبد الوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حارث حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عباس کی اولاد میں سے ساتواں شخص لوگوں کو سخت معرکہ کی طرف دعوت دے گا۔ لوگ اس کی بات نہیں مانیں گے تو وہ کہے گا کہ میں آپ لوگوں میں (حضرت) ابو بکر اور (حضرت) عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرز زندگی پر چلنا چاہتا ہوں اور میں مال غنیمت کو تمہارے درمیان بے امتیاز تقسیم کروں گا، اس پر اس کے خاندان والے اُسے نہیں گے کہ تم ہمیں ہمارے کام کاج سے نکالنا چاہتے ہو! وہ اس کا انکار کر دیں گے پھر وہ اپنے خاندان کے متعدد افراد کو قتل کر دے گا، ان کا آپس میں اختلاف ہو جائے گا۔ اس وقت فہر کی اولاد میں سے ایک آدمی بڑے لوگوں کو جمع کرے گا، اور مصر کے ہمسروں پر قابض ہو جائے گا، پھر ابوسفیان کی اولاد میں سے ایک آدمی نکلے گا۔ جب اس کے نکلنے کی خبر فہریوں تک پہنچے گی تو وہ لوگ تین جماعت میں تقسیم ہو جائیں گے۔

○ ○ ○

۸۸۱. حدثنا الولید ورشید بن عن ابن لہیعة عن أبي قبیل عن أبي رومان عن علي قال يظہر السفیانی علی الشام ثم یكون بینہم وقعة بقر قیسیا حتی یشبع طیر السماء ومباع الأرض من جیفہم ثم یفتق علیہم فتق من خلفہم لیقبل طائفة منهم یدخلوا أرض خراسان



وتقبل خیل السفیانی فی طلب اهل خراسان فیقنلون شیعة آل محمد بالكوفة ثم ینخرج  
اهل خراسان فی طلب المهدي

۸۸۱؎ ولید اور رشیدین، ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابی قبیل، ابی رومان سے روایت کی ہے کہ علی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سفیانی شام پر غالب آئے گا۔ پھر ان کے درمیان "قرقیسیا" نامی مقام پر ایک معرکہ ہوگا۔ جہاں ان کی نعشوں سے آسمان کے پرندے اور زمین کے درندے سیر ہو جائیں گے، پھر ان میں پچھلوں کی طرف سے بھی پھوٹ پڑ جائے گی ان میں سے ایک جماعت متوجہ ہوگی اور خراسان کی سرزمین میں داخل ہوگی، سفیانی کے گھڑسوار خراسانیوں کی طلب میں آئیں گے، اور آل حضرت محمد ﷺ کے شیعوں کو کوفہ میں قتل کریں گے، پھر خراسان والے (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کی طلب میں نکلیں گے۔

○ ○ ○

۸۸۲؎ حدثنا الولید و رشیدین عن ابن لہیعہ عن ابی زرعة عن عمار بن یاسر قال لیتبع عبد اللہ عبد اللہ فلتلتقی جنودہما بقر قیسیا علی النہر فیکون قتال عظیم ویسیر صاحب المغرب لیقفل الرجال ویسوی النساء ثم یرجع فی قیس حتی ینزل الجزیرۃ الی السفیانی فیتبع الیمانی لیقفل قیسیا بأربحہا ویحوز السفیانی ما جمعوا ثم یمسیر الی الکوفۃ لیقفل أعوان آل محمد ثم یمظہر السفیانی بالشام علی الرايات الثلاث ثم یکون لہم ولعة بعد قر قیسیا عظیمۃ ثم ینفق علیہم فتق من خلفہم لیقفل طائفة منهم حتی یدخلوا ارض خراسان وتقبل خیل السفیانی کاللیل واللیل فلا تمر بشیء الا اہلکته وھدمته حتی یدخلون الکوفۃ فیقنلون شیعة من آل محمد ثم یطلبون اهل خراسان فی کل وجہ ویخرج اهل خراسان فی طلب المهدي فیدعون له وینصرونہ

۸۸۲؎ ولید اور رشیدین نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابی زرعة سے روایت کی ہے کہ عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عبد اللہ، عبد اللہ کا پیچھا کرے گا، ان دونوں کے لشکر مقام "قرقیسیا" میں آمنے سامنے ہوں گے، ان کے درمیان بڑی جنگ ہوگی، اور مغرب کا امیر آ کر مردوں کو قتل کرے گا اور عورتوں کو قیدی بنائے گا، پھر وہ سفیانی کی سرکوبی کے لئے نکلے گا اور جزیرہ میں پڑاؤ ڈالے گا، پھر یمانی پیچھا کرے گا، اور قیس کو "أریحا" نامی جگہ میں قتل کر دے گا، اور سفیانی سارا مال جمع کر کے کوفہ کی طرف جائے گا اور آل حضرت محمد ﷺ کے مددگاروں کو قتل کرے گا، پھر سفیانی شام میں تین جھنڈوں پر غالب آ جائے گا، پھر ان کے درمیان قر قیسیا کے بعد ایک عظیم جنگ ہوگی، پھر ان پر پچھلوں کی طرف سے پھوٹ پڑ جائے گی، ان میں سے ایک لشکر خراسان کی سرزمین میں داخل ہوگا اور سفیانی کے گھڑسوار ذات اور سیلاب کی طرح آئیں گے، جہاں ان کا گور ہوگا اُسے ہلاک اور منہدم کر دیں گے، پھر وہ کوفہ میں داخل ہو جائیں گے۔ وہاں آل حضرت محمد ﷺ کے شیعوں کو قتل کریں گے، پھر انہیں خراسان کو ہر طرف سے گھیر لیں گے، اور خراسان والے (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کی طلب میں نکلیں گے، اُسے پکاریں گے اور اس سے مدد چاہیں گے۔

○ ○ ○



۸۸۳۔ حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن سنان عن سلمان بن سمير الالهاني قال سينزل الكوفة خليفة وليوطي اهل الشام هزيمة ثم يرغب فيهم ويقال له عليك بارض الشام فانها ارض المقدسة وارض الانبياء ومنازل الخلفاء واليها كانت تجبي الاموال ومنها كانت تفرق البعوث فيجيبهم فاذا اجابهم نقم عليه اهل المشرق فيقولون خاطرنا معه بدمائنا وانفسنا واموالنا واثر علينا غيرنا فيخالفونه فيسير اهل الشام الى الكوفة فيومئذ تعرك عرك الاديم.

۸۸۳۔ الحكم بن نافع نے، سعید بن سنان سے روایت کی ہے کہ، سلمان بن سمیر الہانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عنقریب کوفہ میں ایک خلیفہ اترے گا جو شام والوں کو شکست دے کر روئے گا، پھر ان میں دلچسپی لے گا، اس سے کہا جائے گا کہ تمہارے لیے ملک شام میں ٹھہرنا ضروری ہے۔ یہ مقدس زمین ہے۔ یہ حضرات انبیاء کرام (علیہم السلام) کی سرزمین ہے، اور خلفاء کی منبریں اور گھر یہاں پر تھے، اس کی طرف مال کھینچ چلے آتے ہیں، اور اسی سے لشکر باہر بھیجے جاتے ہیں، تو وہ ان کی بات مان لے گا، جب خلیفہ شامیوں کی بات مان لے گا تو مشرق والے ناراض ہو جائیں گے، اور کہیں گے کہ ہم نے اپنے خون، اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو اس کی خاطر خطرے میں ڈالا۔ اب یہ ہم پر دوسروں کو ترجیح دے رہا ہے، تو مشرق والے اس کے مخالف ہو جائیں تو شام والے کوفہ کی طرف بڑھیں گے اور اُسے دباغت والی کمال کی طرح خوب ماریں گے۔

○ ○ ○

ما يكون من السفيناني في جوف بغداد ومدينة الزوراء

اذا بلغ بعثه العراق وما يذکر من خرابها

سفینانی کا لشکر عراق پہنچنے پر بغداد اور مدینہ الزوراء

میں ہونے والے واقعات کا ذکر

۸۸۳۔ حدثنا ابو عثمان عن جابر عن ابي جعفر قال اذا ظهر السفيناني على ابلق وعلى المنصور والكندي والترك والروم خرج وصار الى العراق ثم يطلع القرن ذو الشفاء فعند ذلك هلاك عبدالله ويطلع المخلوع ويتعصب الى اقوام في مدينة الزوراء على جهل فيظهر الاخوص على مدينة حيرة فيقتل بها مقلعة عظيمة ويقتل مئة اكباش من آل العباس ويذبح فيها ذبائح صبرا ثم يخرج الى الكوفة

۸۸۳۔ ابو عثمان نے، جابر سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر کہتے ہیں کہ جب سفینانی ابلق منصور، کنڈی، ترک اور روم پر



غالب آجائے گا تب وہ نکل کر عراق جائے گا۔ اس وقت قرن "ذوالشہاء" نامی ستارہ طُلوع ہوگا تو عبد اللہ مَر جائے گا، اور بیعت توڑا ہوا ایک شخص اُٹھے گا جو جہالت کی بناء پر اپنی نسبت مدینۃ النوراء کی اقوام کی طرف کرے گا، پھر ایک کانا آدی مدینہ پر زبردستی غالب آجائے گا اور وہاں پر بہت قتل و غارت کرے گا، اور آل عباس کے چھ معزز لوگوں کو قتل کرے گا اور پھر کوفہ کی طرف نکل جائے گا۔

○ ○ ○

۸۸۵. حدثنا أبو عمر عن ابن لهيعة عن عبد الوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن أبيه عن الحارث عن ابن مسعود رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال إذا عبر السفاني الفرات وبلغ موضعا يقال له عاقر قوفا محي الله تعالى الإيمان من قلبه فيقتل بها إلى تهر يقال له الدجيل سبعين ألفا متقلدين سيوفا محلا وما سواهم أكثر منهم فيظهرون على بيت الذهب فيقتلون المقاتلة والأبطال ويقرون بطون النساء يقولون لعلها حبلج بسلام وتستغيث نسوة من قريش على شط الدجلة إلى المارة من أهل السفن بطلين اليهم أن يحملوهن حتى يلقوهن إلى الناس فلا يحملوهن بغضا لبني هاشم فلا تلبضوا بني هاشم فان منهم بنى الرحمة ومنهم الطيار في الجنة فاما النساء فاذا جهنم الليل أوين إلى أغورها مكانا مخالفة الفساق لم يأتهم المدد من النصرة حتى يستنقلوا مامع السفاني من الدراري والنساء من بغداد والكوفة

۸۸۵ ﴿ ابو عمر نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبد الوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے الحارث سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب سفیانی دریائے فرات کو غمر کر کے "عاقر قوفا" نامی جگہ پر پہنچے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے دل سے ایمان مٹا دے گا، پھر وہ دجلہ نامی نہر کے قریب ستر 70 ہزار مسلح لوگوں کو قتل کرے گا اور جوان کے علاوہ ہوں گے وہ ان سے بھی زیادہ ہوں گے، وہ ایک سونے کے گھر پر غالب آئیں گے اور لڑنے والوں کو اور نو جوانوں کو قتل کریں گے، عورتوں کے پیٹ پھاڑیں گے، اس وجہ سے کہ کہیں ان میں لڑکانہ ہو، قریش کی عورتیں دجلہ کے کنارے کھڑی ہو کر گزرتی ہوئی کشتی والوں سے مدد مانگے گی کہ ہمیں بھی ساتھ لے چلو اور ایسی جگہ چھوڑ دو جہاں لوگ رہتے ہوں، لیکن وہ انہیں بنو ہاشم سے شخص کی وجہ سے کشتی میں نہیں بٹھائیں گے، تم لوگ بنو ہاشم سے شخص نہ رکھو! بے شک ان میں نبی الرحمت ہے اور ان میں جنت کا طیار ہے۔ وہ عورتیں اپنی عصمت کی حفاظت کے لیے کسی غار میں پناہ لیں گی۔ پھر ان کے پاس مدد اور نصرت آجائے گی، جو انہیں اور بغداد اور کوفہ کی عورتوں اور بچوں کو سفیانی کی قید سے چھڑا دیں گے۔

○ ○ ○

۸۸۶. حدثنا عبد القدوس حدثنا أرطاة بن المذر عن ابن عباس أن حذيفة رضي الله



عنہما قال لنزلن رجل من اهل بيته يقال له عبد الاله او عبدالله على نهر من انهار المشرق بنى عليها مدينتان يشق النهر بينهما فاذا اذن الله تعالى في زوال ملكهم وانقطاع مدتهم بعث الله على احديهما ليلا نارا فاصبح سوداء مظلمة قد احترقت كانها لم تكن في مكانها وتصبح صا حبتها متعجبة كيف افلتت لما يكون الا بياض يومها حتى يجمع الله فيها كل جبار عنيد ثم يخسف الله بها وبهم جميعا فلذلك قوله عز وجل حم عسق وعزيمة من الله وقضاء والعين عذاب والسين يقول سيكون لذف واقع بهما يعني المدينتين.

۸۸۶ ﴿عبدالقدوس نے، ارطاة بن المنذر سے، انہوں نے ایک راوی سے، انہوں نے عبداللہ بن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ ایک شخص اہل بیت میں سے جس کا نام ”عبدالالہ“ یا ”عبداللہ“ ہوگا۔ وہ مشرق کی نہروں میں سے ایک نہر پر پڑاؤ ڈالے گا، اس نہر پر دو شہر تعمیر ہوں گے جن کے درمیان سے وہ نہر جاری ہوگی، جب اللہ تعالیٰ ان کی بادشاہت اور ان کی مدت کے ختم ہونے کا فیصلہ فرمائے گا تو ان دونوں شہروں میں سے ایک پر رات کے وقت آگ بھیج دے گا جس سے وہ شہر جل کر سیاہ تاریک ہو جائے گا، گویا کہ وہ شہر تھا، اور خود پسندی میں مبتلا دوسرے شہر کے لوگ دیکھیں گے کہ کیسے ساتھ والا شہر تباہ ہوا! اللہ تعالیٰ اُس دوسرے شہر میں ہر سرکش جابر کو اکٹھا کر دیں گے، پھر اس شہر کو لوگوں سمیت زمین میں دھنسا دے گا۔ یہ بات اللہ عز وجل کے فرمان ﴿حَمَّ عَسَق﴾ میں ہے ﴿حَمَّ﴾ سے مراد اللہ تعالیٰ کا ارادہ اور فیصلہ ہے ﴿عین﴾ سے مراد عذاب ہے ﴿سین﴾ کا مطلب ہے ”سَبْکُونُ“ یعنی عنقریب ﴿ق﴾ سے مراد ان دونوں شہروں پر واقع ہوگا۔

○ ○ ○

۸۸۷. حدثنا غیر واحد عن عبدالحمید بن بہرام عن شہر بن حوشب عن عبدالرحمن بن غنم قال توشک امتان أن تقعدان علی ثفال رحا يطحنان يخسف باحداهما والأخرى تنظر وسيكون حيان متجاوران يشق بينهما نهر يسقيان منه جميعا يقتبس بعضهم من بعض ليصبحان يوما من الأيام قد خسف باحداهما والأخرى تنظر

۸۸۷ ﴿بعض لوگوں نے عبدالحمید بن بہرام سے، انہوں نے شہر بن حوشب سے، روایت کی ہے کہ عبدالرحمن بن غنم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عنقریب دو قوموں کو بجلی کے پاٹ پر رکھ کر پھس دیا جائے گا، ان میں سے ایک کو دھنسا دیا جائے گا اور دوسری اُسے دیکھ رہی ہوگی۔ ان کے علاوہ دو اور قبیلے ایک دوسرے کے پڑوسن میں رہتے ہوں گے۔ ان کے درمیان میں ایک نہر ہوگی۔ ان میں سے ایک قبیلہ زمین میں دھنس جائے گا اور دوسرا اُسے دیکھ رہا ہوگا۔

○ ○ ○

۸۸۸. حدثنا نوح بن ابی مریم عن مقاتل بن سلیمان عن عطاء عن عبید بن عمیر عن



حذیفہ اہل سنل عن ہم عسق وعمر وعلي وابن مسعود وأبي كعب وابن عباس وعدة من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم رضى الله عنهم حضور فقال حذيفة لعن عذاب والسن السنة والمجاعة والقاف قوم يلقون في آخر الزمان فقال له عمر رضى الله عنه ممن هم قال من ولد العباس في مدينة يقال لها الزوراء يقتل فيها مقتلة عظيمة وعليهم تقوم الساعة فقال ابن عباس ليس ذلك لنا ولكن القاف قذف وخسف يكون قال عمر لحذيفة أما أنت أصبت التفسير وأصاب ابن عباس المعنى فأصاب ابن عباس الحمى حتى عادته عمر وعدة من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم مما سمع من حذيفة

۸۸۸ ﴿نوح بن ابی مریم نے، مقاتل بن سلیمان سے، انہوں نے عطاء سے روایت کی ہے کہ عبید بن عیسر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر، حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت ابی بن کعب، حضرت عبداللہ بن عباس اور متعدد حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی موجودگی میں حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ﴿حکم قتقہ﴾ کے بارے میں سوال کیا گیا تو حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ ﴿عن﴾ سے مراد عذاب ہے ﴿سن﴾ سے مراد قذف اور بھوک ہے، اور ﴿ق﴾ سے مراد وہ قوم ہے جو آخری زمانہ میں بھیگی جائے گی، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ وہ کون لوگ ہوں گے؟ تو حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ وہ عباس کی اولاد میں سے ہوں گے جو "زوراء" نامی شہر میں آباد ہوں گے، اس شہر میں سخت قتل و غارت ہوگی، اور ان لوگوں پر قیامت آئے گی، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ عذاب ہم پر نہیں آئے گا، لیکن "قاف" سے مراد بھینکنا اور ذہننا ہے جو ہونے والا ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ نے صحیح تفسیر کی ہے، اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے درست معنی بیان کیے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی باتوں کی وجہ سے بخار ہو گیا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور متعدد حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے ان کی عیادت کی۔

○ ○ ○

۸۸۹. حدثنا الوليد عن أبي عبد الله عن الوليد بن هشام المعطلي عن أمان بن الوليد بن

عليه بن أبي معيط سمع ابن عباس رضى الله عنه يقول يخرج السفاني ليلًا حتى يفر

بطون النساء ويغلي الأطفال في المراجل

۸۸۹ ﴿الولید نے، ابو عبد اللہ سے، انہوں نے الولید بن ہشام المعطلی سے، امان بن الولید بن

ابی معیط سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ سفیانی لیلے گا اور جنگ کرے گا حتیٰ کہ عورتوں کے بچے پھاڑے گا اور بچوں کو آروں سے چیر دے گا۔



۸۹۰. حدثنا عبدالله بن مروان عن أرطاة عن تبع عن كعب قال تسمى نساء بني

العباس حتى يوردن قري دمشق

۸۹۰ ﴿ عبدالله بن مروان نے، ارطاة سے، انہوں نے تبع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب فرماتے ہیں کہ بنی

عباس کی عورتوں کو قیدی بنایا جائے گا، اور انہیں دمشق کی بستی میں پہنچا دیا جائے گا۔

○ ○ ○

۸۹۱. حدثنا ابن حمير عن أرطاة قال اذا بنيت مدينة على الفرات فهو النلق والنقاف

واذا بنيت مدينة على سعة أميال من دمشق فبحر موا للملاحم

۸۹۱ ﴿ ابن حمیر کہتے ہیں کہ ارطاة رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب فرات پر شہر تعمیر کیا جائے تو یہی اس کا ختم ہونا

(روح لکنا) ہے اور یہی معاملہ ہے (یعنی ظہور مہدی علیہ السلام وغیرہ کا) اور جب دمشق سے چھ (6) میل کے فاصلے پر شہر تعمیر ہو جائے تو تم ہوشیاری و دور اندیشی سے سخت لڑائیوں کے لئے کمر باندھنا اور تیار رہنا۔

○ ○ ○

## دخول السفیانی وأصحابه الكوفة

### سُفْیانی اور اس کے ساتھیوں کا کوفہ میں داخل ہونا

۸۹۲. حدثنا عبدالقدوس وبقية والحکم بن نافع عن صفوان ابن عمرو عن

عبدالرحمن بن جبير عن كعب قال الكوفة آمنة من الخراب حتى تغرب مصر قال

الحکم فی حديثه عن صفوان قال حدثني من سمع كعبا يقول تعرك الكوفة عرك

الأديم ثم الملحعة العظمى بعد الكوفة

۸۹۲ ﴿ ہم سے بیان کی عبدالقدوس، بقیہ اور حکم بن نافع نے، انہوں نے روایت کیا صفوان ابن عمرو سے،

انہوں نے عبداللہ بن جبیر سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کوفہ ویران ہونے سے محفوظ رہے گا جب

تک کہ مصر ویران نہ ہو جائے، حضرت حکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت کی ہے کہ صفوان رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا اس

مخلص نے جس نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ کوفہ کو زگڑا دیا جائے گا جیسے چوڑے کو زگڑا

جاتا ہے، پھر کوفہ کی (جالی) کے بعد بڑی لڑائی ہوگی۔

○ ○ ○

۸۹۳. حدثنا الحکم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال يدخل السفیانی الکوفی فیسبها

ثلاثة أيام ويلعل من أهلها سبعين ألفاً ثم يمكث فيها ثمانية عشر ليلة يلسم أموالها ويدخله



مکہ بعدما یقاتل الترك والروم بقرقسیا ثم ینفق علیهم من خلفهم فتق لفرجع طائفة منهم الی خراسان لیقتل خیل السفیانی ویهدم الحصون حتی یدخل الکوفة ویطلب اهل خراسان ویظهر بخراسان قوم یدعون الی المهدي ثم یبعث السفیانی الی المدینة لیاخذ قوما من آل محمد حتی یرد بهم الکوفة ثم ینخرج المهدي ومنصور من الکوفة هاربین ویبعث السفیانی فی طلبهما فاذا بلغ المهدي ومنصور مکة نزل جيش السفیانی البیداء لیخسف بهم ثم ینخرج المهدي حتی یمر بالمدينة لیستقل من کان فیها من بنی هاشم وتقبل الرايات السود حتی تنزل علی الماء لیبلغ من بالکوفة من اصحاب السفیانی نزولهم فیهربون ثم ینزل الکوفة حتی یستقل من فیها من بنی هاشم وینخرج قوم من سواد الکوفة یقال لهم العصب لیس معهم سلاح الا قليل ولهم نفر من اهل البصرة لیدر کون اصحاب السفیانی لیستقلون ما فی ایدیهم من سبی الکوفة وتبعث الرايات السود بالبيعة الی المهدي

۸۹۳ھ ہم سے بیان کیا حکم بن نافع نے، انہوں نے روایت کیا جراح سے، انہوں نے روایت کیا اُڑطا سے کہ انہوں نے فرمایا سُفْیانی کوفہ میں داخل ہوگا پھر تین دن تک وہاں گھومے پھرے گا اور اہل کوفہ میں سے ساٹھ 60 ہزار افراد کو قتل کرے گا پھر وہاں اٹھارہ (18) راتیں قیام کرے گا، اہل کوفہ کے اموال تقسیم کرے گا۔ خُزک اور رُومیوں کے ساتھ قرقسیا مقام یا کشادہ میدان میں جنگ لڑنے کے بعد وہ مکہ میں داخل ہوگا، پھر ان میں پھوٹ پڑ جائے گی۔ تو ان میں سے ایک جماعت خُراسان کی طرف لوٹے گا، اور سُفْیانی کے شہسواروں کو قتل کرے گا، اور قلعوں کو گرا دے گا، یہاں تک کہ کوفہ میں داخل ہوگا، اور اہل خُراسان کو طلب کرے گا اور خُراسان میں ایک قوم ظاہر ہوگی جو (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کی طرف دعوت دے گی، پھر سُفْیانی مدینے کی طرف لشکر بھیجے گا تو وہ آلِ حضرت محمد ﷺ میں سے ایک قوم کو پکڑے گا اور ان کو کوفہ لے کر آئے گا پھر (حضرت) مہدی (علیہ السلام) اور منصور کوفہ سے بھاگتے ہوئے نکلیں گے، اور سُفْیانی ان کو پکڑنے کے لئے لشکر بھیجے گا، پھر جب (حضرت) مہدی (علیہ السلام) اور منصور پہنچیں گے تو سُفْیانی کا لشکر مقام ”بیداء“ میں اترے گا، پھر وہ سب زمین میں دھنس جائیں گے، پھر (حضرت) مہدی (علیہ السلام) نکلیں گے یہاں تک کہ مدینہ پر ان کا گور ہوگا تو بنو ہاشم اس سے نجات طلب کریں گے، تو وہ ان کو نجات دے گا اور کالے جھنڈے سامنے آئیں گے، یہاں تک کہ چشمے پر اتریں گے، پھر کوفہ میں موجود سُفْیانی کے جس ساتھی کو اس کی اطلاع پہنچے گی وہ بھاگے گا، پھر وہ کوفہ میں آئیں گے تو بنی ہاشم میں سے جو وہاں ہوگا، وہ نجات طلب کرے گا، اور کوفہ کے ارد گرد کی آبادی سے ایک قوم نکلی گی جن کو ”عصب“ کہا جاتا ہے، ان کے پاس ہتھیار کم ہوں گے ان میں اہل بصرہ کی ایک جماعت ہوگی، جو سُفْیانی کے ساتھیوں کو دیکھیں گے۔ وہ ان کے قبضے سے کوفہ کے قیدیوں کو چھوڑالیں گے پھر مہدی کی بیعت کے لئے کالے جھنڈوں والے بھیجے جائیں گے۔



## الرايات السود للمهدي بعد رايات بني العباس وما يكون بينهم وبين أصحاب السفیانی والعباسی

مہدی کے کالے جھنڈے اور اصحابِ سفیانی و عباسی کے درمیان اُن کی لڑائی

۸۹۴. حدثنا الوليد بن مسلم عن أبي عبد الله عن عبد الكريم أبي أمية عن محمد بن

الحنفية قال تخرج راية سوداء لبني العباس ثم تخرج من خراسان أخرى سوداء فلاتسهم

سود وثيابهم بيض على مقدمتهم رجل يقال له شعيب بن صالح أو صالح بن شعيب من

من تميم يهزمون أصحاب السفیانی حتى ينزل بيت المقدس يوطأ للمهدي سلطانه ويمد

اليه ثلثمائة من الشام يكون بين خروجه وبين ان يسلم الامر للمهدي اثنان وسبعون شهرا

۸۹۴﴾ ہم نے بیان کیا ولید بن مسلم نے، انہوں نے روایت کیا ابو عبد اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے عبد الکرم

ابی امیہ سے کہ محمد بن حنفیہ نے فرمایا کہ بنی العباس کا کالا جھنڈا نکلے گا پھر خراسان سے دوسرا کالا جھنڈا (یا جماعت) نکلے گا۔ جن کی

ٹوپیاں کالی اور کپڑے سفید ہوں گے، انکے آگے جسے پر ایک آدمی مقرر ہوگا جس کو شعیب بن صالح بن شعیب کہا جاتا ہے، وہ بنو تميم

سے ہوگا، پھر سفیانی کے ساتھی بھاگ کر بیت المقدس میں چلے جائیں گے، مہدی کے لئے اس کی بادشاہت آسان اور موافق ہوگی

اور ان کی مدد (و فریادری) کریں گے شام کے تین سو (300) آدمی، ان کے خروج اور حکومت مہدی کے حوالے ہونے کے درمیان

بہتر 72 مہینے ہوں گے۔

○ ○ ○

۸۹۵. حدثنا محمد بن فضیل وعبد الله بن ادریس وجریہ عن یزید بن ابی زیاد عن

ابراہیم عن علقمة عن عبد الله رضى الله عنه قال بينما نحن عند رسول الله ﷺ اذ جاء فتية من

بني هاشم فتعبر لونه فقلنا يا رسول الله ما نزل لری فی وجهک شیئا نکرهہ فقال انا اهل بیت

اختار الله لنا الآخرة على الدنيا وان اهل بيتي هؤلاء سيقتلون بعدي بلاء وتطريدا وتشريدا حتى

يأتني قوم من هاهنا من نحو المشرق اصحاب رايات سود يسألون الحق فلا يعطونه مرتين أو ثلاثا

فيقاتلون فينصرون فيعطون ما سألوا فلا يقبلوها حتى يدفعوها الى رجل من اهل بيتي فيملؤها

عدلا كما ملؤها ظلما فمن ادرك ذلك منكم فلها تهم ولو حبوا على الثلج فانه المهدي

۸۹۵﴾ ہم سے بیان کیا محمد بن فضیل، عبد اللہ بن ادریس اور جریر نے یزید بن ابی زیاد سے، انہوں نے ابراہیم سے،

انہوں نے علقمہ سے، انہوں نے عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ اس دوران کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے

آچانک بنی ہاشم کا ایک نوجوان آیا تو آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ متغیر ہو گیا ہم نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا (حکم)

نازل ہوا ہے؟ کہ ہم آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر ناگواری دیکھ رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہم اہل بیت کے لئے



اللہ تعالیٰ نے آخرت کو دنیا پر ترجیح دی ہے اور بقیہ میرے یہ اہل بیت میرے بعد منقرض یا اہل میں ڈال کر اور دھکار کر اور جلا وطن کر کے قتل کر دیئے جائیں گے، پھر مشرق کی جانب سے کالے جھنڈوں والے حق مانگیں گے تو انہیں ان کا حق نہیں دیا جائے گا، ایسا دو یا تین 3 مرتبہ ہوگا، پھر وہ لڑیں گے، اور واپس لوٹیں گے تو انہیں دیا جائے گا، وہ جو انہوں نے مانگا مگر اس وقت وہ اسے قبول نہیں کریں گے یہاں تک کہ وہ میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی کو دیکھیں گے، پھر وہ لوگ اس (زمین) کو بدل سے بھریں گے جیسے کہ انہوں نے اسے ظلم سے بھریا تھا، پھر تم میں سے جو بھی اس کو پائے تو وہ ان کے پاس آ جائے اگرچہ نہف پر سرین کے تل ہی چل کر آنا پڑے کیونکہ وہی (حضرت) مہدی (علیہ السلام) ہوں گے۔

○ ○ ○

۸۹۶. حدثنا أبو نصر الخفاف عن خالد بن أبي قلابه عن ثوبان قال إذا رأيت الرايات

السود خرجت من قبل خراسان فالتوها ولو حووا على اللج فان فيها خليفة الله المهدي

۸۹۶ ﴿ ہم سے بیان کیا ہے ابو نصر الخفاف نے، انہوں نے خالد سے، انہوں نے ابو قلابہ سے، انہوں نے روایت

کی حضرت ثوبان رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ انہوں نے فرمایا جب تم خراسان سے کالے جھنڈے نکلتے دیکھو تو ان کے پاس چلے آؤ اگرچہ نہف پر سرین کے تل ہی چلنا پڑے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کے خلیفہ (حضرت) مہدی (علیہ السلام) ہوں گے۔

○ ○ ○

۸۹۷. حدثنا عبد الله بن اسماعيل البصري عن أبيه عن الحسن قال يخرج بالري رجل

ربعة أسمر مولى لبني تميم كوسج يقال له شبيب بن صالح في أربعة آلاف نياهم بعض

وراياتهم سود يكون على مقدمه المهدي لا يلقاه أحد الا لله

۸۹۷ ﴿ ہم سے بیان کیا ہے عبد اللہ بن اسماعیل البصری نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے روایت کیا حسن

سے کہ انہوں نے فرمایا کہ "ری" نامی شہر سے ایک آدمی نکلے گا۔ وہ درمیانہ لٹا اور گندم کو رنگ والا بنو جیم کا آزاد کردہ غلام ہوگا وہ تیز رفتار اونٹ کی طرح (ہوگا) جسے شعیب بن صالح کہا جائے گا وہ چار ہزار (4000) لشکر کے ساتھ نکلے گا۔ ان کے کپڑے سفید اور جھنڈے کالے ہوں گے، ان کے اگلے حصے پر حضرت مہدی علیہ السلام ہوں گے۔ ان سے جو بھی ملے گا۔ وہ اس کے ساتھ ہو جائے گا۔

○ ○ ○

۸۹۸. حدثنا رشيد بن ابن لهيعة قال أخبرني عبد الرحمن بن سالم عن أبيه عن أبي

رومان وأبي ثابت عن علي رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج

رجل من أهل بيتي في سبع رايات يعني بمكة

۸۹۸ ﴿ ہم سے بیان کیا ہے رشید بن نے، انہوں نے ابن لہیعہ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا انہوں نے کہ مجھے

عبدالرحمن بن سالم نے خبر دی، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابو رومان اور ابو ثابت سے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی (9) جھنڈوں کے ساتھ مکہ میں سے نکلے گا۔

○ ○ ○



۸۹۹. حدثنا رشیدین عن ابن لہیعہ قال أخبرني أبو زرعة عن ابن زريق عن عمار بن

ياسر قال المهدى على لواءه شعيب بن صالح

۸۹۹ھ سے بیان کیا ہے رشیدین نے، انہوں نے ابن لہیعہ سے روایت کیا ہے فرمایا کہ مجھے خبر دی ابو زرعة نے، انہوں نے ابن زریعہ سے انہوں نے عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کے جھنڈا شعیب بن صالح کے ہاتھ میں ہوگا۔

○ ○ ○

۹۰۰. قال ابن لہیعہ عن ربیعہ بن سیف عن تبع قال تخرج الرايات السود من خراسان

معہ قوم ضعفاء یجمعون یدہم اللہ بنصرہ ثم یخرج اهل المغرب علی الر ذلک

۹۰۰ھ ابن لہیعہ نے فرمایا ربیعہ بن سیف سے روایت کرتے ہوئے، انہوں نے روایت کیا حضرت تبع رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ خراسان سے کالے جھنڈے نکلیں گے۔ ان کے ساتھ ایک کمزور قوم ہوگی وہ جمع ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنی نصرت کے ذریعے ان کی مدد کریں گے۔ پھر اہل مغرب ان کے نقش قدم پر چلیں گے۔

○ ○ ○

۹۰۱. حدثنا سعید أبو عثمان عن جابر عن أبي جعفر قال یخرج شاب من بنی ہاشم

یكفہ الیمنی خال من خراسان ہرايات سود بین یدہ شعيب بن صالح یقاتل اصحاب

السفلیانی لہزمہم

۹۰۱ھ ہم سے بیان کیا ہے سعید ابو عثمان نے، انہوں نے جابر سے، انہوں نے ابو جعفر سے کہ انہوں نے فرمایا کہ بنی ہاشم کا ایک نوجوان خراسان سے نکلے گا۔ جس کے دائیں ہاتھ پر تل کا نشان ہوگا وہ کالے جھنڈوں کے ساتھ نکلیں گے۔ ان اس کے اگلے حصے پر شعیب بن صالح ہوگا، وہ سفلیانی کے ساتھیوں کے خلاف لڑے گا انہیں شکست دے گا۔

○ ○ ○

۹۰۲. حدثنا الولید ورشیدین عن ابن لہیعہ عن کعب بن علقمہ عن سلمان الکلبی قال

یخرج علی لواء المہدی غلام حدیث السن خلیف اللہ صفر ولم یذكر الولید اصغر

لو قاتل الجبال لہزها وقال الولید لہدھا حتی یزل اہلباء

۹۰۲ھ ہم سے بیان کیا ہے ولید اور رشیدین نے، انہوں نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے حضرت کعب بن علقمہ سے، انہوں نے سلمان کلبی رحمہ اللہ تعالیٰ سے، کہ انہوں نے فرمایا کہ مہدی کے جھنڈے کے ساتھ ایک نوجوز (کم عمر) غلام ہلکی ڈاڑھی والا زرد رنگ (والا) نکلے گا۔ حضرت ولید رحمہ اللہ تعالیٰ نے زرد رنگ کا ذکر نہیں کیا، اگر وہ پہاڑ سے بھی لڑے گا تو اس میں بھی راستہ بنا لے گا۔ حضرت ولید رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اس میں شکاف ڈال دے گا، یہاں تک کہ اہلباء میں ٹھہرے گا۔

○ ○ ○

۹۰۳. حدثنا رشیدین عن ابن لہیعہ عن أبي قہیل عن شہی عن تبع قال اذا

ملک رجل الشام وآخر مصر فاقتل الشامي والمصري ومسی اهل الشام قبال من مصر



واقبل رجل من المشرق بربایات سود صفار قبل صاحب الشام فهو الذي يؤدي الطاعة الى المهدي قال ابو قبيل يكون بالفرقية امير اثنا عشر سنة ثم تكون بعده فتنة ثم يملك رجل أسمر يملؤها عدلا ثم يسير الى المهدي فيؤدي اليه الطاعة ويقاتل عنه

۹۰۳ھ سے روایت کیا ہے رشیدین نے، انہوں نے ابو قبیل سے، انہوں نے شفی سے، انہوں نے تمیم سے، انہوں نے حضرت کعب رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا جب ایک آدمی مصر کا مالک بن جائے گا اور دوسرا شام کا تو شامی اور مصری آپس میں لڑیں گے، اور اہل شام اہل مصر کے کچھ قبائل کو قید کر لیں گے اور مشرق کی جانب سے ایک آدمی چھوٹے کالے جھنڈے لے کر شام والوں کی طرف متوجہ ہوگا یہ وہی آدمی ہوگا جو (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کی اطاعت کرے گا، ابو قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ افریقہ میں ایک امیر بارہ (12) سال تک رہے گا۔ پھر اس کے بعد فتنہ ہوگا۔ پھر مالک وہ شخص بادشاہ بنے گا جو گندی رنگ کا ہوگا اور زمین کو عدل سے بھر دے گا، پھر وہ (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کی طرف جائے گا، اور امارت ان کے حوالے کر دے گا، اور ان کی طرف سے لڑے گا۔

○ ○ ○

۹۰۴. حدثنا عبد الله بن مروان عن العلاء بن عتبة عن الحسن أن رسول الله صلى الله

عليه وسلم ذكر بلاء يلقاه أهل بيته حتى يبعث الله راية من المشرق سوداء من نصرها نصره

الله ومن خذلها خذله الله حتى يأتوا رجلا اسمه كاسمي فيوليه أمرهم فيلذه الله وينصره

۹۰۴ھ سے بیان کیا ہے عبد اللہ بن مروان نے، انہوں نے علاء بن عتبہ سے، انہوں نے حسن سے روایت کیا ہے کہ یقیناً رسول اللہ ﷺ نے اس مصیبت کا ذکر کیا جو ان کے اہل بیت کو پہنچے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مشرق کی جانب سے کالا جھنڈا بھیج کر ان کی مدد کرے گا، جس نے ان کی مدد چھوڑ دی اللہ تعالیٰ بھی ان کی مدد چھوڑ دے گا۔ یہاں تک کہ لوگ ایسے آدمی کے پاس آئیں گے جو میرا ہم نام ہوگا۔ وہ اپنا معاملہ ان کے حوالے کر دیں گے، اور اللہ تعالیٰ ان کی تائید و مدد فرمائے گا۔

○ ○ ○

۹۰۵. حدثنا الوليد عن روح بن أبي العززار قال حدثني عبد الرحمن بن آدم الأودي

قال سمعت عبد الرحمن بن الغاز بن ربيعة الجرشى يقول سمعت عمرو بن مرة الجملي

صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لتخرجن من خراسان راية سوداء حتى

تربط خيولها بهذا الزيتون الذي بين بيت لهما وحرستا قلنا ما لرى ما بين هاتين زيتونة

قال سينصب بينهما زيتون حتى ينزلها أهل تلك الربة لتربط خيولها بها قال عبد الله بن

آدم وحدثت بهذا الحديث عبد الرحمن بن سليمان فقال إنما تربط بها أهل الربة

السوداء الثانية التي تخرج على الربة الأولى فإذا نزلوها خرج عليهم خارجي من أهل

هذه فلا يجد من أهل الربة الأولى الا مختضا ليهزمهم



۹۰۵۔ ہم سے بیان کیا ہے ولید نے، انہوں نے روح بن ابی اسیر از سے، انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا ہے عبدالرحمن بن آدم اودی نے، انہوں نے فرمایا کہ میں نے عبدالرحمن بن عاز بن ریحہ الجرجی سے سنا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے عمرو بن مرة الجملی سے جو رسول اللہ ﷺ کے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ ضرور ثراسان سے کالا جھنڈا نکلے گا یہاں تک کہ اس کے گھوڑے زیتون کے اُن درختوں کے ساتھ باندھ دیئے جائیں گے، جو بیت ”لمہا“ اور ”خرسنا“ کے درمیان ہیں۔ پھر پس ہم نے کہا کہ ہم تو ان دونوں (مقامات) کے درمیان زیتون کا درخت نہیں دیکھتے؟ انہوں نے فرمایا کہ عنقریب ان دونوں (مقامات) کے درمیان زیتون کے درخت لگا دیئے جائیں گے یہاں تک کہ وہ جھنڈے والے وہاں ٹھہریں گے، اور اپنے گھوڑے ان درختوں سے باندھیں گے، عبد اللہ بن آدم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث عبدالرحمن بن سلمان سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ ان درختوں کے ساتھ باندھیں گے، وہ کالے جھنڈوں والے جو پہلے جھنڈوں والوں کے خلاف نکلیں گے۔ جب یہ لوگ وہاں ٹھہریں گے تو ان جھنڈے والوں میں سے ایک خارجی نکلے گا، تو وہ پہلے جھنڈے والوں سے کسی کو نہیں پائے گا مگر چپے ہوئے، اور انہیں شکست دیدے گا۔

○ ○ ○

۹۰۶۔ حدثنا محمد بن عبد اللہ ابو شیبہ التھیری عن عبد الرحمن بن زیاد بن اعم عن مسلم بن یسار عن سعید بن المسیب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج من المشرق رايات سود لبني العباس ثم یمكنون ما شاء اللہ ثم یتخرج رايات سود صفار یتقاتل رجلا من ولد ابي سفيان واصحابه من قبل المشرق یؤدون الطاعة للمهدي

۹۰۶۔ ہم سے بیان کیا ہے محمد بن عبد اللہ ابو عبد اللہ التھیری نے، انہوں نے عبدالرحمن بن زیاد بن اعم سے، انہوں نے مسلم بن یسار سے، انہوں نے سعید بن المسیب سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ بنو العباس کے کالے جھنڈے مشرق کی جانب سے نکلیں گے پھر ممتنا اللہ تعالیٰ چاہے گا ٹھہریں گے، پھر چھوٹے کالے جھنڈے مشرق کی جانب سے نکلیں گے مشرق کی جانب سے وہ لڑیں گے ایک آدمی کے خلاف جو ابوسفیان کی اولاد میں سے ہوگا، اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ جو بعد میں (حضرت) مهدی (علیہ السلام) کے تابع ہو جائیں گے۔

○ ○ ○

۹۰۷۔ حدثنا الولید و رشید بن عن ابی قہیل عن ابی رومان عن علی قال یتخرج رايات سود یتقاتل السفیانی لبهم شاب من بنی ہاشم فی کتفه البسری خال و علی مقدمته رجل من بنی تمیم یدعا شعیب بن صالح لبہزم اصحابه

۹۰۷۔ ہم سے بیان کیا ہے ولید اور رشید بن نے، انہوں نے ابوقہیل سے، انہوں نے ابورومان سے، انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ کالے جھنڈے نکلیں گے جو سفیانی کے ساتھ لڑیں گے، ان میں بن ہاشم کا ایک نوجوان ہوگا جس کے ہاتھیں کندھے پر تیل کا نشان ہوگا اور اس (لشکر) کے اوّل حصے پر بنو تمیم کا ایک آدمی ہوگا جسے



شعیب بن صالح (کہہ کر پکارا جائے گا) اس (سُلمانی) کے ساتھ نکلت کھا کر بھاگ جائیں گے (یہ ان کو نکلت دیے کر بھاگادے گا)۔

○ ○ ○

۹۰۸. حدثنا الوليد ورشيد بن عن ابن لهيعة قال حدثني ابو زرعة عن ابن زرار عن

عمار بن ياسر قال اذا بلغ السفلي الكوفة وقتل اعوان آل محمد عرج المهدي علي

لواله شعیب بن صالح

۹۰۸ ﴿ ہم سے بیان کیا ہے ولید اور رشیدین نے، انہوں نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کیا ہے ابو زرعة نے انہوں نے ابی زرار سے، انہوں نے عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، کہ انہوں نے فرمایا کہ جب سُلمانی کوفہ پہنچے گا اور آل حضرت محمد (ﷺ) کے ساتھی قتل کر دیے جائیں گے تو (حضرت) مہدی (علیہ السلام) نکلیں گے، ان کے جھنڈے پر شعیب بن صالح مقرر ہوں گے۔

○ ○ ○

۹۰۹. حدثنا سعيد ابو عثمان عن جابر عن ابي جعفر قال تنزل الرايات السود التي

تخرج من خراسان الكوفة فاذا ظهر المهدي بمكة بعث اليه بالبيعة

۹۰۹ ﴿ ہم سے بیان کیا ہے سعید ابو عثمان نے، انہوں نے جابر سے، انہوں نے ابو جعفر سے کہ انہوں نے فرمایا کہ وہ کالے جھنڈے جو خراسان سے نکلیں گے کوفہ میں ٹھہریں گے پھر جب (حضرت) مہدی (علیہ السلام) مکہ میں ظاہر ہوں گے تو اس کی طرف بیعت کے لئے اطلاع بھیجے گا۔

○ ○ ○

۹۱۰. حدثنا عبد الله بن مروان عن ارطاة عن تبع عن كعب قال اذا رايت رجا بني

العباس وربط اصحاب الرايات السود بحولهم بزيتون الشام ويهلك الله لهم الاصب

ويقتله وعامة اهل بيته على ايديهم حتى لا يبقى اموي منهم الا هارب او مختفي ويسقط

السفطان بنوا جعفر وبنوا العباس ويجلس ابن آكلة الاكباد على منبر دمشق ويخرج

البربر الى سره الشام فهو علامة خروج المهدي

۹۱۰ ﴿ ہم سے بیان کیا ہے عبد اللہ بن مروان نے، انہوں نے ارطاة سے، انہوں نے تبع سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا جب تو دیکھ لے بنو عباس کے سردار کو اور کالے جھنڈوں والے اپنے گھوڑے شام کے زیتون (کے درختوں) سے ہانڈھیں اور اللہ تعالیٰ ان کے لئے شرخ دشمن کو ہلاک کر دے اور اس کے سارے گھرانے کو، یہاں تک کہ کوئی اموی نہیں بچے گا سوائے اس کے جو بھاگے گا یا چھپے گا۔ اور دو قبیلے رہ جائیں گے، بنو جعفر اور بنو العباس، اور کلبوں کے کھانے والی کا بیٹا بصرہ دمشق پر بیٹھ جائے گا، اور نہ شام کے بالائی حصے تک پہنچ جائیں گے تو یہ (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کے ظہور کی علامت ہے۔

○ ○ ○



۹۱۱. حدثنا ضمرة عن ابن شاذب قال كنت عند الحسن فذكرنا حمص فقال هم  
أسعد الناس بالمسودة الأولى وأدلى الناس بالمسودة الثانية قال فقلنا وما المسودة بها  
سعيد قال أبو الطهري يخرج من قبل المشرق في ثمانين ألفا محشوة فلنؤمهم إيماناً محشو  
الرمالة من الحب يوار المسودة الأولى على أيديهم

۹۱۱. ہم سے بیان کیا ہے ضمرہ نے، انہوں نے ابن شاذب سے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں حسن کے پاس تھا پس  
ہم نے حمص کا ذکر کیا، انہوں نے فرمایا کہ وہ تمام لوگوں سے زیادہ نیک بخت ہوں گے، پہلے سردار کے ساتھ ہوں گے، اور وہ تمام  
لوگوں سے زیادہ بد بخت ہوں گے جو دوسرے سردار (جماعت) کے ساتھ ہوں گے فرماتے ہیں کہ ہم نے پوچھا کہ (جماعت) اے  
ابو سعید مسودہ ثانیہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ابو مہدی، جو مشرق کی طرف سے لکھے گا۔ آتی 80 ہزار لوگوں کے ساتھ، ان کے دل  
ایمان سے ایسے بھرے ہوں گے جیسے آثارِ دالوں سے بھرا ہوتا ہے، پہلے سردار (جماعت) کی ہلاکت ان کے ہاتھوں ہوگی۔

○ ○ ○

أول انتفاض أمر السفیانی وخروج الهاشمی من خراسان  
برایات سود وعلی أصحاب وما یكون بینهم من الوقائع حتی  
تبلغ خیل السفیانی المشرق

سُفِیانی کے معاملے کا پہلا اختتام اور ہاشمی کا خراسان سے کالے جھنڈوں  
کے ساتھ اس کے ساتھیوں کے خلاف لکنا اور ان کے مابین  
جو لڑائیاں ہوں گی یہاں تک کہ سُفِیانی کے شہسوار مشرق پہنچ جائیں

۹۱۲. حدثنا الولید بن مسلم ورشد بن سعد عن ابن لہیعہ عن ابی قیل عن ابی  
رومان عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال اذا خرجت خیل السفیانی الی الکوفة  
بعث فی طلب اهل خراسان ويخرج اهل خراسان فی طلب المهدي فيلحقو هو والهاشمي  
برایات سود علی مقدمه شعب بن صالح فيلحقو هو وأصحاب السفیانی بیاب اعطفر  
فتكون بینهم ملحمة عظيمة فتظهر الرايات السود وتهرب خیل السفیانی فعند ذلک  
يعمى الناس المهدي ويطلبونه



۹۱۲ ہم سے بیان کیا ہے ولید بن مسلم اور رشید بن سعد نے، انہوں نے ابن ابی لہیعہ سے، انہوں نے ابوقبیل سے، انہوں نے ابورومان سے، انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جب سفیانی کے شہسوار کوفہ کی طرف نکلیں گے تو وہ اہل خراسان کی تلاش کے لئے لشکر بھیجے گا اور اہل خراسان نکلیں گے (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کی تلاش میں، پھر وہ اور ہاشمی کالے جھنڈوں کے ساتھ ہوں گے جس کے اگلے حصے پر حسیب بن صالح علم بردار ہوں گے۔ پھر ان کی اور سفیانی کے ساتھیوں کا باب اصطر پر، آنا سامنا ہوگا ان کے درمیان بڑی لڑائی ہوگی، پھر کالے جھنڈے ظاہر ہوں گے، اور سفیانی کے شہسوار بھاگیں گے، پھر اس وقت لوگ (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کی تمنا کریں گے اور انہیں ڈھونڈیں گے۔

○ ○ ○

۹۱۳ . حدثنا سعيد أبو عثمان عن جابر عن أبي جعفر قال بيث السفیانی جنوده فی الآفاق بعد دخوله الكوفة وبغداد فبلغه فرعه من وراء النهر من أهل خراسان فقبل أهل المشرق عليهم قتلا ويذهب بجيشهم فاذا بلغه ذلك بعث جيشا عظيما إلى اصطخر عليهم رجل من بني أمية ليكون لهم وقعة بقومس ووقعة بدولات الري ووقعة بتخوم زربح فعند ذلك يأمر السفیانی بقتل أهل الكوفة وأهل المدينة عند ذلك تقبل الرايات السود من خراسان على جميع الناس شاب من بني هاشم بكفه اليمنى خال يسهل الله أمره وطريقه ثم تكون له وقعة بتخوم خراسان ويسير الهاشمي في طريق الري فيسرح رجل من بني تميم من الموال يقال له شعيب بن صالح إلى اصطخر إلى الأموي فيلتقي هو والمهدي والهاشمي ببغداد اصطخر فتكون بينهما ملحمة عظيمة حتى نطا الخيل الدماء إلى أرساغها ثم تأتيه جنود من سجستان عظيمة عليهم رجل من بني عدي فيظهر الله نصاره وجنوده ثم تكون وقعة بالمدائن بعد وقعتي الري وفي عاقر قروفا وقعة صليمة يخبر عنها كل ناج ثم يكون بعدها ذبح عظيم بها كل ووقعة في أرض من أرض نصيب ثم يخرج على الأخوص قوم من سوادهم وهم العصب عامتهم من الكوفة والبصرة حتى يستقلوا ما في يديه من سبي كوفان آخر الجزء الرابع من الأصل يتلوه في الخامس حدثنا الوليد ورشيد بن عن ابن لهيعة عن أبي قبيل والحمد لله وحده والصلاة والسلام الأكملان على سيدنا محمد وآله وصحبه أجمعين

وہو حسبي ونعم الوکیل

اخبرنا ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن احمد بن ربيعة اخبرنا ابو القاسم سليمان بن احمد



الطبرنی أخبرنا أبو زيد عبد الرحمن بن حاتم المرادي بمصر سنة ثمانين ومائتين حدثنا

نعیم بن حماد

۹۱۳ ھ ہم سے بیان کیا ہے سعید ابوعثمان نے، انہوں نے جابر سے، انہوں نے ابوجعفر سے، انہوں نے فرمایا کہ سفیانی کی فوج کوفہ میں داخل ہونے کے بعد پھیل جائے گی، تو ”ماوراء النہر“ اہل خراسان میں سے ایک سردار یا ایک جماعت ان کے پاس بغداد پہنچے گا، پھر اہل مشرق ان کو قتل کرنے کے لئے ان کی طرف بڑھیں گے، اور ان کے لشکر کو ہٹا دیں گے (یعنی ختم کر دیں گے) جب اسے اس کی اطلاع پہنچے گی تو وہ بڑا لشکر بھیج دے گا۔ اصطر کی طرف ان پر بنو امیہ کا ایک آدمی امیر مقرر ہوگا تو ان کی ایک لڑائی قومس اور ایک لڑائی ”ری“ کی گلیوں میں اور ایک لڑائی تخوم زرتع میں ہوگی۔ اس وقت سفیانی اہل کوفہ و مدینہ کے قتل کا حکم دے گا، اس وقت خراسان کی طرف سے کالے جھنڈے لٹکیں گے، تمام لوگوں پر بنی ہاشم کا ایک نوجوان (امیر) مقرر ہوگا، اس کی دائیں ہتھیلی پر تیل کا نشان ہوگا، اللہ تعالیٰ اس کے معاملے اور طریقے کو آسان کر دے گا، پھر تخوم خراسان میں اس کی لڑائی ہوگی۔ ہاشمی زہری کے راستے چلے گا۔ پھر بنو تمیم کے آزاد کردہ غلاموں میں سے ایک آدمی جسے شعیب بن صالح کہا جاتا ہے، اصطر کی اور اموی کی طرف جائے گا۔ پھر وہ اور (حضرت) مہدی (علیہ السلام) اور ہاشمی بیضاء اصطر (کے مقام) پر، ملیں گے پھر ان دونوں کے درمیان بڑی لڑائی ہوگی، یہاں تک کہ گھوڑے اپنے گٹوں تک خون کور دے دیں گے، پھر اس کے پاس جحشان سے ایک بڑا لشکر آئے گا، جس پر بنو عدی کا ایک آدمی امیر (مقرر) ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اپنے (دین کے) مددگاروں، اور اپنے لشکر کو غالب کر دے گا، پھر زہری کی لڑائی کے بعد مدائن میں لڑائی ہوگی، اور عاقر قوف (مقام) پر تباہ کن لڑائی ہوگی، کچھ لوگ زندہ بچ لٹکیں گے۔ پھر اس کے بعد مقام ”باکل“ پر اور نصیبین کی سر زمین میں سے ایک زمین (جسے) پر بڑی جنگ ہوگی پھر مقام اخوص پر مصب نامی ایک قوم، اپنے سرداروں سمیت چڑھائی کرے گی۔ ان کی اکثریت بصرہ اور کوفہ میں سے ہوگی، یہاں تک کہ کوفہ کے جو قیدی دوسروں کے قبضہ میں ہوں گے وہ انہیں چھڑالیں گے۔

## چوتھا حصہ

ہم سے بیان کیا ہے ولید اور رشیدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابی قبیل سے اور تمام تعریفات اس اللہ کے لئے ہیں جو ایک ہے اور کامل درود و سلام ہو ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ اور ان کی آل پر اور تمام حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر، وہی میرے لئے کافی اور بہترین کار ساز ہے۔

ہمیں خبر دی ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن احمد بن دیزہ نے کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی نے، کہ ہمیں خبر دی ہے ابو یزید عبد الرحمن بن حاتم مرادی نے، مصر میں سنہ ۲۸۰ھ کو ہم سے بیان کیا ہے نعیم بن حماد نے۔

○ ○ ○

۹۱۳ ھ حدثنا الولید و رشیدین عن ابن لہیعہ عن ابی قبیل عن ابی رومان عن علی رضی

اللہ عنہ قال يلتقي السفیانی والرايات السود فیہم شاب من بنی ہاشم فی کفہ البصری







ھے (پر) مقرر کرے گا اگر اس کے راستے میں سخت مضبوط پہاڑ بھی حائل ہوئے تو وہ ان میں بھی شکاف ڈال دے گا۔ وہ اور سُلمانی کے شہسوار آپس میں لڑیں گے۔ وہ انہیں شکست دے گا۔ ان کی ایک بڑی تعداد کو قتل کر دے گا اور انہیں ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف پٹہ کرتا رہے گا یہاں تک کہ انہیں عراق کی طرف دھکیل دے گا۔ پھر ان کے اور سُلمانی کے شہسواروں میں لڑائی ہوگی اور غلبہ سُلمانی کا ہوگا اور ہاشمی بھاگیں گے، اور شعیب بن صالح جمعیت کر لکھے گا، بیت المقدس کی طرف جب (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کو حضرت شعیب بن صالح کے شام کی طرف آنے کی اطلاع پہنچے گی تو ان کا کام آسان ہو جائے گا۔

○ ○ ○

۹۱۶۔ حدثنا الولید قال بلغنی أن هذا الهاشمی أخو المہدی لأبيه وقال بعضهم هو ابن عمہ۔  
ہم سے بیان کیا ہے حضرت ولید رحمہ اللہ تعالیٰ نے انہوں نے کہا کہ مجھے (روایت) پہنچی ہے کہ یقیناً یہ ہاشمی مہدی کا باپ شریک بھائی ہوگا (یعنی علانی) اور ان میں سے بعض نے کہا کہ وہ ان کا چچا زاد بھائی ہوگا۔

○ ○ ○

۹۱۷۔ قال الولید وقال بعضهم انه لا يموت ولكنه بعد الهزيمة يخرج الى مكة فاذا ظهر المہدی يخرج معه۔  
حضرت ولید رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ان میں سے بعض نے کہا کہ یقیناً وہ شکست کے بعد مرے گا۔ وہ مکہ کی طرف لکھے گا۔ پھر جب (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کا ظہور ہوگا تو یہ بھی ان کے ساتھ لکھے گا۔

○ ○ ○

۹۱۸۔ حدثنا عبد اللہ بن مروان عن أرطاة عن تبع قال بیعت السفیانی جنودہ الى مرو الروذ ليعوز ما وراءها۔  
ہم سے بیان کیا ہے عبد اللہ بن مروان نے، انہوں نے أرطاة سے، انہوں نے حضرت تمیم رحمہ اللہ تعالیٰ سے انہوں نے فرمایا کہ سُلمانی اپنا لشکر (مقام) مرو الروذ کی طرف بھیجے گا تاکہ اس پر قبضہ کر لے۔

○ ○ ○

۹۱۹۔ قال عبد اللہ بن مروان فأخبرني سعيد بن يزيد عن الزهري قال بیعت من الكوفة بعنا الى مرو وبعنا الى الحجاز۔  
عبد اللہ بن مروان نے کہا کہ مجھے خبر دی سعید بن یزید نے علامہ زہری رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ کوفہ سے ایک لشکر "مرو" اور ایک لشکر حجاز کی طرف بھیجا جائے گا۔

○ ○ ○

۹۲۰۔ حدثنا عبد اللہ بن مروان عن الہیثم بن عبد الرحمن عن حماد بن عمار عن علی بن طالب رضي الله عنه قال يخرج رجل قبل المہدی من اهل بيته بالمشرق يحمل السيف على عاتقه لعمالة اشهر يقتل ويقتل ويخرج الى بيت المقدس فلا يلفه حتى يموت۔



۹۲۰ ہم سے بیان کیا ہے عبداللہ بن مروان نے لٹم بن عبدالرحمن سے، اس شخص سے جس نے اس سے بیان کیا ہے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ ایک آدمی مہدی سے پہلے، اس کے اہل بیت میں سے مشرق میں نکلے گا۔ اس نے اپنے کندھے پر تلواریں اٹھائی ہوگی۔ وہ آٹھ (8) مہینے تک لوگوں کو قتل کرے گا اور منکھ کرے گا (یعنی ناک کان وغیرہ کاٹے گا) اور بیت المقدس کی طرف جائے گا مگر وہاں پہنچے سے پہلے مر جائے گا۔

○ ○ ○

۹۲۱. حدثنا معبد أبو عثمان عن جابر عن أبي جعفر قال تنزل الرايات السود التي تقبل من خراسان الكوفة فإذا ظهر المهدي بمكة بعث بالبيعة إلى المهدي بعثه الجيوش إلى المدينة وما يصنع فيها من القتل

۹۲۱ ہم سے بیان کیا ہے سعید ابوعثمان نے جابر سے، انہوں نے ابو جعفر سے، وہ فرماتے ہیں کہ خراسان سے آنے والے کالے جھنڈے کوفہ میں ٹھہریں گے۔ پھر جب مکہ میں (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کا ظہور ہوگا۔ تو وہ مہدی کی بیعت کے لیے روانہ ہوں گے۔

○ ○ ○

۹۲۲. حدثنا عبد القدوس عن ابن عباس قال حدثني بعض أهل العلم عن محمد بن جعفر عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال يكتب السفيري إلى الذي دخل الكوفة بنخيله بعدما يعركها عرك الأديم بأمره بالسير إلى الحجاز ليسير إلى المدينة ليضع السف في قریش فيقتل منهم ومن الأنصار أربعمائة رجل ويقر البطون ويقتل الولدان ويقتل أخوين من قریش رجل وأخته يقال لهما محمد وفاطمة ويصلهما على باب المسجد بالمدينة

۹۲۲ ہم سے بیان کیا ہے عبدالقدوس نے ابن عباس سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا ہے بعض اہل علم نے محمد بن جعفر سے، انہوں نے روایت کیا ہے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ سفیری اس شخص کو خط لکھے گا جو اپنی فوج لے کر کوفہ میں داخل ہوگا۔ اس سے پہلے کہ وہ کوفہ کو قتل چکا ہوگا۔ جیسے چمڑے کو مٹا جاتا ہے۔ وہ اسے حجاز کی طرف جانے کا حکم دے گا۔ پھر وہ مدینہ کی طرف جائے گا، پھر قریش و انصار میں سے چار سو (400) آدمیوں کو قتل کرے گا، چٹوں کو پھاڑے گا، اور بچوں کو قتل کرے گا اور دو بہن بھائی کو قتل کرے گا جن کو محمد اور فاطمہ کہا جاتا ہے، اور ان دونوں کو مدینہ کی مسجد کے دروازے پر پھانسی دے گا۔

○ ○ ○

۹۲۳. حدثنا الوليد ورشد بن عن ابن لهيعة عن أبي رومان عن علي قال بعث جيش إلى المدينة ليأخذون من قتلوا عليه من آل محمد صلى الله عليه وسلم ويقتل من بني هاشم رجال ونساء فعند ذلك يهرب المهدي والمبعض من المدينة إلى مكة فيبعث لي



طلبہما وقد لحقا بحرم اللہ وامنه

۹۲۳ ھم سے بیان کیا ہے ولید اور رشیدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابوقبیل سے، انہوں نے ابورومان سے، کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک لشکر مدینہ کی طرف بھیجا جائے گا تو وہ پکڑ لیں گے آل حضرت محمد ﷺ میں سے جن پر ان کو قدرت حاصل ہو، اور بنو ہاشم میں سے (بہت سے) مرد اور عورتیں قتل کر دی جائیں گی۔ اس وقت (حضرت) مہدی (علیہ السلام) اور روشن چہرے والے (معزز) مدینہ سے مکہ کی طرف بھاگیں گے۔ ان کے تعاقب میں لشکر بھیجا جائے گا حالانکہ وہ اللہ کی حرم میں پہنچ کر امن حاصل کر چکے ہوں گے۔

○ ○ ○

۹۲۴ . حدثنا الولید عن لیث بن عیاش بن عباس عن حدثہ عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال یهرب ناس من المدینۃ الی مکۃ حین یبلغہم جیش السفیانی منہم ثلاثۃ نفر من قریش منظور الیہم

۹۲۴ ھم سے بیان کیا ہے ولید نے لیث بن سعد سے، انہوں نے عیاش بن عباس سے، انہوں نے ایک شخص سے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سفیانی کا لشکر آنے پر لوگ مدینہ سے مکہ کی طرف بھاگیں گے۔ ان میں تین (3) آدمی قریش میں سے ہوں گے جن کی طرف لوگ متوجہ ہوں گے۔

○ ○ ○

۹۲۵ . حدثنا عبد اللہ بن مروان عن أرطاة عن بیع عن کعب قال تستباح وتقتل النفس الزکیۃ

۹۲۵ ھم سے بیان کیا ہے عبد اللہ بن مروان نے أرطاة سے نے انہوں نے بیع سے، کہ حضرت عب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس وقت مدینہ (کی حرمت) کو مباح سمجھا جائے گا اور پاکیزہ (بے گناہ) لوگوں کو قتل کیا جائے گا۔

○ ○ ○

۹۲۶ . حدثنا ابن وہب عن ابن لہیعۃ حدثہم عن خالد بن ابی عمران عن حنش بن

عبد اللہ بسمع ابن عباس رضی اللہ عنہ یقول سیکون خلیفۃ من بنی ہاشم بالمدینۃ فیخرج ناس منہم الی مکۃ فاذا قدموها ارسل الیہم صاحب مکۃ ما جاء بکم عندنا نظنوا ان تجدوا الفرج لیر اجمہ رجل من بنی ہاشم لیغلظ علیہ فیغضب صاحب مکۃ فیامر بہ فیقتل فاذا کان من الغد جاء رجل منہم قد اشمط بشوبہ علی سیفہ لیرقول من حملک علی قتل صاحبنا لیرقول أغضبی لیرقول اشہدوا یا معشر المسلمین انه انما قتله لانه اغضبه فیرخرط سیفہ فیضربہ بہ ثم ینحازون نحو الطائف لیرقول اهل مکۃ واللہ لن ترکنا هؤلاء حتی یبلغ خبرہم الخلیفۃ لیرکنا قال فیسیرون الیہم فیناشدہم الهاشمیون اللہ اللہ فی دمانا ودمائکم قد علمتم انه قتل صاحبنا ظلما فلا یرجعون عنہم حتی یقاتلونہم لیرہزموہم ویستولون علی مکۃ ویبلغ صاحب المدینۃ أمرہم لیرقولون واللہ لن ترکناہم



لنلقين من الخليفة بلاء فيبعث اليهم صاحب المدينة جيشا فيهزمونهم فاذا بعث الخليفة

اليهم بعث اليهم الدين يباد بهم

۹۲۶ ھم سے بیان کیا ہے ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے بیان کیا ہے خالد بن ابوعمران سے، انہوں نے حنشل بن عبداللہ سے، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ مدینہ میں بنو ہاشم کا ایک خلیفہ ہوگا۔ پھر ان میں سے کچھ لوگ مکہ کی طرف نکلیں گے، جب وہ مکہ پہنچیں گے تو مکہ کا والی ان کی طرف اطلاع بھیجے گا کہ تم کیوں ہماری طرف آرہے ہو؟ تمہارا یہ خیال ہے کہ تم ہمارے پاس فراخی پاؤ گے؟ پھر بنو ہاشم کا ایک آدمی اس کو جواب دے گا، اور سخت جواب دے گا۔ جس سے مکہ کا والی ناراض ہو جائے گا۔ وہ اس کے قتل کا حکم دے گا تو اسے قتل کر دیا جائے گا۔ اگلے روز ان میں سے ایک آدمی اس (صاحب مکہ) کے پاس آئے گا، اپنا کپڑا تلواریں پر لپیٹا ہوگا، پس (وہ کہے گا کہ) (صاحب مکہ سے) کس چیز نے تم کو ہمارے ساتھی کے قتل پر آمادہ کیا؟ وہ کہے گا کہ اس نے مجھے غصہ دلایا تھا، پھر وہ کہے گا کہ اے مسلمانو! گواہ رہو کہ اس نے اس آدمی کو اس لئے قتل کیا تھا کہ اس نے اسے غصہ دلایا تھا، پس اپنی تلوار سونٹے گا اور اُسے تلوار سے مارے گا، پھر وہ طائف کی طرف نکلیں گے، اہل مکہ کہیں گے کہ اگر ہم نے ان کو چھوڑ دیا اللہ کی قسم! جب یہ اطلاع خلیفہ کو ہوگی تو وہ ہمیں ہلاک کر دے گا، فرمایا وہ ان کی طرف چلیں گے تو ہاشمی لوگ انہیں قسم کھا کر کہیں کہ ہمارے اور اپنے خون کے بارے میں اللہ سے ڈرو! تمہیں معلوم ہے کہ اس نے ہمارے ساتھی کو ناحق قتل کیا، پھر وہ واپس آ کر ان کے ساتھ لڑیں گے، انہیں شکست دیں گے، مکہ پر زبردستی غلبہ حاصل کر لیں گے، ان کے معاملے (حالات) کی اطلاع جب مدینہ کے والی کو ہوگی، وہ کہیں گے کہ اگر ہم نے ان کو اسی حالت پر چھوڑ دیا تو خلیفہ کی طرف سے ہم کو بڑی آزمائش کا سامنا ہوگا۔ پھر صاحب مدینہ (یعنی والی مدینہ) ان کی طرف ایک لشکر بھیجے گا۔ پھر وہ انہیں شکست دیدیں گے، جب خلیفہ ان کی طرف لشکر بھیجے گا تو یہی لوگ ان کے مقابلے کے لئے آئیں گے۔

○ ○ ○

۹۲۷. حدثنا رشيد بن عمار عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن معبد بن الأسود عن يوسف بن ذي قريات قال يكون خليفة بالشام يفرزو المدينة فاذا بلغ أهل المدينة خروج الجيش اليهم خرج سبعة نفر منهم الى مكة فاستخفوا بها فكتب صاحب المدينة الى صاحب مكة اذا قدم عليك فلان وفلان يسميه بأسمائهم فاقبلهم فبعظم الى صاحب مكة ثم يمتروا من بينهم فباتوا ليلًا ويستجبرون به فيقول اخرجوا آمنين فيخرجون ثم يبعث الى رجلين منهم فيقتل أحدهما والآخر ينظر ثم يرجع الى أصحابه فيخرجون حتى ينزلوا جبالا من جبال الطائف فيقيمون فيه ويبعثون الى الناس فيساب اليهم ناس فاذا كان ذلك عزاهم أهل مكة ليهزمونهم ويدخلون مكة فيقتلون أميرها ويكولون بها حتى اذا انحسف بالجيش استعد أمره وخرج



۹۲۷۔ ہم سے بیان کیا ہے رشد یتا اور ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے انہوں نے، سعید بن اسود سے، کہ یوسف بن ذی قریات نے فرمایا شام میں ایک خلیفہ ہوگا، جو (اہل) مدینہ سے لڑے گا، جب اہل مدینہ کو ان کی طرف لشکر کے آنے کی اطلاع ہوگی تو ان میں سے سات (7) آدمی مکہ کی طرف نکلیں گے۔ وہاں چھپیں گے، پھر مدینہ کا والی مکہ کے والی کو خط لکھے گا کہ جب فلاں فلاں نام کا آدمی تمہارے پاس آجائے تو انہیں قتل کر دینا، تو والی مکہ کے لئے معاملے بڑا سنگین ہوگا۔ پھر وہ آپس میں مشورہ کریں گے۔ رات کو اس کے پاس جائیں گے، وہ کہے گا کہ اس کے ساتھ نکلو۔ وہ نکلیں گے۔ پھر ان میں سے دو آدمیوں کے پیچھے لوگوں کو بھیجے گا تو پھر ان میں سے ایک کو قتل کر دیا جائے گا اور دوسرا دیکھے گا۔ پھر وہ اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹے گا یہاں تک کہ طائف کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ پر ٹھہرے گا، پھر وہاں اس میں قیام کریں گے لوگوں کو بھی اپنے ساتھ ملا لیں۔ جب یہ واقعہ پیش آجائے تو اہل مکہ ان سے لڑیں گے، مگر وہ انہیں شکست دیں گے اور مکہ میں داخل ہوں گے، پس وہ مکہ کے امیر (یعنی والی) کو قتل کر دیں گے، اور وہاں رہیں گے یہاں تک کہ جب لشکر کوڑھ میں میں دھنسا دیا جائے گا، تو یہ اس کے معاملے کو ہایرکت و نیک سمجھے گا اور نکلے گا۔

○ ○ ○

۹۲۸۔ حدثنا الولید عن شیخ عن ابن شہاب قال اذا اتوا المدينة قتلوا اهلها ثلاثة ايام  
۹۲۸۔ ہم سے بیان کیا ہے ولید نے شیخ سے، کہ ابن شہاب نے فرمایا جب وہ مدینہ آئیں گے تو مدینہ والوں کو تین دن (تک) قتل کریں گے۔

○ ○ ○

۹۲۹۔ حدثنا الولید قال اخبرني شيخ عن جابر عن أبي جعفر قال فليبلغ اهل المدينة  
ليخرج الجيش اليهم ليهرب منها من كان من آل محمد صلى الله عليه وسلم الى مكة  
يحمل الشديد الضعيف والكبير الصغير ليدركون نفسا من آل محمد صلى الله عليه  
وسلم فليدهقونه عند ابحار الزيت

۹۲۹۔ ہم سے بیان کیا ہے ولید نے، انہوں نے کہا مجھے خبر دی ہے شیخ نے جابر سے، کہ ابو جعفر سے، نے فرمایا پھر وہ اہل مدینہ کے پاس پہنچے گا ان کی طرف ایک لشکر نکلے گا۔ مدینہ میں آل حضرت محمد (ﷺ) ہیں سے جو بھی ہوگا وہ مکہ کی طرف بھاگے گا، طاقتور کمزور کو اٹھائے گا اور بڑا چھوٹے کو۔ پھر وہ آل حضرت محمد (ﷺ) ہیں سے ایک شخص کو قتل قتل کریں گے، اجماع الزیت (مقام) کے پاس ذبح کریں گے۔

○ ○ ○

۹۳۰۔ حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن فلان المعافري سماه ابن وهب سمع ابا  
فرااس سمع عبد الله بن عمرو قال علامة وقعة المدينة اذا قبل امير مصر

۹۳۰۔ ہم سے بیان کیا ہے ابن وهب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے فلاں سے، معافری سے ان کا نام لیا ابن وهب نے، انہوں نے ابو فرااس سے سنا، انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے سنا کہ مدینہ کی لڑائی کی علامت یہ ہے کہ جب



امیر مصر آجائے۔

○ ○ ○

۹۳۱. حدثنا محمد بن عبد الله التيهري عن عبد السلام بن مسلمة سمع أبا قبيل يقول يبعث السفيناني جيشا الى المدينة ليأمر بقتل كل من كان فيها من بني هاشم حتى الحبالى وذلك لما يصنع الهاشمي الذي يخرج على أصحابه من المشرق يقول ما هذا البلاء كله وقتل أصحابي الا من قبلهم ليأمر بقتلهم فيقتلون حتى لا يعرف منهم بالمدينة أحد ويفترقوا منها هاربين الى البوادي والجلال والى مكة حتى نساؤهم يضع جيشه فيهم السيف اياما لم يكف عنهم فلا يظهر منهم الا خائف حتى يظهر أمر المهدي بمكة فاذا ظهر اجتمع كل مرشد منهم اليه بمكة

۹۳۱ھ سے بیان کیا ہے محمد بن عبد اللہ تہیری نے عبد السلام بن مسلمہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے سنا کہ سفینانی ایک لشکر مدینہ کی طرف بھیجے گا۔ وہاں کے بنو ہاشم کے قتل کا حکم دے گا، یہاں تک کہ حاملہ خواتین کو بھی قتل کر دے گا اس وجہ سے جو ہاشمی کرے گا وہ جو اس کے ساتھیوں کے خلاف نکلے گا شرق سے، کہے گا نہیں ہے یہ آزمائش اور میرے ساتھیوں کا قتل پھر وہ ان کے قتل کا حکم دے گا۔ تو وہ قتل کر دیئے جائیں گے یہاں تک کہ مدینہ میں کوئی بھی ان کو نہیں دیکھے گا۔ وہ صحراؤں اور پہاڑوں اور مکہ کی طرف اپنی خواتین سمیت بھاگ جائیں گے۔ اس کا لشکر کئی دنوں تک لڑے گا۔ پھر لڑائی سے ہاتھ کھینچ لے گا، ان میں سے کوئی باہر نہیں آئے گا مگر ڈرتے ہوئے، یہاں تک کہ مکہ میں (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کا معاملہ ظاہر ہو جائے، جب وہ ظاہر ہوں گے تو ان میں سے ہر رہنمائی چاہنے والا ان کے پاس مکہ میں جمع ہو جائے گا۔

○ ○ ○

۹۳۲. حدثنا أبو يوسف عن فطر بن خليفة عن حنش بن عبد الرحمن العكلي عن أبي هريرة رضى الله عنه قال تكون بالمدينة ولعة تغرق فيها أحجار الزيت ما الحرة عندها الا كضربة سوط فينتحى عن المدينة قدر هريرتين ثم يبايع الى المهدي

۹۳۲ھ سے بیان کیا ہے ابو یوسف نے فطر بن خلیفہ سے، انہوں نے حنش بن عبد الرحمن عکلی سے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، کہ انہوں نے فرمایا کہ مدینہ میں ایک لڑائی ہوگی۔ جس میں احجار زیت مقام جو کہ ح کے پاس ہوگا ایک لخت تباہ ہو جائے گا۔ وہ لشکر مدینہ سے دو (2) برید کی مسافت پر ہوگا۔ پھر (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کی بیعت کرے گا۔

○ ○ ○



## الخسف بجيش السفیانی الذي يبعثه الى المهدي

### سُفَيَانِي لَشَكَرَكَ زَمِينٌ مِّنْ وَهْنِنَا

۹۳۳. حدثنا عبد الله بن وهب عن ابن لهيعة عن فلان المعافري سماه ابن وهب قال سمعت أبا فراس قال سمعت عبد الله بن عمرو يقول علامة خروج المهدي خسف يكون بالبيداء جيش فهو علامة خروجه

۹۳۳ھ سے بیان کیا ہے عبد اللہ بن وہب نے ابن لہیعہ سے، فلاں معافری سے، ابن وہب نے ان کا نام لیا، فرمایا میں نے ابوفراس سے سنا انہوں نے فرمایا میں نے عبد اللہ بن عمرو سے سنا فرما رہے تھے کہ خروج (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کی علامت بیداء کے مقام پر ایک لشکر کا دھنسا ہے، لہذا وہ اس کے خروج کی علامت ہے۔

○ ○ ○

۹۳۴. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن خالد بن أبي عمران عن حنش بن عبد الله سمع ابن عباس رضي الله عنه يقول يبعث صاحب المدينة الى الهاشميين بمكة جيشا فيهمزموهم فيسمع بذلك الخليفة بالشام فيقطع اليهم بعثا فيهم ستمائة عريف فاذا اتوا البيداء فنزلوها في ليلة مقمرة اقبل راعي ينظر اليهم ويعجب ويقول يا ويح اهل مكة ما اصابهم فينصرف الى غنمه ثم يرجع فلا يرى احدا فاذا هم قد خسف بهم فيقول سبحان الله ارتحلوا في ساعة واحدة فباتي منزلهم فيجد قطيفة قد خسف ببعضها وبعضها على ظهر ارض فيعالجها فلا يطبقها فيعرف انه قد خسف بهم فينطلق الى صاحب مكة فيبشره فيقول صاحب مكة الحمد لله هذه العلامة التي كنتم تخبرون فيسرون الى الشام

۹۳۴ھ سے بیان کیا ہے ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، خالد بن ابی عمران سے، انہوں نے روایت کیا حنش بن عبد اللہ سے، انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا فرما رہے تھے کہ مدینے کا والی مکہ کے ہاشمیوں کی طرف ایک لشکر بھیجے گا۔ تو وہ انہیں شکست دیدیں گے اس شکست کی خبر شام میں خلیفہ سنے گا۔ تو ان کے خلاف ایک لشکر تیار کرے گا، جس میں چھ سو (600) کمانڈر ہوں گے، جب وہ (مقام) بیدا پر آئیں گے تو وہاں چاندنی رات میں ٹھہریں گے، ایک چرواہا آ کر ان کی طرف دیکھے گا اور تعجب کرے گا اور کہے گا کہ اے اہل مکہ کی ہلاکت! جو مصیبت انہیں پہنچی! پھر وہ واپس اپنی بکریوں کی طرف لوٹے گا، جب ادھر سے پھر واپس آئے گا تو اسے کوئی نظر نہ آئے گا۔ سب لوگ زمین میں دھنس گئے ہوں گے، وہ (چرواہا) کہے گا سبحان اللہ! وہ لوگ ایک ہی لمحے میں کوچ کر گئے، پھر وہ ان کی ٹھہرنے کی جگہ پر آئے گا تو وہاں ایک چادر دیکھے گا۔

جس کا کچھ حصہ زمین میں دھنسا ہوگا، اور کچھ زمین پر ظاہر ہوگا، پھر وہ اُسے زور سے کھینچے گا۔ مگر کھینچ نہ سکے گا۔ وہ جان



لے گا کہ یقیناً یہ زمین میں دھنسا دیئے گئے ہیں، پھر وہ والی مکہ کے پاس جائے گا، اور اُسے بشارت دے گا۔ مکہ کا اہل اللہ کا شکر ادا کرے گا اور کہے گا یہی وہ علامت ہے جس کی تم کو خبر دی جاتی تھی، پھر وہ لوگ شام کی طرف چلیں گے۔

○ ○ ○

۹۳۵. حدثنا الوليد بن مسلم عن صدقة بن خالد عن عبد الرحمن بن حميد عن مجاهد عن تبيع قال سيعود بمكة عائذ ليقفل ثم يمكث الناس برهة من دهرهم ثم يعود آخر فان أدركته فلا تغزونه فانه جيش الخسف

۹۳۵ ﴿ ہم سے بیان کیا ہے ولید بن مسلم نے صدقہ بن خالد سے، انہوں نے عبد الرحمن بن حمید سے، انہوں نے مجاہد سے، کہ حضرت تبیع رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عنقریب مکہ میں ایک پناہ لینے والا پناہ لے گا۔ پھر اُسے وہ قتل کر دیا جائے گا۔ کچھ عرصہ بعد۔ دوسرا شخص پناہ لے گا۔ اگر تو اُسے پالے تو ان کا ساتھ نہ دینا وہ دھنسنے والا لشکر ہے۔

○ ○ ○

۹۳۶. حدثنا ابن وهب عن يزيد بن عياض عن عاصم بن عمر بن قتادة عن عبد الرحمن ابن موسى عن عبد الله بن صفوان عن حفصة زوج النبي صلى الله عليه وسلم رضى الله عنها قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ياتي جيش من قبل المغرب يريدون هذا البيت حتى اذا كانوا بالبيداء خدف بهم ليرجع من كان امامهم لينظر ما فعلوه القوم ليصيبهم ما اصابهم ويلحق بهم من خلفهم لينظر ما فعلوه ليصيبهم ما اصابهم فمن كان منهم مستكرها اصابهم ما اصابهم ثم يبعث الله تعالى كل امرئ منهم على لينة

۹۳۶ ﴿ ہم سے بیان کیا ہے ابن وہب نے یزید بن عیاض سے، انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے، انہوں نے عبد الرحمن بن موسیٰ سے، انہوں نے عبد اللہ بن صفوان سے کہ حضرت حفصہ زوجہ نبی کریم ﷺ کی بیوی فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا ہے تجھے کہ ایک لشکر مغرب کی جانب سے خانہ کعبہ کو ڈھانے کے لیے آئے گا۔ یہاں تک کہ جب مقام بیداء پر پہنچے گا تو اسے زمین میں دھنسا دیا جائے گا، اُن کے آگے کے لوگ پیچھے کی طرف آئیں گے۔ تو انہیں بھی وہی (عذاب) پہنچے گا جو پچھلوں کو پہنچا، پھر اُن میں سے ہر ایک کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی نیت پر اٹھائے گا۔

○ ○ ○

۹۳۷. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن ابي زرعة عن محمد بن علي قال سيكون عائذ بمكة يبعث اليه سبعون الفا عليهم رحل من قيس حتى اذا بلغوا النبية دخل آخرهم ولم يخرج منها اولهم نادى جبريل يا بهداء يا بهداء يسمع مشارقها ومغاربها خذهم فلا خير ليهم فلا يظهر على هلاكهم الا راعي غنم في الجبل يطر اليهم حين ساخوا فيخبرهم فاذا سمع العائد بهم خرج

۹۳۷ ﴿ ہم سے بیان کیا ہے رشیدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو زرعة سے، کہ محمد بن علی نے فرمایا عنقریب



مکہ میں ایک پناہ لینے والا ہوگا، اس کی طرف ستر 70 ہزار کا لشکر بھیجا جائے گا، ان پر بنو قیس کا ایک آدمی (امیر) مقرر ہوگا، یہاں تک کہ جب وہ پہاڑ کی چوٹی پر پہنچیں گے تو اس کا آخری حصہ وہاں داخل ہوگا، حالانکہ اوّل حصہ ابھی وہاں داخل نہ ہوا ہوگا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام پکاریں گے کہ اے بیداء! اے بیداء!..... ان کی آواز مشرق اور مغرب میں سنی جائے گی..... ان کو پکڑو ان میں کوئی خیر نہیں، ان کی ہلاکت کی خبر کسی کو نہ ہوگی..... سوائے پہاڑ میں ایک چرواہے کے، جو ان کی طرف دیکھے گا، جس وقت ان کو دھنسا جائے گا۔ پھر وہ ان کی خبر دے گا۔ جب عائد ان کی خبر سنے گا تو ٹکے گا۔

○ ○ ○

۹۳۸. حدثنا رشیدین عن ابن لہیعة عن ابي قبیل عن سعید بن الأسود عن ذی قریات

قال فاذا بلغ السفیانی الذی بمصر بعث جيشا الى الذی بمکہ لیخروا المدينة اشد من

الحرّة حتی اذا بلغوا البیداء خسف بهم

۹۳۸ ہم سے بیان کیا ہے ابن لہیعة نے ابو قبیل سے، انہوں نے سعید بن اسود سے کہ ذی قریات نے فرمایا جب

سفیانی کو اس کی اطلاع پہنچے گی جو مصر میں ہوگا تو وہ لشکر بھیجے گا اس کی طرف جو مکہ میں ہے، پھر وہ مدینہ کو بالکل ویران کر دیں گے یہاں تک کہ جب وہ مقام بیداء پر پہنچیں گے تو دھنسا دیئے جائیں گے۔

○ ○ ○

۹۳۹. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن قتادة قال قال رسول الله ﷺ یبعث إلى مکة

جيش من الشام حتی اذا كانوا بالبیداء خسف بهم.

۹۳۹ ہم سے بیان کیا ہے عبد الرزاق نے معمر سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا شام سے مکہ کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا یہاں تک کہ جب وہ (مقام) بیداء پر ہوں گے تو دھنسا دیئے جائیں گے۔

○ ○ ○

۹۴۰. حدثنا رشیدین عن ابن لہیعة عن عبد العزيز بن صالح عن علي بن رباح عن ابن

مسعود قال یبعث جيش الى المدينة لیسحق بهم بین الجمالین ویقتل النفس الزکیة

۹۴۰ ہم سے بیان کیا ہے رشیدین نے ابن لہیعة سے، انہوں نے عبد العزیز بن صالح سے، انہوں نے علی بن

رباح سے، کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایک لشکر مدینہ کی طرف بھیجا جائے گا۔ جس کو بعد میں پہاڑوں کے درمیان دھنسا دیا جائے گا۔ پس اُسے دھنسا دیا جائے گا۔ اور ایک پاکیزہ نفس انسان کو قتل کیا جائے گا۔

○ ○ ○

۹۴۱. حدثنا الولید عن شیخ عن جابر عن ابي جعفر قال یخسف بهم فلا ینحو منهم

الا رجلان من کلب اسمهما وبر ووبر تغلب وجوہما فی اقبیتہما

۹۴۱ ہم سے بیان کیا ہے ولید نے شیخ سے، انہوں نے جابر سے، کہ ابو جعفر نے فرمایا ان کو زمین میں

دھنسا دیا جائے گا ان میں سے کوئی نہیں بچے گا سوائے دو آدمیوں کے جو کلب قبیلے کے ہوں گے ان کے نام "وبر" اور "دوبر" ہوں



گے۔ ان کے چہرے پیچھے کی جانب پھیر دیئے جائیں گے۔

○ ○ ○

۹۳۲. حدثنا الوليد ورشيد بن عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن أبي رومان عن علي رضي الله عنه قال اذا نزل جيش في طلب الدين خرجوا الى مكة فنزلوا الهداء خسف بهم وبياد بهم وهو قوله عز وجل ولو ترى اذ فرعوا فلا فوت واخذوا من مكان قريب سباه من تحت اقدامهم ويخرج رجل من الجيش في طلب ناقة له ثم يرجع الى الناس فلا يجد منهم احدا ولا يحس بهم وهو الذي يحدث الناس بخبرهم

۹۳۲ ہم سے بیان کیا ہے ولید اور رشیدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے، انہوں نے ابو رومان سے، کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب ایک لشکر ان لوگوں کی طلب میں جو مکہ کی طرف نکلے گا، وہ (مقام) ہدایہ پر پہنچیں گے تو زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے۔ ہلاک کئے جائیں گے۔ اور یہی اللہ عزوجل کا قول ہے: اور اگر تم اس وقت دیکھو جبکہ یہ کفار گھبرائے ہوئے پھریں گے۔ پھر نکل بھاگنے کی صورت نہ ہوگی، اور قریب ہی سے پکڑ لئے جائیں گے، یعنی ٹڈیوں کے نیچے سے اور لشکر کا ایک آدمی اپنی اونٹنی کی تلاش میں نکلے گا۔ جب وہ لوگوں کے پاس آئے گا تو ان میں سے کسی کو زندہ نہ دیکھے گا۔ یہی وہ آدمی ہوگا جو دوسرے لوگوں کو ان کی ہلاکت کی خبر دے گا۔

○ ○ ○

۹۳۳. حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة عن تبع عن كعب قال بوجه جيش الى المدينة في الناعشر ألفا فخنسف بهم بالهداء

۹۳۳ ہم سے بیان کیا ہے عبد اللہ بن مروان نے أرطاة سے، انہوں نے تبع سے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایک لشکر مدینہ کی طرف بارہ ۱۲ ہزار (کی تعداد) میں آئے گا۔ پھر وہ مقام ہدایہ پر زمین میں دھنس جائے گا۔

○ ○ ○

۹۳۴. حدثنا عبد الله بن مروان عن سعيد بن يزيد عن الزهري قال يبعث من اهل الكوفة بعثين الى مرو وبعث الى الحجاز فخنسف بعثه الى الحجاز وللت بمسجون يحول وجوههم بين اكتافهم يرون ادبارهم كما يرون فروجهم بمسجون القهقري باعقابهم كما كانوا بمسجون بصدور اقدامهم ويبقى الثلث لمسجون الى مكة

۹۳۴ ہم سے بیان کیا ہے عبد اللہ بن مروان نے سعید بن یزید سے، انہوں نے علامہ ذہری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اہل کوفہ سے دو لشکر بھیجے جائیں گے (ایک) مرو کی طرف اور (دوسرا) حجاز کی طرف، حجاز کی طرف بھیجے گئے لشکر کی ایک تہائی تعداد کو زمین میں دھنس دیئے جائے گی اور ایک تہائی تعداد کی شکلوں کو بگاڑ دیا جائے گا، ان کے چہروں کو کندھوں کے درمیان پھیر دیا جائے گا، وہ اپنے پیچھے (کی جانب) ایسا دیکھیں گے جیسے اپنے سامنے کی جانب دیکھتے ہیں، اپنی ایڑیوں کے بل پیچھے کی جانب ایسے



چلیں گے جیسے اپنی قدموں کے اگلے حصے پر چلتے ہیں، اور ایک تہائی باقی رہ جائیں گے جو بچہ کی طرف چلیں گے۔

○ ○ ○

۹۳۵. حدثنا سعيد أبو عثمان عن جابر عن أبي جعفر قال إذا بلغ السفياي قتل النفس الزكية وهو الذي كتب عليه فہرب عامة المسلمين من حرم رسول الله صلى الله عليه وسلم الى حرم الله تعالى بمكة فاذا بلغه ذلك بعث جندا الى المدينة عليهم رجل من كلب حتى اذا بلغوا البيداء خسف بهم وبنفلت أميرهم وذكروا أنه من مدحج وقال بعضهم من كلب

۹۳۵) ہم سے بیان کیا ہے سعید ابو عثمان نے جابر سے، کہ ابو جعفر نے فرمایا جب سفیانی پہنچے گا تو پاکیزہ نفس انسان کو قتل کرے گا اور وہ وہی ہوگا جس نے اس کے خلاف لشکر جمع کیا تھا، پھر عام مسلمان رسول اللہ ﷺ کے حرم (مدینہ منورہ) سے اللہ تعالیٰ کے حرم (مکہ المکرمہ) کی طرف بھاگیں گے، مکہ میں جب اس کو اس کی خبر پہنچے گی تو ایک فوج مدینہ کی طرف بھیجے گا، اس پر قبیلہ کلب کا ایک آدمی امیر ہوگا، یہاں تک کہ سب (مقاتل) بیدار پر پہنچیں گے تو ان کو (زمین میں) ڈھنسا دیا جائے گا اور ان کا امیر سست پڑ جائے گا، انہوں نے بیان کیا کہ وہ امیر قبیلہ مذحج کا ہوگا اور ان میں سے بعض نے کہا کہ قبیلہ کلب کا ہوگا۔

○ ○ ○

۹۳۶. حدثنا الوليد عن شيخ عن جابر عن أبي جعفر قال لا ينبغي منكم الا رجلا من

كلب اسمهما وبر ووبر تحول وجوهما في أفئتهما

۹۳۶) ہم سے بیان کیا ہے ولید نے شیخ سے، انہوں نے جابر سے، کہ ابو جعفر نے فرمایا ان میں سے کوئی بھی نجات نہیں پائے گا، سوائے (قبیلہ) کلب کے دو آدمیوں کے جن کے نام وبرا وبرا وبرا ہوں گے۔ ان کے چہرے ان کی گدیوں کی جانب پھر جائیں گے۔

○ ○ ○

۹۳۷. حدثنا محمد بن عبد الله التبرقي عن عبد السلام بن مسلمة عن أبي قبيل قال لا

يفلت منهم أحد الا بشير وندير فإنه يأتي المهدي بمكة وأصحابه فيخبرهم بما كان من أمرهم ويكون شاهد ذلك في وجهه قد حول وجهه في لقاء فيصدقونه لما يرون من تحويل وجهه ويعلمون أن القوم قد خسف بهم والثاني مثل ذلك قد حول وجهه الى لقاء يأتي السفياي فيخبره بما أنزل بأصحابه فيصدقوه ويعلم أنه حق لما يرى فيه من العلامة وهما رجلا من كلب

۹۳۷) ہم سے بیان کیا ہے محمد بن عبد اللہ تبرقی نے عبد السلام بن مسلمہ سے انہوں نے ابو قبیل سے فرمایا ان میں سے کوئی سست نہیں پڑے گا (لڑائی سے واپس نہیں ہوگا) مگر دو آدمی ایک خوشخبری دینے والا دوسرا ڈرانے والا، خوشخبری دینے والا



مکہ میں مہدی اور اس کے ساتھیوں کے پاس آئے گا اور انہیں خبر دے گا اس کی جوان کے ساتھ پیش آیا، اور اس کی دلیل اس کے چہرے میں ہوگی کہ چہرہ الٹی جانب پھر گیا ہوگا، وہ اس کی تصدیق کر لیں گے، کیونکہ اس کے چہرے کا پھر جانا دیکھ لیں گے اور جان لیں گے کہ یقیناً قوم زمین میں دھنسا دی گئی ہے، اور دوسرا (آدمی) بھی اسی جیسا ہوگا کہ اس کا چہرہ گردن کی جانب پھر گیا ہوگا، وہ سفیانی کے پاس آئے گا اور اسے خبر دے گا اس عذاب کی جوان کے ساتھیوں پر نازل ہوا، وہ اس کی تصدیق کرے گا، اور یقین کر لے گا کہ یہ سچ ہے، جب اس میں علامت کو دیکھ لے گا۔ وہ دونوں آدمی (قبیلہ) کلب کے ہوں گے۔

○ ○ ○

۹۳۸. حدثنا أبو عمر البصري عن الوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن أبيه عن الحارث عن عبد الله قال يقول الله تعالى يا بیداء بیدي باهلك لتبید بهم الا رجل من بجيلة يحول الله وجهه الى قفاه ليخبر الناس بامرهم

۹۳۸ ہم سے بیان کیا ہے ابو عمر بصری نے عبد الوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حارث سے، کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے بیداء! اپنے اہل کو ہلاک کر دے، وہ مقام بیداء انہیں ہلاک کر دے گا، سوائے قبیلہ بجیلہ کے ایک آدمی کے، اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو اس کی الٹی جانب پھیر دے گا۔ تاکہ وہ لوگوں کو ان لشکر والوں کے معاملے کی خبر دے۔

○ ○ ○

۹۳۹. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال لا نجو منهم أحد الا رجل واحد يحول الله وجهه الى قفاه ليمشي كمشيته كان مستويا بين يديه

۹۳۹ ہم سے بیان کیا ہے حکم بن نافع نے جراح سے، کہ أرطاة رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان میں سے کوئی نہیں بچے گا سوائے ایک آدمی کے۔ اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو الٹی جانب پھیر دے گا۔ وہ الٹی خال چلے گا جیسے سیدھا چلتا تھا۔

○ ○ ○



## دوسرا باب:

## باب آخر من علامات المهدي في خروجه

## حضرت مہدی علیہ السلام کے ظہور کی علامات

۹۵۰. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن فلان المعافري سمع أبا فراس سمع عبد الله

بن عمرو ويقول اذا خسف بجيش بالبيداء فهو علامة خروج المهدي

۹۵۰ ہم سے بیان کیا ہے ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے فلاں معافری سے انہوں نے سنا ابو فراس

سے، کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرما رہے تھے کہ جب (مقام) بیداء پر لشکر کوڑھٹسا دیا جائے گا تو یہی خروج (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کی علامت ہے۔

○ ○ ○

۹۵۱. حدثنا ابن المبارك وابن ثور وعبد الرزاق عن معمر عن ابن طاووس عن علي

بن عبد الله بن عباس قال لا يخرج المهدي حتى تطلع الشمس آية

۹۵۱ ہم سے بیان کیا ہے ابن المبارک اور ابن ثور اور عبد الرزاق نے معمر سے، انہوں نے ابن طاووس سے، کہ

علی بن عبد اللہ بن عباس نے فرمایا (حضرت) مہدی (علیہ السلام) نہیں نکلے گا یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو۔

○ ○ ○

۹۵۲. حدثنا أبو يوسف عن محمد بن عبيد الله بن يزيد بن السندي عن كعب قال

علامة خروج المهدي ألوية تهل من المغرب عليها رجل أعرج من كندة

۹۵۲ ہم سے بیان کیا ہے ابو یوسف نے محمد بن عبد اللہ بن یزید بن سندی سے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے فرمایا کہ خروج (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کی علامت وہ جھنڈے ہیں جو مغرب کی طرف سے آئیں گے ان پر ایک لنگڑا آدمی (امیر) مقرر ہوگا جو قبیلہ کندہ کا ہوگا۔

○ ○ ○

۹۵۳. حدثنا أبو يوسف عن فطر بن خليفة عن الحسن بن عبد الرحمن العكلي عن أبي

هريرة رضي الله عنه قال يخرج السفياي والمهدي كفرسي رمان فيلب السفياي على

ما يليه والمهدي على ما يليه قال فطر وقال ابو جعفر يقوم المهدي سنة مائتين

۹۵۳ ہم سے بیان کیا ہے ابو یوسف نے فطر بن خلیفہ سے انہوں نے حسن بن عبد الرحمن عکلی سے انہوں نے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا سفیانی اور مہدی شرط لگانے کے دو گھوڑوں کی طرح نکلیں گے پس سفیانی غالب ہوگا ان



پر جو اس کے قریب ہوں گے اور حضرت مہدی علیہ السلام ان پر غالب آئیں گے ان پر جو اس کے قریب ہوں گے، فطر (راوی) نے کہا کہ ابو جعفر نے کہا کہ مہدی کا ظہور دو سو (200) میں ہوگا۔

○ ○ ○

۹۵۴. حدثنا الوليد بن مسلم عن شيخ عن الزهري قال في ولاية السفیانی الثانی تری  
علامة في السماء

۹۵۴ ہم سے بیان کیا ہے ولید بن مسلم نے شیخ سے، کہ علامہ ڈہری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا دوسرے سفیانی کی ولایت اور حکومت میں تو آسمان میں ایک علامت دیکھے گا۔ ○ ○ ○

۹۵۵. حدثنا يحيى بن اليمان عن يحيى بن سلمة عن أبيه عن أبي صادق قال لا يخرج  
المهدي حتى يقوم السفیانی علی أعوادها

۹۵۵ ہم سے بیان کیا ہے یحییٰ بن یمان نے یحییٰ بن سلمہ سے انہوں نے اپنے والد سے، کہ ابو صادق نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام نہیں نکلے گا یہاں تک کہ سفیانی اس کی لکڑیوں (یعنی میمر) پر کھڑا نہ ہو۔ ○ ○ ○

۹۵۶. حدثنا يحيى بن اليمان عن هارون بن هلال عن أبي جعفر قال لا يخرج السفیانی  
حتى ترقی الظلمة

۹۵۶ ہم سے بیان کیا ہے یحییٰ بن یمان نے ہارون بن ہلال سے، کہ ابو جعفر نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام نہیں نکلیں گے یہاں تک کہ تاریکی نہ پھیل جائے۔ ○ ○ ○

۹۵۷. حدثنا يحيى بن اليمان عن المنهال بن خليفة عن مطر الوراق قال لا يخرج  
المهدي حتى يكفر بالله جهرة

۹۵۷ ہم سے بیان کیا ہے یحییٰ بن یمان نے منہال بن خلیفہ سے کہ مطر الوراق سے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام نہیں نکلیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کھلم کھلا کفر نہ ہونے لگے۔ ○ ○ ○

۹۵۸. حدثنا ضمرة عن ابن شاذب عن ابن سيرين قال لا يخرج المهدي حتى يقتل  
من كل تسعة مائة

۹۵۸ ہم سے بیان کیا ہے ضمرہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابن شاذب عن ابن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ سے، کہ ابن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام نہیں نکلیں گے یہاں تک کہ ہر نو (۹) (آدمیوں) میں سے سات (۷) کو قتل نہ کر دیا جائے۔ ○ ○ ○

۹۵۹. حدثنا يحيى بن اليمان عن كيسان الرواسي القصار وكان ثقة قال حدثني مولاي قال

سمعت علياً رضي الله عنه يقول لا يخرج المهدي حتى يقتل ثلث ويموت ثلث ويبقى ثلث



۹۵۹۔ ہم سے بیان کیا ہے مکی بن یمان نے کیسان روای قصار سے، اور وہ ثقہ (راوی) تھے فرمایا میرے آقا نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نہیں نکلے گا یہاں تک کہ ایک تہائی لوگ قتل نہ ہو جائیں اور ایک تہائی مرجائیں اور ایک تہائی باقی بچ جائیں۔

○ ○ ○

۹۶۰۔ حدثنا ابن الیمان عن شیخ من بنی فزارۃ عن حدیثہ عن علی قال لا یمخرج

المہدی حتی یصق بعضکم فی وجہ بعض

۹۶۰۔ ہم سے بیان کیا ہے ابن یمان نے بنو فزارہ کے ایک شیخ سے، کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام نہیں نکلے گا یہاں تک کہ تم ایک دوسرے کے منہ پر تھوکنے نہ لگو۔

○ ○ ○

۹۶۱۔ حدثنا ابن وہب عن ابن لہیعۃ عن فلان المعافری سمع أبا فراس سمع عبد اللہ

بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما یقول علامۃ خروج المہدی اذا خسف بجیش

بالبداء لہو علامۃ خروج المہدی

۹۶۱۔ ہم سے بیان کیا ہے ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے فلاں معافری سے، انہوں نے سنا ابو فراس سے، کہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا خروج حضرت مہدی علیہ السلام کی علامت یہ ہے کہ (مقام) بیداء پر لشکر کو زمین میں ڈھنسا دیا جائے گا۔ یہی خروج مہدی کی علامت ہے۔

○ ○ ○

۹۶۲۔ حدثنا رشیدین عن ابن لہیعۃ عن أبي قبیل قال اجتماع الناس علی المہدی سنۃ

أربع ومائتین قال ابن لہیعۃ بحساب العجم لیس بحساب العرب

۹۶۲۔ ہم سے بیان کیا ہے رشیدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے فرمایا لوگوں کا حضرت مہدی علیہ السلام کے پاس جمع ہونا سن ۲۰۴ میں ہوگا، ابن لہیعہ نے کہا کہ عجم کے حساب سے نہ کہ عرب کے حساب سے۔

○ ○ ○

۹۶۳۔ حدثنا رشیدین عن ابن لہیعۃ قال حدیثی أبو زرعة عن ابن زریر عن عمار بن

یاسر رضی اللہ عنہ قال علامۃ المہدی اذا الساب علیکم الترحک ومات خلیفتکم الذی

یجمع الأموال ویستخلف بعدہ ضعیف فیکخلع بعد سنتین من بیعتہ ویخسف بغربی

مسجد دمشق وخروج ثلاثة نفر بالشام وخروج أهل المغرب الی مصر وتلك أمارۃ

الصفیانی

۹۶۳۔ ہم سے بیان کیا ہے رشیدین ابن لہیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھ سے بیان کیا ہے ابو زرعة نے ابن زریر سے

کہ عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام کے ظہور کی علامت یہ ہے کہ جب ترک تم پر غلبہ حاصل کر لیں



گے اور تمہارا خلیفہ مَر جائے گا وہ جو اموال کو جمع کرتا ہے اور اس کے بعد کمزور (مفلس) کو خلیفہ بنا دیا جائے گا پھر وہ دو سال کے بعد اس کی بیعت سے نکل جائے گا اور مسجد و مشق کی مغربی جانب زمین میں و حنسا دیا جائے گا، اور تین آدمیوں کا ٹکٹا شام میں اور اہل مغرب کا مصر کی طرف ٹکٹا اور وہ سفیانی کی امارت ہوگی۔

○ ○ ○

۹۶۴. وأخبرت عن ابن عباس عن سالم بن عبد الله عن أبي محمد عن رجل من أهل المغرب قال لا يخرج المهدي حتى يخرج الرجل بالجارية الحسناء الجملاء ليقول من يشعري هذه بوزنها طعاما ثم يخرج المهدي

۹۶۴ اور مجھے خبر دی گئی ہے ابن عباس سے، ان کو سالم بن عبد اللہ سے، ان کو ابو محمد سے، کہ اہل مغرب کے ایک آدمی نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام اس وقت تک ظاہر نہیں ہوگا جب تک ایک آدمی حسین و جمیل ہانڈی کو لے کر نہ نکلے گا اور کہے کہ کون اس کو اس کے وزن کے برابر غلے سے خریدے گا۔ اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا۔

○ ○ ○

۹۶۵. حدثنا الوليد ورشد بن عن ابن لهيعة عن أبي لبلع عن أبي رومان عن علي رضي الله عنه قال اذا نادى مناد من السماء ان الحق في آل محمد لعند ذلك يظهر المهدي على ألواء الناس ويشرهون حبه ولا يكون لهم ذكر غيره

۹۶۵ ہم سے بیان کیا ہے ولید اور رشید بن عن ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے، انہوں نے ابو رومان سے، کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب ایک پکارنے والا آسمان سے پکارے گا کہ یقیناً حق آل محمد (ﷺ) میں ہے۔ اس وقت حضرت مہدی علیہ السلام لوگوں کے سامنے ظاہر ہوں گے۔ لوگوں کے دل اُن کی محبت سے بھرے ہوں گے۔ اور ان کے لئے ان کے بوا کو تیار اور رہنما نہ ہوگا۔

○ ○ ○

۹۶۶. حدثنا المعتمر بن سليمان عن رجل عن عمار بن محمد عن عمر بن علي أن عليا قال تكون فتن ثم تكون جماعة على رأس رجل من أهل بيتي ليس له عند الله خلاق فيقتل أو يموت فيقوم المهدي

۹۶۶ ہم سے بیان کیا ہے معمر بن سلیمان نے ایک آدمی سے، انہوں نے عمار بن محمد سے، انہوں نے عمر بن علی سے کہ یقیناً حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: فتنے ہوں گے۔ پھر ایک جماعت میرے اہل بیت میں سے ایک ایسے آدمی کے ماتحت ہوگی کہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی حصہ نہ ہوگا، اُسے قتل کر دیا جائے گا یا وہ مَر جائے گا۔ پھر حضرت مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے۔

○ ○ ○

۹۶۷. حدثنا حمزة عن ابن شاذب عن بعض أصحابه قال لا يخرج المهدي حتى لا يلقى ليل ولا ابن ليل الا هلك والليل الرأس

۹۶۷ ہم سے بیان کیا ہے حمزہ اور شاذب نے ابن شاذب رحمہ اللہ تعالیٰ نے انہوں نے اپنے بعض



ساتھیوں سے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام نہیں ظاہر ہوں گے۔ یہاں تک کہ قیل جو کہ سردار ہے۔ وہ اور اس کا بیٹا باقی نہ رہے۔

○ ○ ○

۹۶۸. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل قال يملك رجل من بني هاشم فيقتل

بني أمية حتى لا يبقى منهم الا اليسير لا يقتل غيرهم ثم يخرج رجل من بني أمية فيقتل

لكل رجل اثنين حتى لا يبقى الا النساء ثم يخرج المهدي

۹۶۸﴾ ہم سے بیان کیا ہے رشدين نے ابن لهيعة سے، کہ أبو قبیل سے فرمایا بنی ہاشم کا ایک آدمی سردار ہو گا جو

بنو امیہ کے تمام افراد کو ان کے علاوہ کسی کو قتل نہیں کیا جائے گا یہاں تک کہ خواتین کے سوا کوئی باقی نہیں رہے گا پھر حضرت مہدی علیہ السلام کا ظہور ہو گا۔

○ ○ ○

۹۶۹. حدثني غير واحد عن ابن عباس عن يحيى بن أبي عمرو عن أبي هريرة رضي الله

عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يحسر الفرات عن جبل من ذهب ولضفة فيقتل

عليه من كل تسعة سبعة فان أدر كنموه فلا تقرهوه

۹۶۹﴾ مجھ سے کئی لوگوں نے بیان کیا ہے ابن عباس، سے انہوں نے یحییٰ بن ابو عمرو سے، انہوں نے حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے فرمایا کہ آپ ﷺ دریائے فرات سونے اور چاندی کا پہاڑ ظاہر کر دے گا۔ پھر اس پر ہر نو (9) میں سے سات (7) آدمی قتل کئے جائیں گے، جب تم اسے پاؤ تو اس کے قریب نہ ہو جاؤ۔

○ ○ ○

۹۷۰. حدثنا عثمان بن كثير عن محمد بن مهاجر قال حدثني جنيد بن ميمون عن

ضرار بن عمرو عن أبي هريرة قال تدوم الفتنة الرابعة اثنا عشر عاما تنجلي حين تنجلي

ولقد أحسرت الفرات عن جبل من ذهب فيقتل عليه من كل تسعة سبعة

۹۷۰﴾ ہم سے بیان کیا ہے عثمان بن کثیر نے محمد بن مهاجر سے، انہوں نے فرمایا مجھ سے بیان کیا ہے جنید بن

میمون نے ضرار بن عمرو سے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا چوتھا فتنہ بارہ (12) سال تک رہے گا، اور دریائے فرات سونے اور چاندی کا پہاڑ کو ظاہر کر دے گا۔ پھر اس پر ہر نو (9) میں سے سات 7 افراد کو قتل کر دیا جائے گا۔

○ ○ ○

۹۷۱. حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة عن تبع عن كعب قال تكون ناحية الفرات

في ناحية الشام أو بعدها بقليل مجتمع عظيم فيقتلون على الأموال فيقتل من كل تسعة

سبعة وذاک بعد الهداة والواہیة فی شہر رمضان وبعد العراق ثلاث راہات یطلب کل

واحد منهم المملک لنفسه لہم رجل اسمه عبد الله

۹۷۱﴾ ہم سے بیان کیا ہے عبد اللہ بن مروان نے أرطاة سے، انہوں نے تبع سے، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ



نے فرمایا: فرات کے کنارے یا شام کے کنارے پر ایک بڑا اجتماع ہوگا، وہ مال کی خاطر لڑیں گے۔ ان کے ہر نو (9) میں سے سات (7) افراد قتل کر دیا جائے گا۔ یہ رمضان کے مہینے میں دھماکے اور شگاف ڈالنے کے بعد ہوگا۔ اور جب تین جھنڈے الگ الگ ہو جائیں گے۔ پھر ان میں سے ہر ایک اپنے لئے حکومت چاہے گا۔ ان میں ایک آدمی ہوگا جس کا نام "عبداللہ" ہوگا۔

○ ○ ○

۹۷۲. حدثنا يحيى بن سعيد عن ضرار بن عمرو عن اسحاق ابن أبي فروة عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الفتنة الرابعة ثمانية عشر عاما ثم تجلي حين تنجلي وقد احسرت الفرات عن جبل ذهب تكب عليه الأمة ليقتل عليه من كل تسعة مائة

۹۷۲ ہم سے بیان کیا ہے یحییٰ بن سعید نے ضرار بن عمرو سے، انہوں نے اسحاق بن ابی فروة سے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چوتھا فتنہ آٹھ (8) سال تک رہے گا۔ اور دریائے فرات سونے کا پہاڑ ظاہر کر دے گا، اُسٹ اس پر ٹوٹ پڑے گی، پھر اس پر ہر نو (9) میں سے آٹھ (8) افراد قتل کر دیئے جائیں گے۔

○ ○ ○

## علامة أخرى عند خروج المهدي

### خروج حضرت مہدی علیہ السلام کی دوسری نشانی

۹۷۳. حدثنا ابن المبارك وعبد الرزاق عن معمر عن رجل عن سعيد بن المسيب قال تكون فتنة كان أولها لعب الصبيان كلما سكنت من جانب طمت من جانب فلا تنأى حتى ينادي مناد من السماء ألا ان الأمير فلان وقتل ابن المسيب يديه حتى انهما لتقصان فقال ذلكم الأمير حقاً ثلاث مرات

۹۷۳ ہم سے بیان کیا ہے ابن مبارک اور عبد الرزاق نے معمر سے، انہوں نے ایک آدمی سے کہ سعید ابن مسیب نے فرمایا ہر فتنہ ہوگا۔ اس کا اول حصہ بچوں کے کھیل کی طرح ہوگا۔ جب بھی ایک جانب سے کم ہوگا تو دوسری جانب سے تیز (زیادہ) ہو جائے گا، پھر یہ فتنے ختم نہ ہوں گے یہاں تک کہ آسمان سے ایک پکارنے والا پکارے گا کہ خبردار! (شو!) یقیناً فلاں امیر ہے ابن مسیب نے اپنے دونوں ہاتھ لپیٹ دیئے، پھر فرمایا کہ یہ تمہارا امیر ہے، یقیناً (حق) تین دفعہ فرمایا۔

○ ○ ○

۹۷۴. حدثنا سعيد أبو عثمان عن جابر عن أبي جعفر قال ينادي مناد من السماء ألا ان الحق في آل محمد وينادي مناد من الأرض ألا ان الحق في آل عيسى أو قال العباس أنا أشك فيه وإنما الصوت الأسفل من الشيطان ليلبس على الناس شك أبو عبد الله نعم



۹۷۴۔ ہم سے بیان کیا ہے سعید ابوشان نے جابر سے، کہ ابو جعفر سے فرمایا: ایک پکارنے والا آسمان سے پکارے گا کہ خبردار! حق آل حضرت محمد (ﷺ) میں ہے، اور ایک پکارنے والا زمین سے پکارے گا کہ خبردار! حق آل عیسیٰ (عیسیٰ علیہ السلام) میں ہے۔ یا عباس نے فرمایا کہ مجھے اس میں شک ہے، مٹی پکار (زمین والی) شیطان کی ہوگی تاکہ لوگوں پر (معاملہ) خلط ملط کر دے حضرت عبداللہ نعیم رحمہ اللہ تعالیٰ کو بھی اس بارے میں شک ہے۔

○ ○ ○

۹۷۵۔ حدثنا الوليد بن مسلم عن شيخ عن ابن شهاب قال يروى من آل أبي سفيان الثاني أمير على الموسم ويبحث معه بعثنا فإذا كانوا بالموسم سمعوا مناديا من السماء إلا أن الأمير فلان وينادي مناد من الأرض كذب وينادي مناد من السماء صدق ليطول ذلك فلا يدرون أيهما يتبعون وإنما يصدق من في السماء الصوت الثاني الذي ينادي من السماء أول مرة فإذا سمعتم ذلك فاعلموا أن كلمة الله هي العليا وكلمة الشيطان هي السفلى

۹۷۵۔ ہم سے بیان کیا ہے ولید بن مسلم نے شیخ سے، کہ ابن شہاب نے فرمایا: ابوسلمیان ثانی کے آل میں سے (حج) کے لیے ایک امیر مقرر کیا جائے گا اور اس کے ساتھ ایک لشکر بھیجا جائے گا۔ جب وہ موسم (حج) پر پہنچیں گے تو سنیں گے کہ آسمان سے ایک پکارنے والے کی پکار کہ خبردار! امیر فلاں (مفص) ہے اور زمین سے ایک پکارنے والا کہے گا کہ اس نے جھوٹ بولا اور آسمان سے پکارنے والا پکارے گا کہ اس نے سچ کہا یہ معاملہ طویل ہو جائے گا۔ لوگوں کو پتہ نہ چلے گا کہ کس بات کی پیروی کریں، یقیناً آسمان والا دوسری آواز (پکار) کی تصدیق کرے گا جس نے آسمان سے پہلی دفعہ پکارا تھا کہ جب تم یہ سوتو یقین کر لو کہ اللہ کا کلمہ اور شیطان کا کلمہ پست ہے۔

○ ○ ○

۹۷۶۔ حدثنا ابن وهب عن اسحاق عن يحيى التيمي عن المغيرة بن عبد الرحمن عن أمه كانت قديمة قال قلت لها في فتنة ابن الزبير ان هذه الفتنة يهلك فيها الناس فقالت كلا يا بني ولكن بعدما فتنة يهلك فيها الناس لا يستقيم أمرهم حتى ينادي مناد من السماء عليكم بلان

۹۷۶۔ ہم سے بیان کیا ہے ابن وہب نے اسحاق سے، انہوں نے یحییٰ تیمی سے المغیرہ بن عبد الرحمن سے، انہوں نے اپنی ماں سے جو ابتدائی دور میں مسلمان ہوئی تھی، قتنہ زبیر کے متعلق کہا کہ یقیناً اس فتنے میں لوگ ہلاک ہوں گے، تو اس نے کہا کہ ہرگز نہیں اے میرے بیٹے! لیکن اس کے بعد ایک قتنہ ہوگا جس میں لوگ ہلاک کر دیئے جائیں گے، ان کا معاملہ ختم نہیں ہوگا کہ آسمان سے ایک پکارنے والا پکارے گا کہ فلاں تمہارا امیر ہے۔

○ ○ ○

۹۷۷۔ حدثنا ابن وهب عن اسحاق بن يحيى عن محمد بن بشر بن هشام عن ابن المسيب قال تكون فتنة بالشام كان أولها لعب الصبيان ثم لا يستقيم أمر الناس على شيء



ولا تكون لهم جماعة حتى ينادي منادي من السماء عليكم بفلان وتطلع كف بشير

۹۷۷۔ ہم سے بیان کیا ہے ابن وہب نے ابلق بن یحییٰ سے، انہوں نے محمد بن ہشام سے، کہ ابن مسیب سے فرمایا: شام میں ایک فتنہ ہوگا جو ابتدا میں بچوں کے کھیل کی طرح معمولی ہوگا لوگوں کا معاملہ کسی ایک چیز پر نہیں ٹھہرے گا اور نہ ان کی کوئی جماعت ہوگی، یہاں تک کہ آسمان سے ایک پکارنے والا پکارے گا کہ فلاں کو امیر بنا لو، اور بشارت دینے والے کی ہتھیلی ظاہر ہوگی۔

○ ○ ○

۹۷۸۔ حدثنا ابن وهب عن عياض بن عبد الله الفهري عن محمد بن يزيد بن المهاجر

عن ابن المسيب نحو الا انه قال ينادي منادي من السماء اميركم فلان

۹۷۸۔ ہم سے بیان کیا ہے ابن وہب نے عیاض بن عبد اللہ فہری سے، انہوں نے محمد بن یزید بن مہاجر سے کہ ابن مسیب سے کہ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ آسمان سے پکارنے والا پکارے گا کہ تمہارا امیر فلاں شخص ہے۔

○ ○ ○

۹۷۹۔ قال عياض وأخبرنا محمد بن المنكدر سمع عبد الملك بن مروان يذكر عن

رجل من علمائهم نحوه

۹۷۹۔ عیاض نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے محمد بن منکدر نے، انہوں نے سنا عبد الملک بن مروان سے، جو یہ بیان کر رہے تھے کہ ان کے کسی عالم نے بھی کہا تھا کہ آسمان سے پکارنے والا پکارے گا کہ تمہارا امیر فلاں شخص ہے۔

○ ○ ○

۹۸۰۔ حدثنا الوليد بن مسلم عن عنبسة القرشي عن مسلمة بن أبي سلمة عن شهر بن

حوشب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في المحرم ينادي مناد من السماء ألا ان

صفوة الله من خلقه فلانا فاسمعوا له وأطيعوا في سنة الصوت والمعصية

۹۸۰۔ ہم سے بیان کیا ہے ولید بن مسلم نے عینسہ قرشی سے، انہوں نے سلمہ بن ابوسلمہ سے، کہ شہر بن حوشب سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہنگاموں اور فتنوں کے سال حرم میں ایک پکارنے والا آسمان سے پکارے گا کہ خبردار! اللہ تعالیٰ کا مخلص دوست اس کی مخلوق میں سے فلاں شخص ہے اس کی بات سنا اور اس کی اطاعت کرو۔

○ ○ ○

۹۸۱۔ حدثنا رشدين عن ابن لهيعة قال حدثني ابو زرعة عن عبد الله بن زهير عن عمار

بن ياسر رضي الله عنه قال اذا قتل النفس الزكية وأخوه بمكة ضيعة نادى مناد من

السماء ان اميركم فلان وذلك المهدي الذي يملأ الارض حقاً وعدلاً

۹۸۱۔ ہم سے بیان کیا ہے رشیدین نے ابن لہیعہ سے، فرمایا مجھ سے بیان کیا ہے ابو زرعة نے عبد اللہ بن زہیر سے، کہ عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب پاکیزہ نفس شخص اور اس کے بھائی کو مکہ میں ناحق قتل کیا جائے گا تو ایک پکارنے والا



آسمان سے پکارے گا آسمان سے کہ یقیناً تمہارا امیر فلاں فحش ہے، اور وہی حضرت مہدی علیہ السلام ہوں گے جو زمین کو سچائی اور انصاف سے بھر دیں گے۔

○ ○ ○

۹۸۲. حدثنا أبو اسحاق الأقرع حدثني أبو الحكم المدني قال حدثني يحيى بن سعيد

عن سعيد بن المسيب قال تكون فرقة واختلاف حتى يطلع كف من السماء وينادي مناد

ألا أن أميركم فلان

۹۸۲ ہم سے بیان کیا ہے ابوالخلق اقرع نے، فرمایا مجھے سے بیان کیا ہے ابوالحکم مدنی نے، فرمایا مجھ سے بیان

کیا ہے یحییٰ بن سعید بن مسیب کہ بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا فرقہ بازی اور اختلاف ہوگا یہاں تک کہ ایک ہتھیلی آسمان سے ظاہر ہوگی اور ایک پکارنے والا پکارے گا کہ خبردار! تمہارا امیر فلاں ہے۔

○ ○ ○

۹۸۳. حدثنا الوليد ورشدین عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن أبي رومان عن علي رضي

الله عنه قال بعد الخسف ينادي مناد من السماء ان الحق في آل محمد في أول النهار ثم

ينادي مناد في آخر النهار ان الحق في ولد عيسى وذلك نحوه من الشيطان

۹۸۳ ہم سے بیان کیا ہے ولید اور رشیدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابوقبیل سے، انہوں نے ابورومان سے

کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا دشمنی کے بعد آسمان سے پکارنے والا پکارے گا کہ یقیناً حق آل حضرت محمد (ﷺ) میں ہے یہ پکار دن کے ابتدائی حصے میں ہوگی۔ پھر دن کے آخری حصہ میں پکارنے والا پکارے گا کہ یقیناً حق اولاد حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں ہے، اور یہ پکار شیطان کی طرف سے ہوگی۔

○ ○ ○

۹۸۴. حدثنا عبد الله بن مروان عن سعيد بن يزيد التنوخي عن الزهري قال اذا التقى

السفاني والمهدي للقتال يومئذ يسمع صوت من السماء ألا ان اولياء الله اصحاب فلان

يعني المهدي قال الزهري وقالت أسماء بنت عميس ان اشارة ذلك اليوم ان كفا من

السماء مدلاة ينظر اليها الناس

۹۸۴ ہم سے بیان کیا ہے عبد اللہ بن مروان نے سعید بن یزید تنوخی سے، انہوں نے زہری سے، کہ انہوں نے

فرمایا جب دن سنیائی اور حضرت مہدی علیہ السلام کے لشکر آمنے سامنے ہوں گے تو اُس دن آسمان سے ایک آواز سنی جائے گی کہ خبردار! یقیناً اللہ کے دوست فلاں یعنی حضرت مہدی علیہ السلام کے ساتھی ہیں، زہری نے کہا کہ اسماء بنت عمیس نے کہا کہ یقیناً اس دن کی نشانی یہ ہے کہ آسمان سے ایک ہتھیلی ظاہر ہوگی جس کی طرف لوگ دیکھیں گے۔

○ ○ ○

۹۸۵. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح وعن أرطاة قال اذا كان الناس بمعنى وعرفات

نادى مناد بعد ان تحاذب القبائل ألا ان أميركم فلان ويبعه صوت آخر ألا انه قد كذب



ويتبعه صوت آخر ألا أنه قد صدق ليقتلون قتالا شديدا فجعل سلاحهم البراذع وهو جيش البراذع وعند ذلك ترون كفا معلمة في السماء ويشتد القتال حتى لا يبقى من أنصار الحق إلا عدة أهل بدر ليلعبون حتى يبايعون صاحبهم

۹۸۵ ہم سے بیان کیا ہے حکیم بن نافع نے جراح سے، انہوں نے اُڑپا سے کہ انہوں نے فرمایا جب لوگ بیٹی اور عرفات میں ہوں گے تو قبائل کے جمع ہونے کے بعد ایک پکارنے والا پکارے گا کہ خبردار! تمہارا امیر فلاں شخص ہے اس کے پیچھے ایک آواز آئے گی کہ اس نے جھوٹ بولا اور اس کے پیچھے دوسری آواز آئے گی کہ اس نے سچ کہا۔ لوگ آپس میں سخت لڑائی کریں گے۔ ان کے بڑے ہتھیار پالان کے نیچے بچھائے جانے والے کبل ہوں گے اور وہ کبلوں والا لشکر ہوگا۔ اور اس دوران تم آسمان میں سے ایک ہتھیلی ظاہر ہوتے دیکھو گے اور سخت لڑائی ہوگی۔ حق کے مددگاروں میں سے کوئی باقی نہیں بچے گا مگر اتنی تعداد میں جو اہل بدر کی تھی (یعنی 313) پھر وہ اپنے امیر کی بیعت کے لیے روانہ ہو جائیں گے۔

○ ○ ○

اجتماع الناس بمكة وبيعتهم للمهدي فيها وما يكون تلك السنة بمكة من الاختلاط والقتال وطلبهم المهدي بعد القتال واجتماعهم عليه.

لوگوں کا مکہ میں جمع ہونا اور وہاں لوگوں کا  
حضرت مہدی علیہ السلام سے بیعت کرنا

۹۸۶. حدثنا أبو يوسف المقدسي عن عبد الملك بن أبي سليمان عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذي القعدة تحارب القبائل وعامد ينتهب الحاج فتكون ملحمة بمنى فيكثر فيها القتل وتفسك فيها الدماء حتى تسيل دماؤهم على عقبة الجمره حتى يهرب صاحبهم فيؤتى به بين الركن والمقام فيبايع وهو كاره ويقال له ان أبيت ضربنا عنقك فيبايعه مثل عدة أهل بدر يرضى عنه ساكن السماء وساكن الأرض

۹۸۶ ہم سے بیان کیا ہے ابو یوسف مقدسی نے، انہوں نے عبد الملک بن ابی سلیمان سے، انہوں نے عمرو بن شعیب سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے والد سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ذی قعدہ (کے مہینے) میں قبائل جمع ہوں گے اور خاجیوں کو لوٹا جائے گا۔ منی میں سخت جنگ ہوگی، اس میں مقتولین بہت زیادہ ہوں گے اور اس میں خون بہایا جائے گا یہاں تک کہ ان کا خون جمرہ عقبہ (بڑا شیطان) پر نہ بے گا، یہاں تک کہ ان کا ساتھی بھاگے گا جسے رکن (یمانی) اور مقام (ابراہیم)



کے درمیان لایا جائے گا، پھر اس کی بیعت کی جائے گی حالانکہ وہ اُسے ناپسند کرے گا اور اُسے کہا جائے گا کہ اگر تُو نے بیعت لینے سے انکار کیا تو ہم تیری گردن مار دیں گے، وہ اس کی بیعت کریں گے جو اہل بدر کی تعداد کے برابر ہوں گے۔ (یعنی 313) اس سے آسمان اور زمین کے رہنے والے راضی ہوں گے۔

۹۸۷. قال ابو يوسف لحدثني محمد بن عبيد الله عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما قال يحج الناس معا ويعرفون معا على غير امام فينما هم نزول بمنى اذ اخلهم كالكلب فنارت القبائل بعضهم الى بعض فاقبلوا حتى تسبل العقبة دما ليفزعون الى خيبرهم فيأتونه وهو ملصق وجهه الى الكعبة يكي كاني انظر اليه والى دموعه فيقولون هلم فللبايعة فيقول ويحكم من عهد قد نقضتموه وكم من دم قد سفكتموه فللبايعة كرها فان ادر كتموه فللبايعة فيقول ويحكم من عهد قد نقضتموه وكم من دم قد سفكتموه فللبايعة كرها فان ادر كتموه فللبايعة فانه المهدي في الارض والمهدي في السماء

۹۸۷ ابو یوسف نے محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن شعیب سے، انہوں نے اپنے والد سے، کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا لوگ امام کے بغیر حج کریں گے اور عرفات جائیں گے۔

پھر وہ منیٰ میں ٹھہریں گے اچانک وہ کتوں کی طرح ایک دوسرے کے خلاف ہوں گے اور قبائل ایک دوسرے پر حملہ آور ہو کر آپس میں لڑیں گے یہاں تک کہ حجرہ عقبہ پر خون بہے گا۔ وہ گھبرا کر اپنے میں سے بہتر شخص کے پاس جائیں گے جو اپنے چہرے کو کعبہ کے ساتھ لگائے ہوئے ہوگا اور زور دے گا اور گویا میں ابھی اس کی طرف اور اس کے آنسوؤں کی طرف دیکھ رہا ہوں، وہ کہیں گے کہ آؤ ہم آپ کے ہاتھ پر بیعت کریں؟ وہ کہے گا کہ تمہارا ناس ہو اس عہد کی وجہ سے جو تم نے توڑ دیا اور کتنا زیادہ خون تم نے بہایا! اس کی ناپسندیدگی کے باوجود اس کی بیعت کی جائے گی، اگر تم نے اُسے پالیا تو اس سے بیعت کرو، یقیناً یہی آسمان اور زمین میں حضرت مہدی علیہ السلام ہوں گے۔

۹۸۸. حدثنا الوليد عن صدقة بن يزيد عن قتادة عن سعيد بن المسيب قال في ذي القعدة تحاز فيها القبائل الى قبائلها وذو الحجة ينهب الحاج فيها والحرم وما المحرم ۹۸۸ ہم سے بیان کیا ہے ولید نے صدقہ بن زید سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے سعید بن مسیب سے، کہ انہوں نے فرمایا ذی قعدہ (مہینہ) میں قبائل ایک دوسرے کے خلاف ہوں گے اور ذوالحجہ میں حاجیوں کو لوٹا جائے گا اور حرم میں لوٹ مار ہوگی، اور محرم میں تو کیا کچھ ہوگا!

۹۸۹. قال الوليد واخبرني عن عتبة القرشي عن سلمة بن ابي سلمة عن شهر بن حوشب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذي القعدة تحازب القبائل وفي ذي الحجة ينهب الحاج وفي المحرم ينادي مناد من السماء



۹۸۹؎ ولید نے کہا کہ مجھے خبر دی عینہ قرشی نے سلمہ بن ابی سلمہ سے، انہوں نے شہر بن حوشب سے، کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ذی قعدہ میں قبائل آپس میں ہوں گے اور ذی قعدہ میں حاجیوں کو لوٹا جائے گا اور محروم میں آسمان سے پکارنے والا پکارے گا۔

○ ○ ○

۹۹۰. حدثنا الوليد بن مسلم عن أبي عبد الله عن الوليد بن هشام المعطي عن أبان بن الوليد بن عقبة بن أبي معيط سمع ابن عباس رضي الله عنه يقول يبعث الله تعالى المهدي بعد إياس وحتى يقول الناس لا مهدي وأنصاره ناس من أهل الشام عدلتهم للثمالة وخمسة عشر رجلا عدة أصحاب بدر يسرون إليه من الشام حتى يستخرجوه من بطن مكة من دار عند الصفا فيبايعونه كرها فيصلي بهم ركعتين صلاة المسافرين عند المقام ثم يصعد المنبر

۹۹۰؎ ہم سے بیان کیا ہے ولید بن مسلم نے ابو عبد اللہ سے، انہوں نے ولید بن ہشام معطی سے، انہوں نے ابان بن ولید بن عقبہ بن ابی معیط سے کہ اس نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ لوگوں کے مایوس اور منتشر ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ حضرت مہدی علیہ السلام کو بھیجے گا پھر اہل شام میں سے کچھ لوگ جن کی تعداد اصحاب بدر کے برابر (313) ہوگی مہدی علیہ السلام کی تلاش میں شام سے چلیں گے، اور آندرون مکتہ دار صفا پہنچ کر ان کی زبردستی بیعت کریں گے، جو اس وقت مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد منبر پر تشریف لائیں گے۔

○ ○ ○

۹۹۱. حدثنا أبو يوسف عن فطر بن خليفة عن الحسن بن عبد الرحمن العكلي عن أبي

هريرة رضي الله عنه قال يبايع المهدي بين الركن والمقام لا يولظ نائما ولا يهريق دما

۹۹۱؎ ہم سے بیان کیا ابو یوسف نے فطر بن خلیفہ سے، انہوں نے حسن بن عبد الرحمن عکلی سے، کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رکن یمانی اور مقام (ابراہیم) کے درمیان مہدی علیہ السلام کی بیعت کی جائے گی مگر اس موقع پر نہ تو سوائے کو جگایا جائے گا اور نہ کسی کا خون بہایا جائے گا۔

○ ○ ○

۹۹۲. حدثنا الوليد عن شيخ عن الزهري قال ينادي تلك السنة منادها مناد من

السماء وألا إن الأمير فلان وينادي مناد من الأرض كذب ليقفل أنصار الصوت الأسفل حتى أن أصول الشجر لينخضب دما وذلك اليوم الذي قال عبد الله بن عمرو جيش يسمى جيش البراذع يشقون البراذع لينخلونها مجانا قد لهم من لا يلقى من أنصار ذلك الصوت الأعلى إلا عدة أهل بدر للثمالة وبضعة عشر رجلا لينصرون ثم ينصرفون إلى صاحبهم فيجدونه ملصقا ظهره إلى الكعبة ترعد فرائضه يتعوذ بالله من شر ما يدعونه إليه فيكروهونه على البيعة ويرجع أنصار الصوت الأسفل إلى الشام فيقولون قاتلنا قوما ما



رأينا مثلهم قط وانما هم شر ذمة قليلة

۹۹۲ ہم سے بیان کیا ولید نے شیخ سے، انہوں نے زہری سے کہ انہوں نے فرمایا: اسی سال دو منادی والے پکاریں گے ایک آسمان سے کہ امیر فلاں آدمی ہے اور زمین سے پکارنے والا پکارے گا کہ اس نے جھوٹ بولا، تو نیچے سے آواز دینے والے کے مددگاروں کو قتل کیا جائے گا، یہاں تک کہ درختوں کی جڑیں خون آلود ہو جائیں گے، عبد اللہ بن عمرو نے کہا، یہ وہ دن ہوگا کہ ایک لشکر ہوگا جس کو لشکر ”یراذع“ کہتے ہیں، وہ اپنے کنبوں کو پھاڑ کر اس سے ڈھال بنائیں گے۔ پھر اس دن اوپر والے منادی کے مددگار نہیں رہیں گے مگر اہل بدر کی تعداد کے برابر، اور اہل بدر کی تعداد تین سو (300) سے کچھ اوپر ہے۔ پھر یہ لوگ ان کی مدد کریں گے، پھر اپنے ساتھی کی طرف لوٹیں گے، تو اس کو اپنی پشت کے ساتھ کعبہ سے لپٹا ہوا پائیں گے جس کے شانے کا گوشت حرکت کرے گا، وہ پناہ مانگے گا اللہ تعالیٰ کی اس چیز کے شر سے جس کی طرف یہ لوگ اُسے بٹارہے ہیں، تو اس کو (آخر کار) بیعت پر مجبور کریں گے، اور نیچے زمین سے آواز دینے والے کے مددگار شام کی طرف لوٹیں گے اور کہیں کہ ہم ایسی قوم کے ساتھ لڑنے ہیں کہ اس جیسی ہم نے کبھی نہیں دیکھی، اور یہ نیچے والوں کی بہت تھوڑی جماعت ہوگی۔

○ ○ ○

۹۹۳. حدثنا معتمر بن سليمان عن الأخضر بن عجلان عن عطاء بن زهير بن فزارة العامري عن أبيه عن عبد الله بن عمرو قال أما إنها ستكون فتنة والناس يصلون معا ويحجون معا ويعرفون معا ويضحون معا ثم تهيج فيهم كالكلب فيقتلون حتى تسيل العقبة دما وحتى يرى البريء أن براء له لن تنجيه ويرى المعتزل أن اعتزاله لن ينفعه ثم يستكبرون رجلا شابا مسندا ظهره بالركن ترعد فرائضه يقال له المهدي في الأرض وهو المهدي في السماء لمن أذركه فليتهبه

۹۹۳ ہم سے بیان کیا ہے معتمر بن سلیمان نے أخضر بن عجلان سے، انہوں نے عطاء بن زہیر بن فزارة عامری سے، انہوں نے اپنے والد سے، کہ عبد اللہ بن عمرو نے فرمایا: عنقریب فتنے برپا ہوں گے اور لوگ ایک ساتھ نماز پڑھیں گے، حج کریں گے اور ایک ساتھ عرفات میں جمع ہوں گے، ایک ساتھ قربانی کریں گے۔ پھر وہ کتوں کی طرح آپس میں لڑیں گے۔ یہاں تک کہ خون سب سے گا جمرہ عقبہ پر اور اس سے ہزار ہوں والا سبھے گا کہ اس کی بیزاری اُسے کبھی نہیں بچائے گی اور کنارہ کشی اختیار کرنے والا سبھے گا کہ اس کی کنارہ کشی سے کوئی فائدہ نہ پہنچائے گی۔ پھر ایک نوجوان کو، جو مہدی ہوگا، رکن یمانی سے پیٹھ لگائے ہوگا، اس کے کندھے حرکت کرتے ہوں گے، سب لوگ اسے زبردستی اپنا امیر بتالیں گے۔ یہی وہ مہدی ہے جو زمین اور آسمان دونوں میں مہدی ہوگا۔ جو شخص اُسے دیکھ لے اُسے چاہیے کہ اس کی پیروی کرے۔

۹۹۴. حدثنا ابن ثور عبد الرارق عن معمر عن قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انه يخرج من المدينة الى مكة ليستخرجونه الناس من بينهم ليبياعونه بين الركن والمقام وهو كاره



۹۹۳ھ سے بیان کیا ابن ثور اور عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے قتادہ سے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا یقیناً وہ (مہدی) مدینہ سے مکہ کی طرف نکلے گا۔ لوگ اپنے آپس میں اس کو نکالیں گے اور اس سے بیعت کریں گے زکین (یمانی) اور مقام (ابراہیم) کے درمیان حالانکہ وہ اس منصب کو ناپسند کرے گا۔

○ ○ ○

۹۹۵. حدثنا عبد الوهاب الثقفي عن أيوب عن ابن مسهر عن أبي الجعد قال قال أمارته هنيا وهو في بيته:

۹۹۵ھ سے بیان کیا عبد الوهاب ثقفی نے ایوب سے انہوں نے ابن مسرین رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے ابو جعد سے، انہوں نے فرمایا کہ ان (مہدی) کو اس کی امارت آسانی سے ملے گی اور وہ اپنے گھر میں ہوں گے۔

○ ○ ○

۹۹۶. حدثنا الوليد ورشد بن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن أبي رومان عن علي رضي الله عنه قال إذا هزمت الرايات السود خيل السفهاني التي ليها شعيب بن صالح تمنى الناس بالمهدي ليطلبونه فيخرج من مكة ومعه راية النبي صلى الله عليه وسلم فيصلي ركعتين بعد أن ينس الناس من خروجه لما طال عليهم من البلاء فإذا فرغ من صلاته انصرف فقال أيها الناس ألع البلاء بأمة محمد صلى الله عليه وسلم وبا أهل بيته خاصة فهورنا وبغي علينا.

۹۹۶ھ سے بیان کیا ولید اور رشید بن ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے، انہوں نے ابو رومان سے، انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، کہ انہوں نے فرمایا جب کالے جھنڈے (والے) سفیانی کے لشکر سے ٹکست کھا کر بھاگیں گے اور ان میں شعیب بن صالح بھی ہوں گے تو لوگ حضرت مہدی علیہ السلام کی تمنا کریں گے، پس لوگ ان کی تلاش میں نکلیں گے، مہدی مکہ سے نکلے گا اور اس کے پاس نبی کریم ﷺ کا جھنڈا ہوگا، وہ دو رکعت نماز پڑھے گا۔ لوگ اس کے ظاہر ہونے سے ناامید ہو چکے ہوں گے کیونکہ لوگوں پر مصائب نازل ہوئے ہوں گے۔ جب وہ اپنی نماز سے فارغ ہوگا تو کہے گا کہ اے لوگو! اس مصیبت کو دور کرنے کے لئے اور اے (حضرت) محمد ﷺ کی آیت! اور اے ان کے اہل بیت! میرے ساتھ شامل ہو جاؤ! اس لئے کہ ان لوگوں نے ہمیں مغلوب کیا اور ہم پر ظلم (اور سرکشی کی)۔

○ ○ ○

۹۹۷. حدثنا الوليد بن مسلم عن ليث بن سعد عن عمار بن عباس القعاني عن حدثه عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال يخرج ثلاثة نفر من قبرش الى مكة من جيش السفهاني منظور اليهم فإذا بلغهم الخسف اجتمعوا بمكة لأولئك الفر الثلاثة من البلاد فبايع أحلهم كرها



۹۹۷۔ ہم سے بیان کیا ہے ولید بن مسلم نے، انہوں نے لیث بن سعد سے، انہوں نے عیاش بن عباس قطنانی سے، اس سے جس نے اس سے حدیث بیان کی کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قریش کے تین آدمی مکہ کی طرف سفیانی کے لشکر سے ٹکریں گے، جو ان کے ہاں معزز ہوں گے، جب ان کو ان (لشکر سفیانی) کے دشمنی کی اطلاع پہنچے گی تو ان تین آدمیوں کے لئے شہروں کے (لوگ) جمع ہو جائیں گے تو ان میں سے ایک کے ہاتھ زبردستی بیعت کریں گے۔

○ ○ ○

۹۹۸۔ حدثنا عبد الله بن مروان عن سعيد بن يزيد عن الزهري قال يستخرج المهدي

كارها من مكة من ولد فاطمة لمبايع

۹۹۸۔ ہم سے بیان کیا عبد اللہ بن مروان بن سعید بن یزید سے، انہوں نے علامہ زہری رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ انہوں نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام کو مکہ سے زبردستی نکالا جائے گا وہ اولاد فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہوگا۔ لوگ اس کی بیعت کریں گے۔

○ ○ ○

۹۹۹۔ حدثنا سعيد أبو عثمان عن جابر عن أبي جعفر قال ثم يظهر المهدي بمكة عند

العشاء ومعه راية رسول الله صلى الله عليه وسلم وقميصه وسيفه وعلامات ونور وبيان

فاذا صلى العشاء نادى بأعلى صوته يقول اذكركم الله أيها الناس ومقامكم بين يدي

ربكم فقد اتخذ الحجة وبعث الأنبياء وأنزل الكتاب وأمركم أن لا تشركوا به شيئا وأن

تحافظوا على طاعته وطاعة رسوله وأن تحبوا ما أحيا القرآن وتميتوا ما أمات وتكونوا

أعوانا على الهدى ووزرا على التقوى فان الدنيا قد دنا فنادوها وزوالها وأذنت بالوداع

فاني أدعوكم الى الله والى رسوله والعمل بكتابه وأما الباطل وأحياء سنته فيظهر في

لثمائة وثلاثة عشر رجلا عدة أهل بدر على غير معاد قرعا كقرع الخريف رهان بالليل

أسد بالنهار فيفتح الله للمهدي أرض الحجاز ويستخرج من كان في السجن من بني

هاشم وتنزل الرايات السود الكوفة فيبعث بالبيعة الى المهدي وبعث المهدي جنوده في

الآفاق ويميت الجور وأهله وتستقيم له البلدان ويفتح الله على يديه القسطنطينية

۹۹۹۔ ہم سے بیان کیا سعید بن ابی عثمان نے، انہوں نے جابر سے، ابو جعفر نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام ظاہر

ہوں گے مکہ میں عشاء کے وقت اور ان کے پاس حضرت رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا ہوگا، قمیص اور تلواریں اور دوسری نشانیاں نور اور بیان

ہوگا، جب وہ عشاء کی نماز پڑھ لے گا تو اونچی آواز سے اعلان کرے گا کہ میں تم کو اللہ کی یاد دلاتا ہوں اور اے لوگو! کل اپنے رب

کے سامنے پیش ہونا یاد دلاتا ہوں، اللہ تعالیٰ نے اپنی حجت تمام کر دی، انبیاء کرام علیہم السلام کو بھیجا اور کتابیں نازل کیں اور تم کو حکم

دیا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، اور اس کی اطاعت کرو اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور تم اس کو اختیار قرآن نے



جس کے اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور تم اس چیز کو چھوڑ دو جس کا قرآن نے چھوڑنے کا حکم دیا ہے، اور ہدایت اور تقویٰ میں ایک دوسرے کے مددگار دنیا کے فنا ہونے کا وقت قریب آ گیا، دنیا کو زخمی کی اجازت مل گئی، تو میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف بلاتا ہوں اور اس کی کتاب پر عمل کرنے کی طرف، اور باطل کو مٹانے کا اور اس کی سخت کو زخمی کرنے کی طرف۔ آپ اہل بدر کی تعداد (313) کے نئے لوگوں میں بغیر معین وقت کے، گرجتے ہوئے موسم خزاں میں آسمان کے گرجنے کی طرح ظاہر ہوں گے۔ رات کو عبادت گوار اور دن کو شیر ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مہدی علیہ السلام کو حجاز کی زمین فتح کرا دیں گے۔ بنو ہاشم کے جو لوگ قید میں ہوں گے وہ ان کو آزاد کر دے گا اور کالے جھنڈے ٹوٹے میں آئیں گے اور حضرت مہدی علیہ السلام کو بیعت کے لیے اطلاع بھیجیں گے اور حضرت مہدی علیہ السلام اپنی لشکر کو اطراف میں بھیجیں گے اور قلم اور خالموں کو ختم کریں گے۔ شہر ان کے تابع ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھوں پر قسطنطنیہ فتح کرا دے گا۔

○ ○ ○

۱۰۰۰. حدثنا أبو عمر عن ابن لهيعة عن عبد الوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن أبيه عن الحارث عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال إذا انقطعت التجارات والطرق وكثرت الفتن خرج سبعة رجال علماء من القشتي على غير ميعاد يبائع لكل رجل منهم ثلثمائة وبضعة عشر رجلا حتى يجتمعوا بمكة فيلقى السبعة فيقول بعضهم لبعض ما جاءكم فقولوا جئنا في طلب هذا الرجل الذي ينبغي أن تهديا على يديه هذه الفتن وتفتح له القسطنطية قد عرفناه باسمه واسم أبيه وأمه وحليته فيتفق السبعة على ذلك فيطلبونه فيصیبونه بمكة فيقولون له أنت فلان بن فلان فيقول لا بل أنا رجل من الأنصار حتى يفلت منهم فيصفونه لأهل الخبرة والمعرفة به فيقال هو صاحبكم الذي تطلبونه وقد لحق بالمدينة فيطلبونه بالمدينة فيخالفهم إلى مكة فيطلبونه بمكة فيصیبونه فيقولون أنت فلان بن فلان وأمك فلانة بنت فلان وليك آية كذا وكذا وقد أفلت منا مرة فمد يدك لبائعك فيقول لست بصاحبكم أنا فلان بن فلان الأنصاري مروا بنا أدلكم على صاحبكم حتى يفلت منهم فيطلبونه بالمدينة فيخالفهم إلى مكة فيصیبونه بمكة عند الركن فيقولون الما عليك ودمائنا في عنقك ان لم تمتد يدك لبائعك هذا عسكر السفاني قد توجه في طلبنا عليهم رجل من جرم فيجلس بين الركن والمقام فمد يده لبائع له ويلقى الله محبته في صدور الناس فيسير مع قوم أسد بالنهار رهان بالليل

۱۰۰۰. ہم سے بیان کیا ہے ابو عمر نے ابن ابی لہیعہ سے، انہوں نے عبد الوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حارث سے انہوں نے عبد اللہ بن حارث سے کہ حضرت مہدی علیہ السلام بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ



عہ نے فرمایا جب کاروبار مندا ہوگا، راستے پر امن نہ رہیں گے، اور فتنے بڑھ جائیں گے تو سات (7) آدمی علماء مختلف اطراف سے غیر معین وقت میں نکلیں گے۔ ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ پر 313 آدمی بیعت کریں گے، یہاں تک کہ وہ مکہ میں جمع ہوں گے، پھر ساتوں آپس میں ملیں گے۔ وہ ایک دوسرے سے کہیں گے کہ تم کیوں جہاں جمع ہوئے ہو تو وہ کہیں گے ہم اس آدمی کی تلاش میں نکلے ہیں جس کے ہاتھ پر ان فتنوں کے دور میں بیعت کرنا مناسب تھا اور اس کے ہاتھ پر قسطنطنیہ فتح ہوگا ہم اس کو جانتے ہیں اس کے نام سے، اس کے والد اور والدہ کے نام سے اور اس کے حلیہ سے، وہ سات (7) آدمی اس پر متفق ہوں گے تو وہ مہدی کو تلاش کریں گے تو اس کو مکہ میں پائیں گے تو اس سے کہیں گے کہ آپ فلاں بن فلاں ہیں؟ وہ کہے گا کہ نہیں بلکہ میں انصار کا ایک آدمی ہوں یہاں تک کہ ان سے اپنے آپ کو بچا لے گا تو وہ (حضرت مہدی علیہ السلام کے اوصاف بیان کریں گے ان لوگوں سے جو اس کے بارے میں خبر اور پہچان رکھتے ہوں گے، تو کہا جائے گا کہ جس کو تم تلاش کر رہے ہو وہ مدینہ میں ہے۔ یہ لوگ اس کو مدینہ میں تلاش کریں گے۔ وہ ان سے بچ کر مکہ آجائے گا تو یہ لوگ مکہ میں اُسے تلاش کریں گے، تو اس کے پاس پہنچیں گے، پھر اس سے کہیں گے کہا آپ فلاں بن فلاں ہیں؟ آپ کی والدہ فلاں بنت فلاں ہے، آپ کی یہ نشانیاں ہیں اور آپ نے ایک دفعہ اپنے آپ کو ہم سچھا یا اب اپنا ہاتھ بڑھاؤ تاکہ ہم آپ کی بیعت کریں؟ وہ فرمائے گا کہ میں تمہارا مطلوبہ شخص نہیں ہوں، میں فلاں بن فلاں انصاری ہوں، تم مجھے کہو تو میں تمہارے مطلوبہ شخص کے بارے میں تمہیں بتا دیتا ہوں! یہاں تک کہ وہ اس دفعہ بھی اپنے آپ کو ان سے چھڑائے گا۔ لوگ پھر اس کو مدینہ میں تلاش کریں گے۔ وہ ان سے (بچ کر) مکہ آجائے گا تو لوگ اس کی طرف رُکن یمانی کے پاس پہنچیں گیا اور کہیں گے کہ ہمارا گناہ آپ پر ہے اور ہمارا خون آپ کی گردن پر ہے اگر تو نے بیعت کے لئے اپنا ہاتھ نہ بڑھایا؟ سُلمانی کا لشکر ہمارے تعاقب تلاش میں نکلا ہوا ہے، ان کا امیر قبیلہ جرم کا آدمی ہے۔ اس وقت مہدی علیہ السلام رُکن یمانی (یمانی) اور مقام (ابراہیم) کے درمیان تشریف فرما ہوں گے۔ اور اپنا ہاتھ بیعت لینے کے لئے بڑھاویں گے اور لوگ اس سے بیعت کریں گے تو اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت ڈالے گا۔ آپ ایسے لوگوں کے لشکر کے ساتھ ہوں گے جو دن کے وقت شیر اور رات کے وقت عبادت گزار ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۰۰۱۔ حدثنا أبو ثور وعبد الرزاق وابن معاذ عن معمر عن قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يأتيه عصاب العراق وأبدال الشام فليأخذه بين الركن والمقام فليلقى الاسلام بجرانه

۱۰۰۱۔ ہم سے بیان کیا ہے ابو ثور اور عبد الرزاق اور ابن معاذ نے معمر سے، انہوں نے حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عراق کی ایک جماعت اور شام کے ابدال آپ (یعنی حضرت مہدی علیہ السلام) کے پاس آ کر رُکن یمانی (یمانی) اور مقام (ابراہیم) کے درمیان آپ کی بیعت کریں گے آپ کی وجہ سے اسلام پھر غالب آئے گا۔

○ ○ ○



خروج المہدی من مکة الى بيت المقدس والشام بعدما يبايع  
له وما يكون في مسيره بينه وبين السفیانی وأصحابه

مہدی کا مکہ سے بیت المقدس اور شام کی طرف کوچ

اور سفیانی کے لشکر سے ان کا مقابلہ

۱۰۰۲. حدثنا الوليد ورشدین عن ابن لهيعة قال حدثني ابو زرعة عن محمد بن علي  
قال اذا سمع العائد الذي بمكة بالخسف خرج مع النبی عشر ألفا فيهم الأبدال حتى  
ينزلوا فيقول الذي بعث الجيش حين يبلغه الخبر بإيلياء لعمرؤ الله لقد جعل الله في هذا  
الرجل عبرة بعثت اليه ما بعثت لساخوا في الأرض ان هذا لعبرة وبصيرة ويؤدي اليه  
السفیانی الطاعة ثم يخرج حتى يلقى كلبا وهم أحواله فيعرونه بما صنع ويقولون  
كساک الله قميصا خلعت فيقول ماترون استقبله البيعة فيقولون نعم فيأتيه الى ايلياء  
فيقول ألقني فيقول اني غير فاعل فيقول بلى فيقول له اتحب ان أهلك فيقول نعم فيقبله  
ثم يقول هذا رجل قد خلع طاعتي فيأمر به عند ذلك فيذبح على بلاطة ايلياء ثم يسير  
الى كلب فينهبهم فالخائب من خائب يوم نهب كلب

۱۰۰۲ھ سے بیان کیا ولید اور رشدین نے ابن ابی لہیعہ سے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابو زرعة نے  
محمد بن علی سے کہ انہوں نے فرمایا جب مکہ میں پناہ لینے والے کوزمین کے ڈھنسنے کی خبر ملے گی، تو وہ بارہ ہزار (لشکر) کے ساتھ نکلے  
گا، اس میں ابدال بھی ہوں گے۔ یہ لوگ ایلیم (بیت المقدس) پہنچیں گے تو وہ آدمی جس نے لشکر بھیجا جب اس کو (مقام)  
ایلیم کی خبر پہنچے گی تو کہے گا: اللہ تعالیٰ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے اس بندے میں عبرت اور بصیرت رکھی ہے۔ اس کی طرف بھیجا گیا ہے  
جو بھیجا گیا ہے، تو وہ ڈھیلے پڑ جائیں گے۔ بے شک یہ عبرت اور بصیرت ہے، سفیانی اس کو طاعت کی پیشکش کرے گا۔ اور قبیلہ کلب  
سے جاٹے گا، اور ان کے احوال معلوم کرنے کا ارادہ کرے گا، تو وہ اسے پہچان لیں گے اور کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو قیام  
پہنائی مگر آپ نے اس کو اتارا دیا، وہ کہے گا کہ تم نہیں دیکھتے ہو کہ میں اس سے بیعت ختم کرتا ہوں۔ وہ لوگ کہیں گے کہ جی ہاں!  
تو وہ اس کے پاس ایلیم (بیت المقدس) آئے گا، اور اس سے کہے گا کہ میری بیعت واپس کرو؟ وہ کہے گا نہیں ایسا نہیں کروں گا وہ  
کہے گا کیوں نہیں؟ وہ کہے گا کہ کیا بڑا چاہتا ہے کہ میں آپ کی بیعت ختم کروں وہ کہے گا جی ہاں! تو وہ اس کو بیعت سے نکال دے گا،  
پھر وہ کہے گا کہ یہ وہ آدمی ہے جو میری طاعت سے نکل گیا، تو اس وقت اس کے خلاف حکم دے گا کہ اس کو ذبح کیا جائے تو اس  
کو (مقام) ایلیم کی ہوا (یا گھاس والی) زمین پر ذبح کیا جائے گا، پھر یہ قبیلہ کلب کے پاس جائے گا تو ان کو لوٹنے کا۔ پھر  
تو مراد ہوگا وہ آدمی جو قبیلہ کلب کی لوٹ مار کے دن تاراج ہوا۔



۱۰۰۳. قال ابن لهيعة في حديث رشدين عن أبي قبيل عن سعيد بن الأسود عن ذي قربات قال يسير حتى ينزل إيلياء ويباعه الآخر لرفا منه ثم يندم فيستقبله ثم يأمر بقتله وقتل من أمر بالغدر

۱۰۰۳. ابن لہیعہ نے رشدین سے، انہوں نے ابو قبیل سے، انہوں نے سعید بن اسود سے انہوں نے ذی قربات سے روایت کی ہے کہ مہدی ایلایہ (بیت المقدس) میں ٹھہرے گا، ایک دوسرا آدمی (سفیانی) اس سے بیعت کرے گا، پھر وہ اپنی بیعت پر نادم ہوگا۔ وہ آپ سے اپنی بیعت ختم کرنے کا مطالبہ کرے گا، آپ اس کو اپنی بیعت سے نکالیں گے، پھر اس کے قتل کا حکم دیں گے اور اسے اس کی دعا بازی کی وجہ سے قتل کیا جائے گا۔

○ ○ ○

۱۰۰۴. حدثنا عبد الله بن مروان عن سعيد بن يزيد عن الزهري قال يتلقاه الآخر ببعثه ۱۰۰۴. ہم سے بیان کیا ہے عبد اللہ بن مروان نے، اُن سے سعید بن یزید نے، کہ علامہ زہری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دوسرا اُس سے اپنے لشکر کے ساتھ ملے گا۔

○ ○ ○

۱۰۰۵. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن الحارث بن يزيد سمع ابن زريق الغافقي سمع عليا يقول يخرج في النسي عشر ألفا ان قلوا او خمسة عشر ألفا ان كثروا يسير الرعب بين يديه لا يلقاه عدو الا هزمهم باذن الله شعارهم امت امت لا يبالون في الله لومة لائم فيخرج اليهم سبع رايات من الشام لهزمهم ويملك ليرجع الى الناس محبتهم ونعمتهم وقاضتهم ويزارتهم فلا يكون بعدهم الا الدجال قلنا وما القاصه والبزارة قال يفيض الامر حتى يتكلم الرجل بما شاء لا يخشى شيئا

۱۰۰۵. ہم سے بیان کیا ابن وہب نے ان سے ابن لہیعہ نے، ان سے حارث بن یزید نے، ان سے زریق غافقی کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ وہ فرما رہے ہیں کہ مہدی بارہ ۱۲ ہزار یا پندرہ ۱۵ ہزار کے لشکر کے ساتھ نکلیں گے۔ آپ کا رعب آپ کے ساتھ ہوگا۔ دشمن ان سے نہیں لڑے گا مگر آپ اس کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے شکست دیں گے، اور شعار ”امت، امت“ ہوگا، وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے معاملے میں ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے، آپ کے خلاف شام سے سات ۷ جہنڈیں (یعنی جہنڈوں والے) نکلیں گے، تو آپ انہیں شکست دیں گے، اور ایسی حکومت قائم کریں گے جس میں لوگ ایک دوسرے سے محبت کریں گے، ان کو تمام نعمتیں حاصل ہوں گی۔ اور ان کی ”قاصہ“ اور ”بزارۃ“ اس کے بعد دجال کا معاملہ باقی رہ جائے گا۔ ہم نے پوچھا کہ ”قاصہ“ اور ”بزارۃ“ کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ لوگ اپنے معاملات میں آزاد ہوں گے ہر شخص بلا خوف و خطر اپنی بات کہے گا۔

○ ○ ○



۱۰۰۶. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن عياش بن عباس الزرقى عن ابن زريق عن علي رضي الله عنه قال يا رسول الله على اهل الشام من يفرق جماعتهم حتى لو قاتلتهم الثعالب غلبتهم وعبد ذلك يخرج رجل من اهل بيتي في ثلاث رايات المكثر يقول خمسة عشر ألفا والمقليل يقول اثنا عشر ألفا امارتهم أمت أمي علي راية منها رجل يطلب الملك أو يبتغي له الملك فيقتلهم الله جميعا ويرد الله على المسلمين الفتنهم وفاسدتهم ويزارتهم

۱۰۰۶) ہم سے بیان کیا ہے رشدين نے ان سے ابن ابی لہیعہ نے ان سے عیاش بن عباس ذرقی، ان سے ابن زریق نے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! اہل شام کی جماعتوں میں پھوٹ کون ڈالے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر لوٹریاں بھی ان سے لڑیں گے تو وہ ان پر غالب آجائیں گی۔ اس وقت میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی تین جھنڈوں کے ساتھ نکلے گا ان کا شعار ”أمت، أمت“ ہوگا۔ ان میں سے ایک جھنڈے پر ایک امیر مقرر ہوگا، جو بادشاہت طلب کرے، یا اس کے لئے حکومت طلب کی جائے گی تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہلاک کر دے گا مسلمانوں کو ہا ہی محبت اور خود بخاری عطا فرمائے گا۔

○ ○ ○

۱۰۰۷. قال ابن لهيعة وأخبرني إسرائيل بن عباد عن محمد بن علي ماله إلا أنه قال  
سبع رايات سود

۱۰۰۷) ابن لہیعہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی اسرائیل بن عباد نے محمد بن علی رحمہ اللہ تعالیٰ سے انہوں نے اسی طرح حدیث بیان کی، مگر یہ کہ فرمایا سات (7) کالے جھنڈے ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۰۰۸. حدثنا الوليد بن مسلم قال حدثني محمد بن أن المهدي والسفاني وكتب  
بقتلون في بيت المقدس حين يستقبله البيعة لبزني بالسفاني أسيرا ليأمر به فليدبح علي  
باب الرجة ثم تباع نساؤهم وغنائمهم على درج دمشق

۱۰۰۸) ہم سے بیان کیا ہے ولید بن مسلم نے، وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے ایک محدث نے کہ یقیناً حضرت مہدی علیہ السلام اور سفیانی اور کلب بیت المقدس میں لڑیں گے، جب وہ اپنی بیعت واپس طلب کریں گے تو سفیانی کو قید کر کے لایا جائے گا اور اس کے ذبح کرنے کا حکم دیا جائے گا تو اس کو باب الرجة پر ذبح کر دیا جائے گا، پھر ان کی عورتیں اور مال غنیمت کے بازار میں فروخت ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۰۰۹. حدثنا عبد الله بن مروان عن الهيثم بن عبد الرحمن قال حدثني من سمع عليا



رضی اللہ عنہ یقول اذا بعث السفیانی الی المہدی جیشا فخصف بهم بالبداء وبلغ ذلك اهل الشام قالوا لخلیفتهم قد خرج المہدی فبايعه وادخل فی طاعته والا قتلناک فیرسل الیه بالبيعة ويسير المہدی حتی ینزل بیت المقدس وتنقل الیه الخزائن وتدخل العرب العجم وأهل الحرب والروم وغيرهم فی طاعته من غیر قتال حتی تبني المساجد بالقسطنطینة وما دونها ویخرج قبله رجل من اهل بیتہ بأهل المشرق یحمل السیف علی عاتقه ثمانية أشهر یقتل ویمثل ویتوجه الی بیت المقدس فلا یبلغه حتی یموت

۱۰۰۹ھ سے بیان کیا عبد اللہ بن مروان نے، یثیم بن عبد الرحمن سے، کہ وہ فرماتے ہیں مجھے اس آدمی نے بیان کیا ہے جس نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ہے کہ وہ فرما رہے تھے کہ جب سفیانی حضرت مہدی علیہ السلام کی طرف اپنا لشکر بھیجے گا تو اس لشکر کو بیدار کے مقام پر دھنسا دیا جائے گا، یہ خبر اہل شام کو پہنچے گی۔ وہ اپنے خلیفہ سے کہیں گے کہ حضرت مہدی علیہ السلام ظاہر ہوا ہے، آپ سے بیعت کریں، اور اس کی اطاعت گواہی میں داخل ہو جائیں؟ ورنہ ہم آپ کو قتل کریں گے؟ تو وہ ان کو بیعت کا پیغام بھیجے گا۔ حضرت مہدی علیہ السلام روانہ ہو کر وہ بیت المقدس میں ٹھہریں گے۔ وہاں کے خزانے آپ کی طرف منتقل ہوں گے۔ عرب و عجم اور روم والے سب بغیر لڑے آپ کی طاعت میں داخل ہوں گے۔ یہاں تک کہ آپ قسطنطینیہ اور اس کے آس پاس علاقوں میں مسجدیں بنوائیں گے۔ مہدی سے پہلے آپ کے اہل بیت میں سے ایک آدمی اہل شرق کی طرف سے نکلے گا۔ وہ تلواریں اپنے کندھے پر اٹھائے ہوا ہوگا، آٹھ ۸ مہینے تک قتل و غارت کرے گا، اور مثلاً کرے گا (یعنی کانٹا کاٹے گا) اور بیت المقدس کی طرف جائے گا مگر وہاں پہنچنے سے پہلے مر جائے گا۔

○ ○ ○

۱۰۱۰. حدثنا الحكم بن نافع البهراني عن صفوان بن عمرو عن الفرّج بن حميد عن

كعب قال وددت اني ادرك الأعراب وهي نهبة كلب فالخايب من خاب يوم كلب

۱۰۱۰ھ سے بیان کیا حکم بن نافع مہرانی نے سفیان بن عمرو سے، انہوں نے فرج بن حمید سے، کہ حضرت کعب رضی

اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میری ولی تمنا ہے کہ میں دیہاتیوں کے لئے یعنی قبیلہ کلب کے لئے کا منظر دیوں جب وہ نامراد ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۰۱۱. حدثنا أبو هارون عن عمرو بن قيس الملائي عن المنهال عن زر بن حبیش سمع

علياً رضي الله عنه يقول يفرج الله الفتن هرّجل منا يسومهم خسفا لا يعطيهم الا السيف

يضع السيف على عاتقه ثمانية أشهر هرّجا حتى يقولوا والله ما هذا من ولد فاطمة لو كان

من ولدها لرحمنا يغريه الله بني العباس وبني أمية

۱۰۱۱ھ سے بیان کیا ابو ہارون نے عمرو بن قیس ملائی سے، انہوں نے منہال سے زر بن حبیش سے، انہوں نے

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ہے کہ آپ فرما رہے تھے کہ ان فتنوں کو اللہ تعالیٰ ہمارے ایک آدمی کے ذریعے ختم کرے گا۔



ان کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا، جو تلوار کو اپنے کندھے پر آٹھ 8 مہینے تک قلم برپا کرنے کے لیے اٹھائے رکھے گا یہاں تک کہ لوگ کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کی قسم یہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد میں سے نہیں۔ اگر ان کی اولاد میں سے ہوتا تو رحم کرتا، پھر اللہ تعالیٰ بنو عباس اور بنو امیہ کے درمیان دشمنی پیدا کر دے گا۔

○ ○ ○

۱۰۱۲. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن خالد بن أبي عمران عن حنشل بن عبد الله سمع ابن عباس رضي الله عنه يقول اذا خسف بجيش السفهاني قال صاحب مكة هذه العلامة التي كنتم تنخبرون بها فيسبرون الى الشام فيبلغ صاحب دمشق فيرسل اليه ببيعةه ويبايعه ثم تاتي كلب بعد ذلك فيقولون ما صنعت انطلقت الي بيعتنا فخلعتنا وجعلتها له فيقول ما اصنع اسلمني الناس فيقولون ما صنعت انطلقت الي بيعتنا فخلعتنا وجعلتها له فيقول ما اصنع اسلمني الناس فيقولون فلانا معك فاستقل بيعتك فيرسل الي الهاشمي فيستقبله البيعة لم يقاتلوه فلهزمهم الهاشمي فيكون يومئذ من ركز رمحه على حي من كلب كانوا له فالخائب من خاب يوم نهب كلب.

۱۰۱۲ھ سے بیان کیا ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے خالد بن ابی عمران سے، انہوں نے حنشل بن عبد اللہ سے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جب سفہانی کا لشکر مدینہ منورہ میں داخل ہوا تو وہ مدینہ منورہ سے فرار ہو کر مدینہ منورہ کے پاس پہنچیں گے، اور وہ اس کی طرف اپنی بیعت کی اطلاع بھیجے گا تو وہ اس سے بیعت کرے گا پھر قبیلہ کلب والے اس کے پاس آئیں گے، اور اُسے کہیں گے کہ یہ ٹوٹنے کیا کیا؟ آپ ہماری بیعت کی طرف آئے اور پھر اسے ختم اور اس سے بیعت کر لی، تو وہ کہے گا کہ میں کیا کرتا لوگوں نے مجھے تسلیم ہونے پر مجبور کیا۔ وہ لوگ کہیں گے کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں، آپ اپنی بیعت واپس لے لیں۔ وہ ہاشمی کے پاس بیعت ختم کرانے کا پیغام بھیجے گا تو وہ اس کی بیعت کو ختم کر دے گا، پھر یہ لوگ اس کے ساتھ لڑیں گے۔ ہاشمی ان کو شکست دے گا۔ اس دن جس نے اپنے نیزے سمیت بنو کلب کا ساتھ دیا تو وہ نادم ہوگا۔

○ ○ ○

۱۰۱۳. حدثنا الوليد عن ليث بن سعد عن عباس بن عباس القتيبي عن حنشل بن عبد الله عن أبي طالب رضي الله عنه قال يسير بهم في اثني عشر الفا ان قتلوا وخمسة عشر الفا ان كثروا شعارهم امت امت حتى يلقاه السفهاني فيقول اخرجوا الي ابن عمي حتى اكلمه فيخرج اليه فيكلمه فيسلم له الامر ويبايعه فاذا رجع السفهاني الي اصحابه للمعه كلب فيرجع ليستقبله فيقتله ويقتل هو وجيش السفهاني على سبع رايات كل صاحب راية منهم يرجوا الامر لنفسه فيلهزمهم المهدي قال ابو هريرة فالمحروم من حرم نهب كلب



۱۰۱۳ھ ہم سے بیان کیا ولید نے لیث بن سعد سے، انہوں نے عیاش بن عباس قتباتی سے، انہوں نے ایک راوی سے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مہدی اپنے لشکر کے ساتھ روانہ ہوں گے۔ ان کی تعداد بارہ 12 ہزار اور پندرہ ہزار 15 کے درمیان ہوگی۔ ان کا شعار ”اُتُف، اُتُف“ ہوگی۔ یہاں تک کہ سُفیان بن عیینہ سے ملیں گے وہ کہے گا کہ میرے چچا زاد کو میرے پاس لاؤ تاکہ میں اُس سے بات کروں، وہ اس کی طرف نکلے گا تو یہ اس سے بات کرے گا اور اپنی حکومت اس کے سپرد کر دے گا، اور اسکی بیعت کر لے گا۔ جب سُفیان اپنے ساتھیوں کے پاس واپس لوٹے گا تو (قبلیہ) کلب کے لوگ اس کو ملامت کریں گے۔ سُفیان لوٹ کر اس سے بیعت ختم کرائے گا تو وہ بیعت ختم کر دیں گے۔ پھر حضرت مہدی علیہ السلام اور سُفیان کے سات (7) جھنڈوں والے لشکر میں لڑائی ہوگی۔ ہر جھنڈے والا یہ طمع کرے گا کہ حکومت اُسے مل جائے، لیکن امام حضرت مہدی علیہ السلام ان سب کو شکست دیں گے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ محروم وہ ہے جو بنو کلب میں سے محروم ہوگا۔

۱۰۱۴. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن أبي الأسود عن حماد بن عمار عن أبي هريرة رضي الله

عنه عن النبي ﷺ قال المحروم من حرم غنيمة كلب.

۱۰۱۳ھ ہم سے بیان کیا ہے ولید نے ابن لہیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے ابو اسود رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے اس شخص سے جس نے ان سے حدیث بیان کی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ محروم وہ ہے۔ بنو کلب کے مال غنیمت سے محروم ہوا۔

○ ○ ○

۱۰۱۵. حدثنا عبد الله بن مروان عن سعيد بن يزيد عن الزهري قال يخرج المهدي من

مكة بعد الخسف في ثلثمائة وأربعة عشر رجلا عدة أهل بدر فيلتقي هو وصاحب جيش السفيناني وأصحاب المهدي يومئذ جنتهم يعني تراهم كان يسمى قبل ذلك يوم البراذع ويقال انه يسمع يومئذ صوت من السماء مناديا ينادي ألا ان أولياء الله أصحاب فلان يعني المهدي فتكون الدبرة على أصحاب السفيناني فيقتلون لا يبقى منهم الا الشريد فيهربون الى السفيناني فيخبرونه ويخرج المهدي الى الشام فيلتقي السفيناني المهدي ببيته ويتسارع الناس اليه من كل وجه وتحملا الأرض عدلا كما ملئت جورا

۱۰۱۵ھ ہم سے بیان کیا عبد اللہ بن مروان نے سعید بن یزید سے، انہوں نے زہری سے، کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام دھنسنے کے واقع کے بعد 313 آدمیوں کے ساتھ مکہ سے روانہ ہوں گے۔ اور سُفیان بن عیینہ کے لشکر سے ان کا مقابلہ ہو گا۔ حضرت مہدی علیہ السلام کے ساتھیوں کو ڈھالیں۔ پالان کے نیچے بچھائے جانے والے کھیل ہوں گے۔ اس موقع پر آسمان سے ایک آواز آئے گی ایک پکارنے والا پکارے گا کہ اللہ تعالیٰ کے دوست فلاں (یعنی حضرت مہدی علیہ السلام کے ساتھی) ہیں۔ پھر سُفیان بن عیینہ کے ساتھیوں کو شکست ہوگی۔ سُفیان کو اس کو خبر دیں گے۔ حضرت مہدی علیہ السلام شام میں ہوں گے۔ تو سُفیان بن عیینہ



مہدی علیہ السلام سے ملے گا اور آپ سے بیعت کرے گا۔ عام لوگ بھی تیزی سے آکر بیعت کریں گے۔ زمین عدل سے بھر جائے گی۔ جیسے پہلے سے بھری تھی۔

○ ○ ○

۱۰۱۶. حدثنا أبو عمر عن ابن لهيعة عن عبد الوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن أبيه عن الحارث عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال يبايع المهدي سبعة رجال علماء توجهوا إلى مكة من ألق شتى على غير ميعاد قد بايع كل رجل منهم لثمانية وبضعة عشر رجلاً فيجتمعون بمكة فيبايعونه ويقذف الله محبته في صدور الناس ليسر بهم وقد توجه إلى الذين بايعوا خيل السفلياني عليهم رجل من جرم فإذا خرج فإذا خرج من مكة خلف أصحابه ومشى في أزار ورداء حتى يأتي الجرمي فيبايع له فيندمه كلب على بيعته فيأتيه فيستقبله البيعة لبقيله ثم يعا جيوحه لقتاله فيهزمه ويهزم الله على يديه الروم ويذهب الله على يديه الفتن وينزل الشام

۱۰۱۶ھ ہم سے بیان کیا ابو عمر نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبد الوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حارث سے، کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام کے ہاتھ پر (7) علماء بیعت کریں گے۔ جو مکہ کی طرف مختلف اطراف سے آئے ہوئے ہوں گے، ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ پر تین سو دس (310) سے زیادہ لوگوں نے بیعت کی ہوگی، یہ سب مکہ میں جمع ہوں گے تو امام حضرت مہدی علیہ السلام سے بیعت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں مہدی کی محبت ڈالے گا، اور یہ ان کی طرف نکلیں گے جس نے خیل سفلیانی سے بیعت کی۔ ان پر قبیلہ جرم کا ایک آدمی (امیر) ہوگا، جب یہ مکہ سے نکلے گا تو اس کے ساتھی پیچھے رہ جائیں گے۔ وہ ایک ازار اور ایک چادر میں ہوگا۔ جب یہ جرمی کے پاس آئے گا تو اس کی بیعت کرے گا تو بنو کلب اس کی بیعت پر اس کو شرمندہ کریں گے۔ تو وہ آپ کے پاس آئے گا تاکہ بیعت واپس کر دے، تو آپ اس کو بیعت واپس کر دیں گے۔ پھر آپ کا لشکر لڑائی سے تھک جائے گا تو آپ اس کو نکست دیں گے اور آپ کے ہاتھوں سے اللہ تعالیٰ روم کو نکست دے گا، اور آپ کے ہاتھوں سے اللہ تعالیٰ فتنوں کو ختم کرے گا، اور آپ شام میں ٹھہریں گے۔

○ ○ ○

۱۰۱۷. حدثنا الوليد بن مسلم عن خمر بن محمد الرعيني قال أخبرني راشد مولانا عن تبع عن كعب قال إذا رأيت خليفة بيت المقدس وآخر دونه يعني بدمشق فلا تتبع الذي دونه فإنه أضل من حمار أهله

۱۰۱۷ھ ہم سے بیان کیا ولید بن مسلم نے خمر بن محمد رعینی سے، وہ کہتے ہیں کہ مجھ کو خبر دی ہے راشد نے، جو ہمارے آزاد کردہ غلام ہیں، انہوں نے حضرت تبع سے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب تم بیت المقدس میں خلیفہ کو دیکھو اور



دوسرا اُس کے علاوہ دمشق میں ہو تو دمشق کے خلیفہ کیونکہ وہ اپنے گھر کے گدھے سے بھی زیادہ گمراہ ہے۔

○ ○ ○

۱۰۱۸. حدثنا الوليد عن بلال العكي عن يحيى بن أبي عمرو عن عبد الجبار الأزدي عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليقول الخليفة الذي بيت المقدس الذي دوله

۱۰۱۸ھ سے بیان کیا ولید نے بلال عکی سے، انہوں نے یحییٰ بن ابی عمرو سے، انہوں نے عبد الجبار ازدی سے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے، کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ خلیفہ جو بیت المقدس میں ہے وہ اس خلیفہ کو قتل کر دے گا جو اس کے علاوہ دمشق میں ہوگا۔

○ ○ ○

۱۰۱۹. حدثنا عبد القدوس عن أبي بكر قال حدثني أستاذنا قال السفهاني هو الذي يطلع الخلافة إلى المهدي

۱۰۱۹ھ ہم سے بیان کیا عبد القدوس نے ابو بکر سے، وہ فرماتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے میرے شیوخ میں سے ایک شیخ نے وہ فرماتے ہیں کہ سلمانی وہ ہے جو اپنی خلافت کو حضرت مہدی علیہ السلام کے حوالے کر دے گا۔

○ ○ ○

۱۹۲۰. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال يدخل الصخري الكوفة ثم يبلغه ظهور المهدي بمكة فيبعث اليه من الكوفة بعثا فيخسف به فلا ينجوا منهم الا بشير الى المهدي ولذير ينذر الصخري فيقبل المهدي من مكة والصخري من الكوفة نحو الشام كأنهما فرسا رهان فيسبقه الصخري فيقطع بعثا آخر من الشام الى المهدي فيلقون المهدي بأرض الحجاز فيقيم بها ويقال له انفل فيكره المجاز ويقول أكتب الى ابن عمي فان يطلع طاعته فأنا صاحبكم فاذا وصل الكتاب الى الصخري سلم له وباع ومار المهدي حتى ينزل بيت المقدس فلا يترك المهدي بيد رجل من الشام فترا من الارض الا ردحا على اهل اللمة ورد المسلمين جميعا الى الجهاد فيمكث في ذلك ثلاث سنين ثم يخرج رجل من كلب يقال له كنانة بعينه كوكب في رهط من قومه حتى يأتي الصخري فيقول بايعناك ونصرتناك حتى اذا ملكت بايعت عدونا لنخرجن للنقاتلن فيقول فيمن أخرج فيقول لا يبقى عامرية أمها أكبر منك الا لحقتك لا يتخلف عنك ذات خف ولا ظلف فيرحل وترحل معه عامر بأسرها حتى ينزل بيسان ويوجه اليهم المهدي راية وأعظم راية في زمان المهدي مائة رجل فينزلون على فائور ابراهيم فتصف كلب خيلها وابلها



وغنمها فاذا تشامت الخيلان ولت كلب ادبارها واخذ الصخري فلبح على الصفا  
المعتضة على وجه الارض عند الكنيسة التي في بطن الوادي على طرف درج طور زيتا  
القنطرة التي على يمين الوادي على الصفا المعتضة على وجه الارض عليها يلبح كما  
تذبح الشاة فالخايب من خاب يوم كلب حتى تباع الجارية العلراء بشمانية دراهم

۱۰۲۰ھ سے بیان کیا حکم بن نافع نے جراح سے، کہ اُوطاة نے فرمایا صحرائی کوفہ میں داخل ہوگا۔ پھر اس کو ظہور  
مہدی علیہ السلام کی خبر پہنچے گی تو وہ کوفہ سے ایک لشکر اس کی طرف بھیجے گا۔ جو دھنسا دیا جائے گا تو ان میں سے دو آدمیوں کو  
جائیں گے۔ جن میں سے ایک حضرت مہدی علیہ السلام کو خوش خبری دے گا اور دوسرا صحرائی کو ڈرائے گا، حضرت مہدی علیہ السلام  
مکہ سے اور صحرائی کوفہ سے شام کی طرف جائیں گے، گویا کہ وہ دونوں گروی کے گھوڑے ہیں، صحرائی وہاں حضرت مہدی علیہ السلام  
سے پہلے پہنچے گا تو شام سے حضرت مہدی علیہ السلام کی طرف دوسرا لشکر بھیجے گا، یہ لوگ حجاز کی سر زمین پر اس سے ملیں گے تو وہاں  
ٹھہریں گے اور اس سے کہے گا کہ آگے گور جا تو وہ آگے گورنے کو ناپسند کرے گا اور کہے گا کہ اے میرے چچا زاد بھائی! میرے لئے  
لکھ دو اگر وہ آپ کی بیعت اور طاعت سے نکل جائے تو میں تمہارا ساتھی ہوں، جب خط صحرائی کو پہنچے گا تو وہ اس کی اطاعت کر لے  
کی اطاعت کر لے گا اور بیعت کرے گا، اور حضرت مہدی علیہ السلام بیت المقدس میں ٹھہریں گے اور وہاں کسی زمین کا کوئی حصہ  
کسی کے ہاتھ نہیں چھوڑیں گے، مگر یہ کہ اسے اہل ذمہ کی طرف لوٹادیں گے اور تمام مسلمانوں کو جہاد کے لئے جمع کریں گے، اس  
میں تین سال ٹھہریں گے پھر قبیلہ کلب کا ایک آدمی نکلے گا اس کو "کنانہ" کہا جاتا ہے اس کی آنکھ میں ستارہ (کائنات) ہوگا وہ  
صحرائی کے پاس آئے گا۔ وہ سمجھے گا کہ ہم نے آپ سے بیعت کی اور آپ کی مدد کی، یہاں تک کہ جب آپ بادشاہ بن گئے تو آپ  
نے ہمارے دشمن سے بیعت کی ہم ضرور اس کی طرف نکلیں گے اور اس سے لڑائی کریں گے۔ وہ کہے گا کہ میں کس کے ساتھ  
نکلوں؟ تو وہ کہے گا کہ عامریہ کا کوئی بڑا لڑکا نہیں رہے گا مگر آپ سے ملے گا، آپ سے پیچھے رہے گا، اونٹ سوار اور نہ  
گھوڑا سوار مگر آپ کے ساتھ چلے گا، اور عامر اس کے ساتھ نکلے گا یہاں تک کہ وہ لوگ "بیان" میں اتریں گے وہ لوگ، حضرت  
مہدی علیہ السلام اس کی طرف ایک لشکر بھیجے گا۔ اس زمانے میں بڑا لشکر ۱۰۰ آدمیوں کا ہوگا وہ فائز ابراہیم پر اتریں گے قبیلہ  
کلب اپنے گھوڑوں، اونٹوں اور بھیڑ بکریوں کا صف بنائے گا، جب گھوڑے ایک دوسرے کو سونگھنے لگے (یعنی سوار جب ایک  
دوسرے کے قریب ہوں گے، یعنی) جنگ شروع ہوگی تو بنو کلب پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے۔ صحرائی کو پکڑا جائے گا۔ اس کو ذبح کیا جائے  
گا اس پتھر پر جو زمین پر پھیلا ہوا ہوگا۔ طرز بتا کی سیزحوں کی طرف یعنی وہ پل جو وادی کے دائیں جانب ہے اس پتھر پر جو زمین پر  
پھیلا ہوا ہے زمین پر ذبح کیا جائے گا جیسے بکری کو ذبح کیا جاتا ہے پس نامراد ہے وہ جو نامراد ہوا بنو کلب کے دن، یہاں تک کہ  
کنواری لڑکی کو آٹھ درہم میں بیچا جائے گا۔

○ ○ ○

۱۰۲۱. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن اوطاة قال يبايعه ثم يعود المهدي الى مكة



ثلاث سنين لم يخرج رجل من كلب ليخرج من كان في ارض ارم كرها ليسير الى المهدي الى بيت المقدس في اثني عشر ألفا لياخذ السفيناني ليقته على باب جيرون ۱۰۲۱ھ سے بیان کیا حکم بن ثقف نے جراح سے، اس نے اُڑپا سے، کہ اُنہوں نے کہا کہ صحریٰ اس (حضرت مہدی علیہ السلام) سے بیعت کرے گا۔ پھر مہدی مکہ لوٹے گا اور تین سال وہاں گوارے گا پھر بنو کلب کا ایک آدمی نکلے گا پس اور کی زمین میں جو لوگ ہیں ان کو زبردستی نکالا جائے گا۔ وہ حضرت مہدی علیہ السلام کے خلاف بیت المقدس کی طرف چلیں گے ان کی تعداد بارہ 12 ہزار ہوگی۔ مہدی سفینانی کو پکڑیں گے۔ اور اس کو باب جیرون کے مقام پر قتل کرے گا۔

○ ○ ○

## سيرة المهدي وعدله وخصب زمانه

حضرت مہدی علیہ السلام کی سیرت، اُن کا

عدل و انصاف اور اُن کے زمانے کی خوشحالی

۱۰۲۲. حدثنا أبو يوسف المقدسي عن صفوان بن عمرو عن عبد الله بن بشر الخثعمي عن كعب قال المهدي يبعث بقتال الروم يعطي لفقہ عشرة يستخرج تاهوت السكينة من غار بانطاكية فيه التوراة التي أنزل الله تعالى على موسى عليه السلام والانجيل الذي أنزل الله عز وجل على عيسى عليه السلام بحكم بين اهل التوراة بتوراتهم وبين اهل

الانجيل بالانجيلهم

۱۰۲۲ھ سے بیان کیا ابو یوسف مقدسی نے صفوان بن عمرو سے، اُنہوں نے حضرت عبد اللہ بن بشر خثعمی رحمہ اللہ تعالیٰ سے، کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام کو روم کے ساتھ لڑائی کے لئے بھیجا جائے گا ان کو دس 10 آدمیوں کی جماعت جتنا سمجھا جائے گا۔ وہاں طاکہ کے غار سے سیکنہ و اطمینان کا صندوق نکالیں گے جس میں وہ توریت ہوگی جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اتاری تھی اور انجیل ہوگی جو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اتاری تھی، وہ توریت والوں کے درمیان توریت پر اور انجیل والوں کے درمیان انجیل پر فیصلہ فرمائیں گے۔

○ ○ ○

۱۰۲۳. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن مطر الوراق عن حماد عن كعب قال لما سمى

المهدي لأنه يهدي لأمر قد خفي ويستخرج التوراة والانجيل من أرض يقال لها انطاكية

۱۰۲۳ھ سے بیان کیا ہے عبد الرزاق نے معمر سے، اُنہوں نے مطر وراق سے، اُنہوں نے اس شخص سے جس نے

حدیث بیان کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام کا نام ”حضرت مہدی علیہ السلام“ اس لئے



رکھا گیا ہے کہ وہ ایسے امر کی طرف رہنمائی کریں گے جو پوشیدہ ہے اور توراۃ اور انجیل کو وہاں سے نکالیں گے جس کو اٹاکیہ کہا جاتا ہے۔

○ ○ ○

۱۰۲۴. حدثنا معتمر بن سليمان عن جعفر بن سيار الشامي قال يبلغ من رد المهدي

المظالم حتى لو كان تحت ضرر من انسان شيء التزعه حتى يردّه

۱۰۲۴ ہم سے بیان کیا ہے معتمر بن سلیمان نے جعفر بن سیار شامی سے، انہوں نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام مظالم کو اس حد تک روکیں گے کہ اگر انسان کے ڈاڑھ کے نیچے بھی کچھ چھپا ہوا ہوگا تو وہ اُسے بھی نکال دیں گے، اور اُسے واپس کر دیں گے۔

○ ○ ○

۱۰۲۵. حدثنا يحيى بن اليمان عن قيس بن عبد الله بن شريك قال مع المهدي رواية

رسول الله صلى الله عليه وسلم المغلبة ليعني ادركته وانا اجدع

۱۰۲۵ ہم سے بیان کیا یحییٰ بن یمان نے کہ قیس بن عبد اللہ بن شریک نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا ہوگا جو غالب آنے والا ہے، کاش میں اُسے اس حال میں پاتا کہ میرے کان ٹاک کٹے ہوئے ہوتے۔

○ ○ ○

۱۰۲۶. حدثنا يحيى بن اليمان عن سليمان الثوري عن أبي اسحاق عن نوف الهكالي قال

في رواية المهدي مكتوب البيعة لله

۱۰۲۶ ہم سے بیان کیا ہے یحییٰ بن یمان نے سلیمان ثوری سے، انہوں نے ابو اسحاق سے کہ نوف ہکالی نے فرمایا کہ فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام کے جھنڈے پر لکھا ہوا ہوگا کہ بیعت (خالص) اللہ کیلئے ہے۔

○ ○ ○

۱۰۲۷. حدثنا يحيى عن السري بن يحيى عن ابن مسهر بن قيس له المهدي غير ابو بكر

وعمر رضي الله عنهما قال هو غير منهما ويعدل بينهما

۱۰۲۷ ہم سے بیان کیا یحییٰ نے سری بن یحییٰ سے کہ ابن مسهر بن قیس نے پوچھا کہ کیا حضرت مہدی علیہ السلام بہتر ہیں یا حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما؟ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام دونوں ہیں۔ اور وہ نبی کریم ﷺ کی امت کے ساتھ انصاف کریں گے۔

○ ○ ○

۱۰۲۸. حدثنا يحيى عن سيف بن واصل عن أبي يونس عن أبي ربيعة قال المهدي كانما

يعلق المسالكين الزبد

۱۰۲۸ ہم سے بیان کیا ہے یحییٰ نے سیف بن واصل سے، انہوں نے ابو یونس سے، انہوں نے ابو ربیعہ سے کہ انہوں نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام لوگوں کے ہاں ایسے محبوب ہوں گے جیسے مسکین آدمی دودھ اور مکھن سے محبت کرتا ہے۔



۱۰۲۹. حدثنا يحيى عن المنهال بن خليفة عن مطر الوراق قال المهدي يخرج التوراة

غضة يعني طرية من انطاكية

۱۰۲۹ھ سے بیان کیا یحییٰ نے منہال بن خلیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ مطر وراق رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام اصل توریت انطاکیہ کے غار سے نکالیں گے۔

○ ○ ○

۱۰۳۰. حدثنا الوليد عن حدثه وقرأه عن كعب قال قادة المهدي خير الناس أهل

نصرته وبيعتهم من أهل كوفان واليمن وابدال الشام مقدمته جبريل وملائكته ميكائيل

محبوب في الخلاق يطفىء الله تعالى الفتنة العمياء وتأمين الأرض حتى ان المرأة لتحج

في خمس لسوة ما معهن رجل لا تقضي شيئا الا الله تعطي الأرض زكاتها والسماء بركتها

۱۰۳۰ھ سے بیان کیا ولید نے، اس شخص سے جس نے اس سے حدیث بیان کی کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام کی فوج کے کمانڈر بہترین لوگ ہوں گے۔ آپ کی نصرت اور آپ سے بیعت کرنے والے اہل

کوفہ، اہل یمن اور شام کے ابدال ہوں گے۔ اس لشکر کے اگلے حصے پر حضرت جبرئیل علیہ السلام اور ان کے پچھلے حصے پر حضرت

میکائیل علیہ السلام ہوں گے۔ وہ تمام مخلوق میں محبوب ہوں گے اللہ تعالیٰ اُمد و معاونت ختم فرمائے گا اور زمین امن والی ہوگی یہاں تک

کہ ایک عورت پانچ عورتوں کے ساتھ حج کریں گی۔ ان کے ساتھ کوئی مرد نہیں ہوگا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈریں گی۔

زمین اپنی زکوٰۃ اور آسمان اپنی برکت دے گا۔

○ ○ ○

۱۰۳۱. حدثنا فضيل بن عياض وابن عيينة جميعا عن ليث عن طاوس قال علامة

المهدي أن يكون شديدًا على العمال جوادًا بالمال رحيمًا بالمساكين

۱۰۳۱ھ سے بیان کیا ہے فضیل بن عیاض اور ابن عیینہ نے حضرت لیث سے، کہ طاؤس نے، فرمایا حضرت مہدی

علیہ السلام کی نشانی یہ ہے کہ وہ بادشاہوں پر سخت ہوں گے، مال کی سخاوت کریں گے اور مسکینوں پر رحم کرنے والے ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۰۳۲. حدثنا أبو معاوية عن داود عن أبي نصر عن أبي سعيد رضي الله عنه عن النبي

صلى الله عليه وسلم قال يخرج في آخر الزمان خليفة يعطي المال بغير عدد

۱۰۳۲ھ سے بیان کیا ابو معاویہ نے داؤد سے، انہوں نے ابو نصر سے، انہوں نے ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آخری زمانے میں ایک خلیفہ نکلے گا جو لوگوں کو بے حساب مال دے گا۔

۱۰۳۳. حدثنا ضمرة عن ابن شوذب عن مطر قال ذكر عنده عمر بن عبدالعزيز فقال

بلغنا أن المهدي يصنع شيئا لم يصنعه عمر بن عبدالعزيز قلنا ما هو قال يأتيه رجل فيسأله



• • •

• • •

• • •

۱۰۳۶) ہم سے بیان کیا فصرۃ نے ابن شاذب سے، انہوں نے محمد بن میرین رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ انہوں نے فخری



کا ذکر کیا جو پیش آنے والا ہے تو فرمایا: جب یہ فتنہ پاہوگا تو تم اپنے گھروں میں بیٹھو! یہاں تک کہ سُنو کہ لوگوں پر ایسا امیر آیا ہے جو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہتر ہے، ان سے پوچھا گیا کہ اے ابوبکر (یہ حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ کی کثیف ہے) کیا وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہتر ہوں گے؟ فرمایا: ان کو بعض حضرات انبیاء کرام علیہم السلام پر فضیلت حاصل ہوگی۔

(لیکن یاد رہے کہ فضیلت جو وی ہوگی "واحدی")

○ ○ ○

۱۰۳۷. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن قتادة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انه يستخرج الكنوز ويقسم المال ويلقي الاسلام بجرانه  
۱۰۳۷ھ سے بیان کیا عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ یقیناً وہ (مہدی) خزانے نکالے گا اور مال تقسیم کرے گا اور اُن سے اسلام کو قوت حاصل ہوگی۔

○ ○ ○

۱۰۳۸. قال معمر وأخبرنا أبو هارون عن معاوية عن أبي الصديق الناجي عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يرضى عنه ساكن السماء وساكن الأرض لا تدع السماء من قطرها شيئا الا صبهه ولا الأرض من نباتها شيئا الا أخرجه حتى يتمنى الأحياء الاموات  
۱۰۳۸ھ معمر نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابو ہارون نے معاویہ سے، انہوں نے نقل کیا ابو صدیق ناجی سے، انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس (حضرت مہدی علیہ السلام) سے آسمان اور زمین کے رہنے والے راضی ہوں گے، آسمان اپنا کوئی قطرہ (پانی کا) نہیں چھوڑے گا مگر اُسے بہا دے گا، اور زمین نہیں چھوڑے گی اپنی جڑی بوٹیوں میں سے کچھ بھی مگر اُسے اُگا دے گی، یہاں تک کہ زعمہ لوگ مرنے والوں کا تصور کریں گے (کہ کاش وہ زعمہ ہوتے تو مڑے اُڑاتے!!!)

○ ○ ○

۱۰۳۹. حدثنا الوليد عن سعيد عن قتادة عن أبي نضرة عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يحثي المال حثيا لا يعده عدا يملأ الأرض عدلا كما ملئت جورا وظلما.

۱۰۳۹ھ سے بیان کیا ولید نے سعید سے، انہوں نے حضرت محدث قتادہ بن دعامہ السدوسی سے، انہوں نے ابو نضرہ سے، انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ مال کو کھلے دل کے ساتھ خرچ کرے گا۔ زمین کو عدل سے بھر دے گا جیسے اس سے پہلے وہ ظلم اور زیادتی سے بھری ہوئی تھی۔

○ ○ ○



۱۰۳۰. قال الوليد عن أبي رافع اسماعيل بن رافع عن عمن حدثه عن أبي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال تأوي اليه أمته كما تأوي النحلة يعسوبها، يملأ الأرض عدلا كما ملئت جورا حتى يكون الناس على مثل أمرهم الأول لا يولط نائما ولا يهريق دما.

۱۰۳۰ ولید نے کہا ابو رافع اسماعیل بن رافع سے، انہوں نے اس شخص سے جنہوں نے ان کو حدیث بیان کی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کی جماعت اس کی طرف یہ سے آئے گی جیسے شہد کی مکھیاں اپنے چتے پر آتی ہیں۔ وہ زمین کو عدل سے بھر دے گا جیسے اس سے پہلے وہ ظلم سے بھر گئی تھی، یہاں تک کہ لوگ ایسے ہوں گے جیسے اپنے پہلے دور میں تھے۔ نہ کسی سوئے ہوئے کو بلا وجہ جگایا جائے گا اور نہ کسی کا خون بہایا جائے گا۔

○ ○ ○

۱۰۳۱. حدثنا ابن وهب عن الحارث بن لحيان عن عمرو بن زياد عن أبي نضرة عن أبي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يملأ الأرض عدلا كما ملئت ظلما وجورا يملك سبع سنين

۱۰۳۱ ہم سے بیان کیا ابن وهب نے حارث بن لحيان سے، انہوں نے عمرو بن زياد سے، انہوں نے ابو نضرة سے، انہوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ زمین کو عدل اور انصاف سے ایسا بھر دے گا جیسے اس سے پہلے وہ ظلم اور زیادتی سے بھری ہوئی تھی وہ سات (7) سال تک حکومت کرے گا۔

○ ○ ○

۱۰۳۲. حدثنا صفیان عن ابراهيم بن ميسرة قال قلت لطاوس عمر بن عبد العزيز المهدي قال لا إله لم يستكمل العدل كله

۱۰۳۲ ہم سے بیان کیا صفیان نے ابراهيم بن ميسرة سے، کہ انہوں نے فرمایا: میں نے طاؤس عمر بن عبد العزيز رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہا کہ عمر بن عبد العزيز رحمہ اللہ تعالیٰ (بی) حضرت مہدی علیہ السلام ہے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں اس لئے کہ وہ مکمل انصاف نہ لائے۔

○ ○ ○

۱۰۳۳. حدثنا الوليد قال سمعت رجلا يحدث قوما فقال المهديون ثلاثة: مهدي الخير وهو عمر بن عبد العزيز، ومهدي الدم وهو الذي يسكن عليه الدماء، ومهدي الدين عيسى بن مريم عليه السلام تسلم أمته في زمانه

۱۰۳۳ ہم سے بیان کیا ہے ولید نے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی سے سنا جو اپنی قوم کو (حدیث) بیان کر رہا تھا، اس نے فرمایا: مہدی تین ہیں:



نمبر 1: خیر والا مہدی، وہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں۔

نمبر 2: خون والا مہدی، یہ وہ ہیں جس کو خون بہانے سے سکون ملے گا۔

نمبر 3: دین والا مہدی، جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام ہیں۔

ان کی آیت اس زمانے میں مسلمان ہوگی۔

○ ○ ○

۱۰۴۳. قال الوليد بلغني عن كعب انه قال مهدي النخبر يخرج بعد السفيناني.

۱۰۴۳ ولید نے کہا کہ مجھے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ سے روایت پہنچی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ”خیر والا مہدی“

سفینانی کے بعد نکلے گا۔

○ ○ ○

۱۰۴۵. حدثنا حميد الرزاسي عن محمد بن مسلم عن ابراهيم بن ميسرة عن طاوس

قال اذا كان المهدي زيد المحسن في احسانه وتب على المصبيء من اماء له وهو يذل

المال على العمال ويرحم المساكين

۱۰۴۵ ہم سے بیان کیا حمید رزاسی نے محمد بن مسلم سے، انہوں نے ابراہیم بن میسرہ سے، انہوں نے طاؤس رحمہ

اللہ تعالیٰ سے، کہ انہوں نے فرمایا جب حضرت مہدی علیہ السلام آئے گا تو نیکو کار کی نیکیوں کا ثواب بڑھا دیا جائے گا اور گناہ گار کی بُرائیاں معاف کر دی جائیں گی، اور وہ حکمرانوں پر مال خرچ کرے گا اور مساکین پر رحم کرے گا۔

۱۰۴۶. حدثنا ابن عيينة عن ابراهيم بن ميسرة قال قال طاوس وددت اني لا اموت حتى

ادرک زمن المهدي يزاد المحسن في احسانا ويتاب على المصبيء

۱۰۴۶ ہم سے بیان کیا ابن عیینہ نے ابراہیم بن میسرہ سے، انہوں نے فرمایا کہ طاؤس رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ

میں چاہتا ہوں کہ میں نہ مروتوں یہاں تک کہ حضرت مہدی علیہ السلام کا زمانہ دیکھوں، جب نیکو کار کی نیکیوں کا ثواب زیادہ ہوگا اور گناہ گار کی بُرائیاں معاف کر دی جائیں گی۔

○ ○ ○

۱۰۴۷. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن ابي زرعة عن صباح قال يمتنى في زمن

المهدي الصغير ان يكون كبيرا والكبير ان يكون صغيرا

۱۰۴۷ ہم سے بیان کیا رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو زرہ سے، انہوں نے صباح سے، کہ انہوں نے

فرمایا: کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے زمانے میں بچہ تمنا کرے گا کہ کاش! وہ بڑا ہوتا اور بڑا آدمی تمنا کرے گا کہ کاش! وہ چھوٹا ہوتا۔

○ ○ ○

۱۰۴۸. حدثنا محمد بن مروان عن عمارة بن ابي حفصة عن زيد العمي عن ابي الصديق

عن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال تنعم امتي في



زمن المہدی نعمة لم ينعموا مثلها قط ترسل السماء عليهم مدرارا ولا تزرع الأرض شيئا

من النبات الا أخرجه والمال كدوس يقوم الرجل فيقول يا مہدی اعطني فيقول خذ

۱۰۴۸ ہم سے بیان کیا محمد بن مروان نے عمارۃ بن ابو حفصہ سے، انہوں نے زید العلی سے، انہوں نے ابو الصدیق

سے، انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میری

امت (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کے زمانے میں ایسی نعمتوں میں ہوگی کہ اس جیسی نعمتیں اس سے پہلے ان کو نہیں ملی

ہوں گی، آسمان ان پر تیز اور زیادہ بارش برسائے گا اور زمین تمام نباتات نکال دے گی اور مال بے وقعت ہو جائے گا، ایک آدمی

کھڑا ہوگا اور کہے گا کہ اے (حضرت) مہدی (علیہ السلام) مجھے دیدو؟ وہ کہے گا کہ لے لو

○ ○ ○

۱۰۴۹ . حدثنا أبو معاوية عن موسى عن زيد عن أبي الصديق عن أبي سعيد عن النبي

صلى الله عليه وسلم نحوه إلا أنه يذكر المال

۱۰۴۹ ہم سے بیان کیا ابو معاویہ نے موسیٰ سے، انہوں نے زید سے، انہوں نے ابو الصدیق رحمہ اللہ تعالیٰ سے،

انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اسی جیسی روایت نقل کی ہے مگر اس میں مال کا

ذکر نہیں کیا۔

○ ○ ○

۱۰۵۰ . حدثنا يحيى بن سعيد الطار البصري عن سليمان بن عيسى قال بلغني أنه على

يدي المهدي يظهر تابوت السكينة من بحيرة الطبرية حتى يحمل لموضع بين يديه بيت

المقدس فإذا نظرت إليه اليهود أسلمت الا قليلا منهم لم يموت المهدي

۱۰۵۰ ہم سے بیان کیا یحییٰ بن سعید طار بصری نے سلیمان بن عیسیٰ سے، کہ انہوں نے فرمایا: کہ مجھے یہ حدیث پہنچی

ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے ہاتھوں بحیرۃ طبریہ سے سکیونہ کا صندوق ظاہر ہوگا یہاں تک کہ اُسے لا کر اس کے سامنے بیت

المقدس میں رکھ دیا جائے گا۔ جب یہود اس کی طرف دیکھیں گے تو اسلام لائیں گے، مگر ان میں سے کچھ اسلام نہیں لائیں گے، مگر

حضرت مہدی علیہ السلام کی وفات ہو جائے گی۔

○ ○ ○

۱۰۵۱ . وحدثني غير واحد عن ابن عباس عن سالم بن عبد الله عن أبي محمد عن رجل

من أهل المغرب قال اذا خرج المهدي القى الله تعالى القى في قلوب العباد حتى يقول

المهدي من يريد المال؟ فلا ياتيه أحد الا واحد يقول أنا فيقول احث فيحني لمحمل على

ظهره حتى اذا أتى أقصى الناس قال ألا أراني شر من هاهنا فيرجع ليرده إليه فيقول خذ

مالك لا حاجة لي به



۱۰۵۱ھ سے بیان کیا بہت سارے لوگوں نے ابن عیاش سے، انہوں نے سالم بن عبد اللہ سے، انہوں نے ابو محمد سے، انہوں نے اہل مغرب کے ایک آدمی سے کہ وہ فرما رہے تھے کہ جب حضرت مہدی علیہ السلام نکلے گا تو اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں قناعت ڈال دے گا، یہاں تک کہ حضرت مہدی علیہ السلام کہے گا کہ کس کو مال کی ضرورت ہے؟ تو کوئی بھی اس کے پاس نہیں آئے گا مگر ایک آدمی، وہ (آدمی) کہے گا کہ مجھے ضرورت ہے۔ وہ کہیں گے کہ ہاتھ پھیلاؤ تو وہ ہاتھ پھیلائے گا اور بھرے گا، پھر اسے اپنی پٹت پر اٹھائے گا یہاں تک کہ جب لوگوں میں جائے گا تو کہے گا کہ خبردار! مجھے اپنا یہ مال شرمناک نظر آ رہا ہے۔ پھر وہ لوٹے گا مہدی علیہ السلام کی طرف اور کہے گا کہ لے لیں اپنا مال، مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔

○ ○ ○

۱۰۵۲ھ . حدثنا عبد القدوس عن أبي بكر عن يزيد بن سليمان الرحبي عن دينار بن دينار

قال يظهر المهدي وقد تفرق الفياء فيو اسي بين الناس فيما وصل اليه لا يؤثر فيه احدا

على احد ويعمل بالحق حتى يموت ثم تصور الدنيا بعده هرجا

۱۰۵۲ھ سے بیان کیا عبد القدوس نے ابو بکر سے، انہوں نے یزید بن سلیمان رجبی سے، انہوں نے دینار بن دینار سے، کہ انہوں نے فرمایا: حضرت مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے تو مال غنیمت کی کثرت ہوگی وہ اسے لوگوں میں تقسیم کر دیں گے۔ اس معاملے میں کسی کو کسی پر ترجیح نہ دیں گے اور آجھے کام کریں گے، یہاں تک کہ اس کی وفات ہوگی پھر اس کے بعد دنیا لڑائی کی طرف جائے گی۔

○ ○ ○

۱۰۵۳ھ . حدثنا القاسم بن مالك المزلي عن ياسين بن سيار قال سمعت ابراهيم بن

محمد بن الحنفية قال حدثني ابي قال حدثني علي بن ابي طالب رضي الله عنه قال قال

رسول الله صلى الله عليه وسلم المهدي يصلحه الله تعالى في ليلة واحدة

۱۰۵۳ھ سے بیان کیا قاسم بن مالک مزلی نے یاسین بن سیار سے، انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے ابراہیم بن محمد بن حنفیہ سے، انہوں نے فرمایا مجھ سے حدیث بیان کی میرے والد نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے حدیث بیان کی ہے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ اس کی (یعنی حضرت مہدی علیہ السلام کی) ایک ہی رات میں اصلاح فرما دے گا۔

○ ○ ○

۱۰۵۳ھ . حدثنا ابن وهب عن اسحاق بن يحيى بن طلحة التيمي عن طاوس قال ودع

عمر بن الخطاب رضي الله عنه البيت، ثم قال والله ما اراني ادع خزائن البيت وما فيه من

السلاح والمال ام اقسمه في سبيل الله؟ فقال له علي بن ابي طالب رضي الله عنه امض يا

أمير المؤمنين! فلست بصاحبه الما صاحبه منا شاب من قريش يقسمه في سبيل الله في



۱۰۵۳ھ سے بیان کیا ابن وہب نے بلق بن یحییٰ بن طلحہ بھی سے، انہوں نے طاؤس سے انہوں نے فرمایا: کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیت المال میں امانتیں رکھیں۔ پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! مجھے معلوم نہیں کہ میں بیت المال کے خزانوں کو اور جو کچھ اس میں ہتھیار اور مال ہے یا امانت رکھوں یا اللہ کے راستے میں تقسیم کر دوں؟ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ کر گزریں اے امیر المؤمنین! اس سے کے ساتھی نہیں ہیں، یقیناً اس کا ساتھی ہم میں سے ایک قریشی نوجوان ہے، جو اس کو آخری زمانے میں تقسیم کرے گا۔

○ ○ ○

۱۰۵۵ھ. حدثنا عبد الوهاب الثقفي عن الجريري عن أبي نضرة عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يكون لي أمتي خليفة يحثي العمل حثيا ولا بعده عدا.

۱۰۵۵ھ سے بیان کیا عبد الوهاب ثقفی نے جریری سے، انہوں نے ابو نضرہ سے، انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے رضی اللہ عنہما، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا: میری امت میں ایک خلیفہ ہوگا جو زیادہ مال تقسیم کرے گا اور اس کو کچھ پروا نہیں کرے گا۔

○ ○ ○

۱۰۵۶ھ. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يخرج رجل من أهل بيتي عن القطاع من الزمان وظهور من الفتن يكون عطاؤه حثيا يقال له السفاح

۱۰۵۶ھ سے بیان کیا ابو معاویہ نے اعمش سے، انہوں نے علیہ سے، انہوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے اہل بیت کا ایک آدمی کچھ زمانے کے بعد اور فتنوں کے ظاہر ہونے کے بعد وہ خوب سخاوت کرے گا اس کو سفاح کہا جاتا ہے۔

○ ○ ○

۱۰۵۷ھ. حدثنا الوليد بن مسلم عن أبي عبيدة المشجعي عن أبي أمية الكلبي عن شيخ حدثهم زمن ابن الزبير أدرک الجاهلية علامة قال تنزل الخلافة بيت المقدس تكون بيعة هدى يحل لمن بايعه بها نساؤهم يقول لا يأخذ عليهم بطلاق ولا علق

۱۰۵۷ھ سے ولید بن مسلم نے بیان کیا ابو عبیدہ المشجعی سے، انہوں نے ابو امیہ کلبی سے، انہوں نے ایک شیخ سے، جنہوں نے ان کو بیان کیا: ابن زبیر کے زمانے میں اس نے جاہلیت کے زمانے کو پایا تھا کہ بیت المقدس میں جو خلافت قائم ہوگی وہ ہدایت کی بیعت ہوگی۔ وہ ان بیعت کرنے والوں کے لیے ان کی بیویاں حلال ہوں گی اور بیعت چھوڑنے پر بیوی کو طلاق نہیں ہوگی۔

○ ○ ○



۱۰۵۸. حدثنا الوليد بن مسلم عن خير بن محمد الرعيني قال أخبرني راشد مولانا عن  
تبع عن كعب رضى الله عنه قال اذا رأيت خليفة بيت المقدس وآخر دوله يعني بدمشق  
فلا تتبع دوله فانه أضل من حمار أهله

۱۰۵۸ھ سے بیان کیا ولید بن مسلم نے خیر بن محمد رعینی سے، انہوں نے فرمایا کہ مجھے خبر دی ہے راشد نے ہمارے  
آقا تبع سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ فرماتے ہیں: جب تو بیت المقدس میں خلیفہ کو موجود دیکھے اور دوسرا  
خلیفہ دمشق میں ہو، تو دوسرے (دمشق والے) کی تابعداری نہ کرو! اس لئے کہ وہ اپنے گھر کے گدھے سے بھی زیادہ گمراہ ہے۔

○ ○ ○

۱۰۵۹. قال الوليد لأخبرني بلال العكي عن يحيى بن أبي عمرو السيباني عن عبد الجبار  
الأزدي عن أبي هريرة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليقتل الخليفة  
الذي بيت المقدس الذي دوله

۱۰۵۹ھ ولید نے کہا کہ مجھے خبر دی ہے بلال عکی نے یحییٰ بن عمرو سیبانی سے، انہوں نے عبد الجبار ازدی سے، انہوں نے  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ بیت المقدس کا خلیفہ دوسرے  
خلیفہ کو قتل کرے گا۔

○ ○ ○

۱۰۶۰. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال أول لواء يعقده المهدي يبعثه الى  
الترك فيهمزهم وياخذ ما معهم من السبي والاموال ثم يسير الى الشام ليفتحها ثم يعتق  
كل مملوك معه واعطى اصحابه قيمهم

۱۰۶۰ھ سے بیان کیا حکم بن نافع نے جراح سے، انہوں نے عطاء رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ آپ نے فرمایا: حضرت  
مہدی علیہ السلام ٹکڑوں کی طرف بھیجیں گے اور انہیں شکست دیں گے۔ ان کو مال غنیمت حاصل ہوگا پھر وہ شام فتح کریں گے۔  
ان کے پاس جو غلام ہوں گے وہ ان کو آزاد کریں گے اور ان کے مالکوں کو ان کا معاوضہ دیں گے۔

○ ○ ○



## صفة المهدي ونعته

### امام مہدی علیہ السلام کے اوصاف

۱۰۶۱. حدثنا أبو يوسف عن صفوان بن عمرو عن عبد الله بن بشير عن كعب رضي

الله عنه قال المهدي خاشع لله كخشوع النسر بنشر جناحه

۱۰۶۱۔ ہم سے بیان کیا ہے ابو یوسف نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے عبد اللہ بن بشیر سے، انہوں نے حضرت کعب

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا: کہ حضرت مہدی علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے آگے عاجزی کرنے والے ہوں گے جیسے گدہ جب وہ اپنے پروں کو پھیلا دیتا ہے۔

○ ○ ○

۱۰۶۲. حدثنا المعتمر بن سليمان عن القاسم بن الفضل عن أبي الصديق عن أبي سعيد

رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم وعبدالرزاق عن مطر الوراق عن أبي سعيد

لم يرفعه ويحيى بن اليمان عن شيبان النخعي عن زيد العمي عن أبي الصديق الناجي ولم

يذكر أبا سعيد قالوا: المهدي ألقى أجلى

۱۰۶۲۔ ہم سے بیان کیا معتمر بن سلیمان نے قاسم بن فضل سے، انہوں نے ابو صدیق سے، انہوں نے ابو سعید خدری

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے۔ نیز عبدالرزاق نے مطر وراق سے، انہوں نے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے،

انہوں نے اسے مرفوع بیان نہیں کیا ہے۔ نیز یحییٰ بن یمان نے شبان نخعی سے، انہوں نے زید عمی سے، انہوں نے ابو صدیق ناجی

سے اور انہوں نے ابو سعید کا ذکر نہیں کیا، ان سب نے کہا ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام صاف چمکتی پیشانی اور اونچی ناک والے

ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۰۶۳. حدثنا الوليد عن سعيد عن قتادة عن أبي نضرة أو أبي الصديق عن أبي سعيد

الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال للمهدي أجلى الجبين ألقى الأنف.

۱۰۶۳۔ ہم سے بیان کیا ولید نے سعید رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت قتادہ سے، انہوں نے ابو نضرۃ سے،

یا ابو صدیق رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ

نے ارشاد فرمایا: کہ مہدی صاف چمکتی پیشانی اور اونچی ناک والے ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۰۶۳. قال الوليد عن أبي رافع اسماعيل بن رافع عن حماد عن أبي سعيد الخدري

رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: المهدي ألقى ألقى أجلى



۱۰۶۴) ولید نے ابورافع اسماعیل بن رافع سے، انہوں نے اس آدمی سے جنہوں نے اُسے حدیث بیان کی، انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت مہدی علیہ السلام صاف چمکتی پیشانی اور اونچی ناک والے ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۰۶۵. حدثنا ابن وهب عن الحارث بن لہان عن عمرو بن دينار عن أبي نضرة عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: المهدي ألقى الألف  
أجلى الجبين

۱۰۶۵) ہم سے بیان کیا ابن وہب نے حارث بن لہان سے، انہوں نے عمرو بن دینار سے، انہوں نے ابو نضرہ سے، انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ (حضرت) مہدی (علیہ السلام) صاف روشن پیشانی والے اونچی ناک والے ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۰۶۶. حدثنا المعتمر بن سليمان عن عمران بن حدير عن سميط عن كعب قال:  
المهدي ابن أحد أو اثنين وخمسين سنة

۱۰۶۶) ہم سے بیان کیا معتمر بن سلیمان نے عمران بن حدیر سے، انہوں نے سمیط سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے کہا: کہ حضرت مہدی علیہ السلام اکاؤن (51) یا باؤن (52) سال کے ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۰۶۷. حدثنا الوليد عن سعيد عن قتادة عن عبد الله بن الحارث قال: يخرج المهدي  
وهو ابن أربعين سنة كأنه رجل من بني إسرائيل

۱۰۶۷) ہم سے بیان کیا ولید نے سعید سے، انہوں نے حضرت قتادہ سے، انہوں نے عبد اللہ بن حارث سے فرمایا: کہ انہوں نے حضرت مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے جب کہ اُن کی عمر چالیس 40 سال ہوگی، گویا کہ وہ بنی اسرائیل کا کوئی آدمی ہے۔

○ ○ ○

۱۰۶۸. حدثنا ابن عيينة عن عمرو عن أبي معبد عن ابن عباس رضي الله عنه قال هو  
شاب

۱۰۶۸) ہم سے بیان کیا ہے ابن عیینہ نے عمرو بن عبیدہ سے، انہوں نے ابو معبد رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ انہوں نے فرمایا: کہ وہ (مہدی علیہ السلام) لوجوان ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۰۶۹. حدثنا الوليد ورشد بن عن ابن لهيعة عن اسرائيل بن عباد عن ميمون القداح  
عن أبي الطفيل رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم وصف المهدي فذكر



ثقل في لسانه وضرب بفخذ اليسرى بيده اليمنى اذا ابطأ عليه الكلام اسمه اسمي واسم  
أبيه اسم أبي

۱۰۶۹ھ سے بیان کیا ولید اور رشیدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے اسرائیل بن عبادہ سے، انہوں نے میمون  
قداح سے، انہوں نے ابو طفیل رضی اللہ عنہ سے کہ یقیناً نبی کریم ﷺ نے حضرت مہدی علیہ السلام کے اوصاف بیان کرتے ہوئے  
فرمایا: کہ ان کی زبان بوجھل ہوگی (لکنت والی ہوگی) اور اپنی بائیں ران پر اپنا دایاں ہاتھ ماریں گے جب ان کے لئے بات کرنے  
میں مشکل پیش آئے گی۔ وہ میرے ہم نام ہوں گے اور ان کے والد کا نام میرے والد کے نام پر ہوگا۔

○ ○ ○

۱۰۷۰. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن عطية العوفي عن أبي سعيد الخدري رضي  
الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: يخرج رجل في انقطاع من الزمان وظهور من  
الفتن يكون غطاؤه حنيا يقال له السفاح

۱۰۷۰ھ سے بیان کیا ابو معاویہ نے اعمش سے، انہوں نے عطیہ عوفی سے، انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ سے، کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کافی زمانہ گزرنے اور فتنے ظاہر ہونے کے بعد ایک آدمی نکلے گا۔ اس کے عطیات  
زیادہ ہوں گے اور اُسے "سفاح" کہا جائے گا۔

○ ○ ○

۱۰۷۱. حدثنا رشدين والوليد عن ابن لهيعة عن كعب بن علقمة عن سفیان الكلبي قال  
يخرج على لواء المهدي غلام حديث السن خفيف اللحية أصفر ولم يذكر الوليد أصفر  
لوقابل الجبال لهزها وقال الوليد لهدها حتى ينزل ايلياء

۱۰۷۱ھ سے بیان کیا رشیدین اور ولید نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے حضرت کعب بن علقمہ سے، کہ سفیان کلبی نے  
فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام کے جھنڈے کے ساتھ ایک غلام کم عمر ہلکی داڑھی والا، زرد رنگ امیر بن کر نکلے گا اور حضرت ولید رحمہ  
اللہ تعالیٰ نے زرد رنگ کا ذکر نہیں کیا، اگر وہ پہاڑ کا بھی سامنا کرے تو اس میں بھی راستہ نکال لے گا، حضرت ولید رحمہ اللہ تعالیٰ نے  
کہا کہ اُسے پہاڑ دے گا۔ یہاں تک کہ ایلیا (بیت المقدس) پہنچ جائے گا۔

○ ○ ○

۱۰۷۲. حدثنا محمد بن حمير عن السفر بن رستم عن أبيه قال: المهدي رجل أزج

أبلج أعين بحبيء من الحجاز حتى يستوي على منبر دمشق وهو ابن ثمان عشرة سنة

۱۰۷۲ھ سے بیان کیا محمد بن حمیر نے رستم بن رستم سے، انہوں نے اپنے والد سے کہ انہوں نے فرمایا کہ: حضرت مہدی  
علیہ السلام ایسے آدمی ہوں گے جو باریک اور لمبے ابرو والے ہوں گے، اُن کے دونوں ابروؤں کے درمیان فاصلہ ہوگا، بڑی آنکھوں والے  
ہوں گے وہ حجاز سے آئیں گے، یہاں تک کہ دمشق کے منبر پر جلوہ افروز ہوں گے، اور ان کی عمر اٹھارہ (18) سال ہوگی۔

○ ○ ○



۱۰۷۳. حدثنا عبد الله بن مروان عن الهيثم بن عبد الرحمن عن عمن حدثه عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال: المهدي مولده بالمدينة من أهل بيت النبي صلى الله عليه وسلم واسمه اسمي "واسم" أبيه اسم أبي ومهاجره بيت المقدس، كث اللحية، أكحل العينين، براق الشبا في وجهه خال، ألقى أجلى في كتفه علامة النبي، يخرج براية النبي صلى الله عليه وسلم من مرط مخملة سوداء مربعة فيها حجر لم ينشر منذ توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا تنشر حتى يخرج المهدي يمدده الله بثلاثة آلاف من الملائكة يضربون وجوه من خالفهم وأدبارهم يبعث وهو ما بين الثلاثين إلى الأربعين

۱۰۷۳. ہم سے بیان کیا عبد اللہ بن مروان نے ہیشم بن عبد الرحمن سے، انہوں نے اس شخص سے جنہوں نے ان سے حدیث بیان کی، انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام کی جائے پیدائش مدینہ منورہ ہوگا، نبی کریم ﷺ کے اہل بیت میں سے ہوں گے، وہ نبی کریم ﷺ کے ہم نام، اور ان کے والد کا نام آپ ﷺ کے والد کے نام پر ہوگا، اور بیت المقدس کی طرف ہجرت کرنے والے ہوں گے، گنجان ڈاڑھی والے، سرنگین آنکھوں والے، چمکتے دندان والے، ان کے چہرے پر تل کا نشان ہوگا، چمکتی پیشانی اور لمبی ناک والے ہوں گے ان کے کندھے میں نبی کی ایک نشانی ہوگی، نبی کریم ﷺ کے عمل کے بنے ہوئے کپڑے کے کالے جھنڈے کے ساتھ جو چوکور ہوگا، لٹکیں گے۔ اس میں ایک ٹکڑا ہوگا جب سے آپ ﷺ کی وفات ہوئی اس وقت سے یہ نہیں پھیلا اور نہیں پھیلے گا جب تک حضرت مہدی علیہ السلام نہ لٹکیں اللہ تعالیٰ تین (3) ہزار فرشتوں کے ساتھ اس کی مدد کریں گے جو ان کے دشمنوں کو ان کے چہروں اور پیٹھوں پر ماریں گے، تیس (30) سے چالیس (40) سال کے درمیان عمر کا ہوگا۔

○ ○ ○

۱۰۷۴. حدثنا ابن وهب عن اسحاق بن يحيى بن طلحة التيمي عن طاوس قال قال علي

بن أبي طالب رضي الله عنه: هو فتى من قریش ادم ضرب من الرجال

۱۰۷۴. ہم سے بیان کیا ابن وہب نے اسحاق بن یحییٰ بن طلحہ تمیمی سے، انہوں نے طاؤس سے کہ حضرت علی بن ابی

طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: وہ قریش کا ایک جوان ہوگا، گندم کوں رنگ اور لوگوں میں درمیانی جسامت کا ہوگا۔

○ ○ ○

۱۰۷۵. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال: المهدي ابن ستين سنة

۱۰۷۵. ہم سے بیان کیا ہے حکم بن نافع نے جراح سے، انہوں نے أرطاة رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ انہوں نے فرمایا:

حضرت مہدی علیہ السلام ساٹھ (60) سال کی عمر کے ہوں گے۔

○ ○ ○



## اسم المہدی

## حضرت مہدی علیہ السلام کا نام

۱۰۷۶. حدثنا ابن عیینة عن عاصم عن زر عن عبد الله رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: المهدي يواطىء اسمه اسمي واسم أبيه اسم أبي وسمعه غير مرة لا يذكر اسم أبيه

۱۰۷۶ھ سے بیان کیا ابن عیینہ نے عاصم سے، انہوں نے زر رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کا نام میرے نام کے مطابق اور ان کے والد کا نام میرے والد کے نام کے موافق ہوگا، اور میں نے ان سے کئی مرتبہ سنا کہ وہ ان کے والد کے نام کا ذکر نہیں کر رہے تھے (یعنی ذکر نہیں کیا)۔

○ ○ ○

۱۰۷۷. حدثنا يحيى بن اليمان عن سليمان الثوري وزائدة عن عاصم عن أبي وائل عن زر عن عبد الله رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: المهدي يواطىء اسمه اسمي واسم أبيه اسم أبي. قال أبو القاسم الطبراني والصواب عن عاصم عن زر بلا أبي وائل.

۱۰۷۷ھ سے بیان کیا یحییٰ بن یمان نے سلیمان ثوری اور زائدہ سے، انہوں نے عاصم سے، انہوں نے ابو وائل سے، انہوں نے زر رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کا نام میرے نام اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام کے موافق ہوگا (یعنی ہم نام ہوں گے)۔ (ابو القاسم طبرانی نے کہا ہے کہ صحیح سند یوں ہے عن عاصم عن زر، بغیر "ابو وائل" رحمہ اللہ تعالیٰ کے۔

○ ○ ○

۱۰۷۸. عن كعب قال: اسم المهدي محمد أو قال اسم نبي

۱۰۷۸ھ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ: حضرت مہدی علیہ السلام کا نام محمد یا ہے، فرمایا نبی کا نام ہے (یعنی اس کا نام نبی کریم ﷺ والا نام ہے)۔

○ ○ ○

۱۰۷۹. حدثنا يحيى بن اليمان عن سليمان بن ربيع عن أبي لعمامة قال إني

لأعرف اسمه واسم أبيه واسم أمه

۱۰۷۹ھ سے بیان کیا یحییٰ بن یمان نے، انہوں نے سلیمان بن ربیع سے، انہوں نے عبد العزیز بن ربیع رحمہ اللہ تعالیٰ سے،



اُنہوں نے ابو ثمامہ سے، کہ انہوں نے فرمایا: یقیناً میں اس کا (حضرت مہدی علیہ السلام) اور اس کے والد کا اور والدہ کا نام جانتا ہوں۔

○ ○ ○

۱۰۸۰. حدثنا الوليد عن أبي رافع عن عمن حدثه عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن

النبي صلى الله عليه وسلم قال: اسم المهدي إسمي

۱۰۸۰) ہم سے بیان کیا ولید نے ابو رافع سے، اُنہوں نے اس شخص سے جنہوں نے ان کو حدیث بیان کی، اُنہوں نے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، اُنہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کا نام میرے نام پر ہوگا (یعنی وہ میرا ہم نام ہوگا)۔

○ ○ ○

۱۰۸۱. حدثنا الوليد ورشد بن عن ابن لهيعة عن اسرائيل بن عباد عن ميمون القداح عن

أبي الطفيل رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: المهدي اسمه إسمي

واسم أبيه إسم أبي

۱۰۸۱) ہم سے بیان کیا ولید اور رشید بن عن ابن لہیعہ سے، اُنہوں نے اسرائیل بن عباد سے، اُنہوں نے میمون قداح

سے، اُنہوں نے ابو طفیل سے کہ یقیناً نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کا نام میرا نام ہوگا (یعنی وہ میرا ہم نام ہوگا) اور اس کے والد کا نام میرے والد کا نام ہوگا (یعنی ہم نام ہوگا)۔

○ ○ ○

## نسبة المهدي

### حضرت مہدی علیہ السلام کی کنیت

۱۰۸۲. حدثنا ابن المبارك وابن ثور وعبد الرزاق عن معمر عن قتادة قال عبد الرزاق

عن معمر عن سعيد بن أبي عروبة عن قتادة قال قلت لسعيد بن المسيب المهدي حق هو

قال سق، قال قلت ممن هو؟ قال من قریش، قلت من أي قریش قال من بني هاشم، قلت

من أي بني هاشم؟ قال من بني عبد المطلب، قلت من أي عبد المطلب قال؟ من ولد

فاطمة

۱۰۸۲) ہم سے بیان کیا ابن مبارک اور ابن ثور اور عبد الرزاق نے معمر سے، اُنہوں نے حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے۔ اس کے علاوہ عبد الرزاق نے کہا معمر سے، اُنہوں نے سعید بن ابی عروبہ سے، اُنہوں نے حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے،

کہ اُنہوں نے فرمایا: میں نے سعید بن مسیب سے کہا کہ حضرت مہدی علیہ السلام کا آنا حقیقت ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: حقیقت



ہے پھر میں نے پوچھا کہ وہ کس (قوم) سے ہوں گے؟ انہوں نے کہا کہ قریش سے (ہوں گے۔) میں نے پوچھا کہ قریش کی کون سی شاخ سے ہوں گے؟ فرمایا: بنی ہاشم سے (ہوں گے۔) میں نے پوچھا کہ بنی ہاشم کی کون سی شاخ سے ہوں گے؟ فرمایا: بنو عبدالمطلب سے، میں نے پوچھا کہ عبدالمطلب کی کون سی اولاد میں سے ہوں گے؟ فرمایا: حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد میں سے ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۰۸۳. حدثنا المعتمر عن رجل عن أبي الصديق عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال هو رجل من عترتي أو قال من أهل بيتي

۱۰۸۳ھ سے بیان کیا معتمر نے ایک آدمی سے، انہوں نے ابو صدیق سے، انہوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ میری اولاد میں سے ایک آدمی (مہدی) ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۰۸۴. حدثنا يحيى بن اليمان عن سفیان عن أبي اسحاق عن عاصم عن علي قال: هو

رجل مني

۱۰۸۴ھ سے بیان کیا ہے یحییٰ بن یمان نے سفیان سے، انہوں نے ابو اسحاق سے، انہوں نے عاصم سے، انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ: وہ (حضرت مہدی علیہ السلام) میرے خاندان کا ایک آدمی ہوگا۔

○ ○ ○

۱۰۸۵. حدثنا يحيى بن اليمان عن شيبان النخعي عن جابر عن عامر عن ابن عباس قال:

منا الهادي والمهدي ومنا الضال المضل

۱۰۸۵ھ سے بیان کیا یحییٰ بن یمان نے شیبان نخعی سے، انہوں نے جابر سے، انہوں نے عامر سے، انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ انہوں نے فرمایا کہ: ہمارے خاندان سے ہی ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ ہوگا اور ہم میں سے ہی گمراہ ہونے والا اور گمراہ کرنے والا ہوگا۔

○ ○ ○

۱۰۸۶. حدثنا ابن عيينة عن عمرو عن أبي معبد عن ابن عباس قال: المهدي شاب منا

أهل البيت. قال قلت: عجز عنها شوخكم ورجوها شبابكم؟ قال: يفعل الله ما يشاء

۱۰۸۶ھ سے بیان کیا ابن عیینہ نے عمرو سے، انہوں نے ابو معبد سے، انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ انہوں نے فرمایا: حضرت مہدی علیہ السلام ہمارے اہل بیت کا ایک لوجوان ہوگا۔ فرمایا میں نے پوچھا کہ: اس سے تمہارے بوڑھے عاجز آگئے اور وہ اپنے لوجوان سے امید رکھتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

○ ○ ○



۱۰۸۷. حدثنا الوليد بن مسلم عن أبي عبد الله عن الوليد بن هشام المعيطي عن أبان بن

الوليد قال سمعت ابن عباس وهو عند معاوية يقول: يبعث الله المهدي منا أهل البيت

۱۰۸۷ھ سے بیان کیا ولید بن مسلم نے ابو عبد اللہ سے، انہوں نے ولید بن ہشام معیطی سے، انہوں نے ابان بن

ولید سے، فرمایا میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا جبکہ وہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مہدی علیہ السلام کو ہمارے اہل بیت میں سے پیدا کریں گے۔

○ ○ ○

۱۰۸۸. حدثنا الوليد وغيره عن عبد الملك بن أبي غنبة عن المنهال بن عمرو عن

سعيد بن جبیر عن ابن عباس قال: المهدي منا يدفعها الي عيسى بن مريم عليه السلام

۱۰۸۸ھ سے ولید وغیرہ نے بیان کیا عبد الملک بن ابی غنبتہ سے، انہوں نے منہال بن عمرو سے، انہوں نے حضرت

سعید بن جبیر رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا: حضرت مہدی علیہ السلام ہم میں سے ہیں اور وہ اپنی (خلافت و قیادت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حوالے کر دیں گے۔

○ ○ ○

۱۰۸۹. حدثنا الوليد عن علي بن حوشب سمع مكحولاً يحدث عن علي بن أبي طالب

رضي الله عنه قال قلت: يا رسول الله المهدي منا أئمة الهدى أم من غيرنا قال: بل منا بنا

يختم الدين كما بنا فتح وبنا يستقلون من ضلالة الفتنة كما استقلوا من ضلالة

الشرك وبنا يؤلف الله بين قلوبهم في الدين بعد عداوة الفتنة كما ألف الله بين قلوبهم

ودينهم بعد عداوة الشرك

۱۰۸۹ھ سے بیان کیا ولید نے علی بن حوشب سے، انہوں نے مکحول نے محول رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا، وہ حدیث بیان کر رہے

تھے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! (حضرت) مہدی (علیہ السلام)

ہم میں سے ہدایت کے امام ہوں گے یا ہمارے علاوہ کسی اور خاندان سے؟ تو فرمایا کہ: بلکہ ہم میں سے ہوں گے ہم پر دین ختم ہوگا

جیسے ہم سے دین کا آغاز ہوا۔ ہماری وجہ سے وہ لوگ فتنے کی گمراہی سے بچیں گے جیسے وہ شرک کی گمراہی سے بچے تھے۔ ہماری وجہ

سے اللہ تعالیٰ دین کے معاملے میں فتنہ کی دشمنی کے بعد ان کے دلوں میں محبت ڈال دے گا، جیسے اُس نے شرک کی دشمنی کے بعد ان

کے دلوں میں محبت ڈال دی تھی۔

○ ○ ○

۱۰۹۰. حدثنا الوليد ورشد بن عن ابن لهيعة عن اسرائيل بن عباد عن ميمون القداح عن

أبي الطفيل رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم، وقال أحدهما عن

علي رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم، ابن لهيعة عن أبي زرعة عن عمر بن

علي عن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: بنا يختم الدين كما بنا فتح وبنا



يستقلون من الشرك، وقال أحدهما من الضلالة، بنا يولف الله بين قلوبهم بعد عداوة  
الشرك وقال أحدهما الضلالة والفتنة

۱۰۹۰ھ سے بیان کیا ولید اور رشیدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے اسرائیل بن عباد سے، انہوں نے میمون قداح سے، انہوں نے ابو طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اور ان دونوں میں سے ایک حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ نبی پاک ﷺ سے اور ابن لہیعہ نے ابی زرعہ سے، انہوں نے عمر بن علی سے، انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ہم پر ہی دین ختم ہوگا جیسے ہم سے دین شروع ہوا تھا، اور ہماری وجہ سے وہ شرک سے بچیں گے۔ اور ان دونوں (راویوں) میں سے ایک نے کہا کہ گمراہی سے بچیں گے، اور ہماری وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں شرک کی دشمنی کے بعد محبت ڈال دیں گے، اور ان دونوں (راویوں) میں سے ایک نے کہا کہ گمراہی اور فتنہ ختم کریں گے۔

○ ○ ○

۱۰۹۱. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة واخبرني عباس بن عباس عن ابن زرار عن علي  
رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال هو رجل من اهل بيتي

۱۰۹۱ھ سے بیان کیا ولید نے ابن لہیعہ سے، اور مجھے خبر دی ہے عباس بن عباس نے ابن زرار سے، انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: وہ (یعنی حضرت مہدی علیہ السلام) میرے اہل بیت کا ایک آدمی ہوگا۔

○ ○ ○

۱۰۹۲. حدثنا الوليد عن شيخ عن الزهري عن عروة عن عائشة رضي الله عنها عن النبي  
صلى الله عليه وسلم قال: هو رجل من عترتي يقاتل علي مستحي كما لالت انا علي الوحي

۱۰۹۲ھ سے بیان کیا ولید نے ایک شیخ سے، انہوں نے زہری سے، انہوں نے عروہ سے، انہوں نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے، انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: وہ (یعنی حضرت مہدی علیہ السلام) میری اولاد (خاندان) میں سے ہوگا، میرے طریقے پر پڑے گا جیسے میں وحی کے حکم کے مطابق لڑا۔

○ ○ ○

۱۰۹۳. حدثنا الوليد عن سعيد عن قتادة عن أبي الصديق عن أبي سعيد الخدري رضي  
الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: هو رجل من امتي

۱۰۹۳ھ سے بیان کیا ولید نے سعید سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے ابو صدیق سے، انہوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ (حضرت مہدی علیہ السلام) میری امت کا ایک آدمی ہوگا۔

○ ○ ○



۱۰۹۳. حدثنا الوليد وقال أبو رافع عن أبي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه

وسلم قال: هو من عترتي

۱۰۹۳ھ سے بیان کیا ولید نے اور ابو رافع نے کہا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہوئے،

انہوں نے روایت کیا ہے نبی کریم ﷺ سے آپ ﷺ نے فرمایا کہ: وہ (یعنی حضرت مہدی علیہ السلام) میری اولاد (خاندان) میں سے ہوگا۔

○ ○ ○

۱۰۹۵. حدثنا الوليد ورشد بن عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن عبد الله بن عمرو رضي

الله عنهما قال: يخرج رجل من ولد الحسين من قبل المشرق ولو استقبلته الجبال

لهلها واتخذ لها طوقا

۱۰۹۵ھ سے بیان کیا ولید اور رشید بن یونس ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے، انہوں نے حضرت عبد اللہ بن

عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ انہوں نے فرمایا: حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے ایک آدمی مشرق کی طرف سے نکلے گا، اگر اس کے سامنے پہاڑ بھی حائل ہوگا تو وہ اُسے گرا کر اپنا راستہ بنالے گا۔

○ ○ ○

۱۰۹۶. حدثنا ابن إدريس عن حسين بن فرات عن أبيه عن أفلح بن صالح عن عبد الله

بن الحارث أو عن عبد الله بن الحارث عن أفلح بن صالح قال قلت لمحمد بن الحنفية

في المهدي قال: إنه إذا كان فإله من ولد عبد خمس

۱۰۹۶ھ سے بیان کیا ابن إدريس نے حسین بن فرات سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے افلح بن صالح

سے، انہوں نے عبد اللہ بن حارث سے، یا (پھر) عبد اللہ بن حارث نے افلح بن صالح سے، انہوں نے فرمایا کہ میں نے محمد بن

حنفیہ سے حضرت مہدی علیہ السلام کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: یقیناً جب وہ آئیں گے تو عبد خمس (بنو ہاشم) کی اولاد میں سے ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۰۹۷. حدثنا ابن إدريس عن الأعمش عن حماد بن عمار عن ابن عمر أنه قال: لا بن الحنفية ما

المهدي الذي تقولون؟ قال: كما يقول الرجل الصالح إذا كان الرجل صالحا قيل

المهدي فقال ابن عمر قبح الله الحماقة كأنه أنكر قوله

۱۰۹۷ھ سے بیان کیا ابن إدريس نے اعمش سے، انہوں نے اس شخص سے جنہوں نے ان سے حدیث بیان کی

ہے، انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے انہوں نے ابن حنفیہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہا کہ حضرت مہدی علیہ السلام

کون ہے جن کے بارے میں آپ لوگ کہتے رہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ جیسے کہا جاتا ہے کہ فلاں صالح آدمی ہے، اور جب



آدمی صالح ہو تو کہا جاتا ہے کہ وہ حضرت مہدی علیہ السلام ہے، پس حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بے وقوفی کا ستیاناس کرے (گویا کہ انہوں نے اس کے قول کو ناپسند کیا)۔

○ ○ ○

۱۰۹۸. حدثنا سريج بن سراج الجرمي عن اشعث بن عبد الرحمن سمع ابا قلابة يقول

عمر بن عبدالعزيز هو المهدي حقا

۱۰۹۸ھ سے بیان کیا سرج بن سراج، جرمی نے، انہوں نے اشعث بن عبدالرحمن سے، انہوں نے سنا ابوقلابہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ آپ فرما رہے تھے کہ: عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ یقیناً مہدی ہیں۔

○ ○ ○

۱۰۹۹. حدثنا ابو معاوية حدثنا ابو قبيصة عن الحسن انه سئل عن المهدي فقال: ما اري

مهديا فان كان مهدي فهو عمر بن عبدالعزيز

۱۰۹۹ھ سے بیان کیا ابو معاویہ نے، ہم سے بیان کیا ہے ابو قبیصہ نے حسن سے کہ یقیناً ان سے حضرت مہدی علیہ السلام کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو انہوں نے فرمایا: میں کسی کو حضرت مہدی نہیں مانتا اگر کوئی مہدی ہے تو وہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں۔

○ ○ ○

۱۱۰۰. حدثنا حميد بن عبد الرحمن عن محمد بن مسلم عن ابراهيم بن ميسرة عن

طاوس قال: قد كان عمر بن عبد العزيز مهديا وليس به ان المهدي اذا كان زيدا المحسن

في احسانه وحب على المسيء من اساء له

۱۱۰۰ھ سے بیان کیا حمید بن عبدالرحمن نے محمد بن مسلم سے، ابراہیم بن میسرہ سے، انہوں نے طاؤس سے کہ آپ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ مہدی تھے اور وہ مہدی موعود نہیں تھے۔ یقیناً حضرت مہدی علیہ السلام جب آئیں گے نیکو کار کی نیکی بڑھ جائے گی اور گنہگار کا گناہ معاف کر دیا جائے گا۔

○ ○ ○

۱۱۰۱. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن ابي قبيل قال: يخرج رجل من ولد الحسن لو

استقبلته الجبال الرواسي لهدمها واتخذ لها طريقا

۱۱۰۱ھ سے بیان کیا رشیدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے، فرمایا کہ: حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے ایک آدمی نکلے گا، اگر مضبوط پہاڑ بھی اس کے راستے میں حائل ہوگا تو وہ (حضرت مہدی علیہ السلام) اُسے گرا کر اس میں سے اپنا راستہ بنالے گا۔

○ ○ ○

۱۱۰۲. حدثنا سعيد ابو عثمان عن جابر عن ابي جعفر قال: هو من بني هاشم من ولد



## فاطمہ

۱۱۰۲۔ ہم سے بیان کیا سعید ابوعثمان نے جابر سے، انہوں نے ابو جعفر رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے فرمایا کہ: وہ (حضرت مہدی علیہ السلام) بنو ہاشم میں سے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد میں سے ہوگا۔

○ ○ ○

۱۱۰۳۔ وعن غیر واحد عن حماد بن سلمة عن علی بن زید عن رجل عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما قال: المہدی الذی یُنزل علیہ عیسیٰ بن مریم ویصلی خلفہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام

۱۱۰۳۔ اور کئی لوگوں نے روایت نقل کی ہے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے علی بن زید سے، انہوں نے ایک آدمی سے، انہوں نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ آپ نے فرمایا کہ: حضرت مہدی علیہ السلام وہ ہے جن کے بعد حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اتریں گے اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

○ ○ ○

۱۱۰۴۔ حدثنا ابن وہب عن ابن لہیعة عن الحارث بن یزید عن ابن زریور الغافقی سمع علیہا رضی اللہ عنہ یقول: ہو من عترة النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۱۰۴۔ ہم سے بیان کیا ابن وہب نے ابن لہیعة سے، انہوں نے حارث بن یزید سے، انہوں نے ابن زریور غافقی سے، انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب سے سنا کہ وہ فرما رہے تھے کہ: وہ مہدی علیہ السلام نبی کریم ﷺ کی اولاد میں سے ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۱۰۵۔ حدثنا الولید عن شیخ عن یزید بن الولید الخزاعی عن کعب قال: المہدی من

## ولد العباس

۱۱۰۵۔ ہم سے بیان کیا ہے ولید نے شیخ سے، انہوں نے یزید بن ولید خزاعی سے، کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: حضرت مہدی علیہ السلام حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۱۰۶۔ حدثنا ابن وہب عن الحارث بن نبهان عن عمرو بن دینار عن ابی نصرۃ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: ہو رجل منی

۱۱۰۶۔ ہم سے بیان کیا ابن وہب نے حارث بن نبهان سے، انہوں نے عمرو بن دینار سے، انہوں نے ابی نصرۃ سے، انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: وہ میرے خاندان کا ایک آدمی ہوگا۔

○ ○ ○

۱۱۰۷۔ حدثنا أبو أسامة عن هشام عن محمد قال: المہدی من هذه الأمة وهو الذی یوم



عیسیٰ بن مریم علیہما السلام

۱۱۰۷ھ سے بیان کیا ابوالسامہ نے ہشام سے، انہوں نے محمد سے انہوں نے فرمایا کہ: حضرت مہدی علیہ السلام اس امت میں سے ہوں گے جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی امانت کریں گے۔

○ ○ ○

۱۱۰۸. حدثنا الفضیل بن عیاض عن هشام عن الحسن قال: المہدی عیسیٰ بن مریم علیہما السلام

۱۱۰۸ھ سے بیان کیا فضیل بن عیاض نے ہشام سے، انہوں نے حسن سے، انہوں نے فرمایا کہ: حضرت مہدی علیہ السلام حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہیں۔

○ ○ ○

۱۱۰۹. وحدثني غير واحد عن حماد بن سلمة عن حميد عن الحسن قال: هو عیسیٰ بن مریم علیہما السلام

۱۱۰۹ھ اور مجھے بیان کیا ہے کئی لوگوں نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے حمید رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حسن سے، انہوں نے فرمایا کہ وہ (حضرت مہدی علیہ السلام) حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہیں۔

○ ○ ○

۱۱۱۰. قال حماد عن عاصم عن أبي صالح عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: هو رجل من آل محمد صلى الله عليه وسلم

۱۱۱۰ھ حماد نے کہا روایت کرتے ہیں کہ عاصم سے، انہوں نے ابوصالح رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ: وہ آل محمد ﷺ میں سے ایک آدمی ہوگا۔

○ ○ ○

۱۱۱۱. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن عطية العوفي عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: هو رجل من أهل بيتي.

۱۱۱۱ھ سے بیان کیا ابو معاویہ نے اعمش سے، انہوں نے عطیہ عوفی رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: وہ (حضرت مہدی علیہ السلام) میرے اہل بیت کا ایک آدمی ہوگا۔

○ ○ ○

۱۱۱۲. حدثنا بقية بن الوليد عن أبي بكر بن أبي مرزوم عن خزيمة بن حبيب عن أبي هزان عن كعب قال: المہدی من ولد فاطمة

۱۱۱۲ھ سے بیان کیا بقیہ بن الولید نے ابو بکر بن ابو مرزوم سے، انہوں نے خزيمة بن حبيب سے، انہوں نے ابوہزان



ہے، کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: حضرت مہدی علیہ السلام حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد میں سے ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۱۱۳. حدثنا غیر واحد عن ابن عباس عن حماد بن محمد عن جعفر عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال: سمی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الحسن سیدا وسیخرج من صلبہ رجل اسمه اسم لہکم یملأ الأرض عدلا کما ملئت جورا

۱۱۱۳ھ ہم سے کئی لوگوں نے ابن عباس سے بیان کیا، انہوں نے اس شخص سے جس نے ان سے حدیث بیان کی، انہوں نے محمد بن جعفر سے، انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے حضرت حسن (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا نام سید (یعنی سردار) رکھا اور فرمایا: عنقریب ان کی پشت سے ایک آدمی پیدا ہوگا جس کا نام تمہارے نبی (ﷺ) کے نام پر ہوگا (یعنی نبی کریم ﷺ کا نام ہوگا) وہ زمین کو انصاف سے بھر دے گا جیسے وہ پہلے ظلم سے بھر گئی تھی۔

○ ○ ○

۱۱۱۴. حدثنا عبداللہ بن مروان عن سعید بن یزید التبوخی عن الزہری قال: المہدی من ولد فاطمة رضی اللہ عنہا

۱۱۱۴ھ ہم سے بیان کیا عبداللہ بن مروان نے سعید بن یزید تبوخی سے، انہوں نے علامہ زہری رحمہ اللہ تعالیٰ سے فرمایا کہ: حضرت مہدی علیہ السلام حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۱۱۵. حدثنا بقیة وعبد القدوس عن صفوان عن شریح بن عبید عن کعب قال: ما المہدی الا من قریش وما الخلافة الا فیہم غیر ان له أصلا ونسبا فی الیمن

۱۱۱۵ھ ہم سے بیان کیا بقیہ اور عبد القدوس نے صفوان بن شریح بن عبید عن کعب سے، انہوں نے شریح بن عبید رحمہ اللہ تعالیٰ سے، کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: حضرت مہدی علیہ السلام قریش میں سے ہوگا، اور خلافت بھی قریش میں ہوگی، لیکن ان کا اصل اور نسب یمن میں ہوگا۔

○ ○ ○

۱۱۱۶. حدثنا غیر واحد عن ابن عباس قال حدثني سالم قال كتب نجدة إلى ابن عباس يسأله عن المہدی فقال: إن اللہ تعالیٰ ہدی هذه الأمة بأول أهل هذا البيت ويستقلها بأخبرهم لا ينتطح لہ عزازان جماء وذات قرن وقال مہدیان من بنی عبد شمس أحدهما عمر الأشج .

۱۱۱۶ھ ہم سے بیان کیا کئی لوگوں نے ابن عباس سے، کہ انہوں نے فرمایا مجھ سے بیان کیا ہے سالم نے، فرمایا: نجدة نے



حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو خط لکھا، وہ ان سے حضرت مہدی علیہ السلام کے بارے میں پوچھ رہے تھے، تو انہوں نے فرمایا کہ: یقیناً اللہ تعالیٰ اس امت کو اس گمراہی کے اول (افراد) کے ذریعے ہدایت دے گا، اور اس (دین) کی اس گمراہی کے آخر لوگوں کے ذریعے حفاظت (وقایع) کرے گا ان کی حکومت میں دو بکریاں بغیر سینک کے اور سینک والی بھی ایک دوسرے کو نہ ماریں گی، اور فرمایا کہ دو مہدی عبدالقہس میں سے ہوں گے، ان میں سے ایک مجاہد عمر ہے۔

○ ○ ○

۱۱۱۷. حدثنا أبو ہارون عن عمرو بن قیس الملائی عن المنہال ابن عمرو عن زر بن

حبیش سمع علیہ رضی اللہ عنہ بقول المہدی رجل منا من ولد فاطمة رضی اللہ عنہا

۱۱۱۷. ہم سے بیان کیا ابو ہارون نے عمرو بن قیس ملائی سے، انہوں نے منہال بن عمرو سے، انہوں نے زر بن حبیش

سے، انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ وہ فرما رہے تھے کہ: حضرت مہدی علیہ السلام ہمارے خاندان کا ایک آدمی ہوگا، حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد میں سے۔

○ ○ ○

۱۱۱۸. حدثنا القاسم بن مالک المزنی عن یاسن بن یسار قال سمعت ابراہیم بن

محمد بن الحنفیہ قال حدثنی ابی حدثنی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال قال رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: المہدی منا اهل البيت

۱۱۱۸. ہم سے بیان کیا قاسم بن مالک مزنی نے یاسین بن یسار سے فرمایا کہ میں نے سنا ہے ابراہیم بن محمد بن حنفیہ رحمہ

اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے فرمایا میرے والد نے مجھ سے بیان کیا کہ مجھ سے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: (حضرت) مہدی (علیہ السلام) میرے اہل بیت میں سے ہوگا۔

○ ○ ○

۱۱۱۹. حدثنا ہشام عن منصور عن الحسن قال: المہدی عیسیٰ بن مریم علیہما

السلام

۱۱۱۹. ہم سے ہشام نے بیان کیا منصور سے، انہوں نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے فرمایا کہ:

حضرت مہدی علیہ السلام حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہی ہیں۔

○ ○ ○

۱۱۲۰. حدثنا الحکم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال: یبقی المہدی أربعین عاما.

۱۱۲۰. ہم سے بیان کیا ہے حکم بن نافع نے جراح سے، انہوں نے أرطاة سے انہوں نے فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ

السلام (دنیا میں) چالیس (40) سال تک رہیں گے۔

○ ○ ○



## قدر ما یملک المہدی

### حضرت مہدی علیہ السلام کی حکومت کی مدت

۱۱۲۱. حدثنا أبو معاوية عن موسى الجهني عن زيد العمي عن أبي الصديق عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: المهدي يعيش في ذلك يعني بعد ما يملك سبع سنين أو ثمان أو تسع

۱۱۲۱ ہم سے بیان کیا ابو معاویہ نے موسیٰ جہنی سے، انہوں نے زید عمی سے، انہوں نے ابو صدیق سے، انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: (حضرت مہدی علیہ السلام) حکومت ملنے کے بعد سات (7) یا آٹھ (8) یا نو (9) سال تک زندہ رہے گا۔

○ ○ ○

۱۱۲۲. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن أبي هارون عن معاوية بن قرة عن أبي الصديق عن أبي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله.

۱۱۲۲ ہم سے بیان کیا عبد الرزاق نے معمر سے، انہوں نے ابو ہارون سے، انہوں نے معاویہ بن قرۃ سے، انہوں نے ابو صدیق سے، انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اس جیسی روایت نقل کی ہے۔

○ ○ ○

۱۱۲۳. قال معمر وقال قتادة بلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: يعيش في ذلك سبع سنين

۱۱۲۳ معمر اور حضرت قتادہ نے کہا کہ ہمیں روایت پہنچی ہے کہ یقیناً نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: حضرت مہدی علیہ السلام، حکومت ملنے کے بعد سات (7) سال زندہ رہے گا۔

○ ○ ○

۱۱۲۴. حدثنا المعتمر بن سليمان عن القاسم بن الفضل المراغي عن رجل من أهل عن

ابی الصدیق عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال يعيش سبعا أو تسعا ۱۱۲۴ ہم سے بیان کیا معتمر بن سلیمان نے قاسم بن فضل مراغی سے، انہوں نے اپنے خاندان کے ایک آدمی سے، انہوں نے ابو صدیق سے، انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: وہ (حضرت مہدی علیہ السلام) سات (7) سال یا آٹھ (8) سال حکومت کریں گے۔

○ ○ ○



۱۱۲۵. حدثنا الوليد بن مسلم عن سعيد عن قتادة عن أبي الصديق عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: يعيش سبعاً لم يموت

۱۱۲۵) ہم سے بیان کیا ولید بن مسلم نے سعید سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے ابو صدیق رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ (حضرت مہدی علیہ السلام) سات (7) سال حکومت کریں گے پھر وفات پا جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۱۲۶. قال الوليد وقال أبو رافع عن أبي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم سبعاً

حدثنا ابن وهب عن الحارث بن بهان عن عمرو بن دينار عن أبي نضرة عن أبي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يملك سبع سنين

۱۱۲۶) ولید نے اور ابو رافع نے روایت کرتے ہوئے کہا حضرت ابو سعید سے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: سات (7) آٹھ (8) نو (9) سال (حضرت مہدی علیہ السلام) زندہ رہیں گے۔ ہم سے بیان کیا ہے ابن وهب نے حارث بن بهان سے، انہوں نے عمرو بن دينار سے، انہوں نے ابو نضرة سے، انہوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: وہ (حضرت مہدی علیہ السلام) سات (7) سال حکومت کرے گا۔

○ ○ ○

۱۱۲۷. حدثنا محمد بن مروان العجلي عن عمارة بن أبي حفصة عن زيد العمي عن أبي الصديق الناجي عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يكون المهدي في أمي ان قصر فسبعاً والا فثمان وإلا فتسعا

۱۱۲۷) ہم سے بیان کیا محمد بن مروان عجلی نے عمارة بن أبي حفصة سے، انہوں نے زید العمی سے، انہوں نے ابو صدیق ناجی سے، انہوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ (حضرت مہدی علیہ السلام) میری امت میں ہوگا، اگر اس کی مدت حکومت کم ہو تو سات (7) سال ورنہ آٹھ (8) سال اور نو (9) سال ہوگی۔

○ ○ ○

۱۱۲۸. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي زرعة عن صباح قال: يمكث المهدي فيكم

تسعا وثلاثين سنة يقول الصلوة بالصبر بالصبر قد بلغت ويقول الكبير بالصبر بالصبر

۱۱۲۸) ہم سے بیان کیا رشدين نے ابو لهيعہ سے، انہوں نے ابو زرعة سے، انہوں نے صباح سے، انہوں نے فرمایا کہ: حضرت مہدی علیہ السلام تمہارے درمیان اتالیس (39) سال تک ٹھہریں گے۔ اس دوران میں چھوٹے کہے گا کہ کاش انہیں جلائی



کی عمر میں ہوتا اور بڑا کہے گا کہ کاش انہیں چھوٹا ہوتا۔

○ ○ ○

۱۱۲۹. حدثنا بقية بن الوليد وعبد القدوس عن أبي بكر بن أبي مریم عن ضمرة بن

حبیب قال: حياة المهدي ثلاثون سنة.

۱۱۲۹) ہم سے بیان کیا بقیہ بن ولید اور عبد القدوس نے ابو بکر بن ابی مریم سے، انہوں نے ضمرة بن حبیب سے، انہوں نے فرمایا کہ: حضرت مہدی علیہ السلام کی عمر تیس (30) سال ہوگی۔

○ ○ ○

۱۱۳۰. حدثنا محمد بن حمير عن العنبر بن رستم عن أبيه قال: يملك المهدي سبع

سنين وشهرين وأيام

۱۱۳۰) ہم سے بیان کیا محمد بن حمیر رحمہ اللہ تعالیٰ نے عنبر بن رستم رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے فرمایا کہ: حضرت مہدی علیہ السلام کی حکومت سات (7) سال دو (2) مہینے اور کچھ دن ہوگی۔

○ ○ ○

۱۱۳۱. حدثنا بقية وعبد القدوس عن أبي بكر بن أبي مریم عن يزيد بن سلمان عن دينار

بن دينار قال: بقاء المهدي أربعون سنة. وقال أحدهما مرة أربعين ومرة أربع وعشرين

۱۱۳۱) ہم سے بیان کیا بقیہ اور عبد القدوس نے ابو بکر بن ابی مریم سے، انہوں نے یزید بن سلمان سے، انہوں نے دیار بن دینار سے، انہوں نے فرمایا کہ: حضرت مہدی علیہ السلام کا (دنیا میں) ٹھہرنا چالیس 40 سال ہوگا، ان دونوں (راویوں) میں سے ایک نے ایک دفعہ کہا کہ چالیس (40) سال اور ایک دفعہ (کہا کہ) چوبیس (24) سال۔

○ ○ ○

۱۱۳۲. حدثنا عبد الله بن مروان عن سعيد عن يزيد التتوخي عن الزهري قال: يعيش

المهدي أربع عشرة سنة يموت موتا

۱۱۳۲) ہم سے بیان کیا عبد اللہ بن مروان نے سعید سے، انہوں نے یزید تنوخی سے، کہ علامہ زہری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت مہدی علیہ السلام چودہ (14) سال حکومت کریں گے پھر وفات پا جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۱۳۳. حدثنا عبد الله بن مروان عن الهيثم بن عبد الرحمن عن حذله عن علي قال:

يلي المهدي أمر الناس ثلاثين أو أربعين سنة

۱۱۳۳) ہم سے بیان کیا عبد اللہ بن مروان نے ہيثم بن عبد الرحمن رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے اس شخص سے جنہوں نے اُن سے، حدیث بیان کی کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضرت مہدی علیہ السلام لوگوں پر تیس (30) سال یا چالیس (40) سال تک حکومت کریں گے۔

○ ○ ○



## مایکون بعد المہدی

### حضرت مہدی علیہ السلام کے بعد جو کچھ ہوگا

۱۱۳۴. حدثنا بقية بن الوليد والوليد بن مسلم عن أبي بكر بن أبي مریم حدثني يزيد بن سلمان عن دينار بن دينار قال بلغني أن المهدي إذا مات صار الأمر هرجا بين الناس ويقتل بعضهم بعضا وظهرت الأعاجم واتصلت الملاحم فلا نظام ولا جماعة حتى يخرج الدجال

۱۱۳۴ھ سے بیان کیا بقیہ بن ولید اور ولید بن مسلم نے ابو بکر بن ابو مریم سے، مجھے بیان کیا یزید بن سلمان نے دینار بن دینار سے، انہوں نے فرمایا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ جب حضرت مہدی علیہ السلام وفات پا جائیں گے تو حکومت کے لیے لوگوں کے درمیان لڑائی تک نوبت پہنچ جائے گی۔ پھر لوگ ایک دوسرے کو قتل کریں گے، اور عجم کے لوگ غالب آ جائیں گے اور مسلسل سخت لڑائیاں ہوں گی، تو پھر نہ نظام حکومت رہے گا اور نہ اجتماعیت، یہاں تک کہ دجال نکلے گا۔

○ ○ ○

۱۱۳۵. حدثنا الوليد بن مسلم عن حدثه عن كعب قال: يموت المهدي موتا لم يلي الناس بعده رجل من أهل بيته فيه خير وشره أكثر من غيره، يفضب الناس يدعوهم إلى الفرقة بعد الجماعة، بقاؤه قليل، يثور به رجل من أهل بيته فيقتله فيقتل الناس بعده قتالا شديدا، وبقاء الذي قتله بعده قليل ثم يموت موتا، ثم يليهم رجل من مضر من الشرق يكفر الناس ويخرجهم من دينهم، يقاتل أهل اليمن قتالا شديدا فيما بين النهرين، فيهزمه الله ومن معه.

۱۱۳۵ھ سے بیان کیا ولید بن مسلم نے اس شخص سے جنہوں نے اس کو حدیث بیان کی کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام وفات پائیں گے۔ پھر لوگوں پر ان کے اہل بیت کا ایک آدمی جس میں بھلائی اور شر دونوں ہوں گے حکومت کرے گا، اس کا شر اس کی بھلائی سے زیادہ ہوگا۔ وہ لوگوں پر غضبناک ہوگا ان کو اجتماعیات کے بعد فرقہ بندی کی طرف دعوت دے گا۔ وہ تھوڑا عرصہ رہے گا۔ پھر اہل بیت کا ایک آدمی غضبناک ہو کر حملہ کر کے اُسے قتل کر دے گا، لوگ اس کے بعد ایک دوسرے سے سخت لڑائی کریں گے۔ جس شخص نے اُسے قتل کیا تھا اس کی زندگی بھی کم ہوگی اور وہ جلد مر جائے گا۔ پھر ان پر (قبیلہ) مضر کا ایک آدمی مشرق (دالوں میں) سے والی بنے گا جو لوگوں کو کافر بنادے گا اور ان کو ان کے دین سے نکال دے گا، اہل یمن کے ساتھ سخت جنگ لڑے گا، جہاں دوسریں جمع ہوتی ہیں، پھر اللہ تعالیٰ اس کو اور اس کے ساتھیوں کو شکست دے کر سوا کر دے گا۔

○ ○ ○



۱۱۳۶. حدثنا عبد الله بن مروان عن سعيد بن يزيد التبوخي عن الزهري قال يموت المهدي موتاً ثم يصير الناس بعده فتنة ويقبل اليهم رجل من بني مخزوم فيبايع له فيمكث زماناً ثم يمنع الرزق فلا يجد من يغير عليه ثم يمنع العطاء فلا يجد أحداً يغير عليه وهو ينزل بيت المقدس فيكون هو وأصحابه مثل العجايل المريبة وتمشي لساوهم بطيات الذهب والياب لا توارهن فلا يجد من يغير عليه فيأمر باخراج أهل اليمن لنعاهة زملجج وهمدان وحمير والأرد وغسان وجميع من يقال له من اليمن فيخرجهم حتى ينزلوا شعاب فلسطين ليرجع إليهم جدس ولحم وجدام والناس غضبي من تلك الجبال بالطعام والشراب ليكون لهم مفوثة كما كان يوسف مفوثة لآخوته اذ نادى مناد من السماء ليس با ولا جان باهوا فلانا ولا ترجعوا على أعقابكم بعد الهجرة فينظرون فلا يعرفون الرجل ثم ينادي ثلاثاً ثم يبايع المنصور فيبعث عشرة وفد الى المنخرومي فيقتل تسعة ويدع واحداً ثم يبعث خمسة فيقتل أربعة ويسرح واحداً ثم يبعث ثلاثة فيقتل اثنين ويدع واحداً فيسير إليه فينصره الله عليه فيقتله الله ومن معه ولا ينفلت إلا الشريد ولا يدع قرشياً إلا قتله فيلتمس اذ ذاك قرشي فلا يوجد كما يلتمس اليوم رجل من جرهم فلا يوجد فلكذلك تقتل قریش فلا يوجدوا بعدها.

۱۱۳۶ھ سے بیان کیا عبد اللہ بن مروان نے سعید بن یزید تنوخی سے کہ علامہ زہری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حضرت مہدی علیہ السلام کی وفات کے بعد لوگ فتنے میں پڑ جائیں گے۔ بنو مخزوم (قبیلہ) کا ایک آدمی ان کی طرف آئے گا۔ اس کے ہاتھ پر بیعت کی جائے گی، وہ کچھ ٹھہرے گا۔ پھر رزق اور غلہ روک دے گا، تو کوئی اس پر حملہ نہ کرے گا۔ پھر وہ عطیات کو روک لے گا، مگر کوئی اس پر حملہ نہ کرے گا۔ وہ بیت المقدس میں ٹھہرے گا۔ وہ اور اس کے ساتھی عوام کو گڑا دیں گے۔ ان کی عورتیں سونے کے موزے پہنے ہوئے ہوں گی، اور ان کے کپڑے اُن کے بدن کو نہیں چھپائیں گے۔ کسی میں ہمت نہ ہوگی کہ اُس پر حملہ کرے۔ وہ اہل یمن کے نکالنے کا حکم دے گا (یعنی قبیلہ) قضاہ، مذحج، ہمدان، حمیر اور ازد اور غسان، اور وہ ان تمام لوگوں کو جو یمن کی طرف منسوب ہوں گے، نکال باہر کرے گا۔ یہاں تک کہ وہ فلسطین کی گھاٹیوں پر اتریں گے، ان کی طرف (قبیلہ) جدیس، لخم اور جذام کے لوگ لوٹیں گے، ان پہاڑوں میں وہ کھانے پینے سے پریشان ہوں گے کہ ان کے لئے بھی کوئی فریادرس ہو جیسے حضرت یوسف علیہ السلام اپنے بھائیوں کے لئے فریادرس بن گئے تھے، اچانک ایک پکارنے والا آسمان سے پکارے گا کہ کوئی انسان اور جن فلاں شخص سے بیعت کئے بغیر نہ مرے، اور ہجرت کے بعد اپنی ایڑیوں پر نہ لوٹو، پھر وہ دیکھیں گے تو اس آدمی کو نہیں پہچانیں گے، پھر وہ تین دفعہ پکارے گا پھر منصور کی بیعت کی جائے گی، پس وہ دس (10) دفعہ مخزومی کی طرف بھیجے گا۔ ان میں سے نو (9) کو قتل کیا جائے گا اور ایک کو چھوڑ دیا جائے گا۔ پھر پانچ (5) بھیجے گا۔ تو چار (4) کو قتل کر دیا جائے گا اور ایک کو چھوڑ دیا جائے گا پھر تین (3)



بیجے گا۔ پس دو (2) کو قتل کر دیا جائے اور ایک کو چھوڑ دیا جائے گا۔ پھر وہ اس کی طرف چلے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے خلاف اس کی مدد کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو اور اس کے ساتھیوں کو قتل کر دے گا۔ لوگوں کو جلا وطن کیا جائے گا کسی قریشی کو بغیر قتل کیے چھوڑا نہیں جائے گا۔ اس وقت ہر قریشی کو ڈھونڈا جائے گا۔ وہ کہیں نہ ملے گا جیسے آج جرہم (قبیلہ) کے کسی آدمی کو تلاش کیا جائے تو وہ نہیں مل سکتا۔ سارے قریش کو قتل کیا جائے گا۔ اس کے بعد کوئی قریشی باقی نہ رہے گا۔

○ ○ ○

۱۱۳۷: حدثنا الوليد بن مسلم عن حماد بن كعب قال يقاتل أهل اليمن قتالا شديدا فيما بين النهرين فيهمزهم الله ومن معه لما يروع أهل المشرق ومن معه إلا بالقتلى يطفون على النهر فيعلمون بهزيمتهم فيقتلوا أكثهم إلى اليمن وهم نزول بين النهرين فيظهره الله تعالى ومن معه فيصلح أمر الناس وتجتمع كلمتهم هنية ثم يسرون حتى ينزلوا الشام ويمكنون زمانا في ولاية صالحة ثم يثور بهم قيس فيقتلهم أهل اليمن حتى يظن الظان أن لم يبق من قيس أحد ثم رجل من أهل اليمن فيقول الله الله في أخوانكم الله والبقية فتسير قيس ليمن بقي منها حتى ينزلوا بين النهرين فيجمعوا جمعا عظيما فيولون أمرهم رجلا من بني مخزوم ثم يموت والي اليمن فتفرح قيس بموته فيسير المخزومي حتى إذا جاز آخرهم الفرات مات المخزومي فيصير اليمن على حده وقيس على حده فيغضب الموالي عن ذلك وهم أكثر الناس يومئذ فيقولون هلموا نولي رجلا من أهل الدين فيبعثون رهطا من أهل اليمن ورهطا من مضر ورهطا من الموالي إلى البيت المقدس فيتلون كتاب الله تعالى ويسألونه الخيره فيرجع أولئك الرهط وقدولوا رجلا من الموالي فويل للناس بالشام وأرضها من ولايته فيسير إلى مضر يريد قتالهم ثم يسير رجلا من أهل المغرب رجل طويل جسم عريض ما بين المنكبين فيقتل من لقي حتى يدخل بيت المقدس فتصيبه الدابة فيموت موتا فتكون الدنيا حرا ما كانت ثم يلي من بعده رجل من أهل مضر يقتل أهل الصلاح ملعون مشؤم ثم يلي من بعده المضري العماني القحطاني يسير بسيرة أخيه المهدي وعلى يديه تفتح مدينة الروم قال أبو عبد الله نعم يخرج من قرية يقال لها يكلأ خلف صنعاء بمرحلة أبوه قریشی وأمه يمانية

۱۱۳۷: ہم سے بیان کیا ولید بن مسلم نے اس شخص سے جنہوں نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ دو نہروں کے درمیان اہل یمن کے ساتھ سخت لڑائی لڑے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو اور اس کے ساتھیوں کو شکست دے گا۔ اہل مشرق اور ان کے وہ ساتھی اپنے مقتولین کو دیکھ کر گھبرائیں گے جو نہر کے پانی پر گھوم رہے ہوں گے۔



اس سے ان کو ان کی شکست کا پتہ چل جائے گا، ان کا ایک شہسوار یمن کی طرف جائے گا اور دو 2 نہروں کے درمیان اترنے کا ارادہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو اور اس کے ساتھیوں کو غلبہ دیدے گا۔ وہ لوگوں کے معاملات کی اصلاح کرے گا اور خوشی اور آسانی کے ساتھ ان میں اتفاق پیدا ہو جائے گا، پھر وہ چلیں گے یہاں تک کہ شام میں اتریں گے، اور کچھ زمانے تک اس ملک شام میں رہیں گے۔ پھر قبیلہ قیس ان پر حملہ کرے گا تو اہل یمن اس کو قتل کر دیں گے، یہاں تک کہ گمان کرنے والا یہ گمان کرے گا کہ قیس والوں سے کوئی بھی زندہ نہیں بچا ہے۔ پھر اہل یمن کا ایک آدمی کھڑا ہو کر کہے گا، اللہ! اللہ! اپنے بھائیوں کو تلاش کرو قبیلہ قیس اپنے باقی ماندہ ساتھیوں کے ساتھ دو 2 نہروں کے درمیان اترے گا۔ وہاں وہ بڑی جماعت کو جمع کرے گا۔ اور ان کا معاملہ بنو مخزوم کے ایک آدمی کے حوالے کرے گا۔ یمن کا والی مر جائے گا، تو قبیلہ قیس اس کے موت سے خوش ہو جائے گا، پھر جب مخزومی کے لشکر کا آخری آدمی دریائے فرات پار کرے گا تو مخزومی مر جائے گا، پھر یمن (والے) اور قیس (والے) اپنے علاقوں میں رہیں گے، پھر غلام لوگ اس سے ناراض ہوں گے جو تمام لوگوں سے تعداد میں زیادہ ہوں گے۔ وہ کہیں گے کہ آؤ ہم اہل دین ہمیں سے کسی آدمی کو اپنا والی بنائیں! پھر وہ اہل یمن میں سے ایک جماعت، (قبیلہ) مضر سے ایک جماعت اور ایک جماعت غلاموں سے بیت المقدس کی طرف بھیجیں گے تو وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ سے خیر اور بھلائی مانگیں گے۔ وہ جماعت واپس لوٹے گی تو انہوں نے ایک غلام کو امیر بنایا ہوا ہوگا، تو شام میں اور اس کی سر زمین میں اس کی ولایت کی وجہ سے ہلاکت ہوگی، وہ مضر کے ساتھ لڑنے کے لئے چلے گا اور اہل مغرب کے ایسے آدمی کی طرف چلے گا جو لبیا، مضبوط جسم والا، چوڑے شانوں والا ہوگا۔ وہ جیسے ہی ملے گا اُسے قتل کر دے گا اور بیت المقدس میں داخل ہوگا تو اس کو اپنی سواری سے تکلیف پہنچے گی تو وہ مر جائے گا، دنیا دوبارہ فساد کی طرف چلی جائے گی، اس کے بعد مضر (قبیلہ) کا آدمی امیر بنے گا جو صالحین کو قتل کرے گا، وہ ملعون اور نامبارک ہوگا۔ اس کے بعد مضر بنی حنظلانی امیر بنے گا۔ وہ اپنے بھائی حضرت مہدی علیہ السلام کے طریقے پر چلے گا۔ اس کے ہاتھ پر رُوم کا شہر فتح ہوگا، حضرت ابو عبد اللہ بن نعیم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ وہ ایسی بستی سے نکلے گا جس کو ”یکلا“ کہا جاتا ہے، جو صنعاء (یمن) سے ایک منزل کے فاصلے پر پیچھے واقع ہے، اس کا والد قریشی ہوگا اور اس کی ماں یمنی ہوگی۔

○ ○ ○

۱۱۳۸۔ حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن عبد الرحمن بن قيس بن جابر الصدفي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما القحطاني بدون المهدي  
 ۱۱۳۸۔ ہم سے بیان کیا ولید نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبد الرحمن بن قیس بن جابر صدفی رحمہ اللہ تعالیٰ سے، کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ کون ہے قحطانی سوائے (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کے؟

○ ○ ○

۱۱۳۹۔ حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن ابن أبي ذئب عن سعيد بن أبي سعيد المقبري عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: لا تذهب الأيام والليالي حتى يسوق الناس رجل من لحيان



۱۱۳۹ھ سے بیان کیا عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے ابو ذؤب کے بیٹے سے، انہوں نے سعید بن ابی سعید مقبری سے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بن اور رات یوں ہی گزرتے جائیں گے یہاں تک کہ لوگوں پر قحطان کا ایک آدمی امیر بنے گا۔

○ ○ ○

۱۱۴۰. حدثنا عبدالعزيز بن محمد الدراوردي عن ثور بن زيد الدهلبي عن أبي الفتح عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: لا تقوم الساعة حتى يخرج رجل من قحطان يسوق الناس بعصاه

۱۱۴۰ھ سے بیان کیا عبدالعزیز بن محمد دراوردی نے ثور بن زید دہلی سے، انہوں نے ابو الفتح سے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک قحطان کا ایک آدمی نکل کر لوگوں کو اپنی لاشی سے نہ ہائے۔

○ ○ ○

۱۱۴۱. حدثنا ابن ثور وعبدالرزاق عن معمر عن ابن طاووس عن المطلب بن حنطب قال قال عمر بن الخطاب رضي الله عنه لا ام لمن ادر كنه خلافة المخزومي.

۱۱۴۱ھ سے بیان کیا ابن ثور اور عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے ابن طاووس سے، انہوں نے عبدالمطلب بن حنطب سے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مخزومی کی خلافت کو پائے اس کی ماں نہ رہے۔

○ ○ ○

۱۱۴۲. حدثنا الوليد عن معاوية بن يحيى عن ارطاة بن المنذر عن حكيم بن عمير عن تبع عن كعب قال قال علي بن ابي طالب رضي الله عنه لا ام لمن ادر كنه خلافة المخزومي.

۱۱۴۲ھ سے بیان کیا ولید نے معاویہ بن یحییٰ سے، انہوں نے ارطاة بن منذر سے، انہوں نے حکیم بن عمیر سے، انہوں نے حضرت تبع سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب اہل ہرقل میں سے پانچواں شخص بادشاہ بنے گا۔ تو یمانی کے ہاتھ پر مختصر سخت لڑائی ہوگی۔

○ ○ ○

۱۱۴۳. حدثنا الوليد عن يزيد بن محمد عن أبي عطاء عن كعب قال: ليقهر اليماني ويقتل قريشا بيت المقدس وعلى يديه تكون الملاحم.

۱۱۴۳ھ سے بیان کیا ولید نے یزید بن محمد سے، انہوں نے ابو عطاء سے، انہوں نے کعب سے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یمانی ظاہر ہوگا۔ بیت المقدس میں قریش کو قتل کرے گا اور اس کے ہاتھوں کئی لڑائیاں ہوں گی۔

○ ○ ○



۱۱۳۳. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن الحارث بن يزيد سمع عقبة بن راشد الصدفی قال حدثنا عبدالله بن الحجاج قال سمعت عبدالله بن عمرو بن العاص يعد الجبابرة الجابر ثم المهدي ثم المنصور ثم السلام ثم أمير الغضب فمن قدر أن يموت بعد ذلك فليمت.

۱۱۳۳ ہم سے بیان کیا ابن وهب نے ابن لهيعة سے، انہوں نے حارث بن يزيد سے، انہوں نے سنا عقبة بن راشد صدقی سے، فرمایا کہ ہم سے بیان کیا ہے عبدالله بن حجاج نے، فرمایا کہ میں نے حضرت عبدالله بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا ہے کہ وہ ظالموں کو گن رہے تھے، پھر مہدی، پھر منصور، پھر سلام، پھر غضب والا امیر، جو ان کے آنے سے پہلے مر سکے تو اسے چاہیے کہ وہ مر جائے!!!

○ ○ ○

۱۱۳۵. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن الحارث بن يزيد الحضرمي عن الفضل بن عفيف الدؤلي عن عبدالله بن عمرو أنه قال: يا معشر اليمن تقولون ان المنصور منكم والذي نفسي بيده إنه لقروشي أبوه ولو أشاء أن أسميه إلى أقصى جد هو له لفعلت

۱۱۳۵ ہم سے بیان کیا ولید نے ابن لهيعة سے، انہوں نے حارث بن يزيد حضرمی سے، انہوں نے فضل بن عفيف دؤلی سے، انہوں نے عبدالله بن عمرو رضی اللہ عنہما سے کہ یقیناً انہوں نے فرمایا اے یمن والو! تم کہتے ہو کہ منصور تم میں سے ہے، قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبیلہ قُدرت میں میری جان ہے یقیناً اس کے والد قریشی ہیں، اگر میں چاہوں تو آخری ڈاڈا تک اُس کا نسب بیان کر دوں۔

○ ○ ○

۱۱۳۶. حدثنا ابن لهيعة عن عبدالرحمن بن قيس بن جابر الصدفی أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سيكون من أهل بيتي رجل يملأ الأرض عدلاً كما ملئت جوراً ثم يجيء بعده القحطاني والذي بعثني بالحق ما هو دونه.

۱۱۳۶ ہم سے بیان کیا ابن لهيعة نے عبدالرحمن بن قيس بن جابر صدقی سے، کہ یقیناً رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کہ عنقریب میرے اہل بیت کا ایک آدمی زمین کو عدل سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم سے بھر چکی تھی۔ پھر اس کے بعد قحطانی آئے گا۔ قسم ہے اُس ذات کی جس نے مجھے حق دے کر بھیجا ہے کہ وہ اُس کے سوا نہیں۔

○ ○ ○

۱۱۳۷. حدثنا الوليد عن جراح عن أرطاة قال: على يدي ذلك الخليفة اليماني ولي ولاية تفتح رومية.

۱۱۳۷ ہم سے بیان کیا ولید نے جراح سے کہ ارطاة رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے فرمایا اُس یمانی خلیفہ کے ہاتھوں اور اس کی حکمرانی میں روم فتح ہوگا۔

○ ○ ○



۱۱۳۸. حدثنا سليمان بن داؤد عن عاصم بن محمد بن عبد الله بن عمر عن أبيه عن ابن عمر رضي الله عنهما قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: لا يزال هذا الأمر في قریش ما بقي في الناس رجلان.

۱۱۳۸ ہم سے بیان کیا سلیمان بن داؤد نے عاصم بن محمد بن عبد اللہ بن عمر سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے، انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ ارشاد فرما رہے تھے کہ یہ امر (خلافت) ہمیشہ قریش میں رہے گا جب تک ان لوگوں میں دو آدمی بھی باقی ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۱۳۹. حدثنا محمد بن یزید عن العوام بن حوشب قال بلغني أن عليا رضي الله عنه قال: ليس بعد قریش الا الجاهلية

۱۱۳۹ ہم سے بیان کیا محمد بن یزید نے عوام بن حوشب رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے فرمایا کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: قریش کے بعد جاہلیت ہی ہوگی۔

○ ○ ○

۱۱۵۰. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن زيد بن وهب عن عمار قال لما بين علي الناس زمان إذا وجد الرجل من قریش صنع به ما يصنع بحمار وحش إذا صيد وتوجد العمامة على رأسه فتزع عن رأسه ثم تضرب عنقه

۱۱۵۰ ہم سے بیان کیا ابو معاویہ نے اعمش سے، انہوں نے زید بن وہب سے، کہ عمار نے فرمایا ضرور لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ جب قریش کا کوئی آدمی پایا جائے گا تو اس سے وہی معاملہ ہوگا جو شکاری گدھے کے ساتھ کیا جاتا ہے، جب اسے شکار کیا جاتا ہے، قریشی کے سر پر عمامہ پایا جائے گا تو اس کو اتار لیا جائے گا اور اس کی گردن مار دی جائے گی۔

○ ○ ○

۱۱۵۱. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن عمرو بن مرة عن أبي البختري عن علي رضي الله عنه قال وددت أن النفس التي بدل الله عند قتلها قریشا وبخلها ولقد قتلت

۱۱۵۱ ہم سے بیان کیا ابو معاویہ نے اعمش سے، انہوں نے عمرو بن مرة سے، انہوں نے ابو بختری سے، انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ آپ نے فرمایا کہ: میں چاہتا ہوں کہ یقیناً وہ شخص جس کے قتل ہونے کے وقت اللہ تعالیٰ قریش کو ذلیل اور غمگین کرے گا تو وہ قتل کیا جا چکا ہو۔

○ ○ ○

۱۱۵۲. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي زرعة عن نبيع عن كعب قال: إذا كفر الهرج في الناس قال الناس إنما هذا القتال في قریش ولها فاقتلوهم حتى تستريحوا فيقتلونهم حتى لا يبقى منهم أحد ويغزو الناس بعضهم بعضا كما كانوا في جاهليتهم



وَمَلِكِ النَّاسِ وَجَلِ مِنَ الْمَوَالِي.

۱۱۵۲ھ سے بیان کیا رشیدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو زرہ سے، انہوں نے حضرت تبع سے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: جب لوگوں میں لڑائیاں بڑھ جائے گی تو لوگ کہیں گے کہ یہ لڑائیاں قریش کی وجہ سے ہیں، ان کو قتل کر دو! تاکہ تم راحت پاؤ! پھر وہ لوگ ان کو قتل کریں گے یہاں تک کہ ان میں کوئی نہیں بچے گا اور لوگ ایک دوسرے کے خلاف لڑیں گے، جیسے جاہلیت کے زمانے میں تھا، اور غلاموں میں سے ایک آدمی لوگوں کا امیر ہوگا۔

○ ○ ○

۱۱۵۳. حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عَطَاءٍ عَنْ كَعْبٍ قَالَ: إِذَا ظَهَرَ

الْبِمَانِيُّ لَنَلَّتْ قُرَيْشٌ يَوْمَئِذٍ الْبَيْتَ الْمُقَدَّسَ

۱۱۵۳ھ سے بیان کیا ولید نے یزید بن سعید سے، انہوں نے زید بن ابو عطاء سے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب بیمانی ظاہر ہوگا تو اس موقع پر بیت المقدس میں قریش کو قتل کیا جائے گا۔

○ ○ ○

۱۱۵۴. حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ وَأَبُو الْمَغِيرَةِ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حَاشِيٍّ الْمُؤَذِّنِ عَنْ

ذِي مَخْبَرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَ هَذَا الْأَمْرُ فِي حَمِيرٍ لَنَزَعَهُ اللَّهُ تَعَالَى

مِنْهُمْ وَصَبْرَةٍ فِي قُرَيْشٍ وَسَعُودٍ الْبِهْمِ

۱۱۵۴ھ سے بیان کیا بقیہ اور ابو المغیرہ نے جریر سے، انہوں نے راشد بن سعد سے، انہوں نے ابو حاشیہ المؤذن سے، انہوں نے ذی مخبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: حکومت کا یہ معاملہ پہلے حمیر (قبیلہ) میں تھا، اللہ تعالیٰ نے ان سے چھین لیا اور اسے قریش میں پھیر دیا اور عنقریب اسے پھر واپس لوٹا دے گا۔

○ ○ ○

۱۱۵۵. حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو هِشَامٍ الدَّمَارِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو أُمَيَّةَ الدَّمَارِيُّ قَالَ: أَرَاهُ أَدْرَكَ ذَاكَ قَالَ وَجَدَ حَجَرَ فِي قَبْرِ بَظْفَارٍ

مَكْتُوبٌ لَهَا بِالْمَسْنَدِ خُورَى وَطَرَبَى كَيْلَ بَسْكَ رَعْلٍ وَحَمَادَى وَبِلَكْ جَلٍ وَمَحْرُورَى

لَحْ بِثُورٍ عَادٍ يَكُونُ بَكْ هَجَرَ لَحْمِيرٍ الْأَخْيَارِ لَمْ الْعَبَشِ الْأَشْرَارُ لَمْ الْفَارِسُ الْأَحْوَارُ لَمْ

لَقُرَيْشٍ التَّجَارُ لَمْ حَارَ مَحْمَارٍ جَنْحَ حَارٍ وَكُلَ مَرَّةٍ ذُنَّ شَعْبَيْنِ زَحْرَةَ وَمَعْدَى زَحْرَةَ عَمَه

مَخْوَارٍ

۱۱۵۵ھ عبد الملک بن عبد الرحمن، ابو ہشام الدماری سے، ان سے بیان کیا عمر بن عبد الرحمن ابو اُمیہ الدماری رحمہ اللہ تعالیٰ

نے فرماتے ہیں کہ: ایک قبر میں مسندی زبان میں لکھا ہوا تھا ”خوری و طربی، کیل بسک رعل و حمادی و بیلک جل و محروری لَحْ بِثُورٍ عَادٍ یَکُونُ بَکْ هَجَرَ“ اس کا مطلب (یہ) ہے کہ حکومت حمیر کے معزز لوگوں کے پاس رہے گی پھر شریہ



جشی ہوں گے، پھر آزاد فارسی ہوں گے، پھر تاج قریش ہوں گے، پھر حارم حمار ہوں گے جو حار کے تابع ہوں گے پھر مرہ ذون شعبین زحرہ اور معدی زحرہ ہوں گے جس کا چچا مخوار ہوگا۔

○ ○ ○

۱۱۵۶. حدثنا بقية وعبد القدوس عن أبي بكر عن المشيخة عن كعب قال: إذا قاتلت اليمن صاحب بيت المقدس أقبوا على قریش لقتلوهم فلا يبقى منهم أحد إلا قتلوه حتى يضاب نعل من نعالهم فيقال هذه نعل قریشی

۱۱۵۶ھ سے بیان کیا بقیہ نے اور عبد القدوس نے ابو بکر سے، انہوں نے المشیخہ سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: جب یمن والے بیت المقدس والوں کے خلاف لڑیں گے تو وہ قریش کی طرف متوجہ ہو جائیں گے اور ان میں سے ہر ایک کو قتل کر دیں گے، یہاں تک کہ ان کی جوتیوں میں سے کوئی جوتی کہیں ملے گی تو کہیں گے یہ قریشی کی جوتی ہے!!!

○ ○ ○

۱۱۵۷. حدثنا بقية عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب قال: كان الملك في جرهم فاستكبروا فاقتلوا بينهم تحاسدا على الملك حتى تقاتلوا ولتقتل قریش مثلها تحاسدا في الملك حتى يلتمس الرجل من قریش بمكة والمدينة فلا يقدر عليه كما لا يقدر على رجل من جرهم اليوم

۱۱۵۷ھ سے بیان کیا بقیہ نے صفوان سے، انہوں نے شریح بن عبید سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: پہلے قبیلہ جرہم میں بادشاہت تھی۔ انہوں نے تکبر کیا اور بادشاہت کی ہوس میں ایک دوسرے کو قتل کرنے لگے اور فنا ہو گئے، قریش بھی حکومت کی ہوس میں ایک دوسرے کو قتل کریں گے یہاں تک کہ مکہ اور مدینہ میں کوئی قریشی نظر نہ آئے گا۔ جیسے کہ آج کل "قبیلہ جرہم" کا کوئی آدمی نظر نہیں آتا۔

○ ○ ○

۱۱۵۸. حدثنا ضمرة عن أبي محمد القرشي عن أبي بكر الأزدي قال ينزل بيت المقدس ملك لبطاه حتى يلبس التاج وهو الذي يخرج أهل اليمن وكانى أنظر إلى الصخرة التي يجلس عليها صاحب اليمن ليهيئون إليه رجلا رسولا فيقتله ثم رجلا آخر فيقتله فإذا رأوا ذلك عقدوا الرجل منهم ثم ناروا حتى ينتهوا إليه فيقتلوه.

۱۱۵۸ھ سے بیان کیا ضمیرہ نے ابو محمد القرشی سے، انہوں نے ابو بکر الازدی سے کہ انہوں نے فرمایا کہ: بیت المقدس میں ایک بادشاہ آئے گا جو اسے روئے ڈالے گا۔ وہ تاج پہنے گا اور یہ وہی ہوگا جو اہل یمن کو نکالے گا گویا کہ میں اس چٹان کی طرف دیکھ رہا ہوں جس پر یمن کا امیر بیٹھتا ہے، لوگ اس کی طرف ایک آدمی قاصد بنا کر بھیجیں گے وہ اسے قتل کر دے گا، پھر وہ دوسرے آدمی



کو بھیجیں گے وہ اُسے بھی قتل کر دے گا۔ جب لوگ یہ صورتِ حال دیکھیں گے تو اپنے میں سے ایک آدمی کی بیعت کر لیں گے، پھر یمن والے کی طرف چل پڑیں گے، اور وہاں پہنچ کر اُسے قتل کر ڈالیں گے۔

○ ○ ○

۱۱۵۹. حدثنا الوليد بن مسلم عن جراح عن أرطاة قال: ينزل المهدي بيت المقدس ثم

يكون خلفاء من أهل بيته بعده تطول مدتهم ويتجبرون حتى يصلي الناس على بني العباس وبني أمية مما يلقون منهم. قال جراح أجلهم نحو من مائتي سنة.

۱۱۵۹ھ سے بیان کیا ولید بن مسلم نے، جراح سے، انہوں نے ارطاة رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: حضرت مہدی علیہ السلام بیت المقدس میں ٹھہرے گا۔ پھر اس کے گھر کے افراد میں سے خلفاء ہوں گے۔ ان کی مدت طویل ہوگی۔ وہ ظلم و جبر کریں گے۔ لوگ ان کی طرف سے دی گئی اذیتوں کو دیکھ کر بنو امیہ اور بنو عباس کے لئے دعائیں کریں گے۔ جراح رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: ان کی مدت دو سو (200) سال ہوگی۔

○ ○ ○

۱۱۶۰. حدثنا محمد بن عبد الله التبرقي عن عبد السلام بن مسلمة عن أبي قبيل قال لا

يكون بعد المهدي أحد من أهل بيته يعدل في الناس وليطولن جورهم على الناس بعد المهدي حتى يصلي الناس على بني العباس ويقولون باليتهم مكانهم فلا يزال الناس كذلك حتى يفرزوا مع واليهم القسطنطية وهو رجل صالح ليسلمها إلى عيسى بن مريم عليهما السلام ولا يزال الناس في رخاء ما لم ينقض ملك بني العباس فإذا انقض ملكهم لم يزالوا في فتن حتى يقوم المهدي

۱۱۶۰ھ سے بیان کیا محمد بن عبد اللہ التبرقی نے عبد السلام بن مسلمہ سے، انہوں نے ابو قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ شہید فرماتے ہیں کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے بعد اس کے گھر کے افراد میں سے کوئی ایک بھی عدل کرنے والا نہ ہوگا اور ان کا ظلم لوگوں پر حضرت مہدی علیہ السلام کے بعد طویل ہو جائے گا۔ لوگ بنو عباس کے لئے دعائیں کریں گے، اور کہیں کہ کاش! وہ ان کی جگہ ہوتے۔ لوگ مسلسل اس حالت میں رہیں گے۔ پھر وہ اپنے امیر کے ہمراہ قسطنطیہ کا جہاد کریں گے۔ وہ امیر نیک آدمی ہوگا، وہ قسطنطیہ کو فتح کر کے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے حوالے کرنا چاہیں گے۔ جب تک بنو عباس کی حکومت ختم نہ ہو جائے لوگ ہمیشہ خوشحال رہیں گے، پھر جب بنو عباس کی حکومت ختم ہو جائے گی تو لوگ مسلسل فتنوں کا شکار ہوں گے۔ حضرت مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۱۶۱. حدثنا الوليد بن يزيد بن سعيد عن أبي عطاء السكسكي عن كعب

قال: لا تنقضي الأيام حتى ينزل خليفة من قریش بيت المقدس يجمع فيها جميع قومه من



قریش منزلہم وقرارہم فیغلبون فی امرہم ویتولون فی ملکہم حتی یتخذوا اسکفات  
البیوت من ذهب وفضة وتمت لہم البلاد وتدين لہم الامم ویدرلہم الخراج وتضع  
الحرب وازارہا۔

۱۱۶۱ھ سے بیان کیا الولید نے یزید بن سعید سے، انہوں نے یزید بن ابی عطا السکسی رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے  
حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ: زمانہ گورے کا تو قریش کا ایک خلیفہ بیت المقدس میں اترے گا۔ اس میں  
وہ اپنی قوم قریش کو جمع کرے گا۔ ان کی منزل اور ٹھکانہ وہیں ہوگا۔ وہ اپنے معاملے میں غالب آجائیں گے اور اپنی بادشاہت میں  
سہولت کے ساتھ رہیں گے، حتیٰ کہ وہ گھروں کی چوکھٹیں سونے اور چاندی کی بنائیں گے اور تمام شہران کے تابع ہوں گے اور ان کے  
طریقے پر قومیں ہوں گی اور انہیں فائدہ دیا جائے گا اور جنگ اپنے ہتھیار رکھ دے گی (یعنی ختم ہو جائے گی)۔

○ ○ ○

۱۱۶۲۔ حدثنا الولید عن ابی بکر بن عبد اللہ عن ابی الزاہریۃ عن کعب قال: ینزل رجل  
من بنی ہاشم بیت المقدس حرمہ انا عشر الفا

۱۱۶۲ھ سے بیان کیا الولید نے ابو بکر بن عبد اللہ سے، انہوں نے، ابو الزاہریہ سے، انہوں نے حضرت کعبؓ فرماتے  
ہیں: بنو ہاشم کا ایک آدمی بیت المقدس میں اترے گا۔ اُس کے محافظ (۱۲) بارہ ہزار ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۱۶۳۔ حدثنا الولید عن ابی النضر عن حدثہ عن کعب قال حرمہ ستۃ وثلثون الفا  
علی کل طریق لبیت المقدس انا عشر الفا

۱۱۶۳ھ سے بیان کیا الولید نے ابو النضر سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ اس کے محافظ چھتیس (۳۶) ہزار ہوں گے، بیت المقدس کے ہر راستے پر بارہ (۱۲) ہزار ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۱۶۴۔ قال الولید وأخبرنی جراح عن أرطاة لیطول عمرہ وینجبر ویشند حجابہ فی  
آخر زمانہ وتکثر أموالہ وأموال من عنده حتی یصیر مہزولہم کسمین مائر المسلمین  
ویطفیء سنا قد کانت معروفة ویبتدع أشياء لم تکن ویظهر الزلی وتشریب الخمر علانیۃ  
ینخف العلماء حتی ان الرجل لیرکب راحلته ثم یشخص الی مصر من الأمصار لا یجد  
فیہا رجلاً یحدثہ بحدیث علم ویكون الإسلام فی زمانہ غریبا کما بدأ غریبا فیومند  
التمسک بدینہ کالقبض علی الجمرة وحتى یصیر من أمرہ أن یرسل بجاریۃ فی  
الأسواق علیہا بطیطان من ذهب یعنی الخفین ومعہا شرط علیہا لباس لا یواربہا مقبلۃ  
ومدبرۃ ولو تکلم فی ذلک رجل کلمۃ ضربت عنقہ۔



۱۱۶۳؎ ولید کہتے ہیں مجھے خبر دی جراح نے اُوطاء رحمہ اللہ تعالیٰ سے فرماتے ہیں کہ اس امیر کی عمر طویل ہوگی۔ وہ جبر و تشدد کرے گا اور اس کے زمانے کے آخر میں اس کا نظام سخت ہو جائے گا۔ اس کا مال اور جو لوگ اس کے ساتھ ہوں گے ان کا مال بہت زیادہ ہو جائے گا۔ ان کا کمزور ایسا ہوگا جیسے عام مسلمانوں کا قوی ہوتا ہے۔ جو معروف اور اچھے طریقے ہوں گے وہ سب ختم ہو جائیں گے، نئی اشیاء ایجاد کر لی جائیں گی جو پہلے نہ تھیں۔ زنا کاری عام ہو جائے گی اور شراب علی الاعلان پی جائے گی، علماء ڈریں گے، یہاں تک کہ ایک آدمی سواری پر سوار ہو کر کسی شہر میں جائے گا لیکن کہیں بھی حدیث کا عالم نہ پائے گا۔ اسلام اس زمانہ میں اجنبی ہوگا جیسے ابتداء میں اجنبی تھا، اس زمانے میں اپنے دین پر چلنے والا ایسا ہوگا جیسے انکارے کو تھامنے والا۔ ان کی حالت یہاں تک پہنچ جائے گی کہ وہ اپنی لوٹڈی کو بازار میں بیچے گا، اس نے سونے کے موزے پہنے ہوں گے۔ اس کے ہمراہ پولیس والے ہوں گے۔ اس نے ایسا لباس پہنا ہوگا جو نہ اس کے آگے کوڑھانے کا نہ پیچھے کو، اگر اس کے بارے میں کوئی آدمی بات کرے گا تو اس کی گردن اڑا دی جائے گی۔

○ ○ ○

۱۱۶۵۔ قال الولید فاخبرنی عبدالرحمن بن یزید بن جابر عن القاسم ابی عبدالرحمن

قال لیطافن فی مسجدکم هذا بجاریة یری شعر قبلها من وراء ثوبها فلیقولن رجل من

الناس واللہ لیس الہدی هذا فیوطا ذلک الرجل حتی یموت فیالبتی انا ذلک الرجل

۱۱۶۵؎ کہا ولید نے مجھے خبر دی، عبدالرحمن بن یزید بن جابر نے، قاسم ابو عبدالرحمن رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ وہ فرماتے

ہیں کہ تمہاری اس مسجد میں ایک لڑکی کو پھرایا جائے گا جس کی شرمگاہ کے بال اس کے کپڑوں سے نظر آئیں گے، کوئی آدمی کہے گا اللہ کی قسم! یہ تو کوئی طریقہ نہیں، تو اس آدمی کو روٹا جائے گا یہاں تک کہ وہ مر جائے گا، اے کاش کہ وہ آدمی میں ہوتا !!!

○ ○ ○

۱۱۶۶۔ قال الولید واخبرنی جراح عن اوطاء قال: یکون فی زمانہ رجف ومسح

وخسف اول زمانہ لکم یا اهل الیمن و آخر علیکم حتی یامر باخراج اهل الیمن من الشام

والحمراء لیخرجون حتی ینتھوا الی اطراف الریف من حیث ما اخرجوا

۱۱۶۶؎ کہا ولید نے مجھے خبر دی جراح نے اُوطاء رحمہ اللہ تعالیٰ سے فرماتے ہیں کہ: اس زمانے میں زلزلے، مسخ اور

دھنسا ہوگا۔ آنے اہل یمن! زمانے کا اوّل حصہ تمہارے لئے فائدہ مند ہوگا اور آخری حصہ تمہارے لئے نقصان دہ ہوگا، کیونکہ اہل یمن کو شام اور حمراء سے نکال دیا جائے گا اور وہ ریف کے اطراف میں پہنچ جائیں گے جہاں سے وہ پہلے نکالے گئے۔

○ ○ ○

۱۱۶۷۔ حدثنا الولید عن عمر بن محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر عن ابی ہریرۃ رضی

اللہ عنہ قال اذا اجتمع الناس ہوا دی ایلواء لقاتل نزار یال و قالت نزار لقطان یلقحطان

انزل الصبر و رفع النصر و سلط الحدید بعضہ علی بعض



۱۱۶۷ھ سے بیان کیا ولید نے، عمر بن محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر سے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، وہ فرماتے ہیں کہ: جب لوگ وادی ایلیم (بیت المقدس) میں جمع ہوں گے، تو قبیلہ نزار کہے گا کہ ”اے نزار!“ قبیلہ قحطان والے کہیں گے کہ ”اے قحطان!“ (یعنی ہر قبیلہ اپنے قبیلے والوں کو پکارے گا) تب مبر ختم کر دیا جائے گا اور مدد اٹھالی جائے گی۔ ایک کا لوہا دوسرے پر مسلط کر دیا جائے گا (یعنی خون ریزی ہوگی)۔

○ ○ ○

۱۱۶۸ھ. حدثنا الولید عن ابن کھبہ عن ابی قہیل عن سمع عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ

عنہما بقول ان ادرکت ذاک کنت مع اهل الیمن ولهم الغلبۃ

۱۱۶۸ھ سے بیان کیا ولید نے ابن کھبہ سے، انہوں نے ابو قہیل سے، انہوں نے اس شخص سے جس نے سنا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ جب تُو وہ زمانہ پائے تو یمن والوں کے ساتھ ہو جانا انہیں غلبہ ہوگا۔

○ ○ ○

۱۱۶۹ھ. حدثنا ابن ثور وعبدالرزاق عن معمر عن وہب بن عبد اللہ عن ابی الطفیل قال

سمعت حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ عنہ یقول: لعمر بن صلیع وعمر بن صلیع یقول لہ

حدثنا فقال حذیفۃ ان قیسا لا تنفک تبھی دین اللہ سرا حتی یرکبھا اللہ بجنودہ فلا

یمنعون ذنب بطن تلعة ثم قال لعمر بن صلیع یا اخی محارب اذا رأیت قیسا توالی بالشام فخذ

حذرک۔

۱۱۶۹ھ سے بیان کیا ابن ثور اور عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے وہب بن عبد اللہ سے، انہوں نے ابو الطفیل

سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عمرو بن صلیع سے جب عمرو بن صلیع نے

ان سے کہا کہ ہمیں حدیث سنائیں۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: قیس اللہ کے دین سے جدا نہ ہوگا۔ وہ پوشیدہ طور پر اللہ

کے دین کو تلاش کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اُسے اپنے لشکر سمیت سوار کر دیں گے۔ وہ کسی گناہ سے منع نہ کریں گے، پھر حضرت حذیفہ بن

الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا عمرو سے کہ اے محارب کے بھائی! جب تُو قیس کو شام کا والی بنا ہوا دیکھے تو ہوشیار رہنا!!!

○ ○ ○

۱۱۷۰ھ. حدثنا الولید عن یزید بن سعید عن یزید بن ابی عطاء عن کعب قال: اذا

وضعت الحرب اوزارها قالت مضر للقرشی الذی بہیت المقدس ان اللہ اعطاک مالہ

یعط احدہما فالتصر بہ علی بنی اہیک فبقول من کان من اهل الیمن للبلحق بیمنہ ومن

کان من اهل الاعاجم للبلحق بانطاکیۃ ولہ اجلناکم لئلا لمن لم یفعل ذلک فقد حل

بدمہ قال فتلحق الیمن بزیراء والاعاجم بانطاکیۃ قال فبینما الیمانیون بزیراء اذ سمعوا



مناديا ينادي من الليل يا منصور يا منصور فيخرج الناس إلى الصوت فلا يجدون أحدا ثم ينادي الليلة الثانية ثم الثالثة قال فيجتمعون فيقولون يا أيها الناس أترجعون إلى الأعرابية بعد الهجرة وترجعون على أعقابكم وتدعون مجاهدكم وخططكم ودار هجرتكم ومقابر موتاكم قال فيولون عليهم رجلا .

۱۱۷۰ھ سے بیان کیا ولید نے، یزید بن سعید سے، انہوں نے یزید بن ابوعطاء سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ جب جنگ ختم ہو جائے گی۔ تو قبیلہ مضر والے بیت المقدس کے قریشی سے کہیں گے بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں وہ کچھ عطاء کیا ہے جو کسی اور کو عطاء نہیں کیا۔ لہذا وہ سب کچھ اپنے باپ کی اولاد کو دے؟ تو وہ کہے گا کہ جو یمن والے ہیں وہ یمن چلے جائیں اور جو عجمی ہیں وہ انطاکیہ چلے جائیں اور ہم تمہیں تین دن کی ٹہلک دیتے ہیں، جو ایسا نہ کرے گا تو اس کا خون حلال ہو جائے گا۔ اس پر یمن والے زبراء چلے جائیں گے اور عجمی انطاکیہ چلے جائیں گے، یعنی زبراء میں ہوں گے جب وہ کسی اعلان کرنے والے کی آواز سنیں گے جو رات کے وقت پکار رہا ہوگا کہ اے منصور! اے منصور! لوگ آواز کی طرف نکلیں گے لیکن وہ کسی کو بھی نہ پائیں گے، پھر دوسرے دن آواز آئے گی، پھر تیسرے دن آواز آئے گی تب وہ جمع ہوں گے اور کہیں گے کہ اے لوگو! کیا تم ہجرت کے بعد دیہاتوں کی طرف واپس لوٹو گے اور ایڑیوں کے بل پلٹ جاؤ گے! اور اپنے مجاہدوں، اپنے راستوں، اپنے ہجرت کے گھروں اور اپنے مردوں کی قبریں چھوڑ دو گے، تو وہ ان کے خلاف ایک آدمی کو امیر بنادیں گے۔

○ ○ ○

۱۱۷۱ھ قال الوليد فآخبرني جراح عن أرطاة قال: فيجتمعون وينظرون لمن يبايعون؟

فبيناهم كذلك إذ سمعوا صوتا ما قاله انس ولا جان بايعوا فلانا باسمه ليس من ذي ولا

ذو ولكنه خليفة يمانى

۱۱۷۱ھ الولید نے، جراح سے روایت کی ہے کہ، أرطاة رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ پھر وہ لوگ جمع ہو جائیں گے اور دیکھیں گے کہ کس کی بیعت کریں؟ وہ اسی حالت میں ہوں گے کہ اچانک ایک آواز سنیں گے جو نہ انسان کی ہوگی اور نہ جنات کی، کہ فلاں نام والے شخص کی بیعت کر لو اور وہ نہ ان میں سے ہوگا اور نہ ان میں سے بلکہ وہ وہ یمنی خلیفہ ہوگا۔

○ ○ ○

۱۱۷۲ھ قال الوليد قال كعب إنه يمانى قرشي وهو أمير العصب والعصب فيه انتفاص

أهل اليمن ومن تبعهم من سائر الدين خرجوا من بيت المقدس

۱۱۷۲ھ ولید کہتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ امیر یمنانی قریشی ہوگا اور وہ امیر عصب

کا ہوگا اور عصب میں اہل یمن کی کمی ہوگی اور ان کے پیروکار تمام وہ لوگ ہوں گے جو بیت المقدس سے نکلے ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۱۷۳ھ حدثنا أبو بكر عن أبي بكر بن عبد الله عن أبي الزاهرية حذير بن كريب عن

كعب قال: فيخرج أهل اليمن إلى مقدم الأرض فينزلون على نخم وجدام فيواسونهم في



معایشہم حتی یكونوا فیہا سواء

۱۱۷۳ھ سے بیان کیا ابو بکر نے ابو بکر بن عبد اللہ سے، انہوں نے ابو الزاہریتہ سے، انہوں نے حدیر بن کریم رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ: یمن والے زمین کے اگلے حصے پر ٹھکیں گے اور قبیلہ لخم اور جذام کے ہاں ٹھہریں گے۔ ان کو اپنی تجارت میں شریک کریں گے اور ایک دوسرے کے نمائد ہو جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۱۷۴ھ۔ حدثنا الولید عن جراح عن أرطاة قال: فتكون لخم وجذام وجدس وعاملة

مفولة لهم يومئذ لآل یعقوب فتراسل الیمن والحمراء وهم الموالی فلیجتمعون عسبا

کاجتماع قزح الخریف یعنی السحاب المتقطع

۱۱۷۴ھ سے بیان کیا ولید نے، جراح سے انہوں نے أرطاة رحمہ اللہ تعالیٰ سے وہ فرماتے ہیں کہ: لخم اور جذام اور جدس اور عاملہ اُس زمانے میں جائے پناہ ہوں گے، جیسے حضرت یوسف علیہ السلام آل حضرت یعقوب علیہ السلام کے لئے جائے پناہ تھے، پھر یمن اور حمراء ٹولیوں میں آئیں گے۔ وہ آزاد کردہ غلام ہوں گے۔ اور عصب میں جمع ہوں گے جیسے ہادل کے کھڑے آسمان پر ہوتے ہیں۔

○ ○ ○

۱۱۷۵ھ۔ حدثنا أبو معاویة وأبو أسامة ویحی بن الیمان عن الأعمش عن ابراہیم التیمی

عن أبیه عن علی رضی اللہ عنہ قال: ینقص الدین حتی لا یقول أحد لا إله إلا اللہ وقال

بعضہم حتی لا یقال اللہ اللہ ثم یضرب یعسوب الدین بلذہ ثم یبعث اللہ قوما قزح کقزح

الخریف انی لأعرف اسم أمیرهم ومناخ رکابہم۔

۱۱۷۵ھ سے بیان کیا ابو معاویہ اور ابو اسامہ اور یحییٰ بن الیمان نے الأعمش سے، انہوں نے ابراہیم التیمی سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ: دین کم ہوتا رہے گا یہاں تک کہ کوئی لا إله إلا اللہ کہنے والا نہ ہوگا اور بعض راویوں نے کہا ہے کہ اللہ اللہ کہنے والا کوئی نہ ہوگا۔ دین پر چلنے والے دین پرستی کے گناہ میں مارا جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ ایسی قوم اُٹھائیں گے جو بہار کے بادلوں کی طرح کھڑوں میں ہوں گے، نہیں ان کے امیر کا نام اوران کے سواروں کے اُترنے کی جگہ تک کو جانتا ہوں۔

○ ○ ○

۱۱۷۶ھ۔ حدثنا ابن وہب عن ابن لہیعہ عن الحارث بن یزید سمع عقبہ بن راشد

الصدفی عن عبد اللہ بن حجاج عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما قال من

استطاع أن یموت بعد أمیر العصب فلیمت

۱۱۷۶ھ سے بیان کیا ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے الحارث بن یزید سے، انہوں نے ساعقبہ بن راشد



الصدفی سے، انہوں نے عبداللہ بن حجاج رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہ فرماتے ہیں کہ: جس میں یہ طاقت ہو کہ وہ عصب کے امیر کے بعد مر سکے تو اُسے مر جانا چاہیے۔

○ ○ ○

۱۱۷۷. حدثنا ابن وهب عن ابن أنعم عن أبي عبد الرحمن الحبلي عن عبد الله بن عمر قال: ثلاثة أمراء يتوالون تفتح الأرضين كلها عليهم كلهم صالح الجاهل ثم المفرح ثم ذو العصب يمكنون أربعين سنة ثم لا خير في الدنيا بعدهم

۱۱۷۷ھ ہم سے بیان کیا ابن وہب نے ابن انعم سے، انہوں نے ابو عبد الرحمن الحبلی سے، انہوں نے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہ فرماتے ہیں کہ: تین (3) امراء پے در پے آئیں گے۔ وہ پوری زمین کو فتح کریں گے۔ وہ سب نیک ہوں گے، پہلے جابر، پھر مفرح، پھر ذو العصب ہوگا۔ پھر وہ چالیس (40) سال رہیں گے پھر ان کے بعد دنیا میں کوئی بھلائی نہ ہوگی۔

○ ○ ○

۱۱۷۸. حدثنا بقية بن الوليد وعبد القدوس وعبد الله بن مروان عن أبي بكر بن أبي مریم عن المشيخة عن كعب قال: صاحب جلاء أهل اليمن رجل من بني هاشم منزله بيت المقدس حرمه إنا عشر ألفا يجلي أهل اليمن حتى ينتهوا إلى مقدم الأرض فينزلوا على لخم وجذام فيوسونهم في معاشهم حتى يصيروا فيها سواء ثم يقبل أهل اليمن بعضهم على بعض فيقولون أين تذهبون وإلى ما ترجعون فينتدب لهم رجل منهم فيقول أنا رسولكم إلى واليكم هذا برسالتكم فينطلق حتى يقدم عليه بيت المقدس بكتابهم ورسالتهم أن يعفيهم ويردهم إلى منازلهم فيأمر بضرب عنقه فإذا أبطأ عليهم بعثوا رجلاً آخر فإذا قدم عليه أمر بضرب عنقه فإذا أبطأ عليهم بعثوا رجلاً آخر فيأمر بضرب عنقه فيخلصه الله تعالى حتى يقدم عليهم فيخبرهم بقتل صاحبيه وما أراد من قتله فيجتمعون فيولون عليهم أميرا منهم ثم يسرون إليه فيقاتلونه فينصرهم الله تعالى عليه ويقتلوه ثم يقبلوا على قریش فلا يبقى قرشي الا قتلوه حتى يصاب نعل من نعالهم فيقال هذه نعل قرشي.

۱۱۷۸ھ ہم سے بیان کیا بقیہ بن ولید اور عبد القدوس اور عبداللہ بن مروان نے، ابو بکر بن ابی مریم سے، انہوں نے المشیخہ، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: یمن والوں کا پیشوا بنو ہاشم کا ایک آدمی ہوگا جو بیت المقدس میں ہوگا۔ اس کے بارہ (12) ہزار پہرے دار ہوں گے۔ وہ اہل یمن کے ہمراہ زمین کے اگلے حصے تک پہنچ جائیں گے۔ پھر وہ قبیلہ لخم اور جذام کے یہاں اتریں گے۔ وہ ان کو اپنی تجارتوں میں حصہ دیں گے، اس طرح وہ اس میں تباہ ہو جائیں گے۔



پھر اہل یمن ایک دوسرے سے کہیں گے کہ تم کہاں جا رہے ہو؟ اور کس کی طرف لوٹ رہے ہو؟ اُن میں سے ایک آدمی کہے گا میں تمہاری طرف سے تمہارے امیر تک یہ پیغام پہنچاؤں گا۔ وہ روانہ ہوگا اور وہ امیر کے پاس بیت المقدس تک ان لوگوں کے خط اور پیغام پہنچائے گا، اور اس سے درخواست کرے گا کہ وہ انہیں معاف کر دے اور انہیں ان کے ٹھکانوں کی طرف واپس بھیج دے، امیر اس کی گردن اڑانے کا حکم دے گا، جب لوگوں کے پاس اس آدمی کے واپس آنے میں دیر ہوگی تو وہ دوسرا آدمی بھیجیں گے جب وہ امیر کے پاس آئے گا تو وہ اس کی گردن بھی مارنے کا حکم دے گا۔ جب اس کے لوٹنے میں بھی دیر ہوگی تو وہ تیسرا آدمی بھیجیں گے، امیر اس کی بھی گردن مارنے کا حکم دے گا، تو اللہ تعالیٰ اُس کو امیر سے نجات دیدے گا، وہ اپنے لوگوں کے پاس لوٹ کر انہیں اپنے ساتھیوں کے قتل ہو جانے کی خبر دے گا اور یہ کہ اُسے بھی قتل کرنے کا ارادہ کیا گیا تھا مگر وہ بچ گیا۔ پھر یہ سب یمن والے اکٹھے ہو جائیں گے، اور آپوں میں سے ایک کو امیر بنائیں گے، پھر وہ اس کی طرف روانہ ہوں گے اور اس سے لڑیں گے۔ اللہ تعالیٰ امیر کے خلاف ان کی مدد فرمائے گا، وہ امیر کو قتل کر دیں گے، پھر وہ قریشیوں کی طرف متوجہ ہو کر ان سب کو قتل کر دیں گے، یہاں تک کہ قریشیوں کی جوتیوں میں سے کوئی جوتی ملے گی تو کہا جائے گا کہ یہ قریشی کی جوتی ہے !!!

○ ○ ○

۱۱۷۹. حدثنا عبد الله بن مروان عن يونس بن عبد الرحمن بن ابي زرعة قال سمعت

ليثا يقول: تجتمع مضر لا أدري ألتهمهم ربعة أم لا وأهل اليمن بوادي إيلياء فليقتلوا

فليقتل مضر حتى يسيل الوادي بدمائهم.

۱۱۷۹. ہم سے بیان کیا عبد اللہ بن مروان نے، انہوں نے یونس بن عبد الرحمن بن ابی زرعة سے، انہوں نے حضرت تبع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: قبیلہ مضر جمع ہوں گے مجھے نہیں معلوم کہ قبیلہ ربیعہ اُن کی پیروی کرے گا یا نہیں! اور اہل یمن وادی ایلیا (بیت المقدس) میں جمع ہوں گے، اہل یمن اور مضر کی جنگ ہوگی۔ مضر والوں کو قتل کر دیا جائے گا اور وادی ان کے خون سے بے گی۔

○ ○ ○

۱۱۸۰. حدثنا عبد الله بن مروان عن خالد عن شرحبيل بن مسلم الخولاني عن

الصنابحي قال: تقبل قبس يومئذ حتى لا يبقى منهم ما يملأ بطن واد ولا رأس أكمة.

۱۱۸۰. ہم سے بیان کیا عبد اللہ بن مروان نے، خالد سے، انہوں نے شرحبیل بن مسلم الخولانی سے، انہوں نے صنابحی رحمہ اللہ تعالیٰ سے وہ فرماتے ہیں کہ: اس وقت قبیلہ قبس والے آئیں گے کسی وادی کا پیٹ اور کسی چٹان کا سر باقی نہ رہے گا مگر یہ اُسے اپنی کثرت سے بھر دیں گے۔

○ ○ ○

۱۱۸۱. حدثنا يحيى بن سعيد العطار عن سليمان بن عيسى وكان علامة في الفتن قال

بلغني أن المهدي يمكث أربعة عشر سنة في بيت المقدس ثم يموت ثم يكون من بعده



شریف الذکر من قوم تبع يقال له منصور بيت المقدس احدى وعشرين سنة خمسة عشر منها عدل وثلاث سنين جور وثلاث سنين منها حرمان الأموال لا يعطى أحد درهم يقسم أهل اللمة بين مقاتلته وهو الذي يبقى المولى عمق الأعماق وهو الذي يدوس ولد اسماعيل كما يدوس البقر الأندر وهو الذي يخرج عليه الموالى اسمه اسم نبي وكنيته كنية نبي يسير اليه من الأعماق حتى يلقي منصور ببطن أريحا فيقاتله فيقتله ثم يملك المولى وينفى ولد قحطان وولد إسماعيل إلى مدينتي كنز العرب المدينة وصنعاء وهو الذي يخرج على يديه الترك والروم حتى يملؤا ما بين عمق أنطاكية إلى جبل الكرمل بفلسطين يخرج مدينة عكا يملك المولى ثلاث سنين ثم يقتل ثم يملك من بعده هيم المهدي الثاني وهو الذي يقتل الروم ويهزمهم ويفتح القسطنطينية ويقيم فيها ثلاث سنين أربعة أشهر وعشرة أيام ثم ينزل عيسى بن مريم عليهما السلام فيسلم الملك اليه

۱۱۸۱ھ سے بیان کیا گئی بن سعید الطار نے سلیمان بن عیسیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ سے جو کہ فتنوں کے جاننے میں بڑے عالم شمار ہوتے تھے فرماتے ہیں کہ: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام چودہ (14) سال بیت المقدس میں رہیں گے پھر وفات پا جائیں گے، پھر اس کے بعد اچھی شہرت والا تبع قوم سے ہوگا اس کا نام ”منصور“ ہوگا، وہ بیت المقدس میں اکیس (21) سال رہے گا، پندرہ (15) سال اس میں سے انصاف کے ہوں گے اور تین (3) سال ظلم کے، اور تین (3) سال مال سے محرومی کے، کوئی کسی کو ایک درہم بھی نہ دے گا، زمینوں کو لڑنے والوں کے درمیان تقسیم کر دیا جائے گا، یہ آزاد کردہ غلاموں کو گہرے گڑھوں میں رکھے گا۔ یہ اولاد حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اس طرح کھا جائے گا جیسا کہ گائے گھاس کو کھا جاتی ہے، ان کے خلاف آزاد کردہ ایک غلام خروج کرے گا جس کا نام نبی کریم ﷺ کے نام پر اور کنیت نبی کریم ﷺ کی کنیت پر ہوگی، وہ اس کی طرف گہرائی سے نکلے گا۔ منصور کا اس سے مقام اریحا میں آنا سامنا ہوگا، وہ لڑیں گے، منصور کو قتل کر دیا جائے گا، پھر وہ آزاد کردہ غلام بادشاہ بنے گا، وہ قحطان اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کو دو شہروں کنز العرب مدینہ اور صنعاء کی طرف جلا وطن کرے گا، وہ ترک اور روم سے مل کر خروج کریں گے، یہ لشکر وہ اٹاکیہ کی گہرائی سے (مقام) کرمل کے پہاڑ تک جو کہ فلسطین مرج مدینہ میں ہے تک جگہ بگردے گا وہ آزاد کردہ غلام تین (3) سال بادشاہ رہے گا پھر قتل کر دیا جائے گا، اس کے بعد ہیم المہدی ثانی بادشاہ بنے گا جو روم کے ساتھ لڑے گا اور انہیں شکست دے گا اور قسطنطنیہ کو فتح کرے گا، وہ وہاں تین (3) سال چار (4) مہینے دس 10 دن رہے گا، پھر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نازل ہوں گے اور بادشاہت ان کے حوالے کر دی جائے گی۔

○ ○ ○

۱۱۸۲. حدثنا بقية بن الوليد وعبد القدوس عن صفوان بن عمرو عن شريح بن عبيد عن

كعب قال: سيلي أموركم غلمان من قریش يكولوا بمنزلة العجاجيل المريبة على



المداود ان ترک اکل ما بین یدیهما وان افلتت لطحنت من ادرکت

۱۱۸۲ ﴿ ہم سے بیان کیا بقیہ بن ولید اور عبدالقدوس نے، انہوں نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے شریح بن عبید سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ: عنقریب تمہارے امیر قریش کے لڑکے ہوں گے وہ بمنزلہ پتھڑوں کے ہوں گے اگر انہیں چھوڑ دیا جائے تو سامنے کی چیزوں کو کھا جائے اور اگر وہ سرکش ہو جائیں تو جسے پائیں سنگ سے ماریں۔

○ ○ ○

۱۱۸۳. حدثنا بقیہ وعبدالقدوس عن صفوان بن عمرو قال حدثني رجل من شعبان قال جلس عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما في مسجد دمشق ليس فيهم الا اهل اليمن فقال: يا اهل اليمن كيف انتم اذا اخرجناكم من الشام واستأثروا بها عليكم؟ قالوا او يكون ذلك قال نعم ورب الكعبة، فقال مالكم لا تكلمون؟ فقال بعض القوم انحن اظلم فيه ام انتم؟ قال بل نحن فقال اليماني الحمد لله سيعلم الذين ظلموا اي منقلب ينقلبون.

۱۱۸۳ ﴿ ہم سے بیان کیا بقیہ اور عبدالقدوس نے صفوان بن عمرو سے، کہتے ہیں کہ مجھ سے بیان کیا قبیلہ شعبان کے ایک شخص نے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما دمشق کی مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اس (مسجد) میں اہل یمن کے علاوہ اور کوئی نہ تھا، تو حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ: اے اہل یمن! تمہاری کیا حالت ہوگی جب ہم تمہیں شام سے نکالیں گے، اور اپنے آپ کو تم پر ترجیح دیں گے؟ اہل یمن نے پوچھا، کہ کیا یہ ہو کر رہے گا؟ فرمایا زپ کعبہ کی قسم ضرور ہوگا۔ پھر ارشاد فرمایا کہ: تم جواب کیوں نہیں دیتے؟ لوگوں نے کہا کہ کیا اس وقت ہم ظالم ہوں گے یا آپ لوگ؟ ارشاد فرمایا کہ ہم ظالم ہوں گے، یعنی نے کہا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عنقریب ظالموں کو پتہ چل جائے گا کہ وہ کس کروٹ پہ پلٹیں گے، اور ان کا کیا برا حال ہوگا۔

○ ○ ○

۱۱۸۴. حدثنا بقیہ عن صفوان عن عامر بن عبد الله أبي اليمان الهوزلي عن كعب قال:

لن تزالوا في رخاء من العيش ما لم ينزل الخليفة بيت المقدس

۱۱۸۴ ﴿ ہم سے بیان کیا بقیہ نے صفوان سے، انہوں نے عامر بن عبداللہ ابو الیمان سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ: اس وقت تک آرام سے رہو گے جب تک بیت المقدس میں خلیفہ نہ ہو۔

○ ○ ○

۱۱۸۵. قال الوليد بن المهيدي لبطر عدله لم يموت ثم يلي بعده من اهل بيته من

يعدل ثم يلي منهم من يجور ويسوء حتى ينتهي إلى رجل منهم فيجلى اليماني إلى اليماني ثم



یسیرون الیہ لیقفلونہ ویولون علیہم رجلا من قریش یقال لہ محمد وقال بعض العلماء  
انہ من الیمن علی یدی ذلک الیمانی تکنون الملاحم

۱۱۸۵ھ ولید رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں حضرت مہدی علیہ السلام امیر بنیں گے۔ عدل ظاہر ہو جائے گا پھر وہ فوت ہو جائیں گے، اس کے بعد ان کے گھر کا ایک فرد امیر بنے گا جو عدل کرے گا۔ پھر ان میں سے ایسا آدمی امیر بنے گا جو ظلم کرے گا اور برائی کرے گا پھر حکومت ایسے آدمی کے پاس جائے گی جو یمن والوں کو یمن کی طرف جلا وطن کرے گا، پھر وہ اس کی طرف آئیں گے اور اسے قتل کر دیں گے، اور ایک قریشی کو اپنا امیر بنائیں گے جس کا نام ”محمد“ ہوگا۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ وہ یمن سے تعلق رکھے گا، اور اس کے ہاتھوں جنگیں ہوں گی۔

○ ○ ○

۱۱۸۶ھ۔ حدثنا رشیدین عن ابن لہیعة عن ابی قبیل عن عبداللہ بن عمرو قال: بعد  
المہدی الذی ینخرج اهل الیمن الی بلادہم ثم المنصور ثم بعدہ المہدی الذی تفتح  
علی یدیہ مدینۃ الروم

۱۱۸۶ھ ہم سے بیان کیا رشیدین نے ابن لہیعة سے، انہوں نے ابو قبیل سے، انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہ فرماتے ہیں کہ: حضرت مہدی علیہ السلام کے بعد وہ ہوگا جو یمن والوں کو ان کے شہروں کی طرف نکالے گا پھر منصور ہوگا۔ اس کے بعد وہ حضرت مہدی علیہ السلام ہوں گے جن کے ہاتھوں روم کا شہر فتح ہوگا۔

○ ○ ○

۱۱۸۷ھ۔ حدثنا بقیة وعبدالقدوس عن صفوان بن عمرو عن شریح عن کعب قال: ما  
المہدی الا من قریش وما الخلافة الا فی قریش غیر ان لہ اصلا ونسبا فی الیمن.  
۱۱۸۷ھ ہم سے بیان کیا بقیة اور عبدالقدوس نے، صفوان بن عمرو سے، انہوں نے شریح سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت مہدی علیہ السلام قریش میں سے ہوں گے، اور خلافت قریش میں رہے گی۔ البتہ یہ بات ہے کہ ان کی اصل اور نسب یمنی ہوگا۔

○ ○ ○

۱۱۸۸ھ۔ حدثنا ابو المغیرة عن سعید بن سنان عن ابی الزاہریۃ قال قال رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم: ان قریشا أعطیت ما لم یعط الناس أعطیت ما امطرت السماء وما جرت  
بہ الأنهار وما سالت بہ السیول ولمن مضی منهم خیر ممن بقی ولا یزال رجل من قریش  
یتصدی لہذا الأمر إما ابتزاز وإما التزاء وإیم اللہ لئن اطعتم قریشا لتقطعنکم فی الارض  
أسباطا ایہا الناس اسمعوا قول قریش ولا تعملوا بأعمالہم

۱۱۸۸ھ ہم سے بیان کیا ابو المغیرة نے، سعید بن سنان سے، انہوں نے ابو الزاہریہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے وہ فرماتے ہیں کہ:



رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک قریش کو ایسی چیز دی گئی ہے جو دوسرے لوگوں کو نہیں دی گئی، انہیں ایسی چیز دی گئی جس کی وجہ سے بارش برکتی ہے، اور جس کی وجہ سے نہریں بہتی ہیں، اور جس کی وجہ سے تلواریں نیام سے نکلتی ہیں، جو ان میں سے گورچکے ہیں ان کے لئے خیر ہے بہ نسبت ان کے جو ہاتھی ہیں۔ قریش کا کوئی نہ کوئی آدمی حکومت کے درپے رہے گا، یا تو مال خرچ کر کے یا جھین کر، اللہ کی قسم! اگر تم قریش کی اطاعت کرو گے تو وہ تمہیں الگ الگ گھڑوں میں بانٹ دیں گے۔ اے لوگو! قریش کی بات سنو اگر ان جیسے اعمال نہ کرنا!

○ ○ ○

۱۱۸۹. حدثنا الوليد عن اسماعيل بن رافع عن اسماعيل بن محمد بن عمرو بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يا معشر قریش لا تزالوا ولاية هذا الامر ما اطعنم الله تعالى فاذا عصيتموه التحاكم عن وجه الارض كما التحى عصاي هذه ثم قشع طائفة من لحاها فالتقاء في الارض.

۱۱۸۹ھ ہم سے بیان کیا ولید نے، اسماعیل بن رافع سے، انہوں نے اسماعیل بن محمد بن عمرو بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: اے قریش کی جماعت! تم مسلسل اس حکومت کے امیر رہو گے جب تک تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو گے، جب تم اس کی نافرمانی کرو گے تو وہ تمہیں زمین کے چرے سے چرے سے جیسے میں اپنی لاشی کو نوج رہا ہوں، پھر آپ ﷺ نے اپنی لاشی سے ایک کٹڑا چیر کر زمین پر ڈال دیا۔

○ ○ ○

۱۱۹۰. حدثنا أبو المغيرة قال حدثني ابن عباس عن المشيخة عن كعب قال يكون بعد المهدي خليفة من أهل اليمن من لخطان أخو المهدي في دهنه يعمل بعمله وهو الذي يفتح مدينة الروم ويصيب غنائمها قال كعب ويلي الناس رجل من بني هاشم بيت المقدس، يطفىء سنا كانت معروفة ويتدع سنا لم تكن حتى لا تجد عالما يحدث بهديث واحد وفي زمانه الخسف والدمخ ويعود الاسلام غربا فالتمسك يومئذ بدنية كالفابض على الجمر وكخارط القتاد في ليلة مظلمة ويومئذ يخطر في الاسراق معها الشرط عليها بطيطان من هب لا توارى مقبله ولا مدبرة فلو تكلم في ذلك رجل ضربت عنقه

۱۱۹۰ھ ہم سے بیان کیا ابو المغیرہ نے، کہا کہ مجھ سے بیان کیا ہے ابن عباس نے اپنے مشائخ سے، انہوں نے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: حضرت مہدی علیہ السلام کے بعد اہل یمن کے قبیلہ قحطان کا ایک آدمی خلیفہ بنے گا جو حضرت مہدی علیہ السلام کا دینی بھائی ہوگا۔ وہ انہی جیسا مل کرے گا اور روم کا شہر کو فتح کرے گا اور اس کا مال خیمت حاصل کرے گا، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بنو ہاشم کا ایک آدمی بیت المقدس کا امیر بنے گا۔ وہ معروف سٹوں کو مٹائے گا اور بدعات ایجاد کرے گا۔ حدیث کا کوئی عالم موجود نہ ہوگا۔ اس کے زمانے میں دھنسا اور مسخ کا فروع ہوگا۔ اور اسلام



اجنبیت کی طرف لوٹ جائے گا جیسے کہ ابتداء میں اجنبی تھا، اس زمانے میں اپنے وین کو تھامنے والا انگارے کو پکڑنے والے کی طرح ہوگا، ایک آدمی اپنی بیٹی بازار میں گھومنے کے لئے بھیجے گا۔ اس کے ہمراہ پولیس ہوگی۔ اس نے سونے کے موزے پہنے ہوں گے نہ وہ آگے سے ڈھکی ہوگی نہ پیچھے سے، اگر کوئی شخص اس کے متعلق بات کرے گا تو اس کی گردن اڑادی جائے گی۔

○ ○ ○

۱۱۹۱. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن محمد بن زياد بن المهاجر عن أبي اسحاق عن عبد الله بن شرحبيل بن حسنة قال حدثني عمرو بن العاص رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: أول الناس فناء بقریش

۱۱۹۱ ہم سے بیان کیا ابن وہب نے، انہوں نے ابن لہیعہ سے، محمد بن زیاد بن المهاجر سے، انہوں نے ابو اسحاق سے، انہوں نے عبد اللہ بن شرحبیل بن حسہ سے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا ہے عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: لوگوں میں سب سے پہلے قریش ختم ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۱۹۲. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عن عمر بن محمد بن زيد عن حماد بن عمن حدثه عن أبي هريرة رضي الله عنه قال اذا قالت نزار وقالت أهل اليمن يا قحطان نزل الصبر ورفع النصر وسلط عليهم الحديد

۱۱۹۲ ہم سے بیان کیا ابو المغیرہ نے ابن عیاش سے، انہوں نے عمر بن محمد بن زید سے، انہوں نے ایک راوی سے کہ انہوں نے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب قبیلہ نزار آواز لگائیں گے کہ ”اے نزار! اور اہل یمن آواز لگائیں گے کہ ”اے قحطان!“ تب صبر نازل ہوگا اور مدد اٹھادی جائے گی اور (مسلط کر دیا جائے گا) ان پر لوہا۔

○ ○ ○

۱۱۹۳. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن عبد الرحمن بن قيس الصدفي عن أبي عن جد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال القحطاني بعد المهدي والذي بعثني بالحق ما هو دونه

۱۱۹۳ ہم سے بیان کیا رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبد الرحمن بن قیس الصدفی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے دادا سے، انہوں نے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرماتے ہیں کہ (حضرت) مہدی (علیہ السلام) کے بعد قحطانی ہوگا۔ اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے وہ اس کے سوا نہ ہوگا۔

○ ○ ○

۱۱۹۴. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال: يكون بين المهدي وبين الروم

هذنة ثم يهلك المهدي ثم يلي رجل من أهل بيته يعدل قليلا ثم يسلم سيفه على أهل فلسطين فيثورون به فيستغيث بأهل الأردن فيمكث فيهم شهرين يعدل بعد المهدي ثم يسلم سيفه عليهم فيثورون به فيخرج هاربا حتى ينزل دمشق فهل رأيت الأسكفة التي عند



باب الجاہلیۃ حیث موضع تواہبت الصرف الحجر المستنیر دونه علی خمسة أذرع علیہا

یلذبح ولا ینطفئ ذکر دمہ حتی یقال قد أرسلت الروم فیہا بین صور الی عکالہی الملاحم

۱۱۹۳ھ سے بیان کیا الکلم بن نافع نے جراح سے، انہوں نے روایت کی ہے کہ ارطاة رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت مہدی علیہ السلام اور روم کے درمیان مصالحت ہوگی، پھر حضرت مہدی علیہ السلام وفات پا جائیں گے، پھر اس کے گھر کا ایک فرد امیر بنے گا جو کچھ عرصہ انصاف کرے گا۔ پھر وہ اہل فلسطین پر تکوار سونت لے گا، وہ اس کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے اور اردن والوں سے مدد مانگیں گے۔ وہ ان میں دو مہینے تک رہے گا، حضرت مہدی علیہ السلام کے بعد انصاف کرے گا، پھر وہ ان پر بھی تکوار سونت لے گا، وہ بھی اس کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے۔ پھر وہ وہاں سے بھاگ کر دمشق پہنچ جائے گا۔ جابیہ کے دروازے کے قریب پانچ ہاتھ کا جو گول شہر رکھا گیا ہوگا، اس پر اُسے ذبح کیا جائے گا، ابھی اس کے خون کا واقعہ تازہ ہوگا۔ کہ کہا جائے گا کہ روم نے لشکر بھیج دیا ہے جو صور سے ”مقام عکا“ تک ہے، پھر جنگیں ہوں گی۔

○ ○ ○

۱۱۹۵. حدثنا ابن وہب عن ابن لہیعۃ عن ابی قہیل عن رجل منهم سمع عبد اللہ بن

عمرو رضی اللہ عنہما یقول کیف أنتم یا معشر اہل الیمین إذا اخرجتکم مضر قلنا یكون

ذلک یا ابا محمد؟ قال نعم والذي نفسی بیدہ وہم لکم ظالمون فقال رجل من الیمین

سبعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون قال عبد اللہ اما لو ادرکت ذلک لکت معکم

۱۱۹۵ھ سے بیان کیا ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قہیل سے، انہوں نے اپنے میں سے ایک شخص

سے جس نے سنا حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ اے یمن والو! تمہاری کیا حالت ہوگی جب تمہیں

(قبیلہ) مضر نکالیں گے؟ ہم نے عرض کیا کہ اے ابو محمد! کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا جی ہاں، اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان

ہے، اور وہ تم پر ظلم کرنے والے ہوں گے یمن کے ایک آدمی نے کہا کہ مغرب ظالم جان جائیں گے کہ وہ کس کروٹ پر پائیں

گے۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اگر میں اُسے پالوں تو میں تمہارے ساتھ ہوں گا۔

○ ○ ○

۱۱۹۶. حدثنا رشدين عن ابن لہیعۃ عن ابی قہیل عن مرة بن ربيعۃ عن ابی شمر

المعافري قال: صاحب الجند يوم عقبه الحق غلام من مدحج علی فرس ابی بفلعلھا او

بسالھا اثر۔

۱۱۹۶ھ سے بیان کیا رشدين نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قہیل سے، انہوں نے مرة بن ربيعہ سے، انہوں نے

روایت کی ہے کہ ابو شمر المعافري رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ لشکر کا امیر قبیلہ مذحج کا ایک لائق غلام ہوگا جو ایسے گھوڑے

پر سوار ہوگا جس کی ران یا پٹلی پر نشان بنا ہوگا۔

○ ○ ○



۱۱۹۷. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن قيس بن رافع عن أبي هريرة رضي الله عنه قال لا تستريبوا هلكة قريش فانهم أول من يهلك حتى إن النعل ليوجد في المزبلة فيقال خذوا هذه النعل انھا لنعل قريشي

۱۱۹۷. ہم سے بیان کیا ابن وهب نے، ابن لهيعة سے، انہوں نے قيس بن رافع سے، انہوں نے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: قریش کی ہلاکت میں شک نہ کرو! بے شک وہ سب سے پہلے ہلاک ہوں گے، یہاں تک کہ ایک جوتا کوڑے دان میں پڑا ہوا ہوگا۔ تو کہا جائے گا کہ یہ جوتا لے لو یہ قریش کا ہے!!!

\*\*\*

۱۱۹۸. حدثنا ابن وهب عن يونس عن ابن شهاب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: لعائشة رضي الله عنها ان قومك أسرع الناس فناء فبكت عائشة فقال ما يبكيك يا عائشة تظني بني تميم دون قريش اني لم ارد رهطك خاصة ولكني اردت قريشا كلها يفتح الله عليهم الدنيا فتستشر لهم العيون وتستحلهم المنايا فهم أسرع الناس فناء

۱۱۹۸. ہم سے بیان کیا ابن وهب نے یونس سے، انہوں نے ابن شہاب کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ: تیری قوم سب سے پہلے فنا ہوگی، تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے گیس تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: اے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا!) تجھے کیا چیز زلزل رہی ہے؟ تو سمجھتی ہے کہ میری مراد بنو تمیم ہے۔ میں نے خاص کر تیری قوم کا ارادہ نہیں کیا بلکہ میں نے پورے قریش کی بات کی ہے، اللہ تعالیٰ ان پر دنیا کھول دے گا تو ان کی آنکھیں دنیا کی طرف اٹھ جائیں گی، اور آرزو میں ان کا زیور بن جائیں گی، اس کے بعد یہ لوگوں میں سب سے زیادہ تیزی کے ساتھ فنا ہوں گے۔

\*\*\*

۱۱۹۹. حدثنا ابن وهب عن موسى بن أيوب عن سليط بن شعبة الشعماني عن أبيه عن كريب بن أبرهة عن كعب قال: اذا رأيت العرب تهاوت بأمر قريش لم رأيت الموالي تهاوت بأمر العرب ثم رأيت مسلمة الأرضين تهاوت بأمر الموالي لقد غشيتك أشرط الساعة قال كريب فقلت له يا أبا اسحاق ان حذيفة حدثنا حديثا بالاحمرين قال ذاك اذا منعت الأقلام الوسائد قال ابو عبد الله الوسائد العمال والأقلام الكتاب

۱۱۹۹. ہم سے بیان کیا ابن وهب نے موسیٰ بن ایوب سے، انہوں نے سلیط بن شعبہ الشعمانی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے کریب بن ابرہہ سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ: جب ٹو دیکھے کہ عرب قریش کی توہین کر رہے ہیں۔ پھر ٹو دیکھے کہ کسان ان آزاد کردہ غلاموں کی توہین کر رہے ہیں۔ پھر ٹو دیکھے کہ آزاد کردہ غلام عرب کی توہین کر رہے ہیں۔ حضرت کریب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ



اے ابواسحاق! حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں احقرین کی ایک حدیث سناتے تھے؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اس کا وقوع اس وقت ہوگا جب عالملین اور کاتبین روک دیئے جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۲۰۰. حدثنا الوليد عن أبي عبد الله مولى بني أمية عن محمد بن الحنفية قال ينزل خليفة من بني هاشم بيت المقدس يملأ الأرض عدلاً بيني بيت المقدس وبناء الم يني مثله يملك أربعين سنة تكون هدنة الروم على يديه في سبع سنين بقين من خلافته ثم يغدرون به ثم يجتمعون له بالعمق فيموت فيها غماً ثم يلي بعده رجل من بني هاشم ثم تكون هزيمتهم وفتح القسطنطينية على يديه ثم يسير إلى رومية ليفتحها ويستخرج كنوزها ومائدة سليمان بن داود عليهما السلام ثم يرجع إلى بيت المقدس لينزلها ويخرج الدجال في زمانه وينزل عيسى بن مريم عليهما السلام فيصلي خلفه

۱۲۰۰ھ ہم سے بیان کیا ولید نے ابو عبد اللہ مولیٰ بنی اُمیہ سے، انہوں نے روایت کی ہے کہ محمد بن الحنفیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنو ہاشم کا ایک خلیفہ بیت المقدس آئے گا۔ وہ زمین کو انصاف سے بھر دے گا۔ وہ بیت المقدس کو بہت شامدار بنائے گا کہ اس جیسا بتایا نہیں گیا ہوگا، کہ وہ چالیس (40) سال بادشاہت کرے گا۔ جب اس کی خلافت ختم ہونے میں سات (7) سال باقی ہوں گے تو وہ روم سے صلح کرے گا، پھر رومی اس کے ساتھ دھوکہ کریں گے اور اس کے خلاف مقام عتق میں جمع ہو جائیں گے۔ وہ خلیفہ غم سے مر جائے گا۔ اس کے بعد بنی ہاشم کا ایک شخص خلیفہ بنے گا۔ رومیوں کو شکست ہوگی اور اس خلیفہ کے ہاتھوں قسطنطنیہ فتح ہوگا، پھر وہ روم کی طرف جائے گا اور اُسے فتح کرے گا اور اُس کے خزانے نکالے گا۔ وہ سلیمان بن داؤد علیہما السلام کا دسترخوان نکالے گا۔ پھر وہ بیت المقدس لوٹے گا اور وہاں ٹھہر جائے گا اور دجال اسی کے زمانے میں نکلے گا اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اسی کے زمانے میں اتریں گے۔ اور اس (حضرت مہدی علیہ السلام) کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

○ ○ ○

۱۲۰۱. قال الوليد قال جراح عن ارطاة على يدي ذلك الخليفة وهو يمان تكون غزوة

الهند التي قال فيها أبو هريرة

۱۲۰۱ھ کہا ولید نے سے، جراح نے ارطاة رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کر کے کہ وہ فرماتے ہیں: جس خلیفہ کے ہاتھوں غزوہ ہند ہوگا، وہ یمنی خلیفہ ہوگا۔ جس کی خبر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیتے تھے۔

○ ○ ○

۱۲۰۲. حدثنا الوليد عن صفوان بن عمرو عن حذيفة عن النبي صلى الله عليه وسلم

قال: يغزوا قوم من أمتي الهند فيفتح الله عليهم حتى يلقوا بملوك الهند مغلولين في السلاسل يغفر الله لهم ذنوبهم فينصرفون إلى الشام فيجدون عيسى بن مريم عليهما السلام بالشام



۱۲۰۲ھ سے بیان کیا ولید انہوں نے اس شخص سے جس نے انہیں بیان کیا منوان بن عمرو سے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: میری امت میں سے ایک قوم ہند کے خلاف جہاد کرے گی تو اللہ تعالیٰ انہیں فتح دے گا۔ وہ ہندوستان کے بادشاہوں سے اس حال میں ملیں گے کہ وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اس قوم کے گناہ معاف فرمادیں گے، پھر وہ شام کی طرف لوٹیں گے تو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو شام میں موجود پائیں گے۔

○ ○ ○

۱۲۰۳. حدثنا الوليد وغيره عن عبد الله بن أبي عتبة عن المنهال ابن عمرو عن سعيد بن جبیر عن ابن عباس أنهم ذكروا عنده إني عشر خليفة ثم الأمير فقال ابن عباس والله ان منا بعد ذلك السفاح والمنصور والمهدي يدفعها الي عيسى بن مريم عليهما السلام.

۱۲۰۳ھ سے بیان کیا ولید وغیرہ نے عبد اللہ بن ابی عتبہ سے، انہوں نے، منہال بن عمرو سے، انہوں نے حضرت سعید بن جبیر سے، روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بارہ (12) خلیفوں اور امیر کا تذکرہ کیا گیا تو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی قسم! اس کے بعد ہم میں سے سفاح، منصور اور مهدی ہوں گے۔ حضرت مهدی علیہ السلام امارۃ کو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے حوالے کر دیں گے۔

○ ○ ○

۱۲۰۴. حدثنا ابن ثور وعبد الرزاق عن محمد بن أيوب عن محمد بن عتبة بن أوس عن عبد الله بن عمرو قال: السفاح ثم المنصور ثم جابر ثم المهدي ثم الأمين ثم سين وسلام ثم أمير العصب ستة منهم من ولد كعب بن لؤي ورجل من قحطان لا يرى مثلهم كلهم صالح

۱۲۰۴ھ سے بیان کیا ابن ثور اور عبد الرزاق نے معمر سے، انہوں نے ایوب سے، انہوں نے محمد بن عتبہ بن اوس سے، انہوں نے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ امیر سفاح ہوگا، پھر منصور، پھر جابر، پھر مهدی، پھر امین، پھر سین و سلام، پھر امیر العصب ہوگا، ان میں سے چھ (6) کعب بن لؤی کی اولاد میں سے ہیں اور ایک ان میں قحطانی ہے، ان جیسا کوئی امیر دیکھنا نہ گیا ہوگا یہ سب کے سب نیک ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۲۰۵. حدثنا ابن علية عن ابن عون عن محمد بن عتبة بن أوس عن عبد الله بن عمرو قال السفاح وسلام ومنصور وجابر والأمين وأمير العصب كلهم صالح لا يدرك مثلهم كلهم من بني كعب بن لؤي ورجل من قحطان منهم من لا يكون إلا يويمن

۱۲۰۵ھ سے بیان کیا ابن علیہ نے ابن عون سے، انہوں نے محمد بن عتبہ بن اوس سے، روایت کی ہے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: امیر سفاح ہوگا پھر سلام، منصور، جابر، امین اور امیر العصب ہوگا۔ یہ سب کے سب



نیک ہوں گے۔ ان جیسا کوئی نہ ہوگا۔ یہ سب بنو کعب بن لوی سے ہوں گے، ان میں سے ایک قحطانی ہے۔

○ ○ ○

۱۲۰۶. حدثنا الوليد عن شيخ عن يزيد بن الوليد الخزاعي عن كعب قال: المنصور والمهدي والسفاح من ولد العباس.

۱۲۰۶ھ سے بیان کیا الولید نے، شیخ سے، انہوں نے یزید بن الولید الخزاعی سے، انہوں نے روایت کی ہے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ: المنصور اور مهدی اور سفاح عباس کی اولاد میں سے ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۲۰۷. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن يزيد بن قوذر عن تبع عن كعب قال المنصور منصور بني هاشم.

۱۲۰۷ھ سے بیان کیا الولید نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے، یزید بن قوذہ سے، انہوں نے، حضرت تبع سے، انہوں نے روایت کی حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ: منصور بنو ہاشم کا منصور ہے۔

○ ○ ○

۱۲۰۸. حدثنا الوليد عن جراح عن أرطاة قال: أمير العصب يمانى قال الوليد ولي علم كعب يمانى قرشي وهو أمير العصب

۱۲۰۸ھ سے بیان کیا نے جراح سے، انہوں نے روایت کی ہے کہ ارطاة رحمہ اللہ تعالیٰ سے وہ فرماتے ہیں کہ: امیر العصب یعنی قریشی ہوگا، حضرت ولید رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کعب کے جھنڈے میں امیر العصب یعنی قریشی ہوگا۔

○ ○ ○

۱۲۰۹. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن عبد الرحمن بن قيس بن جابر الصديقي أن رسول الله ﷺ قال: القحطاني بعد المهدي وما هو دونه:

۱۲۰۹ھ سے بیان کیا ولید نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبد الرحمن بن قیس بن جابر الصدیقی سے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: قحطانی جو (حضرت) مهدی (علیہ السلام) کے بعد ہوگا وہ اس سے کم نہ ہوگا۔

○ ○ ○

۱۲۱۰. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن عياش بن عباس سمع يعفر بن جمرة قال أخبروني معدي كرب بن عبد كلال عن كعب المنصور حمير خامس خمسة عشر خليفة.

۱۲۱۰ھ سے بیان کیا ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عیاش بن عباس سے، انہوں نے یعفر بن جمرہ سے، انہوں نے کہا مجھے خبر دی معدی کرب بن عبد کلال رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے روایت کی ہے کہ، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں: منصور حمیر پندرہ (15) میں سے پانچواں خلیفہ ہوگا۔

○ ○ ○



۱۲۱۱. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن الحارث بن يزيد سمع عتبة بن راشد الصدفي سمع عبدالله بن الحجاج سمع عبدالله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما يقول: الجابر ثم المهدي ثم المنصور ثم السلام ثم أمير العصب فمن استطاع أن يموت بعد ذلك فليمت.

۱۲۱۱ ہم سے بیان کیا ابن وهب نے ابن لهيعة سے، انہوں نے الحارث بن يزيد سے، انہوں نے سنا عتبة بن راشد الصدفي سے، انہوں نے سنا عبدالله بن الحجاج سے، انہوں نے سنا کہ حضرت عبدالله بن عمرو بن العاص رضي الله تعالى عنها فرماتے ہیں کہ امیر جابر ہوگا، پھر مہدی، پھر منصور، پھر سلام، پھر امیر العصب ہوگا، اور اس کے بعد جو مر سکے وہ مر جائے تو بہتر ہے۔

○ ○ ○

۱۲۱۲. حدثنا ابن وهب عن عبدالرحمن بن زياد عن أبي عبدالرحمن الحبلي عن عبدالله بن عمرو قال ثلاثة خلفاء يتولون كلهم صالح عليهم تفتح الأرضين أولهم جابر والثاني المفرح والثالث ذو العصب يمكثون أربعين سنة لا خير في الدنيا بعدهم

۱۲۱۲ ہم سے بیان کیا ابن وهب نے عبدالرحمن بن زياد سے، انہوں نے ابو عبدالرحمن الحبلي سے روایت کی ہے کہ عبدالله بن عمرو فرماتے ہیں کہ: تین (3) خلفاء پے درپے آئیں گے۔ وہ سب کے سب نیک ہوں گے۔ ان کے ہاتھوں زمینیں فتح ہوں گی۔ ان میں سے پہلا جابر، دوسرا المفرح اور تیسرا ذو العصب ہوگا وہ چالیس (40) سال تک زندہ رہیں گے۔ ان کے بعد دنیا میں کوئی بھلائی نہیں ہوگی۔

○ ○ ○

۱۲۱۳. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن عطية عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يخرج رجل من أهل بيتي يقال له السفاح عند انقطاع من الزمان وظهور من الفتن يكون عطاؤه حثيا.

۱۲۱۳ ہم سے بیان کیا ابو معاویہ نیا لاعمش سے، انہوں نے عطیہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو سعید الخدري رضي الله عنه فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے گھرانے سے سفاح نام کا ایک آدمی نکلے گا جب زمانہ ختم ہونے والا ہوگا اور فتنوں کا ظہور ہوگا، وہ لوگوں کو عطیات دے گا۔

○ ○ ○

۱۲۱۴. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال بلغني أن المهدي يعيش أربعين عاما ثم يموت على فراشه ثم يخرج رجل من لحيان مثقوب الأذنين على سيرة المهدي



بقاؤہ عشرين سنة ثم يموت قتلا بالسلاح ثم يخرج رجل من اهل بيت النبي صلى الله عليه وسلم مهدي حسن السيرة يفتح مدينة قيصر وهو آخر امير من امة محمد صلى الله عليه وسلم ثم يخرج في زمانه الدجال وينزل في زمانه عيسى بن مريم عليهما السلام ۱۲۱۳ھ ہم سے بیان کیا الحکم بن نافع نے انہوں نے جراح سے روایت کی ہے کہ اُرطاة رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت مہدی چالیس (40) سال زعمہ رہے گا پھر اپنے بستر پروقات پائے گا، پھر قبیلہ قحطان کا ایک آدمی جس کے دونوں کان چھدے ہوئے ہوں گے وہ حضرت مہدی کے طریقہ پر خروج کرے گا، وہ بیس (20) سال تک زعمہ رہے گا، پھر اُسے اُسے قتل کر دیا جائے گا۔ پھر پیغمبر ﷺ کے گھرانے سے (حضرت) مہدی (علیہ السلام) نامی آدمی خروج کرے گا جو اچھی سیرت والا ہوگا، وہ قیصر کا شہر فتح کرے گا۔ وہ امت محمدیہ کا آخری امیر ہوگا پھر اس کے زمانے میں دجال نکلے گا اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نازل فرمائیں گے۔

○ ○ ○

۱۲۱۵. حدثنا الحكم بن نافع عن عمن حدثه عن كعب قال بيعت ملك في بيت المقدس جيشا الى الهند ليفتحها وياخذ كنوزها ليجعله حلية لبيت المقدس ويقدموا على ملوك الهند مغلوبين يقيم ذلك الجيش في الهند الى خروج الدجال.

۱۲۱۵ھ الحکم بن نافع نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: ایک بادشاہ بیت المقدس سے ایک لشکر ہندوستان کی طرف بھیجے گا۔ وہ اُسے فتح کر لے گا۔ اس کے خزانوں کو لے لے گا اور ان کو بیت المقدس کا زیور بنائے گا، اور ہندوستان کے بادشاہ پیش کئے جائیں گے اس حال میں کہ وہ مغلوب ہوں گے، یہ لشکر ہندوستان میں دجال کے نکلنے تک مقیم رہے گا۔

○ ○ ○

۱۲۱۶. حدثنا أبو أيوب سليمان بن داود الشامي عن أوطاة بن المنذر عن أبي اليمان

الهوراني عن كعب قال لن تزالوا في رهاء من العيش حتى تنزل الخلافة بيت المقدس.

۱۲۱۶ھ ہم سے بیان کیا ابو ایوب سلیمان بن داؤد الشامی نے، اُرطاة بن المنذر سے، انہوں نے ابو الیمان الہورانی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تم لوگ ہمیشہ زعمگی کی سہولتوں میں رہو گے حتیٰ کہ خلافت بیت المقدس میں آتر پڑے۔

○ ○ ○

۱۲۱۷. حدثنا أبو أيوب عن أوطاة عن عبد الرحمن بن جبير بن نفيير قال قال رسول الله

صلى الله عليه وسلم ليدر كن المسيح بن مريم رجال من امتي هم مملوكم أو خيرهم مملوكم أو أخير



۱۲۱۷۔ ابویوب نے، ارطاة سے، انہوں نے عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کو پالیں گے وہ تمہارے مثل ہوں گے یا فرمایا ان میں سے بہترین تمہارے مثل ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۲۱۸۔ حدثنا أبو أيوب عن أرطاة عن حدثه عن كعب قال يستخلف رجل من قريش من شر الخلق ينزل بيت المقدس وتنقل إليه الخزائن وأشراف الناس فيتجبرون فيها ويستند حجابهم وتكثر أموالهم حتى يطعم الرجل منهم الشهر والآخر الشهرين والثلاثة حتى يكون مهزولهم كسمن سائر الناس وينشوا فيهم نشوا كالمعجول المريبة على المداود ويطفئ الخليفة سنا كانت معروفة ويتدع سنا لم تكن ويظهر الشر في زمانه ويظهر الزنى وتشرب الخمر علانية ويخيف العلماء في زمانه خوفاً حتى لو أن رجلاً ركب راحلة لم طاف الأمصار كلها لم يجد رجلاً من العملاء يحدثه بحديث علم من الخوف وفي زمانه يكون المسخ والخسف ويكون الإسلام غريباً كما بدأ غريباً ويكون المتمسك بدينه كالقايض على الجمرة وكخارط القتاد في الليلة المظلمة حتى يصير من شأنه أن يرسل ابنته تمر في السوق ومعها الشرط عليها بطيطان من ذهب وثوب لا يواربها مقبلة ولا مدبرة فلو تكلم أحد من الناس في الإنكار عليه في ذلك بكلمة واحدة ضربت عنقه يبدأ فيمنع الناس الرزق ثم يمنهم العطاء ثم بعد ذلك يأمر باخراج أهل اليمن من الشام فتخرجهم الشرط متفرقين لا تترك جندا يصل إلى جند حتى يخرجوهم من الريف كله فينتهون إلى بصرى وذلك عند آخر عمره فيترأس أهل اليمن فيما بينهم حتى يجتمعوا كاجتماع قزع الخريف فينصبون من حيث كانوا بعضهم إلى بعض عصبا عصبا ثم يقولون أين تذهبون وتركون أرضكم ومهاجركم فيجتمع رأيهم على أن يبايعوا رجلاً منهم فيبناهم يقولون نبايع فلاناً بل فلاناً إذا سمعوا صوتاً ما قاله إنس ولا جان يبايعوا فلاناً يسميه لهم فإذا هو رجل قد رضو به وقنعت به الأنفس ليس من ذي ولا من ذي ثم يرسلون إلى جبار قريش نفرًا منهم ليقتلهم ويرد رجلاً منهم يخبرهم ما قد كان ثم إن أهل اليمن يسيرغون إليه والجبار قريش من الشرط عشرون ألفاً ليسير أهل اليمن ليقابلهم نخم وجدام وعاملة وجدس فينزلون لهم الطعام والشراب والقليل والكثير ويكونون يومئذ مغولة لليمن كما كان يوسف مغولة لآخوته بمصر والذي نفس كعب



بيده ان لخم و جذام و عاملة و جدس لمن اهل اليمن فان جاؤكم يلتمسون نسبهم ليكم  
فصلوهم فانهم منكم ثم يسبرون جميعا حتى يشرلوا على بيت المقدس فيلقاهم جبار  
قریش فالجموع فيهزمهم اهل اليمن ولا يقولون لاهل اليمن القناع الرجل بثوبه في  
القتال.

۱۲۱۸ ابوالیوب نے، ارطاة سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے  
ہیں کہ مخلوق میں شریز ترین قریش کا ایک آدمی خلیفہ بنایا جائے گا وہ بیت المقدس میں آئے گا۔ اس کی طرف خزانے اور معزز لوگ  
نقل کئے جائیں گے، وہاں وہ لوگوں پر جبر کریں گے، اس کی حکومت سخت ہوگی۔ ان لوگوں کے مال بہت زیادہ ہو جائیں گے، یہاں  
تک کہ ان میں سے ایک آدمی ایک (1) مہینہ تک دوسرا دو (2) مہینے تک تیسرا تین (3) مہینے تک کھانا کھلا سکا ہوگا، ان کا لاغر فرد  
ایسے ہوگا جیسے اور لوگوں کے موٹے افراد، اور ان میں لڑکے اٹھ کھڑے ہوں گے جیسے دودھ پیتا بچہ ہو، اور خلیفہ معروف طریقوں  
کو متادے گا وہ ایسے طریقے ایجاد کرے گا جو پہلے نہ تھے، اس کے دور میں شر اور زنا عام ہو جائے گا۔ لوگ گھلم گھلا شراب  
میں گے۔ اس کے دور میں علماء ڈر اور خوف سے سہے ہوئے ہوں گے، کوئی آدمی سواری پر سوار ہو کر مختلف شہروں میں گھومے  
گا لیکن وہ کسی عالم کو نہ پائے گا کہ جو اسے ایک حدیث بھی بلا خوف و خطر بتادے۔ اور اس کے دور میں صورتوں کا شیخ اور ذہننا واقع  
ہوگا، اور اسلام اجنبی ہوگا جیسا کہ ابتداء میں اجنبی تھا، دین پر چلنے والا ایسا ہوگا جیسے گرم آنکارے کو پکڑنے والا، یا جیسے اندھیری  
رات میں لکڑیاں جمع کرنے والا۔ اس امیر کی حالت یہ ہوگی کہ وہ اپنی بیٹی کو چھوڑے گا۔ وہ بازار میں بھرے گی اس کے ساتھ  
پولیس ہوگی۔ اس لڑکی نے سونے کے موزے پہن رکھے ہوں گے۔ اس نے ایسے کپڑے پہن رکھے ہوں گے جو نہ اس کے آگے  
کوڑھانپ سکیں اور نہ پیچھے کو، اگر کوئی اس کے اس فعل پر اعتراض کرے گا تو اس کی گردن اڑادی جائے گی، وہ امیر لوگوں سے  
رزق روکے گا۔ پھر عطیات روکے گا۔ پھر اس کے بعد اہل یمن کو شام سے نکلنے کا حکم دے گا، پولیس والے یمن  
والوں کو جہد اُجد کر کے نکالیں گے، وہ ایک لشکر کو نہ چھوڑیں گے کہ وہ دوسرے سے مل جائے، پھر وہ ان سب کو مقام الریف سے  
باہر کر دیں گے، اہل یمن بصری پہنچیں گے، اور یہ اس امیر کی عمر کے آخری ایام ہوں گے، یمن والے ایک دوسرے کے پاس پیغام  
بھیجیں گے، تو وہ بادلوں کی طرح اکٹھے ہو جائیں گے پس وہ جہاں کہیں بھی ہوں گے ایک دوسرے سے مل کر جماعت  
بنائیں گے، پھر کہیں گے کہ تم کہاں جا رہے ہو! تم اپنی زمینوں اور اپنی ہجرت کی جگہوں کو چھوڑ رہے ہو! پھر وہ اس بات پر متفق ہوں  
گے کہ اپنے میں سے ایک آدمی کی بیعت کر لیں، ان میں سے بعض کہیں گے کہ فلاں کی بیعت کریں گے، بعض کہیں گے کہ ہم فلاں  
کی بیعت کریں گے، اسی اثنا میں وہ ایک آواز سنیں گے جو نہ انسان کی ہوگی نہ جنات کی، کہ فلاں آدمی کی بیعت کر لو! اور اس کا نام  
لیا جائے گا تو وہ ایسا آدمی ہوگا جس پہ یہ سب راضی ہوں گے، اور ان کے دل مطمئن ہوں گے۔ وہ آدمی نہ ان میں سے ہوگا اور نہ  
ان میں سے ہوگا، پھر وہ قریش کے اس جابر کی طرف اپنے کچھ آدمی بھیجیں گے۔ وہ انہیں قتل کر دے گا، اور ان میں سے ایک آدمی  
کو واپس بھیجے گا تاکہ یمن والوں کو اس واقعہ کی اطلاع دیدے پھر اہل یمن اس کی طرف روانہ ہو جائیں گے۔ قریش کے اس



جابر کے بیس (20) ہزار تو پہرے دار ہوں گے، جب اہل یمن روانہ ہوں گے تو ان سے قبیلہ لخم اور جذام اور عالمہ اور جدس ملیں گے، اور کم یا زیادہ مال جو کچھ بھی ہوگا، وہ یمن والوں کی خدمت میں پیش کریں گے اور یہ قبیلے یمن والوں کے مددگار ہوں گے جیسے حضرت یوسف علیہ السلام اپنے بھائیوں کے مددگار تھے۔ مصر میں، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں (حضرت) کعب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی زندگی ہے، قبیلہ لخم اور جذام اور عالمہ اور جدس یمن والوں پر احسان کریں گے، اے اہل یمن اگر یہ قبیلے والے اپنا نسب تم میں ڈھونڈتے ہوئے آئیں تو انہیں اپنے ساتھ ملاؤ۔ بے شک وہ تم سے ہیں، پھر وہ سب اکٹھے ہو کر چلیں گے اور بیت المقدس پر چڑھائی کر دیں گے، قریش کا جابر اپنی فوج لے کر مقابلہ کرے گا، اُسے یمن والے شکست دیدیں گے، اور وہ اہل یمن کے مقابلے میں اتنی دیر بھی نہ ٹھہر سکیں گے جتنی دیر میں آدمی اپنے کپڑے کی چادر اڑھتا ہے۔

○ ○ ○

۱۲۱۹. حدثنا الوليد عن أبي عبد الله مولى بني أمية عن الوليد ابن هشام المعيطي عن أبان بن الوليد المعيطي سمع ابن عباس يحدث معاوية رضي الله عنهما يقول يلي رجل منا في آخر الزمان أربعين سنة تكون الملاحم لسبع سنين يقين من خلافته ليموت بالأعماق نجما لم يليها رجل منهم ذو فعلى يديه يكون الفتح يومئذ يعني فتح الروم بالأعماق.

۱۲۱۹ھ الولید نے ابو عبد اللہ (بنو امیہ کے آزادہ کردہ غلام) سے، انہوں نے الولید بن ہشام المعیطی سے، انہوں نے أبان بن الولید المعیطی سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے یہ حدیث بیان کی کہ: آخری زمانے میں ہمارا ایک آدمی چالیس (40) سال تک خلیفہ رہے گا۔ جب اس کی خلافت ختم ہونے میں سات (7) سال کا عرصہ باقی ہوگا تو جنگیں شروع ہو جائیں گی، وہ مقام اعماق میں طبعی موت مر جائے گا، پھر ان میں سے ایک آدمی امیر بنے گا جس کے ہاتھوں اعماق میں روم فتح ہوگا۔

○ ○ ○

۱۲۲۰. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قهيل قال صاحب رومية رجل من بني هاشم اسمه الأصغر بن يزيد وهو الذي يفتحها

۱۲۲۰ھ رشدين نے، ابن لهيعة سے روایت کی ہے کہ ابو قهيل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: روم کا فاتح بنو ہاشم کا ایک مرد ہوگا جس کا نام اصغر بن يزيد ہوگا۔

○ ○ ○

۱۲۲۱. حدثنا رشدين والوليد عن ابن لهيعة قال حدثني عبد الرحمن بن قيس الصدفی عن أبيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون بعد المهدي القحطاني والذي يعني بالحق ما هو دونه



۱۲۲۱۔ رشیدین اور الولید نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالرحمن بن قیس الصدقی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: مہدی کے بعد قحطانی ہوگا۔ اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا وہ مہدی سے کم نہ ہوگا۔

○ ○ ○

۱۲۲۲۔ حدثنا أبو المغيرة عن أرطاة بن المنذر عن أبي عامر الألهاني قال قال لي ثوبان مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم يا أبا عامر اشعلد سيفك واتخذ أربعين عنزا شعراء وأعد حمولة وأنساعا وقربا فكانك أخرجت منها كفرا كفرا.

۱۲۲۲۔ ابوالمغیرہ نے، ارطاة بن المنذر سے روایت کی ہے کہ ابو عامر الالہانی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ حضور ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے انہوں نے مجھے کہا کہ اپنی تلوار تیز کر لو اور بالوں والے چالیس ڈبے لے لو اور ایک اونٹنی مع سامان اور مشکیزے کے تیار کر لو گویا کہ تجھے کافر بنا کر یہاں سے نکالا جائے گا۔

○ ○ ○

۱۲۲۳۔ حدثنا أبو المغيرة عن ابن عباس عن مالك بن عبد الله الكلاعي عن عثمان بن معدان القرشي عن عمران بن سليم الكلاعي قال ويل للمسمنات وطوبى للفقراء البسوا لساء كم الخفاف المنعلة وعلموهن المشي في بيوتهن فانه يوشك بهن أن يخرجن إلى ذلك.

۱۲۲۳۔ ابوالمغیرہ نے ابن عباس سے، انہوں نے مالک بن عبد اللہ الکلاعی سے، انہوں نے عثمان بن معدان القرشی سے روایت کی ہے کہ عمران بن سلیم الکلاعی فرماتے ہیں کہ: ہلاکت ہے موٹوں کے لئے، اور خوشخبری ہے فقیروں کے لئے۔ اپنی عورتوں کو موزے کے جوتے پہناؤ! اور انہیں گھروں میں چلنا سکھاؤ، عنقریب ممکن ہے کہ ان عورتوں کو ان جوتوں کے ساتھ نکالا جائے۔

○ ○ ○

۱۲۲۴۔ حدثنا إبراهيم بن أبي حبة اليماني عن ابن جريج عن عطاء عن ابن عباس رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال الدين وأصحابا ما بقي من قریش عشرون رجلا

۱۲۲۴۔ ابراہیم بن ابی حبة الیمانی نے، ابن جریج سے، انہوں نے، عطاء سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: دین ہمیشہ غلبہ میں رہے گا جب تک قریش کے (20) آدمی بھی باقی ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۲۲۵۔ حدثنا أبو المغيرة وبقية جميعا عن حريز بن عثمان قال حدثنا راشد بن سعد



المقرانی عن أبي حمي المؤذن عن ذي مخبر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كان هذا الأمر في حمير فنزعه الله منهم فجعله في قريش وسيمود اليهم

۱۲۲۵ ابوالمخیرة اور بقیہ نے حریر بن عثمان سے، انہوں نے راشد بن سعد المقرانی سے، انہوں نے ابو حنیٰ المؤذن سے، انہوں نے ذی مخبر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: یہ حکومت (قبیلہ) حمیر کے پاس تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے تمہیں لی اور قریش میں رکھ دی، اور عنقریب حمیر کی طرف لوٹ جائے گی۔

○ ○ ○

۱۲۲۶. حدثنا ابن عيينة عن جامع بن أبي راشد سمع أبا الطفيل سمع حذيفة رضي الله عنه يقول لا تزال ظلمة مضر يعتنون كل عبد الله صالح ويقتلونه حتى يضربهم الله وملائكته والمؤمنون بمن عنده فلا يمنهم ذنب لئلا فقال له عمرو بن صليح مالک هم إلا مضر ومالک ذکر غیرهم فقال أمن محارب أنت قال نعم قال رأيت محارب خصفه أم ليس قال نعم قال اذا رأيت لیساً توالى الشام فخذ حذرک

۱۲۲۶! ابن عیینہ نے، جامع بن ابو راشد سے، انہوں نے ابو الطفیل سے روایت کی ہے کہ، حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ مضر کے لوگ مسلسل ظلم کریں گے۔ وہ اللہ کے ہر نیک بندے کے خلاف ہوں گے اور اُسے قتل کریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ انہیں ماریں گے اور فرشتے اور ایمان والے انہیں ماریں گے۔ عمرو بن صلیح نے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ کا مقصد تو صرف مضر (ہی) ہے؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے علاوہ (کسی) کا ذکر نہیں کرتے؟ تو حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تو (قبیلہ) محارب سے ہے؟ تو عمرو بن صلیح نے کہا جی ہاں! تو حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تو نے قبیلہ محارب خصفہ اُم قیس کو دیکھا ہے؟ تو عمرو بن صلیح نے کہا کہ جی ہاں! تو حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ جب تو قبیلہ قیس کو دیکھے کہ وہ شام کے امیر ہیں تو ہوشیار رہنا۔

○ ○ ○

۱۲۲۷. حدثنا مروان الفزاري عن اسماعيل بن سميع عن بكير الطويل عن أبي أرمطة سمع علياً رضي الله عنه يقول الذين بدلوا نعمة الله كفراً وأحلوا قومهم دار البوار لم قال الناس منهم براء غير قريش لم قال لا تذهب الأيام والليالي حتى يؤتى بالرجل من قريش لتزعم عمامته من رأسه لا يغير من شر بلانهم

۱۲۲۷! مروان الفزاری نے، اسماعیل بن سمیع سے، انہوں نے بکیر الطویل سے، انہوں نے ابو ارمطہ رحمہ اللہ تعالیٰ، سے روایت کی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت کو ناشکری کے ساتھ بدل ڈالا اور اپنی قوم کو ہلاکت کی جگہ پر جاؤ اتارا، پھر فرمایا سوائے قریش کے لوگ ان سے بُری ذمہ ہیں، پھر فرمایا کہ رات اور دن ختم نہ



ہوں گے کہ قریش کے ایک آدمی کو لایا جائے گا وہ اپنے سر سے عمامہ کھولے گا لیکن لوگوں کے مصائب کے شر کو بدل نہ سکے گا۔

○ ○ ○

۱۲۲۸. حدثنا محمد بن جعفر غندر عن شعبة عن سماک بن حرب عن مالک بن

ظالم سمع ابا هريرة رضى الله عنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول هلاك امتي او

فساد امتي على رأس امرأة أغيلة من قریش

۱۲۲۸ محمد بن جعفر غندر نے شعبہ سے، انہوں نے سماک بن حرب سے، انہوں نے مالک بن ظالم رحمہ اللہ تعالیٰ سے

روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: میری امت کی ہلاکت، یا فرمایا میری امت میں فساد کا بر اقریش کے لڑکوں کی حکومت ہے۔

○ ○ ○

۱۲۲۹. حدثنا ابن عبد الوارث عن حماد بن سلمة عن عمار بن أبي عمار عن يزيد بن

شريك عن أبي هريرة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله

۱۲۲۹ ابن عبد الوارث نے، حماد بن سلمہ سے، انہوں نے عمار بن ابو عمار سے، انہوں نے یزید بن شریک سے، انہوں

نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: میری امت کی ہلاکت یا فرمایا میری امت میں فساد کا بر اقریش کے لڑکوں کی حکومت ہے۔

○ ○ ○

۱۲۳۰. قال حماد وأخبرني ابن خيثم عن أبي الطفيل عن حذيفة رضى الله عنه أنه قال ما

عمرو بن صليح إذا رأيت قيسا توالى بالشام فخذ حذرک ثم قال انفكت مضر تفتل

المؤمنين وتنتهم حتى يضربهم الله وملائكته والمؤمنون حتى لا يمنعوا ذنب تلعة

۱۲۳۰ حماد نے ابن خثیم سے، انہوں نے ابو الطفیل سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے عمرو بن صلیح سے فرمایا کہ: جب تو دیکھے کہ (قبیلہ) قیس والے شام پر عکرائی کر رہے ہیں تب چوکنے رہنا۔ پھر فرمایا قبیلہ مضر مغرور ہو جائے گا۔ وہ مسلمانوں کو قتل کرے گا اور ان سے بغض رکھے گا، پھر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اور ایمان والے اُسے ماریں گے۔

۱۲۳۱. حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن مسنان عن الوليد بن عامر عن يزيد بن حمير

قال الملك ظفار لحمير التجار

۱۲۳۱ الحكم بن نافع یسعد بن مسنان سے، انہوں نے الولید بن عامر سے روایت کی ہے کہ یزید بن حمیر رحمہ اللہ تعالیٰ

فرماتے ہیں کہ: بادشاہ کامیاب ہوگا حمیر کے تجارت کی وجہ سے۔

○ ○ ○

۱۲۳۲. حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن مسنان عن أبي الزاهرية عن أبي حنبل قال



قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن قريشا أعطيت مالم يعط الناس أعطوا ما أمطرت به السماء وجرت به الأنهار وسالت به السيول ولمن مضى منهم خير ممن بقي ولا يزال الرجل من قريش يتصدى لهذا الأمر إما انتزاع وإما ابتزاز وإيم الله لئن أطعتم قريشا لتقطعنكم في الأرض أسباطا أيها الناس اسمعوا قول قريش ولا تعملوا أعمالهم خيار الناس لخيار قريش تبع وشرار الناس لشرار قريش تبع فمنهم الألوثة ما ولوا لكم بنحس مالم يخونوا أمانة ولم ينفقوا عهدا وما عدلوا في القسم ولقسطوا في الحكم وإذا استرحموا رحموا فمن لم يفعل ذلك منهم فله بهلة الله

۱۲۳۲۔ الحکم بن نافع نے سعید بن سنان سے، انہوں نے ابی الزاہریہ سے، انہوں نے، ابو حلیس رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: قریش کو ایسی چیزیں دی گئی ہیں جو دوسرے لوگوں کو نہیں دی گئیں، ان کو ایسی چیز دی گئی جس کی وجہ سے بارش برکتی ہے اور نہریں چلتی ہیں، اور سیلاب آتا ہے اور جو ان میں سے گور گئے ان کے لئے خیر ہے یہ نسبت ان لوگوں کے جو باقی ہیں، اور مسلسل قریش کا ایک آدمی اس حکومت کے ذریعے رہے گا، یا تو چھین کر یا مال خرچ کر کے، اللہ کی قسم! اگر تم قریش کی اطاعت کرو گے تو وہ تمہیں زمین میں ٹکڑوں میں بانٹ دیں گے، اے لوگو! قریش کی بات سنو مگر ان جیسے اعمال نہ کرو! بہترین لوگ بہترین قریش کی تابعداری کریں گے اور شریر لوگ شریر قریشیوں کی پیروی کریں گے، ان میں سے بعض کے لئے جہنم ہے، جب تک وہ تمہیں پورا خمس دیں، امانت میں خیانت نہ کریں، عہد شکنی نہ کریں، تقسیم میں عدل کریں، فیصلے میں انصاف کریں اور جب ان سے رحم طلب کیا جائے تو رحم کریں تو جو ان میں سے ایسا نہ کریں تو ان پر اللہ تعالیٰ کی پھٹکار ہو۔

○ ○ ○

۱۲۳۳۔ حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن محمد بن يزيد بن المهاجر عن أبي اسحاق عن عبد الله بن شرحبيل أخبره قال حدثني عمرو بن العاص رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أول الناس فناء قريش وأولهم فناء أهل بيتي

۱۲۳۳۔ ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے محمد بن زید بن المهاجر سے، انہوں نے ابو اسحاق سے، انہوں نے عبد اللہ بن شرحبیل رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: لوگوں میں سب سے پہلے قریش فنا ہوں گے، اور ان میں سب سے پہلے میرے اہل بیت فنا ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۲۳۴۔ حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال بعد المهدي رجل من قحطان مشقوب الأذنين على سيرة المهدي حياته عشرون سنة ثم يموت قتلا بالسلاح ثم يخرج رجل من أهل بيت أحمد صلى الله عليه وسلم حسن السيرة يفتح مدينة قيصر وهو آخر



ملک او امیر من امة احمد صلى الله عليه وسلم ويخرج في زمانه الدجال وينزل في زمانه عيسى عليه السلام غزوة الهند

۱۲۳۳ھ الحکم بن نافع نے، جراح سے روایت کی ہے کہ ارطاة رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: مہدی کے بعد قبیلہ قحطان کا ایک آدمی میر بنے گا جس کے دونوں کان چمکے ہوں گے۔ وہ مہدی کے نقش قدم پر چلے گا۔ اس کی زندگی بیس (20) سال ہوگی، پھر وہ کسی ہتھیار سے مقتول ہو کر مرے گا (شہید ہوگا)۔ پھر حضور ﷺ کے اہل بیت میں سے ایک آدمی خروج کرے گا جو اچھی سیرت والا ہوگا، وہ قیصر کا شہر فتح کرے گا اور وہ حضور کی امت میں سے آخری بادشاہ یا آخری امیر ہوگا اس کے دور میں دجال لکھے گا اور اس کے زمانے میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نازل فرمائیں گے۔

○ ○ ○

## غزوة الهند

### ہندوستان کا جہاد

۱۲۳۵. حدثنا الحكم بن نافع عن حماد بن عمار قال سمعت ملكا في بيت المقدس جيشا الى الهند ليفتحها فيطنوا ارض الهند ويأخذوا كنوزها فيصبره ذلك الملك حلية لبيت المقدس ويقدم عليه ذلك الجيش بملء ك الهند مغلبين ويفتح له ما بين المشرق والمغرب ويكون مقامهم في الهند الى خروج الدجال

۱۲۳۵ھ الحکم بن نافع نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: بیت المقدس کا بادشاہ ہندوستان کی طرف لشکر بھیجے گا، وہ لشکر اُسے فتح کرے گا۔ وہ ہندوستان کو روند ڈالیں گے، اس کا خزانہ لے لیں گے۔ بادشاہ اس خزانے کو بیت المقدس کا زیور بنائے گا، وہ لشکر ہندوستان کے بادشاہوں کو زنجیروں میں گرفتار کر کے لائیں گے، مشرق اور مغرب کے درمیان تمام علاقے اس بادشاہ کے مفتوح ہو جائیں گے، وہ لشکر ہندوستان میں دجال کے نکلنے تک ٹھہرا رہے گا۔

○ ○ ○

۱۲۳۶. حدثنا بقية بن الوليد عن صفوان عن بعض المشيخة عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وذكر الهند فقال ليهزون الهند لكم جيش يفتح الله عليهم حتى يأتوا بملوكهم مغلبين بالسلاسل يضر الله ذنوبهم لينصرفون حين ينصرفون فيجدون ابن مريم بالشام قال أبو هريرة ان انا أدركت تلك الغزوة بعث كل طارف لي وتالد غزوتها فإذا فتح الله علينا وانصرفنا فانا ابو هريرة المحرر يقدم الشام فيجد فيها عيسى بن مريم فلا حرج من ان أولوا منه فأخبره اني قد صحبتك يا رسول الله قال فتبسم رسول الله صلى الله عليه وسلم وضحك ثم قال هيهات هيهات



۱۲۳۶ھ بقیہ بن الولید نے صفوان سے، انہوں نے روایت کی ہے بعض مشائخ سے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہندوستان کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ: ضرور ہندوستان کا جہاد تم میں سے ایک لشکر کرے گا۔ اللہ تعالیٰ انہیں فتح دے گا، حتیٰ کہ ہندوستان کے بادشاہوں کو زنجیروں میں گرفتار کر کے لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ ان مجاہدین کے گناہوں کو معاف فرمائے گا۔ جب وہ وہاں سے لوٹیں گے تو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کو شام میں موجود پائیں گے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے کہا کہ اگر میں اُس جہاد کو پالوں تو اپنا سب کچھ بیچ کر اُس میں شرکت کروں گا اور اللہ تعالیٰ ہمیں فتح دے گا، اور ہم وہاں سے لوٹیں گے تو پھر میں آزاد ابو ہریرہ ہوں گا جو شام بھی جائے گا اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کو پائے گا۔ پھر میری تمنا یہ ہوگی کہ میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کے قریب ہو جاؤں اور انہیں اطلاع دوں کہ:

میں نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت پائی ہے۔

حضور ﷺ یہ سن کر مسکرائے اور پھر فرمانے لگے کہ:

وہ ابھی بہت دُور ہے، بہت دُور۔

○ ○ ○

۱۲۳۷ھ۔ حدثنا هشيم عن سيار أبي الحكم عن جبر بن عبيدة عن أبي هريرة رضي الله عنه قال وعدنا رسول الله صلى الله عليه وسلم غزوة الهند فان أدركتها أنفقت فيها نفسي ومالي فان استشهدت كنت من أفضل الشهداء وان رجعت فانا أبو هريرة المحرور

۱۲۳۷ھ هشیم نے سیار ابو الحکم سے، انہوں نے جبر بن عبیدہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہندوستان کے جہاد کا وعدہ کیا ہے۔ اگر میں اُسے پالوں تو میں اپنی جان اور اپنا مال اس میں خرچ کر دوں گا، اگر میں شہید ہو گیا تو میں افضل شہداء میں سے ہوں گا، اور اگر میں واپس لوٹوں گا تو میں ایک آزاد ابو ہریرہ ہوں گا۔

○ ○ ○

۱۲۳۸ھ۔ حدثنا الوليد بن مسلم عن جراح عن أرطاة قال على يدي ذلك الخليفة اليماني الذي تفتح القسطنطينية ورومية على يديه يخرج الدجال وفي زمانه ينزل عيسى ابن مریم عليهما السلام في زمانه على يديه تكون غزوة الهند وهو من بني هاشم غزوة الهند التي قال فيها أبو هريرة

۱۲۳۸ھ الولید بن مسلم نے جراح سے روایت کی ہے کہ أرطاة رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: یحییٰ خلیفہ کے ہاتھوں قسطنطنیہ اور روم فتح ہوگا، اسی کے دور میں دجال نکلے گا، اسی کے زمانے میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام نازل فرمائیں گے، اور اسی کے ہاتھوں غزوہ ہند ہوگا، جس کے متعلق حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اوپر والی حدیث آئی ہے۔

○ ○ ○



۱۲۳۹. حدثنا الوليد حدثنا صفوان بن عمرو عن حدثنا عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يغزو قوم من أمتي الهند يفتح الله عليهم حتى يأتوا بملوك الهند مفلولين في السلاسل فيغفر الله ذنوبهم فينصرفون إلى الشام فيجدون عيسى بن مريم عليهما السلام بالشام ما يكون بحمص في ولاية القحطاني وبين قضاة واليمن وبعد المهدي.

۱۲۳۹ھ الولید نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: میری امت میں سے ایک جماعت ہندوستان کا جہاد کرے گی۔ اللہ تعالیٰ انہیں فتح دے گا۔ وہ ہندوستان کے بادشاہوں کو زنجیروں میں گرفتار کر کے لائے گی، اللہ تعالیٰ ان مجاہدین کے گناہوں کو معاف فرما دے گا۔ وہ شام کی طرف جائیں گے تو وہاں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو موجود پائیں گے۔

○ ○ ○

مايكون بحمص في ولاية القحطاني وبين قضاة واليمن وبعد المهدي

حمص، قضاة اور يمن میں مہدی کے بعد قحطانی کے دور کے حالات

۱۲۴۰. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عباس قال حدثني المشيخة عن كعب قال في ولاية القحطاني قتل قضاة بحمص وحمير وعليها يومئذ رجل من كنده فقتله قضاة وتعلق رأسه في شجرة في المسجد فتغضب له حمير فبقتلون بينهم قتلا شديدا حتى تهدم كل دار عند المسجد كي تنزع صفوفهم للقتال فعند ذلك يكرن الويل للشرقي من الغربي وعند ذلك بحمص فتكون أشقى قبائل اليمن بهم السكون لأنهم جيرانهم

۱۲۴۰ھ ابو المغیرہ نے ابن عباس سے، انہوں نے اپنے مشائخ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: قحطانی کی حکومت میں قضاة اور حمیر آپس میں لڑ پڑیں گے، حمیر کا سردار قبیلہ کندہ کا ایک شخص قضاة والے قتل کر دیں گے اور اس کے سر کو مسجد کے درخت پر لٹکا دیں گے۔ ان کی اس حرکت پر حمیر والوں کو غصہ آئے گا۔ ان کے درمیان سخت جنگ ہوگی۔ مسجد کے ارد گرد گھروں کو منہدم کر دیا جائے گا تاکہ لڑائی کی صفوں کو پھیلا دیا جائے۔ اس وقت مشرق کے لئے مغرب سے ہلاکت ہوگی۔ اس وقت حمص میں یمن کے قبائل کے لیے بدبختی ہوگی کیونکہ وہ وہاں مشرق والوں کے پڑوسی ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۲۴۱. حدثنا أبو المغيرة عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب الأحبار وبقية عن أبي بكر بن أبي مريم عن أبي الزاهرية عن جبير بن نفير عن كعب الأحبار قال قتل حمير وقضاة بحمص في بعل أشهب فتجلب قضاة على حمير ما بينهم وبين الفرات فبقتلون في سوق الرستن فتسير الخيلان لا ترى إحداهما الأخرى وذلك قبل بنان



الحوانیت فکنا نعجب کیف تسیر الخیلان لا ترى إحدیهما الأخری والسوق لفتاء حتی  
 بنیت الحوانیت فلعلمنا أن ذلک تأویل الحدیث الذی کنا نسمع وتصدیقه لقتل  
 الخیلان قتالا شدیداً ثم یخرج علیهم ملک من زقاق القطن ولی حدیث صفوان زقاق  
 العطر علی برذون أشهب لبقرع بینهم فینصرف الفریقان وهم قلیل نادمون فویل لعاد من  
 ایم وویل لأیم من عاد وعاد حمیر من ایم وعاد أهل الیمن وأیم قضاة ولی حدیث  
 صفوان فهناکک تهلک القصیعة

۱۲۳۱ ابوالمغیرة نے صفوان سے، انہوں نے شریح بن عبید سے، انہوں نے کعب احبار سے، اور بقیہ نے ابوبکر بن ابو  
 مریم سے، انہوں نے ابوالزاہریہ سے، انہوں نے حضرت جبیر بن نفیر سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہما فرماتے ہیں کہ: قبیلہ حمیر اور قبیلہ قضاعہ مقام حمص میں فخریوں پر سوار ہو کر باہم لڑیں گے۔ قضاعہ والے حمیر والوں کے خلاف  
 دریائے فرات کی طرف سے لشکر لے کر آئیں گے۔ یہ باہم رستن کے بازار میں لڑیں گے۔ دو گھڑ سوار بازار میں چلیں گے مگر ایک  
 دوسرے کو نہ دیکھ سکیں گے اور یہ رستن میں دکانیں بنے۔ پہلے لی بات ہے۔ ہمیں تعجب ہوتا تھا کہ کیسے دو گھڑ سوار بازار میں اس  
 طرح چلیں کہ ایک دوسرے کو نظر نہ آسکیں گے، حالانکہ بازار میں تو کوئی آڑ بھی نہیں ہے، جب وہاں دکانیں بن گئیں تو ہم نے ان  
 باتوں کا مطلب سمجھ لیا جو ہم سنا کرتے تھے اور جس کی ہم تصدیق کرتے تھے، دونوں طرف کے شہسوار خوب جواں مردی سے  
 لڑیں گے۔ پھر زقاق البطن اور صفوان کی حدیث میں ہے کہ زقاق العطر کا بادشاہ فخر پر سوار ہو کر آئے گا۔ وہ ان میں قرعہ اندازی  
 کرے گا، پھر دونوں فریق نادم ہو کر لوٹ جائیں گے، ہلاکت ہے عاد کے لئے ایم سے، اور ہلاکت ہے ایم کے لئے  
 عاد سے، عاد سے مراد اہل یمن اور ایم سے مراد قبیلہ قضاعہ ہے۔

○ ○ ○

۱۲۳۲. حدثنا الولید عن حریر بن عثمان قال قتل قضاعة وحمیر بحمص لیما بین

باب الرستن الی القبة فتکون بینهم مقتلة عظیمة.

۱۲۳۲ ولید کہتے ہیں کہ حریر بن عثمان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قضاعہ اور حمیر (یہ دونوں قبائل) باب الرستن اور قبہ  
 کے درمیان لڑیں گے۔ ان کے درمیان عظیم جنگ ہوگی۔

○ ○ ○

۱۲۳۳. قال الولید فأخبرنی عبدالسلام بن مروان عن حدیثه عن لیبع قال فیشتد القتال

بحمص حتی یهدم ما بین أسواقها وحتی یأتی قضاعة مددھا من بین الفرات فما دولہ ثم

تکون الدہرة علیهم إذا اقتتلوا تحت قبة حمص قال عبدالسلام وقال کعب تفتل حمیر

ولقضاعة فی حمص حتی تہدم قضاعة ما حول سوقھا من الدور الی باب الرستن لیو سعوه

لصف القتال ویهدم أهل الیمن ما بینهم من الدور عند الأسواق لیو سعوه لصف القتال ثم



تقعد کل قبيلة من حمير براية غربي حمص وشرقيها ليجتمعون عند مجتمع الأسواق  
ويشتد القتال في حمص ويكثر فيها سفك الدماء حتى تلتصق حوافر الخيل على الصفا  
في الأسواق من الدماء حتى تسيل الدماء في مجامع الأسواق ليكون فيها مقتلة عظيمة  
لمن حضر ذلك فقدر أن يخرج من حمص فليفعل لطوبى لمن كان يسكن يومئذ في  
قرية أو يسكن نحو القبلة من حمص لم تشتد حمير على قضاعة حتى يخرجونهم من باب  
الرمثن ويشتد قتالهم حتى يجيء ملك على فرس يراه الناس وقد كادوا يتفانون ليججز  
بينهم وتشتد قضاعة على حمير أهل الحاضرين وما حول الفرات من قضاعة ليقبلون  
بجيش عظيم لتكثر الفتن والقتال بالشام

۱۲۳۳ھ ولید نے، عبدالسلام بن مروان سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ تیج رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں  
کہ: حمص میں سخت جنگ ہوگی۔ وہاں کے بازاروں کے درمیان کی تعمیرات مسمار کر دی جائیں گی، اور قضاعة کے پاس دریائے  
فرات کی طرف سے یا اس کے آگے سے مدد آئے گی۔ پھر جب وہ حمص کے قہر کے نیچے جنگ کریں گے تو قضاعة پیٹھ پھیر دیں  
گے، عبدالسلام رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حمیر اور قضاعة (دونوں قبائل) حمص میں جنگ  
کریں گے، قضاعة والے بازار کے ارد گرد جتنے گھر ہیں باب الرستن تک انہیں جنگ کی صف بندی کے لیے منہدم کر دیں گے اور  
یمن والے بازار کے ارد گرد جو گھر ہوں گے انہیں منہدم کریں گے تاکہ لڑائی کی صفوں میں وسعت ہو، پھر حمیر کا ہر قبیلہ حمص کے  
مغربی اور مشرقی جھنڈے کے پاس بیٹھ جائے گا، مجتمع الاسواق پر دونوں فوجوں کی مڈ بھڑ ہوگی، اور حمص میں سخت جنگ ہوگی اور  
اس میں بہت خون بہے گا حتیٰ کہ گھوڑے کے گھر بازار میں چٹان کے ساتھ خون کی وجہ سے چپکیں گے۔ اس وقت جو موجود ہوا اگر  
اُسے قدرت ہو کہ وہ حمص سے نکل سکتا ہے تو نکل جائے۔ خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جو اس دور میں کسی گاؤں میں یا حمص میں  
قبلہ کی طرف رہتا ہو، پھر (قبیلہ) حمیر (قبیلہ) قضاعة پر حاوی ہو جائیں گے۔ اور انہیں باب الرستن سے نکال دیں گے۔ ان  
میں سخت جنگ ہو رہی ہوگی جس کی وجہ سے وہ فناء ہونے کے قریب ہوں گے کہ ایک بادشاہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے گا۔ اُسے  
لوگ دیکھ لیں گے وہ ان کے درمیان آڑ بن جائے گا اور (قبیلہ) قضاعة والے موجود حمیر والوں پر سختی کریں گے، اور فرات کے ارد  
گرد جو قضاعة والے ہیں وہ بڑا لشکر لے کر آئیں گے۔ پھر شام میں فتنے اور قتل و قتل زیادہ ہو جائے گا۔

○ ○ ○

۱۲۳۳ھ قال الوليد وقال حريز بن عثمان سمعت في ولاية يزيد بن عبد الملك انه  
مستقل قضاعة واليمن بحمص عصابة حتى يهدم الفريقان جميعا ما بين السوقين بين باب  
الرمثن لينسع لهم القتال وليس يومئذ عند سوق حمص حوايت لم ينهاها بعد هشام فلما  
هذه التي تهدم يومئذ قال حريز لكانا نسمع اذا بنى بحمص أربعة مساجد كان ذلك



وهذا المسجد الذي بناه موسى بن سليمان صاحب خراج حمص المسجد الثالث

۱۲۴۴ھ ولید کہتے ہیں کہ حریر بن عثمان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: ہم یزید بن عبد الملک کی حکومت میں سنا کرتے تھے کہ قضاۃ اور یمن والے مقام حمص میں قوم ہستی کی بکباد پر جنگ کریں گے۔ دونوں فریق دونوں بازاروں کے مابین جتنی تعمیرات ہوں گی اُن کو ڈھادیں گے، حالاں کہ اُس زمانے میں حمص کے بازار میں دکانیں نہ تھیں۔ بعد میں ہشام نے وہ دکانیں بتائیں تو ہم نے کہا کہ یہ تعمیرات اُن دنوں میں مسمار کی جائیں گی۔ حریر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم سنا کرتے تھے کہ جنگ کے زمانے میں حمص میں چار (4) مسجدیں ہوں گی اور یہ مسجد جو موسیٰ بن سلیمان صاحب خراج نے حمص میں تعمیر کرائی، یہ تیسری مسجد ہے۔

○ ○ ○

۱۲۴۵۔ حدثنا بقية وغيره عن حرير بن عثمان عن الأشياخ عن كعب قال في حمص

ثلاثة مساجد مسجد للشيطان وأهله يعني للشيطان ومسجد لله وأهله للشيطان ومسجد

لله وأهله لله فالمسجد الذي للشيطان وأهله للشيطان لكنيسة مريم وأهله والمسجد

الذي لله وأهله للشيطان لمسجدنا وأهله أهلنا من الناس والمسجد الذي لله وأهله لله

لمسجد كنيسة زكريا وأهله حمير وأهل اليمن يجمعون فيه

۱۲۴۵ھ بقیہ وغیرہ نے، حریر بن عثمان سے، انہوں نے اپنے مشائخ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ

عنه فرماتے ہیں کہ حمص میں تین (3) مسجدیں ہیں ایک مسجد شیطان کے لئے ہے اور اس کے لوگ بھی شیطان کے لئے ہیں۔ ایک

مسجد اللہ کے لئے ہے اور اس کے لوگ شیطان کے لئے ہیں۔ ایک مسجد اللہ کے لئے ہے اور اس کے لوگ بھی اللہ کے لئے ہیں۔ وہ

مسجد جو شیطان کے لئے ہے اور جس کے لوگ بھی شیطان کے لئے ہیں وہ ”کنیۃ مریم“ ہے، اور وہ مسجد جو اللہ کے لئے ہے اور جس

کے لوگ شیطان کے لئے ہیں تو وہ ہماری مسجد ہے جس میں طے جلے لوگ ہیں اور وہ مسجد جو اللہ کے لئے ہے اور جس کے لوگ بھی

اللہ کے لئے ہیں تو وہ زکریا کا کنیت ہے، اس کے لوگ حمیر اور یمن والے ہیں جو اس میں جمع ہوتے ہیں۔

○ ○ ○

۱۲۴۶۔ حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش قال سمعت المشيخة يذكرون عن أبي

الزاهرية كان يقول لا تهربوا الماء في دار العباس فانها تتخذ مسجدا عن قريب يقع

مسجدكم هذا فظفون اليها وتتخذون بها مسجدا فلا تبولوا فيها

۱۲۴۶ھ ابو المغیرہ نے ابن عیاش سے، انہوں نے بعض مشائخ سے سنا ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

دار عباس میں پیشاب نہ کرو۔ بے شک عنقریب اسے مسجد بنایا جائے گا جب تمہاری یہ مسجد بن جائے گی تو تم اس کے پاس جنگ

کرو گے چوں کہ تم اس جگہ کو مسجد بناؤ گے لہذا اس میں پیشاب مت کرو۔

○ ○ ○

۱۲۴۷۔ حدثنا بقية عن صفوان بن عمرو عن أبي الصلت شريح بن عبيد عن كعب قال



ویل لعاد من ایم اذا کبرت کلب بحمص والانباء

۱۲۳۷ بقیہ نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے ابو الصلت شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: ہلاکت ہے عاد کے لئے ایم سے، یہ تب جب قبیلہ کلب حمص اور الانباء میں بڑا ہو جائے گا۔

○ ○ ○

۱۲۳۸ . حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن مسنان عن الأشياخ قال تكون بحمص صيحة فليلبث أحدكم في بيته فلا يخرج ثلاث ساعات.

۱۲۳۸ حکم بن نافع نے سعید بن مسنان سے روایت کی ہے کہ: مشائخ فرماتے ہیں کہ حمص میں ایک چیخ ہوگی تو تم میں سے ہر ایک کو چاہیئے کہ وہ اپنے گھر میں ٹھہرا رہے اور تین (3) گھنٹوں تک باہر نہ نکلے۔

○ ○ ○

۱۲۳۹ . قال أبو عبد الله نعيم سمعت بقية يقول رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في النوم متمشدا قال فقلت يا رسول الله مالي أراك متمشدا قال استعدوا لنزول عيسى بن مريم عليهما السلام

۱۲۳۹ ابو عبد اللہ نعیم کہتے ہیں کہ میں نے سابقہ فرماتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں آستینیں پڑھائے دیکھا تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ نے آستینیں کیوں پڑھائی ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے نازل کے لئے تیار ہو جاؤ!

○ ○ ○

## الأعماق وفتح القسطنطينية

### اعماق اور قسطنطنیہ کی فتح

۱۲۵۰ . حدثنا عبد الوهاب عن عبد الحميد الثقفي حدثنا أيوب السختياني عن محمد بن سيرين عن عقبة بن أوس الثقفي عن عبد الله بن عمرو قال يملك الروم ملك لا يعصونه أو لا يكاد يعصونه شيئا ليسر بهم حتى ينزل بهم أرض كذا وكذا أيام نسبتها قال فانه مكتوب في الباب أن المؤمنين ليمدهم من عدن أبين على قلائصاتهم ليسيروا فيقتلون عشرا لا تأكلون إلا في إداوتكم ولا يحجز بينكم إلا الليل ولا تكل سؤلهم ولا نشابهم ولا نیاز كههم وأنتم مثل ذلك قال ويجعل الله الدبرة عليهم فيقتلون مقتلة لا يكاد يرى مثلها ولا يرى مثلها حتى أن الطير لتمر بجناياتهم ليموت من نتن ريحهم للشهد يومئذ كفلان على من مضى قبلهم من الشهداء أو للمؤمنين يومئذ كفلان على من مضى قبلهم



من المؤمنین وبعثهم لا یزلزل أبدا وبقیتهم تقاتل الدجال قال محمد ونبئت ان عبد الله بن سلام قال ان ادر کنی ولبس فی قوة فاحملونی علی سریری حتی تضعوه بین الصفین قال محمد ونبئت ان کعبا کان یقول لله ذبحان فی النصارى مضی احدهما وبقی الآخر.

۱۲۵۰ عبد الوہاب نے عبد الحمید ثقفی سے، انہوں نے ایوب سختیانی سے، انہوں نے محمد بن سیرین سے، انہوں نے عقبہ بن اوس ثقفی سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: رُوم کا ایک ایسا بادشاہ ہوگا لوگ اس کی نافرمانی نہ کریں گے، یا فرمایا کہ قریب ہے کہ کسی معاملے میں اس کی نافرمانی نہ کریں یہ بادشاہ انہیں ایسی زمین کی طرف لے جائے گا جس کا نام نہیں بھول گیا ہوں، اس کے دروازے پر لکھا ہوگا کہ مؤمنین کی مدد مقام عدن کی طرف سے ہوگی۔ وہ رومی چلیں گے ان کا دسواں حصہ لڑے گا، وہ رومی تمہارے برتنوں میں کھائیں گے، اور تمہارے اور ان کے درمیان صرف رات کا پردہ ہوگا۔ ان کی تلواریں گند نہ ہوں گی اور نہ ان میں تھکان آئے گی، تم بھی ان جیسے ہو گے، اللہ تعالیٰ ان کی پیٹھ پھیر دے گا، رومیوں کے لڑنے والے قتل کر دیئے جائیں گے، وہ اتنی زیادہ تعداد میں مریں گے کہ ایک پرندہ جب ان مرے ہوئے لوگوں پر سے گزرے گا تو ہڈی کی وجہ سے مر جائے گا۔ اس جنگ کے شہید کو دو ہرا اجر ملے گا۔ یا فرمایا کہ اس زمانے کے مؤمنین کے لئے دو ہرا اجر ہوگا۔ ان کے لشکر کے قدم کبھی نہ اکڑیں گے۔ اس لشکر کے بقیہ افراد دجال کے خلاف لڑیں گے، حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ عبد اللہ بن سلام نے فرمایا کہ اگر مجھے یہ زمانہ مل جائے اور مجھ میں طاقت نہ ہو تو مجھے میری چار پائی پر اٹھا کر دونوں کی صفوں کے درمیان رکھ دیتا۔ حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عیسائیوں میں دو مرتبہ ہلاکت ہے، ایک ہلاکت گورچکی ہے اور دوسری باقی ہے۔

○ ○ ○

۱۲۵۱. حدثنا ضمرة عن يحيى بن أبي عمرو الشيباني عن مسلمة بن عبد الملك أنه بينما هو نازل على القسطنطينية اذ جاءه رجل شاب جيد الكسوة فاره الدابة فقال له أنا طبارس فأكرمه وأدنى مجلسه وقربه ثم أرسل إلى مسلم الرومي وكان مولى لبني مروان مبي من الروم ان هذا يزعم أنه طبارس فقال كذب أصلح الله الأمير أنا أعرف الناس بطبارس لو كان بين عشرة ألف لأخرجته طبارس رجل آدم جسيم أجبه قبيح الأسنان يخرج وهو ابن ستين سنة يرى بالدم شرب الماء يقول إلى متى نترك أكلة الجمل في بلادنا وأرضنا سيروا بنا إلى أكلة الجمل نستريحهم قال ليسيروا إليه بجمع لم يسروا بمثله قط حتى ينزلوا عمقا ويبلغ المسلمون مسيرة ومنزله فيستمدون حتى يأتهم أقاصي اليمن ينصرون لإسلام ويد هؤلاء النصارى نصارى الجزيرة والشام ليسير



المسلمون اليهم ليرفع النصر عنهم وينزل النصر عليهم ويسلط الحديد بعضه على بعض لا يضر الرجل أن يكون معه سيف لا يجده الألف لا يكون مكانه الصمصامة لا يضعه على شيء إلا أبانه وترجع طائفة من المسلمين يخلدوهم فيلهبون في مهبل من الأرض لا يرون الجنة ولا أهاليهم أبدا وتقتل طائفة وينزل الله نصره على طائفة هم أخير أهل الأرض يومئذ للشهيد منهم أجد سبعين شهيدا على من كان قبله وللباقي كفلان من الأجر فاذا التقوا أخذ الراية رجل فيقتل ثم آخر فيقتل ثم آخر فيقتل حتى يأخذها رجل آدم جعد الشعر أجبه أنى ليفتح الله له فيقتلهم ويهزمهم ويتبع فللهم وهو معتقل رايته لا يحملها غيره حتى ينتهي الى الخليج فاذا انتهى الى الخليج يقدم ليتوضأ منه فيتباعد الماء عنه ثم يدنو ليتباعد الماء منه فاذا رأى ذلك رجع الى دابته فأخذها ثم جاز الخليج والماء فرقبان نصف عن يمينه ونصف عن شماله وأشار الى أصحابه أن أجزوا فان الله تعالى قد فرق لكم البحر كما فرق له بني اسرائيل فجازوا اليه فباتي عينا عند كنيسة من ذلك الجانب من الخليج قال أبو زرعة قد رأيت تلك العين وتوضأت منها عين عذبة فيتوضأ منها ويصلي ركعتين ويقول لأصحابه هذا أمر أذن الله تعالى فيه فكبروه وهملوه واحمدوه فيفعلون ما بين اثنا عشر برجا منها فيسقط الى الأرض فيدخلونها فيومئذ يقتل مقاتلتها ويقسم نهبها وتترك خرابا لا تعمر أبدا

۱۲۵۱ھ ضمرہ نے یحییٰ بن ابومروہ الشیبانی سے روایت ہے کہ مسلمہ بن عبدالملک رحمہ اللہ تعالیٰ تخطیہ میں تھے کہ ان کے پاس ایک نوجوان بہترین کپڑوں میں لمبوس کسی جانور پر سوار ہو کر آیا اور کہنے لگا کہ میں طہاری ہوں، تو مسلمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کا اکرام کیا اور اُسے مجلس میں نزدیک کیا اور اُسے قربت دی، پھر مسلم زوی جو کہ بنو مردان کا آزاد کردہ غلام تھا روم کے قیدیوں میں لایا گیا تھا، اُسے بلایا اور اس سے کہا کہ یہ نوجوان یہ گمان کرتا ہے کہ یہ طہاری ہے؟ مسلم زوی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ امیر کی خیر کرے، یہ جھوٹ کہتا ہے، میں طہاریوں کو لوگوں میں سب سے زیادہ جاننے والا ہوں، اگر دس 10 ہزار آدمیوں میں طہاری گھسلا ملا ہو تو بھی میں اُسے نکال باہر کر سکتا ہوں، طہاری تو بھاری جسم، گندی رنگ، کھلی پیشانی اور گندے دانت والا ہوتا ہے، وہ ساٹھ (60) سال کی عمر میں خروج کرے گا۔ وہ خون کو پانی پینے کی طرح جائز سمجھے گا، وہ کہے گا کہ کب تک ہم اپنے شہروں اور زمین میں رہ کر اونٹوں کے کھانے سے محروم رہیں۔ ہمارے ساتھ اونٹ کے کھانے کی طرف چلو ہم انہیں جھین لیں گے، وہ لوگ ایک بڑی جماعت کی صورت میں روانہ ہوں گے اور "عمقا" نامی جگہ میں پڑاؤ ڈالیں گے، مسلمانوں کو ان کے چلنے اور اترنے کی خبر پہنچے گی تو وہ امداد طلب کریں گے، تو یمن کے ذورہ راز علاقوں سے لوگ اسلام کی مدد کے لئے آئیں گے، اور ان کی مدد جزیرۃ اور شام کے عیسائی بھی کریں گے، مسلمان ان کی طرف روانہ ہوں گے مگر نصرت خداوندی ان سے روٹھ چکی ہوگی، ان سے ثابت قدمی ختم کی



جائے گی اور ایک کالوا دوسرے پر مسلط کر دیا جائے گا (ان میں باہم جنگ ہوگی) اگر کسی کے پاس دھاری دھار تلواریں کے بجائے ایسی تلواریں جو ناک بھی نہ کاٹ سکے تو بھی کوئی مضائقہ نہیں، اس لئے کہ وہ تلواریں جس چیز پر بھی رکھے گا اُسے جدا کر دے گی، مسلمانوں کی ایک جماعت رُسا ہو کر لوٹے گی، وہ زمین کے دور حصوں کی طرف چلے جائیں گے، نہ وہ جنت کے قائل ہوں گے نہ اس کے خواہش مند مسلمانوں کی ایک اور جماعت پوری جواں مردی سے لڑے گی، یہ جماعت زمین کے لوگوں میں سے بہترین لوگ ہوں گے ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی مدد آئے گی، ان کے ایک شہید کو ستر (70) شہیدوں کے بڑا اجر ملے گا، اور ان میں سے زندہ رہنے والوں کے لئے دوہرا اجر ہوگا، جب ان کفار کے ساتھ ان کی مڈ بھیڑ ہوگی تو جھنڈا ایک آدمی لے گا وہ شہید کر دیا جائے گا، پھر دوسرا لے گا وہ بھی شہید کر دیا جائے گا، پھر تیسرا لے گا وہ بھی شہید کر دیا جائے گا۔ پھر جھنڈا ایسا آدمی لے گا جو گندی رنگ کا، ٹھکریا لے بالوں والا اور ابھری پیشانی والا ہوگا، اللہ تعالیٰ اُسے فتح دیں گے، وہ انہیں قتل کرے گا اور انہیں شکست دے گا اور ان کا پیچھا کرے گا اور وہ اپنے جھنڈے کے ساتھ بندھا ہوگا، اس کے علاوہ کوئی اسے نہ اٹھائے گا یہاں تک کہ وہ خلیج تک پہنچ جائے گا، جب وہ خلیج پر پہنچے گا تو وضو کے لئے آگے بڑھے گا۔ پانی اس سے دُور چلا جائے گا۔ پھر وہ پانی کے قریب جائے گا تو پانی اس سے دُور ہو جائے گا، جب وہ یہ منظر دیکھے گا تو اپنے جانور کی طرف لوٹے گا، اُسے پکڑے گا پھر خلیج عبور کرے گا۔ سمندر دو حصوں میں تقسیم ہو جائے گا، آدھا اس کے دائیں طرف اور آدھا بائیں طرف، وہ اپنے ساتھیوں کو اشارہ کرے گا کہ اُسے عبور کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے سمندر کو تقسیم کر دیا جیسے اس نے بنی اسرائیل کے لئے تقسیم کیا تھا، وہ اُسے عبور کر کے ایک چشمے کے پاس پہنچیں گے، جو کنیسہ کے پاس ہوگا، وہ خلیج کی دوسری جانب ہوگا، حضرت ابوزرہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے وہ چشمہ دیکھا ہے اور اس سے میں نے وضو بھی کیا ہے، میٹھا چشمہ ہے، لشکر کا امیر اس سے وضو کرے گا اور دو رکعت نماز پڑھے گا اور اپنے ساتھیوں سے کہے گا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت تھی جو تمہارے سامنے ظاہر ہوئی لہذا تم تکبیر، جلیل اور تحمید پڑھو، تو وہ ایسا ہی کریں گے، پھر وہ ان کفار کے علاقوں کے بارہ (12) راستوں کی طرف متوجہ ہوگا۔ وہ زمین کی طرف گر جائے گا وہ اس میں داخل ہو جائیں گے، اس وقت لڑنے والوں کو قتل کر دیا جائے گا اور مال غنیمت کو تقسیم کر دیا جائے گا، اور ان کے علاقے کو ویران چھوڑ دیا جائے گا جو کبھی بھی آباد نہ ہوگا۔



۱۲۵۲. حدثنا أبو عمر صاحب لنا من أهل البصرة حدثنا ابن لهيعة عن عبد الوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن أبيه عن الحارث الهمداني عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يكون بين المسلمين وبين الروم هدنة و صلح حتى يقاتلوا معهم عدوا لهم فيقاسمونهم غنائمهم ثم يغزون مع المسلمين فارس فيقتلون مقاتلتهم ويسبون ذراريهم، فنقول الروم قاسمونا الغنائم كما قاسمناكم فيقاسمونهم الأموال وذراري الشرك فنقول الروم قاسمونا ما أصبتم من ذراريكم، فيقولون لا



لنقاسكم ذراري المسلمين أبداً، فيقولون: غدرتم بنا فترجع الروم إلى صاحبهم بالقسطنطينية فيقولون إن العرب غدرت بنا ونحن أكثر منهم عدداً وأنهم منهم عدة وأشد منهم فأمدنا لقاتلهم فيقول ما كنت لأغدر بهم قد كانت لهم الغلبة في طول الدهر علينا فيأتون صاحب رومية فيخبرونه بذلك فيوجه لثمانين غاية تحت كل غاية إلنا عشر ألفاً في البحر ويقول لهم صاحبهم إذا رسيتم بسواحل الشام فاحرقوا المراكب لتقاتلوا عن أنفسكم فيفعلون ذلك ويأخذون أرض الشام كلها برها وبحرها ما خلا مدينة دمشق والمعق ويخربون بيت المقدس قال لقال ابن مسعود وكم تسع دمشق من المسلمين قال لقال النبي صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده لتسعن على من يأتها من المسلمين كما يتسع الرحم على الولد قلت وما المعق يا نبي الله، قال جبل بأرض الشام من حمص على نهر يقال له الأرنت فتكون ذراري المسلمين في أعلى المعق والمسلمون على نهر الأرنت والمشركون خلف نهر الأرنت يقاتلونهم صباحاً ومساءً فإذا أبصر ذلك صاحب القسطنطينية وجه في البحر إلى أنسرين مئاة ألف حتى تجيهم مادة اليمن سبعين ألفاً الله قلوبهم بالإيمان معهم أربعون ألفاً آمن حمير حتى يأتوا بيت المقدس فيقاتلون الروم فيهزمونهم ويخرجونهم من جند إلى جند حتى يأتوا أنسرين وتجيهم مادة الموالى قال قلت وما مادة الموالى يا رسول الله قال هم عناقكم وهم منكم قوم يجيئون من قبل فارس فيقولون تعصم علينا يا معشر العرب لا نكون مع أحد من الفريقين أو تجتمع كلمتكم لتقاتل نزار يوماً والموالى يوماً فيخرجون الروم إلى العمق وينزل المسلمون على نهر يقال له كذا وكذا يغزى والمشركون على نهر يقال له الرقة وهو النهر الأسود فيقاتلونهم فيرفع الله تعالى نصره عن العسكرين وينزل نصره عليهما حتى يقتل من المسلمين الثلث ويفر ثلث ويبقى الثلث فأما الثلث الذين يقتلون لشهيدهم كشهد عشرة من شهداء بدر يشفع الواحد من شهداء بدر لثمانين وشهد الملاحم يشفع ل سبع مائة وأما الثلث الذين يفرون فانهم يفترون ثلاثة ألاف ثلث يلحقون بالروم ويقولون لو كان الله بهذا الذين من حاجة لنصرهم وهم مسلمة العرب بهذا وتوخ وطني وسلم وثلث يقولون منازل آباءنا وأجدادنا خير لا نلنا الروم أبداً مروا بنا إلى البدو وهم الأعراب وثلث يقولون إن كل شيء كاسمه وأرض الشام كاسمها الشوم فسيروا بنا إلى العراق واليمن والحجاز حيث لا يخاف الروم وأما الثلث الباقى ليمشي بعضهم إلى بعض



يقولون الله الله دعوا عنكم العصبية ولتجتمع كلمتكم وقاتلوا عدوكم فإنكم لن تنصروا ما تعصبتم فليجتمعون جميعا ويتبايعون على أن يقاتلوا حتى يلحقوا بإخوانهم الذين قتلوا فإذا أبصر الروم إلى من قد تحول إليهم ومن قتل وراو قلة المسلمين قام رومي بين الصفين معه بند في أعلاه صليب فينادي غلب الصليب فيقوم رجل من المسلمين بين الصفين ومعه بند فينادي بل غلب أنصار الله بل غلب أنصار الله وأولياؤه فيغضب الله تعالى على الذين كفروا من قولهم غلب الصليب فيقول يا جبريل أغث عبادي فينزل جبريل في مائة ألف من الملائكة ويقول يا ميكائيل أغث عبادي فينحدر ميكائيل في مائتي ألف من الملائكة ويقول يا اسرافيل أغث عبادي فينحدر اسرافيل في ثلثمائة ألف من الملائكة وينزل الله نصره على المؤمنين وينزل بأسه على الكفار فيقتلون ويهزمون ويسير المسلمون في أرض الروم حتى باتوا عمورية وعلى سورها خلق كثير يقولون ما رأينا شيئا أكثر من الروم كم قتلنا وهزمتنا وما أكثرهم في هذه المدينة وعلى سورها فيقولون امنونا على أن نؤدي إليكم الجزية فيأخذون الأمان لهم ولجميع الروم على أداء الجزية وتجمع إليهم أطرافهم فيقولون يا معشر العرب ان الدجال قد خالفكم إلى دياركم والخبر باطل فمن كان فيهم منكم فلا يلقي شيئا مما معه فإنه قوة لكم على ما بقي فيخرجون فيجدون الخبر باطلا وتذب الروم على بقي في بلادهم من العرب فيقتلهم حتى لا يبقى بأرض الروم عربي ولا عربية ولا ولد عربي الا قتل فيبلغ ذلك المسلمين فيرجعون غضبا لله عز وجل فيقتلون مقاتلتهم ويسبون الذراري ويجمعون الأموال لا ينزلون على مدينة ولا حصن فوق ثلاثة أيام حتى يفتح لهم وينزلون على الخليج حتى يفيض فيصبح أهل القسطنطينية يقولون الصليب مد لنا بحرنا والمسيح ناصرنا فيصبحون والخليج يابس فتضرب فيه الأخبية ويحسر البحر عن القسطنطينية ويحيط المسلمون بمدينة الكفر ليلة الجمعة بالتحميد والتكبير والتهليل إلى الصباح ليس فيهم نائم ولا جالس فإذا طلع الفجر كبر المسلمون تكبيرة واحدة فيسقط ما بين البرجين فتقول الروم إنما كنا نقاتل العرب فالآن نقابل ربنا وقد هدم لهم مدينتنا وخربها لهم فيمكنون بأيديهم ويكيلون الذهب بالآتربة ويقسمون الذراري حتى يبلغ منهم الرجل منهم ثلثمائة عذراء ويتمتعوا بما في أيديهم ما شاء الله ثم يخرج الدجال حقا ويفتح الله القسطنطينية على يدي أقوام هم أولياء الله يرفع الله عنهم الموت والمرض



والسقم حتی ينزل عليهم عيسى بن مريم عليهما السلام ليقاتلون معه الدجال.

۱۲۵۲ھ ابو عمر نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبد الوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے الحارث الہمدانی سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: روم اور مسلمانوں کے درمیان صلح ہوگی تو مسلمان رومیوں کے ساتھ بل کر ان کے دشمنوں سے لڑیں گے اور باہم مال غنیمت تقسیم کریں گے، پھر روم مسلمانوں کے ساتھ بل کر فارس سے لڑیں گے۔ ان کے لڑنے والوں کو قتل کریں گے اور بچوں اور عورتوں کو قیدی بنائیں گے تو رومی کہیں گے کہ ہمیں بھی غنیمت میں سے حصہ دو جیسے ہم نے تمہیں دیا تھا، پھر وہ مال اور مشرکین کی اولاد کو باہم تقسیم کر لیں گے، رومی کہیں گے کہ جو تم نے مسلمان قیدی بنائے ہیں ان میں سے بھی ہمیں حصہ دو، مسلمان کہیں گے کہ ہم کبھی بھی مسلمانوں کی اولاد تمہارا حصہ میں نہ دیں گے، رومی کہیں گے کہ تم نے عہد توڑ دیا ہے۔ رومی اپنے بادشاہ کے پاس قسطنطنیہ لوٹ جائیں گے، اور کہیں گے کہ عرب نے ہمارے ساتھ غدار کی ہے۔ ہم تعداد میں بھی ان سے زیادہ ہیں اور قوت میں بھی ان سے بڑھ کر ہیں، آپ ہماری مدد کریں تاکہ ہم ان سے لڑیں۔ وہ بادشاہ کہے گا کہ میں ان سے عہد نہیں توڑ سکتا، طویل عرصہ تک ان کا ہم پر غلبہ رہا ہے۔ وہ لوگ روم کے بادشاہ کے پاس جائیں گے اور اُسے اس بات کی اطلاع دیں گے تو وہ مسلمانوں کی طرف اسی (80) جھنڈے بھیجے گا۔ ہر جھنڈے کے نیچے بارہ (12) ہزار کا لشکر ہوگا۔ وہ سمندر کی طرف سے روانہ ہوں گے، اور ان کا بادشاہ انہیں کہے گا کہ جب تم شام کے ساحل میں لنگر اُمداز ہو جاؤ تو اپنی سواریاں جلا ڈالنا تاکہ اپنی جان بچانے کے لئے تم اچھی طرح لڑ سکو! تو وہ ایسا ہی کریں گے۔ وہ پورے شام پر قابض ہو جائیں گے۔ اس کی خشکی پر بھی اور سمندر پر بھی ہوائے دمشق اور معن کے شہر کے، وہ بیت المقدس کو خراب کر ڈالیں گے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: دمشق میں کتنے مسلمانوں کے لئے گنجائش ہوگی؟ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اس میں آنے والے مسلمانوں کے لئے ایسی گھاٹی ہوگی جیسے بچے پر زخم گھاوا اور وسیع ہوتا ہے میں نے عرض کیا کہ یہ معن کوئی جگہ ہے؟ ارشاد فرمایا کہ شام کی سر زمین میں مقام حمص پر ایک نہر کے قریب ایک پہاڑ کا نام ہے، اس نہر کا نام "ارنط" ہے، مسلمانوں کے بچے معن کے اوپر کے حصہ میں ہوں گے، اور مسلمان نہر "ارنط" پر ہوں گے، اور مشرکین نہر "ارنط" کے پیچھے ہوں گے، مسلمان ان سے صبح و شام لڑیں گے، جب قسطنطنیہ کا بادشاہ یہ صورت حال دیکھے گا تو وہ خشکی کے راستے لشکر بھیجے گا، روم کا بادشاہ قسمرین سے چھ لاکھ فوج بھیجے گا، مسلمانوں کے پاس یمن سے (70) ستر ہزار کی تعداد میں مدد آئے گی، یہ وہ لوگ ہوں گے جن کے دل اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ذریعہ جوڑ دیئے ہوں گے ان کے ساتھ چالیس (40) ہزار قبیلہ حمیر کے ہوں گے، یہ بیت المقدس آئیں گے، اور رومیوں کے خلاف لڑیں گے، انہیں شکست دیں گے اور انہیں ایک لشکر سے دوسرے کی طرف نکال دیں گے پھر رومی قسمرین پہنچ جائیں گے، اور مسلمانوں کے پاس موالی کی مدد پہنچے گی، میں نے عرض کیا کہ ہا رسول اللہ ﷺ! یہ موالی کی مدد کا کیا مطلب ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: وہ تمہارے آزاد کردہ غلام ہوں گے، وہ تم میں سے ہیں، وہ ایسے لوگ ہوں گے جو فارس کی طرف سے آئیں گے اور کہیں گے اے عرب کی جماعت! تم نے ہمارے ساتھ تعصب نہ کیا، ہم دونوں فریقوں میں سے کسی کے ساتھ نہیں تھے، اب ہم تمہارے کلمہ میں اکٹھے ہوتے ہیں، پس ایک دن قبیلہ نزار جنگ کریں گے اور دوسرے دن



اہل یمن اور تیسرے دن موالی جنگ کریں گے، وہ رومیوں کو مقام ”عمق“ کی طرف نکال دیں گے اور مسلمان فلاں فلاں نام کی نہر پہ پڑاؤ ڈالیں گے اور اسی پہ رہ کر لڑیں گے، اور مشرکین ”الرقہ“ نامی نہر پر ہوں گے یہ کالی نہر ہوگی، مسلمان اور کفار لڑیں گے اللہ تعالیٰ اپنی مدد و دونوں فوجوں سے اٹھالے گا اور ان پر مبرا تارے گا۔ مسلمانوں میں سے ایک تہائی شہید ہو جائیں گے اور ایک تہائی باقی رہیں گے اور ایک تہائی فرار ہو جائیں گے وہ ایک تہائی جو شہید ہوئے ہوں گے اُن کا ایک شہید دس (10) شہداء اور بدر کے برابر ہوگا، شہداء بدر کا شہید ستر (70) لوگوں کی شفاعت کرے گا، اور جو تہائی بھاگ گئے ہوں گے وہ بھی تین حصوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ ایک حصہ تو روم کے ساتھ جا ملے گا اور کہے گا کہ اگر اللہ تعالیٰ کو اس دین کی حاجت ہوتی تو وہ مسلمانوں کی مدد کرتا، اور یہ عرب کے قبیلہ بھڑ اور تنوخ اور طعی اور مسلم کے مسلمان ہوں گے۔ اور دوسرا حصہ کہے گا کہ ہمارے باپ دادوں کے گھر ہمارے لئے بہتر ہیں، ہمیں رومی کبھی بھی نہیں پکڑ سکتے، چلو ہمارے ساتھ دیہاتوں کی طرف، یہ عرب کے بدو ہوں گے اور تیسرا حصہ کہے گا کہ ہر شے اپنے نام کی طرح ہوتی ہے اور شام کی سر زمین اپنے نام کی طرح منحوس ہے، چلو ہمارے ساتھ عراق، یمن اور حجاز کی طرف چلو، جہاں ہمیں رومیوں کا کوئی خطرہ نہ ہو، اور جو تہائی حصہ باقی رہ گیا ہوگا ان میں سے کچھ دوسروں کے پاس جائیں گے اور کہیں گے کہ خدا کے لئے قوم ہستی چھوڑو اور اپنی بات میں اتفاق پیدا کرو! اور اپنے دشمنوں سے لڑو! جب تک تم قوم ہستی میں جتلا رہو گے ہرگز تمہاری مدد نہ کی جائے گی، وہ سب مسلمان اُکٹھے ہوں گے اور بیعت کریں گے اور لڑیں گے حتیٰ کہ وہ اپنے شہید بھائیوں سے جا ملیں گے جب رومی دیکھیں گے کہ حالات ان کے موافق ہیں اور مسلمانوں کی شہادتوں میں اضافہ اور ان کے تعداد میں کمی کی دیکھیں گے تو ایک رومی دونوں فوجوں کے درمیان کھڑا ہوگا اس کے ساتھ ایک لکڑی ہوگی جس کے اوپر صلیب ہوگی وہ آواز لگائے گا کہ:

صلیب غالب آگئی! صلیب غالب آگئی!

اس موقع پر مسلمانوں میں سے ایک آدمی دونوں صفوں کے درمیان کھڑا ہوگا اور اس کے ساتھ بھی لکڑی ہوگی وہ کہے گا کہ:

اللہ کے دین کے مددگار غالب آگئے! اللہ کے دین کے مددگار غالب آگئے!

اس کے دوست غالب آگئے!

اللہ تعالیٰ کو کافروں کی اس بات پر کہ صلیب غالب آگئی غصہ آئے گا، وہ حکم دے گا کہ اے جبرئیل! میرے بندوں کی

مدد کر، پس حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک لاکھ فرشتوں کے ساتھ آئیں گے۔ اللہ پھر حکم دے گا کہ اے میکائل! میرے بندوں کی

مدد کر، تو حضرت میکائل علیہ السلام دو لاکھ فرشتوں کے ساتھ نیچے اتریں گے حکم دے گا کہ اے اسرائیل! میرے بندوں کی مدد کر،

تو حضرت اسرائیل علیہ السلام تین لاکھ فرشتوں کے ساتھ اتریں گے، اللہ تعالیٰ اپنی نصرت مسلمانوں پر اتاریں گے، اور اپنا عذاب

کافروں پر اتاریں گے، کفار قتل ہوں گے اور انہیں شکست ہوگی، مسلمان روم کی سر زمین پر چلیں گے اور عموریہ پہنچ جائیں گے

جس کی دیواروں پر بہت بڑی تعداد میں لوگ ہوں گے وہ کہیں گے کہ ہم نے روم سے زیادہ کثرت میں کوئی چیز نہ دیکھی تھی، ہم

میں سے کتنے قتل ہو چکے اور کتنے شکست کھا چکے اس شہر میں اور اس کی دیواروں پر رومیوں کی بڑی تعداد موجود ہوگی، وہ



مسلمانوں سے کہیں گے کہ ہمیں امان دے دو؟ ہم تمہیں جزیہ ادا کریں گے، پھر وہ اپنے لئے اور تمام روم کے لئے جزیہ کی ادائیگی کی شرط پر امان لے لیں گے، اور رومی اُن کے یہاں ہر طرف سے جمع ہو جائیں گے۔ وہ کہیں گے کہ اے عرب کی جماعت! تمہاری پیٹھ پیچھے دجال تمہارے علاقے میں آچکا ہے، اُن کی یہ اطلاع جھوٹی ہوگی، تم میں سے اگر کوئی اس وقت موجود ہو تو جو کچھ اس کے پاس سامان ہے اُسے نہ پھینکے۔ یہ تمہارے لئے باقی افراد پر طاقت کا ذریعہ ہوگا، مسلمان اس اطلاع پر وہاں سے نکل جائیں گے، تو انہیں علم ہوگا کہ یہ بات تو غلط تھی۔ رومی شہروں میں باقی ماندہ عربوں پر حملہ کر دیں گے، انہیں قتل کریں گے، یہاں تک روم کی زمین میں نہ کوئی عربی مرد، نہ کوئی عربی عورت اور نہ کوئی عربی بچہ باقی رہے گا، سب قتل کر دیئے جائیں گے، مسلمانوں کو جب اس کی اطلاع ملے گی تو وہ اللہ تعالیٰ کے لئے غضبناک ہو کر لوٹیں گے۔ رومیوں میں لڑنے والوں کو قتل کریں گے اور اُن کی اولاد کو قیدی بنالیں گے اور تمام اموال کو جمع کریں گے، وہ کسی بھی شہر اور قلعہ پر نہ اتریں گے مگر یہ کہ اُسے تین دن میں فسخ کر لیں گے، اور وہ غلج پہ جائیں گے اور غلج کو ذرا زکایا جائے گا یہاں کہ وہ بہہ جائے گی۔ صبح کے وقت قسطنطنیہ والے کہیں گے کہ صلیب نے ہمارے سمندر کو ذرا زکریا کر دیا اور مسیح ہماری مدد کر رہا ہے، کچھ دیر بعد غلج سوکھ جائے گی اس میں خیمے لگا دیئے جائیں گے، اور سمندر کو قسطنطنیہ سے روک دیا جائے گا اور مسلمان جمعہ کی رات کو کٹر کے شہر کا گھیراؤ کر لیں گے، وہ صبح تک حمید، ہلیل اور نکیر میں معروف ہوں گے، ان میں نہ کوئی سونے والا اور نہ کوئی بیٹھنے والا ہوگا۔ جب فجر طلوع ہو جائے گی تو مسلمان بل کر ایک نکیر کہیں گے تو دونوں جوں کے درمیان کا حصہ گر جائے گا، رومی کہیں ہم تو عرب کے خلاف لڑ رہے تھے۔ اب تو ہم اپنے رب کے خلاف لڑ رہے ہیں، اس نے ہمارے شہر کو منہدم اور تباہ کر دیا ہے، وہ اپنے ہاتھ روک لیں گے، مسلمان سونے کو ڈھالوں کے ذریعہ سے تانیں گے اور قیدیوں کو تقسیم کر دیا جائے گا۔ ایک آدمی کے حصہ میں تین سو (300) نوجوان لوطیاں آئیں گی، اور جو کچھ ان کے پاس ہوگا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا ان سے لطف آندوز ہوں گے، پھر حقیقتاً دجال نکلے گا، اللہ تعالیٰ قسطنطنیہ کو ایسی قوم کے ہاتھوں فتح کر دے گا جو اللہ تعالیٰ کے اولیاء ہوں گے، اللہ تعالیٰ ان سے موت، مرض اور بیماری ڈور فرما دے گا، پھر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام ان میں نزول فرمائیں گے تو وہ اس کے ساتھ بل کر دجال سے لڑیں گے۔

○ ○ ○

۱۲۵۳۔ حدثنا عبد اللہ بن مروان عن أرطاة بن المنذر قال حدثني تبيع عن كعب قال لا تجري في البحر سفينة بعد فتح رومية أبدا قال كعب وقتال الأعماق جعلت مع الفتن لأن ثلاث قبائل بأسرها تلحق بالكفر برباتهم وتصدع طائفة من الحمراء تلحق بهم أيضا قال كعب لولا ثلاث لأحببت أن لا أحيأ ساعة أولها نهبة الأعراب فانهم يستفرون في بعض ما يكون ويحدث من الملاحم فيقولون كما قالوا في بدء الإسلام أول مرة حين استنصروا شغلنا أموالنا وأهلونا فأجاب من أجاب وترك من ترك فإذا استنصروا المرة الثانية في زمن الملاحم فأبوا أحل الله بهم الآية التي وعدهم الله تعالى في كتاب قل للمخلفين من الأعراب استدعون إلى قوم أولى بأس شديد تقاتلوهم أو يسلمون الآية فهي نهبة الأعراب والنخاب من خاب يوم نهبة كلب والثانية



لولا أن أشهد الملحمة العظمى فإن الله تعالى يحرم على كل حديدة أن تجبن فلو ضرب الرجل يومئذ بسفود لقطع والثالثة لولا أن أشهد فتح مدينة الكفر وإن دون فتحها لصغار كبير قيل لكعب لمن هذه القبائل التي تلحق بالكفر قال تنوخ وبهزا وکلب وترید من قضاة رجل أولئك الموالی موالی هؤلاء القبائل التي تلحق بالكفر هم نفعالية الشام یعنی مسالمتهم.

۱۲۵۳ھ عبد اللہ بن مروان نے ارطاة بن المذر سے، انہوں نے تمیج سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: رومیوں سے جیتنے کے بعد کبھی بھی سمندر میں کشتی نہ چلے گی، اور اعماق کی جنگ قتلوں کے ساتھ ہے اس لئے کہ تین کے تین قبیلے پورے کمر کے ساتھ اپنے جھنڈوں سمیت جا ملیں گے اور حمراء سے ایک جماعت جدا ہوگی وہ بھی ان کافروں کے ساتھ جا ملے گی، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تین چیزیں نہ ہوتی تو میں پسند نہیں کرتا کہ میں اس وقت زندہ رہتا: نمبر 1: پہلی چیز عرب کے دیہاتیوں کی بربادی ہے، بے شک انہیں بعض جنگوں میں جو ہونے والی ہیں بلایا جائے گا۔ وہ ویسا ہی جواب دیں گے جیسا انہوں نے پہلی مرتبہ ابتدائے اسلام میں دیا تھا، جب انہیں لڑائی کے لئے بلایا گیا تھا۔ تو کہنے لگے کہ ہمیں ہمارے مالوں اور گھروالوں نے مصروف کر دیا تھا، پھر جو جنگ کے لئے گیا سو گیا اور جو نہ گیا سو نہ گیا۔ دوسری مرتبہ پھر جنگوں کے زمانے میں ان سے مدد طلب کی جائے گی مگر وہ انکار کر دیں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنا وہ عذاب نازل کرے گا جس کا اللہ تعالیٰ نے ان سے اپنی کتاب میں وعدہ فرمایا ہے کہ:

”کہہ دو پیچھے رہ جانے والے دیہاتیوں سے کہ عنقریب تمہیں ایک ایسی قوم کی طرف بلایا جائے گا جو سخت جنگ ہو ہیں تم ان سے لڑو گے یہاں تک وہ مغلوب ہو جائیں، پس یہ دیہاتیوں کی بربادی ہے اور رسوا ہے وہ شخص جو قبیلہ کلب کی بربادی کے دن رسوا ہوا۔“

نمبر 2: دوسری چیز اگر میں جنگ عظیم میں شریک نہ ہوتا، بے شک اللہ تعالیٰ ہر لوہے پر پتھر دلی کو حرام کر دیں گے، اگر اس وقت کوئی سفود سے بھی مارے گا تو کاٹ ڈالے گا۔

نمبر 3: تیسری چیز، اگر میں کمر کے شہر کی فتح کے موقع پر حاضر نہ ہوا، بے شک اس کی فتح سے پہلے بڑی رسوائیاں ہیں، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ وہ قبائل جو کمر سے جا ملیں گے وہ کون سے ہوں گے؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ (قبیلہ) تنوخ (قبیلہ) بنہز (قبیلہ) کلب اور (قبیلہ) قضاة کا ایک آدمی کفار کے ساتھ متحد قبائل کے موالی کا قصد کرے گا، یہ موالی شام کی امان میں ہوں گے۔



۱۲۵۴. حدثنا محمد بن شاپور عن النعمان بن المنذر وسويد بن عبدالعزيز عن اسحاق بن

أبي فروة جميعا عن مكحول عن حذيفة بن اليمان وقال محمد بن شاپور قال مكحول حدثني

غير واحد عن حذيفة يزيد أحدهما على صاحبه في الحديث قال حذيفة لفتح لرسول الله صلى

الله عليه وسلم فتح لم يفتح له مثله منذ بعث الله تعالى فقلت له يهشك الفتح يا رسول الله قد



وضعت الحرب أوزارها فقال هيهات هيهات والذي نفسي بيده ان دولها يا حذيفة لخصالا معا أولهن موتي قال قلت إنا لله وإنا إليه راجعون ثم يفتح بيت المقدس ثم يكون بعد ذلك فتنة تقتل فتنان عظيمتان يكثر فيها القتل ويكثر فيها الهرج دعوتهما واحدة ثم يسلط عليكم موت فيقتلكم قعصا كما تموت الغنم ثم يكثر المال فيفيض حتى يدع الرجل إلى مائة دينار ليستكف أن يأخذها ثم ينشأ لبني الأصفر غلام من أولاد ملوكهم قلت ومن بنو الأصفر يا رسول الله قال الروم فيشب في اليوم الواحد كما يشب الصبي في الشهر ويشب في الشهر كما يشب الصبي في السنة فإذا بلغ أحبه واتبعوه مالم يحبوا ملكا قبله ثم يقوم بين ظهرانهم فيقول إلى متى نعرك هذه العصابة من العرب لا يزالون يصيبون منكم طرفا ونحن أكثر منهم عددا وعدة في البر والبحر إلى متى يكون هذا فأشيروا علي بما ترون فيقوم أشراهم فيخطبون بين أظهرهم ويقولون نعم ما رأيت والأمر أمرك فيقول والذي نفسي بقسم به لا ندعهم حتى يهلكهم فيكتب إلى جزائر الروم فيرمونه بشمانين غياية تحت كل غياية اثنا عشر ألف مقاتل والغياية الرأية فيجتمعون عنده سبع مائة ألف وستمائة مقاتل ويكتب إلى كل جزيرة فيبعثون بثلاثمائة سفينة فيركب هو في سفينة منها ومقاتلته بحده وحديده وما كان له حتى يرمى بها ما بين أنطاكية إلى العرش فيبعث الخليفة يومئذ الخيول بالعدد والعدة وما يحصى فيقوم فيهم خطيب فيقول كيف ترون أشيروا علي برأيكم فإني أرى أمرا عظيما وإني أعلم أن الله تعالى منجز وعده ومظهر ديننا على كل دين ولكن هذا بلاء عظيم فإني قد رأيت من الرأي أن أخرج ومن معي إلى مدينة رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبعث إلى اليمن والعرب حيث كانوا وإلى الأعراب فإن الله ناصر من نصره ولا يضرنا أن نخلي لهم هذه الأرض حتى تروا الذي ينها لكم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فيخرجون حتى ينزلوا مدينتي هذه واسمها طيبة وهي مساكن المسلمين فينزلون ثم يكتبون إلى من كان عندهم من العرب حيث بلغ كتابهم فيجيبونهم حتى تضيق بهم المدينة ثم يخرجون مجتمعين مجردين قد بايعوا امامهم على الموت فيفتح الله لهم فيكسرون أعماد سيولهم ثم يمرون مجردين فيقول صاحب الروم ان القوم قد استماتوا لهذه الأرض وقد أقبلوا اليكم وهم لا يرجعون حياة فإني كاتب اليهم أن يعفوا الي بمن عندها من العجم ونخلي لهم أرضهم هذه فإن لنا عنها غنى فإن فعلوا فعلنا وإن أبوا فآلئناهم حتى يقتضي الله بيننا وبينهم فإذا بلغ أمرهم وإلى المسلمين يومئذ قال لهم من كان عندها من العجم أراد أن يسير إلى الروم فليعمل فيقوم خطيب من الموالي فيقول معاذ الله أن نبطي بالاسلام ديننا فيبايعون على الموت كما بايع قبلهم من المسلمين ثم يسهرون مجتمعين فإذا رأهم أعداء الله طمعوا واحردوا وجهدوا ثم يسل



المسلمون سيولهم ويكسروا اعمادها ويفض الجبار على اعدائه فيقتل المسلمون منهم حتى يبلغ الدم ثلث الخيل ثم يسير من بقي منهم بريح طيبة يوما وليلة حتى يظنوا أنهم قد يظنوا أنهم قد عجزوا فيبعث الله عليهم ريحا عاصفا فتردهم الى المكان الذي منه أصروا فيقتلهم بأيدي المهاجرين فلا يفلت أحد ولا مخبر فعند ذلك يا حذيفة تضع الحرب أوزارها فيعيشون لي ذلك ما شاء الله ثم يأتيهم من قبل المشرق خبر الدجال أنه قد خرج فلنا بسم الله الرحمن الرحيم وهو حسنا ونعم الوكيل أخبرنا الشيخ أبو بكر محمد بن عبد الله بن أحمد بن ريدة قال أنانا أبو القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب الطبراني حدثنا أبو زيد عبد الرحمن بن حاتم المرادي سنة ثمانين ومائتين حدثنا نعم بن حماد

۱۲۵۴ھ محمد بن شاہور نے نعمان بن منذر سے، انہوں نے سید بن عبدالعزیز سے، انہوں نے اسحاق بن ابی فروہ سے، انہوں نے راویت کی کھول سے، حضرت حذیفہ بن الیمان فرماتے ہیں اسی طرح محمد بن شاہور کھول سے انہوں نے کئی راویوں سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب سے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو مبعوث فرمایا ہے تو فتح مکہ جیسی فتح نہ دی، میں نے عرض کیا اے رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کو فتح مبارک ہو، جنگ نے اپنے ہتھیار رکھ دیئے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: دور ہے بہت دور ہے، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اے حذیفہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اس سے پہلے چھ (6) خصلتیں ہیں، ان میں سب سے پہلے میری موت ہے۔ میں نے یہ سن کر انا للہ پڑھا، پھر بیت المقدس کی فتح ہے پھر اس کے بعد فتنہ ہوگا۔ دو عظیم جماعتیں لڑیں گی جن کی دعوت ایک ہوگی اس لڑائی میں قتل اور موت بکثرت واقع ہوگی، پھر تم پر موت کو مسلط کر دیا جائے گا جو تمہیں قتل کر دے گی جیسے بکریوں میں گردن کی بیماری ان کو ختم کر دیتی ہے، پھر مال زیادہ ہو جائے گا۔ ایک آدمی کو سو (100) دینار لینے کے لئے بلایا جائے گا لیکن اُسے ناگوار لگے گا کہ وہ سو (100) دینار لے، پھر بنو اسفر کے بادشاہوں میں سے کسی کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا، میں نے عرض کیا کہ اے رسول اللہ ﷺ! یہ بنو الاسفر کون ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رومی وہ لڑکا ایک دن میں اتنا بڑھے گا جتنا دوسرے بچے ایک مہینے میں، اور ایک مہینہ میں اس کی اتنی نشوونما ہوگی جتنی عام بچوں کی سال میں ہوتی ہے، جب وہ بالغ ہو جائے گا تو رومی اس سے محبت کریں گے ایسی محبت انہوں نے کسی بادشاہ سے نہ کی ہوگی اور اس کی پیروی کریں گے۔ پھر وہ ان کے درمیان کھڑا ہو جائے گا اور کہے گا کہ ہم کب تک عرب کی اس جماعت کو یونہی چھوڑتے رہیں گے، وہ ہمیشہ تم سے کچھ نہ کچھ حاصل کرتے رہتے ہیں حالانکہ ہم کلتی اور تعداد میں ان سے خشکی اور سمندر دونوں میں بھی بڑھ کر ہیں۔ ایسا کب تک ہوتا رہے گا، مجھے مشورہ دو تمہاری کیا آراء ہیں، پس ان کے معززین کھڑے ہو جائیں گے اور ان کے درمیان بیان کریں گے اور کہیں گے کہ اے امیر آپ کی سوچ بہت اچھی ہے، اور سارا اختیار آپ کو ہے۔ وہ کہے گا کہ اس ذات کی قسم جس کی ہم قسم کھاتے ہیں ہم انہیں نہیں چھوڑیں گے حتیٰ کہ انہیں ہلاک کر دیں، وہ روم کے جزیروں کی طرف خط لکھے گا، وہ اس کی طرف اسی (80) جہنڈے بھیجے گا۔ ہر جہنڈے کے نیچے بارہ 12 ہزار لڑنے والے سپاہی ہوں گے، پھر



جب سب اس کے پاس جمع ہوں گے تو ان کی تعداد سات (7) لاکھ اور چھ (6) سو ہوگی وہ ہر جزیرہ کی طرف پیغام بھیجے گا تو وہ تین سو 300 کشتیاں بھیجیں گے، وہ کشتی میں اپنے سپاہیوں، اسلحہ اور لوہے سمیت سوار ہو جائے گا، اور وہ کہیں نہ رُکے گا حتیٰ کہ وہ اُتلا کیہ سے العریش پہنچ جائے گا، دوسری طرف خلیفہ المسلمین بڑی تعداد میں گھڑ سواروں کو لوگوں کے جمع کرنے کے لئے بھیجے گا۔ مہران میں گھڑے ہو کر بیان کرتے ہوئے کہے گا کہ تم لوگوں کی کیا رائے ہے؟ مجھے اپنی رائے دو، بے شک میں ایک بہت بڑا معاملہ دیکھ رہا ہوں، اور بے شک مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ پورا کرنے والا اور ہمارے دین کو تمام دینوں پر غالب کرنے والا ہے، لیکن یہ بہت بڑی آفت آ رہی ہے، میری ذاتی رائے تو یہ ہے کہ میں اور میرے ساتھی مدینہ النبی ﷺ چلے جاتے ہیں اور یمن والوں کی جانب اور عرب کی طرف جہاں کہیں بھی ہو سکے اور دیہات والوں کی طرف پیغام بھجوا کر انہیں جنگ کے لئے بلاؤں، بے شک اللہ تعالیٰ اُس کی مدد کرے گا جو اُس کے دین کی مدد کرے گا، اور ہمارے لئے یہ بات نقصان دہ نہیں کہ ہم ان کے لئے یہ علاقے چھوڑ دیں تاکہ تم دیکھ لو کہ انہوں نے تمہارے لئے کیا تیار کر رکھا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان نکل پڑیں گے۔ وہ میرے اس شہر میں آ جائیں گے۔ اس کا نام "طیبتہ" ہوگا اور یہ مسلمانوں کا ٹھکانہ ہوگا۔ پھر وہ اہل عرب کی جانب پیغام جہاد لکھ بھیجیں گے۔ جن کے پاس بھی ان کا خط جائے گا وہ اس پیغام پر لپٹک کہیں گے، مدینہ اُن کی منجائش کے لئے نکل پڑ جائے گا۔ پھر وہ اکٹھے ہو کر ننگی تلواریں کے ساتھ روانہ ہوں گے، رُوم کا بادشاہ کہے گا کہ یہ قوم تو اس زمین کے لئے موت کے طلبگار ہیں اور یہ تمہاری طرف بڑھ رہے ہیں، انہیں زندگی کی کوئی تمنا نہیں، میں ان مسلمانوں کی طرف خط لکھنے والا ہوں کہ جو ان کے پاس غیر عربی ہیں انہیں ہماری طرف بھیج دیں، ہم اُن کے لئے یہ زمین خالی کر رہے ہیں۔ ہمیں اس کی کوئی ضرورت نہیں، اگر وہ ہماری بات مان لیتے ہیں تو ہم ایسا کریں گے ورنہ اگر وہ انکار کریں تو ہم ان سے لڑیں گے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ ہمارے اور ان کے درمیان فیصلہ فرمادے، جب ان کی اس بات کی اطلاع مسلمانوں کے امیر کو پہنچے گی تو وہ مسلمانوں سے کہے گا کہ ہمارے پاس جو بھی گنجی ہے اور وہ رُوم جانا چاہتا ہے تو چلا جائے۔ اس پر موالی میں سے ایک خطیب کھڑا ہو کر کہے گا اللہ کی پناہ، کیا ہم اسلام کے بدلے دوسرا دین تلاش کر رہے ہیں، پھر سب مسلمان موت پر بیعت کریں گے جیسے اس سے پہلے امیر نے مسلمانوں سے بیعت لی تھی، پھر وہ اکٹھے ہو کر چلیں گے، جب مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کے دشمن دیکھیں گے تو انہیں اُمید ہوگی اور وہ تیاری کریں گے اور کوشش کریں گے، پھر مسلمان اپنی تلواریں کو نیام سے نکالیں گے اور ان کی نیاموں کو توڑ ڈالیں گے، جہاد کو اپنے دشمنوں پر غصہ آئے گا، مسلمان انہیں خوب قتل کریں گے یہاں تک کہ خون گھوڑے کے گھر تک پہنچ جائے گا، پھر باقی ماندہ رُوم ایک پاکیزہ ہوا کے ساتھ ایک دن اور ایک رات چلیں گے تاکہ انہیں یقین ہو جائے کہ مسلمان ان تک پہنچنے سے عاجز ہیں تو اللہ تعالیٰ ان پر ایک سخت ہوا بھیجے گا جو انہیں اُسی مکان کی طرف لوٹا دے گی جہاں سے وہ چلے تھے، پھر اللہ تعالیٰ انہیں مہاجرین کے ہاتھوں قتل کروا دے گا ان میں کوئی بھی فرار نہ ہو سکے گا اور نہ کوئی خبر لے جانے والا ہوگا۔ اے حذیفہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)!! اس وقت جنگ اپنے اوج پر پہنچے گی، پھر جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا مسلمان اسی حالت میں رہیں گے۔ مہران کے پاس مشرق کی جانب سے دُجال کے آنے کی خبر آئے گی کہ وہ ہم پر خروج کر چکا ہے۔



﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾

﴿وَهُوَ حَسْبُنَا وَنِعْمَ الْوَكِيلُ﴾

اُخبرنا الشیخ ابوبکر محمد بن عبد اللہ بن أحمد بن ریزہ قال اُباننا

أبو القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب الطبراني حدثنا أبو زيد عبد الرحمن

بن حاتم المرادي سنة ثمانين ومائتين حدثنا نعيم بن حماد رحمه الله تعالى:

١٢٥٥. حدثنا الوليد عن الأوزاعي عن كعب قال يكون إمام المسلمين ببیت المقدس

فيبعث إلى مصر وأهل العراق يستمدهم ولا يمدون ويمر بريدة بمدينة حمص فيجد

عجمها قد أغلقوا على من فيها من فراري المسلمين فيمظمه ذلك فيسير بمن حضره

من المسلمين حتى يلقاهم بسهولة عكا فيقتلهم فيهزمهم الله ويطلبهم المسلمون حتى

يلحقونهم بهلادهم ويسير إلى حمص فيفتحها الله على يديه.

١٢٥٥) ولید نے، الاوزاعی رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں

کا امام بیت المقدس میں ہوگا۔ وہ مصر اور اہل عراق سے مدد مانگے گا مگر وہ مدد نہیں کریں گے، اس امام کا قاصد حمص کے

شہر پر گورے گا تو وہ دیکھے گا کہ غیر مسلموں نے مسلمانوں کی اولادوں کو اس میں قید کر کے رکھا ہے، امام المسلمین پر یہ بات بڑی

گراں گورے گی، وہ حاضر مسلمانوں کو لے کر ان ٹغار سے لڑنے جائے گا یہاں تک کہ ان کے ساتھ مقام سہلہ عکا میں جنگ

کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ٹغار کو شکست دے گا، مسلمان ان کا پیچھا کریں گے اور انہیں ان کے شہروں تک پہنچا دیں گے۔ وہ امام المسلمین

حمص کی طرف جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس امام کے ہاتھوں اسے فتح کروادے گا۔

○ ○ ○

١٢٥٦. قال الأوزاعي لما خبرني حسان بن عطية قال تنزل الروم بسهل عكا وتغلب على

فلسطين وبطن الأردن وبیت المقدس ولا يجهرون عقبة ألبق أربعين يوما ثم يسير اليهم

إمام المسلمين فيحوزونهم إلى مرج عكا فيقتلون بها حتى يبلغ الدم نين الخيل فيهزمهم

الله ويقتلونهم إلا عصابة يسرون إلى جبل لبنان ثم إلى جبل بارض الروم

١٢٥٦) اوزاعی کہتے ہیں کہ حسان بن عطیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: رومی ”سہل عکا“ میں اتریں گے اور فلسطین،

بطن اُردن اور بیت المقدس پر غالب آ جائیں گے اور عقبہ اُفتی سے آگے نہ بڑھ سکیں گے، چالیس (40) دن تک اسی حالت میں



گوریں گے، پھر امام المسلمین ان کی طرف روانہ ہوگا اور انہیں ”مرج عکا“ میں گھیر لے گا۔ وہاں وہ ایسے قتل کیے جائیں گے یہاں تک کہ خون گھوڑوں کے گھروں تک پہنچ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ رومیوں کو شکست دے گا۔ اور مسلمان ان سب کو قتل کر دیں گے سوائے ایک جماعت کے جو لبنان اور پھر روم کے پہاڑ کی طرف چلے جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۲۵۷. قال الوليد اخبرني سعيد بن عبدالعزيز عن مكحول قال لتمخرون الروم الشام

اربعين صباحا لا يمتنع منها الا دمشق واعالي البلقاء

۱۲۵۷) ولید نے سعید بن عبدالعزیز سے روایت کی ہے کہ، حضرت مکحول رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں روم شام کو چالیس (40) دنوں تک ڈھانپے رکھے گا۔ سوائے دمشق اور اعلیٰ البلقاء کے کوئی علاقہ اس سے نہ بچا ہوگا۔

○ ○ ○

۱۲۵۸. حدثنا الوليد عن عبدالله بن العلاء بن زهر سمع ابا الاعيس عبدالرحمن بن

سليمان قال يغلب ملك من ملوك الروم على الشام كله الا دمشق وعمان ثم ينهزم

وتبقى قيسارية ارض الروم فتصير جند من اجناد اهل الشام ثم تظهر نار من عدن ابين

۱۲۵۸) ہم سے بیان کیا ولید نے، عبد اللہ بن العلاء بن زہر سے، انہوں نے ابو الاعیس عبدالرحمن بن سلیمان رحمہ

اللہ تعالیٰ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ: روم کا ایک بادشاہ سوائے دمشق اور عمان کے پورے شام پر غالب آ جائے گا، پھر اُسے شکست ہوگی، اور روم کی زمین میں قیساریہ نامی شہر بنالیا جائے گا۔ روم اہل شام کے لشکروں میں سے ایک لشکر بن جائے گا، پھر عدن امین سے آگ ظاہر ہوگی۔

○ ○ ○

۱۲۵۹. حدثنا الوليد عن معاوية بن يحيى عن اوطاة بن المنذر عن حكيم بن عمير عن

تبيع قال لم يبعث الروم يسالونكم الصلح فتصالحونهم فبومئذ تقطع المرأة الدرب الى

الشام آمنة وتبقى مدينة قيسارية التي بارض الروم وفي ذلك الصلح ترك الكوفة

عرك الاديم وذلك لتركهم ان يمدوا المسلمين فالث الله اعلم اكان مع خذلانهم حدث

آخر يستحل غزوهم فيه وتسلمدون الروم عليهم فمدونكم فتصفرون حتى تنزلوا

بمرج ذي تلؤل فيقول قاتل النصارى بصلينا غلبتم فاعطونا حظنا من الغنمة والنساء

والليرة فهابون ان يعطونهم من النساء والليرة فيقتلون ثم ينصرفون فيجتمعون للملحمة

۱۲۵۹) الولید نے معاویہ بن یحییٰ سے، اوطاة بن المنذر سے، انہوں نے حکیم بن عمیر سے روایت کی ہے کہ

حضرت تبعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: پھر رومی تمہاری جانب صلح کا پیغام بھیجیں گے۔ تم ان سے صلح کر لو گے، اس زمانہ میں عورت ”درب“ سے ”شام“ تک کا سفر امن کے ساتھ طے کرے گی، اور قیساریہ نامی شہر روم کی سر زمین میں بنایا جائے گا، اور اس



صلح میں گونہ کو کمال کی طرح رگڑا جائے گا، اس لئے کہ انہوں نے مسلمانوں کی امداد چھوڑ دی تھی، اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ یہ چٹائی ان کی کن رُسوائیوں میں سے ہوگی، ان کے خلاف لڑنا حلال ہوگا، تم رُوم سے ان کے خلاف مدد مانگو گے۔ وہ تمہاری مدد کریں گے۔ جب تم وہاں سے واپس ہوں گے اور ”مرج ذی کول“ پہ اترو گے تو ایک عیسائی کہے گا کہ ہماری صلیب کی وجہ سے تم غالب رہے۔ ہمیں مال غنیمت میں سے ہمارے حصے کی عورتیں اور بچے دے دو؟ مسلمان انکار کریں گے کہ ان مسلمان عورتوں اور بچوں کو کفار کے حوالے کر دیں، پھر وہ لڑیں گے اور واپس چلے جائیں گے اور بڑی جنگ کے لئے اکٹھے ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۲۶۰. حدثنا الوليد عن الأوزاعي عن حسان بن عطية عن خالد بن معدان عن جبير بن

نفيير عن ذي مخبر بن أخي النجاشي قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول

لصالحون الروم صلحوا آتينا حتى نثيروا أئمتهم وهم عدوا من وراءهم.

۱۲۶۰ الولید نے، الاوزاعی سے، انہوں نے حسان بن عطیہ سے، انہوں نے خالد بن معدان رحمہ اللہ تعالیٰ سے،

انہوں نے حضرت جبر بن نفیر سے روایت کی ہے کہ ذی مخبر بن برادر نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: تم رُوم کے ساتھ امن والی صلح کرو گے۔ تم ان کے ہمراہ مل کر لڑو گے، لیکن وہ پس پردہ تمہارے دشمن ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۲۶۱. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن أبي فراس عن عبد الله بن عمرو قال تغزون

القسطنطينية ثلاث غزوات الأولى يصيبكم فيها بلاء والثانية تكون بينكم وبينهم صلحا

حتى تبنوا في مدينتهم مسجدا وتغزون أئمتهم وهم عدوا من وراء القسطنطينية ثم ترجعون

ثم تغزونها الثالثة فيفتحها الله عليكم

۱۲۶۱ الولید نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قریب سے، انہوں نے ابی فراس رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: تم قسطنطینیہ سے تین مرتبہ جنگ کرو گے۔ پہلی مرتبہ تمہیں مصیبت پہنچے گی، اور دوسری مرتبہ تمہارے اور ان کے درمیان صلح ہو جائے گی یہاں تک کہ تم ان کے شہر میں مسجد بناؤ گے، تم اور وہ مل کر جنگ کرو گے حالانکہ وہ پس پردہ تمہارے دشمن ہوں گے۔ قسطنطینیہ سے باہر تم لوٹ جاؤ گے، پھر تم تیسری مرتبہ ان کے خلاف لشکر کشی کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں ان پر فتح یاب فرمائے گا۔

○ ○ ○

۱۲۶۲. حدثنا الوليد عن الأوزاعي عن حسان بن عطية عن خالد بن معدان عن جبير بن

نفيير عن ذي مخبر سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول فتصرفون وقد نصرتكم وغنمتم

فينزلون بمرج ذی تلؤل فيقول قائلهم غلب الصليب ويقول مسلم بل الله غلب



فیتداولونها ساعة فيشب المسلم إلى صليبهم وهو منه غير بعيد فيدقه ويشورون إليه  
فيقتلونه فيثور المسلمون إلى سلاحهم فيكرم الله عز وجل تلك العصابة من المسلمين  
بالشهادة فيأتون ملكهم فيقولون كفييناك حد العرب فيغلبون فيجمعون للملحمة

۱۲۶۲ھ الولید نے الاوزاعی سے، انہوں نے حسان بن عطیہ سے، انہوں نے خالد بن معدان سے، انہوں نے  
جبیر بن نفیر سے روایت کی ہے کہ ذی مخبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم لوٹ کر واپس جاؤ گے اس  
حال میں کہ تمہیں مدد حاصل ہوگی، اور تمہیں مال غنیمت ملا ہوگا، پس وہ ”مرج ذی تلول“ میں اتریں گے تو ان رومیوں میں سے  
ایک کہے گا کہ صلیب غالب آگئی، مسلمان کہے گا کہ نہیں (بلکہ) اللہ تعالیٰ غالب آگیا۔ کچھ دیر وہ یہ بحث کریں گے۔ پھر مسلمان ان  
کی صلیب کی طرف اٹھے گا جو زیادہ دُور نہ ہوگی اور اُسے توڑ دے گا، تو رومی اس مسلمان پر چڑھ دوڑیں گے اور اُسے شہید کر دیں گے،  
مسلمان اپنے ہتھیاروں کی طرف لپکیں گے، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی اس جماعت کو شہادت کی عزت دیں گے، رومی اپنے ہادشاہ کے  
پاس جائیں گے اور اُسے کہیں گے کیا عرب کو روکنے کے لئے ہم آپ کی طرف سے کافی نہیں۔ پھر وہ غزاری کریں گے اور حُج  
عظیم کے لئے اکٹھے ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۲۶۳ھ . حدثنا الوليد عن يزيد بن سعيد العنسي عن مدلج بن المقدم العنزي عن كعب  
قال فتعلو الروم بمن كان فيها فتجتمع وتأتي جبيش في البحر من رومية عليهم صاحب  
لهم يقال له الجمل أحد أبويه جنية أو قال شيطان فيسير بسفنه حتى ينزل ديرا يقال له  
عمقا في عكا

۱۲۶۳ھ الولید نے یزید بن سعید العنسی سے، انہوں نے مدلج بن المقدم العنزی رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ  
حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ روم والے اور ان کے حلیف عہد کو توڑ دیں گے، پھر رومی اکٹھے ہوں گے اور رومیوں  
کا لشکر سمندر کی طرف سے آئے گا۔ ان پر جو امیر مقرر ہوگا اُسے ”جمل“ کہا جاتا ہوگا، اس کے والدین میں سے ایک جن ہوگا۔ وہ  
اپنی کشتی پر سوار ہو کر (مقام) ”دیر“ پر جا اترے گا، جسے ”عمقانی عکا“ کہا جاتا ہوگا۔

○ ○ ○

۱۲۶۳ھ . حدثنا محمد بن حمير عن أرطاة بن المنذر قال إذا انتهت مدينة على سنة أميال  
من دمشق فتحزموا للملاحم

۱۲۶۳ھ محمد بن حمیر کہتے ہیں کہ ارطاة بن المنذر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جب ایک شہر دمشق سے چھ (6) میل کے  
فاصلے پر بنایا جائے تو تم بڑی جنگوں کے لئے تیار رہنا !!!

○ ○ ○

۱۲۶۵ھ . حدثنا الوليد عن عثمان بن أبي العاتكة عن كعب قال يخرج في سنة آلاف



سفينة لم يأمر بالسفن لتعرق

۱۲۶۵ھ الولید نے عثمان بن ابوالعاتکہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: زوی چھ ۶ ہزار کشتیوں میں نکلیں گے پھر ان کا امیر کشتیوں کو جلا دینے کا حکم دے گا۔

○ ○ ○

۱۲۶۶ھ حدثنا الولید عن ابن لہیعة عن حجاج بن شداد عن ابی صالح الغفاری عن ابی

ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال یحرق حتی تضيء أعناق الابل لیلا بجسم جدام من نارهم

۱۲۶۶ھ الولید نے ابن لہیعة سے، انہوں نے حجاج بن شداد سے، انہوں نے ابوصالح الغفاری رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: کشتیوں کو جلا دیا جائے گا حتیٰ کہ مقام ”جسم جدام“ کے اونٹوں کی گردنیں رات کے وقت اس آگ کی وجہ سے روشن ہوں گی۔

○ ○ ○

۱۲۶۷ھ حدثنا حماد عن عبداللہ بن العلاء سمع نمر بن اوس یذکر عن ابی موسیٰ

الاشعری رضی اللہ عنہ اہ قال لقومہ بالشام یا معشر الأشعریین لیاکم والمزاع والدور

فانہ یوشک الا تلتکم وعلیکم بالمعز الشقر والخیل وطول الرماح۔

۱۲۶۷ھ حماد نے عبداللہ بن العلاء سے، انہوں نے حضرت نمر بن اوس رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی قوم سے کہا کہ: اے اشعریین کی جماعت ائیکب شام میں کھیت اور گھربنانے سے بچو۔ قریب ہے کہ وہ تمہارے لائق نہ رہے، اور تمہارے لیے سینک والی بکریاں اور گھوڑے اور لمبے نیزے ضروری ہیں۔

○ ○ ○

۱۲۶۸ھ حدثنا الولید عن شیخ عن ابن شہاب قال یوشک ازارق رومیۃ ان تخرج امة

محمد صلی اللہ علیہ وسلم من منا القمع۔

۱۲۶۸ھ الولید نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن شہاب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: قریب ہے کہ نبلی آنکھوں والے زوی امت مسلمہ کو ”منا القمع“ سے نکال کر دیں۔

○ ○ ○

۱۲۶۹ھ حدثنا الولید عن بطریق بن یزید الکلبی عن عمہ قال قال لی عروۃ بن الزبیر

وراسہ ولحیتہ یومئذ کالثمامۃ یا اخا اهل الشام لیخرجنکم الروم من شامکم ولیقفن

لوارس من الروم علی هذا الجبل وهو یومئذ علی جبل ملع فلیسبین اهل المدينة لم ینزل

اللہ نصرہ علیہم

۱۲۶۹ھ الولید نے بطریق بن یزید الکلبی رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ عروہ بن الزبیر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: اس وقت جب کہ اس کافر اور داڑھی ختر مرغ کی طرح ہو گئے تھے کہ، اے شامی بھائیو! زوی تمہیں



ضرورتاً تمہارے شام سے نکال دیں گے اور روم کے شہسوار اس "سُلج نامی پہاڑ" پر کھڑے ہوں گے اور مدینہ والوں کو قیدی بنا رہے ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ اپنی مدد ان کے خلاف نازل فرمادے گا۔

○ ○ ○

۱۲۷۰. حدثنا الوليد عن الأوزاعي عن حسان بن عطية عن كعب قال يحضر الملحمة الكبرى إلنا عشر ملكا من ملوك الأعاجم اصغرهم ملكا وألّهم جنودا صاحب الروم ولله تعالى في اليمن كنزان جاء بأحدهما يوم اليرموك كانت الأزد يومئذ ثلث الناس ويجنى بالآخر يوم الملحمة العظمى سبعون ألفا حمائل سيوفهم المسد

۱۲۷۰ الولید نے الاوزاعی سے، انہوں نے حضرت حسان بن عطیہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب عظیم میں کفار کے بارہ (12) بادشاہ حاضر ہوں گے۔ ان میں سب سے چھوٹی بادشاہت اور کم فوج والا روم کا بادشاہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ نے یمن میں دو (2) خزانے رکھے ہیں: ایک کو یرموک کی جنگ کے دن ظاہر کر دیا، جب قبیلہ ازد والے لوگوں کا تہائی تھے، اور دوسرا خزانہ بڑی جنگ عظیم میں ظاہر فرمائیں گے، ستر (70) ہزار فوجیوں کی کھواروں کی نیام کا پٹا سونے کا ہوگا۔

○ ○ ○

۱۲۷۱. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن الحارث بن عبيدة عن عبدالرحمن بن سلمان عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما قال إذا عبد صنم الخاصة ظهرت الروم على الشام فيومئذ يبعثون إلى أهل قرظ يستمدونهم فيأتون على لصلاتهم قرظ يعني أهل الحجاز أو قال الوليد اليمن قال نعم أحک لہ

۱۲۷۱ الولید نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے الحارث بن عبیدہ سے، عبدالرحمن بن سلمان رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: جب خواص بت کی پوجا کریں گے تو رومی شام پر غالب آ جائیں گے۔ پھر شام والے قرظ والوں کی طرف مدد کے لئے پیغام بھیجیں گے، وہ اپنی دودھ والی اونٹنیوں پر حجاز یا یمن پہنچ جائیں گے (حضرت نعیم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ شک ہے)۔

○ ○ ○

۱۲۷۲. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن الحارث بن يزيد عن أبي محمد الجنبي عن عبداللہ بن عمرو قال لياتين مدد من الجند وما قضى بينهم

۱۲۷۲ الولید نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے الحارث بن یزید سے، ابو محمد الجنبی رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: فوج کی طرف سے مدد آئے گی اور آگے انہوں نے ان میں کوئی فیصلہ نہ فرمایا۔

○ ○ ○



۱۲۷۳. حدثنا الوليد وبقية عن صفوان بن عمرو عن فرج بن محمد عن كعب في قوله تعالى متدعون إلى قوم أولى بأس شديد قال الروم يوم الملحمة قال كعب قد استفز الله الأعراب في بدء الاسلام فقالت شغلنا أموالنا وأهلونا فقال متدعون إلى قوم أولى بأس شديد يوم الملحمة فيقولون كما قالوا في بدء الإسلام شغلنا أموالنا وأهلونا فتحل بهم الآية بعدكم عذابا ألما فحدثت به عبدالرحمن بن يزيد يومئذ فقال صدق قال بقية في حديثه ولولا أن أشهد فتح مدينة الكفر ما أحببت أن أحييا فان الله تعالى محرم يومئذ على كل حديدة أن تجبن قال وقال صفوان حدثنا مشيختنا أن من الأعراب من يرتد يومئذ كافرا ومنهم من يول على نصرة الإسلام وعسكرهم شاكا فاذا فتح للمسلمين يومئذ بعثوها غارة على ما ترك الفئة الكافرة المرتدة والفئة الشاكة الخاذلة فالخائب من خاب من غنيمتهم يومئذ

۱۲۷۳. الوليد اور بقية نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے حضرت فرج بن محمد رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ:

”تم ایک سخت جنگ جو قوم کی طرف بلائے جاؤ گے۔“

اس سے مراد جنگ عظیم کے رومی ہیں، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: اسلام کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے دیہاتیوں سے جنگ میں نکلنے کا مطالبہ کیا تو انہوں نے کہا کہ ہمیں ہمارے مال اور گھروالوں نے معروف کر رکھا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ تم ایک سخت جنگ جو قوم کی طرف بلائے جاؤ گے جب بھی وہ یہی کہیں گے کہ ہمیں ہمارے مال اور گھروالوں نے معروف کر رکھا ہے، پھر ان پر آیت میں ذکر شدہ عذاب نازل ہو جائے گا۔ ابن محمد فرماتے ہیں کہ میں نے یہ بات حضرت عبدالرحمن بن یزید رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہی تو انہوں نے فرمایا کہ: حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سچ کہا ہے، راوی بقیہ کی الگ حدیث میں ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں کفر کے شہر کی فتح کے موقع پر حاضر نہ ہوتا تو مجھے زندہ رہنا پسند نہیں، بے شک اللہ تعالیٰ اس دن لوہے پر بنی ہوئی حرام کر دیں گے۔ حضرت صفوان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمیں مشائخ نے بتایا ہے کہ اس وقت بعض دیہاتی مُرتد ہو جائیں گے، اور بعض اسلام کی مدد کی طرف پھر جائیں گے اور ان کی فوج شک کی حالت میں ہوگی۔ جب مسلمانوں کو فتح حاصل ہو جائے گی تو وہ لشکر کو ان کی طرف روانہ کریں گے تاکہ مُرتد ہونے والی جماعت اور شک کرنے والی رُسوائیں جماعت کو زندہ نہ چھوڑیں۔ وہ شخص خسارے میں رہے گا جو ان کی غنیمت سے اُس دن محروم رہا۔

○ ○ ○

۱۲۷۴. حدثنا عبدالوهاب عن ايوب عن محمد بن سيرين عن عبدالله بن مسعود قال

يكون عند ذلك القتال ردة شديدة



۱۲۴۳۔ عبد الوہاب نے ایوب سے، انہوں نے حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: اس جنگ کے وقت سخت ارتداد واقع ہوگا۔

○ ○ ○

۱۲۴۵۔ قال محمد واخبرنا عقبہ بن اوس عن عبد اللہ بن عمرو قال بظہر اللہ الطائفة التي تظہر لیرغب فیہم من یلبیہم من عدوہم لیتفحہم رجال فی الکفر تفحہما۔ قال محمد لا أعلم الردۃ عن الإسلام والتفحہم فی الکفر الا واحدا

۱۲۴۵۔ محمد نے حضرت عقبہ بن اوس رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ اس جماعت کو پاک کرے گا جو غالب ہوگی۔ ان میں ان کے ساتھ والے دشمن رعبت کریں گے تو لوگ کفر میں داخل ہو جائیں گے۔ حضرت محمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسلام سے مرتد ہونا اور کفر میں داخل ہونا ایک ہی چیز ہے۔

○ ○ ○

۱۲۴۶۔ حدثنا الولید عن ابن لہیعۃ عن الحارث بن یزید الحضرمی عن ابی محمد الجنبی سمع عبد اللہ بن عمرو یقول لیلحقن قباثل من العرب بالروم بأسرها قلت وما أسرها؟ فقال وعالہا وکلابہا فقال ان شاء اللہ یا ابا محمد فقال مفضہا فقال لہ ان شاء اللہ وکتبہ

۱۲۴۶۔ الولید نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے حضرت الحارث بن یزید الحضرمی سے، انہوں نے ابو محمد الجنبی رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ عرب کے بعض قبائل روم کے ساتھ مکمل طور پر مل جائیں گے۔ میں نے کہا کہ مکمل طور پر ملنے کا کیا مطلب ہے؟ ارشاد فرمایا کہ اپنی بکریوں اور گٹوں سمیت۔ حضرت حارث رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ابو محمد! ان شاء اللہ کہو، تو حضرت ابو محمد رحمہ اللہ تعالیٰ غصہ کی حالت میں کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ اللہ نے چاہ لیا ہے اور لکھ لیا ہے۔

○ ○ ○

۱۲۴۷۔ حدثنا الولید عن ابن عباس عن إسحاق بن ابی فروة عن یوسف بن سلیمان عن عبد الرحمن بن منہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول یکفر ثلث ویرجع ثلث شاکا فینخسف بہم

۱۲۴۷۔ الولید نے ابن عباس سے، انہوں نے اسحاق بن ابی فروة سے، انہوں نے یوسف بن سلیمان سے، حضرت عبد الرحمن بن منہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک تہائی کافر ہو جائیں گے اور ایک تہائی شک کرتے ہوئے واپس لوٹیں گے تو وہ زمین میں دھنس جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۲۴۸۔ حدثنا الولید بن مسلم عن الولید بن سلیمان بن ابی السائب سمع القاسم ابا



عبدالرحمن بقول الفتن الخاذلة للمسلمين بعمق عكا وأنطاكية يتخرق لهم من الأرض

غرقا يدخلون فيه لا يرون الجنة ولا يرجعون الى أهلهم أبدا

۱۲۷۸ھ الولید بن مسلم نے، الولید بن سلیمان بن ابوالسائب سے روایت کی ہے کہ حضرت القاسم ابو عبدالرحمن رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کو زسوا کرنے والی جماعت ”عمق عکا“ اور ”انطاکیہ“ کی ہوگی ان کی وجہ سے زمین پھٹے گی، یہ لوگ جنت میں نہیں جائیں گے اور نہ اپنے گمراہوں کی طرف واپس جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۲۷۹ھ حدثنا الوليد حدثنا ابن لهيعة عن الحارث بن عبيدة عن أبي الأعيس

عبدالرحمن بن سلمان عن عبدالله بن عمرو قال يهزم لبث فاولئك شر الهبة عند الله

هز وجل

۱۲۷۹ھ الولید نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے الحارث بن عبیدہ سے، انہوں نے ابو الاعیس عبدالرحمن بن سلمان سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: ایک تہائی کو شکست ہوگی۔ یہ لوگ مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین لوگ ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۲۸۰ھ حدثنا الوليد عن أبي عبدالله مولى بني أمية عن الوليد بن هشام المعيطي عن

أبان بن الوليد المعيطي سمع ابن عباس يحدث معاوية وماله عن الزمان فأخبره أنه يلي

رجل منهم في آخر الزمان أربعين سنة تكون الملاحم لسبع سنين يقين من خلافته لموت

بالأعماق عما لم يليها رجل ذو شامتين لعل يديه يكون الفتح يومئذ.

۱۲۸۰ھ الولید نے ابو عبداللہ (بنی امیہ کے آزاد کردہ غلام) سے، انہوں نے الولید بن ہشام المعیطی سے، انہوں نے ابان بن الولید المعیطی سے روایت کی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے زمانے کے متعلق پوچھا؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ: ان میں سے ایک آدمی آخر زمانہ میں چالیس (40) سال تک امیر رہے گا۔ جب اس کی خلافت کے آخری سات (7) سال باقی ہوں گے تو جنگ عظیم شروع ہو جائے گی۔ وہ خلیفہ غم سے ”اعماق“ میں فوت ہو جائے گا۔ پھر اس کے بعد ایک آدمی چوڑے کندھوں والا امیر بنے گا۔ اس کے ہاتھوں اس دور میں فتح ہوگی۔

○ ○ ○

۱۲۸۱ھ حدثنا الوليد عن صفوان أن كعبا قال ليقبل خليفة المسلمين يومئذ في ألف

وأربع مائة كلهم أمير وصاحب لواء فلم يصاب المسلمون يومئذ بعد مصيبتهم بالبني

صلى الله عليه وسلم بمثلها.

۱۲۸۱ھ الولید نے، حضرت صفوان رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: اس



دن خلیفہ کو چودہ (14) سو آدمیوں سمیت قتل کر دیا جائے گا۔ ان میں سے ہر ایک امیر اور جھنڈے والا ہوگا، نبی اکرم ﷺ کے فوت ہونے کے غم کے بعد مسلمانوں نے ایسی مصیبت اس سے پہلے نہ دیکھی ہوگی۔

○ ○ ○

۱۲۸۲. حدثنا الوليد عن عبد الملك بن حميد بن أبي غنيمه عن المنهال بن عمرو عن

سعيد بن جبیر عن ابن عباس أنه ذكر عنده اثنا عشر خليفة لم الأمير فقال والله ان منا بعد

ذلك السفاح والمنصور والمهدي يدلعها الى عيسى بن مريم عليهما السلام

۱۲۸۲ الوليد نے عبد الملک بن حمید بن ابی غنیمہ سے، انہوں نے منہال بن عمرو رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت

سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بارہ (12) خلفاء پھر امیر کا ذکر کیا گیا تو

انہوں نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی قسم! اس کے بعد ہم عباسیوں میں سے سفاح اور منصور اور حضرت مہدی علیہ السلام امیر بنیں گے۔

حضرت مہدی علیہ السلام اس حکومت کو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے حوالے کر دیں گے۔

○ ○ ○

۱۲۸۳. حدثنا الوليد عن كلثوم بن زياد عن سليمان بن حبيب الحاربي عن كعب قال

يقتلون بالأعماق قتالا شديدا ليرفع النصر ويفزع النصر ويسلط الحديد بعضه على

بعض حتى تركض الخيل في الدم الى ثنها لثلاثة أيام متوالية لا يحجز بينهم الا الليل

حتى يقوم ليقول عمائر من الناس يعني طوائف ما كان الإسلام الا إلى أجل ومنتهى وقد

بلغ أجله ومنتهاه فالحقوا بمولد آبائنا فليحقون بالكفر ويبقى أبناء المهاجرين ليقول

رجل منهم يا هؤلاء ألا ترون الى ما صنع هؤلاء قوموا بنا لنحق بالله لما يتبعه أحد فيمشی

إلهمم حتى يأتهم لينشلونه بنيازكم حتى ان دمانهم لتبل اذرعهم ليهزمهم الله

۱۲۸۳ الوليد نے کلثوم بن زیاد سے، انہوں نے سلیمان بن حبیب الحاربی عن کعب قال

کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: ”اعماق“ یہ سخت جنگ ہوگی اور مدد اٹھ جائے گی اور صبر ڈال دیا جائے گا اور بعض کا لوہا بعض

پر مسلط کر دیا جائے گا حتیٰ کہ گھوڑوں کے گھر غون میں ڈوب جائیں گے۔ تین (3) دن مسلسل جنگ رہے گی ان کے درمیان رات

کے علاوہ کوئی زکاوٹ نہ آئے گی، پھر مسلمان جماعتوں کے کچھ لوگ کھڑے ہو جائیں گے اور کہیں گے کہ اسلام نہ تھا مگر ایک وقت اور انتہاء

تک، اب اس کا وقت پورا ہو چکا ہے اور اس کی انتہاء آ چکی ہے، لہذا ہمارے آباء و اجداد کی پیدائش کی جگہوں پر چلے جاؤ تو وہ کٹر سے

جہلمیں گے اور مهاجرین کی اولاد باقی رہے گی۔ ان میں سے ایک شخص کہے گا کہ اے لوگو! کیا تم نہیں دیکھ رہے ہو کہ یہ لوگ کیا کر رہے

ہیں؟ کھڑے ہو جاؤ تاکہ ہم اللہ سے جہلمیں اس کے پیچھے کوئی ایک بھی نہ چلے گا ان کی طرف چلے گا اور ان کے پاس آ جائے گا۔ وہ

اُسے اپنے نیزوں سے ماریں گے یہاں تک کہ اس کا خون ان کے ہاتھوں کو خور کر دے گا، پھر اللہ تعالیٰ انہیں شکست دے گا۔

○ ○ ○



۱۲۸۴. قال الوليد لحدثني عثمان بن أبي العاتكة عن كعب مثله قال كعب فذلك  
أكرم شهيد كان في الاسلام الا حمزة بن عبدالمطلب فتقول الملائكة ربنا ألا تأذن لنا  
بنصرة عبادك فيقول أنا أولى بنصرتهم يومئذ يطعن برمحه ويضرب بسيفه وسيفه أمره  
فيهزمهم الله تعالى ويمنحهم فيدوسونهم كما فداك المعصرة فلا يكون للروم بعدها  
جماعة ولا ملك

۱۲۸۴ الولید نے عثمان بن ابوالعاتکہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے  
ہیں کہ: یہ اسلام کے شہداء میں سوائے حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سب سے زیادہ معزز شہید ہوگا فرشتے  
کہیں گے کہ اے ہمارے رب! آپ ہمیں اپنے بندوں کی مدد کی اجازت کیوں نہیں دیتے؟ ارشاد ہوگا کہ آج کے دن میں ان کی  
مدد کرنے کا سب سے زیادہ حق دار ہوں۔ وہ اپنے نیزے سے اور اپنی تلوار سے مارے گا اور اس کی تلوار اس کا حکم ہے، اللہ تعالیٰ تلوار  
کو شکست دے گا اور مسلمانوں کو انعامات دے گا۔ پھر مسلمان رومیوں کو کولہو کی طرح نچوڑ دیں گے، پس روم کے لئے اس کے بعد نہ  
جماعت ہوگی اور نہ بادشاہت۔

○ ○ ○

۱۲۸۵. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال اذا ظهر صاحب الأدهم  
بالأسكندرية وأرض مصر لحقت العرب بيثرب والحجاز ويحلبى من الشام ويلحق كل  
قبيل بأهلها ويبعث الله إليهم جيشا فاذا انتهوا بين الجزيرتين نادى مناديبهم ليخرج الينا  
كل صريح او دخيل كان منا في المسلمين لتغضب الموالى فيبايعون رجلا يسمى صالح  
بن عبد الله بن قيس بن يسار فيخرج بهم فيلقى جيش الروم فيقتلهم ويقع الموت في  
الروم وهم يومئذ يبيت المقدس وقد استولوا عليها فيموتون موت الجراد ويموت  
صاحب الأدهم وينزل صالح بالموالى بأرض سورية ويدخل عمورية وقد نزل وينزل  
فمولية ويفتح بزنطية وتكون أصوات جيشه فيها بالترديد عالية ويقسم أموالها بينهم  
بالآنية ويظهر على رومية ويستخرج منها باب صهيون وثابوت من خرع فيه قرط حواء  
وكفوت آدم يعني كساءه وحلة هارون عليهم السلام فبيناهم كذلك إذ أتاه خبر وهو  
باطل فيرجع.

۱۲۸۵ الحكم بن نافع نے جراح سے روایت کی ہے کہ حضرت ارطاة رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: چٹکبرے گھوڑے  
والا اسکندریہ پر اور مصر پر غالب آجائے گا تو عرب والے یثرب اور حجاز چلے جائیں گے اور شام سے جلاوطن کر دیئے جائیں گے  
اور ہر قبیلہ اپنے لوگوں سے جا ملے گا۔ اللہ تعالیٰ اُن کی طرف ایک لکڑی بھیجے گا، جب وہ دو جزیروں کے درمیان پہنچے گا تو اس میں سے



آواز دینے والا آواز دے گا کہ ہماری طرف نکل آئے جو آزاد ہے، جو ہم مسلمانوں میں سے ان قبیلوں میں داخل ہوا ہے۔ تب آزاد کردہ غلام ٹھٹھے میں آجائیں گے وہ ایک آدمی کے ہاتھ بیعت کریں گے جس کا نام ”صالح بن عبد اللہ بن قیس بن یسار“ ہوگا۔ وہ انہیں لے کر نکلے گا اور روم کے لشکر کا سامنا کرے گا اور رومیوں کو قتل کرے گا اور روم میں موت ہی موت واقع ہوگی اور رومی ان دنوں بیت المقدس میں ہوں گے اور اس پر مسلط ہوں گے۔ وہ بڑیوں کی موت مریں گے اور چٹکبرے گھوڑے والا امیر بھی مرنے جائے گا، اور صالح موالی کو لے کر (مقام) سوریہ کی زمین پر اترے گا اور (مقام) عموریہ میں داخل ہوگا۔ وہاں پڑاؤ ڈالے گا پھر (مقام) قنویہ پر اترے گا اور (مقام) یزنیہ فتح کرے گا اور اس کے لشکر کی آواز توجید کے نعروں کے ساتھ بلند ہوگی اور وہ ان کے درمیان مال کو بٹرن کے ذریعہ تقسیم کرے گا، اور رومیوں پر غالب آجائے گا، وہ وہاں سے صیہون کا دروازہ اور تابوت نکالے گا جس میں حضرت حواء علیہ السلام کی ہالیاں اور حضرت آدم علیہ السلام کے کپڑے اور حضرت ہارون علیہ السلام کا لباس ہوگا، اسی اثناء میں ان کے پاس ایک جموٹی خبر آئے گی اور وہ واپس لوٹ جائے گا۔

○ ○ ○

۱۲۸۶. قال جراح عن أرطاة فالملحمة الأولى في قول داليل تكون بالأسكندرية يخرجون بسيفهم ليستغيث أهل مصر بأهل الشام فيقتلون فيقتلون قتالا شديدا فيهزمهم المسلمون الروم بعد جهد شديد ثم يقتمون عليها ويجمعون جمعا عظيما ثم يقتلون فينزلون بالافلسطين عشرة أميال ويحتمس أهلها بفرارهم في الجبال فيلقاهم المسلمون فيظفرون بهم ويقتلون ملكهم والملحمة الثانية يجمعون بعد هزيمتهم جمعا أعظم من جمعهم الأول ثم يقتلون فينزلون عكا وقد هلك ملكهم ابن المقتول فيقتل المسلمون عكا ويحبس النصر عن المسلمين أربعين يوما ويستغيث أهل الشام بأهل الأمصار فيبطلون عن نصرهم فلا يبقى يومئذ مشرك حر ولا عبد من النصرانية الا أمد الروم فيمر ثلث أهل الشام ويقتل الثلث ثم ينصر الله البقية فيهزمون الروم هزيمة يسمع لم يمثليها ويقتلون ملكهم والملحمة الثالثة يرجع من رجع منهم في البحر ويضم اليهم من كان فر منهم في البر ويملكون ابن ملكهم المقتول صغير لم يحتمل وتلف له مودة في قلوبهم فيقبل بها لم يقبل به ملكاهم الأولان من العدد فينزلون على أنطاكية ويجمع المسلمون فينزلون بازائهم فيقتلون شهرين ثم ينزل الله نصره على المسلمين فيهزمون الروم ويقتلون فيهم وهم هاربون طالعون في الدرب ثم ياتهم مدد لهم فيقتلون ويبدأ من المسلمين فنكر عليهم كرا فيقتلونهم وملكهم ونهزم بقيةهم فيبطلهم المهاجرون فيقتلونهم قتلا ذريعا فحينئذ يبطل الصليب وينطلق الروم الى أمم من وراءهم من الأندلس



لیقبلون بهم حتی ينزلوا الدرب فيتميز المهاجرون نصف في البر نحو الدرب والنصف الآخر يكون في البحر فيلتقي المهاجرون لصفين فيسير الدين في البر ومن في الدرب من عدوهم فيظفرهم الله بعدوهم فيهزمهم هزيمة اعظم من الهزائم الاولى ويوجهون البشير الى اخوانهم في البحر ان موعدكم المدينة فيسيرهم الله أحسن سيرة حتى ينزلوا على المدينة فيفتحونها وينهبونها ثم يكون بعد ذلك اندلس وامم فيجتمعون فياتون الشام فيلقاهم المسلمون فيهزمهم الله عز وجل.

۱۲۸۶ھ جراح کہتے ہیں کہ حضرت ارطاة رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ پہلی بڑی جنگ بقول حضرت دانیال اسکندریہ میں ہوگی۔ وہ اپنی کشتیوں سمیت نکلیں گے، مصر والے شام والوں سے مدد مانگیں گے، مسلمان اور کفار آمنے سامنے ہوں گے۔ ان میں شدید معرکہ ہوگا۔ مسلمان رومیوں کو انتہائی کوشش کے بعد شکست دیں گے، رومی پھر مسلمانوں کے خلاف کھڑے ہوں گے اور بڑی جماعت جمع کریں گے۔ پھر وہ آ کر فلسطین سے دس (10) میل پہلے پڑاؤ ڈالیں گے۔ فلسطین والے اپنے بچوں کو بچانے کے لئے پہاڑوں میں بھیج دیں گے۔ مسلمان ان سے لڑیں گے۔ کامیاب ہوں گے اور رومیوں کے بادشاہ کو قتل کر دیں گے۔ دوسری بڑی جنگ میں رومی شکست کھانے کے بعد جمع ہوں گے یہ جمع ہونا ان کا پہلے والے (جمع ہونے) سے بڑا ہوگا۔ پھر وہ آئیں گے اور (مقام) ”عکا“ نامی جگہ میں اتریں گے اور ہلاک شدہ بادشاہ کا بیٹا ان کا بادشاہ ہوگا۔ مسلمان مقام عکا میں ان کا سامنا کریں گے، مسلمانوں سے چالیس (40) دن مدد روک دی جائے گی۔ شام والے مصر والوں سے مدد مانگیں گے وہ مدد کرنے میں سستی کریں گے، اُس دن ہر آزاد مشرک اور عیسائی غلام روم کی مدد کرے گا، شامیوں کا تہائی حصہ بھاگ جائے گا اور تہائی قتل کر دیا جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ باقی افراد کی مدد کرے گا وہ روم کو شکست دیں گے ایسی شکست کہ ایسی شکست کبھی سنی نہ ہوگی۔ وہ اس کے بادشاہ کو قتل کر دیں گے، اور تیسری بڑی جنگ میں جوان میں سے سمندر کے راستے لوٹے ہوں گے پھر ان کے ساتھ وہ رومی مل جائیں گے جو خشکی کے راستے بھاگے ہوں گے۔ وہ اپنے مقتول بادشاہ کے بیٹے کو بادشاہ بنائیں گے۔ جو ابھی نابالغ ہوگا۔ اس کی محبت رومیوں کے دل میں ڈال دی جائے گی۔ وہ اتنی بڑی تعداد کے ساتھ آئے گا کہ اتنی بڑی تعداد کے ساتھ پہلے دو بادشاہ بھی نہیں آئے ہوں گے۔ وہ حق اٹاکیہ میں اتریں گے، مسلمان آکٹھے ہو کر ان کے بالتقابل اتریں گے اور دو (2) مہینے تک جنگ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنی مدد مسلمانوں پر اتاریں گے۔ تو وہ رومیوں کو شکست دیں گے۔ انہیں قتل کریں گے۔ رومی بھاگیں گے، اور ”درب“ نامی جگہ پر چڑھیں گے، پھر ان رومیوں کے پاس کمک آئے گی تو یہ ٹھہر جائیں گے، مسلمان دوسری مرتبہ انہیں قتل کریں گے اور ان کے بادشاہ کو بھی قتل کر دیں گے۔ پورے لشکر کو شکست ہو جائے گی، مہاجرین انہیں ڈھونڈتے پھریں گے اور انہیں بے دردی سے قتل کریں گے، اس وقت صلیب ختم ہو جائے گی، رومی اپنے پیچھے اندلس میں رہ جاتی والی قوموں کی طرف لوٹ جائیں گے اور ان کے ہمراہ پھر آ کر ”درب“ نامی جگہ پر اتریں گے، مہاجرین دو حصوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ ایک حصہ خشکی



کے راستے ”درب“ کی جانب بڑھے گا اور دوسرا حصہ سمندر پہ سوار ہوگا، خشکی کے مہاجرین کا آنا سامنا ”درب“ میں موجود دشمنوں سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ مہاجرین کو دشمنوں پر فتح دے گا۔ وہ انہیں شکست دیں گے جو پہلی شکستوں سے بڑھ کر ہوگی۔ وہ خوشخبری والے کو اپنے ان بھائیوں کی طرف بھیجیں گے جو سمندر میں ہوں گے۔ بے شک تمہارے وعدے کی جگہ شہر ہے پس اللہ تعالیٰ انہیں اچھی طرح چلائیں گے اور وہ شہر پہ جا آئیں گے اور اسے فتح کر کے برباد کر دیں گے، اس کے بعد اندلس والے اور کچھ قومیں جمع ہو کر شام آئیں گے مسلمان ان کا سامنا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کافروں کو شکست دیں گے۔

○ ○ ○

۱۲۸۷. حدثنا الحكم بن نافع عن حماد بن كعب قال يدخل الروم بيت المقدس سبعون صليبا حتى يهدموه ولا تزال طاعة معمول بها ما كانت الخلافة في أرض القدس والشام وأول السواحل يفضب الله عليه فيخسف به الصارفة وقيسارية وبيروت ويملك الروم والشام أربعين يوما من شاطئ البحر إلى الأردن وبيسان ثم تكون الغلبة للمسلمين يصلحونها حتى يجري سلطانهم عليهم وتأمين الأرض كلها سبعا تسعا قال كعب يخلع أهل العراق الطاعة ويقتلون أميرهم من أهل الشام فيغزوهم أهل الشام ويستمدون عليهم الروم وقد صالحوا الروم قبل أن يستمدوهم بعشرة آلاف حتى يملأوا الفرات فيلتقون فيكون الظفر لأهل الشام عليهم ثم يدخلون الكوفة فيسبون أهلها ثم يقول الروم للشاميين أشركونا فيما أصبتم من السي فيقولون أما ما كان من المسلمين فلا سبيل إليه ونقاسمكم الأموال فيقول الروم إنما غلبتموهم بالصلب ويقول المسلمون بل بالله وبرسوله صلى الله عليه وسلم غلباهم فبداؤولونه بينهم فيفضب الروم فيقوم إلى صليبيهم رجل من المسلمين فيكسره فيترقون ويحوز الروم إلى نهر يحول بينهم وبينهم وتنقض الروم صلحها ويقتلون من بالقسطنطينية من المسلمين ثم يخرج الروم في ساحل حمص فيخرج أهل حمص إليهم فيخلق الأعاجم أبواب مدينة حمص عليهم وينزل ملك الروم لحمص لا يجاوز القنطرة التي دون ديربيرا فيقول الروم للمسلمين خلوا لنا حمصا فإنها منزل آباءنا فيقتلون حتى يبلغ الدم الأحجار السبع إلا واسط منها الأبارص ثم يهزمون الروم ويرجع المسلمون إلى حمص ويربطون غيولهم بالزيتون وينصبون المجانيق عليها ويهدمون كنيسة دير مسحل وتفتح حمص للمسلمين برجل من اليهود من بابها الغربي الأيمن أو من الباب المخلق الذي بين باب دمشق وباب اليهود فيدخلها المهاجرون وتهرب طائفة من أنصارها إلى دير بني أسد



ليقتلهم المسلمون ومن بها من الأعاجم ويخربوا ثلثها ويحرقوا ثلثها ويفرقوا ثلثها ولا

تزال الشام عامرة ما عمرت حمص

۱۲۸۷ھ الحکم بن تافع نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: رومی بیت المقدس میں ستر (70) صلیبیں داخل کریں گے اور اُسے منہدم کر دیں گے اور جب تک خلافت مقدس زمین اور شام اور اول سواحل میں ہوگی اطاعت ہمیشہ معمول رہے گی، اللہ تعالیٰ رومیوں پر قہر نازل کرے گا اور الصارمیہ اور قیساریہ کو ذہنسادے گا۔ روم کی بادشاہت شام پر سمندر کے کنارے سے لے کر اردن اور میسان تک چالیس (40) دن تک رہے گی، پھر مسلمانوں کا اُن پر غلبہ ہوگا وہ ان سے صلح کریں گے حتیٰ کہ مسلمانوں کی حکومت ان کفار پر قائم ہوگی، اور ساری زمین سات (7) یا نو (9) سال تک پُر امن رہے گی، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: اہل عراق اطاعت کرنا چھوڑ دیں گے۔ وہ اپنے امیر کو قتل کریں گے۔ وہ امیر شام سے تعلق رکھنے والا ہوگا، تو شام والے عراق والوں سے لڑیں گے اور ان کے خلاف رومیوں سے مدد مانگیں گے، اور یہ مدد مانگنے سے پہلے ان کی روم والوں سے صلح ہو چکی ہوگی، روم والے دس (10) ہزار کے لشکر کے ذریعہ ان کی مدد کریں گے، وہ فوجیں دریائے فرات پہنچ جائے گی، جنگ ہوگی، شام والوں کو عراق والوں پر فتح حاصل ہوگی، پھر وہ کوفہ میں داخل ہو کر وہاں کے رہنے والوں کو قیدی بنائیں گے، رومی شامیوں سے کہیں گے کہ ہمیں بھی ان قیدیوں میں شریک کرو جو تم نے بنائے ہیں، تو شامی کہیں گے ان قیدیوں میں سے جو مسلمان ہے وہ تمہیں نہیں ملے گا۔ البتہ ہمارے ساتھ مال تقسیم کر لیں گے۔ رومی کہیں گے تم عراق والے صلیب کی وجہ سے غالب آئے ہوئے ہیں، مسلمان کہیں گے بلکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی وجہ سے ہم غالب آئے ہیں، دونوں آپس میں ٹکرا کر کریں گے۔ رومی غصہ میں آئیں گے، مسلمانوں میں سے ایک جوان اُٹھ کر صلیب کو توڑ ڈالے گا، رومی اور مسلمان جدا ہو جائیں گے، اور رومی ایک نہر کے پاس اکٹھے ہو جائیں گے جو مسلمانوں اور رومیوں کے درمیان رکاوٹ ہوگی، رومی صلح توڑ ڈالیں گے، اور قسطنطنیہ میں جتنے مسلمان ہوں گے انہیں قتل کر دیں گے، پھر رومی حمص کے ساحل کی طرف نکل پڑیں گے۔ حمص والے ان کی طرف نکلیں گے، پیچھے سے حمص شہر کے کفار شہر کے دروازوں کو بند کر دیں گے۔ روم کا بادشاہ ”فہمایا“ میں اترے گا وہ ”دیر بھرا“ پر جوہل ہوگا اُسے عبور نہ کر سکے گا، رومی مسلمانوں سے کہیں گے ہمارے لئے حمص خالی کر دو، یہ ہمارے آباء و اجداد کی جگہ ہے؟ اس پر مسلمان اور رومی باہم لڑ پڑیں گے۔ ان کا خون ”الاجار البع“ تک پہنچ جائے گا، سوائے ”واسط اور الابرص“ کے، پھر وہ رومیوں کو شکست دیں گے، مسلمان حمص لوٹ جائیں گے اور اپنے گھوڑوں کو زیتون سے باندھیں گے، اور ان پر منہنق نصب کریں گے، اور ”دیر سکل“ کے گر جا گھر کو منہدم کر دیں گے، مسلمانوں کو حمص کی فتح ایک یہودی کی وجہ سے حاصل ہوگی، جو کہ حمص کے دائیں طرف مغرب کی جہت میں رہتا ہوگا، اور جس دروازہ جو ”باب الیہود“ اور ”باب دمشق“ کے درمیان ہوگا وہ بند ہوگا، مہاجرین حمص میں داخل ہو جائیں گے، اور انصار کی ایک جماعت ”دیر بنی اسد“ کی طرف بھاگے گی، مسلمان انہیں قتل کر دیں گے، اور جتنے وہاں پر کفار ہوں گے سب کو قتل کر دیں گے اور اس کے ایک تہائی کو برباد، ایک تہائی کو جلادیں گے اور ایک تہائی کو ڈبو دیں گے اور شام ہمیشہ آباد رہے گا جب تک حمص آباد ہے۔



۱۲۸۸. حدثنا أبو المغيرة عن أبي بكر بن أبي مرزوم سمع الأشياخ يقولون مستفجر عن

بئر ذي مین بکثر ماؤها فتفرق حمص أو جلها وهي شرقی حمص علی عشرة أميال

۱۲۸۸ ابو المغیرہ نے، ابو بکر بن ابو مریم رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ ان کے مشائخ فرماتے ہیں کہ غریب

ایک چشمہ "مین بئر" میں پھوٹے گا۔ اس کا پانی اتنا زیادہ ہوگا کہ حمص یا اس کا بڑا حصہ حمص کی شرقی جہت دس (10) میل تک ڈوب جائے گا۔

○ ○ ○

۱۲۸۹. حدثنا أبو المغيرة عن أرطاة عن أبي عامر الألهاني قال كنت في قرية فجاءني

الحارث بن أبي أنعم حين النصف النهار واشتدت الظهيرة فقلت يا عم ما جاء بك هذا

الحین قال استقرأت هذا الوادی الذی یمر علی باب الیہود ثم الہ غفی علی ملعبہ حتی

خالط تلك الحقول فهل في قربتك هذه رجل له قدم ومن قلت نعم ها هنا شيخ كبير ما

یخرج من الکبر فانیلقنا الیہ فسأله الحارث عن ذلك الخلیج فقال الشیخ سمعت أبي

یقول ان ماء ه كان ظاهرا لا تشرب منه حامل الا أقیمت ما فی بطنها ولا ینال فجرة الا

تنثر ورقها فاهم الناس ذلك فالتمسوا له فجاء رجل فجعلوا له جعلاً فدعاهم بلبنة من

رصاص وضحم وزلت وصوف ثم انطلقوا الی مریب فصنع ما صنع فغفی ذلك الماء

قال أبو عامر فلما خرجنا قال سمعت بعض أصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول إنه

أودية جهنم وان حمص یفرق نصفها منه والنصف الآخر یصبه حریق

۱۲۸۹ ابو المغیرہ نے أرطاة سے روایت کی ہے کہ ابو عامر الالہانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں ایک بستی میں تھا کہ

نصف النہار کے وقت سخت دھوپ میں حضرت حارث بن ابو انعم رحمہ اللہ تعالیٰ میرے پاس آئے، میں نے کہا کہ اے

بچا جان! اس وقت آپ کیسے آئے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ وادی جو "باب الیہود" پر واقع ہے اُسے میں جانتا ہوں۔ پھر مجھ پر اس

کا راستہ پوشیدہ ہو گیا۔ اور وہ ان کھیتوں میں غلط ملط ہو گیا ہے۔ کیا تمہاری اس بستی میں کوئی عمرزیدہ شخص ہے؟ میں نے کہا کہ جی

ہاں! یہاں ایک بوڑھا شیخ ہے۔ وہ بڑھاپے کی وجہ سے باہر نہیں نکلتا، ہم اس کے پاس گئے۔ حضرت حارث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس

سے خلیج کے بارے میں پوچھا۔ بوڑھے نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا تھا کہ اس کا پانی ظاہر تھا، اُسے اگر حاملہ بی لے تو حمل

کو گرا دے، اگر کوئی درخت اُسے بی لے تو اس کے پتے جھڑنے لگے، لوگ اس کی وجہ سے پریشان تھے اور اس کا مل دھوڑتے

تھے، ایک آدمی آیا، لوگوں نے اُسے مال دیا، اس نے لوگوں سے کہا کہ ایک امانت تاج بنے اور خربہ اور سرخ پتھر اور اُون لے

آؤ! پھر اس سراب کی طرف چلو، اس آدمی نے کچھ کیا تو وہ پانی ٹھپ گیا۔ حضرت ابو عامر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جب ہم وہاں

سے نکلے تو حضرت حارث رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں نے بعض حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے سنا ہے کہ وہ



فرما رہے تھے کہ یہ جہنم کی دلدلیوں میں سے ایک دلدلی ہے، اس کی وجہ سے آدھا تمس غرق ہو جائے گا اور آدھا تمس جل کر ختم ہوگا۔

\*\*\*

۱۲۹۰. حدثنا الحكم بن نافع قال أخبرني الذي حدثني عن كاسب في حديثه ثم تستمد الروم بالأمم الثانية فتجيش عليهم الألسنة المختلفة ويجتمع اليهم أهل رومية والقسطنطينية وأرمينية حتى الرعاة والحراثون يفضيرون لملك الروم فيقبل بأمم كثيرة سوى الروم ملوك عشرة يبلغ جمعهم مائة ألف وثمانين ألفاً وتنزوي العرب بعضها إلى بعض من أقطار الأرض ويجتمع الجناحان مصر والعراق بالشام وهي الرأس ويقبل ملك الروم على منبر محمول على بغلين فيوجهون جيوشهم فيحولون الشام كلها غير دمشق فيسير اليهم المسلمون على أقدامهم فيلتقون في عمق كذا وكذا أربع مواطن فيسير الجمعان على نهر ماؤه دايد في الصيف حار في الشتاء فيقوز ماؤه ويكثر يومئذ فينزل المهاجرون أدناه والروم أقصاه ويربطون خيولهم بالشجر الذي عند رحالهم ويستعدوا للقتال حتى يصيروا في أرض قنسرين فيكون منزلهم ما بين حمص وأنطاكية والعرب فيما بين بصرى ودمشق وما ورائهما فلا يبقى الروم خشباً ولا حطباً ولا شجراً إلا أوقدوه فيلتقي الجمعان عند نهر فيما بين حلب وقنسرين ثم يصبرون إلى عمق من الأرض فيه عظم قتالهم فمن حضر ذلك اليوم فليكن الزحف الأول فإن لم يستطع ففي الثاني أو الثالث أو الرابع أو الآخر فإن لم يطق فليلزم لسطاط الجماعة لا يفارقها فإن يد الله تعالى عليهم ومن هرب يومئذ لم يرح ربح الجنة فيقول الروم للمسلمين خلوا لنا أرضنا وردوا إلينا كل أحمر وهجين منكم وأبناء السراي فيقول المسلمون من شاء لحق منكم ومن شاء دفع عن دينه ونفسه فيفضب بنوا هجين والسراي والحمراء فيمقدون لرجل من الحمراء راية وهو السلطان الذي وعد إبراهيم واسحاق أن يعملوا في آخر الزمان فيبايعونه ثم يقاتلون وخدمهم الروم لينصروا على الروم وينحار فجرة العرب إلى الروم ومنافقوهم حين يرون نصرة الموالى على الروم وتهرب قبائل بأسرها جلها من قضاة وناس من الحمراء حتى يركزوا ديارهم فيهم ثم تنادي الرفاق بالتميز فإذا لحق بهم من



لحق نادوا غلب للصليب فخير العرب يومئذ اليمانيون المهاجرون وحمير والهان وليس  
 أولئك خير الناس يومئذ فقيس يومئذ تقتل ولا تقتل وجدس مثلها والأزد يقتلون  
 ويقتلون ويومئذ يفترق جيش المسلمين أربع فرق فرقة تستشهد وفرقة تصبر وفرقة تفر  
 وفرقة تلحق بعدوها وقال ويشد الروم على العرب شدة فيقبل خليفتهم القرشي اليماني  
 الصالح في ثلاثة آلاف فيؤمرون عليهم أميرا ومعه سبعون أميرا كلهم صالح صاحب راية  
 فالمقتول والصابر يومئذ في الأجر سواء ثم يسلط الله على الروم ربيعا وطيرا تضرب  
 وجوههم بأجنحتها ليقف أعينهم وتتصدع بهم الأرض فيثجلججوا في مهوى بعد صواعق  
 ورواجف تصيبهم ويؤيد الله الصابرين ويوجب لهم الأجر كما أوجب لأصحاب محمد  
 صلى الله عليه وسلم ويملا قلوبهم وصدورهم شجاعة وجراة فإذا رأت الروم قلة الفرقة  
 الصابرة طمعت وقالت اركبوا على كل تخاف لظوهم وأبيدوهم فيقوم راكب من  
 المسلمين على مرجه فينظر عن يمينه وشماله وبين يديه فلا يرى طرفا ولا انقطاعا فيقول  
 أناكم الخلق ولا مدد لكم إلا الله لموتوا ليايكون رجلا منهم بيعة خلافة ليأمرهم  
 فيصلون الصبح فينظر الله تعالى اليهم فينزل عليهم النصر ويقول لم يبق إلا أنا وملائكتي  
 وعبادي المهاجرون اليوم ومأدبة الطير والوحش لأطمعنها لحوم الروم وأنصارها  
 ولأسقيها دماء ما ليفتح ربك خزانة سلاحه التي في السماء الرابعة وسلاحه العز  
 والجبروت فينزل عليهم الملائكة ويقذف المسلمون قسيهم ويدلقوا أغماد سيوفهم  
 ويصلتوها عليهم ويوجهوا سنة رماحهم اليهم ويسط ربك يده إلى سلاح الكفار  
 فيضمه فلا يقطع فتغل أيديهم إلى أعناقهم ويسلط أسلحة الموحدين عليهم للو ضرب  
 مؤمن يومئذ بوتره لقطع ويهبط جهنم وميكائيل فيدفعونهم بمن معهم من الملائكة  
 ليهزمهم الله فيسوقونهم كالغنم حتى يتهوا بهم إلى ملوكهم فيحرق ملوكهم فيخرم ملوكهم  
 من الرعب لوجوههم وتنزع أنوجتهم عن رؤوسهم فيطونهم بالخيول والأقدام حتى  
 يقتلونهم حتى يبلغ دماؤهم نين الخيل فلا يشفه الأرض وكل دم يبلغ نين الخيل فهي



ملحمة وهو ذبح لذلك انقطاع ملك الروم ويبعث الله تعالى مذبحة إلى ملاء جزائرها

يخبرونهم بقتل الروم.

۱۲۹۰ھ الحکم بن نافع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: پھر رومی دوسری قوموں سے مدد مانگیں گے۔ مسلمانوں کے خلاف مختلف زبانوں کے لوگوں کا لشکر تیار ہو جائے گا اور ان کے ساتھ روم والے بھی مل جائیں گے، وہ انہیں گھوڑوں اور قدموں کے ذریعہ روم میں گئے، اور انہیں قتل کر دیں گے، اُن کا خون گھوڑوں کے ٹھکر تک پہنچ جائے گا، زمین اُس خون کو جذب نہیں کرے گی اور جب خون گھوڑوں کے کھروں تک پہنچے تو یہ جنگ عظیم ہے، اور یہی ذبح کرنا ہے، پھر روم کی بادشاہت ختم ہو جائے گی، اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کو مختلف جزیروں کی جماعتوں کی طرف بھیجیں گے، جو وہاں کے لوگوں کو روم کے قتل ہونے کی خبر دیں گے۔

۱۲۹۱. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عن مالك بن عبد الله الكلاعي عن عثمان بن

معدان القرشي عن عمران بن سليم الكلاسي قال ما عدت امرأة في ربعتها بأفضل لها من

مبضاة ونعلين ويل للمسمات وطوبى للفقراء ألبسوا لساكنكم الخفاف المنعلة وعلموهن

المشي في بيوتهن فانه يوشك بهن أن يحوجن إلى ذلك

۱۲۹۱ھ ابوالمغيرة نے ابن عیاش سے، انہوں نے مالک بن عبد اللہ سے، انہوں نے عثمان بن معدان قرشی سے روایت

کی ہے کہ عمران بن سلیم الکلاسی فرماتے ہیں عورت اپنی زمین میں، سب سے افضل چیز جو تیار کرے گی، وہ حوض ہوگا، اور جوتیاں ہوں گی۔ ہلاکت ہے موٹی عورتوں کے لئے، اور خوشخبری ہے فقراء کے لئے، اپنی عورتوں کو سوزوں کے جوتے پہناؤ اور انہیں گھروں کے اندر چلنے کی تربیت دو۔ قریب ہے کہ وہ گھروں سے نکال دی جائیں گی۔

○ ○ ○

۱۲۹۲. حدثنا بقية بن الوليد عن أبي بكر بن عبد الله عن أبي الزاهرية قال ينتهي الروم

إلى دبر بهرا فعند ذلك يكون الحلفة لا يجاوزها إلى حمص ثم يرجع إليهم المسلمون

ليهمز مولهم

۱۲۹۲ھ بقیہ بن ولید نے ابوبکر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ، ابوالزاہریہ فرماتے ہیں کہ: رومی مقام ”دبر بہرا“ میں

پہنچ جائیں گے۔ اس وقت ایک ہی زکاوت ہوگی جو انہیں حمص کی طرف بڑھنے سے روکے گی، پھر مسلمان اُن رومیوں کی طرف لوٹ کر انہیں شکست دیں گے۔

○ ○ ○

۱۲۹۳. قال أبو بكر وأخبرني عمرو بن قيس عن أبي بحريه قال ليسيرن الروم حتى



بنزلوا دبر بہرا وحتى يصنع ملكهم صليبه وبنوده على هذا التل تل فحمایا لیکون اول  
هلاکهم على يدي رجل من انطاكية يدعو الناس فينتدب معه رجال من المسلمين لہو  
اول من یحمل علیہم من المسلمين فیہزمہم اللہ تعالیٰ

۱۲۹۳ھ ابو بکر نے عمرو بن قیس سے روایت کی ہے کہ ابو بکر یہ فرماتے ہیں کہ رومی چلیں گے حتیٰ کہ مقام ”دبر بہرا“ میں  
پڑاؤ ڈالیں گے، اور اُن کا بادشاہ اپنی صلیب وہاں رکھ دے گا، اور وہ مقام ”فحمایا“ کی چٹان پر چٹان بنائیں گے، اُن کی ہلاکت  
کی ابتداء انطاکیہ کے ایک آدمی کے ہاتھوں ہوگی، وہ لوگوں کو دعوت دے گا، کچھ مسلمان اُس کی پکار پر جمع ہوں گے، یہ مسلمانوں  
میں سے پہلا شخص ہوگا جو اُن رومیوں پر حملہ کرے گا، اللہ تعالیٰ اُن رومیوں کو شکست دے گا۔

○ ○ ○

۱۲۹۳ھ۔ حدثنا أبو المغيرة عن ابن عباس قال سمعت مشايخنا يقولون اذا كان ذلك  
فالتوا في منازلکم یا اهل حمص فان هلاکهم عند تل فحمایا لا یصلون الیکم لمن ثبت  
نجا ومن سار الی دمشق هلك عطشا.

۱۲۹۳ھ ابو المغیرہ عیاض بن عیاض سے روایت کی ہے انہوں نے سنا کہ ان کے مشائخ فرماتے ہیں کہ: جب یہ حالات  
آئیں تو اے حمص والو! تم اپنے گھروں میں جے رہتا، بے شک رومیوں کی ہلاکت مقام فحمایا کی چٹان کے پاس ہوگی، وہ تم  
تک نہیں پہنچ سکیں گے، پھر جو ثابت قدم رہا وہ نجات پائے گا اور جو دمشق کی طرف چلا وہ پیاس کی وجہ سے ہلاک ہوگا۔

○ ○ ○

۱۲۹۵ھ۔ حدثنا عبد الله بن مروان وأبو أيوب وأبو المغيرة وأبو حيوة شريح بن مزهد  
الحضرمي عن أوطاة عن أبي عامر الألهاني قال خرجت مع تبع من باب الرستن فقال يا  
أبا عامر اذا نسفت هاتان المزلتان فأخرج أهلك من حمص قلت أرايت ان لم أعل،  
قال فاذا دخلت أنطرسوس فقتل تحت الكرمة للثمانة شهيد فأخرج أهلك من حمص،  
قلت أرايت ان لم أعل قال فاذا خرج رأس الجمل في القطع ففرلها بين يالها والأفرع  
فأخرج أهلك من حمص، قال قلت أرايت ان لم أعل، قال إذا بصيک ما یصیب اهل  
حمص، قلت وما یصیبهم قال عند ذلك یكون اغلالها قال لم مشی حتی اتینا دبر  
مسجل قال یا ابا عامر هل ترى هذا الخشب هی مجانیق المسلمین یومئذ قال قلت کم  
بین دخول أنطرسوس و بین خروج رأس الجمل، قال لا یحل لها ان تکمل ثلاث سنین  
هذه الملحمة الأولى.



۱۲۹۵ عبد اللہ بن مروان، ابویوب، ابوالمخیرة، ابو حیوہ شریح بن یزید الحضرمی نے ارطاة سے روایت کی ہے کہ ابو عامر الہانی فرماتے ہیں کہ میں تمیع رحمہ اللہ کے ساتھ رستن کے دروازے سے نکلا تو حضرت تمیع نے کہا کہ اے ابو عامر! جب یہ دونوں ہاڑے دھنس جائیں گے پھر ٹو اپنے گھروالوں کو جمص سے نکال لینا، میں نے کہا اگر میں ایسا نہ کروں تو؟ تمیع رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا جب الطرسوس داخل ہو جائے اور وہ مقام ”کرمہ“ کے اندر تین سو (300) آدمیوں کو شہید کرے اس وقت تم اپنے گھروالوں کو جمص سے نکال لینا، میں نے کہا اگر میں ایسا نہ کروں تو تمیع نے کہا اگر میں ایسا نہ کروں تو تمیع نے کہا کہ جب اونٹ کا سر ایک ٹولے میں نکالا جائے پھر اس کو مقام یافا اور مقام اقرع کے درمیان تقسیم کر دیا جائے پھر تم اپنے گھروالوں کو جمص سے نکال لینا، میں نے کہا اگر میں ایسا نہ کروں تو؟ تو تمیع نے کہا تو تجھے وہی آفتیں پہنچیں گی جو جمص والوں کو پہنچیں گی، میں نے عرض کیا جمص والوں کیا آفتیں پہنچیں گی؟ تمیع نے کہا اس وقت جمص بند کر دیا جائے گا حضرت ابو عامر کہتے ہیں کہ پھر وہ چلا گیا اور ہم مقام درہم محل پر پہنچ گئے، تو تمیع نے کہا کہ اے ابو عامر! کیا تو یہ لکڑیاں دیکھ رہا ہے؟ یہ اس زمانے میں مسلمانوں کی منجلیں ہوں گی، میں نے کہا الطرسوس کے داخل ہونے اور حمل قبیلے کے سردار کے نکلنے کے درمیان کتنی مدت ہے؟ تو تمیع نے کہا تین (3) سال بھی مکمل نہیں ہوں گے، یہ پہلی بڑی جنگ ہوگی۔



۱۲۹۶. حدثنا بقية بن الوليد وعبد القدوس وأيوب عن صفوان بن عمرو عن أبي الصلت جد عيسى بن المعتمر وشريح بن عبيد سمع كعبا يقول لقيت أبا ذر وهو يمشي قريب من مجلس أبي هريرة وهو يبكي فقال له كعب ماذا يبكيك يا أبا ذر، قال أبكي على ديني فقال له كعب اليوم تبكي وإنما فارقت رسول الله صلى الله عليه وسلم منذ قريب والناس بخير والاسلام جديده حتى خرج من باب اليهود ثم قام على المذبة فقال يا أبا ذر لياكبن على أهل هذه المدينة يوما يأتهم فزع من نحو ساحلهم فيسيرون اليهم فيلقوهم في عقبه سليمان فيقاتلونهم فيهزمهم الله فيقتلونهم في أوديتها وشعابها فانهم لعل ذلك حتى يأتهم خبر من ورائهم ان أهلها قد أغلقوها على من كان فيها من ذراري المهاجرين فينصرفون اليها فيرايطونها حتى يفتح الله عليهم فلو يعلم أهل هذه المدينة ما لهم في الكنيسة التي في دير مسحل من المنفعة يومئذ لعادوها بالدمع يدهنون خشبها فاذا فتحها الله عليهم لم يبقوا فيها على ذي ضرر الا قتلوه حتى يقتل الرجل من المهاجرين الرجل وان كان قد نازعه لذي أمه تخرج قناة من حمص التي ينصب فيها الماء دما ما يكاد يخالطه شيء



۱۲۹۶ بقیہ بن ولید، عبدالقدوس اور ابوب نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے ابوالصت اور شرح بن عبید سے روایت کی ہے انہوں نے سنا کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: میری ملاقات ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی، اور وہ ابوذر باض کی مجلس کے قریب سے گزر رہے تھے، تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ابوذر! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ تو ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں اپنے دین پر زور رہا ہوں۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن سے کہا کہ اس زمانے میں زور ہے ہو؟ حالانکہ رسول اللہ ﷺ قریب کے دور میں ہی تم سے جدا ہوئے ہیں، اور لوگ بھی بھلائی میں ہیں، اور اسلام بھی تازہ ہے؟ حتیٰ کہ باتیں کرتے ہوئے وہ ہاب یہود سے نکل گئے، پھر وہ ایک ہاڑے پر کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ اے ابوذر! اس شہر کے لوگوں پر ان کے ساحل کی طرف سے ایک خوف آئے گا، یہ اُس کی طرف چلیں گے اور اُس کے ساتھ مقام عقبہ سلیمان میں مقابلہ کریں گے، جب یہ اُن کے ساتھ جنگ کریں گے تو اللہ تعالیٰ اُن کافروں کو شکست دیدیں گے، وہ انہیں وادیوں اور گھاٹیوں میں قتل کریں گے، وہ اس حالت میں ہوں گے اُن کے پاس پیچھے سے ایک خبر آئے گی کہ اُن کے گمراہوں کو، مہاجرین کی جتنی اولاد ہے سب کو کافروں نے قلعے کے اندر بند کر دیا ہے، وہ لوگ قلعے کی طرف جائیں گے اور اُس کا محاصرہ کریں گے، اللہ تعالیٰ انہیں فتح دے گا۔ اگر یہ شہر والے جان لیں کہ اُن کے لئے اُس گرجے میں جو مقام ”دیر مسکل“ میں ہے کیا فائدہ ہے، تو یہ اُس کی طرف لوٹ آتے، اُس کی لکڑیوں پر تیل لگاتے، جب ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ فتح دے گا۔ تو کوئی بھی ہالوں والا نہ ہوگا مگر یہ اُس کو قتل کر دیں گے، مہاجرین میں سے ایک آدمی یسائیوں کے ایک ایسے آدمی کو قتل کرے گا، جس نے اُس کی ماں کا پستان کھینچا تھا، جس سے جو پانی کی نہر نکلتی ہوگی اُس میں خون ہوگا، اور اُس خون میں کوئی دوسری چیز ملی ہوئی نہ ہوگی۔

○ ○ ○

۱۲۹۷. حدثنا أبو المغيرة عن صفوان قال حدثنا بعض مشايخنا قال جاءنا رجل وأنا نازل عند ختن لي بعرة فقال هل من منزل الليلة فأنزلوه فاذا برجل خليق للخير حين تنظر اليه كأنه يلتمس العلم، فقال هل لكم علم بسوسية، قالوا نعم. قال واين هي؟ قلنا خربة نحو البحر، قال هل فيها عين بهط إليها بدرج وماء بارد عذب قالوا نعم قال لهل الى جانبها حصن خرب قالوا نعم قلنا من أنت يا عبد الله، قال أنا رجل من أشجع، قالوا فما بال ما ذكرت. قال تقبل سفن الروم في البحر حتى ينزلوا قريبا من تلك العين لبحر قون سفنهم فبعث اليهم أهل دمشق فيمكنون ثلاثا يدعونهم الروم على أن يخلوا لهم البلد فبايون عليهم فقاتلونهم المهاجرون فيكون أول يوم القتل في الفريين كلاهما واليوم الثاني على العدو والثالث يهزمهم الله فلا يبلغ منهم الا ألقاهم وقد حرقوا سفنا كثيرة وقالوا لا نبرح هذا البلد فيوزمهم الله وصف المسلمين يومئذ بحداء البرح الحرب فيناهم على ذلك لد هزم الله عدوهم حتى باتى آت من خلفهم ليعبرهم أن أهل



ففسرین قد اقبلوا مقبلین الی دمشق وان الروم قد حملت علیہم وکان موعد منهم فی البر والبحر فیکون معقل المسلمین یومئذ بدمشق۔

۱۲۹۷؎ ابوالخیر ؒ نے، صفوان سے روایت کی ہے کہ: ان کے بعض مشائخ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس ایک آدمی آیا اور میں نے اپنے داماد کے یہاں مقام عرقہ میں پڑاؤ ڈالا تھا، تو اُس آدمی نے کہا کہ کیارات گوارنے کے لئے کوئی ٹھکانہ ہے؟ تو انہیں نے اُسے ٹھکانہ دیا، وہ آدمی گویا کہ بھلائی کے لئے پیدا کیا گیا تھا۔ جب اُسے دیکھے گا تو تجھے معلوم ہوگا کہ وہ علم کا طلب گار تھا، اُس آدمی نے پوچھا کہ کیا تمہیں مقام موسیہ کا کوئی علم ہے؟ لوگوں نے کہا جی ہاں! اُس نے پوچھا وہ کہاں ہے؟ ہم نے کہا کہ وہ تو سمندر کی طرف ایک ویران جگہ ہے، اُس نے پوچھا کیا اُس میں کوئی چشمہ ہے جس میں ٹھنڈا اور میٹھا پانی بہہ کرتا ہے؟ لوگوں نے کہا جی ہاں! اُس نے پوچھا کہ کیا اُس کے قریب کوئی ویران قلعہ بھی ہے؟ لوگوں نے کہا جی ہاں! ہم نے پوچھا کہ اے اللہ کے بندے تو کون ہے؟ اُس نے کہا کہ میں قبیلۃ الفحج کا ایک آدمی ہوں، لوگوں نے پوچھا کہ یہ باتیں تو کیوں پوچھ رہا ہے؟ اُس شخص نے کہا کہ رومی بیڑے سمندر میں آئیں گے۔ وہ اس چشمے کے قریب پڑاؤ ڈالیں گے، وہ اپنی کشتیاں جلا دیں گے اور وہ دمشق والوں کی طرف پیغام بھیجیں گے اور انہیں دعوت دیں گے کہ اپنا شہر ہمارے لئے خالی کر دو! اور تین دن تک جواب کا انتظار کریں گے، دمشق والے اُن کی بات ماننے سے انکار کر دیں گے، مہاجرین اُن کے ساتھ لڑیں گے، پہلے دن دونوں جماعتوں کے افراد قتل ہوں گے، دوسرے دن دشمن مغلوب ہوگا اور تیسرے دن اللہ تعالیٰ انہیں شکست دے گا۔ اُن میں سے کم لوگ ہی اپنی کشتیوں تک پہنچ سکیں گے، اس لئے کہ انہوں نے اپنی بہت ساری کشتیاں جلا دی ہوں گی، تو وہ زوی کہیں گے کہ ہم ہمیشہ اس شہر میں رہیں گے، اللہ تعالیٰ انہیں شکست دیں گے، اور مسلمانوں کی صف اُس زمانے میں ویران برج کے ساتھ ہوگی، وہ اسی حال میں ہوں گے اور اللہ تعالیٰ اُن کے دشمنوں کو شکست دے گا، تاکہ بعد میں آنے والا آ کر اُن کو خبر دے گا کہ مقام ففسرین کے لوگ دمشق کی طرف آرہے ہیں۔ روم بھی اُن کی مدد کرے گا، اور اُن کا جنگی معاہدہ سمندری اور خشکی کی جنگ کے متعلق ہوگا، اور اس زمانے میں مسلمانوں کا ٹھکانہ دمشق ہوگا۔

○ ○ ○

۱۲۹۸؎ حدثنا ضمرۃ عن یحییٰ ابن ابی عمرو الشیانی عن عمرو بن عبد اللہ عن جبیر بن نفیر الحضرمی ان کعبا حدثہ ان بالمغرب ملکہ تملک امة من الامم تنہر تلک الامة بالنصرانية لتصنع سفنا ترید هذه الامة حتی اذا فرغت من صنعها جعلت فیہا حسنتها ومقاتلتها قالت لمرکبن ان شاء اللہ وان لم یشاء فیہم اللہ علیہا فاضفا من الريح فدللت سفنها فلا تزال تصنع کذلک وتقول کذلک ویفعل اللہ بہا کذلک حتی اذا



اراد الله ان ياذن لها بالمسير قالت اعركبن ان شاء الله فتسير بسفنها وهي ألف سفينة لم  
توضع على البحر سفن مثلها قط فيسيرون حتى يسيرون بأرض الروم فيفرع لهم الروم  
ويقولون ما أنتم فيقولون نحن أمة ندعأ بالنصرانية نريد أمة حدثنا أنها ظهرت الأمم فاما ان  
نعرهم واما ان يتبدلونا قال فتقول الروم فأولئك الذين أعربوا بلادنا وقتلوا رجالاتنا  
واخذتموا أبناءنا ونساءنا فأمدونا هم ليمدوهم بنعمسين وللمائة سفينة فيسيرون حتى  
يرسوا بمكا لم يزلون عن سفنهم فيحرقونها ويقولون هذه بلادنا فيها نحيا وفيها نموت  
فيأتي الصريح أنام المسلمين وهم يومئذ في بيت المقدس فيقول نزل عدو طاعة لكم  
بهم فيبعث يريد إلى مصر وإلى العراق يستمددهم فيأتي يريد من مصر فيقول قال أهل  
مصر نحن بحضرة العدو وانما جاءكم عدوكم من قبل البحر ونحن على ساحل البحر  
فنقاتل عن ذرائعكم ونغلي ذرائعنا للعدو ويقول أهل العراق نحن بحضرة عدو فنقاتل  
عن ذرائعكم ونغلي ذرائعنا للعدو ويمر البريد الذي أتى من العراق بحمص فيجدوا من  
بها من الأعاجم قد أغلقوا على من بها من ذراري المسلمين وجاءهم الخبر أن العرب قد  
هلكوا فكلدبرا بما جاءهم حتى يأتيهم الخبر بذلك ثلاث مرات فيقول الوالي هل النظر  
الا أن تغلق كل مدينة بالشام على من فيها فيقوم في الناس فيحمد الله ويثني عليه فيقول  
بعثنا إلى اخوانكم وأهل العراق وأهل مصر بمددكم فأبوا أن يمدوكم ويحكم أمر حمص  
ويقول لا مدد لكم الا من قبل الله تعالى سيروا إلى عدوكم فيلحقون بسهل عكا والذي  
نفس كعب بنده لا يصبروا لأهل الشام كالشام عكا حتى يهزموا فيأتون الساحل  
فلا يحدون بها غولا فيقتلهم فللكاني أنظر إلى المسلمين يضربون القاهم في سهل عكا  
حتى يصلوا إلى جبل لبنان لا يفلت منهم الا نحو من مائتي رجل يقتلون في جبل لبنان حتى  
يلحقوا بجهال أرض الروم فيصرف المسلمون إلى حمص فيحاصرونها وليرمين اليهم  
منها برؤس تمرقونوا لعله ان لا يكون الا رأس أو رأسين فتعركن منذ يومئذ غاوية ولا  
تسكن يقولون كيف تسكن بقعة فضحت فيها نساؤنا قال الشيباني مجتمع تحت  
جمرات يافا اثنا عشر ملكا أدناهم صاحب الروم



۱۲۹۸ھ ضمرہ نے یحییٰ ابن ابوعمر و الشیبانی سے، انہوں نے عمرو بن عبد اللہ سے، انہوں نے جحیم بن ثمر سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: مغرب میں ایک ملکہ ہوگی جو کسی قوم پر حکومت کرے گی اور یہ قوم عیسائی ہوں گے، وہ اس اُمّت محمدیہ ﷺ کے حملہ کرنے کی غرض سے سمندری جہاز بنائیں گے، جب وہ جہازوں کے بنانے سے فارغ ہو جائیں گے، اور ان میں جنگی سامان اور فوجی سوار ہو جائیں گے تو وہ ملکہ کہے گی کہ تم ضرور اس پر سوار ہو گے خواہ اللہ چاہے، یا نہ چاہے پھر اللہ تعالیٰ اُن پر ایک تیز آمدی بھیج دیں گے جو اُن کے جہازوں کو پاش پاش کر دے گی، وہ آمدی ایسا ہی کرتی رہے گی، اور وہ ملکہ بھی بولتی رہے گی، اور اللہ تعالیٰ اُس کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتا رہے گا، پھر جب اللہ تعالیٰ ارادہ کرے گا کہ ان لوگوں کو جانے کی اجازت ہو تو وہ ملکہ کہے گی کہ تم ضرور سوار ہو گے اگر اللہ نے چاہا، پھر اُن کے جہاز روانہ ہوں گے، اور یہ ایک ہزار (1000) جہاز ہوں گے اور سمندر پر ان جیسے جہاز کبھی بھی نہیں چلے ہوں گے، وہ رومیوں کی زمین پر سے گزریں گے تو روم والے اُن سے ڈریں گے اور کہیں گے تم کون لوگ ہو؟ وہ کہیں گے ہم نصرانی ہیں، اور ہم اُس اُمّت کے ساتھ لڑنے کے ارادے سے جا رہے ہیں، جس کے متعلق ہمیں بتایا گیا ہے کہ وہ تمام قوموں پر غالب آئی ہے، اب یا تو ہم اُنہیں شکست دیں گے اور یا وہ ہمیں شکست دیں گے، تو روم والے کہیں گے یہی لوگ ہیں جنہوں نے ہمیں ہمارے شہروں سے نکالا اور ہمارے مردوں کو قتل کیا، اور ہمارے بیٹوں اور عورتوں کو خادوم بنایا ہے، ہم اُن کے خلاف آپ کی مدد کریں گے، روم والے بھی ساڑھے تین سو (350) جہاز بطور امداد اُن کے ساتھ کریں گے، وہ لوگ مقام عکا میں پہنچ جائیں گے، اور اپنی کشتیوں سے اتر کر اُنہیں غلا دیں گے، اور کہیں گے کہ یہ ہمارے شہر ہیں۔ اسی میں ہمیں جینا ہے اور اسی میں ہمیں مرنا ہے، مسلمانوں کے امام کے پاس ایک اطلاع دینے والا آئے گا اور مسلمان اُس زمانے میں بیت المقدس میں ہوں گے، اور کہے گا کہ ایسے دشمن آئے ہیں جس کے ساتھ لڑنے کی تم میں طاقت نہیں ہے، پس وہ اپنا ایک قاصد مصر کی طرف اور دوسرا عراق کی طرف مدد حاصل کرنے کے لئے بھیجیں گے، مصر کا قاصد اُن کے پاس آ کر کہے گا کہ مصر والوں نے کہا ہے کہ ہم دشمن کے رومدو ہیں، اور تمہارے پاس دشمن سمندر کی طرف آیا ہے، اور ہم سمندر کے ساحل پر ہیں، کیا ہم تمہاری اولاد کی حفاظت کے لئے لڑیں؟ اور اپنی اولاد کو دشمنوں کے لئے چھوڑ دیں؟ اسی طرح عراق والے بھی کہیں گے کہ ہم دشمن کے سامنے ہیں تو کیا ہم تمہاری اولاد کی حفاظت کے لئے لڑیں؟ اور اپنی اولاد کو دشمنوں کے لئے چھوڑ دیں؟ وہ قاصد جو عراق کی طرف سے آیا تھا اُس کا گور جنس پر ہوگا، تو وہاں پر وہ کافروں کو پائے گا کہ انہوں نے مسلمانوں کی اولاد کو قید کر کے رکھا ہوگا، اُن کے پاس یہ خبر آئی ہوگی کہ عرب والے ہلاک ہو چکے ہیں، وہ جھٹلاتے رہے اُس خبر کو جو اُن کے پاس آئی تھی، جب اُن کے پاس یہ خبر تین (3) مرتبہ آئی، جب شام کی مدد کرنے سے تمام شہر والوں نے انکار کر دیا تو مسلمانوں کا امیر اُن لوگوں میں کھڑے ہو کر بیان کرے گا، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرنے



کے بعد کہے گا کہ ہم نے تمہارے عراقی بھائیوں کی طرف مدد کے لئے پیغام بھیجا لیکن انہوں نے مدد کرنے سے انکار کر دیا، اور مسلمانوں کا امیر جمہور کے معاملے کو چھپائے گا اور کہے گا کہ اب تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مددگار نہیں ہے، لہذا دشمن کی طرف روانہ ہو جاؤ! وہ دشمنوں کا سامنا مقام سہل عکا میں کریں گے، اُس ذات کی قسم! کہ جس کے ہاتھ میں کعب کی جان ہے کہ وہ کفار اہل شام والوں کے سامنے اتنا بھی نہیں ٹھہریں گے کہ جتنا دھنہ کپڑے میں ٹھہرتا ہے، ان کفار کو شکست ہوگی اور وہ ساحل کی طرف دوڑیں گے، وہ کسی مدد کرنے والے کو نہ پائیں گے جو اُن کی مدد کر سکے، گویا کہ میں مسلمانوں کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ مقام سہل عکا میں کافروں کی گردنیں مار رہے ہیں، حتیٰ کہ وہ کفار لبنان کے پہاڑوں میں پہنچ جائیں گے، اُن میں سے صرف دوسو (200) کے قریب آدمی بچ جائیں گے، اور وہ بھی لبنان کے پہاڑوں میں بھٹک کر اُن پہاڑوں تک پہنچ جائیں گے جو روم کی زمین کے ساتھ ملے ہوئے ہیں مسلمان وہاں سے جمہور کی طرف لوٹ جائیں گے، اور اُس کا محاصرہ کریں گے اور وہ ضرور اُس میں سے کچھ سر پھینکیں گے جنہیں تم جانتے ہوں گے، شاید کہ وہ ایک سر ہو یا دوسر! پس وہ جمہور اُس زمانے میں ویران چھوڑ دیا جائے گا، اُس میں کوئی نہیں رہے گا، لوگ کہیں گے کہ ہم ایسی زمین میں کیسے رہ سکتے ہیں جہاں ہماری عورتوں کو رسوا کیا گیا ہو! شبانی کہتا ہے کہ مقام جُمیرات یا فاما میں بارہ (12) بادشاہ جمع ہوں گے۔ ان میں سب سے گم خُزوم کا بادشاہ ہوگا۔

○ ○ ○

۱۲۹۹. حدثنا أبو المغيرة وبقية عن صفوان عن كعب قال المنصور مهدي يصلي عليه أهل السماء والأرض وطير السماء ينلّي بقتال الروم والملاحم عشرين سنة ثم يقتل شهيدا في الملحمة العظمى هو والفقير معه كلهم أمير وصاحب راية فلم يصب المسلمون بمصيبة بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم أعظم منها

۱۲۹۹. أبو المغيرة اور بقية نے صفوان سے روایت کی ہے کہ، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ منصور مہدی ہے، اُس کے لئے آسمان اور زمین والے اور فضا کے پرنمے دعا کرتے ہیں، اُسے رومیوں کے ساتھ جنگ میں اور بڑی جنگوں میں ہیں (20) سال تک ٹھہرا کیا جائے گا، پھر وہ جنگ عظیم میں شہادت کی موت مرے گا، وہ شہید ہوگا اور اُس کے ساتھ دو ہزار (2000) اور آدمی ہوں گے جو سب کے سب اُمراء اور جہنڈے والے ہوں گے، اور رسول اللہ ﷺ کے فوت ہونے کے بعد مسلمانوں کو اس سے بڑی کوئی مصیبت نہ پہنچی ہوگی۔

○ ○ ○

۱۳۰۰. حدثنا أبو داود سليمان بن داود حدثنا أروطة بن المنذر قال سمعت أبا عامر الألهاني يقول خرجت مع تبع من باب الرصن فقال يا أبا عامر اذا نسفت هاتان



المزبليان فأخرج أهلك من حمص قال قلت فان لم أفعل قال فإذا دخلت أنطرسوس  
فقتل فيها ثلثمائة شهيد فأخرج أهلك من حمص قال قلت فان لم أفعل قال فإذا جاء  
الجمال من الأندلس بألف قلع لم فرقها بين الأقرع وبألفا فأخرج أهلك من حمص، قلت  
وما الذي يصيبهم، قال يفلقها أعاجمها على ذراري المسلمين ونسائهم قال ثم انا  
يتحوطنا حتى دخلنا دير مسجل فقال ترى هذا الخشب هو يومئذ مجانيق المسلمين،  
قلت كم بين رأس الجمال وأنطرسوس قال لا يحل لها أن تكمل ثلاث سنين ثم قال لي  
للروم ثلاث خرجات لهذه الأولى والأخرى يقبل جيش البحر بألف قلع فيفرقونها لكل  
جند حصتهم ويتواعدون للخروج في يوم واحد فإذا كان ذلك اليوم خرج كل قوم إلى  
من يلهم من المسلمين ويحرقون سفنهم ويجعلون قلعها خياما ثم يقاتلون ويشند البلاء  
والقتال في الشام كلها لا يستطيع بعضهم يقلب بعضا ويحبس الله النصر ويسلط  
السلاح ويرزق الناس حتى يصير من شأن المسلمين أن يتحصنوا في المدائن ويحظر  
كتاب الروم في غل المدائن وعند ذلك يفلق أعاجم حمص أبوابها على من فيها من  
ذراري المسلمين ونسائهم ويشند القتال في أرض فلسطين أربعة أيام متوالية. وقال أبو  
الزاهرية ان شئت أخبرتك أول من الأربعة وآخره فيفتح الله تعالى للمسلمين في اليوم  
الرابع وتهزم الروم ويتبعهم المسلمون يقتلونهم في كل سهل وجبل حتى يدخل بقايا  
الروم القسطنطينية ولا يلبثوا الا يسيرا حتى يبعثوا اليكم يسألونكم الصلح قال كعب  
لتصالحونهم على عشر سنين وفي ذلك الصلح تقطع المرأة الدرب آمنة وتفزون أنتم  
والروم من وراء خلف القسطنطينية إلى عدولهم فتصرون عليهم فإذا انصرتهم ورأيتم  
القسطنطينية ورأيتم أنكم قد بلغت أهاليكم وأهل صلحكم ثم تفزون أنتم وهم الكوفة  
فتعركونها عرك الأديم ثم تفزون أنتم والروم أيضا بعض أهل المشرق فتصرون عليهم  
فتسبون الذرية والنساء وتأخذون الأموال ثم انكم تنزلون إذا قلتم منزلا حتى تلوا قسمة  
غنائمكم، فتقول الروم أعطونا حظنا من الذرية والنساء، فيقول المسلمون ان هذا لا



يسعنا في ديننا ولكن خذوا من سائر الأشياء، فتقول الروم لا نأخذ إلا من كل شيء فيقول المسلمون ان هذا شيء لا تصلوا اليه أبدا فيقول الروم انما غلبتم بنا وبصليبنا، فيقول المسلمون بل نصر الله تعالى دينه فبيناهم كذلك يتنازعون اذا رفعوا الصليب فيغضب المسلمون فيشب اليه رجل فيكسره بعض القوم من بعض وكان بينهم قتال يسير لينصرف الروم غضبا حتى يأتوا ملكهم فيقولون ان العرب غدوت بنا ومنعونا حقنا وكسروا صليبنا وقتلوا لنا فيغضب ملكهم، غضبا شديدا ويجمع جمعا عظيما من الروم ويصالح من استطاع من الأمم لهذا أول الملحمة العظمى ثم يسرون فينفر اليهم المسلمون وخليفتهم يومئذ اليماني كان كعب يقول هو يمانى وهو من قریش فيقتلون في مقدم الأرض فيكون للروم السيف على المسلمين حتى يخرجوهم من معسكرهم وكذلك كلما التقوا يكون للروم الشف على المسلمين وكذلك يبلغ الاخبار حمص فلا يزالون كذلك حتى يعاين أهل حمص الغيرة والرهج فعند ذلك ينجفل أهل حمص الداراي والنساء ومن كان فيها من ضعفة الناس هاربين نحو دمشق فجموت ما بين حمص وثنية العقاب ألوف من الناس من الحفا والوغا يعني العطش حتى ان المرأة لتشد كما ينشد الفرس ألا من رأى فلانة بنت فلان فيقول رجل يا عبدالله لقد رأيتها في مكان كذا وكذا قد عصبت قدمها بنحمرها قد اختضبت دما ويشد القتال بين المسلمين والروم ويجس النصر ويسلط السلاح بعضه على بعض فلا يتبؤا عن شيء أصابه ويقتل خليفة المسلمين يومئذ في سبعين اميرا في يوم واحد ويباع الناس رجلا من قریش فلا يبقى صاحب فدان ولا عمود الا لحق بالروم وتلحق قبائل بأسرها وراياتها بالروم ويصر المسلمون الى ان تلحق فرقة بالكفر وتقتل فرقة وتفر فرقة وتنصر فرقة ثم تقول الروم يا معشر العرب ان قد علمنا انكم قد كرهتم قتالنا هلموا سلموا الينا من كان أصله منا والحقوا بأرضكم ومواليكم فتقول العرب للروم هاهم قد سمعوا ما تقولون فهم أعلم فعند ذلك يغضب الموالي وهي حمية الموالي التي كانت تذكر فيقول الموالي للعرب



اظنتم ان في انفسنا من الاسلام شيء فلبايعون رجلا منهم ثم ينحازون فيقاتلون من ناحيتهم ويقاتل العرب من ناحية فينزل الله نصره ويهلك ملك الروم عند ذلك وينهزم الروم فيقوم رجال على سروجهم عن متون خيولهم فينادون بالصوت العالي يا معشر المسلمين ان الله لن يرد هذا الفتح ابدا حتى تكونوا انتم تنصرفون عنه ويلحقهم المسلمون ويقتلونهم في كل سهل وجبل لا يحل لمطمورة ان تمتنع ولا مدينة حتى ينزلوا القسطنطينية ويوالي المسلمون عند ذلك امة من قوم موسى يشهدون الفتح معهم يكبر المسلمون من ناحية منها لينصدع الحائط فيقع وينهض الناس فيدخلون القسطنطينية فيبناهم يحرزون اموالها وسببها اذ تقع نار من السماء من ناحية المايينة فاذا هي تلتهب فيخرج المسلمون بما قد اصابوا حتى ينزلوا الفرقلدوله فيبناهم يقتسمون ما افاء الله عليهم اذا سمعوا ان الدجال قد خرج بين ظهري اهلكم فينصرون فيجدون الخبر باطلا فيلحقون بيت المقدس فتكون معقلهم الى خروج الدجال.

۱۳۰۰) ابوداؤد سليمان بن داؤد نے ارطاة بن منذر سے روایت کی ہے کہ ابو عامر الہانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: میں تمیج کے ساتھ رستن کے دروازے سے نکلا تو حضرت تمیج نے کہا کہ اے ابو عامر! جب یہ دونوں باڑے دھنس جائیں گے تو اس وقت اپنے گھروں کو جمص سے نکال لینا، میں نے کہا اگر میں ایسا نہ کروں تو؟ تمیج رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا جب آطرسوس داخل ہو جائے اور وہ مقام کرمہ کے اندر تین سو (300) آدمیوں کو شہید کرے پھر ٹواپنے گھروالوں کو جمص سے نکال لینا، میں نے کہا اگر میں ایسا نہ کروں تو؟ تو تمیج نے کہا کہ جب اونٹ اندلس سے ایک ہزار (1000) کے بدلے لایا جائے پھر اس کو مقام یافا اور مقام اقرع کے درمیان تقسیم کر دیا جائے پھر اپنے گھروالوں کو جمص سے نکال لینا، میں نے عرض کیا جمص والوں کو کیا آفتیں پہنچیں گی؟ تمیج نے کہا کہ جمص کے سفار مسلمانوں کے بچوں اور عورتوں کو وہاں بند کر دیں گے۔ حضرت ابو عامر کہتے ہیں کہ پھر ہم چلے اور مقام دیبر مسحل پر پہنچ گئے، تو تمیج نے کہا کہ کیا ٹویہ کٹریاں دیکھ رہا ہے؟ یہ اس زمانے میں مسلمانوں کی منجنیقیں ہوں گی، میں نے کہا انظر موس کے داخلے اور اونٹ کے سر کے ٹکنے کے درمیان کتنی مدت ہے؟ تو تمیج نے کہا تین (3) سال بھی مکمل نہیں ہوں گے، پھر تمیج نے مجھ سے کہا کہ اہل روم تین (3) مرتبہ بغاوت کریں گے، پہلی مرتبہ مذکورہ واقعہ ہوگا اور دوسری مرتبہ ایک ہزار (1000) جہازوں کے ساتھ سمندر کے راستے سے اُن کا لشکر آئے گا، ہر لشکر کا اپنا حصہ ہوگا، وہ ایک مقررہ دن بغاوت کے لئے متعین کریں گے، جب وہ دن آجائے گا تو ہر قوم اپنے قریب کے مسلمانوں کی طرف حملہ کریں گے اور اپنی کشتیاں جلا دیں گے اور اس کے بادہالوں کو خیمے بنائیں گے پھر قتال کریں گے، اور پورے شام میں مصیبت اور جنگ انتہائی



سخت ہوگی، اور کسی کو دوسرے پر غالب آنے کی طاقت نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ مددروک دیں گے، اور اُسلحہ مسلط کر دیں گے، اور لوگوں کو اُسلحہ دیا جائے گا حتیٰ کہ مسلمانوں کی حالت یہ ہو جائے گی کہ وہ مدائن میں قلعہ بند ہو جائیں گے، اور روم کی طرف ایک خط مدائن کے درمیان پیش ہوگا۔ اُس کے وقت کفار جمع کے دروازے بند کر دیں گے اُن لوگوں پر جو مدائن میں ہوں گے، یعنی مسلمانوں کی اولاد اور اُن کی عورتوں، اور فلسطین کی سرزمین میں چار (4) دن تک مسلسل سخت جنگ ہوگی، حضرت ابوالزہریہ کہتے ہیں کہ اگر میں چاہوں تو اُن چار (4) دنوں میں سے پہلے اور آخری دن کی بھی تجھے خبر دے سکتا ہوں، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو چوتھے دن فتح دیں گے اور رومی شکست کھائیں گے، مسلمان اُن کا پیچھا کریں گے۔ ہر ہموار زمین اور پہاڑ میں رومیوں کو قتل کریں گے، حتیٰ کہ بچے ہوئے رومی قسطنطینیہ میں داخل ہو جائیں گے، اور وہاں تھوڑی مدت کے بعد وہ تمہاری کی طرف پیغام بھیجیں گے اور تم سے صلح کی درخواست کریں گے، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تم رومیوں کے ساتھ دس (10) سال کے لئے صلح کرو گے، اس صلح کے زمانے میں ایک عورت مقامِ درب کو امن کے ساتھ غور کرے گی، تم اور رومی مل کر قسطنطینیہ سے آگے رومیوں کے دشمنوں کے ساتھ لڑو گے، اور تم ان کے خلاف رومیوں کی مدد کرو گے، جب ٹم واپس ہو جاؤ گے اور قسطنطینیہ تم دیکھ لو گے اور ٹم دیکھ لو گے کہ تمہارے اہل اور جن سے تم نے صلح کی اُن کے اہل اپنے جگہوں تک پہنچ گئے ہیں، پھر تم اور رومی مل کر کوفہ والوں کے خلاف لڑو گے اور انہیں چڑے کی طرح خوب مسل دو گے، پھر ٹم اور رومی ایسے ہی مشرق والوں سے جنگ کرو گے، ٹم اُن کے خلاف رومیوں کی مدد کرو گے، ٹم بچوں اور عورتوں کو قیدی بناؤ گے اور تم ان کو لے لو گے، پھر جب ٹم واپس لوٹو گے تو ایک جگہ پر ٹم پڑاؤ ڈالو گے وہاں پر مال غنیمت تقسیم کرو گے۔ رومی کہیں گے کہ بچوں اور عورتوں میں سے ہمارا حصہ بھی ہمیں دیدو؟ مسلمان کہیں گے کہ ہمارے دین میں اس چیز کی منجائش نہیں ہے، لیکن ان دیگر تمام چیزوں میں سے ٹم لے سکتے ہو! رومی کہیں گے کہ ہم تو ہر چیز سے حصہ لیں گے، مسلمان کہیں گے کہ ٹم اس چیز تک کبھی بھی نہیں پہنچ پاؤ گے، رومی کہیں گے کہ ٹم ہماری وجہ سے اور ہماری صلیب کی وجہ سے غالب آئے ہو، مسلمان کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور اُس کے دین کی وجہ ہم غالب آئے ہیں، پس وہ لوگ اسی جھگڑے میں مشغول ہوں گے کہ عیسائی اپنی صلیب بلند کر دیں گے مسلمانوں کو غصہ آئے گا اور ایک مسلم نردکھڑا ہو کر اُس صلیب کو توڑ دے گا، کچھ لوگ اپنے لوگوں کے ساتھ جا ملیں گے اور اُن کے درمیان معمولی لڑائی ہوگی، پھر رومی غصہ میں واپس چلے جائیں گے اور اپنے بادشاہ کے پاس آئیں گے، اور کہیں گے کہ اہل عرب نے ہمارے ساتھ دھوکہ کیا ہے۔ ہمارا حق ہم سے روک دیا ہے۔ ہماری صلیب کو انہوں نے توڑ دیا ہے، اُن کا بادشاہ بہت زیادہ غضبناک ہوگا۔ وہ ایک عظیم الشان لشکر روم کا تیار کرے گا اور دیگر قوموں میں سے جس سے بھی ممکن ہو مصالحت کرے گا، یہ پہلی بڑی جنگ عظیم ہوگی، پھر وہ مسلمانوں کی طرف روانہ ہوں گے۔ مسلمان اُن کی طرف انہیں گے مسلمانوں کا خلیفہ اُس زمانے میں یمانی ہوگا اور وہ قریش میں سے ہوگا، زمین کے اگلے حصے میں وہ جنگ کریں گے۔ رومیوں کی بتلوار مسلمانوں پر مسلط ہوگی یہاں تک کہ رومی مسلمانوں کو اُن کی چھاؤنی سے نکال دیں گے، وہ جب بھی لڑیں گے رومیوں کو مسلمانوں پر غلبہ ہوگا، یہ اطلاعات مسلسل جمع والوں کو پہنچیں گی تو جمع والے اس وقت مسلمانوں کی اولاد اور عورتوں کو جمع میں قیدی بنائیں گے اور جو کمزور مسلمان ہوں گے وہ دمشق کی طرف بھاگ



جائیں گے، جمش اور قبیۃ العقباء کے درمیان ہزاروں لوگ بھوک اور پیاس کی وجہ سے مَر جائیں گے، کوئی عورت ایسے آواز نکالے گی جیسے گھوڑا آواز نکالتا ہے، خبردار! کوئی ہے جس نے فلانہ بنت فلاں کو دیکھا؟ تو ایک آدمی کہے گا کہ اے اللہ کے بندے! میں نے اُس کو فلاں فلاں جگہ پر دیکھا ہے، اُس کے پاؤں خون سے بھرے ہوئے تھے، اُس نے اپنے دوپٹے کی پٹیاں اپنے پاؤں پر باندھ رکھی تھیں، اور مسلمانوں اور رومیوں کے درمیان بہت سخت جنگ ہوگی اور مدد دروگ دی جائے گی، اور بعض کا اُسلمہ بعض پر مسلط کر دیا جائے گا، جو چیز اُن کو پہنچے گی اُس سے بچنے کا کوئی ٹھکانہ نہ ہوگا، اور اُس زمانے میں مسلمانوں کا خلیفہ ستر (70) امراء کے ساتھ ایک ہی دن میں قتل کر دیا جائے گا، اور لوگ قریش کے ایک آدمی کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ کوئی بخند گھروالا اور خیمہ والا باقی نہ رہے گا مگر یہ کہ وہ روم سے جا ملے گا، اور سارے کے سارے قبائل اپنے جھنڈوں سمیت روم سے جا ملیں گے، اور مسلمان مبر کریں گے، ایک حصہ مسلمانوں کا کفر کے ساتھ جا ملے گا، اور ایک حصہ قتل کر دیا جائے گا، اور ایک حصہ بھاگ جائے گا اور ایک حصے کی مدد ہوگی۔ پھر رومی کہیں گے اے عرب کی جماعت! ہمیں معلوم ہے کہ ہمارے ساتھ تمہیں لڑنا ناگوار ہے، آ جاؤ ہمارے حوالے کر دو اُن لوگوں کو جن کا نسب ہم سے ہے اور تم اپنی زمینوں میں اور اپنے غلاموں میں واپس چلے جاؤ، اہل روم سے کہیں گے ہاں! ہاں! یہ وہ لوگ ہیں اور بے شک جو تم نے کہا ہے وہ انہوں نے سُن لیا ہے، اور یہ زیادہ جانتے ہیں، پس اس وقت غیر عرب مسلمان غصے میں ہوں گے اور یہ وہی غیر عرب مسلمانوں کی غیرت ہے جس کا ذکر کیا جاتا ہے، پس غیر عرب مسلمان عربوں سے کہیں گے کیا تمہارا یہ گمان ہے کہ ہمارے دلوں میں اسلام کے متعلق کوئی بُرائی ہے؟ وہ لوگ اپنے میں سے ایک آدمی کے ہاتھ پر بیعت کریں گے پھر اُٹھیں ہوں گے اور ایک طرف سے رومیوں پر حملہ کر دیں گے، عرب والے دوسری طرف سے حملہ کر دیں گے، اس وقت اللہ تعالیٰ کی مدد آئے گی اور روم کا بادشاہ ہلاک ہوگا اور روم کو شکست ہوگی، پس مرد گھوڑوں کی کمروں پر اُن کی زینوں پر کھڑے ہو کر بلند آواز سے کہیں گے اے مسلمانوں کی جماعت! بے شک اللہ تعالیٰ اس فتح کو ہرگز نہ پھیرے گا حتیٰ کہ تم اُن سے بھر جاؤ! مسلمان رومیوں کا پیچھا کریں گے اور ہر ہموار زمین اور پہاڑ میں اُنہیں قتل کریں گے، کوئی دیہات اور کوئی شہر اُن کے آڑے نہیں آئے گا حتیٰ کہ یہ رومی قسطنطنیہ جا پہنچیں گے، مسلمان اُس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں سے ایک جماعت کے ساتھ ملیں گے۔ وہ بھی فتح میں اُن کے ساتھ حاضر ہوں گے، مسلمان قسطنطنیہ کے ہر طرف سے تکبیر کے نعرے بلند کریں گے، پس قسطنطنیہ کی دیوار ٹھٹ کر گر جائے گی اور رومیوں کو شکست ہوگی، مسلمان قسطنطنیہ میں داخل ہوں گے، مسلمان قسطنطنیہ کے مال اور قیدیوں کو جمع کر رہے ہوں گے کہ ایک آگ شہر کے ایک کونے میں آسمان سے آگرے گی، اور اُس کے فُعلے بھڑک رہے ہوں گے، مسلمانوں نے جو کچھ وہاں پایا ہوگا اُسے وہاں سے وہ نکالیں گے، حتیٰ کہ مقام فرقدونہ میں پڑاؤ ڈالیں گے، وہ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال غنیمت کو باہم تقسیم کر رہے ہوں گے کہ وہ سُنیں گے کہ دجال تمہارے پیچھے تمہارے گھروں میں ظاہر ہو چکا ہے، تو وہ وہاں سے واپس جائیں گے، تو اس خبر کو جھوٹا پائیں گے، پھر وہ بیت المقدس چلے جائیں گے اور دجال کے نکلنے تک یہی اُن کی جائے پناہ ہوگی۔



۱۳۰۱. حدثنا أبو المغيرة عن أبي بكر عن أبي الزاهرية قال انتهى الروم إلى دبر بهرا فعند

ذلك يكون الجفلة لا يجاوزونها إلى حمص لم يرجع إليهم المسلمون فبهزمهم الله تعالى.

۱۳۰۱ ابوالمغیرہ نے ابوبکر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ ابوالزہریہ فرماتے ہیں کہ: رومی مقام ”دبر بہرا“ میں پہنچ جائیں گے، اس وقت ایک زکاوت ہوگی جو انہیں حمص کی طرف بڑھنے سے روکے گی۔ پھر مسلمان ان رومیوں کی طرف لوٹ آئیں گے اور انہیں شکست دیں گے۔

○ ○ ○

۱۳۰۲. حدثنا بقية وعبد القدوس عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب أنه قال لمعاوية

بن أبي سفيان ليخشين الناس بحمص أمر بفزهم من الجفلة حتى يخرجوا منها مبادرين قد تركوا دنياهم خلفهم حتى المرأة لتخرج تتبعها جارتها حتى تنزع رداءها تقول أين أين وحتى يموت منهم ما بين دمشق إلى ثنية العقاب سبعون ألفا من العطش حتى أن الرجل ليظل يشد أهله بالغوطة من رآها من أحسها فيقول القائل قلر رأيتها في حاملة ولديها على عاتقها عاصبة ساقها بخمارها لا أدري ما فعلت بعد فكيف بكم يا أهل حمص إذا كان ما خف من نساتكم رحلتهم بين أيديكم وما لقل منهم كان لعدوكم فلما سمع الناس هذا الحديث في ذلك الزمان كانوا إذا رأوا المرأة المثقلة لعنوها بلعنة الله.

۱۳۰۲ بقیہ اور عبد القدوس نے صفوان سے، انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ

عنه نے حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ ضرور لوگوں کو حمص میں ایک ایسی حالت ڈھانپنے کی جو انہیں ڈرا دے گی، وہ حمص سے جلدی سے نکل جائیں گے، اور اپنی دنیا کو اپنے پیچھے چھوڑ جائیں گے، حتیٰ کہ ایک عورت نکلے گی اُس کے پیچھے اُس کی بچی چلے گی اور اُسے کہے گی کہ ٹوکھاں جارہی ہے؟ اور وہ اُس سے اپنی چادر چھڑائے گی، ان لوگوں میں سے دمشق اور حمص العقاب کے درمیان ستر (70) ہزار لوگ پیاس کی وجہ سے مر جائیں گے، حتیٰ کہ ایک آدمی مقام غوطہ میں اپنے گھر والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا پھرے گا کہ انہیں کسی نے دیکھا ہے؟ کسی کو ان کی خبر ہے؟ تو ایک کہنے والا کہے گا کہ میں نے تیری بیوی کو دیکھا ہے۔ اُس نے اپنے بچے کو اپنے کندھے پر اٹھا رکھا تھا، اور اپنی پنڈلیوں پر اپنی چادر سے پٹیاں باندھ رکھی تھیں، مجھے نہیں معلوم اس کے بعد اُس کے ساتھ کیا ہوا۔ اُسے حمص والو! تمہاری کیا حالت ہوگی جب وہ وقت آئے گا کہ جو تمہاری عورتیں ہلکی پھلکی ہوں گی انہیں تم اپنے ساتھ لے جاؤ گے اور جوان میں سے ہماری بھرگم ہوں گی وہ تمہارے دشمنوں کے لئے ہوں گی، جب لوگوں نے یہ حدیث سنی تو اُس زمانے میں جب کسی موٹی عورت کو دیکھتے تو اُس پر لعنت کرتے۔

○ ○ ○

۱۳۰۳. حدثنا بقية وأبو المغيرة عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب قال ينزل



ملک الروم دیربہرا فتكون عندها معركة حتى يبلغ الدم الحجر الأبيض العظيم  
الأبرص۔

۱۳۰۳ھ بقیہ اور ابوالخیر نے صفوان سے، انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: روم کا بادشاہ دیر بہرا میں پڑاؤ ڈالے گا۔ وہاں پر ایک جنگ ہوگی لوگوں کا خون بڑے سفید تھروں تک پہنچ جائے گا۔

○ ○ ○

۱۳۰۴ھ قال صفوان وحدثني الأزهر بن راشد الكندي عن سليم بن عامر الخبائري عن  
كعب قال يهلك ما بين حمص ونية العقاب سبعون ألفاً من الوغا فمن أدرك ذلك  
منكم فعليه بالطريق الشرقية من حمص الى سرحل ومن سرحل الى الحميراء ومن  
الحميراء الى الدخيرة ومن الدخيرة الى النبك ومن النبك الى القطيفة ومن القطيفة  
الى دمشق فمن أخذ هذه الطريق لم ينزل في مياه متصلة

۱۳۰۴ھ صفوان نے ازہر بن راشد کندي سے، انہوں نے سلیم بن عامر الخبائري سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: حمص اور نیمیہ العقاب کے درمیان ستر (70) ہزار لوگ پیاس کی وجہ سے مر جائیں گے، تم میں سے جو وہ زمانہ پالے تو اُسے چاہئے کہ وہ مشرقی راستہ جو حمص سے مقام سرحل اور سرحل سے حمیراء اور حمیراء سے ذخیرہ اور ذخیرہ سے نبک اور نبک سے قطیفہ اور قطیفہ سے دمشق جاتا ہے، اس راستے کو اختیار کر لے، جو شخص یہ راستہ اختیار کرے گا اُس کے لیے وہاں ہر جگہ پانی میسر ہے۔

○ ○ ○

۱۳۰۵ھ قال صفوان وأخبرني أبو الزاهرية عن كعب قال لا تزالوا بخير ما لم يركب أهل  
الجزيرة أهل قنسرین وأهل حمص فإذا كان ذلك فحينئذ تكون الجفلة ويفزع الناس  
الى دمشق۔

۱۳۰۵ھ صفوان نے، ابوالزہریہ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: تم ہمیشہ بھلائی میں رہو گے جب تک اہل جزیرہ قنسرین والوں پر غالب نہ آجائیں اور قنسرین والے حمص والوں پر غالب نہ آجائیں، جب ایسا ہوگا تو ایک آفت ہوگی، اور لوگ ڈر کر دمشق کی طرف بھاگیں گے۔

○ ○ ○

۱۳۰۶ھ وحدثنا أبو أيوب عن أرطاة عن أبي الزاهرية عن كعب مثله

۱۳۰۶ھ ابوالایوب نے ارطاة سے، انہوں نے ابوالزہریہ سے انہوں نے کعب سے یہی روایت بیان کی ہے۔

○ ○ ○

۱۳۰۷ھ وحدثنا ضمرة عن ابن شوذب عن أبي التياح عن أبيه قال قال لي أبي بني النكا



تحدث أن قوما ستحبسهم عيالاتهم على المهالك

۱۳۰۷ ضمرہ نے ابن شوذب سے، وہ ابوالتیاح سے روایت کرتے ہیں کہ: مجھ سے میرے والد نے کہا کہ اے میرے بیٹے! ہم یہ بات کیا کرتے تھے کہ ایک قوم ہوگی جنہیں اُن کے اہل و عیال ہلاکت کی جگہوں پر روک دیں گے۔

○ ○ ○

۱۳۰۸. قال ضمرة وأخبرنا ابن شوذب عن شهر بن حوشب عن عبدالله بن عمرو قال ستكون هجرة بعد هجرة يجتاز أهل الأرضين إلى مهاجر إبراهيم عليه السلام حتى لا يبقى في الأرض إلا شرار أهلها.

۱۳۰۸ ضمرہ نے ابن شوذب سے، انہوں نے شہر بن حوشب سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: ہجرت کے بعد عنقریب ایک ہجرت ہوگی، تمام زمین والے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت کی جگہ کی طرف اکٹھے ہوں گے، اور زمین کے دیگر حصوں میں اُس کے شریر لوگوں کے علاوہ کوئی باقی نہ بچے گا۔

○ ○ ○

۱۳۰۹. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن عبدالله بن عمرو قال اذا سمعت على المنبر من عبدالله الى عبدالله فاخرج من مصر.

۱۳۰۹ رشدین نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: جب ٹومبر پر سنے کہ یہ عبد اللہ سے عبد اللہ کے لئے ہے، تو مصر سے نکل جانا!۔

○ ○ ○

۱۳۱۰. حدثنا ضمرة عن ابن شوذب عن أبي التياح عن خالد ابن مبيع عن حذيفة قال قلت يا رسول الله ﷺ الدجال قبل أو عيسى بن مريم؟ قال الدجال ثم عيسى ثم لو أن رجلا أتبع فرسا لم يركب مهرانا حتى تقوم الساعة

۱۳۱۰ ضمرہ نے ابن شوذب سے، انہوں نے ابوالتیاح سے، انہوں نے خالد بن مبيع سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! دجال پہلے ہوگا یا حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا دجال پہلے ہوگا پھر عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے، پھر اگر ایک آدمی کی گھوڑی بچے تو یہ آدمی اُس پر سوار نہ ہوا ہوگا حتیٰ کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

○ ○ ○

۱۳۱۱. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن عباس بن عباس عن أبي عبد الرحمن الحبلي عن عبدالله بن عمرو قال لبائين على الناس زمان يتمنى فيه المرء لو أنه في فلك مشحون هو وأهله بموج بهم في البحر من شدة ما في الأرض من البلاء

۱۳۱۱ رشدین بن پابن لہیعہ سے، انہوں نے عباس بن عباس سے، انہوں نے ابو عبد الرحمن الحبلی سے روایت کی ہے کہ



حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک آدمی زمین میں مصائب کی شدت دیکھ کر یہ تمنا کرے گا کہ کاش وہ اور اُس کے گمراہ لے کسی بھری ہوئی کشتی میں ہوتے جسے پانی کی موجیں بہا رہی ہوتیں۔

○ ○ ○

۱۳۱۲. حدثنا ابن وهب عن يونس عن الزهري عن عبد الملك ابن أبي بكر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام حدثنا أن أباه أخبره أن بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم حدثه قال يوشك أن يغلب على الدنيا لقع بن لقع.

۱۳۱۲. ابن وهب نے، یونس سے، انہوں نے زہری سے، انہوں نے عبد الملک بن ابوبکر بن عبد الرحمن بن حارث بن هشام سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہیں کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بتایا کہ عنقریب دنیا پر گمینہ ابن گمینہ غالب آئے گا۔

○ ○ ○

## ما بقي من الأعماق وفتح القسطنطينية

### شہر اعماق کے حالات اور قسطنطنیہ کی فتح سے متعلق مزید احادیث

۱۳۱۳. حدثني أبو أيوب عن أرطاة عن شريح عن كعب وبقية بن الوليد وأبو المغيرة عن صفوان بن عمرو حدثنا شريح بن عبيد قال سمعت كعب الحبر سميت القسطنطينية بنحراب بيت المقدس فتعززت وتجهزت فدعيت المستكبرة وقالت يكون عرش ربي بني على الماء فقد بنيت على الماء فوعدها الله تعالى العذاب قبل يوم القيامة فقال لأنزعن حليك وحريرك وخميرك ولا تركنك لا يصيح ليك ديك ولا أجعل لك عامرا إلا الثعالب ولا نباتا إلا الحجارة والنبوت ولأنزلن عليك ثلاث ليران نار من زفت ونار من كبريت ونار من نبط ولأنركنك جلعاء قرعاء لا يحول بينك وبين السماء شيء وليهفن صوتك ودخانك وأنا في السماء فإله طال ما أشرك بالله تعالى فيها وعبد غيره وليقترعن فيها بجوار ما يكدن يرين الشمس من حسنهن فلا يعجزن من بلغ منكم أن يمشي منكم إلى بيت بلاط ملكهم فإنكم متجلدون فيه كنز التي عشر ملكا من ملوكهم كلهم يزيد فيه ولا ينقص منه على تماثيل بقر أو خيل من نحاس يجري على رؤسها الماء فليقتسمن كنوزها كيلا بالأنرسة وقطعا بالفؤس فإنكم منه على ذلك حتى يعجلكم النار التي وعدها الله فتحتملون ما استطعتم من كنوزها حتى تقتسموه بالفرقدونه فإنيكم آت من قبل الشام أن الدجال قد خرج فترفضون ما في أيديكم فإذا بلغت الشام وجدتم الأمر باطلا وإنما هي نفجة كذب. وقال أبو أيوب نفجة وقال في الفرقدونه وقال لا يقوم رجل من بيته إلى جدار من جدرك يبول عليك



۱۳۱۳؎ ابویوب نے ارطاة سے، انہوں نے شریح سے، انہوں نے کعب سے اور بقیہ بن ولید اور ابوالمغیرہ نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: قسطنطینیہ کا نام بیت المقدس کی خرابی کے ساتھ رکھا گیا ہے، پس قسطنطینیہ نے غرور کیا اور خیر کیا اور تکبر کا دعویٰ کیا، اور کہا کہ میرے رب کا عرش پانی پر بنایا گیا ہے، اور مجھے بھی پانی پر بنایا گیا ہے، اللہ تعالیٰ نے قسطنطینیہ پر قیامت سے پہلے عذاب لانے کا وعدہ کیا، فرمایا میں تیرے سونے کو، تیرے ریشم کو اور تیرے خیر کو چھین لوں گا، اور تجھے ایسا کر دوں گا کہ تجھ میں کوئی مرغ اذان نہ دے گا، اور میں تیرے لئے کوئی آباد کرنے والا نہ بناؤں گا مگر لومڑیاں، اور نہ کوئی درخت مگر پتھر اور کیکر، اور تجھ پر تین آگیاں برساؤں گا ایک آگ زفت کی ہوگی، ایک آگ گندھک کی ہوگی، اور ایک آگ پٹرول کی ہوگی، میں تجھے اس حال میں چھوڑ دوں گا کہ تو ویرانہ اور بیابان ہوگا، تیرے اور آسمان کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہوگی، تیری آواز اور تیرا دھواں ضرور پہنچے گا اور میں آسمان میں ہوں، بے شک اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنے والے اور غیر اللہ کی عبادت کرنے والے اس میں زیادہ رہیں گے اور اس میں ایسی لڑکیاں ہوں گی کہ سورج نے اُن جیسا حسن نہ دیکھا ہوگا۔ تم میں سے جو وہاں پہنچے تو وہ اُن کے بادشاہ کے بلاط کے گھر کی طرف جانے سے عاجز نہ آئے، بے شک تم وہاں پر اُن کے بادشاہوں میں سے بارہ (12) بادشاہوں کا خزانہ پاؤ گے، یہ سب بادشاہ اُس خزانہ میں خورد برد کرتے رہے اور کسی نے اُس میں سے کمی نہ کی، گائے کے بُت یا گھوڑے کے بُت جن کے سروں پر پانی بہہ رہا ہے وہ بھی وہاں پر ہیں، اور یہ خزانہ ضرور ڈھالوں سے ناپ کر اور کلباڑیوں سے کاٹ کر تقسیم کیا جائے گا، تم یہ مال غنیمت تقسیم کرنے کی حالت پر ہو گے تم پر وہ آگ آجائے گی جس کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے، اُس کے خزانوں میں سے جس قدر تم اٹھانے کی طاقت رکھتے ہو گے وہ اٹھا لو گے، پھر اُسے مقام فرقہ نہ میں تقسیم کر دو گے، تمہاری طرف شام سے یہ اطلاع آئے گی کہ دجال نکل چکا ہے، تو تم اپنے ہاتھوں میں ہتھمال ہوگا اُسے پھینک دو گے، جب تم شام پہنچو گے تو اس خبر کو جھوٹا اور باطل پاؤ گے۔ ابوب کی روایت میں یہ بھی ہے کہ کوئی آدمی اپنے گھر سے اٹھ کر تیرے دیواروں میں سے کسی دیوار پر پیشاب نہیں کرے گا۔

○ ○ ○

۱۳۱۴. قال صفوان وحديثي شريح بن عبيد وسلم بن عامر الجبارين ان كعبا كان يقول اذا كانت الملحمة العظمى ملحمة الروم هربت منكم ثلة فلاحقت بالعدو خرجت للتاخري فاسلموكم خسف الله بعضهم وبعث على من بقي منهم طيرا يخطف ابصارهم ثم تبقى الثلة الباقية ليا عباد الله من ادرك ذلك منكم فقلبتة نفسه على الجبن فليدخل تحت اكاله او يمسك بعمود لسطاطه وليصبر فان الله تعالى ناصر الثلة الباقية وذلكم حين يستضعفكم الروم ويطمعون فيكم يقول صاحب الروم اذا أصبحتم فاركبوا على ذات حافر من الدواب ثم اوطؤهم وطنة واحدة لا يذكر هذا الدين في الارض ابدا يعني الاسلام قال ليغضب الله عز وجل عند ذلك حتى يكون في السماء الرابعة وفيها سلاح الله وعذابه ليقول لم يبق الا أنا ودينى الاسلام وأهل اليمن



قیس لأنصرن عبادي اليوم ويد الله بين الصفين اذا أمالها على قوم كانت الدبرة عليهم ليا أهل اليمن  
لا تفضوا قيسا ويا قيس أحبوا أهل اليمن فان قيسا من خيار الناس أنفسا وأخلاقا والذي نفس كعب  
بيده لا يجالد عن دين الاسلام يومئذ الا أنتم يا أهل اليمن وقيس وقيس يومئذ يقتلون الأعداء ولا  
يقتلون والأزد يقتلون الأعداء ويقتلون أو قال ولا يقتلون ولخم وجذام يقتلون الأعداء ولا يقتلون۔

۱۳۱۳؎ صفوان نے شرح بن عبید اور سلیم بن عامر جبارین سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے  
ہیں کہ: جب جنگ عظیم ہوگی جو کہ روم کے ساتھ ہوگی تو تم میں سے تہائی حصہ بھاگ کر دشمن سے جا ملے گا، دوسرا تہائی حصہ وہ تمہیں  
سُہرہ کر دے گا، اللہ تعالیٰ اُن میں بعض کو دُھسا دے گا اور باقی پر پردے بھیج دے گا جو انہیں اُچک لیں گے، پھر تیسرا باقی رہے گا،  
اے اللہ کے بندو! تم میں سے جو وہ زمانہ پالے اور اُس کے نفس پر بُردی غالب ہو تو اُسے چاہئے کہ کسی پالان کے نیچے داخل  
ہو جائے یا اپنے خیمے کی لکڑی تھامے رکھے اور صبر کرے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اس تیسرے تہائی کی مدد کرنے والے ہیں اور یہ اُس  
وقت ہوگا جب روم تمہیں کمزور سمجھے گا، اور تم میں وہ طمع رکھیں گے، روم کا بادشاہ پھر لوگوں سے کہے گا جب صُبح ہو جائے تو تم  
ہر گھر والے جانور پر سوار ہو جانا۔ پھر ان مسلمانوں کو یک بارگی روم دُھسا دے گا کہ اس دین اسلام کا زمین میں کوئی ذرہ باقی نہ  
رہے، اللہ تعالیٰ اُس وقت غصے میں ہوگا۔ وہ چوتھے آسمان پر ہوگا۔ اس آسمان میں اللہ تعالیٰ کا اُسلحہ اور عذاب ہے، اللہ تعالیٰ  
فرمائے گا کوئی باقی نہ رہے مگر میں اور میرا دین اسلام، اور یمن والوں میں سے قبیلہ قیس اور آج میں ضرور اپنے بندوں کی مدد  
کروں گا، اور اللہ تعالیٰ کا ہاتھ دونوں صفوں کے درمیان ہوگا جب وہ اُسے کسی قوم کی طرف پھیرے گا تو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے،  
پس اے یمن والو! قبیلہ قیس سے بچو! اور اے قبیلہ قیس! تم بھی یمن والوں سے محبت رکھو! بے شک قبیلہ قیس والے تمام  
لوگوں میں سے ذات اور اخلاق کی اعتبار سے سب سے زیادہ بہتر ہیں، اُس ذات کی قسم! کہ جس کے ہاتھ میں کعب کی جان  
ہے، اُس زمانہ میں دین اسلام کی طرف سے کوئی جھگڑا کرنے والا نہ ہوگا جو اُسے تمہارے، اے یمن والو! اور قبیلہ قیس والو! اُس  
زمانے میں قبیلہ قیس والے دشمنوں کو قتل کریں گے، اور خود قتل نہ ہوں گے، قبیلہ اُزد والے دشمنوں کو قتل کریں گے اور خود بھی قتل  
ہوں گے، یا فرمایا کہ قتل نہ ہوں گے، قبیلہ لخم اور قبیلہ جذام والے بھی دشمنوں کو قتل کریں گے اور خود قتل نہ ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۳۱۵۔ قال صفوان واخبرني شريح بن عبيد وابو المثنى عن كعب قال تفتح

القسطنطينية على يدي ولد سبا وولد قاذر

۱۳۱۵؎ صفوان نے شرح بن عبید اور ابو المثنیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: صبا

کی اولاد اور قاذر کی اولاد کے ہاتھوں قسطنطنیہ فتح ہوگا۔

○ ○ ○

۱۳۱۶۔ حدثنا بقية عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب قال تكون وقعة بيالما يقاتلهم

المسلمون تقع الأربعة والخميس والجمعة والسبت والأحد ثم يفتح الله للمسلمين يوم



الانین. قال صفوان لسالت عن ذلك خالد بن كيسان فقال حدثني أبي قال اذا هزم الله

الروم من يافا صاروا حتى يجمعوا بالاعماق فتكون الملحمة ملحمة الاعماق

۱۳۱۶ بقیہ صفوان سے، انہوں نے شریح بن عبید سے، وہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ مقام یافا میں ایک واقعہ ہوگا، مسلمان بدھ، جمعرات جمعہ، ہفتہ، اتوار کے دن لڑیں گے، پھر اللہ تعالیٰ ہیر کے دن مسلمانوں کو فتح دیں گے، حضرت صفوان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے خالد بن کيسان سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے باپ نے مجھے بتایا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ رومیوں کو مقام یافا سے شکست دیدیں گے تو وہ جا کر مقام اعماق میں جمع ہو جائیں گے، پس یہ جنگ اعماق کی جنگ ہوگی۔

○ ○ ○

۱۳۱۷. حدثنا عبد القدوس عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب قال ستعمر

قيسارية الروم حتى يقسم المسلمون مرجها بالجهال والأذرع حتى تخرج المرأة لربها

بيت المقدس آمنة على حميرها يتبعها كلها تسأل أي الدروب أقرب إلى بيت المقدس

. لا تخاف شيئا وبأمن الناس وتلقى العصى

۱۳۱۷ عبد القدوس نے صفوان سے، انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: عنقریب روم کے مقام قیساریہ کو آباد کر دیا جائے گا، مسلمان رسیوں اور ذراع کے ذریعہ سے اس کو تقسیم کریں گے، حتیٰ کہ ایک عورت اپنے گدھے پر بیت المقدس کے ارادے سے امن و امان کے ساتھ جائے گی، اس کے پیچھے اس کا کتا ہوگا وہ پوچھے گی کہ بیت المقدس کی طرف کون سا راستہ زیادہ قریب ہے؟ وہ کسی چیز سے نہ ڈرے گی، اور لوگ امن میں ہوں گے اور لاشی رکھ دی جائے گی۔

○ ○ ○

۱۳۱۸. حدثنا بقية عن صفوان عن حاتم بن حرب عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال

لتخرجنكم الروم كفرا كفرا حتى يوردونكم لخماء جلام حتى يجعلونكم في طيوب من الأرض

۱۳۱۸ بقیہ نے صفوان سے، انہوں نے حاتم بن حرب سے، وہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی

اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: تمہیں روم والے ضرور کھڑے کھڑے کر کے نکالیں گے، وہ تمہیں مقام لخم اور مقام جذام میں پہنچادیں گے اور تمہیں زمین کے کناروں پر پہنچادیں گے۔

○ ○ ○

۱۳۱۹. حدثنا بقية حدثنا عبد القدوس عن صفوان عن عامر ابن عبد الله أبي اليمان

الهوزني عن كعب قال ان الله تعالى يمد أهل الشام اذا قاتلهم الروم في الملاحم

بقطعتين دلفة سبعين ألفا ودلفة ثمانين ألفا من أهل اليمن حمائل سيولهم المسد

يقولون نحن عباد الله حقا حقا نقاتل أعداء الله وبلغ الله عنهم الطاعون والأوجاع



والأوصاب حتى لا يكون بلد أبرأ من الشام ويكون ما كان في الشام من تلك الأوجاع والطاعون في غيرها قال كعب وان بالمغرب لحمل الضان ملك من ملوكهم يعد لأهل الشام ألف قلع وكلما أعدها بعث الله عليها قاصفا من الريح حتى يأذن الله بخروجها لترسى ما بين عكا والنهر فيشغلوا كل جندان يمد جندا فسأله أي نهر هو؟ قال مهراق الأرنط نهر حمص ومهراق ما بين الأقرع إلى المصيص

۱۳۱۹ بقية نے عبد القدوس سے، انہوں نے صفوان سے، انہوں نے عامر ابن عبد اللہ ابو الیمان الہوزنی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب روم والے شامیوں سے لڑیں گے تو اللہ تعالیٰ شام والوں کی دو ککڑیوں کے ساتھ مدد کریں گے۔ ایک ککڑی ستر (70) ہزار کی ہوگی اور دوسری ککڑی یمن والوں میں سے اسی (80) ہزار کی ہوگی، اُن کی تلواروں کی نیام مسد سے ہوگی، وہ کہیں گے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سچے بندے ہیں، ہم اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے لڑیں گے اللہ تعالیٰ اُن سے طاعون اور بھوک اور محن کو دور کر دیں گے، حتیٰ کہ شام سے زیادہ ملک کوئی نہ ہوگا، اور یہ بھوک اور طاعون شام کے علاوہ دیگر شہروں میں ہوگا، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مغرب کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ جس کی بادشاہت بھیڑ کے حمل کی مدت کے برابر ہوگی، وہ شام والوں کے خلاف ایک ہزار بحری جہاز تیار کرے گا، مگر اللہ تعالیٰ اُس پر ایک تیز آمدی بھیجے گا، اور انہیں نکلنے کا حکم دے گا، وہ یہ لوگ مقام عکا اور نہر کے درمیان پڑاؤ ڈالیں گے، ہر فوجی دوسرے کی مدد میں مشغول ہو جائے گا، حضرت عامر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کون سی نہر ہوگی؟ ارشاد فرمایا کہ یہ مہراقی الأرنط جو حمص کی نہر ہے، وہ ہوگی یہ مہراق نامی نہر اقرع سے مصیص تک پھیلی ہوئی ہے۔

○ ○ ○

۱۳۲۰. حدثنا بقية وأبو المغيرة عن بشير بن عبد الله بن يسار قال أخذ عبد الله بن بسر المزني صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم بأذني فقال يا ابن أخي لعلك تدرك فتح قسطنطينة فإياك ان أدركت فتحها ان تترك غنيمتك منها فان بين فتحها وبين خروج الدجال سبع سنين

۱۳۲۰ بقية اور ابو المغيرة نے، بشیر بن عبد اللہ بن یسار سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن بسر المزنی جو کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں، انہوں نے مجھے کان سے پکڑا اور فرمایا کہ: اے میرے بیٹے! شاید کہ قسطنطنیہ کی فتح پالے۔ اگر تو اُس کی فتح پالے تو اُس کے مال غنیمت کو نہ چھوڑنا! بے شک قسطنطنیہ کی فتح اور دجال کے خروج میں سات (7) سال کا فاصلہ ہوگا۔

○ ○ ○

۱۳۲۱. ضمرة عن يحيى بن أبي عمرو الشيباني قال لتضر بن الروم النواقيس بهت المقدس أربعين يوما حتى يلتقي بشر المسلمين وبشر الروم بجبل طور زبتا لم تكون



الدبرۃ للمسلمین علی الروم لیخرجونہم الی باب أریحاء لم یخرجونہم من باب داود  
فلا یزال یقتلونہم حتی یبلغوا بہم البحر فتسمى لیما بینہم و بین بیت المقدس أودیة  
الجیف الی یوم القیامة

۱۳۲۱ھ ضمرۃ کہتے ہیں کہ یحییٰ بن ابوعمر والسبائی فرماتے ہیں کہ: روم والے بیت المقدس پر چالیس (40) دن تک  
ناقوس بجائیں گے، مسلمان اور رومی طور زیتا کے پہاڑ پر لڑیں گے، پھر رومی مسلمانوں سے پیٹھ پھیر لیں گے، مسلمان رومیوں کو  
أریحاء کے دروازے سے نکال دیں گے، پھر رومیوں کو باب داود سے بھی نکال دیں گے، وہ مسلسل رومیوں کو قتل کرتے رہیں گے  
حتیٰ کہ انہیں سمندر تک پہنچا دیں گے، پھر قیامت تک کے لئے رومیوں اور بیت المقدس کے درمیان جگہ کا نام ”مرداروں کی  
وادیاں“ پڑ جائے گا۔

○ ○ ○

۱۳۲۲. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة والليث بن سعد عن أبي قبيل عن غير واحد من  
اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يكون بين المسلمين وبين الروم هدنة على ان  
يبعث المسلمون اليهم جيشا يكون بالقسطنطينية غوثا لهم لئلا يهزمهم عدو من ورائهم  
يقاتلونهم فيخرج اليهم المسلمون والروم معهم فينصرهم الله عليهم ويهزمونهم  
ويقتلونهم، فيقول قاتل من الروم غلب الصليب فيقول قاتل من المسلمين بل الله غلب،  
فيتراجع القوم ذلك بينهم فيقوم المسلم الى الرومي فيضرب عنقه فتتكث الروم حتى اذا  
رجعوا الى القسطنطينية وامرو قتلوهم وهم آمنون فاذا قتلوهم عرفوا ان المسلمين  
سيطلبونهم بدمائهم فيخرج الروم على ثمانين غيابة تحت كل غيابة اثنا عشر الفا. قال ابو  
قبيل فاذا جاءت الروم لم يكن للناس بعدهم قوام ومعهم يومئذ الترك ورجان والسقابة.

۱۳۲۲ھ رشدين نے ابن لہیعہ اور لیث بن سعد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ  
میں نے متعدد حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مسلمان اور رومیوں کے درمیان اس  
بات پر صلح ہوگی کہ مسلمان ان کی طرف اپنا وہ لشکر جو قسطنطنیہ میں ہے مدد کے طور پر بھیجیں گے، رومیوں کے دشمن ان کے پیچھے سے  
حملہ کریں گے، مسلمان اور رومی مل کر ان سے لڑیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان دشمنوں کے خلاف ان کی مدد کرے گا، اور ان دشمنوں کو یہ  
فلست دیں گے اور قتل کریں گے، رومیوں میں سے کہنے والا کہے گا کہ صلیب غالب آگئی ہے، مسلمانوں میں کہنے والا کہے گا کہ  
اللہ تعالیٰ غالب آگیا، پھر یہ لوگ آپس میں تکرار کر رہے ہوں گے کہ ایک مسلمان ایک رومی کی طرف کھڑا ہو کر اس کی گردن  
اڑائے گا۔ رومی معاہدہ توڑ دیں گے، حتیٰ کہ جب وہ قسطنطنیہ لوٹیں گے تو وہ مسلمانوں کو قتل کریں گے حالانکہ انہوں نے  
مسلمانوں کو امن دے رکھا ہوگا، جب وہ مسلمانوں کو قتل کر لیں گے تو انہیں یقین ہوگا کہ مسلمان اپنے خون کا بدلہ مانگیں گے، پس  
رومی (80) آتش جھنڈوں کے ساتھ خروج کریں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ (12) ہزار لوگ ہوں گے، حضرت ابو قبیل رحمہ



اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب روم والے آئیں گے تو لوگوں کے لئے اُن کے بعد کوئی سرپرست نہ ہوگا اور رومیوں کے ساتھ اُس زمانے میں ٹُرک، بُرجان اور سقالبہ قبائل ہوں گے۔

۱۳۲۳. حدثنا رھدین عن ابن لھیعۃ عن ابی قبیل عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا ملک العتقان عتیق العرب وعتیق الروم کانت علی یدھما الملاحم

۱۳۲۳۔ رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: جب دو (2) آزاد کردہ بادشاہ بنیں گے، ایک عرب کا آزاد کردہ اور دوسرا روم کا آزاد کردہ ہوگا تو اُن کی ہاتھوں بڑی جنگیں ہوں گی۔

۱۳۲۴. حدثنا ابو المظفر عن ارطاة بن المنذر عن المهاجر بن حبيب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الخامس من آل هرقل الذي يكون على يديه الملاحم وقد يملك هرقل ثم ابنه بعده قسطة بن هرقل ثم ابنه قسطنطين بن قسطة ثم ابنه اصطفا بن قسطنطين ثم يخرج ملك الروم من آل هرقل الى لبون وولده من بعده وسيمود الملك من الخامس من آل هرقل الذي تكون على يديه الملاحم

۱۳۲۴۔ ابو المظفر نے، ارطاة بن المنذر سے، انہوں نے المهاجر بن حبيب رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: ہرقل کی اولاد میں سے وہ پانچواں ہوگا جس کے ہاتھوں بڑی جنگیں ہوں گی، ہرقل بادشاہ ہے۔ پھر اُس کے بعد اُس کا بیٹا قسطنطین بن ہرقل، پھر اُس کا بیٹا قسطنطین بن قسطنطین ہوگا، پھر اُس کے بعد ہرقل کی اولاد سے روم کی بادشاہت نکل جائے گی، اور لبون اور اُس کی اولاد کے پاس چلے جائے گی، پھر اس کے بعد بادشاہت ہرقل کی اولاد میں سے پانچویں کے پاس لوٹ آئے گی جس کے ہاتھوں بڑی جنگیں ہوں گی۔

۱۳۲۵. حدثنا مسلمة بن علي الدمشقي عن عبد الله بن السائب عن أبي مدلاج عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير قتلى قتلت تحت ظل السماء ما خلق الله تعالى خلقه أولهم هابيل الذي قتله قابيل اللعين ظلما ثم قتلى الأنبياء الذين قتلهم أممهم المبعوثة اليهم حين قالوا ربنا الله ودعوا اليه ثم مؤمن آل فرعون ثم صاحب ياسين ثم حمزة بن عبد المطلب ثم قتلى بدر ثم قتلى أحد ثم قتلى الحديبية ثم قتلى الأحزاب ثم قتلى حنين ثم قتلى تكون من بعد ي يقتلهم خوارج مارقة فاجرة ثم أرجع يذك الى ما شاء الله من المجاهدين في سبيله حتى تكون ملحمة الروم



قتلاهم کقتلی بدر ثم تكون ملحمة الترك قتلاهم کقتلی يوم أحد ثم ملحمة الدجال  
قتلاهم کقتلی يوم الحديبية ثم ملحمة ياجوج وماجوج قتلاهم کقتلی يوم الأحزاب ثم  
ملحمة الملاحم قتلاهم کقتلی يوم حنين ثم لا يكون بعد ذلك ملحمة في الاسلام  
لأهلها فيها الى يوم ينفخ في الصور

۱۳۲۵) مسلمہ بن علی دمشقی نے عبد اللہ بن السائب سے، انہوں نے ابو مدیح سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن  
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: جب سے اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو بنایا تو اس مخلوق میں سے  
آسمان کے نیچے سب سے بہترین شہداء میں سے پہلا ہاتل ہے۔ جسے قاتل ملعون نے ناحق قتل کیا تھا، پھر وہ شہداء ہیں جو انبیاء  
ہیں جنہیں اُن اُنھوں نے جن کی طرف اُنھیں بھیجا گیا تھا۔ قتل کیا جب ان انبیاء علیہم السلام نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے، اور اس کی  
طرف لوگوں کو دعوت دی، پھر آل فرعون کا مؤمن ہے، پھر صاحب یاسین ہے، پھر حمزہ بن عبد المطلب ہے، پھر بدر کے شہداء ہیں  
پھر احد کے شہداء ہیں۔ پھر خدیجہ کے شہداء ہیں۔ پھر احزاب کے شہداء ہیں۔ پھر خنین کے شہداء ہیں پھر وہ شہداء ہیں جو میرے  
بعد ہوں گے جنہیں خارجی سرکشی اور ظلم کرتے ہوئے قتل کریں گے، پھر اپنا ہاتھ مجاہدین فی سبیل اللہ کی طرف پھیر دے گا جنہیں  
اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ حتیٰ کہ روم کے ساتھ بڑی جنگ ہوگی، اس کے شہداء بدر کے شہداء کی طرح ہوں گے۔ پھر خُزک کے ساتھ جنگ  
ہوگی۔ اُن کے شہداء احد کے شہداء کی طرح ہوں گے، پھر دجال کے ساتھ جنگ ہوگی۔ ان کے شہداء خدیجہ کے شہداء کی طرح  
ہوں گے پھر یاجوج ماجوج کے ساتھ جنگ ہوگی۔ اُن کے شہداء احزاب کے شہداء کی طرح ہوں گے، پھر اس کے بعد جنگیں ہوتی  
رہیں گی، اُن کے شہداء خنین کے شہداء کی طرح ہوں گے۔ پھر اس کے بعد مسلمان کے ہاں شور مچوئے جانے تک کوئی جنگ نہ ہوگی۔

○ ○ ○

۱۳۲۶۔ حدثنا الوليد ورشدین عن ابن لهيعة عن أبي قبيل قال اذا التفتحت رومية فادخلوا

كنيسة العظمى الشرقية من بابها الشرقي فاعتدوا صبح بلاطات ثم التلوا الثامنة فان

لحنتها عصي موسى والانجيل طرية وحلي بيت المقدس

۱۳۲۶) الولید اور رشدین نے ابن لہیعہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: جب تم روم  
کو فتح کر لو تو پھر اس کے بڑے مشرقی گر جاگھر میں اس کے مشرقی دروازے سے داخل ہونا۔ پھر سات دروازوں کو شمار کرنا پھر  
آٹھویں کو اکھڑ دینا۔ بے شک اس کے نیچے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور انجیل اور بیت المقدس کا سونا ہے۔

○ ○ ○

۱۳۲۷۔ حدثنا رشدین عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن عمرو قال يفتح

القسطنطينية رجل اسمه اسمي.

۱۳۲۷) رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ

عنہما فرماتے ہیں کہ: قسطنطینیہ کو وہ آدمی فتح کرے گا جس کا نام میرے نام پر ہوگا۔



۱۳۲۸. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن أبي فراس عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال تغزون القسطنطينية ثلاث غزوات فأما غزوة واحدة فتلقون بلاء وشدة والغزوة الثانية يكون بينكم وبينهم صلح حتى يبتني فيها المسلمون المساجد ويفزون معهم من وراء القسطنطينية ثم يرجعون اليها والغزوة الثالثة يفتحها الله لكم بالتكبير فتكون على ثلاث ألاث يخرب ثلثها ويحرق ثلثها ويقسمون الثلث الباقي كيلا

۱۳۲۸) رشدين نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے، انہوں نے ابو فراس سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: تم قسطنطنیہ سے تین مرتبہ جہاد کرو گے، پہلی جنگ میں تمہیں مصیبت اور سختی پہنچے گی، اور دوسری جنگ میں تمہارے اور ان کے درمیان صلح ہوگی حتیٰ کہ مسلمان قسطنطنیہ میں مسجدیں بنائیں گے اور ان کے ہمراہ مل کر قسطنطنیہ سے ہٹ کر لوگوں سے لڑیں گے، پھر اس کی طرف لوٹیں گے، اور تیسری جنگ میں اللہ تعالیٰ تمہیں تکبیر کے ساتھ فتح دے گا، پس قسطنطنیہ تین حصوں پر ہو جائے گا، اس کے تہائی کو خراب کر دیا جائے گا اور تہائی کو جلا دیا جائے گا اور باقی تیسرے تہائی کو ماپ کر تقسیم کر دیا جائے گا۔

○ ○ ○

۱۳۲۹. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل وبسر بن عمرو قال لا أسكندرية وملاحم الأعماق على يدي طبارس بن أسطيان بن الأخرم بن قسطنطين بن هرقل قال وسمعت أله برومية.

۱۳۲۹) رشدين نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل اور مورسیہ بن عمرو سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ اسکندریہ اور اعماق کی جنگیں طبارس بن اسطیان بن الاحزم بن قسطنطنین بن هرقل کے ہاتھوں ہوں گی، اور میں نے سنا ہے کہ وہ روم کے ساتھ ہوگا۔

○ ○ ○

۱۳۳۰. حدثنا ابو وهب ورشدين جميعا عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن حيونل بن شراحيل قال سمعت عبد الله بن عمرو بن العاص يقول ان أهل الأندلس يأتون في البحر وإن طول سفنهم في البحر خمسين ميلا وعرضها ثلاثة عشر ميلا حتى ينزلوا في الأعماق وقال ابن وهب البر والبحر

۱۳۳۰) ابو وهب اور رشدين نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے، انہوں نے حیونل بن شراحیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: اندلس والے سمندر کے راستے سے آئیں گے۔ ان کے جہاز کی لمبائی پچاس (50) میل اور چوڑائی تیرہ (13) میل ہوگی، وہ اعماق جاؤں گے۔ حضرت ابن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سمندری اور خشکی دونوں راستوں سے آئیں گے۔

○ ○ ○

۱۳۳۱. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن عمرو بن العاص أن رجلا



من أعداء المسلمين بالاندلس يقال له ذوالعرف يجمع من قبائل الشرك جمعا عظيما يعرف من بالاندلس من المسلمين أن لا طاقة لهم بهم فيهرب من بها من المسلمين فيسير أهل القوة من المسلمين في السفن إلى طنجة ويبقى ضعفاؤهم وجماعتهم ليس لهم سفن يجيرون فيها قال ليعث الله لهم وعلا فيسير الله تعالى لهم في البحر طريقا فيجيزوه فيفطن له الناس فيتبعون الوعل ويجيرون على أثره ثم يعود البحر على ما كان عليه قبل ذلك ويجيز العدو في المراكب في طلبهم فإذا علم بهم أهل الربيعة خرجوا ومن كان بالاندلس من المسلمين حتى يقدموا مصر ويتبعهم العدو حتى ينزلوا ما بين مريوط إلى الأهرام مسيرة خمسة أبرد فتخرج اليهم راية المسلمين فنصرهم الله عليهم فهزموهم وقتلواهم إلى لوبية مسيرة عشر ليال فتلا فينقل أهل مصر أمتعتهم بعجلهم وأداتهم سبع سنين فيهرب ذو العرف ومعه كتاب كتب له ألا ينظر فيه حتى يقدم مصر فينظر فيه وهو منهزم فيجد فيه ذكر الاسلام ويؤمر بالدخول فيه فيسال الأمان على نفسه وعلى من أجابه إلى الاسلام من أصحابه فيسلم ويصير من المسلمين، فإذا كان من العام التالي أقبل من الحبشة رجل يقال له أسبس أو أسبس وقد جمع جمعا عظيما فيهرب المسلمون منهم من اسوان حتى لا يبقى بها ولا فيما دونها أحد من المسلمين الا قدم الفسطاط وتسير الحبشة حتى ينزلوا منف فيخرج اليهم المسلمون براياتهم فنصرهم الله عليهم ليقاتلوهم وبأسروهم فيباع الأسود يومئذ بعباءة

۱۳۳۱ھ رشدين نے ابن لہیع سے، انہوں نے ابوقبیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: اعدائے میں مسلمانوں کے دشمن میں سے ”ذوالعرف“ نامی شخص مشرک قبیلوں سے بڑی فوج تیار کرے گا، اعدائے کے مسلمان جانتے ہوں گے کہ ان میں ان کا سامنا کرنے کی طاقت نہیں ہے تو وہاں پر جو مسلمان ہوں گے وہ بھاگ کھڑے ہوں گے، طاقت رکھنے والے مسلمان تو کشتیوں میں بیٹھ کر ”طنجة“ کی طرف چلے جائیں گے، اور کمزور مسلمان باقی رہ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی طرف وغل (یعنی آفواہ) کو بھیجے گا، اللہ تعالیٰ انہیں سمندر میں ایک راستے پر چلائے گا، لوگ اُسے سمجھ جائیں گے، وہ سب وغل کا پیچھے چل کر سمندر غمور کر لیں گے، پھر سمندر لوٹ آئے گا اس حالت پر جس پر وہ اس سے پہلے تھا، دشمن اپنی سواریوں میں سمندر عبور کر کے ان کا پیچھا کرے گا، جب ”الربيعة“ والوں کو ان کا علم ہوگا تو وہ اور اعدائے کے مسلمان نکل پڑیں گے حتیٰ کہ مصر جا پہنچیں گے، دشمن ان کا پیچھا کرے گا حتیٰ کہ وہ مریوط سے لے کر اہرام تک (علاقے) پر پڑاؤ ڈالیں گے۔

○ ○ ○

۱۳۳۲ھ۔ حدثنا الوليد وابن وهب ورشدین عن ابن لہیعة عن الحارث بن یزید عن ابی محمد الحنبی سمع عبداللہ بن عمرو یقول لیلحقن من العرب بالروم قبائل بأسرها للث



وما أسرها قال برعاتها وكلاهما فقال له سليم بن عتر إن شاء الله يا أبا محمد فقام مغضبا  
فقال قد شاء الله وكتبه.

۱۳۳۲ھ الولید اور ابن وہب اور رشیدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے الحارث بن یزید سے، ابو محمد جنبی رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرما رہے تھے کہ: اہل عرب میں سے بعض قبائل پورے کے پورے اہل روم سے جا ملیں گے، میں نے عرض کیا پورے کے پورے کا کیا مطلب؟ فرمایا اپنی بکریوں اور اپنے گٹوں سمیت جا ملیں گے۔ سلیم بن عتر نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے کہا کہ اے ابو محمد! اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو ہوگا، تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما غضبناک ہو کر کھڑے ہو گئے، اور فرمانے لگے اللہ نے چاہ لیا ہے اور لکھ لیا ہے۔

○ ○ ○

۱۳۳۳ھ . حدثنا الوليد عن الحارث بن عبيدة عن عبد الرحمن بن عمرو قال إذا عادت ذو

الخلصة كان ظهور الروم على الشام

۱۳۳۳ھ الولید نے الحارث بن عبیدہ سے، انہوں نے عبدالرحمن بن عمرو سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ذو الخلصة کی عبادت کی جائے گی، تب روم والے شام پر غالب آ جائیں گے۔

۱۳۲۳ھ . حدثنا الوليد عن عثمان أبي العاتكة عن سليمان بن حبيب عن أبي هريرة رضي

الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا وقعت الملاحم خرج بعث من

دمشق من الموالي هم أكرم العرب فرسا وأجوده سلاحا يؤيد الله بهم الدين

۱۳۳۳ھ الولید نے عثمان بن ابوالعاتکہ سے، انہوں نے سلیمان بن حبیب سے روایت کی ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب بڑی جنگیں واقع ہوں گی، تو دمشق میں سے غیر عربی لوگوں کا ایک

لشکر نکلے گا، وہ عرب سے زیادہ معزز ہوں گے گھوڑوں کے اعتبار سے اور زیادہ آچھے ہوں گے اسلحہ کے اعتبار سے، اللہ تعالیٰ اُن کے

ذریعہ دین کی مدد کرے گا۔

○ ○ ○

۱۳۳۵ھ . حدثنا الوليد بن مسلم عن مروان بن جناح عن ابن حليس عن كعب قال لولا

لفظ أهل رومية لسمعتهم وجبة الشمس اذا وحيبت

۱۳۳۵ھ الولید بن مسلم نمران بن جناح سے، انہوں نے ابن حلبس سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ

عنہ فرماتے ہیں کہ اگر روم والوں کا شور و غوغا نہ ہوتا تو آلبتہ تم سورج کا ڈھلنا سنے، جب وہ ڈھلتا ہے۔

○ ○ ○

۱۳۳۶ھ . حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن أبي قهيل عن تبيع عن كعب قال أول مدينة كانت

للمصرانية رومية ولولا كفر أهلها لسمع صليل الشمس حين تخر



۱۳۳۶) الولید نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے، انہوں نے تمیم سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پہلا شہر عیسائیوں کا روم ہوگا، اگر اُن کے رہنے والوں کا گھر نہ ہوتا تو اُس کے رہنے والے سورج کی گھر گمراہت اُس کے غروب ہوتے وقت سن لیتے۔

○ ○ ○

۱۳۳۷. حدثنا الولید عن ابن لہیعہ عن ابی قیل عن عمرو بن مالک عن عبد اللہ بن عمرو قال فتح القسطنطنیة ثم تغزون رومية لفتحها اللہ علیکم. قال ابو قیل وہی الفریقیة رجل من اهل اليمن يدعی محمد بن سعید یكون بعده رجل بنی ہاشم یقال له اصبع بن یزید وهو صاحب رومية وهو الذي یفتحها

۱۳۳۷) الولید بن ابی لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے، انہوں نے عمیر بن مالک سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: قسطنطنیہ فتح ہوگا تو تم روم والوں سے جہاد کرو گے، اللہ تعالیٰ اُسے بھی تم پر فتح کر دے گا۔ حضرت ابو قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ افریقہ کا امیر ایک یمنی آدمی ہوگا، جس کا نام محمد بن سعید ہوگا، اُس کے بعد بنو ہاشم کا ایک آدمی ہوگا جس کا نام اصبع بن یزید ہوگا۔ یہی وہ ہے جس کے ہاتھوں روم فتح ہوگا۔

○ ○ ○

۱۳۳۸. حدثنا الولید عن ابن لہیعہ عن بکر بن سوادہ عن شیخ من حمیر قال لیكونن لکم من عدوکم بهذه الرملة الفریقیة يوم تغفل الروم فی ثمان مائة سفينة لیقاتلوکم علی هذه الرملة ثم یهزمهم اللہ فتأخذون سفینهم فترکبوا بها الی رومية فاذا اتبعوها کبرتم ثلاث تکبیرات ویرجع الحصن من تکبیرکم لیمنار فی الثالثة قلر میل لیدخلوہم لیرسل اللہ علیہم غمامة تغشاهم فلا تنہکم حتی یدخلوها فلا تنجلی تلک الغبرة حتی تکلوا علی فرسہم

۱۳۳۸) الولید نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے بکر بن سوادہ سے روایت کی ہے کہ حمیر کے ایک شیخ نے کہا کہ ضرور اس افریقہ کے ریگستان میں تمہارا ایک دشمن ہوگا، جب روم والے آٹھ سو (800) کشتیوں سمیت آئیں گے وہ تم سے اس ریگستان میں لڑائی کریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ اُن کو شکست دے گا اور تم اُن کی کشتیاں لے لو گے، اُس پر سوار ہو کر تم روم جاؤ گے۔ جب تم وہاں پہنچو گے تو تین (3) مرتبہ نعرہ تکبیر بلند کرو گے، تمہاری تکبیر کی وجہ سے پورا قلعہ ہلنے لگ جائے گا، تیسری تکبیر میں ایک میل تک کا قلعہ گر جائے گا، مسلمان اُس میں داخل ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ایک ہادل کو پیچھے گا جو مسلمانوں کو اُٹھانے لے گا، وہ ہادل اُن مسلمانوں سے جدا نہ ہوگا۔ یہاں تک کہ تم اُس میں داخل ہو جاؤ اور یہ گرد و غبار نہ چھٹے گا یہاں تک کہ تم اُن کے بستروں پر ہو گے۔

○ ○ ○

۱۳۳۹. حدثنا الولید عن ابن لہیعہ قال حدثنا ابو المہرۃ عبد اللہ بن المہرۃ عن



عبداللہ بن عمرو قال الملاحم خمس مضى منها ثتان وبقي ثلاث فأولهن ملحمة الترك  
بالجزيرة وملحمة الأعماق وملحمة الدجال ليس بعدها ملحمة  
۱۳۳۹ھ الولید نے ابن لہیع سے، انہوں نے ابوالخیرۃ عبید اللہ بن الخیرۃ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن  
عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بڑی جنگیں پانچ ہیں۔ دو اُن میں سے گورچکی ہیں، اور تین باقی ہیں، اُن میں سے ایک ٹُرک  
کے ساتھ جزیرے میں جنگ ہے، اور دوسری اُعماق کے ساتھ جنگ ہے، اور تیسری دُجال کے ساتھ جنگ ہے۔ اُس کے بعد بڑی  
جنگ نہ ہوگی۔

○ ○ ○

۱۳۴۰. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة وليث بن سعد عن خالد بن يزيد عن سعيد بن أبي  
هلال عن أبي سلمة عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال ينشأ في الروم غلام يشب في  
السنة شباب الغلام في عشر سنين ويكون بأرض الروم تملكه الروم في نفسها فيقول  
حتى متى وقد غلبنا هؤلاء على مكان من أراضنا لأخرجن لأقاتلنهم حتى أغلبهم على ما  
غلبوا أو يغلبنني على ما بقي تحت قدمي فيخرج في سبعة آلاف سفينة حتى يكون بين  
عكا والعريش ثم يضرع النار في سفنه فيخرج أهل مصر من مصر وأهل الشام من الشام  
حتى يصيروا إلى جزيرة العرب فذلك اليوم الذي كان أبو هريرة يقول ويل للعرب من  
شر قد أقترب للحبل والقتب يومئذ أحب إلى الرجل من أهله وماله فتستعين العرب  
بأعرايها ثم يسرون حتى يبلغوا أعماق أنطاكية فتكون أعظم الملاحم حتى تخوض  
الخيول إلى لئنها ويرفع الله النصر عن كل حتى تقول للملائكة يا رب ألا تنصر عبادك  
المؤمنين فيقول حتى يكثر شهداؤهم فيقتل ثلث ويرجع ثلث ويصير ثلث فيخسف الله  
بالثلث يرجع وتقول الروم لا نزول نقاتلكم حتى نخزجوا إلينا كل بضعة فيكم من غير  
كم فتخرج المعجم فتقول معاذ الله أن نخرج إلى الكفر بعد الإسلام لذلك حين يفضب  
الله عز وجل فيضرب بسيفه ويظعن برمحه فلا يبقى منهم منبر إلا قتل ثم يمضون على  
وجوههم لا يمرون على مدينة إلا فتحوها بالتكبير حتى يأتوا مدينة الروم فيجدون  
خليجها بطحاء فيفتحها الله تعالى عليهم فيفتض يومئذ كذا وكذا عذراء وتقسم الغنائم  
مكايلة بالهراير ثم يأتهم أن المسيح قد خرج فيقبلون حتى يلقوه بيت أبياء فيجدونه  
قد حضر هنالك ثمانية آلاف امرأة والنبي عشر ألف مقاتل هم خير من بقي كصالح من  
مضى فيناهم تحت ضبابه من غمائم إذ تكشفت عنهم الضبابه مع الصبح فإذا بعيسى ابن  
مريم عليهما السلام بين ظهرانيهم



۱۳۳۰ھ ابن وہب نے ابن لہیعہ اور لیث بن سعد سے، انہوں نے خالد بن یزید سے، انہوں نے سعید بن ابی ہلال سے، انہوں نے ابوسلمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ مافرماتے ہیں کہ: روم میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو جوانی کی عمر میں دس (10) سال کے اندر بوڑھا ہو جائے گا، وہ روم کی سرزمین پر ہوگا۔ اُسے روم اپنا بادشاہ بنائیں گے، وہ کہے گا کہ یہ بادشاہت کب تک رہے گی؟ یہ مسلمان تو ہماری سرزمین پر غالب آچکے ہیں، ہمیں ان کی طرف لکھوں گا اور ان سے لڑوں گا تاکہ جن چیزوں پر یہ غالب آئے ہیں اُن پر غالب آجاؤں گا، یا یہ مسلمان اُن پر غالب آجائے جو میرے قدموں کے نیچے ہیں، وہ سات (7) ہزار کشتیاں لے کر روانہ ہو کر مقام عکا اور مقام مریش پر اڑا ڈالے گا۔ پھر وہ اپنی کشتیوں کو آگ لگا دے گا۔ مصر والے مصر سے اور شام والے شام سے نکل جائیں گے حتیٰ کہ وہ جزیرۃ العرب جا پہنچیں گے، یہ وہ دن ہے جس کے متعلق حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ ہلاکت ہے عرب والوں کے لئے اُس شرکی وجہ سے جو قریب آچکا ہے، رسیاں اور بانس اُس زمانے میں آدمی کو اپنے گھر والوں سے اور اپنے مال سے زیادہ محبوب ہوں گے۔ عرب اپنے دیہاتیوں سے مدد مانگیں گے۔ پھر یہ لوگ چلیں گے حتیٰ کہ مقام اطلحہ کیہ مقام اعماق میں پہنچ جائیں گے، پس جب عظیم ہوگی حتیٰ کہ گھوڑے اپنے گھروں تک خون میں ڈوبے ہوئے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک سے مدد اٹھالے گا۔ فرشتے کہیں گے کہ یارب! کیا ہم تیرے مؤمن بندوں کی مدد نہ کریں؟ ارشاد ہوگا کہ نہیں یہاں تک کہ مسلمانوں کے شہداء زیادہ ہو جائیں، پھر تہائی مسلمان فوج کو شہید کر دیا جائے گا اور تہائی لوٹ جائے گا اور تہائی صبر کرے گا۔ جو تہائی لوٹے گا اللہ تعالیٰ اُسے دھندلے گا، روم والے کہیں گے کہ ہم مسلسل تمہارے ساتھ لڑتے رہیں گے، یہاں تک کہ تم ہماری طرف ہر اُس انسان کو نکال دو جو تم میں تمہارے علاوہ ہے، تو وہ عجیبوں کو نکالیں گے، عجیبی کہیں گے کہ اللہ کی پناہ کہ ہم اسلام لانے کے بعد کفر کی طرف نکل جائیں، اس وقت اللہ تعالیٰ غضبناک ہوگا۔ وہ اپنے تلوار اور اپنے نیزے کے ساتھ ماریں گے، کفار میں سے کوئی بھی خبر دینے والا ہاتھ نہ رہے گا مگر قتل کر دیا جائے گا، پھر مسلمان اپنے چہرے کے زخ پر چلیں گے۔ اُن کا گور کسی شہر پر نہ ہوگا مگر اُسے بکیر کے نعروں کے ذریعے فتح کر لیں گے، اور وہ روم کے شہر جا پہنچیں گے وہاں وہ بطحاء نامی جگہ کو زکاوت پائیں گے اللہ تعالیٰ اس پر بھی اُن کو فتح دے گا۔ اُس دن بہت سی بن بیاعی عورتوں سے ہم بستری کی جائے گی اور ڈھالوں کے ذریعے مال غنیمت تقسیم کیا جائے گا، پھر اُن کے پاس یہ خبر آئے گی کہ سح ڈجال کا خروج ہوا ہے، وہ واپس آئیں گے حتیٰ کہ بیب ایلیم میں پہنچ جائیں گے، وہاں پر وہ آٹھ (8) ہزار عورتوں اور بارہ (12) ہزار لڑنے والوں کو پائیں گے، وہ لوگ باقی ماندہ میں سے بہترین لوگ ہوں گے، وہ ہادلوں میں سے ایک بادل کے سائے میں ہوں گے، صبح کے وقت وہ بادل اُن سے دور ہو جائے گا، تو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو اپنے درمیان پائیں گے۔

○ ○ ○

۱۳۳۱ھ۔ حدثنا ابن وہب عن ابن لہیعہ عن کعب بن علقمۃ قال سمعت اباہم او ابا لمیم یقول سمعت ابن ابی ذر یقول سمعت ابا ذر رضی اللہ عنہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول سیکون من بنی امیہ رجل اخص بمصر یملی سلطانا یغلب علی



سلطانہ او یتزع منه لیفر الی الروم لیاتی بالروم الی اهل الاسلام فذلک اول الملاحم  
 ۱۳۳۱ھ ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے کعب بن علقمہ سے، انہوں نے ابونعیم سے، انہوں نے ابن ابوذر  
 سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: بنوأمیہ کا ایک دشمنی  
 آنکھوں والا مصر کا سلطان ہوگا، اُس کی سلطنت مغلوب ہو جائے گی یا اُس سے چھین لی جائے گی۔ پھر وہ روم کی طرف فرار ہوگا، روم  
 والے مسلمانوں کی طرف آئیں گے تو یہ پہلی بڑی جنگ ہوگی۔

○ ○ ○

۱۳۳۲ھ قال کعب وحدثنی مولیٰ لعبد اللہ بن عمرو سمعہ یقول اذا رأیت او سمعت  
 برجل من ابناء الجبابة بمصر له سلطان یطلب علی سلطانہ ثم یفر الی الروم فذلک اول  
 الملاحم یاتی بالروم الی اهل الاسلام، فقبل له ان اهل مصر یمسبون فیما اخرجوا وھم  
 اخواننا احق ذلک قال نعم اذا رأیت اهل مصر قد قتلوا اماما بین اظھرھم فاخرج ان  
 استطعت ولا تقرب لانه یم القصر یحل السباء

۱۳۳۲ھ کعب فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے آزاد کردہ غلام نے بتایا کہ حضرت  
 عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب ٹو دیکھے یا سنے کہ چاندیوں کی اولاد میں سے کوئی شخص مصر کا سلطان ہے اور اُس کی  
 سلطنت مغلوب ہوگئی ہے۔ پھر وہ روم کی طرف بھاگ گیا ہے، تو یہ پہلی جنگ ہوگی، روم اہل اسلام کی طرف آئیں گے، حضرت  
 عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا گیا کہ اہل مصر عنقریب جیسے کہ ہمیں بتایا گیا ہے قیدی بنائے جائیں گے حالانکہ وہ ہمارے  
 بھائی ہیں کیا یہ بات سچ ہے؟ فرمایا جی ہاں، جب مصر والوں کو دیکھے کہ انہوں نے اپنے درمیان امام کو قتل کر دیا تو اگر تجھ میں طاقت  
 ہو تو وہاں سے نکل جانا، اور محل کے قریب رہنا۔ بے شک اُن پر عذاب آنے والا ہے۔

○ ○ ○

۱۳۳۳ھ حدثنا ابن وہب عن معاویہ بن صالح عن حدیر بن کریم عن جہیر بن نفیر عن  
 یزید بن شریح عن کعب قال فی فتح رومية یمخرج جمیش من المغرب یریح شرقیة لا  
 یمکسر لھم مقلداف ولا ینقطع لھم حبل ولا یمحرق لھم قلع ولا ینتقص لھم قرۃ حتی  
 یرسو ابرومیة فیفتحونھا. قال کعب ان لھما لشجرة هی فی کتاب اللہ مجلس لثلاثہ آلاف  
 فمن علی فیھا سلاحہ او ربط فیھا فرسہ لھو عند اللہ تعالیٰ من افضل الشهداء قال کعب  
 تفتح عموریة قبل لبقیة ولبقۃ قبل القسطنطنیة والقسطنطنیة قبل رومیة.

۱۳۳۳ھ ابن وہب نے معاویہ بن صالح سے، انہوں نے حدیر بن کریم سے، انہوں نے جہیر بن نفیر سے، انہوں  
 نے یزید بن شریح سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ روم کے فتح کے دوران مغرب سے ایک  
 لشکر نکلے گا مشرقی ہوا کے ساتھ جو اُن کی توپوں کو نہیں توڑے گی اور نہ اُن کی رسی کو کاٹے گی نہ اُن کے بادبان کو پھاڑے گی، نہ اُن



کے مشکیزوں میں کمی کرے گی یہاں تک کہ وہ روم کا گھیرا کر لیں گے اور اُسے فتح کر لیں گے، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اُس میں ایک درخت ہے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں تین (3) ہزار آدمیوں کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔ جو شخص اُس میں اپنا اُسلو لٹائے یا اُس میں اپنا گھوڑے باندھے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل الشہداء ہوگا حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عموریہ یقیناً سے پہلے فتح ہوگا، اور یقیناً قسطنطینیہ سے پہلے فتح ہوگا اور قسطنطینیہ روم سے پہلے فتح ہوگا۔

○ ○ ○

۱۳۴۴. حدثنا ابن وهب عن يحيى بن أيوب عن أبي قبيس سمع عبد الله بن عمرو رضي

الله عنهما يقول كنا عند رسول الله ﷺ فسنل أي المدينتين تفتح أول رومية أو

قسطنطينية؟ قال النبي صلى الله عليه وسلم مدينة ابن هرقل أول يعني القسطنطينية

۱۳۴۴) ابن وہب نے یحییٰ بن ایوب سے، انہوں نے ابو قبیس سے، انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ

عنہما سے سنا کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرما رہے تھے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس تھے اُن سے پوچھا گیا کہ یہ دونوں شہر روم اور قسطنطینیہ ان میں سے پہلے کون سا فتح ہوگا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہرقل کے بیٹے کا شہر یعنی قسطنطینیہ پہلے فتح ہوگا۔

۱۳۴۵. حدثنا ابن وهب عن قباث بن رزين اللخمي أن علي بن رباح حدثه عن عبد الله

بن عمرو قال تقوم الساعة والروم أكثر الناس وكان عمرو بن العاص أراد أن ينتهره ثم

قال عمرو لنن قلت ذاك انهم لا جبر الناس عند مصيبة وأسرعها إقالة بعد هزيمة وخبره

لكبير وضعيف وأمنعه من ظلم الملوک.

۱۳۴۵) ابن وہب نے قباث بن رزین اللخمی سے، انہوں نے علی بن رباح سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن

عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: قیامت قائم ہوگی اس حال میں کہ لوگوں میں سے سب زیادہ رومی ہوں گے، حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارادہ کیا کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ڈانٹے، پھر حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اگر تو یہ بات کرتا ہے تو وہ لوگوں میں سب سے زیادہ مصیبت کے وقت نقصان کی تلقین کرنے والے ہیں، اور شکست کے بعد سب سے جلدی افاقہ پانے والے ہیں، اُن کی اچھائی طاقتور اور کمزور کے لئے اور وہ بادشاہوں کے قلم کو سب سے زیادہ روکنے والے ہیں۔

○ ○ ○

۱۳۴۶. حدثنا ابن وهب عن عاصم بن حكيم عن يحيى بن أبي عمرو الشيباني عن ابن

محيير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما فارس نطحة أو نطحتان ثم لا فارس

بعد الروم ذات القرون كلما ذهب قرن خلفهم قرن مكانه أصحاب صخر وبحر هبها

هبها إلى آخر الدهر هم أصحابكم ما كان في العيش خير

۱۳۴۶) ابن وہب یعاصم بن حکیم سے، انہوں نے یحییٰ بن ابو عمرو الشیبانی سے روایت کی ہے کہ ابن محیر یز رضی



اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ فارس کی ایک ٹکریا دو ٹکریوں کے، پھر روم کے بعد فارس نہ ہوگا، روم والے زمانے والے ہیں، جب بھی اُن کا ایک دور ختم ہوگا تو دوسرا اُس کی جگہ آ جائے گا، وہ چٹانوں والے ہیں اور سمندروں والے ہیں، دُوری ہے دُوری ہے زمانے کے آخر تک وہ تمہارے ساتھی ہیں جب تک زندگی میں خیر ہے۔

○ ○ ○

۱۳۳۷. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن أبي ليل قال الذي يفتح القسطنطينية اسمه

اسم لبي. قال ابن لهيعة ويروي في كتبهم يعني الروم أن اسمه صالح

۱۳۳۷. ابن وہب نے ابن لہیعہ سے روایت کی ہے کہ، ابو لیل رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص قسطنطنیہ فتح

کرے گا اُس کا نام نبی کے نام پر ہوگا، ابن لہیعہ کہتے ہیں کہ رومیوں کی کتابوں میں لکھا ہے کہ اُس کا نام ”صالح“ ہوگا۔

○ ○ ○

۱۳۳۸. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن قيس بن الحجاج عن خثيم الزبادي قال تفتح

رومية بجهال بيسان وخشب لبنان ومسامير مريس وتأخذون مكنية التابوت فيقترع

عليها أهل الشام وأهل مصر فتطير لأهل مصر

۱۳۳۸. ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے قیس بن الحجاج سے روایت کی ہے کہ خثیم الزبادی رحمہ اللہ تعالیٰ

فرماتے ہیں کہ روم کو بيسان کی رسیوں کے ذریعہ اور لبنان کی لکڑیوں کی ذریعہ اور مریس کے کیلوں کے ذریعہ فتح کیا جائے گا، تم لوگ سکینہ التابوت لے لو گے، اُس پر شام اور مصر والے جمپٹ پڑیں گے، مصر والے اُسے لے اڑیں گے۔

○ ○ ○

۱۳۳۹. حدثنا ابن وهب عن عبد الرحمن بن شريح عن عبد الكريم بن الحارث قال قال

المستورد القرشي سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول تقوم الساعة والروم

اکثر الناس لبلغ ذلك عمرو بن العاص فقال ما هذه الأحاديث التي تذكر عنك إنك

لتقولها عن النبي ﷺ فقال له المستورد قلت الذي سمعت من رسول الله ﷺ قال

عمرو لنن قلت ذلك إنهم لأحلم الناس عند فتنة وأخبر الناس عند مصيبة وخير الناس

لمساكينهم وضعفائهم.

۱۳۳۹. ابن وہب نے عبد الرحمن بن شریح سے، انہوں نے عبد الکرم بن الحارث سے روایت کی ہے کہ

مستورد القرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: قیامت قائم ہوگی اس حال میں کہ لوگوں میں

سب سے زیادہ رومی ہوں گے، یہ بات حضرت عمرو بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے کہا کہ یہ کیسی حدیثیں ہیں جو تیری

طرف منسوب کر کے بیان کی جاتی ہیں؟ کہ تو کہتا ہے کہ یہ باتیں رسول اللہ ﷺ نے فرمائی ہیں؟ مستورد نے کہا کہ میں نے تو وہی

بات کہی ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی، حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اگر تو یہ باتیں کہتا ہے تو یہ بھی کہہ کہ روم



والے فتنے کے وقت لوگوں میں سب سے زیادہ مُردہ بار، مصیبت کے وقت لوگوں میں سب سے زیادہ باخبر اور اپنے مسکینوں اور کمزوروں کے لئے لوگوں میں سب سے زیادہ بہترین ہیں۔

○ ○ ○

۱۳۵۰. حدثنا ابن وهب عن معاوية بن صالح عن حدير بن كريب عن كعب قال

الملاحم على يدي رجل من اهل هرقل الرابع والخامس يقال له طهارة قال كعب وامير

الناس يومئذ رجل من بني هاشم ياتيه مدد اليمن سبعون الفا حمائل سيوفهم المسد

۱۳۵۰) ابن وهب نے معاویہ بن صالح سے، انہوں نے حذیر بن کریب سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی

اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: بڑی جنگیں ہرقل کے گمرانے کے چوتھے یا پانچویں آدمی کے ہاتھوں ہوں گی جسے ”طہارۃ“ کہا جاتا

ہوگا۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ مسلمانوں کا امیر اُس زمانے میں بنو ہاشم کا ایک آدمی ہوگا جس کے پاس یمن کی

طرف سے ستر (70) ہزار مجاہدین کی مدد آئے گی، جن کی تلواروں کی نیا میں کھجور کی ہوں گی۔

○ ○ ○

۱۳۵۱. حدثنا ابن وهب عن معاوية بن صالح عن عبدالرحمن ابن جبير بن نفير عن أبيه

عن أبي ثعلبة الخشني صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم ورضي الله عنه قال إذا

رايت الشام مادية أو مائدة ورجل وأهل بيته فعند ذلك فتح القسطنطينية وأظن ابن وهب

قال مائدة.

۱۳۵۱) ابن وهب نے معاویہ بن صالح سے، انہوں نے عبدالرحمن ابن جبیر بن نفیر سے، وہ اپنے والد سے، وہ اپنے

والد حضرت ثعلبہ خشنی سے روایت کرتے ہیں جو کہ صحابی رسول اللہ ﷺ ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ: جب تو ملک شام کی جگہ دیکھے یا

فرمایا ایک آدمی اور اُس کے گمرانے کا دسترخوان دیکھے تب قسطنطنیہ فتح ہو جائے گا۔

○ ○ ○

۱۳۵۲. حدثنا ابن وهب عن عاصم بن حكيم عن عمرو بن عبد الله عن كعب قال ذكر

رسول الله صلى الله عليه وسلم الملحمة فسمى الملحمة من عدد القوم وأنا أصرها لكم انه

يحضرها اثنا عشر ملكا ملك الروم اصغرهم وأقلهم مقاتلة ولكنهم كانوا هم الدعاة وهم

دعوا تلك الأمم واستمدوا بهم وحرام على أحد يرى عليه حق الاسلام أن لا ينصر الاسلام

يومئذ وليبلغن مدد المسلمين يومئذ صنعاء الجند وحرام على أحد يرى عليه حق النصرانية

أن لا ينصرها يومئذ ولتمدنهم يومئذ الجزيرة بثلاثين ألف نصراني فترك الرجل فدانه يقول

أذهب أنصر النصرانية ويسلط الحديد بعضه على بعض لما يضر رجلا يومئذ كان معه سيف

. لا يحدع الأنف ألا يكون مكانه الصمصامة لا يضع سيفه يومئذ على درع ولا غيره إلا قطعته



وحرام علی جيش ان يترك النصر ويلقى الصبر علی هؤلاء وعلی هؤلاء ویسلط الحديد  
بعضه علی بعض لیشتد البلاء لیقتل یومئذ من المسلمین ویفرثلث لیقعون فی مهیل من  
الأرض یعنی هوی لا یرون الجنة ولا یرون أهلهم أبدا ویصبر ثلث لیحرسونهم ثلاثة ایام لا  
یفرون فر أصحابهم فاذا کان یوم الثالث قال رجل منهم یا أهل الاسلام ما تنتظرون قوموا  
فادخلوا الجنة کما دخلها اخوانکم فیومئذ ینزل الله تعالی نصره ویغضب لدینه ویضرب  
بسيفه ویطعن برمحه ویرمی بسهمه لا یحل لنصرانی ان یحمل بعد ذلك الیوم سلاحا حتی  
تقوم الساعة ویضرب المسلمون ألقاهم مدبرین لا یمرّون بحصن الا فتح ولا مدینة الا  
ففتح حتی یردوا القسطنطینة فیکبرون الله ویقدسونه ویحمدونه فیهدم الله ما بین اثنی  
عشر برجا ویدخلها المسلمون فیومئذ یقتل مقاتلتها وتفتض عذراها ویامرها الله فیظهر  
کنوزها فآخذ وتارک فیندم الآخذ یندم التارک، قالوا کیف یجتمع لدامتهما، قال یندم  
الآخذ ان لا یكون ازداد یندم التارک الا یكون آخذ، قالوا انک لترغبنا فی الدنیا فی آخر  
الزمان، قال انه یكون ما أصابوا منها عوناً لهم علی سنین شداد وسنین الدجال، قال ویأتیهم  
آت وهم فیها فیقول خرج الدجال فی بلادکم قال فینصرفون حیاری فلا یجدونه خرج فلا  
یلبث الا قليلا حتی ینخرج.

۱۳۵۲ھ ابن وہب نے عاصم بن حکیم سے، انہوں نے عمرو بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ  
عنه فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے بڑی جنگ کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے جنگ کا نام اور قوم کی تعداد بیان فرمائی۔ میں  
تمہارے سامنے اُس کی تفسیر کرتا ہوں، بڑی جنگ کے اندر بارہ (12) بادشاہ شرکت کریں گے، روم کا بادشاہ اُن میں سب سے کتر  
ہوگا اور فوج کے اعتبار سے بھی کم ہوگا، لیکن وہ سب کے سب دعوت دینے والے ہوں گے، اور انہوں نے ان سب قوموں کو دعوت  
دی ہوگی اور ان کی ذریعے مدد حاصل کی ہوگی، اور جو شخص اسلام کا اپنے اوپر حق سمجھتا ہے تو اُس پر حرام ہے کہ وہ اُس زمانے میں  
اسلام کی مدد نہ کرے، مسلمانوں کی مدد اُس زمانے میں مقام صناع کی فوج کے ذریعے ہوگی، اور اُس زمانے میں جو اپنے  
اوپر عیسائیت کا حق سمجھے گا وہ عیسائی کی مدد نہ کرنا خود پر حرام سمجھے گا، اور اُس زمانے میں اُن عیسائیوں کی مدد میں (30) ہزار عیسائیوں  
کے ذریعہ جزیرہ کرے گا۔ ایک آدمی اپنا گھریا چھوڑ دے گا اور کہے کہ میں عیسائیت کی مدد کے لئے جاتا ہوں، اور بعض کالوہا بعض  
پر مسلط کر دیا جائے گا، اُس زمانے میں آدمی کے لئے یہ بات نقصان دہ نہ ہوگی کہ اُس کے پاس تیز دھار تلوار کے بجائے ایک ایسی  
تلوار ہے جو کسی کی ناک بھی نہیں کاٹ سکتی، اس لئے کہ وہ تلوار ایسی ہو جائے گی کہ اُسے جس درع پر اور کسی اور لوہے پر نہ رکھا جائے  
گا مگر وہ اُسے کاٹ دے گی، اور لشکر پر مدد کا نہ کرنا حرام کر دیا جائے گا، اور ان پر اور ان پر صبر ڈال دیا جائے گا اور بعض کالوہا بعض  
پر مسلط کر دیا جائے گا تاکہ مصیبت سخت ہو، پس اُس زمانے میں مسلمانوں کے لشکر میں سے ایک تہائی شہید ہو جائیں گے، ایک تہائی



فرار ہو جائیں گے اور زمین میں دھنس جائیں گے، وہ جنت نہیں دیکھیں گے اور نہ کبھی اپنے گھر والوں کو دیکھیں گے، اور ایک تہائی صبر کریں گے، پس وہ تین دن تک چوکیداری کریں گے اپنے ساتھیوں کی طرح نہیں بھاگیں گے، جب تیسرا دن ہوگا۔ تو ان میں سے ایک آدمی کہے گا کہ اے مسلمانو! تم کس چیز کا انتظار کر رہے ہو؟ کھڑے ہو جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ جیسا کہ تمہارے بھائی داخل ہوئے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ مدد اُتارے گا اور اپنے دین کے لئے غضبناک ہوگا اور اپنی تلوار اور اپنے نیزے اور اپنے تیر کے ساتھ مارے گا کسی عیسائی کے لئے اُس دن کے بعد اُسٹھ اٹھانا حلال نہ ہوگا حتیٰ کہ قیامت قائم ہو جائے گی، مسلمان انہیں گردلوں پر ماریں گے اس حال میں کہ وہ کفار پیٹھ پھیر کر بھاگ رہے ہوں گے، مسلمانوں کا کسی قلعے پر اور کسی شہر پر گورنہ ہوگا مگر اُسے فتح کر لیں گے، اور وہ قسطنطنیہ پہنچ جائیں گے وہ اللہ تعالیٰ کی تکبیر کہیں گے، اُس کی تقدیس اور حمد بیان کریں گے، اللہ تعالیٰ ہارہ بُرجوں کے درمیان جو حصہ ہے اُسے منہدم فرما دے گا، مسلمان قسطنطنیہ میں داخل ہو جائیں گے، کفار کے لڑنے والوں کو قتل کر دیا جائے گا، اُن کی ہن ہمای مورتوں سے جماع کیا جائے گا، اللہ تعالیٰ قسطنطنیہ کو حکم دے گا کہ وہ اپنے خزانے ظاہر کر دے۔ پھر بعض اُسے لیں گے اور بعض چھوڑ دیں گے، لینے والا بھی پشیمان ہوگا اور چھوڑنے والا بھی پشیمان ہوگا۔ لوگوں نے پوچھا یہ دونوں پشیمان کیسے ہوں گے؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بیٹے والا تو اس بات پر پشیمان ہوگا کہ اُس نے زیادہ کیوں نہیں لیا اور چھوڑنے والا اس بات پر پشیمان ہوگا کہ اُس نے کیوں نہیں لیا، لوگوں نے پوچھا آپ ہمیں آخری زمانے کے اُمرؤ دنیا کی زحمت دے رہے ہیں، تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا لوگ وہاں سے جو کچھ حاصل کریں گے۔ اُن کے ذریعے سے وہ آنے والے مشکل وقت اور دُجال کے فتنہ میں مدد حاصل کریں گے، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجاہدین کے پاس ایک آنے والا آ کر کہے گا اس حال میں کہ مجاہدین قسطنطنیہ میں ہوں گے کہ دُجال تمہارے شہروں میں ظاہر ہو چکا ہے، وہ فی النور پلٹ جائیں گے، پس دُجال کو موجود نہ پائیں گے، زیادہ عرصہ نہیں گزرا ہوا ہوگا کہ دُجال نکل پڑے گا۔

○ ○ ○

۱۳۵۳. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن أبي قهبل قال اجتمع أبو فراس مولی عمرو بن العاص وموسی بن نصیر وعیاض بن عقیبة وذكروا فتح القسطنطنیة وذكروا المسجد الذي یبني لبها فقال أبو فراس اني لأعرف الموضع الذي یبني لبه وقال موسى بن نصیر اني لأعرف ذلك الموضع، فقال عیاض بن عقیبة یضع كل واحد منكما حدیثه فی اذنی فأخبراه، فقال أصبتما كلاكما، قال أبو فراس سمعت عبد الله بن عمرو بن العاص یقول إنكم ستغزون القسطنطنیة ثلاث غزوات فأما أول غزوة فتكون بلاء وأما الثانية فتكون صلحا حتی یبني المسلمون لبها مسجداً یغزون من وراء القسطنطنیة یرجعون الی القسطنطنیة وأما الثالثة فلیفتحها الله علیكم بالتكیر لیخرب لیلها ویحرق الله لیلها وتقسمون الثلث الباقی کيلاً.



۱۳۵۳ھ ابن وہب نے ابن لہیعہ سے روایت کی ہے کہ ابو قُبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ابو فراس جو کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام تھے وہ اور موسیٰ بن نصیر اور عیاض بن عقیبہ ایک جگہ جمع ہوئے۔ انہوں نے قسطنطنیہ کی فتح کا ذکر کیا اور جو مسجد اُس میں بنائی جائے گی اُس کا ذکر کیا، ابو فراس نے کہا کہ میں وہ جگہ جانتا ہوں جہاں وہ مسجد بنائی جائے گی، موسیٰ بن نصیر نے کہا کہ میں نے بھی وہ جگہ جانتا ہو، عیاض بن عقیبہ نے کہا کہ تم دونوں میں سے ہر ایک اپنی بات میرے کان میں ڈالے، اُن دونوں نے اُسے خبر دی تو عیاض نے کہا کہ تم دونوں صحیح ہو، ابو فراس نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ تم قسطنطنیہ کا جہاد تین مرتبہ کرو گے، پہلی جنگ مصیبت والی ہوگی اور دوسری جنگ میں صلح ہوگی حتیٰ کہ مسلمان قسطنطنیہ میں مسجد بنالیں گے، اور قسطنطنیہ سے آگے جہاد کریں گے، پھر قسطنطنیہ لوٹ آئیں گے، اور تیسری جنگ میں اللہ تعالیٰ اُسے تکبیر کے ذریعے تم پر فتح کروائے گا، اُس کا تہائی حصہ خراب ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ تہائی کو بخلا دیں گے اور تم باقی تہائی کو ماپ کر تقسیم کرو گے۔

○ ○ ○

۱۳۵۴ھ۔ حدثنا ابن وہب عن ابن لہیعہ عن ابی قبیل عن عمیر ابن مالک قال کنا عند عبداللہ بن عمرو بن العاص بالاسکندریۃ یوما فذکروا فتح القسطنطنیۃ ورومیۃ فقال بعض القوم تفتح القسطنطنیۃ قبل رومیۃ وقال بعضهم تفتح رومیۃ قبل القسطنطنیۃ فدعا عبداللہ بن عمرو بصندوق له فیه کتاب۔ فقال تفتح القسطنطنیۃ قبل رومیۃ ثم تغزون رومیۃ بعد القسطنطنیۃ فتفتحونها والا فانا عبداللہ من الکاذبین یقولها ثلاث مرات۔

۱۳۵۴ھ ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قُبیل سے روایت کی ہے کہ عمیر ابن مالک رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: ایک دن ہم اسکندریہ میں عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے۔ لوگوں نے قسطنطنیہ اور روم کی فتح کا ذکر شروع کیا، بعض لوگوں نے کہا کہ قسطنطنیہ روم سے پہلے فتح ہوگا، اور بعض نے کہا روم قسطنطنیہ سے پہلے فتح ہوگا، تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک صندوق منگوا یا جس میں ایک کتاب پڑی تھی حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا قسطنطنیہ روم سے پہلے فتح ہوگا۔ قسطنطنیہ کے بعد تم روم سے جہاد کرو گے پھر تم روم فتح کرو گے، اور اگر ایسا نہ ہو تو میں عبداللہ جھوٹا ہوں گا، یہ بات انہوں نے تین مرتبہ فرمائی۔

○ ○ ○

۱۳۵۵ھ۔ حدثنا رشیدین عن ابن لہیعہ عن ابی قبیل عن یزید بن زیاد الأسلمی وکان من

الصحابۃ ان ابن موریق یعنی ملک الروم یاتی فی الثمانۃ سفینۃ حتی یرسی بمرسنا

۱۳۵۵ھ رشیدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قُبیل سے روایت کی ہے کہ یزید بن زیاد اسلمی فرماتے ہیں جو کہ صحابہ

میں سے ہیں کہ ابن موریق جو کہ روم کا بادشاہ ہوگا وہ تین (300) سو کشتیوں سمیت آئے گا حتیٰ کہ وہ ہمارے سرس کو گمیر لے گا۔

○ ○ ○

۱۳۵۶ھ۔ قال ابن لہیعہ وأخبرنی بشیر عن عبداللہ بن عمرو قال الملحمة والاسکندریۃ

علی یدی طبارس بن أسطینان بن الأخرم اذا نزل مرکب بالمنارة لم یتصف النہار حتی



یا تیکم أربع مائة مركب ثم أربع مائة حتى ينزلوا عند المنارة

۱۳۵۶ھ ابن لہیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے بشیر رحمہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: بڑی جنگ اور اسکندریہ کی جنگ طہارس بن اسطینان بن آخرم کے ہاتھوں ہوگی، جب سواری مقام منارۃ پہ اترے گی تو دو پہر سے پہلے تمہارے پاس چار سو (400) سواریاں پھر چار (400) سو سواریاں آجائیں گی جو منارۃ کے پاس پڑاؤ ڈالے گی۔

○ ○ ○

۱۳۵۷ھ حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قهيل عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا ملك العتيقان عتيق العرب وعتيق الروم كانت على أيديهما الملاحم.

۱۳۵۷ھ محدثین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قہیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: جب دو یوڑے بادشاہ بنیں گے، ایک عرب کا یوڑا اور ایک روم کا یوڑا تو ان دونوں کے ہاتھوں بڑی جنگیں ہوں گی۔

○ ○ ○

۱۳۵۸ھ قال ابن لهيعة حدثني كعب بن علقمة قال سمعت أبا النجم يقول سمعت أبا ذر رضي الله عنه يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول سيكون من بني أمية رجل أخنس بمصر يلي سلطان فيغلب على سلطانا أو ينتزع منه فيفر إلى الروم فيأبى بالروم إلى أهل الإسلام فذلك أول الملاحم

۱۳۵۸ھ ابن لہیعہ نے، حضرت کعب بن علقمہ سے، انہوں نے ابو النجم سے روایت کی ہے کہ ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: بنو امیہ کا ایک دشمنی آنکھوں والا مصر کا سلطان ہوگا، اُس کی سلطنت مغلوب ہو جائے گی یا اُس سے تحصیل لی جائے گی پس وہ روم کی طرف فرار ہوگا، روم والے مسلمانوں کی طرف آئیں گے تو یہ پہلی بڑی جنگ ہوگی۔

○ ○ ○

۱۳۵۹ھ قال ابن لهيعة وحدثني سعيد بن عبد الله المرادي قال سمعت عروة بن أبي فليس يقول ان رجلا من بني أمية لو شئت نعته حتى إذا روي نعته عرف بفر إلى الروم من غضبه بغضها يغلب على سلطانا بمصر أو ينتزع منه فيأبى بالروم اليهم

۱۳۵۹ھ ابن لہیعہ نے سعید بن عبداللہ المرادی سے روایت کی ہے کہ عروہ بن ابی فلیس فرماتے ہیں کہ بنو امیہ کا ایک آدمی اگر میں چاہوں تو اُس کے اوصاف بھی بیان کر سکتا ہوں، جب اُسے ان اوصاف کے ساتھ دیکھا جائے گا تو پہچان لیا جائے گا، وہ روم کی طرف غصہ کی حالت میں فرار ہوگا، اُسے غصہ اس بات پر آئے گا کہ اُس کی مصر کی بادشاہت مغلوب



ہو جائے گی، یا چھین لی جائے گی، ۱۰۰ روم والوں کو لے کر مصر والوں کی طرف آئے گا۔

○ ○ ○

۱۳۶۰. قال ابن لہیعة وحدثني قيس بن الحجاج قال سمعت خيشما الزبادي يقول سمعت نبيعا يقول وسأله عن رومية فقال اذا رأيت الجزيرة التي بالفسطاط بني فيها سفنا أو قال سفينة خشبها من لبنان وحبالها من ميسان ومسامبرها من مريس ثم أمر بجيش فاغزوا فيها لا ينقطع لهم حبل ولا ينكسر لهم عمود فانهم يفتحون رومية وياخذون تابوت السكينة فيتنازع أهل الشام وأهل مصر ايهم يردوها إلى ايلياء ثم يستهموا عليها فيصيب أهل مصر بسهمهم فيردونها إلى ايلياء قال وسأله عن القسطنطينية فقال يغزونها رجال بيكون ويتضرعون إلى الله تعالى فإذا نزلوا بها صاموا ثلاثة أيام ويدعون الله ويتضرعون اليه فيهدم الله جانبها الشرقي فيدخلها المسلمون ويبنون فيها المساجد.

۱۳۶۰ ابن لہیعة کہتے ہیں کہ قیس بن الحجاج رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عظیم الزبادی سے سنا ہے وہ فرما رہے تھے کہ میں نے تبعی رحمہ اللہ تعالیٰ سے روم کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا جب ٹو فسٹاط کے جزیرے کو دیکھے کہ اُس میں کشتیاں بنائی جا رہی ہیں، یا فرمایا کہ ایسی کشتی دیکھے جس کی لکڑی لبنان کی ہو اور سی ميسان کی ہو اور اُس کی کیلیں مریس کی ہوں، پھر ایک لشکر کو حکم دیا جائے گا وہ اُس میں جہاد کریں گے، نہ اُن کی رسی ٹوٹے گی، نہ اُس کا ستون ٹوٹے گا، یہ لشکر روم کو فتح کرے گا، اور تابوت سکینہ لے لے گا، پھر شام اور مصر والے لڑیں گے کہ ان میں کون تابوت کو ایلپاء کی طرف لوٹائے گا، پھر یہ فرقہ اندازی کریں گے اور اُتر مصر کے حصے میں نکلے گا۔ وہ تابوت کو ایلپاء کی طرف لوٹا دیں گے۔ عظیم کہتے ہیں کہ میں نے اُن سے قسطنطنیہ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اُس کا جہاد ایسے لوگ کریں گے جو اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ زاری کریں گے، جب وہ قسطنطنیہ پہنچیں گے تو تین دن روزے رکھیں گے، اللہ تعالیٰ سے دُعا کریں گے اور اُس کے سامنے عاجزی کریں گے تو اللہ تعالیٰ قسطنطنیہ کے مشرقی جانب کو منہدم فرمادیں گے، مسلمان اُس میں داخل ہو جائیں گے اور قسطنطنیہ میں مسجدیں بنائیں گے۔

○ ○ ○

۱۳۶۱. قال ابن لہیعة حدثني بكر بن سواد عن زیاد بن نعيم عن ربيعة بن الفارسي قال

يسير منكم جيش إلى رومية ليفتحوها وياخذون حلية بيت المقدس وتابوت السكينة

والمائدة والعصى وحلة آدم فيؤمر على ذلك غلام شاب فيردوها إلى بيت المقدس

۱۳۶۱ ابن لہیعة نے، بکر بن سواد سے، انہوں نے زیاد بن نعیم سے روایت کی ہے کہ ربیعہ بن الفارسی رحمہ اللہ تعالیٰ

فرماتے ہیں کہ تم میں سے ایک لشکر روم کی طرف جائے گا اُسے فتح کرے گا اور بیت المقدس کا سونا اور تابوت سکینہ اور مائدہ اور عصا اور آدم علیہ السلام کا جوڑا لے لیں گے، اُس پر ایک نوجوان لڑکے کو امیر بنایا جائے گا وہ ان چیزوں کو بیت المقدس لوٹا دے گا۔

○ ○ ○



۱۳۶۲. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن بكر بن سواده أن جنديا حدثه عن الحارث بن حرميل قال سمعت عبدالله بن عمرو يقول لتخفقن جعاب الروم في أزقة ايلياء قال قلت لعبدالله بن عمرو ليس قد أخربت مرة، قال نعم حتى لا يكون لهم من الريف مجرى سكة، قال يقوم الروم حتى متى يأكل هؤلاء من أطراف ريفكم قال يقوم خطبائكم فيقول بعضهم اصبروا واستأخروا عن عدوكم حتى تروا رأيكم ويقول بعضهم تقدموا عليهم حتى يقضي الله بيننا وبينهم فيذهب منكم طائفة ويقبل اليهم طائفة فيقتلون بوادي فيه نهر ماء، فقلت أنا قد عرفت الوادي فليس فيه ماء الا أن به نهرًا قال اذا شاء الله أن يظهره أظهره قال فيهمزهم الله، قال ليس يسيرون لا يردهم أحد وتغلوا البغال يومئذ غلاء لم تغل قط ولا تغلوا أبدا حتى يبلغوا المدينة وقد ذهب النهار منها بطائفة ويبقى طائفة فيفتحونها ويأخذ كل قوم على جهنهم

۱۳۶۲ رشدين نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے بکر بن سوادہ سے، انہوں نے جناب سے روایت کی ہے کہ الحارث بن حرمیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا ہے وہ فرما رہے تھے کہ روم کی جنگی لباسوں کی کھڑکڑاہٹ ایلیاہ کی گلیوں میں ہوگی، میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ کیا ایلیاہ ایک مرجہ بردار نہ ہوا؟ فرمایا جی ہاں! اُن کے لئے گلیوں میں چلنے کی جگہ نہ ہوگی۔ روم والے کہیں گے کہ یہ مسلمان کب تک تمہاری پیداوار کے اطراف میں سے کھاتے رہیں گے؟ تمہارے خطباء کھڑے ہو جائیں گے۔ تم میں سے بعض کہیں گے کہ صبر کرو اور اپنے دشمنوں سے پیچھے ہٹو اور تم اپنی رائے کے متعلق خوب سوچ لو، اور تم میں سے بعض کہیں گے کہ بلکہ اُن پر پیش قدمی کرو حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اور اُن کے درمیان فیصلہ فرمادے، تو تم میں سے ایک جماعت چل پڑے گی اور اُن کی ایک جماعت کا سامنا کرے گی، ایک وادی میں یہ لڑیں گے جس میں پانی کا چشمہ ہے۔ میں نے عرض کیا: میں اُس وادی کو جانتا ہوں، اُس میں تو پانی نہیں ہے؟ ہاں وہاں پر نہر تھی، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ اُس پانی کو ظاہر کرنا چاہے گا۔ تو ظاہر کر دے گا، اللہ تعالیٰ کفار کو شکست دے گا۔ پھر وہ چلیں گے اُن میں سے ایک بھی واپس نہیں کرے گا، اور خچر مہنگے ہو جائیں گے اتنے مہنگے کہ اتنے مہنگے کبھی نہ ہوئے تھے اور نہ کبھی ہوں گے، پھر وہ شہر کے قریب پہنچ جائیں گے، اور دن کے وقت اُن میں سے ایک حصہ چلا جائے گا اور ایک حصہ باقی رہے گا جو روم کو فتح کرے گا اور سب لوگ اپنی اپنی راہ لیں گے۔

○ ○ ○

۱۳۶۳. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن عباس بن يزيد بن قوثر عن أبي

صالح عن تبع قال الذي يهزم الروم يوم الأعماق هو خليفة الموال

۱۳۶۳ رشدين نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عباس بن یزید بن قوثر سے، انہوں نے ابو



صالح سے روایت کی ہے کہ حضرت تبعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: وہ شخص جو ائماق کے دن رومیوں کو شکست دے گا وہ عجمیوں کا خلیفہ ہوگا۔

○ ○ ○

۱۳۶۴. حدثنا الوليد عن معاوية بن يحيى عن أرطاة بن المنذر عن حكيم بن عمير عن

تبيع عن كعب قال لم يبعث الروم يسألونكم الصلح لتصلحوا لهم فيومئذ تقطع المرأة

الدرب إلى الشام آمنة وتبنى مدينة قيسارية التي بارض الروم

۱۳۶۴ الوليد نے معاویہ بن یحییٰ سے، انہوں نے ارطاة بن المنذر سے، انہوں نے حکیم بن عمیر سے، انہوں نے تبعی

سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: پھر روم والے تم سے صلح کی درخواست کریں گے تم اُن سے صلح کرو گے۔ اُس زمانے میں ایک عورت در ب سے شام تک امن کے ساتھ سفر کرے گی اور روم کی سر زمین پر قیساریہ نامی شہر بنایا جائے گا۔

○ ○ ○

۱۳۶۵. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن رجل عن يزيد بن قوذر عن أبي صالح عن تبيع

قال بين خراب روذس وبين خروج الهاشمي سبعين سنة

۱۳۶۵ رشدين نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے ایک راوی سے، انہوں نے یزید بن قوذر سے، انہوں نے ابو صالح

سے روایت کی ہے کہ حضرت تبعی رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ روزس کی برہادی اور ہاشمی کے خروج کے درمیان ستر (70) سال کا عرصہ ہوگا۔

○ ○ ○

۱۳۶۶. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن عبد الله عمرو رضى الله عنهما عن

النبي صلى الله عليه وسلم قال: إذا ملك العتيقان عتيق العرب وعتيق الروم كانت على

أيديهما الملاحم

۱۳۶۶ رشدين نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما

فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب دو بوڑھے بادشاہ بنیں گے ایک عرب کا بوڑھا اور ایک روم کا بوڑھا تو اُن دونوں کے ہاتھوں جنگیں ہوں گی۔

○ ○ ○

۱۳۶۷. حدثنا يحيى بن اليمان عن سفيان عن علي بن الأقرع عن عكرمة أو سعيد بن

جبیر فی قوله تعالى لهم في الدنيا خزي قال مدينة تفتح بالروم.

۱۳۶۷ یحییٰ بن الیمان نے، سفیان سے، انہوں نے علی بن اقرع سے روایت کی ہے کہ عکرمہ یا حضرت سعید بن جبیر رضی

اللہ تعالیٰ عنہ، اللہ تعالیٰ کے اس قول:

﴿لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ایک شہر ہوگا جو روم کی وجہ سے فتح ہوگا۔

○ ○ ○



۱۳۶۷. حدثنا بقية بن الوليد وأبو المغيرة عن صفوان بن عمرو عن أبي المثنى الأملوكي عن كعب بن كعب في قوله تعالى فإذا جاء وعد الآخرة جئنا بكم لفيفا الآية قال مسبطان من أسباط بني إسرائيل يقتلون يوم الملحمة العظمى لينصرون الاسلام وأهله ثم قرأ كعب ولنا بعده لبني إسرائيل اسكنوا الأرض فإذا جاء وعد الآخرة جئنا بكم لفيفا الآية ۱۳۶۸. بقية بن الوليد وأبو المغيرة عن صفوان بن عمرو عن أبي المثنى الأملوكي عن كعب بن كعب رضي الله تعالى عنه، الله تعالى في قوله: ﴿لَفِيفًا﴾

﴿لَفِيفًا﴾

کے بارے میں فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل کی نسلوں میں سے دو قومیں جنگ عظیم کے وقت قتل ہوں گی۔ وہ اسلام اور مسلمانوں کی مدد کریں گے۔ پھر حضرت کعب بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿وَلَنَأْمِنُ بَعْدَ بَنِي إِسْرَائِيلَ اسْكُنُوا الْأَرْضَ فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ الْآخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيفًا﴾

○ ○ ○

۱۳۶۹. حدثنا أبو المغيرة عن بشير بن عبد الله بن يسار عن أشياخه عن كعب قال في فلسطين وقعتان في الروم تسمى أحدهما القطار والأخرى الحصاد ۱۳۶۹. أبو المغيرة عن بشير بن عبد الله بن يسار عن أشياخه عن كعب قال في فلسطين وقعتان في الروم تسمى أحدهما القطار والأخرى الحصاد رضي الله تعالى عنه في فلسطين میں فرمایا کہ: روم میں دو واقعے ہوں گے۔ اُن میں سے ایک کا نام "قطاف" اور دوسرے کا نام "حصاد" ہوگا۔

○ ○ ○

۱۳۷۰. حدثنا عبد القدوس عن ابن عباس عن محمد بن عبد الرحمن عن أبي المثنى عن أبي هريرة قال يلتحقون رومية حتى يعلق أبناء المهاجرين سيولهم رومية فيقفل القافل من القسطنطينية فيرى أنه قد قفل. ۱۳۷۰. عبد القدوس عن ابن عباس عن محمد بن عبد الرحمن عن أبي المثنى عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه فرماتے ہیں کہ: وہ روم کو فتح کریں گے حتیٰ کہ مہاجرین کے بیٹے اپنی تلواروں کو رومیوں پر لٹکائیں گے، پھر جانے والا قافلہ قسطنطنیہ سے جائے گا۔

○ ○ ○

۱۳۷۱. قال ابن عباس وحدثني سعيد بن يزيد العبسي عن عبد الملك بن عمرو قال سمعت الحجاج بن يوسف يقول حدثني من سمع كعبا يقول لولا من برومية من الخلق لسمع لمر الشمس في السماء جرا كجر المنشار



۱۳۷۱) ابن عیاش نے، سعید بن یزید العنسی سے روایت کی ہے کہ عبدالملک بن عمر فرماتے ہیں کہ: میں نے الحجاج بن یوسف سے سنا وہ کہتے تھے اُس شخص نے بتایا جس نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر روم میں جو مخلوق ہے وہ نہ ہوتی تو آسمان میں سورج کے چلنے کی آواز سنائی دیتی، ایسی آواز ہوتی جیسے آری کے چلنے کی ہوتی ہے۔

○-○-○

۱۳۷۲. حدثنا بقية بن الوليد والحكم بن نافع وابو المغيرة عن ابي بكر بن ابي مریم عن ابي الزاهرية وضمرة بن حبيب قالوا تجلب الروم عليكم في البحر من رومية إلى رمانية فيحلون عليكم بساحلكم بعشرة آلاف قلع فيسكنون ما بين وجه الحجر إلى يافا وينزل حدهم وجماعتهم بعكا فينفر أهل الشام إلى مواخيرهم فيقتلوا فيبعثون إلى أهل اليمن فيستمدونهم فيمدونهم بأربعين ألفا حمائل سيوفهم المسد فيسيرون حتى يحلوا بعكا وبها حد القوم وجماعتهم فيفتح الله لهم فيقتلونهم ويتبعونهم حتى يلحق من لحق منهم بالروم ويقتلون من سواهم وهم الذين يحضرون الملحمة الكبرى بالعمق فيجتمع أهل النصرانية جميعا من أهل الشام حتى لا يبقى منهم أحد إلا مد أهل العمق ويسير اليهم المسلمون حدهم وجماعتهم أهل اليمن الذين قدموا إلى عكا فيقتلون قتالا شديدا ويسلط الحديد فلا تبين يومئذ حديدة فيقتل من المسلمين الثلث ويلحق بالعدو منهم كثرة وتخرج منهم طائفة فمن خرج من عسكر المسلمين تاه فلم يزل تائها حتى يموت فمن جبن من المسلمين يومئذ أن يخرج للضغط على الأرض لم يامر بأكافة فليوضع عليه ولتوضع عليه جواليقه من فوق الاكاف لم يتداعى الناس إلى الصلح فيقولون يلحق أهل اليمن بهمهم ويلحق ليس يبدوهم فيقوم المحررون فيقولون لنحن إلى نلحق بالکفر فيقوم وليس المحررين ثم يحرض قومهم فيحمل على الروم فيضرب هامة وليسهم بالسيف حتى يفلق هامته ويشعل القتال وينزل الله الفتح عليهم فيهزمهم الله فيقتلون في كل سهل وجبل حتى ان الرجل منهم ليستتر بالشجر والحجر فيقول أيا مؤمن هذا كافر خلفي فاقتله.

۱۳۷۲) بقية بن الوليد اور الحكم بن نافع اور ابو المغيرة نے، ابو بکر بن ابو مریم سے روایت کی ہے کہ ابو الزاهرية اور ضمرة بن حبيب فرماتے ہیں کہ: روم تم پر سمندری راستے سے رومانیہ کی طرف آئے گا۔ وہ اپنے دس ہزار (10) بادبانی جہاز تمہارے ساحل پر ٹکرا دے گا۔ وہ جہاز و جہۃ العجب سے مقام یافا تک رہیں گے، اور ان کے امراء اور جماعت مقام عکا میں پڑاؤ ڈالیں گے، پھر شام والے اپنے پچھلوں کی طرف چلے جائیں گے لیکن وہ کم ہوں گے۔ وہ یمن والوں کی طرف مدد کے لئے پیغام بھیجیں گے۔ یمن والے چالیس (40) ہزار مجاہدین کے ساتھ ان کی مدد کریں گے، جن کے تلواروں کی نیام کھجور کی ہوگی۔ یہ لوگ



چلیں گے اور مقام عکا جہاں پر کفار کی جماعت ہوگی، اُن پر حملہ کر دیں گے، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو فتح دے گا۔ مسلمان انہیں قتل کریں گے اور اُن کا پیچھا کریں گے۔ جو اُن میں سے روم کے ساتھ مل سکے گا۔ وہ توروم کے ساتھ مل جائے گا باقی سب قتل کر دیئے جائیں گے، یہ وہ لوگ ہوں گے جو جنگ عظیم میں مقام عمنق پر حاضر ہوں گے، پھر پورے شام سے عیسائی جمع ہو جائیں گے اور عمنق والوں کی مدد کریں گے، مسلمان اُن کی طرف بڑھیں گے۔ مسلمانوں کا اگلا دستہ اور جماعت یمن والے ہوں گے، وہ جو کہ مقام عکا گئے ہوں گے، پس یہ انتہائی سخت جنگ لڑیں گے، اور بعض کا لوہا بعض پر مسلط کر دیا جائے گا۔ اُس دن لوہا نرم نہ ہوگا۔ مسلمانوں کے لشکر میں سے ایک تہائی تعداد شہید ہو جائے گی۔ بڑی تعداد مسلمانوں میں سے دشمن سے جا ملے گی اور ایک جماعت مسلمانوں کی نکل جائے گی۔ جو مسلمانوں کے لشکر سے پریشان ہو کر لکڑاواہ مرنے تک پریشان رہے گا۔ مسلمانوں میں سے جو بزدل ہوگا اُسے چائے کہ وہ زمین پر لیٹ جائے پھر اُسے چاہئے کہ وہ پالان کے متعلق حکم دے تو اُس کے اوپر پالان رکھ دیا جائے اور اُس پالان کے اوپر ٹاٹ رکھ دیا جائے۔ پھر لوگ ایک دوسرے کو صلح کی دعوت دیں گے۔ اور کہیں گے کہ یمن والے یمن چلے جائیں اور قبیلہ قیس والے اپنے دیہاتوں میں چلے جائیں۔ اُس وقت آزاد کردہ غلام کھڑے ہوں گے اور کہیں گے کہ ہم کہاں جائیں؟ کیا ہم کافروں سے جا ملیں؟ پھر آزاد کردہ غلاموں کا سردار کھڑا ہوگا۔ وہ اپنی قوم کو ابھارے گا اور روم پر حملہ کر دے گا۔ تلواریں اُن کے سردار کی کھوپڑی پر مارے گا اور اسے پھاڑ ڈالے گا۔ جنگ بھڑک اٹھے گی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر فتح اتارے گا اللہ تعالیٰ کفار کو شکست دے گا۔ کفار ہر ہوا زمین اور پہاڑ میں قتل کئے جائیں گے، حتیٰ کہ اُن میں سے ایک آدمی درخت اور ٹھہر کی آڑ لے گا تو وہ کہے گا کہ اے مؤمن! یہ کافر میرے پیچھے چھپا ہے! اسے قتل کر دے!۔

○ ○ ○

۱۳۷۳۔ حدثنا بقیة والحکم عن صفوان عن مہاجر الأزدي عن تبع عن کعب قال طوی

يوم الملحمة العظمی لحمیر والحمراء واللہ لیعطینہم اللہ الدنیا والآخرة وإن کره الناس

۱۳۷۳ بقیة اور الحکم نے، صفوان سے، انہوں نے مہاجر ازدی سے، انہوں نے تبع سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب

رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جنگ عظیم کے دن قبیلہ حمیر اور حمراء کے لئے خوشخبری ہے، اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ انہیں دنیا اور آخرت دے گا اگرچہ لوگوں کو ناگوار گزرے۔

○ ○ ○

۱۳۷۴۔ حدثنا عبدالقدوس عن ابی دوس البحصی قال سمعت خالد بن معدان یقول

لیخرجنکم من الشام کفرا کفرا ولیجرین خاتمہم أربعین یوما یعنی البرید

۱۳۷۴ عبدالقدوس کہتے ہیں کہ ابو دوس محسبی نے حضرت خالد بن معدان کو فرماتے

ہوئے سنا ہے کہ: ضرورتاً تم کفر کرتے ہوئے شام سے نکالے جاؤ گے، اور ضرور اُن کفار کی مہر چالیس (40) دن تک چلے گی۔

○ ○ ○

۱۳۷۵۔ حدثنا ابو المہر عن ابن عباس عن عقیل بن مدرک عن یونس بن سیف



الخولانی قال تصالحون الروم صلحا آمنا حتى تغزوا انتم وهم الترك وكرمان فيفتح  
الله لكم فتقول الروم غلب الصليب فيغضب المسلمون فينحازون وينحازون فيقتلون  
قتالا شديدا عند مرج ذي تلؤل ثم يفتح الله لكم عليهم ثم تكون الملاحم بعد ذلك

۱۳۷۵ھ ابوالمخیرہ نے، ابن عیاش سے، انہوں نے عقیل بن مدرک سے روایت کی ہے کہ یونس بن سیف الخولانی  
رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم روم کے ساتھ امن والی صلح کرو گے، تم اور وہ ترک اور کرمان کے ساتھ لڑو گے، اللہ تعالیٰ تمہیں فتح  
دیں گے، رومی کہیں گے کہ صلیب غالب آگئی، مسلمانوں کو غصہ آئے گا تو وہ ان کو برا بھلا کہیں گے۔ یہ انہیں برا بھلا کہیں گے۔ پھر  
مقام ”مرج ذی تلؤل“ کے پاس سخت جنگ کریں گے، پھر اللہ تعالیٰ تمہیں ان پر فتح دے گا۔ پھر اس کے بعد اور جنگیں ہوں گی۔

○ ○ ○

۱۳۷۶۔ حدثنا ضمرة بن ربيعة عن يحيى بن أبي عمرو الشيباني عن ذي مخبر ابن أخي  
النجاشي قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول تصالحون الروم عشر سنين  
صلحا آمنا يولون لكم سنتين ويغلبون في الثالثة أو يفون أربعا ويغلبون في الخامسة فينزل  
جيش منكم في مدينتهم فتغفرون انتم وهم الى عدو من ورائهم فيفتح الله لكم فتصرون بما  
اصبتم من اجر وغنمة فينزلون في مرج ذي تلؤل، فيقول قائلكم الله غلب ويقول قائلهم  
الصليب غلب فينزلونها ساعة فيغضب المسلمون وصيليهم منهم غير بعيد فيثور المسلم  
الى صليبيهم فيدقه فيثورون الى كاسر صليبيهم فيضربون عنقه فيثور تلك العصابة من  
المسلمين الى اسلحتهم ويثور الروم الى اسلحتهم فيقتلون فيكرم الله تلك العصابة من  
المسلمين فيستشهدون فيأتون ملكهم فيقولون قد كفيناك حد العرب وبأسهم لماذا تنتظر  
فيجمع لكم حمل امرأة ثم ياتيكم في ثمانين غابة تحت كل غابة اثنا عشر الفا.

۱۳۷۶ھ ضمرة بن ربيعة نے یحییٰ بن ابوعمر الشیبانی سے روایت کی ہے کہ ذی ثمر (جو کہ نجاشی کے بھتیجے ہیں) نجاشی رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم رومیوں کے ساتھ دس (10) سال کے لئے امن والی صلح  
کرو گے۔ وہ دو (۲) سال پورا کریں گے اور تیسرے سال معاہدہ توڑ دیں گے یا چار (4) سال وہ صلح پوری کریں گے اور پانچویں  
(5) سال معاہدہ توڑ دیں گے، تم میں سے ایک لشکر ان کے شہروں میں اترے گا۔ تم اور وہ ان سے آگے اڈٹن کی طرف جاؤ گے،  
اللہ تعالیٰ تمہیں فتح دے گا۔ تمہاری مدد کی جائے گی۔ تم اجر اور غنیمت پاؤ گے۔ وہ سب مرج ذی تلؤل میں اتریں گے، تم میں سے  
کہنے والا کہے گا، اللہ تعالیٰ غالب آگیا، اور رومیوں میں سے ایک شخص کہے گا: صلیب غالب آگئی، ایک گھنڈہ تک لوگ یہ بحث  
کریں گے۔ ایک مسلمان ان کی صلیب کی طرف اٹھے گا اور ان کی صلیب کو توڑ ڈالے گا، وہ صلیب کے توڑنے والے کی طرف  
اٹھیں گے اور اس کی گردن مار دیں گے، پس مسلمانوں کی وہ جماعت اپنے اسلحہ کی طرف دوڑے گی اور رومیوں کی جماعت اپنے



اسلحہ کی طرف اور دونوں لڑیں گے، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی اُس جماعت کو عزت دیں گے، اور وہ شہید ہو جائے گی، اور رومی اپنے بادشاہ کے پاس آ کر کہیں گے کہ ہم آپ کے لئے عرب کے لشکر اور اُن کی جنگ کے لئے کافی ہیں، آپ کس چیز کا انتظار کرتے ہیں؟ وہ بادشاہ ایک عورت کے حمل کی مدت کے برابر تمہارے مقابلے کے لئے لشکر جمع کرے گا، پھر وہ تمہاری طرف آتی (80) جھنڈوں کے ساتھ آئے گا ہر جھنڈے کے نیچے بارہ (12) ہزار کا لشکر ہوگا۔

○ ○ ○

۱۳۷۷. حدثنا أبو أيوب عن أرطاة عن المفروح بن محمد وشريح ابن عبيد عن كعب قال لولا ثلاث لأحببت ألا أحيا أحدا من الملحمة العظمى فإن الله تعالى يحرم ليها يومئذ على كل حديدة أن تجبن ولو ضرب رجل بسفود لقطع والأخرى لولا أن أشهد فتح مدينة الكفر وإن دون فتحها لصغار وهوان كبير.

۱۳۷۷ ابو ایوب نے، ارطاة سے، انہوں نے المفروح بن محمد اور شریح ابن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: اگر تین چیزیں نہ ہوتیں تو میں چاہتا کہ میں زندہ نہ رہتا، اُن میں سے ایک جنگ عظیم ہے، اللہ تعالیٰ اُس جنگ میں اُس دن ہر لوہے پر تیرہ دلی کو حرام کر دے گا، اگر ایک آدمی زخم لگی تلوار سے بھی مارے گا تو وہ بھی کاٹے گی، اور دوسری چیز کہ اگر میں کلر کے شہر کی فتح کے وقت حاضر نہ ہوتا اور اُس کی فتح سے پہلے بڑی ذلت اور رسوائی ہوگی۔

○ ○ ○

۱۳۷۸. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن يزيد بن أبي حبيب عن علي بن رباح قال بينما عبد الله بن عمرو في مزرعته بالعجلان الى جانب قيسارية فلسطين إذ مر به رجل مفر على فرسه مستلما في سلاحه يخبره أن الناس قد فزعوا يرجو أن يشهد ملحمة قيسارية فقال ان ذلك ليس في زمانى ولا زمانك حتى ترى رجلا من أبناء الجهادة بمصر يطلب على سلطانه فيفر الى الروم فيجىء بالروم لذلك أول الملاحم.

۱۳۷۸ الولید نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے روایت کی ہے کہ علی بن رباح رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے کھیتوں میں تھے جو کہ فلسطین کے قیساریہ کے ایک جانب مقام عجلائن میں تھے، اس دوران ایک شخص اپنے گھوڑے پر سوار ظہار اڑاتا ہوا اسلحہ تھامے ہوئے گورا۔ اُس نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ لوگ ڈرے ہوئے ہیں، اور انہیں یہ خدشہ ہے کہ قیساریہ کی جنگ ہوگی۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہ جنگ میرے اور تیرے زمانے میں نہ ہوگی، تو جاہلوں کی اولاد میں سے ایک شخص کو دیکھے گا کہ وہ مصر کا امیر ہے اور اُس کی سلطنت مغلوب ہوگئی ہے، اور وہ روم کی طرف بھاگے گا، پھر وہ رومیوں کے ساتھ آئے گا، یہ پہلی بڑی جنگ ہوگی۔

○ ○ ○

۱۳۷۹. حدثنا الوليد وأبو المغيرة عن ابن عباس عن اسحاق ابن أبي فروة عن يوسف بن سليمان عن جده ميمونة عن عبد الرحمن بن سنان قال سمعت رسول الله صلى الله عليه



وسلم بقول والذي نفسي بيده ليارزن الإيمان إلى ما بين المسجدين كما تارز الحية إلى حجرها وليحازن الإيمان المدينة كما يحوز السيل الدمن فبيناهم على ذلك استغاثت العرب بأعرابها فخرجوا في مجلبة لهم كصالح من مضى وخير من بقى فاقتلوا هم والروم فقتل بهم الحروب حتى يردوا عمق أنطاكية فيقتلون بها ثلاث ليال فيرفع الله النصر عن كل الفريقين حتى تخوض الخيل في الدم إلى ثنينا وتقول الملائكة أي رب ألا تنصر عبادك، فيقول حتى يكثر شهداؤهم فيستشهد ثلث ويصبر ثلث ويرجع ثلث شاكا فيخسف بهم، قال فتقول الروم لن ندعكم إلا أن تخرجوا إلينا كل من كان أصله منا، فيقول العرب للمعجم الحقوا بالروم فتقول المعجم أنكفر بعد الإيمان فيفضبون عند ذلك فيحملون على الروم فيقتلون فيغضب الله عند ذلك فيضرب بسيفه ويطعن برمحه، قيل يا عبدالله بن عمرو ما سيف الله ورمحه؟ قال سيف المؤمن ورمحه حتى يهلكوا الروم جميعا لما بفلت إلا منبر لم ينطلقون إلى أرض الروم ليفتحون حصونها ومدائنهم بالتكبير حتى يأتوا مدينة هرقل فيجدون خيلها بطحاء لم يفتحونها بالتكبير يكبرون تكبيرة فيسقط أحد جدرانها ثم يكبرون أخرى فيسقط جدار آخر ويبقى جدارها البحري لا يسقط ثم يستجيرون إلى رومية ليفتحونها بالتكبير ويتكابلون يومئذ غنائهم كيلا بالغرائر، إلا أن الوليد لم يذكر جدته

۱۳۷۹ھ الوليد اور ابوالخیر نے ابن میاش سے، انہوں نے اسحاق ابن ابوفروہ سے، انہوں نے یوسف بن سلیمان سے، انہوں نے اپنی دادی میونہ سے روایت کی ہے کہ عبدالرحمن بن سہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ایمان دو مسجدوں کے درمیان سمٹ آئے گا، جیسے کہ سانپ اپنی بیل میں لوٹ آتا ہے، اور ایمان مدینہ میں ہے گا جیسا کہ سیلاب چیزوں کو بہا لے جاتا ہے، اس وقت عرب والے اپنے دیہات والوں سے مدد مانگیں گے، پس وہ ٹکلیں گے جیسے گورے ہوئے لوگوں میں نیک لوگ اور وہ بقیہ لوگوں میں بہترین لوگ ہوں گے۔ وہ اور رومی لڑیں گے۔ جنگ اُن کی وجہ سے پکٹ جائے گی، حتیٰ کہ وہ عمق انطاکیہ میں چلے جائیں گے، وہاں پر وہ تین رات تک لڑتے رہیں گے، اللہ تعالیٰ دونوں فریقین سے مدد کو اٹھالیں گے حتیٰ کہ گھوڑا بھی اپنے گھر تک خون میں ڈوبا ہوا ہوگا اور فرشتے کہیں گے کہ اے رب! کیا تو اپنے بندوں کی مدد نہیں کرتا۔ ارشاد ہوگا اُن کے شہداء زیادہ ہونے دو، پھر مسلمانوں میں سے ایک تہائی جماعت شہید ہو جائے گی، ایک تہائی جی رہے گی اور ایک تہائی شک کرتے ہوئے لوٹ جائے گی، تو وہ زمین میں دھنس جائے گی، روم والے کہیں گے کہ ہم تمہیں ہرگز نہ چھوڑیں گے جب تک تم اُن لوگوں کو ہمارے حوالے کر دو جن کا نسب ہم سے ہے، عرب والے عجمیوں سے کہیں گے کہ روم چلے جاؤ۔ اہل عجم کہیں گے کہ کیا ہم ایمان لانے کے بعد کفر کریں گے۔ پھر وہ ناراض ہوں گے اور روم پر حملہ کر کے لڑیں گے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ ناراض ہوگا۔ وہ اپنی تلوار اور اپنے نیزے کے ساتھ مارے گا، عرض کیا گیا اے



عبداللہ بن عمرو! اللہ تعالیٰ کی تلو اور اُس کا نیزہ کیا ہے؟ فرمایا مؤمن کی تلوار اور مؤمن کا نیزہ۔ وہاں روم والے سب کے سب ہلاک ہو جائیں گے اور ہوائے خبر دینے والے کے کوئی نہ بچ پائے گا، پھر مسلمان روم کی طرف روانہ ہوں گے اُس کے قلعوں کو اور شہروں کو تکبیر کے ذریعے فتح کریں گے، اور وہ ہر قل کے شہر فتح جائیں گے، پس وہ "مقام بطحاء" کو زکاوت پائیں گے، پھر اُسے بھی تکبیر کے ساتھ فتح کریں گے، وہ ایک آواز میں تکبیر کہیں گے تو اُس کی ایک دیوار گر جائے گی۔ پھر وہ دوسری تکبیر کہیں گے تو دوسری دیوار بھی گر جائے گی، اور سمندری دیوار اُس کی باقی رہے گی وہ نہیں گرے گی۔ پھر وہ رومیوں پر حملہ کر دیں گے اور تکبیر کے ساتھ روم کو فتح کر دیں گے، اور اُس دن مال غنیمت کو ماپ کر ڈھالوں کے ذریعے تقسیم کریں گے۔

○ ○ ○

۱۳۸۰. حدثنا عبدالقدوس وابن كثير بن دينار عن ابن عباس عن يحيى بن ابي عمرو الشيباني عن سعيد بن جابر قال له رجل من آل معاوية الا تقرا صحيفة من صحف اخيك كعب، قال فطرح الي صحيفة مكتوب فيها قل لصور مدينة الروم وهي تسمى باسماء كثيرة قل لصور بما عنت عن امري وتجبرت بجبروتك تباري جبروتي وتمطين فللك بعرضي لا بعثن عليك عبادي الاميين وولد سبا اهل اليمن اللين يردون الذكر كما ترد الطير الجباع اللحم وكما ترد الغنم العطاش الماء ولانزعن قلوب اهلك ولاشدن قلوبهم ولاجعلن صوت احدهم عند الباس كصوت الاسد يخرج من الغابة ليصبح به الرعاة فلا تزدن اصواتهم الا جراءة وشدة ولاجعلن حوالم خيولهم كالحديد على الصفا ليدرك يوم الباس ولاشدن اوتار قسبهم ولاتركك جلعاء للشمس ولاتركك لا ساكن لك الا الطير والوحش ولاجعلن حجارتك كبريتا ولاجعلن دخانك يحول دون طير السماء ولاسمعن جزائر البحر صوتك في عيد كثير ام يحفظه كله

۱۳۸۰ عبدالقدوس اور ابن کثیر بن دینار نے ابن عباس سے، انہوں نے یحییٰ بن ابومرود السیبانی سے روایت کی ہے کہ سعید بن جابر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: انہیں ایک آدمی جو آل معاویہ میں سے تھا اُس نے کہا: کیا تُو اپنے بھائی کے صحیفوں میں سے کوئی صحیفہ نہیں پڑھتا؟ تو اُس نے مجھے ایک صحیفہ دیا جس میں یہ لکھا ہوا تھا کہ روم کے شہر کی صورتوں کو کہہ دو جن کے نام بہت سارے ہیں، اور اُن صورتوں سے کہہ دو جو میرے حکم سے سرکشی کرتے ہیں، اور تیرے پروردگار کے عظمت و قوت کی طرح وہ اپنی قوت اور طاقت ظاہر کرتے ہیں "اور تیری چھت کی میرے عرش کے ساتھ مثال دیتے ہیں، کہ میں ضرور تجھ پر اپنے اُن پڑھ بندوں کو بھیجوں گا، اور اہل یمن میں سے صبا کی اولاد کو بھیجوں گا، جو مردوں پر ایسے جا پڑتے ہیں، جیسے بھوکا پرندہ گوشت پر یا جیسے بھوکا بھری پانی پر جا پڑتی ہے، اور میں تیرے رہنے والوں کے دلوں کو نکال لوں گا اور اُن کے دلوں کو سخت کر دوں گا۔ لڑائی کے وقت اُن میں سے ہر ایک کی آواز اُس شیر کی طرح کر دوں گا جو جنگل سے نکلا ہو، اُس کی آواز کی وجہ سے چرواہے شور کرنے لگیں گے،



اور ان چرواہوں کی آوازوں کی وجہ سے اُس کی جرأت اور جڈت اور زیادہ ہو جائے گی، اور میں اُن کے گھوڑوں کے گھروں کو چٹان پر لوہے کی طرح کر دوں گا، تاکہ وہ جنگ کے دنوں کو دیکھیں، اور میں اُن کے کمانوں کے تاروں کو تخت کر دوں گا، اور میں تجھے سورج کے لئے جھلتا ہوا چھوڑ دوں گا، اور میں تجھے ایسا کر دوں گا کہ تجھ میں کوئی رہنے والا زندہ نہ بچے گا، ہوائے پرندوں کے اور وحشی جانوروں کے، اور میں تیرے پتھر گندھک بنا دوں گا، اور میں تیرا دھواں کو ایسا کر دوں گا کہ وہ آسمان کے پرندے سے اس طرف حائل ہوگا، اور میں تیرے سمندروں کے جزیروں کو تیری آواز سناؤں گا، اس قسم کی بہت ساری وعیدیں اُس میں لکھیں تھیں جو اُسے پوری یاد نہیں ہیں۔

○ ○ ○

۱۳۸۱. قال ابن عباس وحدثني اسحاق بن ابي فروة عن ابي سلمة الحضرمي عن عبد الله بن عمرو قال افضل الشهداء عند الله تعالى شهداء البحر و شهداء أعماق انطاكية وشهداء الدجال

۱۳۸۱ ابن عباس نے، اسحاق بن ابوفروہ سے، انہوں نے ابوسلمہ الحضرمی سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے افضل شہید سمندر کے شہید، انطاکیہ کے اعماق کے شہید، اور دجال کے شہید ہیں۔

○ ○ ○

۱۳۸۲. حدثنا بقية عن محمد بن الوليد الزبيدي عن راشد بن سعد عن كعب قال إن قبور شهداء الملحمة العظمى لتضيء في قبور شهداء من قبلهم.

۱۳۸۲ بقیہ نے، محمد بن الولید الزبیدی سے، انہوں نے راشد بن سعد سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عظیم کے شہداء کی قبریں روشن ہوں گی، وہ اپنے سے پہلوں کے شہداء کی قبروں میں ہوں گے (یعنی اُن جیسا ثواب پائیں گے)۔

○ ○ ○

۱۳۸۳. حدثنا بقية عن عبد القدوس عن صفوان عن شريح ابن عبيد عن كعب قال ان انا شهدت يوم الملحمة الكبرى لم آس على ما فاتني قبله ولا ابالي الا ابقى بعده وقاتل يوم الملحمة العظمى اعظم من قتال الدجال وذلك لانه يكون مع الدجال سيف واحد ومع اصحاب الملحمة سيوف والسيوف الامم.

۱۳۸۳ بقیہ نے عبدالقدوس سے، انہوں نے صفوان سے، انہوں نے شریح ابن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: اگر میں جنگ عظیم میں حاضر ہوا تو اُس سے پہلے جو چیزیں مجھ سے گم ہو گئی ہیں مجھے اُن پر حسرت نہ ہوگی، اور اگر میں اُس کے بعد باقی نہ رہا تو مجھے اُس کی پرواہ نہیں ہے۔ جنگ عظیم کے دن جہاد کرنا دجال کے خلاف جہاد کرنے سے بڑا ہے، اُس لئے کہ دجال کے پاس ایک تلوار ہوگی اور جنگ عظیم کے سپاہیوں کے پاس بہت ساری تلواں ہوں گی۔ (تلواروں سے مراد قومیں ہیں)۔

○ ○ ○



۱۳۸۴. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش عن عبد الله بن دينار عن كعب قال ان لله تعالى في

الروم ثلاث ذبائح اولهن اليرموك والثانية ليعقوب يعني العمرة وهي حمص والثالثة الأعماق

۱۳۸۴ ابو المغيرة نے ابن عیاش سے، انہوں نے عبد اللہ بن دینار سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ

عز فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ کی طرف سے روم میں تین مرتبہ ذبح ہونا واقع ہوگا، پہلی مرتبہ یہود میں، دوسری مرتبہ ليعقوب یعنی حمص میں جو کہ حمص ہے، اور تیسری مرتبہ اعماق میں۔

○ ○ ○

۱۳۸۵. حدثنا أبو المغيرة عن عتبة بن ضمرة عن أبيه عن أبي هزان عن كعب قال لا

تفتح القسطنطينية حتى تفتح كليتها قبل وما كليتها قال عمورية

۱۳۸۵ ابو المغيرة نے عتبہ بن ضمرہ سے وہ اپنے والد سے، وہ ابو ہزان سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ

عز فرماتے ہیں کہ: قسطنطنیہ فتح نہ ہوگا حتیٰ کہ اُس کے گردے فتح نہ ہو جائیں، عرض کیا گیا: قسطنطنیہ کے گردے کیا ہیں؟ فرمایا عموریہ۔

○ ○ ○

۱۳۸۶. قال أبو المغيرة حدثني بشير بن عبد الله بن يسار عن أشياخه عن كعب قال لا

تفتح القسطنطينية حتى يفتح نابها قبل وما نابها قال عمورية قال واخبرني أبو بكر عن

كعب مثله الا انه قال كليها.

۱۳۸۶ ابو المغيرة نے، بشیر بن عبد اللہ بن یسار سے، انہوں نے اپنے مشائخ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی

اللہ تعالیٰ عز فرماتے ہیں کہ: قسطنطنیہ فتح نہ ہوگا حتیٰ کہ اُس کی کچلی کے دانت فتح نہ ہو جائیں، عرض کیا گیا کہ اُس کے دانت کیا ہیں؟ فرمایا عموریہ ابو بکر نے کعب سے ایسی ہی روایت نقل کی ہے مگر اُس میں دانت کی جگہ ٹخنے کا ذکر ہے۔

○ ○ ○

۱۳۸۷. حدثنا بن الوليد وأبو المغيرة عن عمرو بن عمرو الأحموسي عن أبيه عن نبيع

عن كعب قال عمورية كلبة القسطنطينية من أجل أنها تهاز دونها.

۱۳۸۷ ہمیں بیان کیا ہے ولید اور ابو المغیرہ نے، عمرو بن عمرو الحموسی سے، وہ اپنے والد سے، وہ نبيع سے روایت کرتے ہیں

کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عز نے فرمایا ہے کہ: عموریہ قسطنطنیہ کی کلبہ ہے، اس لئے کہ وہ اُس سے پہلے اُس کی حفاظت کرے گی۔

○ ○ ○

۱۳۸۸. حدثنا بقية بن الوليد عن صفوان بن عمرو عن شريح بن عبيد عن كعب قال ما

أحب أن أبقي بعد فتح مدينة هرقل إن أبواب الشر تفتح حينئذ ورب هو أن وصغار مع فتحها

۱۳۸۸ بقیہ بن الولید نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی

اللہ تعالیٰ عز فرماتے ہیں کہ: مجھے یہ پسند نہیں کہ ہرقل کے شہر کی فتح ہونے کے بعد میں زعمہ رہوں، شہر کے دروازے اُس وقت کھول دیئے جائیں گے، اُس کی فتح کے ساتھ ساتھ بہت ساری رسوائیاں اور ذلتیں بھی ہوں گی۔



۱۳۸۹. قال شریح لحدثنی جبر بن نفیر قال قال لنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ ولا

تستعجلون بفتح مدینة هرقل قرب هوان وصغار عند فتحها

۱۳۸۹ شرح کہتے ہیں کہ جبر بن نفیر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم سے حضرت ابوالدرداءؓ نے کہا کہ: تم ہرقل کے

شہر کی فتح کے متعلق جلد بازی نہ کرو! اس لئے کہ اُس کی فتح کے ساتھ بہت ساری ڈنٹیں اور سوائیاں بھی ہیں۔

○ ○ ○

۱۳۹۰. حدثنا بقية عن أبي سبأ عتبة بن ميم عن الوليد بن عامر اليزني عن يزيد بن

خمير عن كعب قال اذا أبق رجل من قریش الى القسطنطينية فقد حضر أمرها وأمير

الجيش الذي يفتح القسطنطينية ليس بسارق ولا زان ولا غال والملاحم على يدي رجل

من آل هرقل

۱۳۹۰ بقیہ نے ابوسباعتبہ بن تمیم سے، انہوں نے الولید بن عامر الیزنی سے، انہوں نے یزید بن خمیر سے روایت کی

ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب کریش کا ایک آدمی قسطنطنیہ کی طرف بھاگ جائے گا تو قسطنطنیہ کا معاملہ

شروع ہو جائے گا، قسطنطنیہ کو فتح کرنے والے لشکر کا امیر ایسا شخص ہوگا، جو نہ چور ہوگا نہ زانی اور نہ خیانت کرنے والا، اور بڑی جنگیں

ہرقل کی اولاد میں سے ایک شخص کے ہاتھوں ہوں گی۔

○ ○ ○

۱۳۹۱. حدثنا بقية و أبو المغيرة عن أبي بكر عن أبي الزاهرية عن كعب قال تفتح على

يدي رجل من بني هاشم قالا جميعا وأخبرنا صفوان عن شريح وأبي المثني الأملوكي عن

كعب قال تفتح على يدي ولد سبأ وولد قادر فلم يذكر بقية أبا المثني وقال بقية عن

صفوان بن عمرو عن أبي المثني عن كعب الذي تكون على يديه الملاحم رجل من أهل

هرقل يقال له طبر يعني طهارة.

۱۳۹۱ بقیہ اور ابوالمغیرہ نے، ابوبکر سے، انہوں نے ابوالزہریہ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کہ: وہ شخص کہ جس کے ہاتھوں بڑی جنگیں ہوں گی وہ ہرقل کے گمرانے میں سے ہوگا، جسے طبر یعنی طہارۃ کہا جاتا ہوگا۔

○ ○ ○

۱۳۹۲. حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة بن المنذر عن المهاجرين بن حبيب قال قال

رسول الله ﷺ الخامس من آل هرقل الذي يقال له طبر على يديه تكون الملاحم.

۱۳۹۲ عبداللہ بن مروان نے، ارطاة بن المنذر سے روایت کی ہے کہ المهاجر بن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: ہرقل کی اولاد میں سے پانچویں کے ہاتھوں بڑی جنگیں ہوں گی، جس کا نام ”طبر“ ہوگا۔

○ ○ ○

۱۳۹۳. حدثنا أبو المغيرة عن أبي بكر عن أبي الزاهرية عن جبر بن نفير قال تفتحون



الكفر بالتكبير يضع الله تعالى لهم كل يوم ثلث حائطها في ثلاثة أيام فيبناهم كذلك  
يأتهم خبر الدجال فلا يفر عنكم ذلك فانه كذب فاحتملوا من غيبتها.

۱۳۹۳ھ ابو المغيرة نے ابو بکر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ابو الزاہریہ سے جیر بن نفیر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں  
کہ: تم لوگ کفر کے شہر کو تکبیر کے ذریعہ فتح کرو گے، اللہ تعالیٰ ہر روز اُن کی دیواروں میں ایک تہائی گراتے جائیں گے، تین  
دنوں میں اُن کی دیواریں گر جائیں گی۔ مجاہد بن قسطنطینہ کی فتح میں ہوں گے کہ اُن کے پاس دجال کی اطلاع آئے گی۔ یہ  
اطلاع تمہیں نہ ڈرائے اس لئے کہ یہ جھوٹی ہوگی۔ لہذا قسطنطینہ کے مال غنیمت میں سے خوب مال اٹھالو۔

○ ○ ○

۱۳۹۴ھ۔ وقال واخبرنا بشير بن عبد الله بن يسار قال سمعت عبد الله بن بسر المازني  
يقول اذا اناكم خبر الدجال وانتم فيها فلا تدعوا غنائمكم فان الدجال لم يخرج.

۱۳۹۴ھ ابو مغیرہ نے بشیر بن عبد اللہ بن یسار سے، انہوں نے عبد اللہ بن بسر المازنی سے سنا کہ وہ فرماتے ہیں کہ جب  
تمہارے پاس دجال کے متعلق اطلاع آئے اور تم قسطنطینہ میں ہوں تو اپنے مال غنیمت کو نہ چھوڑنا! اس لئے کہ دجال ابھی ظاہر نہیں  
ہوا ہوگا۔ (یعنی دجال کے آنے کی خبر جھوٹی ہوگی) ○ ○ ○

۱۳۹۵ھ۔ قالوا واخبرنا صفوان عن أبي الزاهرية عن جبير بن نفير عن أبي ثعلبة الخشني  
قال اذا كان بين الدرب والعريش مائة اهل بيت واحد فقد دنا فتح القسطنطينية

۱۳۹۵ھ ہم سے صفوان نے انہوں نے ابو الزاہریہ سے، انہوں نے جیر بن نفیر سے روایت کی ہے کہ ابو ثعلبہ الخشنی  
رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب دربار اور عریش کے درمیان ایک ہی گھر والوں کا دسترخوان ہو تو قسطنطینہ کی فتح قریب ہوگی۔

۱۳۹۶ھ۔ حدثنا الوليد وبقيّة بن الوليد وأبو المغيرة والحكم بن نافع عن صفوان بن

عمرو عن عبد الرحمن بن جبير بن نفير عن أبيه عن عوف بن مالك الأشجعي قال قال  
رسول الله صلى الله عليه وسلم الفتنة السادسة هدنة تكون بينكم وبين بني الأصفر

فيسبرون اليكم على ثمانين غاية، قلت وما الغاية قال الراية تحت كل راية العشر الفا

۱۳۹۶ھ الولید اور بقیہ بن الولید اور ابو المغیرہ اور الحکم بن نافع نے، صفوان بن عمرو سے، انہوں نے عبد الرحمن بن

جیر بن نفیر سے، وہ اپنے والد سے، وہ عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے  
ارشاد فرمایا ہے کہ: چھ فتنہ مسلح ہوگی، تمہارے اور (انگریزوں) کے درمیان، پھر وہ تمہاری طرف آتی (80) نشانات لے کر آئیں  
گے، میں نے عرض کیا کہ نشانات کیا ہیں؟ فرمایا جھنڈے، ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار (12) کالکر ہوگا۔

○ ○ ○

۱۳۹۷ھ۔ حدثنا أبو أيوب عن أرطاة عن أبي المثنى عن كعب قال الذي تكون على يديه

الملاحم من آل هرقل يقال له طبر يعني طبارة.



۱۳۹۷ھ ابو ایوب نے، ارطاة سے، انہوں نے ابو الحنفی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرما: **؟**  
ہیں کہ: ہر قل کی اولاد میں سے طبر یعنی طہارہ نامی شخص کے ہاتھوں بڑی جنگیں ہوں گی۔

○ ○ ○

۱۳۹۸ھ . حدثنا أبو حيوة شريح بن يزيد الحضرمي عن سعيد بن عبد العزيز عن اسماعيل بن عبيد الله قال حدثني ميسرة أن أبا الدرداء حدثه بهذا الحديث لتخرجن منها كفرا كفرا قال أبو الدرداء أو لم يقل الله عز وجل ولقد كتبنا في الزبور من بعد الذكر أن الأرض يرثها عبادي الصالحون وهل الصالحون إلا نحن.

۱۳۹۸ھ ابو حیوة شریح بن یزید الحضرمی نے، سعید بن عبد العزیز سے، انہوں نے اسماعیل بن عبید اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ مجھے ميسرة نے حدیث سنائی ہے کہ حضرت ابو الدرداء فرماتے ہیں کہ: تم شام سے کفر کی حالت میں ضرور نکالے جاؤ گے، حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے:

﴿وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ﴾  
اور صالحین تو ہم ہی ہیں۔

○ ○ ○

۱۳۹۹ھ . حدثنا الوليد عن الحارث بن عبيدة عن أبي الأعيس عبد الرحمن بن سلمان عن عبد الله بن عمرو قال بنهزم يوم الملحمة الثلث من المسلمين وأولئك شرار البرية عند الله ۱۳۹۹ھ الولید نے الحارث بن عبیدہ سے، انہوں نے ابو اعیس عبد الرحمن بن سلمان سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب عظیم کے دن مسلمانوں کی ایک تہائی شکست کھائے گی، اور یہ مخلوق میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین لوگ ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۴۰۰ھ . حدثنا الوليد عن الحارث بن عبيدة عن رجل عن عبد الرحمن بن سلمان عن عبد الله بن عمرو قال اذا عادت ذو الخلصة صنم كان لدوس في الجاهلية كان ظهور الروم على الشام.

۱۴۰۰ھ الولید نے الحارث بن عبیدہ سے، انہوں نے ایک راوی سے عبد الرحمن بن سلمان سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: جب ذو الخلصة کی عبادت کی جائے گی جو کہ قبیلہ دوس کا ایام جاہلیت میں "بت" تھا تب روم والے شام پر حملہ کریں گے۔

○ ○ ○

۱۴۰۱ھ . حدثنا الوليد عن الأوزاعي عن يحيى بن أبي كثير عن كعب قال يا معشر قبس احبي يمنا ويا معشر اليمن احبي قبسا فبوشك أن لا يقتل على هذا الدين غير كما قال



الأوزاعي بلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ليس فرسان الناس يوم الملاحم واليمن رجا الاسلام.

۱۳۰۱۔ الولید نے، اوزاعی سے، انہوں نے یحییٰ بن ابوکثیر سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: اے قبیلہ قیس کے لوگو! یمن سے محبت کرو! اور اے یمن کے لوگو! قبیلہ قیس سے محبت کرو! قریب ہے کہ اس دین پر تم دونوں کے ہوا اور کوئی نہ لڑے، اوزاعی فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: قبیلہ قیس جنگ کے دنوں میں لوگوں کے شہسوار ہوں گے، اور یمن اسلام کی چکی ہوگی۔

○ ○ ○

۱۳۰۲۔ حدثنا الوليد عن عثمان بن أبي العاتكة عن سليمان بن حبيب عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم إذا وقعت الملاحم خرج بعث من دمشق من الموالى هم أكرم العرب فرسا وأجوده سلاحا يؤيد الله بهم الدين.

۱۳۰۲۔ الولید نے عثمان بن ابوالعاتکة سے، انہوں نے سلیمان بن حبیب سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: جب جنگیں واقع ہوں گی تو آزاد کردہ لوگوں میں سے ایک لشکر دمشق سے نکلے گا، وہ تمام عرب سے زیادہ معزز ہوگا گھوڑوں کے اعتبار سے اور زیادہ مضبوط ہوں گے اتھار کے اعتبار سے، اللہ تعالیٰ ان ذریعے اس دین کو مضبوط کریں گے۔

○ ○ ○

۱۳۰۳۔ حدثنا ضمرة بن ربيعة عن عثمان بن عطاء عن عبد الواحد بن قيس الدمشقي قال لاندع الروم على الساحل أيام الملاحم ماء الا عسكروا عليه

۱۳۰۳۔ ضمرہ بن ربیعہ نے عثمان بن عطاء سے روایت کی ہے کہ عبد الواحد بن قیس الدمشقی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: روم والے جنگ کے زمانے میں ساحل پر کوئی پانی نہ چھوڑیں گے مگر اس پر فوج کشی کریں گے۔

○ ○ ○

۱۳۰۴۔ حدثنا بقية بن الوليد عن أبي بكر بن أبي مریم عن عطية بن قيس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا وقعت الملاحم خرج من دمشق بعث هم خيار عباد الله الأولين والآخرين

۱۳۰۴۔ بقیہ بن الولید نے ابوبکر بن ابومریم سے روایت کی ہے کہ عطیہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب جنگیں واقع ہوں گی تو دمشق سے ایک لشکر نکلے گا وہ اللہ تعالیٰ کے اولین اور آخرین بندوں میں سے بہترین لوگ ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۳۰۵۔ حدثنا بقية وأبو المغيرة عن صفوان عن راشد بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله تعالى وعدني فارس ثم الروم ثم نساؤهم أبناؤهم ولأمتهم



وکنوزہم وآمدنی بحمیر اعوانا.

۱۳۰۵ھ بقیۃ اور ابوالخیر ؓ نے صفوان سے روایت کی ہے کہ راشد بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فارس کا وعدہ کیا ہے، پھر روم کا، پھر اُن کی عورتوں اور بیٹوں کا، اُن کے اُسے اور خزانوں کا، اور اللہ تعالیٰ نے میری مدد قبیلہ حِمْیَر کے ذریعہ کی ہے۔

○ ○ ○

۱۳۰۶. حدثنا بقیۃ عن صفوان عن شریح بن عبید عن ابی الدرداء قال لتخرجنکم الروم

من الشام کفرا کفرا حتی یوردوکم البلقاء لذلك الدلیا تبید وتفسی والآخرۃ لبقی.

۱۳۰۶ھ بقیۃ نے صفوان سے، انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: روم والے تمہیں شام سے تمہاری حالت کفر میں نکالیں گے، حتیٰ کہ تمہیں بقاء میں پہنچادیں گے، یہ دنیا بوسیدہ اور فنا ہونے والی ہے، اور آخرت باقی رہنے والی ہے۔

○ ○ ○

۱۳۰۷. حدثنا ابو المغیرۃ عن صفوان عن ابی الیمان عن کعب قال الملحمة العظمی

وغراب القسطنطنیۃ وخروج الدجال فی سبعة اشهر او ماشاء اللہ من ذلك

۱۳۰۷ھ ابوالخیر ؓ نے، صفوان سے، انہوں نے ابوالیمان سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: بڑی جنگ اور قسطنطنیہ کی بربادی اور دجال کا نکلتا سات (7) مہینوں میں ہوگا یا جیسے اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

○ ○ ○

۱۳۰۸. حدثنا الولید عن ابی بکر الکلاعی سمع ابا وہب عبید اللہ بن عبید سمع مکحولاً

بقول الملاحم عشر اولها ملحمة لیساریۃ للسطین و آخرها ملحمة عمق انطاکیۃ

۱۳۰۸ھ الولید نے، ابوبکر الکلاعی سے، انہوں نے ابوقہب عبید اللہ بن عبید سے سنا کہ حضرت مکحول رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: جنگیں دس (10) ہیں، پہلی جنگ للسطین کے قیساریہ کی ہوگی، اور آخری جنگ انطاکیہ کے عمق کی ہوگی۔

○ ○ ○

۱۳۰۹. حدثنا عبدالصمد بن عبدالوارث عن حماد بن سلمۃ عن علی بن زید عن

عبدالرحمن بن ابی بکرۃ قال سمعت عبداللہ بن عمرو یقول یوشک ان ینخرج حمل الضان

ثلاث مرار، قلت ما حمل الضان؟ قال رجل أحد أبویہ شیطان بملک الروم یجیء فی ألف ألف

وخمیس مائة ألف ألف فی البر وخمیس مائة ألف فی البحر حتی ینزل أرضاً یقال لها العمق

فیقول لأصحابہ ان لی فی سفنکم طلبۃ فإذا نزلوا عنها أمر بها فأحرقت ثم یقول لا قسطنطنیۃ لکم

ولا رومیۃ فمن شاء فلیقم ویستمد المسلمون بعضهم بعضاً فذكر الحديث حتی تستفتحوا

القسطنطنیۃ الزانیۃ ألی لا جدما فی کتاب اللہ تعالیٰ الزانیۃ لبقول أمیرہم لا غلول الیوم.



۱۳۰۹؎ عبدالعزیز بن عبدالوارث نے، حماد بن سلمہ سے، انہوں نے علی بن زید سے، انہوں نے عبدالرحمن بن ابوبکر سے روایت کی ہے کہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ قریب ہے کہ: بھیڑ کا حمل نکل جائے، یہ بات انہوں نے تین مرتبہ فرمائی، میں نے عرض کیا کہ بھیڑ کا حمل کیا ہے؟ فرمایا: ایک آدمی ہے، جس کے والدین میں سے ایک شیطان ہوگا، وہ روم کا بادشاہ بنے گا اور پندرہ (15) لاکھ کے لشکر کے ساتھ آئے گا، دس (10) لاکھ جنگی میں ہوں گے اور پانچ (5) لاکھ سمندر میں ہوں گے، حتیٰ کہ غنم نامی زمین میں پڑاؤ ڈالیں گے، پھر وہ اپنے لوگوں سے کہے گا مجھے تمہاری کشتیوں میں کام ہے؟ جب وہ لوگ کشتیوں سے اتر جائیں گے تو یہ اُن کے متعلق حکم دے گا کہ سب کشتیاں جلا دی جائیں، پھر وہ کہے گا نہ تمہارے لئے قسطنطنیہ ہے اور نہ روم ہے، تم میں سے جو چاہے گا اُسے یہاں رہنا ہوگا، اور مسلمان ایک دوسرے سے مدد مانگیں گے۔ پھر آگے حدیث بیان کی اور آخر میں فرمایا کہ تم لوگ زنا کار قسطنطنیہ کو فتح کرو گے انہیں قسطنطنیہ کو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں زنا کار پاتا ہوں، مسلمانوں کے امیر کہیں گے آج کے دن کوئی خیانت نہ ہوگی۔

○ ○ ○

۱۳۱۰؎ حدثنا الحكم بن نافع عن حماد بن حذاف عن كعب قال في الملحمة العظمى تغرب

سواحل الشام حتى تهكي السواحل من غرابها ككواء المدن والقرى

۱۳۱۰؎ حکم بن نافع نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جنگ عظیم میں

شام کے ساحلی علاقے برباد ہو جائیں گے، اور وہ اپنی بربادی پر رونگیں گے جیسا کہ شہر اور دیہات روتے تھے۔

○ ○ ○

۱۳۱۱؎ حدثنا ضمرة عن الأوزاعي عن حسان بن عطية قال تلب الروم في الملحمة

الصغرى على سهل الأردن وبیت المقدس.

۱۳۱۱؎ ضمرہ نے اوزاعی سے روایت کی ہے کہ حسان بن عطیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: چھوٹی جنگ کے اندر رومی

لوگ اردن اور بیت المقدس کی ہموار زمین پر غالب آ جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۳۱۲؎ حدثنا ضمرة عن الحكم بن أبي سليمان قال شهدت عقبة بن أبي زئب يقول

إذا خرجت قبرس فاهك إمام حياتك على نفسك

۱۳۱۲؎ ضمرہ نے حکم بن ابوسلیمان سے روایت کی ہے کہ عقبہ بن ابوزئب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب قبرص

برباد ہو جائے تو میرے زندگی کے دن میری ذات پر رونگیں گے۔

○ ○ ○

۱۳۱۳؎ حدثنا بليغ عن أرطاة قال حدثني المهاجر بن حبيب أن رسول الله صلى الله

عليه وسلم قال الخامس من آل هرقل على يديه تكون الملاحم قال أرطاة لولي أربعة من

آل هرقل قال أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فلي الخامس قال أرطاة لم يحيه



الخامس إلى الآن بعد

۱۳۱۳ھ بقیہ نے، ارطاة سے روایت کی ہے کہ مہاجر بن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہر قل کی اولاد میں سے پانچویں کے ہاتھ بڑی جنگیں ہوں گی۔ حضرت ارطاة رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرات صحابیہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین فرماتے ہیں کہ ہر قل کی اولاد میں سے چار (4) تو حکمران بن چکے ہیں۔ پانچواں ابھی باقی ہے۔

○-○-○

۱۳۱۴۔ حدثنا ربيع بن عطية عن يحيى بن أبي عمرو السبائي عن كعب قال بلي الروم امرأة فقولوا لي ألف سفينة العجل الواح عملت على وجه الأرض ثم خرجوا إلى هؤلاء الذين قتلوا رجالنا وسبوا نساءنا وأبناءنا فإذا فرغوا منها قالت اركبوا إن شاء الله وإن لم يشأ فبعث الله عليهم ريحا فيقصصها بقولها وإن لم يشأ ثم يعمل لها ألف أخرى مثلها ثم تقول مثل قولها ويبعث الله عليها ريحا فيقصصها ثم يعمل لها ألف أخرى فتقول اركبوا إن شاء الله قال فيخرجون ليسيرون حتى ينتهوا إلى تل عكا. فيقولون هذه بلادنا وبلاد آبائنا ثم يرسلون النار في سفنهم فيحرقونها والمسلمون يومئذ بيت المقدس فيكتب الوالي إلى أهل العراق وأهل مصر وأهل اليمن فيجيء رسله فيقولون نتخوف أن ينزل بنا مثل ما نزل بكرم وتمر رسله على حمص وقد أغلق أهلها على من فيها من المسلمين ويقتلون فيها امرأة ويلقونها مما يلي الحائط خارج قال فيحكم الوالي أمر حمص ثم يقول للمسلمين اخرجوا إلى عدوكم فموتوا وأميتوا فيقتلون قتالا شديدا فيقتل من المسلمين ثلث وينهزم ثلث فيقعون في مهيل من الأرض ويقبل الثلث حتى ينتهوا إلى بيت المقدس ثم يخرجون منها إلى الموجب أرض البلقاء والموجب أرض فيها عيون ويخرج فيه حشيش من بيت الأرض فينزل المسلمون عليه ويقبل أعداء الله حتى ينتهوا إلى بيت المقدس ثم يقول اذهبوا فقاتلوا بقية عبيدي الذين بقوا فيقول والي المسلمين لمن معه اخرجوا إلى عدوكم قال فيكون ويتضرعون إلى الله عز وجل فيومئذ يغضب الله لدينه فيطعن برمحه ويضرب بسيفه ويسلط الله الحديد بعينه على بعض حتى لا يبالي الرجل صمصامة كانت معه أو غيرها قال فيقتلون في الغور فيقتلون قتالا شديدا فيقتل العدو يومئذ فلا يبق منهم إلا فرقة يسيرة يلحقون بجبل لبنان والمسلمون خلفهم يطردونهم حتى ينتهوا إلى القسطنطينية وعلى المسلمين رجل آدم معطل رمحه حتى إذا انتهى إلى النهر الذي عند القسطنطينية نزل الوالي ليعرضه ويصلي فيعبر الماء عنه ثم يطلبه فيعبر فإذا رأى ذلك ركب دابته ثم يقول يا هؤلاء هذا



امر یریدہ اللہ ہلموا فاجیزوا لیجیزون حتی ینتہوا الی حائط القسطنطنیۃ لم یکبرون تکبیرۃ رجل واحد لیسقط منها الناعشر ہرجا فیومئذ تقتل رجالہا وتسیب نساؤہا وتؤخذ أموالہا فیناہم علی ذلک إذا اتاہم آت۔ فقال إن الدجال قد خرج بالشام لیخرج القوم لمن کان أخذہ لہم الا یکون استراد لسنین لکون امام الدجال لیجسولہ لم ینخرج لقل ما یلبث حتی ینخرج

۱۴۱۴ھ ردیح بن عطیہ یحییٰ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: روم کی حکمران ایک عورت بنے گی اور وہ کہے گی کہ میرے لئے ایک ہزار بہترین بحری جہاز بناؤ، پھر اُن لوگوں کی طرف نکلوجنہوں نے ہمارے مردوں کو قتل کیا ہے، اور ہماری عورتوں اور اولاد کو قیدی بنایا ہے، جب لوگ جہاز بنانے سے فارغ ہو جائیں گے تو ملکہ کہے گی کہ سوار ہو جاؤ! اگر اللہ چاہے یا نہ چاہے۔ اللہ تعالیٰ اُن پر ایک آدمی بھیج دے گا، اُس کی اس بات کی وجہ سے کہ اگر نہ چاہے۔ وہ آدمی اُن جہازوں کو پھوڑ پھوڑ کر دے گی، پھر ملکہ کے لئے اُس جیسے ایک ہزار مزید بحری جہاز بنائے جائیں گے۔ وہ پھر پہلے جیسی بات کہے گی تو اللہ اُن پر پھر آدمی کو بھیج دیں گے جو ان جہازوں کو پھوڑ پھوڑ کر دے گی، ملکہ کے لئے پھر ایک ہزار جہاز بنائے جائیں گے تو اب وہ کہے گی کہ سوار ہو جاؤ! اگر اللہ نے چاہا، پھر یہ نکلیں گے اور چلیں گے حتیٰ کہ مقام بلی عکا تک پہنچ کر کہیں گے کہ یہ ہمارے شہر ہیں اور ہمارے آباد و اجداد کے شہر ہیں، پھر وہ اپنے جہازوں پر آگ چھوڑ دیں گے اور انہیں جلا ڈالیں گے۔ مسلمان اُس زمانے میں بیت المقدس میں ہوں گے، پھر مسلمانوں کے امیر عراق والوں اور یمن والوں کو پیغام بھیجیں گے۔ پھر قاصد پیغام کا جواب واپس لے کر آئے گا کہ یہ سب کہہ رہے ہیں کہ ہمیں ڈر ہے کہ کہیں ہم پر وہ مصیبت نہ آ پڑے جو تم پر آن پڑی ہے۔ اُس امیر کے قاصدوں کا حصہ پر گور ہوگا، حصہ والوں نے اُس میں موجود مسلمانوں کو قیدی بنا رکھا ہوگا، وہاں وہ ایک عورت کو قتل کریں گے اور اُسے دیوار سے باہر پھینک دیں گے، مسلمانوں کے امیر حصہ کے معاملے کو چھپائیں گے، اور مسلمانوں سے کہیں گے نکلو! اپنے دشمنوں کی طرف، مارو اور مَر جاؤ! پھر انتہائی سخت جنگ ہوگی، ایک تہائی مسلمانوں میں سے قتل کر دیئے جائیں گے، اور ایک تہائی بھاگ کھڑے ہوں گے، پھر جو وہ دُور دراز علاقوں میں جا پڑیں گے، اور ایک تہائی لڑتے رہیں گے، حتیٰ کہ دشمن بیت المقدس تک پہنچ جائے گا، پھر وہ وہاں سے نکل جائیں گے اور مقام ہلقاء کی ایسی زمین میں چلے جائیں گے جہاں چٹے ہوں گے اور جہاں سُرخ ہوگا، پس مسلمان اُن پر حملہ کر دیں گے اور اللہ کے دشمنوں کو قتل کر دیں گے حتیٰ کہ بیت المقدس تک پہنچ جائیں گے، کفار کا حکمران اپنے لوگوں سے کہے گا جاؤ میرے بقیہ مائدہ غلاموں کی طرف اور انہیں قتل کرو! مسلمانوں کا امیر اپنے لوگوں سے کہے گا کہ اپنے دشمن کی طرف نکلو! مسلمان روئیں گے اور اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی کریں گے، اُس دن اللہ تعالیٰ اپنے دین کے لئے غضب ناک ہوگا، پس وہ اپنے نیزے سے اور اپنی تلوار سے مارے گا، اور اللہ تعالیٰ لوہے کو مسلط کر دے گا، اور ایک کو دوسرے پر مسلط کر دے گا حتیٰ کہ آدمی تلوار کی بھی پروا نہیں کرے گا کہ اُس کے پاس ہے یا کسی اور کے پاس ہے، پھر وہ غاروں میں لڑیں گے۔ انتہائی شدید جنگ ہوگی، دشمن اُس زمانے میں قتل کر دیئے جائیں گے، اُن میں سے تھوڑی سی جماعت باقی رہے گی جو لبنان کے پہاڑوں میں پناہ لے گی، مسلمان اُن کے پیچھے ہوں گے اور انہیں ہٹائیں گے حتیٰ کہ قلعہ تک پہنچ جائیں گے۔



مسلمانوں پر امیر گندی رنگ کا ایک آدمی ہوگا جس نے اپنے نیزے کو لٹکا رکھا ہوگا، جب یہ امیر اس نہر کے قریب پہنچے گا جو قسطنطنیہ کے پاس ہے، تو یہ امیر اپنی سواری سے اترے گا تاکہ وضو کرے اور نماز پڑھے۔ پانی اس سے پیچھے ہٹے گا۔ یہ پھر پانی کی طرف بڑھے گا تو پانی اور پیچھے ہٹ جائے گا۔ جب امیر یہ معاملہ دیکھے گا تو وہ اپنی سواری پر سوار ہوگا اور کہے گا کہ اے لوگو! یہ کوئی معاملہ ہے جس کا اللہ تعالیٰ ارادہ فرما رہا ہے۔ لہذا چلو یہ ذریعہ رُکرو! مسلمان وہ دریا عبور کریں گے حتیٰ کہ قسطنطنیہ کے دیوار تک پہنچ جائیں گے۔ پھر وہ ایک آدمی کی آواز میں بل کر تکبیر کہیں گے، جس کی وجہ سے بارہ (12) مُدج گر پڑیں گے، پھر قسطنطنیہ والوں کے مردوں کو قتل کیا جائے گا، اُن کی عورتوں کو قیدی بنایا جائے گا، اور اُن کے مالوں کو لے لیا جائے گا۔ مسلمان اسی حالت میں ہوں گے کہ اُن کے پاس آنے والا آئے گا اور کہے گا کہ دَجّال مُلک شام میں نکل چکا ہے، مسلمان نکلیں گے۔ وہ دَجّال کو وہاں نہیں پائیں گے، جو اس خبر پر یقین کرے گا وہ نادیم ہوگا، پھر وہ تھوڑا ہی عرصہ رہیں گے کہ دَجّال نکل پڑے گا۔

۱۴۱۵. حدثنا بقية بن الوليد عن بحير بن سعد عن خالد بن معدان قال قلت لعبد الله

بن عمر فتح القسطنطينية قال لا تفتح حتى يكون بين المسلمين وبينهم صلح فيغزون

جميعا فينصرفون وقد غنموا حتى ينزلوا مرجها فيرفع رجل منهم الصليب فيقول غلب

الصليب فيقوم إليهم رجل من المسلمين فيضرب صليهم فيدقه ويثور المسلمون وهم

ليقتلون فيفتح الله لهم فعند ذلك يكون فتحها.

۱۴۱۵ بقیہ بن ولید نے، بحیر بن سعد سے روایت کی ہے کہ خالد بن معدان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے

حضرت عبداللہ بن عمر سے پوچھا قسطنطنیہ فتح کیا جائے گا؟ تو انہوں نے کہا فتح نہیں کیا جائے گا حتیٰ کہ اُن کے درمیان

اور مسلمانوں کے درمیان صلح ہوگی، پھر وہ اکٹھے لڑیں گے۔ وہاں سے واپس ہوں گے اور مال غنیمت انہوں نے حاصل کیا ہوگا حتیٰ

کہ وہ قسطنطنیہ کے مضافات میں اتریں گے، اُن میں سے ایک آدمی صلیب بلند کرے گا اور کہے گا کہ صلیب غالب آگئی! اُن کی

طرف مسلمانوں میں سے ایک مرد کھڑا ہوگا اور اس صلیب کو توڑ دے گا، پھر وہ اور مسلمان ایک دوسرے سے لڑیں گے، اللہ تعالیٰ

مسلمانوں کو اُس وقت فتح دے گا۔ اسی طرح قسطنطنیہ فتح ہوگا۔

○ ○ ○

۱۴۱۶. قال خالد بن معدان عن عبد الله بن رسول الله صلى الله عليه

وسلم ان الله اعطاني فارسا ونساءهم وابناءهم واموالهم وملاحهم واعطاني الروم

ونساءهم وابناءهم وملاحهم واموالهم وامدني بحمير.

۱۴۱۶ خالد بن معدان نے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول

اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے فارس عطا کیا ہے، اُن کی عورتیں اُن کے بچے، اُن کا مال اُن کے

تھیں اور سب کچھ، اور اللہ تعالیٰ نے مجھے روم عطا کیا ہے اُن کی عورتیں، اُن کی اولاد، اُن کے مال اور اُن کے ہتھیار سب کے



سب، اور حمیر قبیلہ کے ذریعہ سے میری مدد فرمائی۔

○ ○ ○

۱۴۱۷. قال خالد بن معدان ليدخلن العدو أنظر موسم صلاة الغداة من الروم فليقتلن

تحت داليتها للثمانيه رجل من المسلمين يبلغ نورهم العرش

۱۴۱۷ خالد بن معدان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ صبح کے وقت روم کی طرف سے دشمن انطرسوس داخل ہوگا، اس کے جھنڈے کے نیچے تین سو (300) مسلمانوں کو قتل کیا جائے گا جن کا نور عرش تک پہنچ جائے گا۔

○ ○ ○

۱۴۱۸. حدثنا بقیة عن صفوان بن عمرو عن الفرّج بن یحمد عن بعض أشياخ قومه قال

كنا سفیان بن عوف الغامدي حتى أتينا باب القسطنطينية باب الذهب في ثلاثة آلاف

فارص من ناحية البحر حتى جزنا النهر أو الخليج قال لفرز عوا وضربوا نوا قيسهم، لم قالوا

ما شأنكم يا معشر العرب، قلنا جئنا إلى أهل هذه القرية الظالم أهلها ليخربها الله على

أبدینا، فقالوا والله ما ندري أكذب الكتاب أم أخطأنا الحساب أم استعجلتم القدر والله أنا

لنعلم أنها مستفتح بهوما ولكن لا نرى أن هذا زمانها.

۱۴۱۸ بقیہ نے صفوان سے، انہوں نے فرج بن محمد سے روایت کی ہے کہ بعض مشائخ فرماتے ہیں کہ ہم سفیان بن

عوف الغامدی کے ساتھ تھے حتیٰ کہ ہم قسطنطینیہ کے سونے کے دروازے سے تین ہزار لشکر سمیت سمندر کے ایک کونے سے آئے اور

نہر غمور کیا، یا فرمایا کہ خلیج تو قسطنطینیہ والے ڈرگئے اور اپنے ناقوس بجانے لگے۔ پھر انہوں نے کہا کہ آئے عرب کی جماعت، تمہاری

کیا حالت ہے؟ ہم نے کہا اس عالم بستی کے رہنے والوں کے پاس آئے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ اسے ہمارے ہاتھوں برباد کرے، انہوں

نے کہا اللہ کی قسم! ہم نہیں جانتے کہ کتاب نے غلط بیانی کی ہے یا ہم سے حساب میں غلطی ہوئی ہے، یا تم مقررہ وقت سے پہلے آئے

ہو! اللہ کی قسم ہمیں معلوم ہے کہ یہ قسطنطینیہ فتح کیا جائے گا، لیکن ہمارا خیال یہ ہے کہ ابھی وہ وقت نہیں آیا۔

○ ○ ○

۱۴۱۹. حدثنا الوليد عن صفوان عن أبي اليمان الهوزني عن كعب قال إذا رأيت همدان

المشرق وقد نزلت بين الرستن وحمص فهو حضور الملحمة وخرج الدجال قلت وما

ينزلهم الرستن قال عدو من وراءهم

۱۴۱۹ ولید نے، صفوان سے، انہوں نے ابو الیمان سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

جب تو مشرق کے قبیلہ ہمدان کو دیکھے کہ انہوں نے رستن اور حمص کے درمیان پڑاؤ ڈالا ہے تو وہ وقت بڑی جنگ کے ہونے

اور دجال کے نکلنے کا ہوگا۔ میں نے پوچھا کہ یہ لوگ رستن میں کیوں اتریں گے؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:

دشمن کی وجہ سے جو ان کے پیچھے ہوگا۔

○ ○ ○



۱۳۲۰. قال الوليد وقال ابن لهيعة عن أبي قبيس عن عبد الله بن عمرو قال مستقل

ملاحج وهمدان من العراق حتى ينزلوا قنسرین

۱۳۲۰ ولید اور ابن لہیعہ نے ابو قبیس سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ

عنقریب قبیلہ مذحج اور ہمدان عراق سے نکل ہوگا اور مقام قنسرین میں جا اترے گا۔

○ ○ ○

۱۳۲۱. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن خثمة عن عبد الله بن عمرو قال يجيش

الروم فيستمد أهل الشام ويستطيئون فلا يتخلف عنهم مؤمن قال فيهمزون الروم حتى

ينتھوا بهم الى أسطوانه قد عرفت مكانها فيبناهم عندها إذ جاءهم الصريخ إن الدجال قد

خلفكم في عيالكم ليرفضون ما في أيديهم ويقبلون نحوه

۱۳۲۱ ابو معاویہ نے اعمش سے، انہوں نے خثمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے

ہیں کہ: روم لشکر کشی کرے گا، پس شام والے مدد طلب کریں گے، اور فریاد کریں گے، کوئی بھی مؤمن اُن سے پیچھے نہ رہے گا۔ یہ

روم کو شکست دیں گے حتیٰ کہ اُنہیں مقام اسطوانہ تک پہنچادیں گے، میں اُس مقام کو جانتا ہوں، پس یہ اسی حالت میں ہوں گے کہ

ان کے پاس ایک چمٹانے والا آ کر کہے گا کہ دجال تمہارے پیچھے تمہارے گمروالوں میں آچکا ہے، جو کچھ ان کے ہاتھوں میں ہوگا وہ

اُسے پھینک دیں گے، اور اُس کی طرف متوجہ ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۳۲۲. حدثنا الوليد بن مسلم عن أبي المهدى عن سعيد بن سنان عن أبي الزاهرية عن

جبر بن نفير عن أبي ثعلبة الخشني قال إذا رأيت ما بين العرش إلى الفرات مادية أهل

بيت واحد فذلك علامة الملاحم.

۱۳۲۲ ولید نے ابو مہدی سے، انہوں نے سعید بن سنان سے، انہوں نے ابو زہریہ سے، انہوں نے جبیر بن

نفیر سے، روایت کی ہے کہ ابو ثعلبہ الخشنی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: جب تو عرش اور فرات کے درمیان ایک ہی گمروالوں کا

دستر خوان دیکھے تو یہ بڑی جنگیں ہونے کی علامت ہوگی۔

○ ○ ○

۱۳۲۳. حدثنا الوليد بن يزيد بن سعيد عن يزيد بن أبي عطاء عن كعب قال على يدي

البحالي الذي يقتل قريشا.

۱۳۲۳ ولید نے یزید بن سعید سے، انہوں نے یزید بن ابوعطاء سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کہ: یہ بڑی جنگیں یمانی کے ہاتھوں ہوں گی جو قریش کو قتل کرے گا۔

○ ○ ○

۱۳۲۴. حدثنا الوليد بن معاوية بن يحيى عن أرطاة عن حكيم بن عمير عن كعب قال على



ہدیٰ ذلک الیمانی تھون ملحمۃ عکا الصفری وذلک إذا ملک الخامس من آل ہرقل.

۱۳۲۳ھ ولید نے معاویہ بن یحییٰ سے، انہوں نے ارطاة سے، انہوں نے حکیم بن عمیر سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: اس یمانی کے ہاتھوں بڑی جنگ مقام عکا الاصفری پر ہوگی، جب ہرقل کی اولاد میں سے پانچواں بادشاہ بنے گا۔

○-○-○

۱۳۲۵ھ. حدثنا الولید عن ابن لہیعۃ عن ابی قہیل عن ابی عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال إذا ملک العقیقان عتیق العرب وعتیق الروم كانت

الملاحم علی اہلبیہما، قال ابو قہیل تھون الملاحم علی ہدی طہارس بن اطمینان بن الاخرم

بن قسطنطین بن ہرقل

۱۳۲۵ھ ولید نے ابن لیعہ سے، انہوں نے ابو قہیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے

ہیں کہ: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب دو بڑے بادشاہ بنیں گے، ایک عرب کا بڑا اور ایک روم کا بڑا تو ان کے ہاتھوں بڑی جنگیں ہوں گی، حضرت ابو قہیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بڑی جنگیں طہارس بن اطمینان بن الاخرم بن قسطنطین بن ہرقل کے ہاتھوں ہوگی۔

○-○-○

۱۳۲۶ھ. حدثنا الحکم بن نافع عن سعید بن مسنن عن ابی الزاہریۃ عن حلیفۃ بن الیمان

رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یھون بھکم وھین بنی الاصفر الروم

ھلۃ لھلھرون بھکم فی حمل امرأۃ یاتون فی ثمانین غایۃ فی البر والبحر تحت کل غایۃ النی

عشر ألفا حتی ینزلوا بین ہالفا وعکا لیحرق صاحب مملکتھم سفھم بقول لأصحابہ قاتلوا عن

بلادکم لھلھم القتال وھمد الأجناد بھضھم بھضا حتی یمدکم من بھضرموت من الھمن

فیومئذ یطعن فیھم الرحمن برمحہ ویضرب فیھم بسیفہ ویرمی فیھم ببیلہ ویھون منہ فیھم

الذبح الأعظم.

۱۳۲۶ھ حکم بن نافع نے سعید بن مسنن سے، انہوں نے ابو الزاہریہ سے روایت کی ہے کہ حضرت حلیفۃ بن الیمان رضی

اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تمہارے اور روم کے لوگوں کے درمیان صلح ہوگی، وہ تمہیں دھوکا

دیں گے، وہ صلح مورت کے محل کی مذت کے برابر ہوگی، وہ خشکی اور تری کے ماسے سے آتش (80) جھنڈوں کے نیچے

آئیں گے، ہر جھنڈے کے تلے بارہ (12) ہزار کا لشکر ہوگا، وہ مقام یا قاف اور مقام عکا کے درمیان آئیں گے، ان کا سران

کشتیوں کو جلوادے گا، وہ اپنے ساتھیوں سے کہے گا کہ اپنے شہروں کے لئے لڑو! پھر جنگ شروع ہو جائے گی اور لشکر میں سے کچھ لوگ

دوسروں کی مدد کریں گے۔ یمن کے مقام حضرت موت کے مسلمان تمہاری مدد کریں گے۔ اس دن رخصت ہونا تیرہ

اور تلو اور کافروں کو مارے گا اور اپنے ترکش میں ان پر تیرہ سائے گا اور کفار کے بہت سے لوگ قتل ہوں گے۔

○-○-○



۱۴۲۷. حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن مسنان عن الوليد بن عامر عن يزيد بن خمير التميمي عن كعب أنه أتى مجمع الناس عند باب اليهود للفطر والأضحى فاستقبل المدينة فبكى ثم مضى حتى أتى باب المعلق فاستقبله فبكى كاشد البكاء ثم أتى باب المطلق دون باب الرستن فاستقبله فبكى كاشد البكاء ثم أتى باب الشرقي فوقف بين الجنبية والباب وضحك كاشد الضحك وفرح كاشد الفرح وقال اللهم لك الحمد وهلل الله وحمده وسبحه وكبره فقلت له يا أبا إسحاق ماذا أبكاك في مواقف بكيت فيها وأضحكك هاهنا والفرحك فقال ان أهل هذه المدينة من أهل الإسلام يستفرون إلى ساحلهم إلى عدو يأتهم من قبله فلا يبقى في هذه المدينة أحد يحمل السلاح الا نفر إلى الساحل وأن أهلها من الكفار يجمعون فبقولون قد جاءكم مددكم وقهرتم من في مدينتكم <sup>فلا تترهبوا</sup> من فيها من ذرائعهم فيقبلون حتى يقفوا موقفى الأول فيناشدونهم الله في العهد واللمة فلا يرجعون إليهم بشيء ولا يفتحون لهم ثم يأتوا موقفى هذا الثاني فيناشدونهم الله واللمة والعهد فلا يرجعون إليهم بشيء ويقتلون إليهم برأس امرأة من بني عيس ثم يأتون موقفى هذا الثالث فيناشدونهم الله واللمة فلا يرجعون إليهم بشيء ولا يفتحون لهم ثم يأتون موقفى هذا الرابع كللك فاذا رأى المسلمون ذلك رموا أيديهم إلى الله تعالى واستطاثوا به واستصروه فالتسم بالله لا يبقى في هذا الباب عود ولا حديد ولا مسمار الا تنصل وتساقط فدخل عليهم المسلمون فلا يلبثون فيها نفاس من الكفار ممن جرت عليه المواسي الا ضربوا عنقه فلو من ذلك تبلغ دعاؤهم ثمن خيولهم تحت مجمع الأسواق.

۱۴۲۷. حکم بن نافع نے سعید بن مسنان سے، انہوں نے ولید بن عامر سے، انہوں نے یزید بن خمیر تمیمی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں باب یہود پر لوگوں کے مجمع کے پاس آئے اور شہر کا رخ کیا اور رونے لگے۔ پھر وہاں سے معلق پر آئے اور شہر کا رخ کر کے بہت روئے، پھر باب مطلق پہ آئے جو کہ باب رستن کے پیچھے ہے پھر شہر کا رخ کیا اور بہت زیادہ روئے۔ پھر مشرقی دروازے پر آئے اور دروازے کے دونوں کواڑوں کے درمیان کھڑے ہو کر بہت زیادہ منے خوش ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء، اُس کی تسبیح، اُس کی تکبیر اور اُس کی تہلیل کرنے لگے۔ تو میں نے کہا کہ اے ابواسحاق! وہ کیا چیز تھی جس نے تجھے اُن جگہوں پر لایا جہاں ٹوٹھرا تھا؟ اور وہ کیا چیز ہے جس نے تجھے یہاں پر ہنسایا اور تجھے خوش کیا؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: اس شہر والے تو اہل اسلام میں سے ہیں، یہ لوگ آنے والے دشمن کے لئے ساحل کی طرف نکلیں گے، اس شہر میں جو بھی اسلحہ اٹھا سکتا ہو گا وہ ساحل کی طرف نکل جائے گا، اور اس شہر کے رہنے والے کفار اکٹھے ہو جائیں گے، اور کہیں گے کہ تمہارے پاس تمہاری مدد آ چکی ہے لہذا تم شہر میں بچے کچے مسلمانوں کو مغلوب کرو! مسلمانوں کی جو اولاد اور گھر والے جو اس شہر میں ہوں گے، انہیں یہ کفار بند کر دیں گے، وہاں اللہ تعالیٰ مسلمان مجاہدین کو آنے والے دشمن پر فتح دیں گے اور اُن کی مدد کریں گے، ان مجاہدین کو اطلاع دی جائے گی کہ اُن کی عورتیں اور بچے شہر میں قید کر دیئے گئے ہیں، تو یہ مجاہدین آئیں گے اور کافروں کو اللہ تعالیٰ اور عہد و ذمہ کا واسطہ



دیں گے، کافران کی طرف کوئی چیز نہ لوٹائیں گے، اور نہ ان کے لئے دروازہ کھولیں گے۔ پھر یہ مجاہدین میرے کھڑے ہونے کی دوسری جگہ پر جائیں گے اور وہاں جا کر انہیں اللہ تعالیٰ اور عہد کا اور ذمہ کا واسطہ دیں گے، کافران کی طرف کوئی چیز نہ لوٹائیں گے، بلکہ قبیلہ بنی عس کی ایک عورت کاسرکاٹ کر ان کی طرف پھینک دیں گے۔ پھر وہ میرے کھڑے ہونے کی تیسری جگہ جائیں گے اور کافروں کو اللہ تعالیٰ اور ذمہ کا واسطہ دیں گے۔ کافران کی طرف کوئی چیز نہ لوٹائیں گے اور نہ ان کے لئے دروازہ کھولیں گے۔ پھر مسلمان میرے اس چوتھے کھڑے ہونے کی جگہ پر آئیں گے اور دیباہی کریں گے، جب مسلمان یہ حالت دیکھیں گے تو اپنے ہاتھ اللہ تعالیٰ کے حضور اٹھائیں گے، اور اس سے مدد مانگیں گے، میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ دروازے کی کوئی لکڑی، لوہا اور کیل جیسی کوئی چیز باقی نہ رہے گی مگر یہ کہ وہ اکھڑ کر گر جائے گی۔ پس مسلمان کافروں پر داخل ہو جائیں گے اور ان میں سے جو بالغ ہوں گے ان سب کو قتل کر دیں گے، ان کافروں کا خون مجمع الاسواق کے نیچے گھوڑوں کے گھریک پہنچ جائے گا۔

○ ○ ○

۱۳۲۸. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال يكون بين المهدي وبين طاغية الروم صلح بعد قتله السفيناني ولهب كلب حتى يختلف تجاركم اليهم وتجارهم اليكم وياخلون في صنعة سفنهم ثلاث سنين لم يهلك المهدي فملك رجل من اهل بيته يعدل للبلاد لم يجر فبقتل قتلا ولا ينطفي ذكره حتى ترسي الروم فيما بين صور الى عكا لهي الملاحم.

۱۳۲۸ حکم بن نافع نے جراح سے روایت کی ہے کہ حضرت ارطاة رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مہدی اور روم کے سرکشی کے درمیان صلح ہوگی۔ اس کے قتل کے بعد سفینانی اور بنو کلب کی لوٹ مار ہوگی۔ تمہارے تاجران کے پاس اور ان کے تاجر تمہاری پاس آیا کریں گے اور وہ اپنی کشتیوں کے بنانے میں تین (3) سال گزاریں گے پھر مہدی فوت ہو جائے گا، اس کے گھروالوں میں سے ایک شخص بادشاہ بنے گا جو تھوڑے عرصے انصاف کرے گا پھر ظلم کرے گا۔ اُسے بے دردی سے قتل کر دیا جائے گا اور اس کا نام مشہور نہ ہوگا حتیٰ کہ المل روم مقام صور سے لے کر مقام عکا تک ایک ڈھال سی بنالیں گے۔ پھر یہ بڑی جنگیں ہوں گی۔

○ ○ ○

○○○ چھٹا جز، ختم ہوا ○○○

اسکندریہ، اطراف مصر اور روم کے خروج سے متعلق روایات

مايروي في الاسكندرية واطراف مصر وموا جيز في خروج الروم

أخبرنا الشيخ أبو الفضل عبد الجبار بن محمد بن عمر الأصماني قدم علينا امرأة أخبرنا الشيخ

أبو بكر محمد بن عبد الله بن أحمد بن ريلة قال

أخبرنا أبو القاسم سليمان بن أحمد الطبراني حدثنا أبو زيد عبد الرحمن بن حاتم المرادي

بمصر سنة ثمانين ومائتين قال حدثنا نعم بن حماد



۱۲۲۹. حدثنا ضمام بن اسماعيل عن أبي قبيل عن عبد الله بن عمرو بن العاص أنه كان بالأسكندرية فقبل له ترايت مراكب لفرع الناس، فقال عبد الله بن عمرو بن العاص أسرجوا ثم قال من ناحية ترايت، قالوا من ناحية المنارة، فقال حلوا إلما نخاف عليها من ناحية المغرب.

۱۲۲۹ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسکندریہ میں تھے تو انہیں کہا گیا کہ کچھ سواریاں دیکھی گئی ہیں جس کی وجہ سے لوگ ڈرے ہوئے ہیں؟ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ چراغ جلاؤ۔ پھر پوچھا کس طرف سواریاں دکھائی گئی ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ منارۃ کی طرف سے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی خطرہ کی بات نہیں ہے، ہمیں جو اندیشہ ہے وہ مغرب کی طرف سے ہے۔

○ ○ ○

۱۲۳۰. حدثنا رشدين بن سعد عن ابن لهيعة عن شقي عن عبيد الأصمحي قال للأسكندرية ملحمتان أحدهما الكهري والأخرى الصغرى فأما الكهري فيتباعد البحر من المنارة هريدا أو هريدين ثم تخرج كنوز ذي القرنين تسع كنوزها المشرق والمغرب وعلامة الصغرى أن الأسكندرية تقطر دما.

۱۲۳۰ رشدين بن سعد نے ابن لہیعہ سے روایت کی ہے کہ حضرت شقی بن عبید الاصمحي رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: اسکندریہ میں جو جنگیں ہوں گی ان میں ایک بڑی جنگ ہوگی۔ اور دوسری چھوٹی جنگ ہوگی، بڑی جنگ کی علامت یہ ہے کہ سمندر منارۃ سے ایک یاد دہید (مسافت کا ایک پیمانہ) دور ہو جائے گا، پھر ذی القرنین کا خزانہ نکال دیا جائے گا۔ اس کا خزانہ مشرق اور مغرب کے لئے کافی ہوگا، اور چھوٹی جنگ کی علامت یہ ہے کہ اسکندریہ میں خون بہے گا۔

○ ○ ○

۱۲۳۱. حدثنا رشدين بن سعد عن ابن لهيعة عن أبي قبيل قال تكون ملحمة الأسكندرية على يدي طبارس بن أسطينان بن الأخرم بن قسطنطين بن هرقل.

۱۲۳۱ رشدين بن سعد نے ابن لہیعہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: اسکندریہ کی جنگ طبارس بن اسطینان بن الاخرم بن قسطنطین بن ہرقل کے ہاتھوں ہوگی۔

○ ○ ○

۱۲۳۱. حدثنا رشدين بن سعد عن ابن لهيعة حدثني يزيد بن أبي حبيب عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال إن الروم تعد سبع مائة سفينة ثم يقبل فيها إلى الأسكندرية وعلى الأسكندرية رجل من قریش فيكيدون المسلمين سفائن يوجهونها إلى المسالح الصغار التي غرب الأسكندرية فيفرق القرشي عليه نحو تلك السفن المفربة تسيرها وبعض عليه عنده. قال عبد الله يا أحمق لا تفرق خيلك قال فينزلون فيقاتلونهم المسلمون حتى تضطر الروم المسلمين إلى



سوق الحيتان فيقتلون حتى يبلغ الدم ثلث الخيل ثم يأتي المسلمون راية مدد الهم فاذا رآها الروم توجهوا الى مراكبهم فركبوها لم يدفعوا لساووا حتى يقول الذي في بصره ضعف ما اراهم ويقول الحديد البصر اني لارى آخر ياتهم فيبعث الله عليهم ريحا عاصفا فتردهم الى الاسكندرية فتكسر مراكبهم ما بين الاسكندرية والمنارة فيأسرونهم باجمعهم الا مركب واحد ينجو باهله حتى اذا اتوا بلادهم فأنخروهم خبر ما لقوا بعث الله على ذلك المركب ريحا عاصفا فردته الاسكندرية لينكسر فيها خلوا من فيه

۱۳۳۲ھ رشدين نے ان لہیعہ سے، انہوں نے یزید بن ابوجیب سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: روم سات سو (700) کشتیاں تیار کرے گا۔ پھر ان میں بیٹھ کر اسکندریہ کی طرف آئے گا، اسکندریہ پر ایک قریشی کی حکومت ہوگی، کشتی والے مسلمانوں کے ساتھ چال چلیں گے۔ وہ اپنی کشتیوں کا رخ مقام ”المساح اصفار“ کی طرف کریں گے جو کہ اسکندریہ کے مغرب میں ہے، قریشی امیر اپنے شہسواروں کو ہانٹ دے گا۔ ایک ٹولی مغرب کی طرف رواں کشتیوں کی طرف بھیجے گا اور ایک ٹولی اپنے ساتھ رکھے گا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کہ اے احمق! تجھے اپنے شہسوار تقسیم نہیں کرنے چاہیے! یہ رومی کشتیوں سے اتریں گے تو مسلمان ان سے لڑیں گے۔ رومی مسلمانوں کو مقام سوق حیتان جانے کی طرف مجبور کر دیں گے، اتنے مسلمان شہید کئے جائیں گے کہ خون گھوڑوں کے گھروں تک پہنچ جائے گا۔ پھر مسلمانوں کے پاس مدد کے لئے دوسرے مسلمان آجائیں گے، جب روم والے انہیں دیکھیں گے تو وہ اپنی سواریوں کی طرف متوجہ ہوں گے، اور ان پر سوار ہوں گے، پھر انہیں بھاگادیا جائے گا، یہ چلے جائیں گے اور اتنی دُور چلے جائیں گے کہ کمزور نظر والا کہے گا کہ میں انہیں دیکھ نہیں سکتا اور تیز نظر والا کہے گا کہ میں ان کے پچھلوں کو دیکھ رہا ہوں، اللہ تعالیٰ ان رومیوں پر تیز آمدی بھیج دے گا جو انہیں اسکندریہ کی طرف لوٹا دے گی، اور اسکندریہ اور منارۃ کے درمیان ان کی کشتیوں کو توڑ ڈالے گی، وہ سب کے سب قیدی بنادیئے جائیں گے سوائے ایک سوار کے کہ وہ اپنے سواروں سمیت بچ نکلے گا، حتیٰ کہ جب وہ اپنے شہروں میں آئیں گے تو انہیں جو حالات پیش آئے تھے لوگوں کو اس کی اطلاع دیں گے کہ کیسے اللہ تعالیٰ نے ان کی سواریوں پر تیز آمدی بھیجی، جس نے اُسے اسکندریہ کی جانب پھیر دیا اور وہ سب لوٹ پھوٹ گئیں، اور اس میں موجود لوگ قتل ہو گئے۔

○ ○ ○

۱۳۳۳ھ۔ حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي ليلى قال علامة ملحمة دمياط ألوية تخرج من مصر الى الشام يقال لها ألوية الضلالة

۱۳۳۳ھ رشدين نے ان لہیعہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوقبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: دمیاط کی جنگ کی علامت وہ جھنڈے ہیں جو مصر سے شام کی طرف نکلیں گے، جنہیں گمراہی کے جھنڈے کہا جائے گا۔

○ ○ ○

۱۳۳۳ھ۔ حدثنا الوليد بن مسلم و رشدين عن ابن لهيعة عن يزيد بن حبيب عن أبي فراس عن عبد الله بن عمرو قال إذا رأيت دهقانين من دهالين العرب هربا الى الروم فذلك علامة وقعة الاسكندرية



۱۳۳۳ھ ولید بن مسلم اور رشیدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے یزید بن ابوجیب سے، انہوں نے ابوفراس سے روایت کی ہے کہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: جب ثورب کے کسانوں کو روم کی طرف بھاگتے ہوئے دیکھے تو یہ اسکندریہ کے واقعہ کی علامت ہوگی۔

○ ○ ○

۱۳۳۵ھ . حدثنا ضمرة عن يحيى ابن أبي عمرو السيباني قال قال عبد الله بن علي لا ينته اذا بلغك ان الاسكندرية قد فاحت فان كان خمارك بالغرب فلا تاخلبه حتى تلحق بالمشرق قال وكان عبد الله بن علي عالما

۱۳۳۵ھ ضمرہ نے یحییٰ ابن ابوعمر و شیبانی حضرت عبداللہ بن علی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی بیٹی سے کہا کہ جب تجھے یہ اطلاع پہنچے کہ اسکندریہ فتح ہو چکا ہے تو اگر تیری چادر غربی طرف ہو تو اسے نہ لینا حتیٰ کہ تو مشرق سے جا ملے۔ حضرت ابوعمر کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن علی عالم تھے۔

○ ○ ○

۱۳۳۶ھ . حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن بشير بن أبي عمرو عن يزيد بن قوثر حدثني شفي ان اول مواجيز مصر يخربه العدو بكبس

۱۳۳۶ھ رشیدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے بشیر بن ابوعمر و سے روایت کی ہے کہ: حضرت شفی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ابتدائی مقامات جنہیں دشمن مصر میں تباہ کرے گا وہ مقام کیس ہوگا۔

○ ○ ○

۱۳۳۷ھ . قال ابن لهيعة وأخبرني أبو زرعة أنه سمع شقيا يقول يا أهل مصر ستقطع عليكم مواجيزكم صر الشتاء مع الصيف فاختاروا لأنفسكم خيرها، قالوا وما خيرها، قال كل ما حوز لا يحيط به الماء ثم يكلب عليكم العدو ويرابطونكم في مواجيزكم حتى ان احدكم لينظر إلى دخان قدره فلا يصل اليها شققا أن يخالفه العدو الى أهله

۱۳۳۷ھ ابن لہیعہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابو زرعة نے کہ: حضرت شفی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: اے مصر والو! عنقریب تم پر تمہارے علاقے سردی اور گرمی کی ہوا کے وقت کاٹ دیئے جائیں گے، لہذا تم اپنے لئے بہترین جگہ کا انتخاب کرو! لوگوں نے کہا کہ بہترین جگہ کون سی ہے؟ فرمایا: ہر وہ مقام جسے پانی نے نہ گھیرا ہو، پھر دشمن تم پر گھات لگائیں گے اور تمہارے مقامات میں تمہاری نگرانی کریں گے، تم میں سے ایک اپنی ہانڈی کے دھویں کو دیکھے گا لیکن اس ڈر سے اس کے پاس نہ جائے گا کہ کہیں اس کے پیچھے دشمن اس کے گھروالوں پر حملہ آور نہ ہو۔

○ ○ ○

۱۳۳۹ھ . حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن بشير بن أبي عمرو عن عبد الله قال ملحمة الاسكندرية على يدي طبارس بن أسطبان اذا نزل مركب بالمنارة فوضع ثم رفع ثلاث مرات فاذا انتصف النهار جاء كم بأربع مائة مركب ثم أربع مائة حتى ينزلوا عند المنارة



۱۳۲۸ھ رشیدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے بشیر بن عمرو سے روایت کی ہے کہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اسکندریہ کی جنگ طہار بن اسطینان کے ہاتھوں ہوگی۔ جب سواری مقام منارۃ پر اترے گی، جب آدھا دن گورے گا تو تمہارے پاس پہلے چار سو (400) سوار آئیں گی پھر چار سو (400) مزید آئیں گی سب منارہ کے قریب پڑاؤ ڈالیں گے۔

○ ○ ○

۱۳۳۹۔ قال ابن لہیعہ وحديثي أبو زرعة عن تبيع قال قال علي الأسكندرية يومئذ في ملحمتها  
أحيمق قریش فتكون الملحمة بسوق الحيتان ويضع ملوك الروم كراسيهم بليسانة والقبه  
الخضراء وينحاز المسلمون الى مسجد سليمان حتى تشاهم طليعة العرب فيهم فارس على  
فارس أغر مجيب فيه بلقة على كوم المنارة

۱۳۳۹ھ رشیدین نے ابو زرہ سے روایت کی ہے کہ: حضرت تبیح رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسکندریہ پر اس کی جنگ کے زمانے میں ایک احمق قریشی امیر ہوگا، جنگ مقام سوق الحیتان میں ہوگی، روم کے بادشاہ اپنے ساز و سامان اور بزرگھے مقام بلیسانہ میں لگائیں گے، اور مسلمان مسجد سلیمان میں جمع ہوں گے حتیٰ کہ انہیں عرب کا ٹکڑا حانپ دے گا، اس میں ایک شہ سوار سفید نشان والے گھوڑے پر سوار ہوگا۔ وہ منارۃ کی بلند جگہ پر کھڑا ہو کر دشمن کو جواب دے گا۔

○ ○ ○

۱۳۴۰۔ حدثنا رسلین عن ابن لہیعہ قال حدثني سعيد عن عبد الله بن راشد قال سمعت أبي  
يقول سيخرج من قریش رجل معروف النسب من الأب والأم مقصبا إلى الروم فيقبلونه وينزلونه  
منزل كرامة لم يكون من يوم خروجه إلى الروم عشرين شهرا لم يقبل بالروم إلى الأسكندرية في  
سفنهم فلقاهم ربح شديدة لا يوجع منهم إلى أرض الروم الا منحبر قال أبوه فلو أشاء أن أنحبركم  
حيث يضع أمير الروم رأيت يومئذ ينزل بين الخضراء القليم إلى المنارة مما يلي الأسكندرية.

۱۳۴۰ھ رشیدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے سعید سے روایت کی ہے کہ: حضرت راشد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ فقرب قریش کا ایک آدمی جس کا نسب ماں اور باپ کی طرف سے مشہور ہوگا۔ وہ روم کے خلاف غضبناک ہو کر خروج کرے گا۔ روم والے اسے قبول کریں گے، اور اسے مقام "منزل کرامۃ" پر اتاریں گے پھر بیس (20) مہینے گزر جانے کے بعد وہ روم کے ہمراہ ان کی کشتیوں پر اسکندریہ کی طرف جائیں گے، انہیں ایک چیز ہوا پیش آئے گی۔ ان میں سے کوئی بھی روم کی زمین کی طرف واپس نہ لوٹے گا، بوائے خبر دینے والے کے، اگر نہیں چاہوں تو تمہیں وہ جگہ بتا سکتا ہوں جہاں روم کا امیر اپنا جہنڈا گاڑے گا، وہ بھڑا جیم سے لے کر منارۃ (جو کہ اسکندریہ سے بڑا ہوا ہے) وہاں پڑاؤ ڈالیں گے۔

○ ○ ○

۱۳۴۱۔ حدثنا رسلین وابن وهب جميعا عن ابن لہیعہ قال حدثني بشر بن معمر المعافري  
قال سمعت أبا فارس يقول سمعت عبد الله بن عمرو يقول علامة ملحمة الأسكندرية الخارائهم



دعائین من دعاة العرب خرجا الى الروم فهو علامة ملحمة الاسكندرية

۱۳۳۱ھ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عرب کے کسانوں کو روم کی طرف بھاگتے دیکھ لو تو یہ

اسکندریہ کی جنگ کی علامت ہوگی۔

○-○-○

۱۳۳۲ھ حدثنا ابن وهب ورشد بن جميعا عن ابن لهيعة عمران بن أبي جميل عن أبي فراس

قال كنا عبد الله بن عمرو بالاسكندرية فقبل له ان الناس قد فزعوا فامروا بسلاحه وفرسه فجاءه

رجل فقال من اين هذا الفزع، قال سفين ترايت من ناحية قبرس، قال فزعوا عن فرسي، قال

فلما اصلحك الله ان الناس قد ركبوا، فقال ليس هذا بملحمة الاسكندرية اما ياتون من

بحر المغرب من نحو انطاكليس ثمان مائة ثم مائة حتى علمص مائة.

۱۳۳۲ھ ابن وهب اور رشدين نے ابن لہیعہ عمران بن ابوجیل سے روایت کی ہے کہ حضرت ابی فراس رحمہ اللہ تعالیٰ

فرماتے ہیں کہ ہم اسکندریہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تھے۔ ان سے کہا گیا کہ لوگ خوف زدہ

ہیں؟ انہوں نے اپنے ہتھیار اور گھوڑے تیار کرنے کا حکم دیا، پھر انہوں نے آنے والے آدمی سے پوچھا کہ کس طرف سے خطرہ

محسوس ہو رہا ہے؟ اس آدمی نے کہا کہ ترايت کی طرف سے جو قبرص کے ایک کونے میں ہے تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ

عنہما نے ارشاد فرمایا کہ: مجھے گھوڑے سے اتار دو۔ ہم نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اصلاح کرے۔ بے شک لوگ تو سوار ہو چکے

ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ یہ اسکندریہ کی جنگ نہیں ہے۔ وہ لوگ مغرب کی طرف سے انطاکلیس سے آئیں گے وہ سو (100)

افراد آئیں گے، پھر سو (100) آئیں گے اس طرح کل سات سو (700) آئیں گے۔

○-○-○

۱۳۳۳ھ حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن عمرو بن جابر الحضرمي قال سمعت شقيا

الاصحبي يقول ان للأسكندرية ملحمتين احدهما الصغرى والاخرى الكبرى فاما الصغرى

فبانيها خمس مائة قلع واما الكبرى فبانيها مائة قلع يقتل في الصغرى سبعون عريفا ويقتل في

الكبرى أربع مائة عريف علامة الصغرى ان البحر يستأخر من المنارة بثلثين ثم تخرج كنوز

ذي القرنين تسع كنوزه اهل المشرق والمغرب

۱۳۳۳ھ ابن وهب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عمرو بن جابر حضرمی سے روایت کی ہے کہ حضرت شقی احمی رحمہ اللہ تعالیٰ

فرماتے ہیں کہ: بے شک اسکندریہ میں دو جنگیں ہوں گی، ان میں سے ایک مہولی اور دوسری بڑی ہوگی رہی مہولی جنگ تو اس میں پانچ

سو (500) ہادیانی کشتیاں آئیں گی، اور بڑی جنگ میں سو (100) ہادیانی کشتیاں آئیں گی، مہولی جنگ میں ستر (70) ہاسوس قتل

کئے جائیں گے، اور بڑی میں چار سو (400) ہاسوس قتل کئے جائیں گے، مہولی جنگ کی علامت یہ ہوگی کہ سمندر مقام ”منارة“ سے

دور رہے (مسافت کا ایک پیمانہ) دور ہو جائے گا، پھر ذو القرنین کا عزانہ نکال دیا جائے گا، جو مشرق اور مغرب والوں کے لئے کافی ہوگا۔

○-○-○



۱۳۴۴. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن أبي لبلع عن عبد الله بن عمرو قال ملحة الاسكندرية تقبل الروم من نحو أنطاكس حتى اذا بلغوا منحرو الهرون من أرض لوبية بلغ صاحب الاسكندرية خبرهم فبعث اليهم مجننه فلا يرجعون اليه حتى ينزل الروم الاسكندرية لبلبيتي لحميق قریش يومئذ حيا فالقول يا احمق احبس عليك خيلك فانهم يمشونك

۱۳۴۳. حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اسکندریہ کی جنگ میں رومی اطالس کی طرف سے آئیں گے حتیٰ کہ جب وہ مقام منخر البرزون میں پہنچیں گے جو مقام لوبیہ کی سر زمین پر ہے تو اسکندریہ کے بادشاہ کو ان کے آنے کی اطلاع ہوگی، تو وہ اپنے لشکر کی ایک ٹولی ان کی طرف بھیجے گا جو لوٹ کر واپس نہ آئے گی۔ رومی اسکندریہ میں پڑاؤ ڈال دیں گے، اُسے کاش اُس احمق قریشی امیر کو سمجھانے کے لئے میں زندہ رہتا! تو میں اس سے کہتا کہ ارے بے وقوف اپنے شہسواروں کو اپنے پاس روکے رکھ یہ رومی تجھے دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔

○ ○ ○

۱۳۴۵. حدثنا عبد الله بن مروان عن ارطاة عن كعب قال وددت لا أموت حتى أشهد يوم الاسكندرية، قال له أليس قد فطحت، قال ليس هلا يومها إنما يومها إذا جاءها مائة ألف أترها مائة سفينة في أترها مائة سفينة حتى يتم سبع مائة وفي أتر ذلك مثل ذلك فليلك يومها والذي نفس كعب بيده لتقتلن حتى يبلغ الدم أرماع الخيل.

۱۳۴۵. عبد اللہ بن مروان نے ارطاة سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: میری یہ تمنا ہے کہ میں نہ مروں یہاں تک میں اسکندریہ کی فتح میں حاضر ہوں، اُن سے کہا گیا کہ اسکندریہ جو اب مفتوح ہے کیا یہ وہ فتح نہیں ہے؟ تو فرمایا کہ وہ جنگ جب ہوگی جب سو (100) کشتیاں ہوں گی جن کے پیچھے سو (100) کشتیاں، جب اس طرح سات سو (700) تک، نہ آجائیں اور ان کے پیچھے بھی اتنی ہی کشتیاں ہوں، تو وہ دن فتح کا ہوگا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں کعب کی جان ہے! تم ضرور قتل کرو گے یہاں تک خون گھوڑوں کے گھروں تک پہنچ جائے گا۔

○ ○ ○

ما يقدم الى الناس في خروج الدجال

خروج دجال سے پہلے کے حالات

۱۳۴۶. حدثنا ضمرة بن ربيعة حدثني يحيى بن أبي عمرو الشيباني عن عمرو بن عبد الله الحضرمي عن أبي أمامة الباهلي رضي الله عنه قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فكان أكثر خطبه ما يحدثنا عن الدجال يحلرنا و كان من قوله يا أيها الناس إنها لم تكن فتنة في الأرض أعظم من فتنة الدجال وإن الله تعالى لم يبعث نبيا إلا حلره أمته وأنا آخر الأنبياء



وانتم آخر الأمم وهو خارج فيكم لا محالة فان يخرج وأنا فيكم فأنا حبيج كل مسلم وان يخرج بعدي لكل امرئ حبيج نفسه والله خليفتي على كل مسلم فمن لقيه منكم فليغل لي وجهه وليقرأ بفواتيح سورة الكهف.

۱۳۳۶ھ ضمرہ بن ربیعہ نے یحییٰ بن ابوعمر وشیبانی سے، انہوں نے عمرو بن عبداللہ حفصی سے روایت کی ہے کہ: حضرت اُبی اُمیہ الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا۔ اکثر آپ ﷺ اپنے خطبہ میں جب ہم سے دجال کے متعلق گفتگو فرماتے تو ہمیں دجال سے ڈراتے، آپ ﷺ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ: اے لوگو! زمین میں کوئی فتنہ دجال کے فتنے سے بڑھ کر نہیں ہے، اور اللہ تعالیٰ نے کسی بھی نبی کو نہیں بھیجا مگر اس نے اپنی امت کو دجال کے خطرے سے آگاہ کیا، میں آخری نبی (ﷺ) ہوں، اور تم آخری امت ہو۔ وہ تم میں ضرور نکل کر رہے گا، اگر وہ میری موجودگی میں نکلے گا تو میں ہر مسلمان کی طرف سے کافی ہوں، اور اگر وہ میرے بعد نکلے گا تو ہر آدمی اپنی طرف سے لڑے گا اور اللہ تعالیٰ میرے بعد ہر مسلمان کا نگہبان ہے، تم میں سے جس کا دجال سے سامنا ہو تو اس کے منہ پر تھوکے، اور سورہ کہف کی ابتدائی آیتیں پڑھے۔

○ ○ ○

۱۳۳۷ھ۔ حدثنا بقية بن الوليد عن صفوان بن عمرو عن شريح بن عبيد عن كعب الأحبار قال كان يقال كلب الساعة الدجال ومن صبر على فتنة الدجال لم يفتن ولم يفتن أبدا حيا ولا ميتا ومن أدركه ولم يتبعه وجهت له الجنة وإذا خلاص الرجل وكذب الدجال مرة واحدة وقال قد علمت من أنت أنت الدجال لم قرأ عليه بفاتحة سورة الكهف لم يخشعه ولا يقدر أن يفتنه، وكانت له تلك الآية كالتميمة من الدجال، فطوبى لمن لجأ بإيمانه قبل فتن الدجال وهو انه وصفاؤه وليدر كن القواما مثل خيار أصحاب محمد ﷺ.

۱۳۳۷ھ بقیہ بن الولید نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: قیامت سے پہلے دجال آئے گا، اور جو دجال کے فتنے پر صبر کرے گا وہ فتنہ میں مبتلا نہ ہوگا، نہ زندگی میں نہ مرنے کے بعد اور جو اسے پالے اور اس کی پیروی نہ کرے تو جنت اس کے لئے واجب ہو جاتی ہے، اور جب آدمی قتل ہوگا اور دجال کی ایک مرتبہ تکذیب کرے گا اور کہے گا کہ میں جانتا ہوں کہ تو کون ہے، تو دجال ہے، پھر وہ اس پر سورہ فاتحہ اور سورہ کہف پڑھے گا وہ دجال سے نہ ڈرے گا، دجال کو فطرت نہ ہوگی کہ اسے فتنہ میں مبتلا کرے۔ اور اس کی یہ نشانی ہوگی جیسے کہ مومنین دجال کے لئے، پس خوشخبری ہے اس کے لئے جو اپنے ایمان کی وجہ سے نجات پائے دجال کے فتنوں سے پہلے اور اس کی ذلت اور رسوائی سے پہلے، اور دجال ایسی قوم والوں کو پائے گا جو بہترین حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مثل ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۳۳۸ھ۔ قال صفوان وأخبرني عبدالرحمن بن جبير وعبدالرحمن بن ميسرة وشريح بن عبيد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم حذر أصحابه الدجال فقال اعلموا أيها الناس أنكم غير



ملاقی ربکم حتی تموتوا وان ربکم لیس باعور ان الدجال یکذب علی اللہ مطموس عنہ  
لیست بنائنة ولا حجرا مکتوب بین عینہ کافر یقراہ کل مؤمن فان ینخرج وانا لیکم فانا  
حجیبکم منه وان ینخرج بعدی والست لیکم فامروا حجیب نفسه واللہ علیہ فلیقرا فاتحة سورة الکہف  
مسلم من لقیہ منکم فلیقرا فاتحة سورة الکہف

۱۳۳۸؎ معنواں نے عبدالرحمن بن جحیر اور عبدالرحمن بن میسرۃ اور شریح بن عہد رحمہم اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ بے شک  
رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو دجال کے فتنے سے آگاہ کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ اے  
لوگو! جان لو تم اپنے رب سے نہیں مل سکتے جب تک تم نہ جاؤ اور تمہارا رب کا نام نہیں ہے، بے شک دجال اللہ پر جھوٹ ہانڈے گا، اس  
کی ایک آنکھ اندھی ہوگی وہ پتھر کی نہیں ہوگی، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا جسے ہر مؤمن پڑھ لے گا، اگر دجال میری  
موجودگی میں نکلے تو میں تمہاری طرف سے اس سے لڑوں گا اور اگر میرے بعد نکلے اور میں تم میں نہ ہوں تو ہر آدمی اپنی طرف سے لڑے،  
اللہ تعالیٰ میرے پیچھے ہر مسلمان کا نگہبان ہوگا، جو تم میں سے دجال کا سامنے کرے تو اس پر سورۃ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے۔

○ ○ ○

۱۳۳۹؎ حدثنا عبد الوہاب بن عبد المجید عن ایوب عن ابی قلابہ قال رايت الناس قد  
ازدحموا علی رجل فزاحمت الناس حتی خلعت إلیہ لسانت عنہ، فقالوا رجل من أصحاب  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لسمعہ یقول ان من بعدکم الکلاب المضل وان رأسہ من  
وراثہ حبکا حبکا وانه سيقول انا ربکم لمن قال کلبت لست ہرنا ولكن اللہ ربنا علیہ توکلنا  
والیہ انہنا ونعوذ باللہ منک فلا سیل لہ علیہ

۱۳۳۹؎ عبد الوہاب بن عبد المجید نے ایوب سے روایت کی ہے کہ، ابو قلابہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں  
کو دیکھا کہ انہوں نے ایک آدمی پر ہجوم کر رکھا تھا، میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ صحابی رسول اللہ ﷺ ہیں، میں ہجوم  
کو چیرتا ہوا اُس شخص کے قریب گیا تو میں نے اُسے کہتے ہوئے سنا کہ: تمہارے بعد ایک جھوٹا اور گمراہ کرنے والا آئے گا، اور اس  
کا سر پیچھے کی طرف سے موتا ہوگا (یعنی اُس کی گردن نہایت موٹی ہوگی)۔ وہ کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں، جو اُسے کہے گا کہ  
تو جھوٹ بولتا ہے تو ہمارا رب نہیں ہے، لیکن اللہ ہمارا رب ہے، اس پر ہمیں بھروسہ ہے، اُس کی طرف ہمیں لوٹنا ہے، اور ہم تجھ سے  
اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں، تو اُس جھوٹے کو اس شخص پر کوئی غلبہ نہ ہوگا۔

○ ○ ○

۱۳۵۰؎ قال ایوب وحدثنا حمید بن ہلال عن بعض اشیاخہم عن ہشام بن عمر قال سمعت  
رسول اللہ ﷺ یقول ما بین خلق آدم علیہ السلام الی قیام الساعة امر اکبر من الدجال۔

۱۳۵۰؎ ایوب، حمید بن ہلال سے، انہوں نے بعض مشائخ سے روایت کی ہے کہ ہشام بن عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے  
ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: آدم علیہ السلام کی تخلیق سے لے کر قیامت قائم ہونے تک کوئی فتنہ  
دجال سے بڑا نہ ہوگا۔

○ ○ ○



۱۳۵۱. حدثنا ابن وهب عن طلحة عن عطاء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج

الدجال عند غضبه يفضيها.

۱۳۵۱) ابن وهب نے طلحہ سے روایت کی ہے کہ عطاء رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

دجال غصہ میں ہوگا اور اسی حالت میں وہ خروج کرے گا۔

○ ○ ○

۱۳۵۲. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن أبي الزبير عن جابر رضي الله عنه قال قال رسول

الله صلى الله عليه وسلم قبل موته بشهر إن بين يدي الساعة كذابون منهم صاحب الهمامة

ومنهم صاحب صنعا العنسي ومنهم صاحب حمير ومنهم الدجال والدجال أعظمهم فتنة.

۱۳۵۲) ابن وهب نے ابن لہیعہ سے انہوں نے ابو زبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات سے ایک مہینہ پہلے ارشاد فرمایا کہ: قیامت سے پہلے چھوٹے آئیں گے جن میں سے یمامہ

والا ہے، اور صنعا والا عنسی ہے، اور حمیر والا ہے، اور ان میں سے دجال بھی ہے، دجال ان میں سے سب سے بڑا فتنہ ہے۔

○ ○ ○

۱۳۵۳. حدثنا أبو المعيرة عن ابن عباس عن شيخ من حضرموت عن وهب بن منبه قال أول

الآيات الروم ثم الثالثة الدجال والثالثة يأجوج والرابعة عيسى ابن مريم عليهما السلام.

۱۳۵۳) ابو المعیرہ نے ابن عباس سے، انہوں نے ایک شیخ سے جو کہ مقام حضرموت کا رہنے والا ہے روایت کی ہے کہ

قلم بن منبہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قیامت کی نشانیوں میں سے پہلی رومیوں کا خروج ہے۔ دوسری دجال ہے۔ تیسری یا جوج

ما جوج ہے اور چوتھی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہیں۔ ○ ○ ○

۱۳۵۴. حدثنا بقية عن بحر بن سعد عن خالد بن معدان حدثنا عمرو بن الأسود عن جنادة

بن أبي أمية أنه حدثهم عن عبادة بن الصامت رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه

وسلم اني قد حدثتكم عن الدجال حتى خشيت أن لا تعقلوا ان مسيح الدجال رجل قصير

الفتح جعد أعور مطموس العين ليست بناتة ولا حجرا فان التبس عليكم فاعلموا ان ربكم

ليس بأعور وانكم لن تروا ربكم حتى تموتوا

۱۳۵۴) بقیہ نے بحر بن سعد سے، انہوں نے خالد بن معدان سے، عمرو بن اسود سے روایت کی ہے کہ جنادہ

بن ابوامیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بے شک انہیں یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عبادة بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں نے تمہیں دجال کے متعلق بتایا ہے۔ مجھے خدشہ ہے کہ تم نے بات سمجھی نہ ہو تو سن لو! مسیح دجال

چھوٹے قد کا، کھٹکریا لے بالوں والا، کاناجس کی آنکھ اندھی ہوگی، پتھر کی نہ ہوگی، اگر تم کو شک ہو جائے تو یاد رکھنا کہ تمہارا رب کا نام نہیں

ہے، اور تم اپنے رب کو مرنے سے پہلے ہرگز نہیں دیکھ سکتے۔



۱۳۵۵. حدثنا سهل بن يوسف عن حميد عن انس رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى

الله عليه وسلم الدجال أعور عين الشمال بين جبينه مكتوب كافر وعلى يمينه ظفرة غليظة.

قال سهل هو ك ف ر والكاف والفاء والراء ملتزق ببعضه ببعض كالكتابة

۱۳۵۵) سهل بن يوسف نے حمید سے روایت کی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

ارشاد فرمایا ہے کہ: دجال بائیں آنکھ سے کانٹا ہوگا، اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا اور اس کے دائیں ہاتھ پر مونے غلیظ ناخن ہوں گے، حضرت سہل کہتے ہیں کہ کافر یوں لکھا ہوگا "ک، ف، ر" ان میں سے بعض بعض کے ساتھ لکھنے میں ملے ہوئے ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۳۵۶. حدثنا جرير بن عبد الحميد عن ليث بن أبي سليم عن بشر عن أنس بن مالك رضى الله

عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون قبل خروج الدجال ليف على سبعين دجالا

۱۳۵۶) جریر بن عبد الحمید نے، لیث بن ابی سلیم سے، انہوں نے بشر سے روایت کی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی

اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: دجال کے نکلنے سے پہلے ستر (70) سے زائد دجال نکلیں گے۔

○ ○ ○

۱۳۵۷. حدثنا عبد الله بن موسى عن عيسى الحنط عن محمد بن يحيى بن حبان عن أبي سعيد

الخلدي رضى الله عنه قال قال مع الدجال امرأة تسمى طيبة لا يؤم قرية إلا سبقته إليها تقول هذا

الرجل داخل عليكم فاحذروه

۱۳۵۷) عبید اللہ بن موسیٰ نے عیسیٰ الحنط سے، انہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے روایت کی ہے کہ ابوسعید الخدری رضی

اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دجال کے ساتھ ایک عورت ہوگی جس کا نام "طیبہ" ہوگا دجال جس کسی شخص کا ارادہ کرے گا تو اس سے پہلے "طیبہ" وہاں پہنچ جائے گی، اور کہے گی کہ یہ آدمی تمہارے پاس آنے والا ہے اس سے بچو۔

○ ○ ○

۱۳۵۸. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عباس عن شيخ من حضرموت عن وهب بن منبه قال أول

الآيات الروم ثم الثانية الدجال والثالثة مأجوج ومأجوج والرابعة عيسى بن مريم عليهما السلام

۱۳۵۸) ابوالمغیرہ نے ابن عباس سے، انہوں نے ایک شیخ سے جو کہ مقام حضرموت کا رہنے والا تھا سے روایت کی ہے کہ

قصب بن منبه رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قیامت کی پہلی علامت رومیوں کا نکلنا ہوگا دوسری علامت دجال ہوگا، تیسری علامت مأجوج مأجوج ہوں گے اور چوتھی علامت حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۳۵۹. حدثنا عبد الرزاق عن سفیان عن عمران بن ظبيان عن حكيم بن سعد عن علي قال

رجل قد استخفته الأحاديث كلما وضع أحذوثة كذب وانقطعت مدحا بأطول منها ان يدرك

الدجال يتبعه



۱۳۵۹ھ عبدالرزاق نے سفیان سے، انہوں نے عمران بن ظبیان سے، انہوں نے حکیم بن سعد سے روایت کی ہے کہ علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی خبروں سے گھبرائے گا۔ جب جھوٹی خبریں گھڑی جائیں گی، ان خبروں کے تسلسل کی وجہ سے وہ ناامید ہو جائے گا، اگر وہ دجال کو پالے گا تو اس کی پیروی کرے گا۔

○ ○ ○

۱۳۶۰. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن الزهري عن سالم عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس فائتي على الله بما هو أهله ثم ذكر الدجال ثم قال إني أنذركموه وما من نبي إلا أنذر قومه لقد أنذره نوح قومه ولكن ساقول لكم فيه قولا لم يقله نبي لقومه تعلمون أنه أعور وإن الله ليس بأعور.

۱۳۶۰ھ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے ابو ہریر سے روایت کی ہے کہ سالم رحمہ اللہ تعالیٰ وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی اس کے شایان شان حمد و ثناء بیان کی۔ پھر آپ علیہ السلام نے دجال کا تذکرہ کیا۔ پھر فرمایا کہ میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں اور ہرنی نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے، لیکن میں تمہیں اس کے متعلق ایک ایسی بات بتاتا ہوں جو کسی نے بھی اپنی قوم کو نہیں بتائی تم جانتے ہو دجال کاٹا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ کاٹا نہیں ہے۔

○ ○ ○

۱۳۶۱. قال معمر وأخبرني الزهري قال أخبرني عمر بن ثابت الأنصاري قال أخبرني بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم أن النبي صلى الله عليه وسلم قال يؤمنك للناس وهو يحلروهم فتنة تعلموا أنه لن يرى أحد منكم ربه حتى يموت وأنه مكتوب بين عينيه كافر بقراء كل مؤمن كره عمله.

۱۳۶۱ھ معمر نے ابو ہریر سے روایت کی ہے کہ عمر بن ثابت لائصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے بعض حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن لوگوں کو دجال کے فتنے سے ڈراتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ تم میں سے کوئی بھی اپنے رب کو مرنے سے پہلے نہیں دیکھ سکتا، اور دجال کی آنکھوں کے درمیان کافر (ک، ف، ر) لکھا ہوا ہوگا جسے ہر مؤمن جو دجال کے کام کو نہ سمجھے گا وہ پڑھ لے گا۔

○ ○ ○

## دجال کے نکلنے سے پہلے کی علامات

### العلامات قبل خروج الدجال

۱۳۶۲. حدثنا بقية بن الوليد عن بحر بن سعد ابن أبي هلال عن عبد الله بن مسر صاحب النبي صلى الله عليه وسلم ورضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم بين الملحمة وفتح القسطنطينية ست سنين ثم يخرج الدجال في السنة السابعة.



۱۳۶۲۔ بقیہ بن الولید نے بحیر بن سعد سے، انہوں نے ابن ابی ہلال سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: بڑی جنگ اور قسطنطینیہ کی فتح کے درمیان چھ سات سال کی مدت ہوگی۔ پھر دجال ساتویں سال نکلے گا۔

۱۳۶۳۔ حدثنا الولید بن مسلم عن صفوان بن عمرو عن ابی الیمان وغیرہ عن کعب قال ینخرج الدجال حتی تفتح القسطنطینیة

۱۳۶۳۔ الولید بن مسلم نے، صفوان بن عمرو سے، انہوں نے ابی الیمان وغیرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دجال خروج نہیں کرے گا۔ جب تک قسطنطینیہ فتح ہو جائے۔

○ ○ ○

۱۳۶۵۔ حدثنا بقیہ بن الولید عن ابی بکر بن ابی مریم عن ابی الزاہریۃ عن کثیر بن مرة قال من حضر القسطنطینیة فلیحمل ما قدر ولینخل فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم قال فتحها وخروج الدجال فی سبع سنین۔

۱۳۶۳۔ بقیہ بن الولید نے ابوبکر بن ابی مریم سے، انہوں نے ابی الزاہریۃ سے روایت کی ہے کہ کثیر بن مرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جو قسطنطینیہ کی فتح میں حاضر ہو تو اس سے جتنا ہو سکے وہ مال اپنے ساتھ لے لے، اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ قسطنطینیہ کی فتح اور دجال کا خروج سات سالوں میں ہوگا۔

○ ○ ○

۱۳۶۵۔ قال صفوان وحلی بن شریح بن عبد عن کعب قال ہاتھم الخیر وہم یقسمون غنائمهم ان الدجال قد خرج والما هو کذب فخلوا ما استطعتم لانکم تمکثون ست سنین ثم ینخرج فی السابعة

۱۳۶۵۔ صفوان نے شریح بن عبد عن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: مسلمان مال قیمت تقسیم کر رہے ہوں گے کہ ان کے پاس اطلاع آئے گی کہ دجال نکل چکا ہے، حالانکہ یہ بات جھوٹی ہوگی۔ لہذا تم سے جتنا ہو سکے تم مال لے لینا۔ بے شک تم چھ سال تک رہو گے۔ پھر ساتویں سال دجال نکلے گا۔

○ ○ ○

۱۳۶۶۔ قال صفوان وحلی بن جبر عن کعب قال لا ینخرج الدجال حتی تفتح المدینة

۱۳۶۶۔ صفوان نے، عبدالرحمن بن جبر سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دجال نہیں نکلے گا جب تک قسطنطینیہ کا شہر فتح ہو جائے۔

○ ○ ○

۱۳۶۷۔ حدثنا ابو المعیرۃ عن بشر بن عبد اللہ بن یسار قال اخذ عبد اللہ بن یسر المزنی



صاحب رسول اللہ ﷺ ہا ذلی فقال يا ابن أخي لعلك تدرك فتح القسطنطينية فإياك إن

أدرکت فتحها أن تترك غنيمتك منها فإن بين فتحها وبين خروج الدجال سبع سنين.

۱۳۶۷ھ ابوالمخیرہ کہتے ہیں کہ: بشیر بن عبد اللہ بن یسار رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عبد اللہ بن بصریحابی رسول

اللہ ﷺ نے کان سے پکڑا اور کہا کہ اے میرے بھتیجے! شاید تو قسطنطینیہ کی فتح کا زمانہ پالے اگر تو اس کی فتح کا زمانہ پالے تو اس کے مال غنیمت کو ہرگز نہ چھوڑنا۔ بے شک قسطنطینیہ کی فتح اور دجال کے نکلنے کے درمیان سات سال (۷) کا وقفہ ہوگا۔

○ ○ ○

۱۳۶۸ھ۔ حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة والليث بن سعد عن خالد بن يزيد عن سعيد بن أبي

هلال عن أبي سلمة عن عبد الله بن عمرو قال يخرج الدجال بعد فتح القسطنطينية قبل نزول

عيسى بن مريم بيت المقدس.

۱۳۶۸ھ ابن قتب نے ابن لہیعہ اور لیث بن سعد سے، انہوں نے خالد بن یزید سے، انہوں نے سعید بن ابی ہلال سے،

انہوں نے ابوسلمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: دجال قسطنطینیہ کی فتح کے بعد حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے بیت المقدس میں نزول سے پہلے خروج کرے گا۔

○ ○ ○

۱۳۶۹ھ۔ حدثنا ابن وهب عن عاصم بن حكيم عن عمر بن عبد الله عن كعب قال قال رسول

الله صلى الله عليه وسلم يأتيهم الخبر أن الدجال قد خرج بعد فتحهم القسطنطينية فينصرفون

فلا يجعلونه ثم لا يلبثون الا قليلا حتى يخرج

۱۳۶۹ھ ابن قتب نے، عاصم بن حکیم سے، انہوں نے عمر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: قسطنطینیہ کی فتح کے بعد مسلمانوں کو اطلاع ملے گی کہ دجال نکل چکا ہے۔ وہ واپس آئیں گے تو دجال کو نہیں پائیں گے پھر زیادہ عرصہ نہیں گزرے گا کہ وہ نکل جائے گا۔

○ ○ ○

۱۳۷۰ھ۔ حدثنا ابن وهب عن يزيد بن عياض عن سعيد بن عبيد بن السباق قال سمعت أبا

هريرة رضي الله عنه يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون قبل خروج المسيح

الدجال سنوات خدعة يكذب فيه الصادق ويصدق فيها الكاذب ويؤمن فيها الخائن ويخون

فيها الأمين ويتكلم الروبيعة الوضع من الناس.

۱۳۷۰ھ ابن قتب نے یزید بن عیاض سے روایت کی ہے کہ سعید بن عبید بن السباق رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: مسیح دجال کے خروج سے پہلے کچھ سال دھوکے کے سال ہوں گے جن میں سچا آدمی جھوٹ بولے گا اور جھوٹ کی تصدیق کی جائے گی، اور خائن کو امانت دار بنایا جائے گا،



اور امانت دار اس میں خیانت کرے گا، اور روپیہ میں گھٹیا لوگ گفتگو کریں گے۔

○ ○ ○

۱۳۷۱. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن سعيد بن راشد عن عثمان بن المسيطع الحميري قال حدثني ابي قال حدثنا حليفة بن اليمان قال تكون غزوة في البحر من غزاها استغنى فلم يفقر ابدا ومن لم يغزها لم يثرى ماله بعدها الا ما كان قبل ذلك لم يستصعب البحر بعد الغزوة من كان لم يعود البحر بعد ست سنين كما كان ست سنين لم يستصعب منا فلذلك لمان عشرة لم يخرج الدجال.

۱۳۷۱ھ رشدين نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے سعید بن راشد سے روایت کی ہے کہ عثمان بن المسيطع الحمیری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: سمندر میں جنگ ہوگی جس نے وہ جنگ کی وہ بے نیاز ہوگا۔ کبھی محتاج نہ ہوگا۔ جس نے وہ جنگ نہ کی، اس کا مال اس کے بعد نہیں بڑھے گا پھر جہاد کے بعد سمندر چھ سال تک سخت ہو جائے گا پھر وہ دوبارہ چھ سال تک کھلی حالت پر لوٹ آئے گا، پھر چھ سال تک کے لیے سمندر سخت ہو جائے گا، یہ اٹھارہ سال ہوئے۔ پھر دجال نکل جائے گا۔

○ ○ ○

۱۳۷۲. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن جعفر بن عبد الله الأنصاري عن حماد بن عطاء بن يسار سمع كعبا قبل خروج الدجال فتن ثلاث فتنه عثمان وفتنة ابن الزبير ورضي الله عنهما والثالثة لم يخرج الدجال.

۱۳۷۲ھ رشدين نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے جعفر بن عبد اللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ عطاء بن یسار رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، وہ فرما رہے تھے کہ دجال کے خروج سے پہلے تین فتنے ہوں گے۔ ایک حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور کا فتنہ، دوسرا ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور کا فتنہ، تیسرا دجال کا خروج۔

○ ○ ○

۱۳۷۳. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي قبل عن تبع قال بن يدي الدجال ثلاث علامات سنين جوع ونهض الأنهار ويصفر الرمان وتنزل العمون وتنقل ملحج وهمدان الى العراق حتى ينزلوا فتنسرين وحلبا فغلوا الدجال غادها في دياركم او ديار

۱۳۷۳ھ رشدين نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبل سے روایت کی ہے کہ حضرت تبع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دجال سے پہلے تین علامتیں ہوں گی۔ تین سال قحط ہوگا اور نہریں خشک ہو جائیں گی، اور دیمان پھول زرد ہو جائے گا۔ قحط پھوٹ پڑیں گے اور قبیلہ مذحج اور ہمدان عراق کی طرف منتقل ہو کر مقام قمرین اور مقام حلب میں پہنچیں گے۔ پھر صبح یا شام کو دجال تمہارے علاقوں میں ہوگا۔

○ ○ ○



۱۳۷۴. حدثنا بقية وعبد القلوس عن أبي بكر بن أبي مریم عن الوليد بن سفيان بن أبي مریم عن يزيد بن قطيب السكوني عن أبي بحرية عبدالله بن قيس السكوني عن معاذ بن جبل رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الملحمة العظمى وفتح القسطنطينية وخروج الدجال في سبعة أشهر

۱۳۷۴. بقية اور عبد القدوس نے ابو بکر بن ابو مریم سے، انہوں نے الولید بن سفیان بن ابو مریم سے، انہوں نے یزید بن قطیب السکونی سے، انہوں نے ابو بحریہ عبد اللہ بن قیس السکونی سے روایت کی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرماتے ہیں کہ: جنگ عظیم اور قسطنطنیہ کی فتح اور دجال کا نکلا سات (7) مہینوں میں ہوگا۔

○ ○ ○

۱۳۷۵. قال وأخبرنا صفوان عن أبي اليمان عن كعب مثله.

۱۳۷۵. صفوان نے ابو الیمان سے روایت کی ہے کہ وہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسی ہی روایت نقل کرتے ہیں۔

○ ○ ○

۱۳۷۶. قال أبو بكر وأخبرني ضمرة بن حبيب أن عبد الملك بن مروان إلى أبي بحرية أنه بلغه أنك تحدث عن معاذ في الملحمة والقسطنطينية وخروج الدجال فكتب إليه أبو بحرية أنه سمع معاذ يقول الملحمة العظمى وفتح القسطنطينية وخروج الدجال في سبعة أشهر.

۱۳۷۶. ابو بکر نے، ضمرہ بن حبیب سے روایت کی ہے کہ عبد الملک بن مروان نے ابو بحریہ کو خط لکھا کہ اُسے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف نسبت کر کے جنگ عظیم اور قسطنطنیہ اور خروج دجال کے متعلق روایت نقل کرتے ہو؟ تو ابو بحریہ نے جواب میں لکھا کہ انہوں نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بڑی جنگ اور قسطنطنیہ کی فتح اور دجال کا خروج سات (7) مہینے کے اندر ہوگا۔

○ ○ ○

۱۳۷۷. حدثنا عبد القلوس عن ابن عياش عن يحيى ابن أبي عمرو الشيباني عن ابن محرز قال الملحمة العظمى وخراب القسطنطينية وخروج الدجال حمل امرأة.

۱۳۷۷. عبد القدوس نے ابن عیاش سے، یحییٰ ابن ابی عمرو الشیبانی سے روایت کی ہے کہ ابن محرز رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: جنگ عظیم اور قسطنطنیہ کی بربادی اور دجال کا خروج۔ یہ سب کام عورت کے حمل کی مدت (نواہ) میں ہو جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۳۷۸. حدثنا بقية عن يحيى بن سعيد عن خالد بن معدان عن أبي هلال عن عبدالله بن بسر رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم بين الملحمة وفتح القسطنطينية ست سنين ويخرج الدجال في السنة السابعة.

۱۳۷۸. بقية نے، یحییٰ بن سعید سے، انہوں نے خالد بن معدان سے، انہوں نے ابو ہلال سے روایت کی ہے کہ حضرت



عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: جنگ عظیم اور قسطنطنیہ کی فتح کے درمیان چھ (6) سال ہوں گے اور ساتویں (7) سال دجال نکل جائے گا۔

○ ○ ○

۱۳۷۹. حدثنا بقية قال أخبرنا صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب قال يخرج الدجال في

سنة ثمانين والله أعلم أي الثمانين ثمانين ومائتين أو غيرها

۱۳۷۹ بقیہ نے صفوان سے، انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

دجال دیکھنے والے خروج کرے گا، یہ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ وہ سال کب آئے گا۔

○ ○ ○

۱۳۸۰. حدثنا أبو المغيرة عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب عن النبي صلى الله عليه

وسلم قال لن يجمع الله على هذه الأمة سيف الدجال وسيف الملحمة

۱۳۸۰ ابوالمغیرہ نے صفوان سے، انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: اللہ تعالیٰ ہرگز اس سب پر دجال کی تلوار اور جنگ عظیم کی تلوار کو جمع نہ کرے گا۔

○ ○ ○

۱۳۸۱. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن قتادة عن شهر بن حوشب عن أسماء بنت يزيد

الأنصارية قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيتي فلذكر الدجال فقال ان بين يديه

ثلاث سنين سنة تمسك السماء ثلث قطرها والأرض ثلث لباتها والثانية تمسك السماء

ثلثي قطرها والأرض ثلثي لباتها والثالثة تمسك السماء قطرها كله والأرض لباتها كله فلا

يبقى ذات ظلف ولا ذات ضرر من البهائم الا هلك

۱۳۸۱ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے شہر بن حوشب سے روایت کی ہے کہ اسماء بنت یزید

انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تھے کہ آپ ﷺ نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

دجال سے پہلے تین سال ایسے ہوں گے کہ پہلے سال آسمان اپنی تہائی بارش اور زمین اپنی تہائی پیداوار روک دے گی، اور دوسرے سال

آسمان اپنی دو تہائی بارش اور زمین اپنی دو تہائی پیداوار روک دے گی، اور تیسرے سال آسمان اپنی ساری بارش اور زمین اپنی ساری

پیداوار روک دے گی، پھر کوئی چوپایہ اور مویشی زخمہ نہیں رہے گا۔

○ ○ ○

۱۳۸۲. حدثنا محمد بن حمير عن ابراهيم بن عتبة قال كان يقال بين يدي خروج الدجال

يولد مولود بيسان من مبط لاوي بن يعقوب في جملته تمثال السلاح السيف والرمس

والنيزك والسكن

۱۳۸۲ محمد بن حمیر کہتے ہیں کہ ابراہیم بن عتبہ بن عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: کہا جاتا ہے کہ دجال کے خروج سے پہلے لاوی



بن یعقوب کی اولاد میں سے ایک لڑکا مقام بیسان میں پیدا ہوگا۔ اس کے جسم پر اسلحے کی تصویریں ہوں گی، سکوار، ڈھال، نیزہ اور تحری کی تصاویر۔

• • •

۱۳۸۳۔ حدثنا الولید بن مسلم عن عبدالرحمن بن یزید عن عمر بن ہانی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا صار الناس فی لسطاطین لسطاط ایمان لا نفاق فیہ ولسطاط نفاق لا ایمان فیہ فاذا هما اجتماعا فانظر الدجال الیوم أو غدا۔

۱۳۸۳۔ الولید بن مسلم نے عبدالرحمن بن یزید سے روایت کی ہے کہ عمر بن ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب لوگ دو خیموں میں جمع ہو جائیں: ایک ایمان کا خیمہ جس میں منافقت کوئی نہیں اور دوسرا منافقت کا خیمہ جس میں ایمان کوئی نہیں، جب یہ دونوں جمع ہو جائیں تو پھر دجال کو دیکھنا کہ وہ آج یا کل نکل پڑے گا۔

• • •

۱۳۸۴۔ حدثنا الحکم بن نافع عن سعید بن سنان عن ابی الزاہریۃ عن کثیر بن مرة عن ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه تخوف الدجال وذكر من علاماته وأماراته ومقدماته أمره حتى ظن الملا أنه لائر عليهم من بينهم من النخل أو خارج من النخل عليهم ثم قام لبعض شأنه ثم عاد وقد اشتد تخوف من حضره وبكأؤهم فقال مهيم ثلاثا ما الذي أبكاكم؟ قالوا ذكرت الدجال ولقيت أمره حتى ظننا أنه لائر علينا وأنه خارج من النخل علينا، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان يخرج وأنا فيكم فانا حبيبه وان يخرج ولست فيكم فامروا حبيج نفسه واللہ خليفني على كل مؤمن إحدى عينيه مطمومة والأخرى ممزوجة بالدم كالها الزهرة

۱۳۸۴۔ الحکم بن نافع نے سعید بن سنان سے، انہوں نے ابو الزاہریۃ سے، انہوں نے کثیر بن مرة سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے دجال سے ڈرایا اور اس کی علامتیں اور نشانیاں اور اس سے پہلے پیش ہونے والے حالات بتائے، حتیٰ کہ مجمع یہ گمان کرنے لگا کہ دجال قریب کے درختوں کے ٹھنڈے میں روپوش ہے، اور ابھی وہاں سے اُن پر آنکھ لگے گا، پھر آپ ﷺ اپنے کسی کام کے لئے تشریف لے گئے، پھر آپ ﷺ واپس آئے اور حاضرین کا خوف اور دانا زیادہ ہو گیا تھا۔ آپ ﷺ نے تین مرتبہ پوچھا کہ تمہیں کیا چیز زلزلہ رہی ہے؟ لوگوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے دجال کا تذکرہ کیا اور اس کے معاملے کے قریب آ جانے کا ذکر کیا! ہم نے سمجھا کہ وہ مجھپا ہوا ہے اور اب ان درختوں سے ہم پر نکل پڑے گا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میری موجودگی میں وہ نکلے گا تو میں اس کا مقابلہ کروں گا، اور اگر وہ اس وقت نکلے جب میں نہ ہوں تو ہر آدمی اپنی ذات کی طرف سے لڑے گا اور اللہ تعالیٰ میرے بعد ہر مؤمن کا نگہبان ہوگا، اس کی آنکھ مٹائی گئی ہوگی اور دوسری میں خون کی آمیزش ہوگی گویا کہ وہ پھول ہے۔

• • •



۱۳۸۵. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال تفتح القسطنطينية ثم يأتيهم الخبر بخروج الدجال فيكون باطلا ثم يقيمون ثلاث سبعمائة فتمسك السماء في تلك السنة ثلاث قطرها وفي السنة الثانية ثلثها وفي الثالثة تمسك قطرها أجمع فلا يبقى ذو ظفر ولا ناب إلا هلك ويقع الجوع فيموتون حتى لا يبقى من كل سبعين عشرة ويهرب الناس إلى جبال الجوف إلى أنطاكية ومن علامات خروج الدجال ريح شرقية ليست بحارة ولا باردة تهلم صنم أسكندرية وتقطع زيتون المغرب والشام من أصولها وتيس الفرات والعيون والأنهار وينسأ لها مواقيت الأيام والشهور ومواقيت الأهلة.

۱۳۸۵. الحكم بن نافع نے جراح سے روایت کی ہے کہ ارطاة رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: قسطنطینیہ فتح کر لیا جائے گا۔ پھر ان کے پاس دجال کے نکلنے کی اطلاع آئے گی تو وہ خبر جموٹی ہوگی، پھر وہ ٹھہرے رہیں گے تو آسمان اس سال اپنی تہائی بارش روک دے گا اور دوسرے سال دو تہائی روک دے گا اور تیسرے سال ساری بارش روک دے گا۔ پھر کوئی گھر اور کھلی دانتوں والا باقی نہ رہے گا مگر بھوک سے ہلاک ہو جائے گا۔ ستر (70) میں سے دس (10) بھی باقی نہ رہیں گے، اور لوگ انطاکیہ کی جانب جوف کے پہاڑوں کی طرف بھاگیں گے۔ اور دجال کے خروج کی علامتوں میں سے یہ بھی ہے کہ مشرق سے ہوا چلے گی، جو نہ گرم ہوگی اور نہ ٹھنڈی، اسکندریہ کے بت کو گرادے گی اور مغرب اور شام کے زخموں کو بڑے کاٹ ڈالے گی، اور دریائے فرات، جسے اور نہریں سوکھ جائیں گی، اور لوگ دلوں اور مہینوں اور چاند کے اوقات بھول جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۳۸۶. حدثنا يحيى بن سعيد عن سليمان بن عيسى قال بلغني أن الدجال يخرج بعد فتح القسطنطينية وبعدهما يقيم المسلمون فيها ثلاث سنين وأربعة أشهر وعشرا.

۱۳۸۶. یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ سلیمان بن عیسیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ قسطنطینیہ کی فتح کے بعد دجال کا خروج ہوگا، اس سے پہلے مسلمان قسطنطینیہ میں تین سال چار مہینے دس دن رہیں گے۔

○ ○ ○

۱۳۸۷. حدثنا بقية عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب أن أعرابيا عن أبي الرداءة قال قال حتى أتى مجلس منم فإذا هو بأبي الرداءة وكعب قاعدين وعندهما ناس، فقال أباكم أبو الرداءة، فقالوا هذا، فقال متى يخرج الدجال؟ قال اللهم غفرا فزنا عنك فرددنا عليه مرتين فلما رأى كراهيته عن ما سأله عنه قال اني والله ما جئت بأبي الرداءة لأسالك مالک ولكن جئت أسالك عن علمك، قال فضرب منكبه كعب ثم قال أيها السائل عن الدجال إذا مارأيت السماء قد لحطت فلم تمطر شيئا ورأيت الأرض قد أجذبت فلم تنبت شيئا ورجعت الأنهار والعيون إلى عناصرها واصفر الریحان فانظر الدجال متى يصبحك أو يمسيك



۱۳۸۷ھ بقیہ منقول سے، وہ شریح بن عبید سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی مقسم کی مجلس میں آیا۔ وہاں حضرت ابوالدرداء اور حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے پاس دوسرے لوگ تھے۔ اس دیہاتی نے پوچھا تم میں ابوالدرداء کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ ہے، اس نے پوچھا کہ دجال کب خروج کرے گا؟ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اے اللہ! ہمیں معاف فرما، ہم سے اے شخص! دور ہو جا! دیہاتی نے سوال دوم مرتبہ دہرایا۔ دیہاتی نے جب دیکھا کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے سوال کو ناپسند کر رہا ہے، تو اس نے کہا کہ اے ابوالدرداء! اللہ کی قسم میں تیرے پاس اس لئے نہیں آیا ہوں کہ تجھ سے مال کا سوال کروں! لیکن میں تیرے پاس تیرے علم تکمیل پوچھنے آیا ہوں، تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے کندھے کو تھمایا پھر کہا کہ: اے دجال کے متعلق سوال کرنے والے! جب تُو دیکھے کہ قحط پڑ چکا ہے اور بارش بالکل نہیں ہو رہی ہے اور زمین کو دیکھے کہ بخر ہو گئی ہے اور کچھ نہیں اُگاتی، اور نہریں اور چشمے اپنے عناصر کی طرف لوٹ گئے ہیں، اور ریحان پھول زرد پڑ چکا ہے تو دجال کو دیکھنا کہ صبح یا شام کو آ جائے گا۔

○ ○ ○

۱۳۸۸ھ۔ حدثنا عیسیٰ بن یونس عن اسماعیل بن ابی خالد عن أبیه عن أبی هريرة قال لا تقوم الساعة حتى تفتح مدينة قيصر أو هرقل ويؤذن فيها المؤذنون ويقتسمون الأموال فيها والأثرسة فيقبلون بأكثر مال على الأرض فيلقاهم الصريح وإن الدجال قد خلفكم في أهلکم فليقنوا ما معهم فيجبنون ليقاتلوه

۱۳۸۸ھ عیسیٰ بن یونس نے، اسماعیل بن ابوالخالد سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: قیامت قائم نہ ہوگی جب تک قیصر یا هرقل کا شہر فتح نہ ہوگا اور اس میں اذان دینے والے اذان نہ دیں گے۔ وہاں وہ ڈھالوں کے ذریعے مال تقسیم کریں گے۔ وہ زمین پر موجود مال میں سے زیادہ مال پائیں گے، ان کے پاس چلانے والا آئے گا کہ دجال تمہارے پیچھے تمہارے گروں میں نکل چکا ہے، جو ان کے پاس مال ہوگا وہ اُسے پھینک دیں گے اور دجال سے لڑنے کے لئے چلے جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۳۸۹ھ۔ حدثنا وكيع عن المسعودي عن حمزة قال حدثني أشياخنا قالوا خرج ابن مسعود فنادى نداء ولم ينجي نداء فقال الملقاط شط الفرات طريق بقية المؤمنين هراب الدجال فما ينتظرون بالعمل أخروج الدجال فبئس المنظر أم الساعة فالساعة أدهى وأمر ثم أخذ حصاة فقال ما خروجه باضر على مؤمن ثم أخذ حصاة على ظفيرة مما نقص هذه الحصاة من ظفري

۱۳۸۹ھ وکیع نے المسعودی سے روایت کی ہے کہ حمزہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے ہمارے مشائخ نے فرمایا ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نکلے اور آہستہ نہیں بلکہ چلا کر کہا کہ ”ملقاط“ جو کہ فرات کے کنارے واقع ہے وہ دجال سے بھاگنے کے لئے باقی مائدہ مسلمانوں کا راستہ ہوگا۔ یہ لوگ نیک عمل کرنے کے لئے کس چیز کا انتظار کر رہے ہیں؟ کیا دجال کے نکلنے کا؟ تو برا ہے جس کا وہ



انتظار کر رہے ہیں یا قیامت کا انتظار کر رہے ہیں تو وہ اس سے بھی سخت اور کڑوی بات ہے۔ پھر ایک کنکری لے کر فرمایا کہ دجال کا خروج مومن کے لئے مغز نہیں۔ پھر ایک کنکرا اپنے ناخن پر لے کر کہا کہ دجال کا لکھنؤ من کے لئے اتنا بھی نقصان دہ نہیں جتنی کنکری میرے ناخن کے لئے نقصان دہ ہے۔

○ ○ ○

۱۳۹۰. حدثنا ربيع بن عطية عن يحيى بن أبي عمرو عن كعب قال يفتتحون القسطنطينية

فياثمهم خبر الدجال الى الشام فيجملونه لم يخرج ثم قل ما يلبث حتى يخرج.

۱۳۹۰ روایت بن عطیہ نے، یحییٰ بن ابی عمرو سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: مسلمان قسطنطینیہ فتح کریں گے تو ان کے پاس دجال کے نکلنے کی خبر آئے گی۔ وہ شام کی طرف چلے جائیں گے، تو دجال نہ نکلا ہوگا۔ پھر وہ کچھ عرصہ ہی رہیں گے کہ دجال کا خروج ہو جائے گا۔

○ ○ ○

## من أين يكون مخرج الدجال

### دجال کا خروج کہاں سے ہوگا؟

۱۳۹۱. حدثنا ضمرة بن ربيعة حدثنا يحيى بن أبي عمرو الشيباني عن عمرو بن عبد الله

الحضرمي عن أبي أمامة الباهلي رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج

الدجال من غلة بين الشام والعراق

۱۳۹۱ ضمرہ بن ربیعہ نے، یحییٰ بن ابی عمرو الشیبانی سے، انہوں نے حضرت عمرو بن عبد اللہ الحضرمی سے روایت کی ہے کہ ابو

امامۃ الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: دجال شام اور عراق کے درمیان غلہ سے نکلے گا۔

○ ○ ○

۱۳۹۲. حدثنا أبو أيوب عن أرطاة بن المنذر عن شريح بن عبيد عن كعب قال ياتهم الخبر

بعد فتحها يعني فتح القسطنطينية فيرفضون ما في أيديهم فيخرجون فيجملونه باطلا لا يخرج

الدجال الا بعد ما تعلق به حية الى جانب البحر ثم يخرج

۱۳۹۲ ابویوب نے، ارطاة بن المنذر سے، انہوں نے شریح بن عبید عن کعب سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کہ مجاہدین کے پاس قسطنطینیہ کے فتح کے بعد دجال کے نکلنے کی خبر آئے گی، وہ جو کچھ ان کے ہاتھوں میں ہوگا انہیں وہ پھینک دیں گے، اور دجال کی طرف نکل پڑیں گے، بعد میں اس خبر کو وہ جمو پائیں گے دجال اس کے بعد نکلے گا، اس کے ساتھ ایک سانپ لٹکا ہوا ہوگا اور وہ سمندر کے کنارے سے نکلے گا۔

○ ○ ○

۱۳۹۳. حدثنا بقية عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب قال تعلق بالدجال حية الى

جانب ساحل البحر ثم يخرج



۱۳۹۳ھ بقیہ نے مغان سے، انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دجال ساحلِ سندھ سے اس حال میں نکلے گا کہ اُس کے ساتھ ایک سانپ چمکا ہوا ہوگا۔

○ ○ ○

۱۳۹۳ھ . حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن بكر بن سواده أن عبدالرحمن بن أوس المزني حدثه عن أبي هريرة قال يخرج الدجال من قرية هي بالعراق فيفترق الناس عند خروجه فتقول فرقة منهم هلم إلى الشام هلم إلى اخوانكم

۱۳۹۳ھ رشدين نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے بکر بن سوادہ سے، انہوں نے عبدالرحمن بن اوس المزنی سے روایت کی ہے کہ حضرت اُبی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دجال ایک بستی سے نکلے گا جو عراق میں ہے، اُس کے نکلنے کے بعد لوگوں میں اختلاف ہوگا۔ ان میں ایک جماعت کہے گی شام کی طرف چلو اپنے بھائیوں کی طرف چلو۔

○ ○ ○

۱۳۹۵ھ . حدثنا علي بن عاصم عن يحيى أبي زكريا عن قتادة عن سعيد بن المسيب عن أبي بكر الصديق رضي الله عنه قال يخرج الدجال من مرو من يهوديتها

۱۳۹۵ھ علی بن عاصم، یحییٰ ابو زکریا سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے سعید بن المسیب سے روایت کی ہے کہ: ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرماتے ہیں کہ دجال یہودیوں کے مرو سے خروج کرے گا۔

○ ○ ○

۱۳۹۶ھ . حدثنا يزيد بن هارون عن سعيد عن قتادة عن ابن المسيب عن أبي بكر الصديق رضي الله عنه قال يخرج الدجال من خراسان.

۱۳۹۶ھ یزید بن ہارون نے، سعید سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے ابن المسیب سے روایت کی ہے کہ ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دجال خراسان سے نکلے گا۔

○ ○ ○

۱۳۹۷ھ . حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن حماد عن كعب قال مولد الدجال بقرية من قري مصر يقال له قوس وهي بسري

۱۳۹۷ھ الحکم بن نافع نے جراح سے، اور وہ اُس شخص سے روایت کرتے ہیں جس سے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ دجال کی پیدائش کی جگہ مصر کی بستیوں میں سے ایک بستی ہے جسے "قوس" کہا جاتا تھا، اور اب بسری کہا جاتا ہے۔

○ ○ ○

۱۳۹۸ھ . قال الحكم وأخبرني عبدالله عن يزيد بن حمير عن جبير بن نفير وشريح والمقدام

وعمر بن الأسود وكثير بن مرة قالوا ليس هو إنسان إنما هو شيطان

۱۳۹۸ھ الحکم نے عبد اللہ سے انہوں نے یزید بن حمیر سے روایت کی ہے کہ جبیر بن نفیر اور شریح اور المقدام اور عمرو بن اسود



اور کثیر بن مرثدہ سب فرماتے ہیں کہ دجال انسان نہیں ہے وہ تو شیطان ہے۔

○ ○ ○

۱۴۹۹. حدثنا الوليد عن حنظلة عن سالم عن أبيه قال هو ابن صائد الذي ولد بالمدينة

۱۴۹۹ الوليد نے، حنظلہ سے، وہ سالم سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ دجال ابن صائد ہے، جو کہ مدینہ میں پیدا ہوا۔

○ ○ ○

۱۵۰۰. حدثنا وكيع عن سليمان عن أبي المقدم عن زيد بن وهب عن عبدالله قال الدجال

يخرج من كوثي

۱۵۰۰ وكيع نے سلیمان سے، انہوں نے ابو المقدم سے، انہوں نے زید بن وہب سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دجال کوثی سے نکلے گا۔

○ ○ ○

۱۵۰۱. حدثنا يزيد بن هارون عن المبارك عن الحسن قال يخرج جيش من خراسان

يعقبهم الدجال

۱۵۰۱ یزید بن ہارون نے المبارک سے روایت کی ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک لشکر خراسان سے نکلے گا اور ان کے بعد دجال کا خروج ہوگا۔

○ ○ ○

۱۵۰۲. حدثنا عيسى بن يونس عن الأعمش عن عبدالرحمن بن ثروان عن الهيثم أبي

العرين قال سمعت عبدالله بن عمرو يقول يخرج الدجال من كوثي

۱۵۰۲ عیسیٰ بن یونس نے اعمش سے، انہوں نے عبدالرحمن بن ثروان سے روایت کی ہے کہ یثیم ابی العریان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا، وہ فرما رہے تھے کہ دجال "کوثی" سے نکلے گا۔

○ ○ ○

۱۵۰۳. قال معمر عن محمد بن حبيب عن العريان بن الهيثم عن عبدالله بن عمرو انه قال

يخرج الدجال من كوثي.

۱۵۰۳ معمر نے محمد بن حبیب سے، انہوں نے العریان بن الیثم سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ دجال "کوثی" سے نکلے گا۔

○ ○ ○

۱۵۰۴. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي قيس عن الأسود قال قال لي عبدالله

بن عمرو وهو عند معاوية يعرفون أرضا قبلكم يقال لها كوثي كثيرة السباح قلت نعم قال منها

يخرج الدجال

۱۵۰۴ ابو معاویہ نے، اعمش سے، انہوں نے ابو قیس سے روایت کی ہے کہ الاسود بن اسود رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:



مجھے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جب وہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے، تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ کیا تم ٹکونی نامی ایک زمین جو تمہاری طرف ہے اُسے جانتے ہو؟ جہاں پہ بکثرت درمے ہوتے ہیں؟ میں نے کہا جی ہاں! فرمایا وہاں سے دجال نکلے گا۔

○ ○ ○

۱۵۰۵. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن ابن طاووس عن أبيه قال يخرج الدجال من العراق ۱۵۰۵ عبدالرزاق نے معمر سے روایت کی ہے کہ ابن طاووس رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ دجال "عراق" سے نکلے گا۔

○ ○ ○

۱۵۰۶. قال معمر وأخبرنا قتادة عن شهر بن حوشب سمع عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم يقول سيخرج ناس من قبل المشرق والمراون القرآن لا يجاوز تراقيهم كلما خرج منهم قرن قطع حتى علما النبي صلی اللہ علیہ وسلم زيادة على عشر مرات كلما خرج منهم قرن قطع حتى يخرج الدجال في بقيتهم ۱۵۰۶ معمر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی شہر بن حوشب نے، انہوں نے، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا ہے، انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ مشرق کی طرف کچھ لوگ نکلیں گے جو قرآن پڑھیں گے۔ وہ اُن کے خلق سے نیچے نہیں اترے گا، جب بھی اُن میں سے ایک جماعت نکلے گی وہ ختم ہوتی جائے گی، یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے دس (10) سے زیادہ جماعتیں گنوائیں۔ جب بھی اُن میں سے کوئی جماعت نکلے گی تو وہ ختم ہو جائے گی۔

○ ○ ○

## دجال کا خروج اور اُس کی سیرت اور اُس کے ہاتھوں جو شر و فساد پھیلے گا اُس کا ذکر

### خروج الدجال وسيرته وما يجري على يديه من الفساد

۵۰۷. حدثنا عبدالصمد بن عبدالوارث عن حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن أبي عثمان ۵۰۷ حدثنا عبدالصمد بن عبدالوارث عن حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن أبي عثمان عن كعب قال أول ماء يرد الدجال سنام جبل مشرف على البصرة وماء إلى جنبه كثير الساف يعني الرمل هو أول ماء يرد الدجال

۱۵۰۷ عبدالصمد بن عبدالوارث نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے علی بن زید سے، انہوں نے ابو عثمان سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ: سب سے پہلا چشمہاں دجال جائے گا وہ لہرہ کے ایک اونچے پہاڑ کی چوٹی پر ہوگا، وہ ایسا چشمہ ہوگا جس کے کنارے پر بہت زیادہ ریت ہوگی۔ پہلا چشمہ ہوگا جس پر دجال جائے گا۔

○ ○ ○



۱۵۰۸. حدثنا أبو اسحاق الأقرع عن همام عن قتادة عن عكرمة عن ابن عباس عن أبي بكر

رضي الله عنه قال يخرج الدجال من قبل المشرق من أرض يقال لها خراسان

۱۵۰۸) أبو اسحاق اقرع نے ہمام سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے عکرمہ سے، انہوں نے ابن عباس سے روایت کی

ہے کہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: دجال مشرقی بحر اسان نامی زمین سے خروج کرے گا۔

○ ○ ○

۱۵۰۹. حدثنا يحيى بن سعيد العطار عن سليمان بن عيسى قال بلغني أن الدجال يخرج من

جزيرة أصبهان في البحر يقال لها ماطولة

۱۵۰۹) یحییٰ بن سعید العطار کہتے ہیں کہ سلیمان بن عیسیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ دجال اصہبان

کے ایک ماطولہ نامی سمندری جزیرے سے خروج کرے گا۔

○ ○ ○

۱۵۱۰. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن ابن طاووس عن أبيه قال يخرج الدجال من العراق.

۱۵۱۰) عبد الرزاق نے معمر سے انہوں نے ابن طاووس رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ

دجال عراق سے نکلے گا۔

○ ○ ○

۱۵۱۱. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي قيس عن الهيثم بن الأسود قال قال لي عبدالله بن

عمر وهو عند معاوية يعرفون أرضا بلکم يقال لها كوثا كثيرة السباح قلت منها يخرج الدجال

۱۵۱۱) ابو معاویہ نے، لا اعمش سے، انہوں نے ابو قیس سے روایت کی ہے کہ ہثیم بن اسود رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جبکہ وہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے کہ کیا تم ایک "کوٹی" نامی زمین

جو تمہاری طرف ہے اُسے جانتے ہو؟ جہاں پر بکثرت درمے ہوتے ہیں انہیں نے کہا جی ہاں! فرمایا وہاں سے دجال نکلے گا۔

○ ○ ○

۱۵۱۲. حدثنا ضمرة حدثنا عبدالله بن شاذب عن أبي التياح عن خالد بن مبيع عن حذيفة

بن اليمان رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يخرج الدجال ثم

عيسى ابن مريم عليهما السلام

۱۵۱۲) ضمرہ نے عبداللہ بن شاذب سے، انہوں نے ابو التياح سے، انہوں نے خالد بن مبيع سے روایت کی ہے کہ حضرت

حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ پہلے دجال نکلے گا پھر حضرت عیسیٰ بن مریم

علیہما السلام آئیں گے۔

○ ○ ○

۱۵۱۳. حدثنا عبد الرزاق وابن مهدي عن سليمان عن سلمة ابن كهيل عن أبي صادق عن

عبدالله قال أول أهل أہات يفرعهم الدجال أهل الكوفة



۱۵۱۳؎ عبدالرزاق اور ابن مہدی نے سلمان سے، انہوں نے سلمۃ ابن کھیل سے، انہوں نے ابوصادق سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے گمروں والے جنہیں دجال ڈرائے گا وہ کوفہ والے ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۵۱۴. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن قتادة عن شهر بن حوشب عن أسماء بنت يزيد الأنصارية رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لي بيتي فذكر الدجال فقال ان من احد فتنة انه يأتي الاعرابي فيقول ارايت ان احيت اهلك الست تعلم اني ربك فيقول نعم قال لتمثل له الشياطين نحو ابله كاحسن ما يكون ضرورا واعظمه اسمة ويأتي الرجل وقد مات ابوه ومات اخوه فيقول ارايت ان احيت لك اباك واخاك الست تعلم اني ربك فيقول بلى لتمثل له الشياطين نحو ابيه واخيه ثم يخرج النبي صلى الله عليه وسلم لحاجة ثم رجع والقوم في اهتمام وغم بما حدثهم قال فاعلم بلحمي الباب وقال مهم اسماء، فقالت اسماء يا رسول الله لقد خلعت الفلتنا بذكر الدجال فقال ان يخرج وانا فيكم حي فانا حجبجه والا فلان ربي خلقتني على كل مؤمن، فقالت اسماء يا رسول الله والله انا لنعجن عجينتنا لما نخبزها حتى نجوع فكيف بالمؤمنين يومئذ قال يجزئهم ما يجزئ اهل السماء التسبيح والتطهيس

۱۵۱۴؎ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے شہر بن حوشب سے روایت کی ہے کہ اسماء بنت زید انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تھے۔ آپ ﷺ نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اُس کا فتنہ بہت سخت ہوگا، وہ دیہاتی کے پاس آئے گا اور اُسے کہے گا کہ اگر میں تیرے اذنوں کو زعمہ کر دوں تو کیا تجھے یقین نہ ہوگا کہ میں تیرا رب ہوں؟ دیہاتی کہے گا کیوں نہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ پھر شیاطین اُس دیہاتی کے اذنوں کی شکل اختیار کریں گے، جن کے قصہ بھی اچھے ہوں گے اور اُن کے کوہان بھی بڑے ہوں گے۔ دجال کسی اور شخص کے پاس آئے گا جس کے والد اور بھائی فوت ہو چکے ہوں گے، دجال اُسے کہے گا کہ اگر میں تیرے والد اور تیرے بھائی کو زعمہ کر دوں تو کیا تجھے یقین نہ ہوگا کہ میں تیرا رب ہوں؟ وہ کہے گا کیوں نہیں! پھر شیاطین اُس کے والد اور بھائی کی شکل اختیار کریں گے۔ پھر آپ ﷺ کسی حاجت سے تشریف لے گئے اور سارے لوگ ان باتوں کی وجہ سے غم اور پریشانی میں تھے، آپ ﷺ واپس آئے اور دروازے دونوں کواڑوں کو پکڑ کر فرمایا: اے اسماء! ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ حضرت اسماء نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! دجال کے تذکرے کی وجہ سے ہمارے دل کل گئے، آپ ﷺ نے فرمایا اگر دجال میری زندگی میں نکلے گا تو میں اُس سے مقابلہ کروں گا، ورنہ میرا رب میرے بعد ہر مؤمن کا نگہبان ہے، حضرت اسماء نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم تو آنا کوعدہ کرتے ہیں، جب ہم بھوکے ہوتے ہیں کہ اُس کی روٹی بتاتے ہیں تو اُس وقت جب مؤمنین بھوکے ہوں گے تو وہ کیا کریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اُن کے لئے وہ بات کافی ہوگی جو آسمان والوں کے لئے کافی ہے، یعنی تسبیح اور تہلیل کرنا۔

○ ○ ○



۱۵۱۵۔ عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن المبارک قال أخبرنا سفیان الثوری حدثنا سلمة بن كهيل عن أبي الزعراء قال ذكر الدجال عند عبد الله بن مسعود فقال عبد الله تفرقون أيها الناس لخروجه ثلاث فرق فرقة تبعه وفرقة تلاحق بأرض آياتها بمنابت الشيخ وفرقة تأخذ شط القرات يقتلهم وحتى يجمع المؤمنون بغرب الشام فيبعثون اليه طليعة منهم فارس على فرس أشقر أو أبيض فيقتلون فلا يرجع منهم بشر قال سلمة فحدثني أبو صادق عن ربيعة بن ناجد أن عبد الله بن مسعود قال فرس أشقر ثم قال عبد الله ويذهب أهل الكتاب أن المسيح عيسى ابن مريم عليهما السلام ينزل فيقتله قال أبو الزعراء ما سمعت عبد الله يذكر عن أهل الكتاب حديثاً غير هذا قال ثم يخرج بأجوج ومأجوج.

۱۵۱۵۔ عبد اللہ بن محمد اور عبد اللہ بن المبارک نے سفیان الثوری سے، انہوں نے سلمة بن كهيل سے روایت کی ہے کہ ابو الزعراء رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس دجال کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا اے لوگو! دجال کے خروج کے وقت تم تین جماعتوں میں منقسم جاؤ گے، ایک جماعت تو اس کی پیروی کرے گی اور دوسری جماعت اپنے آباء و اجداد کی زمین جہاں پہنچتے آگے ہیں وہاں چلے جائیں گے، اور تیسری جماعت دریائے فرات کے کنارے رہے گی، دجال ان سے لڑے گا اور وہ دجال سے لڑیں گے، یہاں تک تمام مسلمان شام کے مغربی حصے میں جمع ہو جائیں گے، وہ دجال کی طرف اپنا ایک دستہ بھیجیں گے جس کا سر سوار چنگیز کے رزمیہ کے گھوڑے پر سوار ہوگا، وہ لڑیں گے اور ان میں سے کوئی بھی واپس نہ آئے گا، پھر حضرت عبد اللہ نے فرمایا اور اہل کتاب یہ گمان کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نازل فرما کر دجال کو قتل کریں گے۔ ابو الزعراء کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ کو سوائے اس حدیث کے، کبھی اہل کتاب کی حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ پھر یا جوج اور ماجوج نکلیں گے۔

○ ○ ○

۱۵۱۶۔ حدثنا حمزة بن ربيعة حدثنا يحيى بن ابي عمرو السبائي عن عمرو بن عبد الله الحضرمي عن أبي أمامة الباهلي رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا خرج الدجال عاث يمينا وعاث شمالا يا عباد الله فاني انا بعدى فيقول انا نبي ولا نبي بعدى ثم يفتي فيقول انا ربكم ولن ترورا ربكم حتى تموتوا وانه اعور وليس ربكم باعور وان بين عبيته مكتوب كافر يقرأه كل مؤمن وان من فئة ان معه جنة ولار النار جنة وجنة نار فمن اقبل بناره فليقرأ بطوايح سورة الكهف وليسقط بالله تكون عليه بردا وسلاما كما كانت النار على ابراهيم عليه السلام بردا وسلاما وان من فئة ان معه شياطين تعمل له على صور الناس فيأتي الأعراس فيقول ارايت ان بعثت لك اباك وامك انشهد اني ربك، فيقول نعم فعمل له شياطينه على صورة ابيه وامه فيقولون له يا بني اجمع فانه ربك وان من فئة ان



يَسْلُطُ عَلَى نَفْسٍ لِيَقْتُلَهَا وَيَحْيِيهَا وَلَنْ يُعِيدَ لَهَا بَعْدَ ذَلِكَ وَلَنْ يَصْنَعَ ذَلِكَ بِنَفْسٍ غَيْرِهَا يَقُولُ  
الظُّرُوعُ عِبْدِي قَالِي أَبْعَثْهُ الْآنَ لِيُزْعِمَ أَنْ لَهُ رَبًّا غَيْرِي لِيُبْعَثَهُ يَقُولُ لَهُ مَنْ رَبُّكَ، يَقُولُ لَهُ رَبِّي  
اللَّهُ وَأَنْتَ الدِّجَالُ عَدُوُّ اللَّهِ، وَأَنْ مِنْ لَفْتَنَةٍ يَقُولُ لِلْأَعْرَابِيِّ أَرَأَيْتَ أَنْ يَبْعَثَ لَكَ أَهْلَكَ أَنْشَهِدْ  
أَنِّي رَبُّكَ يَقُولُ نَعَمْ لَتَعْمَلَنَّ لَهُ الشَّيَاطِينُ عَلَى صُورَةِ إِبْنِهِ، وَأَنْ مِنْ لَفْتَنَةٍ أَنْ يَأْمُرَ السَّمَاءُ أَنْ  
تَمُطَرَ لَتَمُطَرَ وَيَأْمُرَ الْأَرْضُ أَنْ تَنْبُتَ لَتَنْبُتَ وَأَنْ يَمُرَ بِالْحَيِّ لِيَكْلَهُنَّ فَلَا تَبْقَى لَهُمْ سَائِمَةٌ إِلَّا  
هَلَكْتَ وَيَمُرُ بِالْحَيِّ لِيَصْلُقُونَهُ فَيَأْمُرَ السَّمَاءُ أَنْ تَمُطَرَ لَهُمْ وَالْأَرْضُ أَنْ تَنْبُتَ لَهُمْ لَتَنْبُتَ لَتُفْرَحَ

إِلَيْهِمْ مَوَاضِعُهُمْ مِنْ يَوْمِهِمْ ذَلِكَ أَعْظَمُ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنُ أَمْدُهُ خَوَاصِرُ وَادِعِهِ ضُرُوعُهَا

۱۵۱۶ھ ضمرہ بن ربیعہ نے یحییٰ بن ابومروہ الغنوی سے، انہوں نے عمرو بن عبداللہ الحضری سے روایت کی ہے کہ ابوالمہدی  
الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جب دجال نکلے گا تو وہ اپنے دائیں اور بائیں طرف کو جا کرے  
گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ پھر آپ ﷺ نے اللہ کی حمد و ثناء کی اور فرمایا کہ دجال کہے گا کہ میں  
تمہارا رب ہوں، حالانکہ تم اپنے رب کو مرنے سے پہلے ہرگز نہیں دیکھ سکتے، دجال کا نا ہوگا حالانکہ تمہارا رب کا نا نہیں، اور دجال کی  
دونوں آنکھوں کے درمیان کدھر لکھا ہوگا جسے ہر مومن پڑھ لے گا۔ اور دجال کے فتنے میں سے یہ بھی ہے کہ اُس کے پاس جنت اور آگ  
ہوگی، اُس کی آگ درحقیقت جنت ہوگی اور اُس کی جنت درحقیقت آگ ہوگی، جو شخص اُس کی آگ میں ٹھٹھا کیا جائے تو اُسے چاہئے  
کہ سورۃ کہف کی ابتدائی آیتیں پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگے تو وہ آگ اُس پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جائے گی، جیسے حضرت  
ایبراہیم علیہ السلام پر آگ ٹھنڈی اور سلامتی والی ہوئی تھی، اور دجال کے فتنے میں سے یہ بھی ہے کہ اُس کے ساتھ شیاطین ہوں گے  
جو لوگوں کی شکلیں بنائیں گے، دجال ایک دیہاتی کے پاس آئے گا اور کہے گا کہ اگر میں تیرے باپ اور ماں کو دوبارہ زندہ  
کردوں تو کیا تو گواہی دے گا کہ میں تیرا رب ہوں؟ تو وہ دیہاتی کہے گا جی ہاں! پھر شیاطین اُس کے والد اور ماں کی شکل  
اختیار کریں گے، اور اُس دیہاتی سے کہیں گے اے میرے بیٹے اس دجال کی بھڑوی کر یہ تیرا رب ہے، اور دجال کے فتنے میں سے یہ  
بھی ہے کہ وہ ایک شخص پر مسلط کر دیا جائے گا اور اُسے قتل کر دے گا اور پھر اُسے زندہ کرے گا اور پھر ہر گز دوبارہ ایسا نہ کر سکے گا، اور اس  
شخص کے علاوہ کسی اور کے ساتھ وہ ہر گز ایسا نہ کر پائے گا، دجال کہے گا دیکھو میرے بندو! میں اس شخص کو دوبارہ زندہ کرتا ہوں، اس  
کا گمان یہ تھا کہ میرے علاوہ بھی کوئی رب ہے پھر دجال اُسے زندہ کرے گا اور اُس سے پوچھے گا تیرا رب کون ہے؟ وہ شخص کہے گا  
میرا رب اللہ ہے اور تو دجال اللہ کا دشمن ہے۔ اور دجال کے فتنے میں سے یہ بھی ہے کہ وہ دیہاتی سے کہے گا اگر میں تیرے اُونٹ  
کو دوبارہ زندہ کردوں تو کیا تو گواہی دے گا کہ میں تیرا رب ہوں؟ تو وہ دیہاتی کہے گا کہ جی ہاں! پھر شیاطین اُس کے اُونٹ کی شکل  
اختیار کر لیں گے، اور دجال کے فتنے میں سے یہ بھی ہے کہ وہ آسمان کو مڑنے کا حکم دے گا تو آسمان مڑے گا، اور زمین کو اُگانے کا حکم  
دے گا تو وہ اُگائے گی، وہ ایک خاندان پر ٹھہرے گا جو اُس کو جھٹلائیں گے تو اُن کے جتنے اُونٹ ہوں گے وہ سارے کے سارے ہلاک  
ہو جائیں گے، اور ایک دوسرے خاندان پر ٹھہرے گا جو اُس کی تصدیق کرے گا تو وہ آسمان کو حکم دے گا کہ ان پر بارش نہ سا اور زمین کو حکم



دے گا کہ ان کے لئے پیداوارا گا۔ پھر زمین پیداوارا گائے گی، جن میں اُن کے چوپائے چرا کریں گے، اُس وقت وہ پہلے سے کافی بڑے اور موٹے ہو جائیں گے، اور اُن کے ٹخنے بڑے ہو جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۵۱۷۔ حدثنا بقیة بن الوليد عن صفوان بن عمرو عن شرح بن عبيد عن كعب قال اذا نزل الدجال الأردن دعا بجبل طور وثابور وجبل الجودي حتى ينتطحن والناس ينظرون اليهما كما تنتطح الثورين أو الكبشين ويقول عودا مكانكما

۱۵۱۷۔ بقیہ بن الولید نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے شرح بن عابد سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب دجال اُردن پہنچے گا تو جبل طور اور ثابور اور جبل جودی کو بلائے گا حتیٰ کہ وہ ایک دوسرے سے ایسے ٹکرائیں گے جیسے دو نکل یا دو ڈبے ایک دوسرے کو سینک مارتے ہیں، اور لوگ یہ سب معاملہ دیکھیں گے، پھر دجال اُن پہاڑوں سے کہے گا کہ اپنی جگہ واپس چلے جاؤ۔

○ ○ ○

۱۵۱۸۔ حدثنا سويد بن عبدالعزيز عن اسحاق بن عبدالله بن أبي فروة عن مكحول عن حذيفة وابن خابور عن النعمان بن المنذر عن مكحول عن حذيفة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج الدجال عنو الله ومعه جنود من اليهود واصناف الناس معه جنة ونار ورجال يقتلهم ثم يحييهم معه جبل من ثريد ونهر من ماء والي سألت لكم نعه ان يخرج ممسوح العين في جبهته مكتوب كافر يقرأه كل من يحسن الكتاب ومن لا يحسن فجنه نار وناره جنة وهو المسيح الكذاب ويجمعه من نساء اليهود ثلاثة عشر آلف امرأة لرحم رجلا منع سفيته ان تبعه والقوة عليه يومئذ بالقرآن فان شانه بلاء شديد يمت الله الشياطين من مشارق الارض ومعار بها فيقولون له استعن بنا على ما شئت فيقول لهم انطلقوا فاعبروا الناس اني ربهم واني قد جنتهم بجنتي وناري فتطلق الشياطين فيدخل على الرجل اكثر من مائة شيطان فيمطلون له بصورة والده وولد واخوته ومواليه ورقبه فيقولون يا فلان اتعرفنا، فيقول لهم الرجل نعم هذا ابي وهذه امي وهذه اخوتي وهذه اخي ويقول الرجل ما لناكم فيقولون بل انت فاعبرنا ما نلوك فيقول الرجل انا قد اعبرنا ان عنو الله الدجال قد خرج، فيقول له الشياطين مهلا لا تقل هذا فانه ربكم يريد القضاء فيكم هذه جنة قد جاء بها وناره ومعه الأنهار والطعام فلا طعام الا ما كان قبله الا ما شاء الله فيقول الرجل كلهم ما انعم الا شياطين وهو الكذاب قد بلغنا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد حدث حديثكم وحلونا وانبانا به فلا مرحبا بكم انتم الشياطين وهو عنو الله وليسوقن الله همي ابن مرهم حتى يقتله فيمسوا فيقبلوا عاتين ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما



أحدلكم هذه لتفقهوه وتعموه وأعلموا عليه وحديثوا به من خلفكم للبعث الآخر

فإن لسنه أحد الفتن

۱۵۱۸؎ سوید بن عبدالعزیز نے اسحاق بن عبداللہ بن ابوفردۃ سے، انہوں نے مکحول سے، انہوں نے حذیفہ سے روایت کی ہے کہ: ابن شاپور نے، العثمان بن المذہر سے، انہوں نے مکحول سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ دجال اللہ کا دشمن مخرج کرے گا۔ اُس کے ساتھ یہودیوں کے لشکر اور مختلف قسم کے لوگ ہوں گے، اُس کے پاس جنت اور آگ ہوگی، وہ بہت سے مردوں کو قتل کرے گا۔ پھر انہیں زندہ کرے گا اور اُس کے پاس شریک کا ایک پہاڑ اور پانی کی ایک نہر ہوگی، اور میں تمہارے سامنے اُس کی حالت بیان کرتا ہوں کہ وہ مخرج کرے گا اس حال میں کہ اُس کی ایک آنکھ کافی ہوگی، اُس کے پیشانی پر کافر لکھا ہوا ہوگا، جسے ہر شخص خواہ وہ اچھی طرح پڑھنا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو ضرور پڑھ لے گا، اُس کی جنت درحقیقت آگ ہوگی اور اُس کی آگ درحقیقت جنت ہوگی، وہ مسیح کذاب ہوگا، یہودیوں کی تیرہ 13 ہزار عورتیں اُس کے پیچھے چلیں گی، اللہ رحم کرے اُس آدمی پر جو اپنے بے وقوفوں کو اُس کی بھڑکی کرنے سے منع کرے گا، اور اُس کے پاس قرآن کی طاقت ہوگی، دجال کی حالت سخت مصیبتوں والی ہوگی، اللہ تعالیٰ مشرق اور مغرب کے شیاطین کو بھیج دے گا۔ وہ دجال سے کہیں گے جس چیز کے خلاف آپ ہماری مدد حاصل کرنا چاہتے ہو مدد حاصل کر لو؟ دجال انہیں کہے گا جاؤ لوگوں کو خبر دو کہ میں اُن کا رب ہوں، اور میں اُن کے پاس اپنی جنت اور دوزخ کے ساتھ آیا ہوں، وہ شیطان چلے جائیں گے اور ایک آدمی کے اوپر سو (100) سے زیادہ شیطان داخل ہوں گے۔ اُس کے سامنے اُس کے والد، اولاد، بھائیوں، والی اور غلاموں کی شکل اختیار کر کے آئیں گے، اور اُس سے کہیں گے کہ اے فلاں کیا تو ہمیں جانتا ہے؟ تو وہ شخص کہے گا ہاں یہ میرا باپ ہے، یہ میری ماں ہے، یہ میری بہن ہے، یہ میرا بھائی ہے، تو وہ آدمی کہے گا تمہارے پاس کیا اطلاع ہے؟ تو شیاطین کہیں گے تو ہمیں بتا کہ تجھے کیا اطلاع پہنچی ہے؟ تو وہ شخص کہے گا ہمیں تو بتایا گیا ہے کہ اللہ کا دشمن دجال کل چکا ہے، تو شیاطین کہیں گے خاموش ہو جاؤ۔ ایسی بات نہ کرو۔ وہ تم لوگوں کا رب ہے وہ تمہارے درمیان فیصلے کے ارادے سے آیا ہے، یہ اُس کے ساتھ اُس کی جنت ہے جسے وہ لے کر آیا ہے اور اُس کی جہنم ہے، اور اُس کے پاس نہریں اور کھانا ہے، اور کہیں کھانا نہیں ہوگا مگر وہی جو دجال کی طرف ہوگا، مگر جو اللہ تعالیٰ چاہے، تو وہ شخص کہے گا کہ تم جھوٹ کہتے ہو تم لوگ درحقیقت شیاطین ہو، اور وہ دجال تو جھوٹا ہے اور ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تمہاری باتوں کے متعلق بتایا ہے اور ہمیں آگاہ کیا ہے اور ڈرایا ہے، تم یہ شیاطین کے لئے کوئی خوش آمدید نہیں ہے، اور وہ دجال اللہ کا دشمن ہے، اور اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کو ضرور لے کر آئیں گے، تاکہ وہ دجال کو قتل کر دیں، وہ شیاطین رسوا ہو اور ناکام ہو کر واپس چلے جائیں گے، آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہیں یہ بات اس لئے بتا رہا ہوں تاکہ تم سمجھو، غور کرو، اسے یاد کرو، اس پر عمل کرو، اور اپنی اولاد کے سامنے بیان کرو، ہر آنے والے دوسرے آنے والے کو بتائے، بے شک دجال کا فتنہ تمام فتنوں میں سخت تر ہے۔



۱۵۱۹. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن اسماعيل بن ابراهيم عن ابي فراس عن عبد الله بن عمرو قال الدجال ارب الدراعين قصير البنان ممسوح القفا ممسوح العين مكتوب بين عينيه كافر

۱۵۱۹) رشدين نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے اسماعیل بن ابراہیم سے، انہوں نے ابو فراس سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ دجال چڑے ہاروں والا، چھوٹے قد والا ہوگا، اس کی گردن بام کی گئی ہوگی، اور اس کی ایک آنکھ اندھی ہوگی، اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کدھر لکھا ہوا ہوگا۔

○ ○ ○

۱۵۲۰. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن بكر بن سوادة حدثني لقيط بن مالك ان المزمين

يوم يخرج الدجال اثنا عشر ألف رجل وسبعة آلاف امرأة ومسبح مائة أو ثمان مائة امرأة

۱۵۲۰) رشدين نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے بکر بن سوادہ سے روایت کی ہے کہ لقیط بن مالک کہتے ہیں کہ: مسلمان دجال کے خروج کے زمانے میں ہارہ (۱۲) ہزار مرد اور سات ہزار سات (۷) سو یا آٹھ سو (۸۰۰) عورتیں ہوں گی۔

○ ○ ○

۱۵۲۱. قال بكر بن سوادة وأخبرني صالح بن حيوان عن عبد الله بن عمرو قال مقدمة الدجال

سبعون ألفا أسرع وأجرا من النمران، فقال رجل من مستطيع هؤلاء، فقل لا أحد الا الله

۱۵۲۱) بکر بن سوادہ نے صالح بن حیوان سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ دجال کے لشکر کے اگلے حصے میں ستر (۷۰) ہزار تیز اور بہادر چیتے ہوں گے تو ایک شخص نے کہا کہ ان کے مقابلے کی طاقت کون رکھے گا؟ فرمایا کوئی نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے۔

○ ○ ○

۱۵۲۲. حدثنا عبد القدوس عن اسماعيل بن عياض عن ابي بكر بن ابي مرهم النخعي حدثني

الهيثم بن مالك الطائي رفع الحديث قال يلى الدجال بالعراق ستين يحمده فيها عدله وتشرب

الناس اليه فيصعد يوما المنبر فيخطب بها ثم يقول عليهم فيقول لهم ما آن لكم أن تعرفوا ربكم

فيقول له قائل ومن ربنا فيقول أنا فينكر منكرو من الناس من عباد الله قوله فياخذله فيقتله وينزل عليه

ملكان من السماء فيقول أحدهما له حين يقول أنا ربكم كذب ويقول له صاحبه صدق مصدقا

لصاحبه فمن أراد الله به الهدى لفته وعلم أن الملك لما يصدق صاحبه ومن أراد الله ضلاله فيه

عليه فقال ان الملك حين يصدق صاحبه لما يصدق الدجال ترتبها لضلاله ثم يسر الدجال لمن

أجاباه امر السماء فأمطرتهم ومن حاله أصبحوا وقد تبعت أموالهم كلها الدجال وجل تبعه اليهود

والأعراب ويقع على المسلمين ويضيق عليهم حتى يملأهم الجهد وحتى أن أهل البيت لهم العدد



تعشیم العز الواحدة.

۱۵۲۲ھ عہد القدس نے، اسماعیل بن عیاش سے، انہوں نے ابو بکر بن ابی مریم الغسانی سے روایت کی ہے کہ بشم بن مالک الطائی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: دجال دو سال تک عراق کا امیر رہے گا، اُس میں اس کے انصاف کی تعریف کی جائے گی، اور لوگ اُس سے متاثر ہوں گے، ایک دن وہ منبر پر چڑھ کر خطبہ دے گا، لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر کہے گا کیا ابھی تک تمہارا وقت نہیں آیا کہ تم اپنے رب کو پہچان لو؟ تو ایک کہنے والا کہے گا ہمارا رب کون ہے؟ تو وہ کہے گا میں ہوں تو اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ اُس کی بات کا انکار کرے گا۔ تو وہ اُسے پکڑ کر قتل کرے گا، اور دجال پر آسمان سے دفرشتے آئیں گے، تو جب دجال کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں، تو ایک فرشتہ کہے گا ٹو جھوٹ بولتا ہے، اور دوسرا فرشتہ اپنی ساتھی فرشتے کی تصدیق کرتے ہوئے کہے گا ٹو سچ کہتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ جنہیں ہدایت پر ثابت قدم رکھنا چاہے گا تو انہیں تو یقین ہوگا، یہ فرشتہ اپنے ساتھی فرشتے کی تصدیق کر رہا ہے، اور جس کو اللہ گمراہ کرنا چاہے گا اُس پر یہ فتنہ ڈال دے گا تو وہ کہے گا کہ یہ فرشتہ تو دجال کی تصدیق کر رہا ہے، حالانکہ یہ اپنے ساتھی فرشتے کی تصدیق کر رہا ہوگا، پھر دجال روانہ ہوگا۔ جو اُس کی دعوت پر لبیک کہے گا تو دجال آسمان کو حکم دے گا وہ اُن پر پانی نہ سائے گا، اور جو اُن کی مخالفت کریں گے تو اس حال میں صبح کریں گے کہ اُن کے سارے کے سارے مال وہ دجال کے پیچھے چل پڑیں گے۔ دجال کے پیروکاروں میں اکثریت یہودی اور یہا تہیوں کی ہوگی، مسلمانوں پر مشقت اور جنگی ہوگی، وہ انتہائی مشکل حالات سے دوچار ہوں گے۔ ان کی ایک بڑی تعداد کے گمراہنے والے ایک بکری کے سہارے زندگی گزاریں گے۔

○ ○ ○

۱۵۲۳. حدثنا أبو المغيرة عن الأوزاعي عن حسان بن عطية قال ينجو من الدجال اثنا عشر

الف رجل ومبعضه آلاف امرأة

۱۵۲۳ھ ابوالخیر نے، اوزاعی سے روایت کی ہے کہ حسان بن عطیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: دجال سے بار

(12) ہزار مرد اور سات ہزار (7000) عورتیں نجات پائیں گے۔

○ ○ ○

۱۵۲۳. حدثنا بقية وأبو المغيرة عن صفوان بن عمرو عن شريح بن عبيد عن كعب قال من

صبر على فتنة الدجال لم يفتن ولم يفتن أبدا حيا ولا ميئا ومن أدركه ولم يبعه وجبت له الجنة

وإذا أخلص الرجل وكذب الدجال مرة واحدة قال قد علمت من أنت أنت الدجال ثم قرأ

فاتحة سورة الكهف ولم يستطع أن يفتنه وكالت له تلك الآية كالعصمة من الدجال لطلوب

لمن لجأ بإيمانه قبل فتن الدجال وهو انه وصغاره وليد وكن الدجال أقواما مثل عمار أصحاب

محمد صلى الله عليه وسلم.

۱۵۲۳ھ بقیہ اور ابوالخیر نے، صفوان بن عمرو، شریح بن عبید سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں کہ: جس شخص نے دجال کے فتنے پر صبر کیا تو وہ فتنے میں نہ پڑے گا اور پوری زندگی اور مرنے کے بعد بھی فتنے میں نہ پڑے



گا، اور جو اُس کو پالے اور اُس کی پیروی نہ کرے تو اُس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے، اور جب آدمی مجلسِ ہواور دجال کی ایک مرتبہ تکذیب کر دے اور اُس سے کہے کہ میں جانتا ہوں تو کون ہے؟ تو دجال ہے۔ پھر سورۃ کہف کی ابتدائی آیتیں پڑھے گا۔ تو دجال میں یہ طاقت نہ ہوگی کہ اُسے فتنے میں مبتلا کر دے، اور یہ آیتیں دجال سے بچنے کا ثبوت ہے۔ خوشخبری ہے اُس کے لئے جو اپنے ایمان کے ذریعے دجال کے فتنے اور اُس کی ذلت اور سواری سے پہلے ہی نجات پا چکا ہوگا، اور دجال کو ایسے لوگ پائیں گے جیسے حضراتِ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے بہترین لوگ۔

○ ○ ○

۱۵۲۵. حدثنا الحكم بن نافع البهراني قال حدثني ابو عبد الله الكلاعي صاحب كعب عن يزيد بن حمير ويزيد بن شريح وجبير بن نفير والمقدام بن معدي كرب وعمرو بن الأسود وكثير بن مرة قالوا جميعا ليس الدجال انسان انما هو شيطان في بعض جزائر البحر موثق بسبعين حلقة لا يعلم من اوله اسليمن ام غيرها فاذا كان اول ظهوره لك الله عنه في كل عام حلقة فاذا برز انه اثنان عرض ما بين اذليها اربعون ذراعا الجبار وذلك فرسخ للراكب المحث ليضع على ظهرها منبرا من لحاس ويقعد عليه فتابعه قبائل الجن ويخرجون له كنوز الارض ويقتلون له الناس.

۱۵۲۵. حکم بن نافع البهرانی نے ابو عبد اللہ الکلاعی سے جو کہ کعب کا ساتھی ہے، انہوں نے یزید بن حمیر اور یزید بن شریح اور جبیر بن نفیر اور المقدام بن معدی کرب و عمرو بن الاسود وکثیر بن مرة کہا کہ ہم سب نے دجال انسان نہیں ہے وہ تو شیطان ہے، وہ سمندر کے کسی جزیرے کے اندر ستر (70) زنجیروں کے ساتھ ہاتھ کر قید کیا گیا ہے، یہ کوئی نہیں جانتا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اُسے قید کیا ہے یا کسی اور نے! جب اُس کے ظہور کی ابتداء ہوگی تو اللہ تعالیٰ ہر سال اُس کی ایک زنجیر کھولتے جائیں گے جب وہ ظاہر ہو جائے گا تو اُس کے پاس ایک گدھی آئی گی جس کے دلوں کانوں کے درمیان چالیس (40) ہاتھ کا فاصلہ ہوگا، اور وہ ہاتھ بھی جبار کے، اور یہ سوار ہونے والے کے لئے ایک فرسخ (مسافت کا پیمانہ) ہوگا، اُس کی پیٹھ پر تانبے کا منبر رکھ دیا جائے گا اور دجال اُس پر بیٹھ جائے گا اور جنات کے قبائل اُس کے ہاتھ پر بیعت کریں گے، اور اُس کے لئے زمین کا خزانہ نکالیں گے اور اُس کی خاطر لوگوں سے لڑیں گے۔

○ ○ ○

۱۵۲۶. قال الحكم بن نافع وحدثني جراح عن حدثنا عن كعب قال الدجال بشر ولدته امرأة ولم ينزل شأنه في العرواة والانجيل ولكن ذكر في كتب الانبياء يولد في قرية بمصر يقال لها قوس يكون بين مولده ومخرجه ثلاثون سنة فاذا ظهر خرج الدجس وخنوك يصرخان في المدن والقرى ان الدجال قد خرج فاذا اقبل اهل الشام لخروجه توجه نحو المشرق لم ينزل عند باب دمشق الشرقي لم يلمس فلا يقتل عليه لم يرى عند المنارة التي عند نهر الكسوة لم يطلب فلا



يُدْرِي أَن سَلَكَ لَيْسَ كَرِهَ لَمْ يَأْتِ الْمَشْرِقَ لِيُظْهَرَ وَيَعْدَلَ لَمْ يَعْطَى الْخِلَافَةَ لِيَسْتَخْلَفَ وَذَلِكَ  
عِنْدَ خُرُوجِ الْمَسِيحِ وَيَهْرِيءُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ حَتَّى يَصْعَبِبَ النَّاسَ لَمْ يَظْهَرَ السَّحَرُ وَيَدْعَى النُّبُوَّةَ  
لِيُفْتَرِقَ عَنْهُ النَّاسَ وَيُفَارِقَهُ أَهْلَ الشَّامَ لِيُفْتَرِقَ أَهْلَ الْمَشْرِقِ ثَلَاثَ فُرُقٍ فَرَقَةٌ تَلْحَقُ بِالشَّامِ وَفَرَقَةٌ  
تَلْحَقُ بِالْأَعْرَابِ وَفَرَقَةٌ تَلْحَقُ بِهِ لِيَقْبَلَ بِمَنْ مَعَهُ. قَالَ كَعْبٌ وَهُمْ أَرْبَعُونَ أَلْفًا وَقَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ  
مِائَتُونَ أَلْفًا وَيَأْتِي الْأُمَمَ لِيَسْتَمْلِكَهُمْ عَلَى أَهْلِ الشَّامَ لِيَجْبِيُوهُ وَتَجْمَعُ إِلَيْهِ الْيَهُودُ جَمِيعًا لِيَسِيرَ لِحُرِّ  
الشَّامِ مَقْلَعَتُهُ الْعَصَابَةَ الْمَشْرِقِيَّةَ مَعَهُمْ أَعْرَابٌ جَدَسَ عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ لِيُفْزَعَ أَهْلُ الشَّامَ لِيَهْرَبُوا  
إِلَى الْجِبَالِ وَمَاوَى السَّبَاعِ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا مِنَ الرِّجَالِ وَسَبْعَةُ آلَافٍ امْرَأَةٌ عَامَتُهُمْ إِلَى جَبَلِ الْبَلْقَاءِ قَدْ  
اعْتَصَمُوا بِهِ لَا يَجِدُونَ مَا يَأْكُلُونَ غَيْرَ شَجَرِ الْمِلْحِ وَتَهْرَبُ عَنْهُمْ السَّبَاعُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَأْتِي  
الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ لِيَسْكُنَهَا لَمْ يَتْرَاسِلُوا لِيَقْبَلُوا سَرَاعًا حَتَّى يَنْزِلُوا غَرْبِي الْأُرْدُنَ عَنْ نَهْرِ أَبِي فَطْرُسَ  
يَنْطَوِي إِلَيْهِمْ كُلُّ فَارٍ مِنَ الدِّجَالِ وَيَعْمُونَ مُسْلِحَةً عِنْدَ الْمَنَارَةِ الَّتِي غَرْبِي الْأُرْدُنَ وَيَقْبَلُ الدِّجَالُ  
لِيَهْبِطَ مِنْ عَقْبَةِ أَلْيَقَ لِيَنْزِلَ شَرْقِي الْأُرْدُنَ لِيَحْصِرَهُمْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا لِيَأْمُرَ نَهْرُ أَبِي فَطْرُسَ لِيَسِيلَ إِلَيْهِ  
لَمْ يَقُولِ أَرْجِعْ لِيَرْجِعْ إِلَى تَكَانِهِ وَيَقُولُ أَيْسَ لَيْسَ وَيَأْمُرُ جَبَلُ ثُورٍ وَجَبَلُ طُورٍ زَيْتًا أَنْ يَنْتَطِعَا  
لِيَنْتَ طَحَانٍ وَيَأْمُرُ الرِّيحَ لِيَشْهَدَ السَّحَابُ مِنَ الْبَحْرِ لِيَمْطُرَ الْأَرْضَ لِيَتَبَتَّ وَيَأْمُرُ إِبْلِيسَ الْأَكْبَرَ  
لِيُرِيَهُ بِاتِّبَاعِهِ لِيُظْهِرُوا لَهُ الْكَتُورَ فَلَا يَمُرُّونَ بِخَرْبَةٍ وَلَا أَرْضٍ فِيهَا كَنْزٌ إِلَّا لَبَدَ إِلَيْهِ كَنْزُهُ وَمَعَهُ قَبِيلٌ  
مِنَ الْجِنِّ لِيَعْتَشِبَهُونَ بِمَوَاتِهِمْ لِيَقُولَ الْحَمِيمُ لِحَمِيمِهِ أَلَمْ أَمِتْ وَقَدْ حَيَّيْتُ وَيَخْرُضُ الْبَحْرُ فِي الْيَوْمِ  
ثَلَاثَ غُرُوضَاتٍ فَلَا يَبْلُغُ حَقْوُهُ لِيَتَمَيَّزَ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُنَافِقُونَ وَالْكَافِرُونَ وَالْهَرَبُ عَنْهُ خَيْرٌ مِنَ  
الْمَقَامِ بَيْنَ يَدَيْهِ لِلْمَعْتَكِلِ يَوْمَئِذٍ بِكَلِمَةٍ يَخْلُصُ بِهَا مِنَ الْأَجْرِ كَعْبُدُ رَمْلَ الدُّلْيَا وَيُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى  
الْكَفْرِ فَمَنْ قَتَلَ مِنْهُمْ أَضَاءَتْ قُبُورُهُمْ فِي اللَّيْلَةِ الْمَظْلَمَةِ وَاللَّيْلِ الدَّامِسِ، قَالَ كَعْبٌ فَإِذَا رَأَى  
الْمُؤْمِنُونَ أَنَّهُمْ لَا يَسْطِيعُونَ قِتْلَهُ وَلَا أَصْحَابَهُ سَارُوا غَرْبِي الْأُرْدُنَ الَّتِي بَيْتُ الْمَقْدِسِ لِيُبَارِكَ لَهُمْ  
فِي ثَمَرِهَا وَيَشْبَعُ الْأَكْلُ مِنَ الشَّيْءِ الْبَسِيرِ لِعَظِيمِ بَرَكَتِهَا وَيَشْبَعُونَ فِيهَا مِنَ الْخُبْزِ وَالزَّيْتِ وَيَتَجَمَّعُ  
الدِّجَالُ وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ لِيَقُولَ أَنَا الرَّبُّ لِيَقُولَ لَهُ أَحَدُهُمَا كَلِمَتٌ وَيَقُولُ الْآخَرُ لِمَا حَبَّ صَلَاحُ  
وَصَلَحَتْ أَنَّهُ أَفْجَحٌ أَصْهَبَ مُخْتَلَفَ الْحَلْقِ مَطْمُوسَ الْعَيْنِ الْيَمْنَى أَحَدَى يَدَيْهِ أَطْوَلَ مِنَ الْآخَرَى  
يَخْمَسُ الطَّوِيلَةَ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ لِيَبْلُغَ لَعْرَهُ لِيَخْرُجَ مِنَ الْحَيْتَانِ بِسِرِّ الْقَصَى الْأَرْضَ وَأَدْنَاهَا فِي يَوْمٍ  
مُخْطَوْتُهُ مَدَّ بَصَرَهُ وَتَسْخَرُ لَهُ الْجِبَالُ وَالْأَنْهَارُ وَالسَّحَابُ وَيَأْتِي الدَّجَلُ لِيَقُودَهُ وَيُدْرِكُ زُرْعَهُ فِي  
يَوْمٍ يَقُولُ لِلْجِبَالِ تَنَحَّيْ عَنِ الطَّرِيقِ لِيَعْمَلَ وَيَجِيءُ إِلَى الْأَرْضِ لِيَقُولَ أَخْرِجِي مَا فِيكَ مِنَ الذَّهَبِ  
لِيَلْقُظَهُ كَالْعَاسِيبِ وَكَأَعْيُنِ الْجِرَادِ وَمَعَهُ نَهْرُ مَاءٍ وَنَهْرُ نَارٍ وَجَنَّةٌ خَضِرَاءُ وَنَارٌ حَمْرَاءُ لِنَارِهِ جَنَّةٌ



وجنتہ نار و جبل من مخز من القاء فی نارہ لم یحترق یمظہر عند عالیہ مرۃ و علی باب دمشق مرۃ

وعند لہر اہی لطرس مرۃ وینزل عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام

۱۵۲۶ھ الحکم بن نافع نے، جراح سے، وہ اُس شخص سے روایت کرتے ہیں جسے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث

سنائی کہ: دجال انسان ہے جسے عورت نے بچا ہے، اُس کی حالت نہ تورات اور نہ انجیل میں بیان کی گئی لیکن اُس کا ذکر حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی کتابوں میں ہے، وہ مصر کی ایک بستی میں پیدا ہوا ہے، جسے قوس کہا جاتا ہے، اُس کی پیدائش اور خروج کے درمیان تیس

(30) سال کا عرصہ ہے۔ جب دجال ظاہر ہوگا۔ تو ادریس اور ثنوک شہروں اور بستیوں میں چلانے لگیں گے کہ دجال نکل چکا ہے، جب

شام والے اُس کی طرف آئیں گے تو وہ مشرق کی طرف متوجہ ہو جائے گا۔ پھر وہ دمشق کے مشرقی دروازے پر اترے گا۔ اُسے ڈھونڈا جائے

گا اُس پر غلبہ نہ پایا جائے گا۔ پھر وہ منارۃ کے علاقے میں نظر آئے گا۔ جو کسوفۃ کی نہر کے قریب ہے، پھر اُسے ڈھونڈا جائے گا لیکن

معلوم نہ ہو سکے گا کہ وہ کہاں گیا؟ پھر وہ زبردستی بخلا دیا جائے گا، پھر وہ مشرق کی طرف آئے گا اور وہاں ظاہر ہوگا وہ انصاف کرے گا۔

اُسے خلافت دی جائے گی۔ وہ خلیفہ بنایا جائے گا اور یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خروج کے وقت ہوگا، وہ اندھوں کو بینا اور بدمعاش

والوں کو صحیح کرے گا۔ لوگوں کو تعجب ہوگا۔ پھر وہ جاؤ ظاہر کرے گا اور بڑا کادھوئی کرے گا، لوگ اُس سے جُدا ہو جائیں گے، اور شام

والے بھی اُس سے جُدا ہو جائیں گے اور مشرق والے تین حصوں میں بٹ جائیں گے، ایک حصہ شام والوں سے جا ملے گا اور دوسرا حصہ

دیہاتیوں سے جا ملے گا اور تیسرا حصہ دجال سے جا ملے گا، وہ دجال کے ساتھ بل کر جنگ کریں گے، اور یہ چالیس (40)

ہزار افراد ہوں گے، اور بعض علماء نے کہا ہے کہ سٹ (70) ہزار علماء ہوں گے، اور قومیں آئیں گی، دجال اُن سے اہل شام کے خلاف

مدد طلب کرے گا، وہ دجال کی حمایت کریں گے، اور یہودی سب کے سب دجال کے پاس جمع ہو جائیں گے، پھر دجال شام کی طرف

روانہ ہوگا، اُس کی فوج کے اگلے حصہ میں مشرق کی جماعت ہوگی، اُن کے ساتھ دیہاتی ہوں گے، جن پر ہزار چارویں ہوں گی۔ شام والے

ڈر جائیں گے، اور وہ پہاڑوں کی طرف اور درمیانوں کے ٹھکانوں کی طرف بھاگیں گے، وہ بارہ ہزار مرد اور سات ہزار عورتیں ہوں گی، عام

طور پر ہتھیار کے پہاڑ میں اُنہوں نے پناہ حاصل کی ہوگی وہاں پر کوئی کھانے کی چیز دستیاب نہ ہوگی سوائے کڑوے درخت کے۔

دوسرے اُن سے بھاگ کر ہوار زمین کی طرف جائیں گے۔ اُن میں سے بعض تخطیہ چلے جائیں گے، وہ وہاں رہیں گے، پھر وہ

بٹوائے جائیں گے، تو وہ تیزی سے آئیں گے، اور وہ اُردُن کے مغربی حصے میں ابونطرس کی نہر کے قریب پڑاؤ ڈالیں گے، جہاں پر ہر وہ

شخص جو دجال سے بھاگا ہوگا، جمع ہوگا، اور وہ اپنا اسلحہ خانہ منارۃ کے قریب بنائیں گے، جو کہ اُردُن کے مغربی حصے میں ہوگا، دجال آئے

گا۔ وہ غلبۃ اُفتی سے اترے گا اور اُردُن کے مشرق میں پڑاؤ ڈالے گا، وہ اُن کا چالیس دن تک محاصرہ کرے گا، وہ ابونطرس کے نہر کو حکم

دے گا، تو وہ دجال کی ہمت بے کی بھراؤں سے کہے گا لوٹ جا! تو وہ اپنی جگہ کی طرف لوٹ جائے گی، اور اُسے کہے گا شک ہو جا! تو وہ

شک ہو جائے گی، وہ ٹوڑا اور لمبے پھاڑوں کو حکم دے گا کہ ایک دوسرے سے ٹکرائیں تو وہ دونوں ایک دوسرے سے

ٹکرائیں گے، وہ ہوا کو حکم دے گا جو کہ ہادل کو سمندر سے ہٹائے گی اور زمین پر بارش ہوگی، زمین کی پیداوار اُگے گی، بڑا شیطان اپنی

اولاد کو دجال کی مدد کی کرنے کا حکم دے گا، اور یہ سب شیاطین دجال کے لئے خزانہ ظاہر کریں گے، پس جس ویران جگہ اور زمین میں کوئی



خزانہ ہوگا اور ان کا اُس پر گور ہوگا تو یہ اُسے نکال کر دجال کی خدمت میں پیش کریں گے، اور دجال کے ساتھ جنات کا ایک ایسا قبیلہ ہوگا جو لوگوں کے مردوں کے ساتھ مٹھا بہت رکھتا ہوگا، پس ایک دوست دوسرے دوست سے کہے گا کہ کیا میں مرنہ چکا تھا، اور مجھے زندہ کیا گیا ہے، اور وہ سمندر میں دن کے اندر تین بار گھسے گا اور وہ سمندر اُس کے ازار بند کی جگہ تک نہ پہنچے گا، مومن، منافق اور کفاروں میں فرق ہو جائے گا، اُس سے بھاگنا اُس کے سامنے کھڑے ہونے سے بہتر ہوگا، اُس وقت اخلاص کی ایک بات کہنے والے کو دنیا میں ریت کی تعداد کے برابر اجر ملے گا، وہ لوگوں کے ساتھ ٹکڑے پرٹے گا، پس مسلمانوں میں سے جو شہید ہوگا اُس کی قبر آمد میری اور تاریک رات میں روشن ہو جائے گی، جب مؤمنین دیکھیں گے کہ وہ دجال کو اور اُس کے ساتھیوں کو قتل کرنے کی طاقت نہیں رکھتے، تو وہ اُردن کے مغربی حصے کی طرف روانہ ہوں گے، جو کہ بیت المقدس میں ہے، اُن کے لئے اُس کے مکمل میں برکت دیدی جائے گی، اور اس کی برکت سے تھوڑا سا کھانے والا بہت زیادہ سیر ہو جائے گا، وہ وہاں پر روٹی اور زیتون کے تیل سے سیر ہو جائیں گے، دجال اُن کا پیچھا کرے گا۔ دجال کے پاس دفرشتے آئیں گے، جب دجال کہے گا کہ میں رتب ہوں، تو اُن دفرشتوں میں سے ایک کہے گا کہ تو جھوٹ کہتا ہے، اور دوسرا فرشتہ اپنے ساتھی سے کہے گا تو جی کہتا ہے، دجال کی صفات یہ ہیں..... اُس کی دائیں آنکھ کانی ہوگی، اُس کے دونوں ہاتھوں میں سے ایک دوسرے کی بہ نسبت لمبا ہوگا، وہ لمبے ہاتھ کو سمندر میں ڈالے گا اور اُس کی جہہ تک پہنچائے گا، وہاں سے مچھلیاں نکالے گا، زمین کے دُور دراز علاقوں میں اور اطراف میں دو دن کے اندر پہنچ جائے گا، اُس کا قدم اُس کی نظر کے پہنچنے کی جگہ پر ہوگا، اُس کے لئے پہاڑ اور نہریں اور ہادل مسخر کر دیئے جائیں گے، وہ پہاڑ کے پاس آئے گا اور اُسے کھینچ کر لے جائے گا اور اپنی کھیتی کو ایک دن میں پائے گا۔ وہ پہاڑ سے کہے گا راستے سے دُور ہٹ جا! تو پہاڑ ہٹ جائے گا، وہ زمین سے کہے گا کہ جو کچھ تجھ میں سوتا ہے وہ نکال دے! تو زمین اُسے اُگل دے گی،..... اور اُس کے ساتھ پانی کی نہر اور آگ کی نہر اور سبز جنت اور سرخ آگ ہوگی، اُس کی آگ درحقیقت جنت ہوگی اور اُس کی جنت درحقیقت آگ ہوگی، اُس کے ساتھ روٹی کا ایک پہاڑ ہوگا، جسے وہ اپنی آگ میں ڈالے گا، تو وہ نہیں جلے گی۔ ایک مرتبہ وہ مقام عالیہ میں ظاہر ہوگا اور ایک مرتبہ باب دمشق میں اور ایک مرتبہ ابو فطرس کی نہر کے قریب ظاہر ہوگا، اور حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نازل فرمائیں گے۔

○ ○ ○

۱۵۲۷. حدثنا أبو عمر عن ابن لهيعة عن عبد الوهاب بن حسن عن محمد بن ثابت عن أبيه عن الحارث عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال بين أذني حمار الدجال أربعون ذراعاً ومخطوة حماره مسيرة ثلاثة أيام يخوض البحر على حمار كما يخوض أحدكم الساقية على فرسه يقول أنا رب العالمين وهذه الشمس تجري بأذني أفريدون أن أحبسها فحبس الشمس حتى يجعل اليوم كالشهر والجمعة يقول أفريدون أن أسيرها لكم فيقولون نعم فيجعل اليوم كالساعة وتأتي المرأة تقول يا رب احبي ابني وأحبي زوجي حتى أنها تعالق شيطاناً وتسكح شيطاناً ويوتهم مملوءة شياطين ويأتيه الأعراب فيقولون يا ربنا احبي لنا همننا وإهلبنا فيعطيه شياطين أمثال همنهم



وابلہم سواء بالسن والسمة على حال ما فارلواها عليه مكتنزة فحما يقولون لو لم يكن هذا ربنا لم يحي لنا موتانا من الابل والغنم ومعه جبل من مرق وعراق النعم حار لا يبرد ونهر جار وجبل من جنان وخضرة وجبل من نار ودخان يقول هذه جنتي وهذه ناري وهذا طعامي وهذا شرابي والبس مع ينذر الناس ويقول هذا المسيح الكذاب فاحذروه لعنه الله يعطيه الله من السرعة والخفة مالا يلحقه الدجال فاذا قال انا رب العالمين قال له الناس كلبت ويقول البسع صدق الناس فيمر بمكة فاذا هو بخلق عظيم فيقول من انتم فان هذا الدجال قد اتاك فيقول انا ميكائيل بعثي الله تعالى ان امنعه من حرمه ويمر بالمدينة فاذا هو بخلق عظيم فيقول من انت هذا الدجال قد اتاك فيقول انا جبريل بعثي الله تعالى لا امنعه من حرم رسول الله صلى الله عليه وسلم ويمر الدجال بمكة فاذا رأى ميكائيل ولى هاربا ولا يدخل الحرم فيصبح صيحة فيخرج اليه من مكة كل منافع ومناقب لم يمر بالمدينة فاذا رأى جبريل ولى هاربا فيصبح صيحة فيخرج اليه من المدينة كل منافع ومناقب ويأتي النذير الى الجماعة التي فتح الله على ايديهم القسطنطينية ومن تألف اليهم من المسلمين بيت المقدس يقولون هذا الدجال قد اتاكم، فيقولون اجلس فانا نريد قتاله فيقول بل ارجع حتى اخبر الناس بخروجه فاذا الصراف تناوله الدجال ثم يقول هذا الذي يزعم اني لم اكن اقدر عليه فاقتلوه شر قتلة فينشر بالمناسير ثم يقول ان انا احببتكم لكم تعلمون اني ربكم فيقولون قد تعلم انك ربنا واحب اليك نزداد يقينا فيقول نعم فيقوم باذن الله تعالى لا باذن الله لنفس غيرها للدجال ان يحبها فيقول اليس قد امتك ثم احببتك فانا ربك، فيقول الآن ازددت يقينا انا الذي بشرني رسول الله صلى الله عليه وسلم انك تقتلني ثم احببا باذن الله تعالى لا يحيى الله لك نفسا غيري فيضع على جلد النذير صفائح من نحاس فلا يحسك فيه شيء من سلاحهم لا يضرب سيف ولا مسكين ولا حجر الا تحول عنه ولم يضره منه شيء فيقول اطرحوه في ناري ويحول الله عز وجل ذلك الجبل على النذير جنانا خضرة فيشك الناس فيه ويبادر الى بيت المقدس فاذا صعد على عقبة الحق وقع ظله على المسلمين فيوترون لسيهم لقتاله فالقوى المسلمين يومئذ من يرك باركا او جلس جالسا من الجوع والضعف ويسمعون النداء يا ايها الناس قد اتاكم الموت.

۱۵۷۷) ابو عمر نے ابن لہیع سے، انہوں نے عبدالوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت سے، وہ اپنے والد سے، وہ

حارث سے، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم ﷺ سے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ دجال کے گدھے کے دونوں کانوں کے درمیان چالیس (40) ہاتھ کا فاصلہ ہوگا، اس کا گدھا ایک قدم میں تین دن کی مسافت طہور کرے گا، دجال اپنے گدھے پر سوار ہو کر سند میں گھسے گا جیسا کہ تم اپنی پنڈلیوں کو اپنے گھوڑوں پر گھسیڑتے ہو، وہ کہے گا نہیں



رَبِّ الْعَالَمِينَ ہوں، اور یہ سورج میرے حکم سے چل رہا ہے، کیا تم چاہتے ہو کہ میں اسے روک دوں؟ تو سورج روک دیا جائے گا، اور ایک دن ایک مہینے کی طرح اور ہفتے کی طرح ہو جائے گا اور کہے گا کیا تم چاہتے ہو کہ میں اس سورج کو تمہارے لئے تیز کر دوں تو لوگ کہیں گے جی ہاں! پھر ایک دن ایک گھنٹے کی طرح ہو جائے گا، اُس کے پاس ایک عورت آ کر کہے گی کہ اے میرے رَبِّ! میرے بیٹے کو زندہ کر اور میرے شوہر کو زندہ کر؟ اور وہ شیطان کے ساتھ گلے ملے گی اور شیطان کے ساتھ نکاح کرے گی لوگوں کے گھر شیطین سے بھرے ہوئے ہوں گے، دَجَّال کے پاس دیہاتی آئیں گے اور کہیں گے اے ہمارے رَبِّ! ہماری بکریوں اور اُونٹوں کو زندہ کر! تو وہ انہیں اُن کی بکریوں اور اُونٹوں کی تعداد کے برابر شیطین دے گا جو عمر اور موٹاپے میں اُس حالت پر ہوں گے جس حالت پر وہ دیہاتیوں سے جدا ہوئے تھے مغربی سے بھرے ہوئے ہوں گے، دیہاتی کہیں گے اگر یہ ہمارا رَبِّ نہ ہوتا تو ہمارے مُردہ اُونٹوں اور بکریوں کو زندہ نہ کرتا، دَجَّال کے ساتھ ایک پہاڑ خور بے کا اور گرم گوشت کی بوٹیوں کا ہوگا، جو ٹھنڈا نہ ہوگا، ایک بہتی ہوئی نہر ہوگی، باغات کا ایک پہاڑ ہوگا، سبز ہوگا۔ ایک پہاڑ آگ اور دُھوئیں کا ہوگا، دَجَّال کہے گا یہ میری جنت ہے اور یہ میری آگ ہے، یہ میرا کھانا ہے اور یہ میرا پینا ہے، اُس کے ساتھ نَسْع ہوگا جو لوگوں کو ڈرائے گا اور کہے گا یہ مسیح کذاب ہے۔ اس سے بچو! اللہ کی اس پر لعنت ہو، اللہ تعالیٰ نے اس نَسْع کو ایسی تیزی اور خستی دی ہوگی جس کی وجہ سے دَجَّال اُس کے قریب نہ پہنچ سکے گا، جب دَجَّال کہے گا کہ میں رَبِّ الْعَالَمِينَ ہوں تو لوگ کہیں گے ٹو جھوٹ کہتا ہے، اور نَسْع کہے گا لوگ سچ کہتے ہیں، پس اُس کا گورنہ پر ہوگا۔ وہاں پر بہت زیادہ لوگ ہوں گے، وہ پوچھے گا تم لوگ کون ہو؟ یہ دَجَّال تمہارے پاس آنے والا ہے، تو وہ جواب دے گا میں میکائیل ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس لئے بھیجا ہے کہ میں دَجَّال کو حرم سے روک دوں، پھر نَسْع کا گورنہ پر ہوگا تو وہاں پر بھی لوگ بڑی تعداد میں ہوں گے۔ نَسْع کہے گا تم کون ہو؟ یہ دَجَّال تمہارے پاس آنے والا ہے۔ تو وہ کہے گا میں جبرائیل ہوں اللہ تعالیٰ نے مجھے اس لئے بھیجا ہے کہ میں اُسے رسول اللہ ﷺ کے حرم سے روک دوں، جب دَجَّال کا گورنہ پر ہوگا، اور وہ میکائیل علیہ السلام کو دیکھے گا تو پیٹھ پھیر کر بھاگے گا وہ حرم میں داخل نہ ہوگا، پھر وہ ایک چنچ مارے گا جس کی وجہ سے مکہ میں جتنے منافق مرد اور عورتیں ہوں گی سب اُس کی طرف نکل پڑیں گے، پھر اُس کا گورنہ پر ہوگا جب حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھے گا تو پیٹھ پھیر کر بھاگے گا۔ پھر وہ ایک چنچ مارے گا تو مدینہ میں جتنے منافق مرد اور عورتیں ہوں گی، وہ سب اُس کی طرف چلے جائیں گے، ایک ڈرانے والا اُس جماعت کے پاس جائے گا جن کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ نے تَحْطِیْہِ لَفْج کرایا، اور بیت المقدس کے جو مسلمان اُن کے ساتھ اَلْفَتْ رکھتے تھے اُن کے پاس جائے گا اور کہے گا یہ دَجَّال تمہارے پاس آنے والا ہے، تو لوگ اُسے کہیں گے ٹو بیٹھ جا، ہم اُس سے لڑنا چاہتے ہیں، وہ کہے گا میں لوٹنا چاہتا ہوں تاکہ لوگوں کو اُس کے نکلنے کی اطلاع دوں، جب وہ وہاں سے واپس جائے گا تو دَجَّال اُسے گرفتار کر لے گا، پھر کہے گا یہ وہ شخص تھا جو یہ سمجھتا تھا کہ مجھے اس پر قدرت نہیں ہے، اس کو زندے طریقے سے قتل کرو! پھر اُسے آروں کے ذریعے چیر دیا جائے گا، پھر دَجَّال کہے گا اگر میں اسے زندہ کر دوں تو تمہیں یقین ہو جائے گا کہ میں تمہارا رَبِّ ہوں؟ لوگ کہیں گے ہمیں تو یقین ہے کہ آپ ہمارے رَبِّ ہیں، اور ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ ہمارے یقین میں اور اضافہ ہو! دَجَّال کہے گا ٹھیک ہے وہ مُردہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے زندہ ہو جائے گا، اللہ تعالیٰ اُس نفس کے علاوہ کسی اور کو اجازت نہیں دے گا کہ وہ دَجَّال کے لئے زندہ ہوں، دَجَّال کہے گا کیا میں نے



تھے موت نہ دی۔ پھر تجھے زندہ نہ کیا، میں تیرا زب ہوں؟ وہ شخص کہے گا اب تو مجھے یقین ہو چکا ہے کہ میں ہی وہ شخص ہوں جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے خوشخبری دی تھی کہ تو مجھے قتل کرے گا، پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُسے زندہ کر دیا جائے گا، اللہ تعالیٰ میرے لئے میرے علاوہ کسی اور کو زندہ نہیں کرے گا، پھر دُجال اُس ڈرانے والے کی کھال کے اوپر گرم تانبے کے سچ رکھے گا لیکن وہ اُس پر کچھ اثر نہ کرے گا، اُس پر اُن کا اُسلو، تلوار، ٹخری اور پتھر کچھ بھی اثر نہ کرے گا، وہ غزوہ ہاں سے واپس ہو جائے گا اور اُسے کوئی ضرر نہ پہنچے گا، پھر دُجال کہے گا اسے میری آگ میں پھینک دو اللہ تعالیٰ اُس پہاڑ کو غزوہ کے لئے سبز باغات بنادے گا، لوگوں کو دُجال کے معاملے میں شک ہو جائے گا، وہ بیت المقدس کی طرف دوڑے گا اور غصۃ الفتن پر چڑھے گا۔ اُس کا سایہ مسلمانوں پر پڑے گا، مسلمان اُس سے لڑنے کے لئے اپنی کمانوں کی تانتیں کسیں گے۔ اُس زمانے میں مسلمانوں میں سب سے طاقت ور وہ ہوگا جو کشنوں کے نل بیٹھا ہوگا یا بھوک اور کمزوری کی وجہ سے بیٹھا ہوگا، اور لوگ آواز سنیں گے کہ اے لوگو! تمہارے پاس مدد آ رہی ہے۔

○ ○ ○

۱۵۲۸. حدثنا ابن فضیل عن ابن ابی سلیمان عن الحسن لال قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم طعام المؤمنین یومئذ الفسیح والتهلیل والحمد

۱۵۲۸. ابن فضیل نے ابن ابی سلیمان سے روایت کی ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

نے ارشاد فرمایا ہے کہ اُس زمانے میں مسلمانوں کا کھانا تسبیح، تہلیل اور حمد ہوگی۔

○ ○ ○

۱۵۲۹. حدثنا عبدة بن سلیمان عن هشام بن عروة عن وهب بن کيسان عن عبيد بن عمرو

البلخی قال یخرج الدجال لیتبعہ ناس یقولون نحن لشهد انه کافر وانما لیتبعہ لنا کل من طعامہ

ولرعی من الشجر فاذا نزل غضب اللہ نزل علیہم جمیعاً

۱۵۲۹. عبدة بن سلیمان نے هشام بن عروة سے، انہوں نے قتب بن کيسان سے روایت کی ہے کہ عبيد بن عمرو

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ دُجال نکلے گا اور کچھ لوگ اُس کے پیچھے چلیں گے اور کہیں گے ہم کو اسی دیتے ہیں کہ یہ کافر ہے ہم اس

کے پیچھے اس لئے چل رہے ہیں تاکہ اس کا کھانا کھائیں اور درختوں سے اپنے جانوروں کو چرائیں، جب اللہ تعالیٰ کا غضب نازل

ہوگا تو ان سب پر نازل ہوگا۔

○ ○ ○

۱۵۳۰. حدثنا عبدالرزاق حدثنا معمر لال بلخی انه یجعل علی حلقہ صلحۃ من نحاس

وبلخی ان الغضر الذی یلقیہ الدجال لم یحیہ.

۱۵۳۰. عبدالرزاق کہتے ہیں کہ معمر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ اس غزوہ کے طلق پھانے کے داغ

لگائے جائیں گے، اور مجھے یہ بات بھی پہنچی ہے کہ جسے دُجال قتل کرے گا وہ حضرت فخر علیہ السلام ہیں۔

○ ○ ○

۱۵۳۱. لال معمر واعمري بن ابی کثیر یروہ لال عامۃ من یبع الدجال یورہ اصہبان



۱۵۳۱) معمر کہتے ہیں کہ یحییٰ بن ابوالکثیر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: عام طور پر دجال کے ساتھ اصناف کے یہودی ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۵۳۲) حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي وائل عن حذيفة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الدجال أعور العين اليسرى جفال الشعر معه جنة و نار فناره جنة وجنته نار ۱۵۳۲) ابو معاویہ نے، اعمش سے، انہوں نے ابو وائل سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: دجال کی بائیں آنکھ کافی ہوگی۔ وہ سخت بالوں والا ہوگا۔ اُس کے پاس جنت اور آگ ہوگی۔ وہ آگ درحقیقت جنت اور اُس کی جنت درحقیقت آگ ہوگی۔

○ ○ ○

۱۵۳۳) حدثنا وكيع عن اسماعيل ابن أبي خالد عن حكيم بن جابر عن حذيفة قال ما خروج الدجال هندي باكرث من نيس اللحام ۱۵۳۳) وکیع نے، اسماعیل ابن ابی خالد سے، انہوں نے حکیم بن جابر سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دجال کا خروج میرے نزدیک قبیلۃ لحام کے زبکرے کے لسان چالنے سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا۔

○ ○ ○

۱۵۳۴) حدثنا وكيع عن سليمان عن واصل الأحدب عن أبي وائل قال أكثر تبع الدجال اليهود وأولاد المواس ۱۵۳۴) وکیع نے، سفیان سے، انہوں نے واصل احدب سے روایت کی ہے کہ ابو وائل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: دجال کے زیادہ تر پیروکار یہودی اور موائس کی اولاد ہوگی۔

○ ○ ○

۱۵۳۵) حدثنا أبو معاوية عن هشام بن عروة عن وهب بن كيسان عن عبيد بن عمير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليصبحن الدجال أقوام يقولون إنا لنصحه وإنا لنعلم أنه كافر ولكن نصحه ناكل من الطعام ولرعى من الشجر فإذا نزل غضب الله تعالى عليهم كلهم ۱۵۳۵) ابو معاویہ نے هشام بن عروہ سے، انہوں نے وہب بن کيسان سے روایت کی ہے کہ عابد بن عمیر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: کچھ ایسے لوگ بھی دجال کا ساتھ دیں گے جو یہ کہیں گے کہ ہم دجال کا ساتھ تو دے رہے ہیں یا وجود یہ کہ ہم جانتے ہیں کہ وہ کافر ہے، لیکن ہم کھانے کے لئے اور جانوروں کو چرانے کے لئے اُس کا ساتھ دے رہے ہیں، جب اللہ تعالیٰ کا مذاپ آئے گا تو ان سب پر آئے گا۔

○ ○ ○

۱۵۳۶) حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن مسنان عن أبي الزاهرية عن كثر بن مرة عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الدجال احدي عينه مطموسة



والأخرى ممزوجة بالدم كأنها الزهرة ويسيرة معه جبلان جبل من أنهار وثمار وجبل دخان  
ولار يشق الشمس كما يشق الشجرة ويتناول الطير في الهواء

۱۵۳۶ حکم بن نافع نے سعید بن ریان سے، انہوں نے ابو الزاہریہ سے، انہوں نے کثیر بن مرثد سے روایت کی ہے کہ  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ دجال کی دلوں آنکھوں میں سے ایک آنکھ  
کافی ہے اور دوسری میں خون کی آمیزش ہے، گویا کہ وہ پھول ہے، اُس کے ساتھ دو پہاڑ چلیں گے، ایک پہاڑ چشموں اور پھلوں کا ہوگا  
اور دوسرا پہاڑ دھوئیں اور آگ کا ہوگا۔ وہ سورج کو ایسے چیرے گا جیسے کہ بالوں میں مانگ نکالی جاتی ہے، اور وہ ہوا میں اڑتے پرندے  
کو پکڑ لے گا۔

○ ○ ○

۱۵۳۷ . حدثنا ابن وهب عن حنظلة سمع سالما سمع ابن عمر رضي الله عنهما يقول قال  
رسول الله صلى الله عليه وسلم أريت رجلا أحمر جعد الرأس أعور عين اليمين أشبه من رأيت  
به ابن لطن فسألت من هذا فقليل المسيح الدجال

۱۵۳۷ ابن وہب حنظلہ سے، انہوں نے سالم سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے  
ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ مجھے ایک سُرخ رنگ کا کھنکریا لے بالوں والا آدمی جس کی دائیں آنکھ کافی تھی دکھایا گیا۔  
میرے خیال ہے کہ وہ ابن لطن سے زیادہ مشابہت رکھتا تھا، میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ تو کہا گیا یہ کج دجال ہے۔

○ ○ ○

۱۵۳۸ . حدثنا ابن علية عن عوف عن أبي المغيرة القواس عن عبد الله بن عمرو قال ملاحم  
الناس خمس فشتان قد مضت وثلاث في هذه الأمة ملحمة الترك وملحمة الروم وملحمة  
الدجال ليس بعد ملحمة الدجال ملحمة.

۱۵۳۸ ابن علیہ نے عوف سے، انہوں نے ابو المغیرہ القواس سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ نے فرمایا ہے کہ لوگوں کی جنگیں پانچ ہوں گی، دو تو گزر چکی ہیں، اور تین اس امت میں ہوں گی، ایک جنگ تو قوم ترک کے ساتھ  
ہوگی، اور دوسری جنگ روم کے ساتھ ہوگی اور تیسری جنگ دجال کی ساتھ ہوگی، دجال کی جنگ کے بعد کوئی بڑی جنگ نہیں ہے۔

○ ○ ○

۱۵۳۹ . حدثنا عبدة وكيع عن مسعر عن عبد الملك بن ميسرة عن حوط العبدي عن  
عبد الله قال أذن حمار الدجال نعل مبعين ألفا.

۱۵۳۹ عبیدہ وکیع نے مسعر سے، انہوں نے عبد الملک بن میسرہ سے، انہوں نے حوط العبدي سے روایت کی ہے کہ عبداللہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دجال کے گدھے کا کان ستر ہزار افراد پر سایہ کرے گا۔

○ ○ ○

۱۵۴۰ . حدثنا عبد الرزاق عن سليمان عن الأعمش عن عبد الملك بن ميسرة الزراد عن



حوط العبدی عن عبد اللہ قال يستظل فی ظل اذن حمار الدجال سبعون الفا.

۱۵۳۰ عبد الرزاق نے سفیان سے، انہوں نے اعمش سے، انہوں نے عبد الملک بن میسرہ سے، انہوں نے حوط العبدی سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: دجال کے گرد مے کے کان کے سایہ میں ستر (70) ہزار افراد آئیں گے۔

○ ○ ○

۱۵۳۱. حدثنا محمد بن جعفر عن شعبه عن عبد الملک بن میسرہ عن حوط عن عبد اللہ

قال اذن حمار الدجال تظل سبعون الفا

۱۵۳۱ محمد بن جعفر نے شعبہ سے، انہوں نے عبد الملک بن میسرہ سے، انہوں نے حوط سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دجال کے گرد مے کا کان ستر (70) ہزار افراد پر سایہ کرے گا۔

○ ○ ○

۱۵۳۲. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن الزهري عن سالم عن أبيه عن رسول الله صلى الله

عليه وسلم أنه مر بأبن صياد في نفر من أصحابه فيهم عمر رضي الله عنه وهو يلعب مع الغلمان عند أطم بني مغالة وهو غلام فلم يشم حتى ضرب رسول الله صلى الله عليه وسلم ظهره بيده ثم قال أشهد أني رسول الله فأنظر إليه ابن صياد وقال أشهد أنك رسول الأمين ثم قال ابن صياد للنبي صلى الله عليه وسلم أشهد أني رسول الله فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم آمنت بالله وبرسوله ثم قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يأتيك قال ابن صياد يأتيني صادق وكاذب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم غلط عليك الأمر، ثم قال رسول الله ﷺ قد غيبت لك غيبنا وغيبنا يوم تأتي السماء بدخان مبين، قال ابن صياد هو الدخ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اخسأ فلن تعدو قدرك، قال عمر يا رسول الله ائذن لي فأضرب عنقه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن يكن هو فلن تسلط عليه وإلا يكن هو فلا خير لك فيه فقله.

۱۵۳۲ عبد الرزاق نے معمر سے، انہوں نے الزہری سے، انہوں نے سالم عن أبيه عن رسول اللہ سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر ابن صیاد پر ہوا، آپ ﷺ کے ہمراہ حضرات صحابہ بھی تھے جن میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل تھے۔ ابن صیاد لڑکوں کے ساتھ "بنی مغالہ" کی چٹانوں کے قریب کھیل رہا تھا، وہ لڑکا تھا اور اتنا حضور نہیں رکھتا تھا۔ آپ ﷺ نے اس کی کمر ہاتھ مارا اور فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ تو ابن صیاد نے آپ ﷺ کو دیکھا اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو امین رسول ہے، پھر ابن صیاد نے نبی ﷺ سے کہا کہ کیا تو گواہی دیتا ہے کہ تو اللہ کا رسول ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اللہ پر اور اس کے تمام رسولوں پر ایمان لاتا ہوں، پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا کہ میرے پاس کیا چیز آتی



ہے؟ ابن صیاد نے کہا کہ میرے پاس سچا اور جموٹا دونوں آتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہ پر معاملہ غلط ملط ہو گیا ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے تیرے لئے ایک بات چمپا کر رکھی ہے، آپ ﷺ نے یہ آیت:

﴿يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ ۝﴾

چمپا رکھی تھی، ابن صیاد نے کہا کہ وہ دُخ ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا زسوا ہو جا تیری کدورت ہرگز اس سے آگے نہ بڑھے گی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن مار دوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ وہی ہوا تو تو ہرگز اس پر مسلط نہیں ہو سکتا، اور اگر یہ وہ نہ ہوا تو اس کے قتل میں تیرے لئے کوئی ہلاکت نہیں ہے۔

○ ○ ○

۱۵۳۳۔ قال الزهري قال ابن عمر رضي الله عنه الطلق رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبي بن كعب رضي الله عنه يؤمان النخل التي فيه ابن صياد حتى اذا دخلوا النخل طلق رسول الله صلى الله عليه وسلم ينفق بجلوع النخل وهو ينخل ابن صياد لأن يسمع من ابن صياد شيئاً قبل أن يراه وابن صياد مضطجع على فراش في قطيفة له فيها زمزمة فرأت أم ابن صياد رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو ينفي بجلوع النخل، فقالت أبي صاف وهو اسمه هلا محمداً، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو تركته بين

۱۵۳۳۔ الزہری نے کہا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کجوروں کے ارادے سے لکے جن میں ابن صیاد تھا، جب یہ دونوں اُس باغ میں داخل ہوئے تو نبی اکرم ﷺ کجوروں کے تنوں کے پیچھے چھپنے لگے تاکہ وہ ابن صیاد کے دیکھنے سے پہلے اُس کی باتیں سن لیں، ابن صیاد اپنی چادر میں لپیٹا پڑا ہوا تھا، اور اُس میں وہ بیڑا رہا تھا، ابن صیاد کی ماں نے رسول اللہ ﷺ کو کجوروں کے تنوں کے پیچھے چھپتے ہوئے دیکھ لیا تو اُس نے کہا کہ اے ابوصاف! (یہ ابن صائد کا نام ہے) یہ محمد موجود ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر یہ عورت اسے چھوڑ دیتی تو اس کا معاملہ واضح ہو جاتا۔

○ ○ ○

۱۵۳۳۔ قال الزهري عن مسان بن أبي مسان سمع حسين بن علي رضي الله عنهما يحدث أن رسول الله صلى الله عليه وسلم خبالاً بن صياد دخاناً أو سألهم عما خباله فقال دخ، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اخسأ فلن تعلموا لترك فلما ولي قال النبي ما قال قال بعضهم دخ وقال بعضهم ذبح أو دخ فقال النبي صلى الله عليه وسلم قد اختلفتم وأنا من أظهركم فانتم بعدى أحد الخلال

۱۵۳۳۔ الزہری نے مسان بن ابی مسان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حدیث سناتے ہوئے سنا ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ابن صیاد کے لئے دُخان کو چمپا رکھا تھا، یا ابن صیاد سے پوچھا کہ میں نے کیا چمپا لیا ہے؟ تو ابن صیاد نے کہا دُخ، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا زسوا ہو جا! تو ہرگز اپنی اس کدورت سے آگے نہ بڑھے گا، جب وہ چلا گیا



تو نبی اکرم ﷺ نے پوچھا کہ اُس نے کیا کہا تھا؟ کچھ نے کہا دُخ کہا اور کچھ نے کہا دُخ یا دُخ کہا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میری موجودگی میں تم اختلاف کر رہے ہو اتم میرے بعد بہت زیادہ اختلاف کرو گے۔

○ ○ ○

۱۵۳۵. قال معمر عن هشام بن عروة عن أبيه قال ولد ابن صياد أعور مخن

۱۵۳۵) معمر نے هشام بن عروة سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ابن صیاد کا نا اور ختنہ غدہ پیدا ہوا تھا۔

○ ○ ○

۱۵۳۶. قال معمر قال الزهري عن طلحة بن عبد الله بن عوف عن أبي بكر قال أكثر الناس

فی مسلمة قبل أن يقول رسول الله صلى الله عليه وسلم فيه شيئا فقام النبي صلى الله عليه

وسلم خطيباً فقال أما بعد ففي شأن هذا الرجل الذي قد أكثرتم فيه وإله لكذاب من ثلاثين

كذاباً يخرجون بين يدي المسيح وأنه ليس من بلدة إلا يلقها رعب المسيح إلا المدينة على

كل نقب من أنقابها ملكان يلبان عنها رعب المسيح.

۱۵۳۶) معمر نے الزہری سے، انہوں نے طلحہ بن عبد اللہ بن عوف سے روایت کی ہے کہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں کہ: لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے مُسلمہ کے متعلق کہنے سے قبل اُس کے بارے میں بہت ساری باتیں کیں، نبی اکرم ﷺ خطبہ

دینے کے لئے کھڑے اور فرمایا لےنا بعد یہ شخص جس کے متعلق تم لوگوں نے بہت زیادہ باتیں کی ہیں، یہ اُن تیس (30) کذابوں

میں سے ہے جو دجال کے آنے سے پہلے آئیں گے، اور کوئی بھی شہر باقی نہ رہے گا مگر دجال کا رعب وہاں تک پہنچ جائے گا سوائے

مدینہ کے، جس کے ہر ایک کونے میں دو فرشتے ہوں گے، جو اُس سے دجال کے رعب کو دُور کریں گے۔

○ ○ ○

۱۵۳۷. قال الزهري حدثنا عبيد الله بن عبد الله عتبة أن أبا سعيد الخدري رضي الله عنه قال

حدثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم حدثنا طرطلا عن الدجال فقال فيما يحدثنا إن الدجال وهو

محرم عليه أن يدخل أنقاب المدينة فيخرج إليه رجل يومئذ خير الناس أو من خير الناس يومئذ

ليقول أشهد أنك أنت الدجال الذي حدثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم حديثه، فيقول

الدجال أرايتم أن قُلت هذا ثم أحسبته أنشكون في الأمر، فيقولون لا فيقتله ثم يحسبه فيقول حين

يحسبها والله ما كنت أشد بصيرة فبك مني الآن فلهذا الدجال قتلته الثانية فلا يسلط عليه.

۱۵۳۷) الزہری نے، عبید اللہ بن عبد اللہ عتبہ سے روایت کی ہے کہ بے شک حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

فرمایا ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ دجال پر یہ بات حرام ہوگی کہ وہ مدینہ کے کوٹوں میں سے کسی کونے میں سے داخل

ہو جائے، دجال کی طرف ایک آدمی نکلے گا جو اُس زمانے کے بہترین لوگوں میں سے ہوگا، وہ کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تُو وہ دجال

ہے جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے ہمیں آگاہ کیا تھا، دجال کہے گا اگر میں اس شخص کو قتل کر کے پھر زعمہ کر دوں تو کیا تم میرے



معا ملے میں شک کرو گے؟ تو لوگ کہیں گے نہیں، پھر دُجال اُسے قتل کر کے پھر زندہ کرے گا، جب وہ شخص زندہ ہوگا تو کہے گا ابھی جسم ا مجھے تیرے متعلق اب اور زیادہ یقین ہو چکا ہے کہ ڈُجال ہے، دُجال اُسے دوسری مرتبہ قتل کرنا چاہے گا، مگر قتل نہ کر سکے گا۔

١٥٣٨. قال معمر بلخي أنه يجعل على حلقه صفيحة من نحاس وبلخي أن الغضير يقتله

الدجال ثم يحييه

۱۵۴۸) معمر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ: ذوال اُس مخلص کے خلق پر تانے کے مارغ لگائے گا، اور مجھے یہ بات بھی پہنچی ہے کہ جس مخلص کو ذوال قتل کرنے کے بعد زندہ کرے گا وہ حضرت خضر علیہ السلام ہوں گے۔

١٥٣٩. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن أبي هارون العبدي عن أبي سعيد الخدري رضي الله

عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يتبع الدجال من أمي سبعون ألفاً عليهم العجبان

۱۵۳۹ عبد الرزاق نے معمر سے، انہوں نے ابو ہارون العبدی سے روایت کی ہے کہ ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میری امت میں سے ستر (70) ہزار لوگ دنیا کی پچھلے پڑھیں گے، ان پر ستر چادریں ہوں گی۔

١٥٥٠. قال معمر أخو لي يحيى ابن أبي كثير يرويه قال عامة من يتبع الدجال يهود أصبهان

۱۵۵۰) مہر نے روایت کی ہے کہ یحییٰ ابن ابوالکثیر رحمہ اللہ تعالیٰ سے وہ فرماتے ہیں کہ وہ خال کے گرد کار زیادہ تر اصلہاں

کے یہودی ہوں گے۔

١٥٥١. قال معمر قال الزهري فأخبرني عمرو ابن أبي سفيان الطفي أخوه رجل من الأنصار

عن بعض اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم

الدجال قال يائي سباح المدينة وهو محرم عليه أن يدخل نقابها فتطعن المدينة بأهلها نعمة أو

تفصتين وهي الزلزلة فيخرج اليه منها كل منافع ومنافعة ثم يولي الدجال قبل الشام فيحاصروهم

وبقية المسلمين يومئذ معصمون بلرؤه جبل من جبال الشام ليحاصرهم وبقية المسلمين يومئذ

معتصمون بلروة جهل من جهال الشام الدجال نازلا بأصله حتى اذا طال عليهم الهلاء قال رجل من

المسلمين يا معشر المسلمين حتى متى أنتم هكذا وعدو الله لا زال باصل جهلكم هذا هل أنتم الا

بين احدى الحسنين بين أن يستشهدكم الله أو يظهركم فيبايعون على الموت بعهده يعلم الله

تعالى أنها الصدق من أنفسهم لم تأخذهم ظلمة لا يصر امرؤ لها كفة لم ذكر نزول عيسى

۱۵۵۱) مسمر نے ابو ہریر سے، انہوں نے عمرو بن ابوسلمان النخعی سے، انہوں نے ایک انصاری سے، انہوں نے کسی صحابی

سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دجال کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ: دجال مدینہ کے کنارے پہ آئے گا حالانکہ اُس پر حرام



ہوگا کہ وہ مدینہ کے کونوں میں سے کسی کونے سے داخل ہو جائے، مدینہ اپنے رہنے والوں کو ایک مرتبہ یا دو مرتبہ جھنجھوڑے گا، یعنی زلزلہ آئے گا۔ پھر دجال کی طرف مدینہ میں سے ہر ایک منافق مرد اور منافق عورت نکل جائیں گے، پھر دجال شام کی طرف روانہ ہو کر وہاں کا محاصرہ کرے گا اور باقی ماندہ مسلمان شام کے پہاڑوں میں سے کسی پہاڑ کی چوٹی میں پناہ حاصل کئے ہوئے ہوں گے، دجال اُس پہاڑ کے نیچے پڑاؤ ڈال کر اُن کا محاصرہ کرے گا، جب مسلمانوں پر سخت جنگ ہو جائے گی تو ایک مسلمان کہے گا اے مسلمانوں کی جماعت اتم کب تک اس حال میں رہو گے حالانکہ اللہ کا دشمن تمہارے پہاڑ کے نیچے پڑاؤ ڈالے ہوئے ہے تم تو دو اچھائیوں میں سے ایک کے درمیان ہو۔ یا تو اللہ تعالیٰ تمہیں شہادت دے گا۔ یا تمہیں غالب کر دے گا۔ پھر وہ لوگ موت پر بیعت کریں گے، اللہ تعالیٰ جانتے ہوں کہ وہ سچے اور مخلص ہیں، پھر اُن پر تار کی چھاب جائے گی جس میں آدمی اپنی ہتھیلی کو بھی نہ دیکھ سکے گا، پھر آپ ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قول کا ذکر فرمایا۔

○ ○ ○

۱۵۵۲۔ حدثنا وکیع وأبو معاوية جميعا عن اسماعيل بن أبي خالد عن قيس بن أبي حازم عن المغيرة بن شعبه رضى الله عنه قال ما سال أحد رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الدجال أكثر ما سأله عنه فقال لم تسأل عنه، قال فقلت إن الناس يزعمون أن معه الطعام والشراب، قال هو أهون على الله تعالى من ذلك

۱۵۵۲۔ وکیع اور ابو معاویہ نے، اسماعیل بن ابی خالد سے، انہوں نے قیس بن ابو حازم سے روایت کی ہے کہ المغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: کسی نے رسول اللہ ﷺ سے دجال کے متعلق مجھ سے زیادہ سوالات نہیں کئے، آپ ﷺ نے پوچھا تو کیوں اس کے متعلق سوال کرتا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ دجال کے پاس بہت سا کھانے پینے کا سامان ہوگا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ تو اللہ تعالیٰ کے لیے معمولی بات ہے۔

○ ○ ○

۱۵۵۳۔ حدثنا جریر بن عبد الحمید عن منصور بن المعتمر عن مجاهد عن جنادة بن أبي أمية سمع رجلا من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قام لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فأنزلنا الدجال ثم قال ان معه جنة ونار النار جنة وجنته نار وان معه جبلا من عذب ولهرا من ماء وأنه يمطر المطر وينبت الأرض وأنه يسلط على نفس فبقتلها ثم يحياها لا يسلط على غيرها.

۱۵۵۳۔ جریر بن عبد الحمید نے منصور بن المعتمر سے، انہوں نے مجاہد سے، جنادہ بن ابی امیہ سے روایت کی ہے کہ ایک صحابی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور ہمیں دجال سے ڈرانے لگے۔ پھر فرمایا اُس کے پاس جنت اور آگ ہوگی، اُس کی آگ درحقیقت جنت اور اُس کی جنت درحقیقت آگ ہوگی، اُس کے پاس رہائی کا ایک پہاڑ ہوگا اور پانی کی ایک نہر ہوگی، وہ بارش نہ سائے گا اور زمین سے فصل اُگائے گا۔ وہ ایک شخص پر مسلط کیا جائے گا جسے وہ قتل کر کے پھر زندہ کرے گا، اُس شخص کے ملاوہ وہ کسی پر مسلط نہ کیا جائے گا۔

○ ○ ○



## دجال کے باقی رہنے کی مقدار کا بیان

### قدر بقاء الدجال

۱۵۵۴. حدثنا ضمرة بن ربيعة عن يحيى بن أبي عمرو الشيباني عن عمرو بن عبد الله الحضرمي عن أبي أمامة الباهلي رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أيام الدجال أربعون يوما ليوم كالسنة ويوم دون ذلك ويوم كالشهر ويوم دون ذلك ويوم كالجمعة ويوم دون ذلك ويوم كاللأيام ويوم دون ذلك وآخر أيامه كالشجرة في الجحيلة فيصبح الرجل بباب المدينة فلا يبلغ بابها الآخر حتى تغيب الشمس قالوا يا رسول الله فكيف نصلي في هذه الأيام القصار قال تغفرون كما تغفرون في هذه الأيام الطوال ثم تصلون

۱۵۵۴ ضمرہ بن ربیعہ نے یحییٰ بن ابوعمر و الشیبانی سے، انہوں نے عمرو بن عبد اللہ الحضرمی سے روایت کی ہے کہ ابوامامۃ الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ دجال چالیس (40) دنوں تک رہے گا، اس کا ایک دن ایک سال کی طرح اور دوسرا دن اس سے کم ہوگا، اور ایک دن ایک مہینے کی طرح اور دوسرا دن اس سے کم ہوگا اور ایک دن ایک ہفتہ کی طرح اور دوسرا دن اس سے کم ہوگا، اور ایک دن عام دنوں کی طرح ہوگا اور دوسرا دن اس سے کم ہوگا، اور اس کے ایام میں سے آخری دن ایسا ہوگا جیسے کسی لکڑی میں آگ لگانے کے برابر وقت ہوتا ہے۔ ایک آدمی مہینہ کے سوا دنے پہنچ کرے گا پس وہ دوسرے سوا دنے تک نہ پہنچ پائے گا۔ کہ سورج غروب ہو جائے گا حضرات صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! ایسے چھوٹے دنوں میں ہم نماز کیسے پڑھیں گے؟ ارشاد فرمایا تم نماز پڑھو گا، جیسے اُن لمبے دنوں میں تم نماز پڑھا کرتے تھے۔

○ ○ ○

۱۵۵۵. حدثنا ابن لمير حدثنا أبو يعقوب قال سمعت أبا عمرو الشيباني قال سمعت حليفة

يقول ليلة الدجال أربعين يوما.

۱۵۵۵ ابن لمیر کہتے ہیں کہ، ابو یعقوب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو عمرو و الشیبانی سے سنا ہے وہ فرما رہے تھے کہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا، کہ دجال کا کتنے چالیس (40) دن تک رہے گا۔

○ ○ ○

۱۵۵۶. حدثنا يحيى بن سليم الطائفي عن عبد الله بن عثمان بن خثيم عن شهر بن حوشب

عن أسماء بنت يزيد بن السكن الأنصارية رضي الله عنها قال سمعت رسول الله صلى الله

عليه وسلم يقول يوم الدجال أربعين سنة السنة كالشهر والجمعة والجمعة كاللوم واليوم

كاحراق السطة في النار.



۱۵۵۶) یحییٰ بن سلیم طاکمی نے، عبداللہ بن عثمان بن غنیم سے، انہوں نے شہر بن حوشب سے روایت کی ہے کہ حضرت اسماء بنت یزید بن اسکن انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: دجال چالیس (40) سال زندگی گزارے گا، ایک سال مہینہ کی طرح اور مہینہ ہفتے کی طرح اور ہفتہ دن کی طرح اور دن آگ کی چٹکاری جلاتے کے وقت کے برابر ہوگا۔

○ ○ ○

۱۵۵۷) حدثنا الحكم بن نافع عن جراح وأبي عبد الله صاحب كعب عن كعب قال قال سلمان الفارسي أهام الدجال مقدار عامين ونصف. ۱۵۵۷) الحکم بن نافع نے جراح اور ابو عبداللہ سے، انہوں نے کعب سے روایت کی ہے کہ سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: دجال کا زمانہ ڈھائی سال کا ہوگا۔

○ ○ ○

۱۵۵۸) حدثنا ابن نمير حدثنا أبو يعقوب قال سمعت أبا عمرو الشيباني قال كنت مع حذيفة بن اليمان في المسجد إذا جاء أعرابي يهرول حتى جثا بين يديه فقال أخرج الدجال، فقال حذيفة أنا لما دون الدجال أخوف مني الدجال وما الدجال إنما فتنه أربعين يوما. ۱۵۵۸) ابن نمیر کہتے ہیں کہ ابو یعقوب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو عمرو الشیبانی کے والد سے سنا کہ انہوں نے کہا کہ میں حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مسجد میں تھا کہ ایک دیہاتی دوڑتا ہوا آیا اور ان کے سامنے دوڑا تو ہو کر بیٹھ کر کہنے لگا کہ کیا دجال کل چکا ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: دجال سے پہلے جو واقعات ہیں میرے نزدیک وہ زیادہ خوفناک ہیں، دجال کیا ہے؟ اُس کا قتل تو صرف چالیس دن رہے گا۔

○ ○ ○

۱۵۵۹) حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن عبد العزيز بن صالح عن حذيفة قال يخرج في الفتنه الرابعة بقاؤه أربعون سنة يخطفها الله على المؤمنين فتكون السنة كاليوم ۱۵۵۹) رشیدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالعزیز بن صالح سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ چوتھے فتنے کے آخر دجال کا خروج ہوگا۔ وہ چالیس سال رہے گا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے لیے اس موت میں آسانی پیدا فرمائے گا اور ان کے لیے ایک سال دن کی طرح ہو جائے گا۔

○ ○ ○

۱۵۶۰) حدثنا جرير بن عبد الحميد عن منصور عن جنادة بن أبي أمية الدوسي قال سمعت رجلا من أصحاب رسول الله ﷺ يقول قال رسول الله ﷺ يمكت الدجال أربعين صباحا. ۱۵۶۰) جریر بن عبد الحمید نے منصور سے، انہوں نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ جنادہ بن ابی اُمیۃ الدوسی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی صحابی سے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: دجال کا قتل چالیس (40) دن تک رہے گا۔

○ ○ ○



## آخر الجزء السابع ساتواں جزء تمام ہوا

۱۵۶۱. حدثنا عبد الأعلى عن محمد بن إسحاق عن الزهري عن حنبل عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقتل عيسى بن مريم عليهما السلام الدجال دون باب لد بسبعة عشر ذراعا

۱۵۶۱ عبد اعلیٰ نے، محمد بن اسحاق سے، انہوں نے الزہری سے، انہوں نے اس شخص سے روایت کی ہے کہ جس کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام دجال کو مقام لد کے دروازے سے سترہ (۱۷) ہاتھ پہلے ہی قتل کریں گے۔

○ ○ ○

۱۵۶۲. حدثنا ضمرة عن يحيى بن أبي عمرو الشيباني عن عمرو بن عبد الله الحضرمي عن أبي أمامة الباهلي رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يترك عيسى بن مريم الدجال بعد ما يهرب منه فإذا بلغه نزوله فليتركه عند باب لد الشرقي ليقبضه

۱۵۶۲ ضمرہ نے یحییٰ بن ابو عمرو الشیبانی سے، انہوں نے عمرو بن عبد اللہ الحضرمی سے روایت کی ہے کہ ابو أمامۃ الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام دجال پر قابو پالیں گے جب کہ دجال ان سے بھاگا ہوا ہوگا۔ اور اُسے آپ کے نزول کی خبر پہنچی ہوئی ہوگی، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُسے مقام لد کے مشرقی دروازے کے پاس پکڑ کر قتل کر دیں گے۔

○ ○ ○

۱۵۶۳. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة والليث عن خالد بن يزيد عن سعيد بن ابو هلال عن أبي سلمة عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما قال إذا نزل عيسى بيت المقدس وقد حاصر الدجال الناس في بيت المقدس مشى إليه معلما يصلي الغداة بمشي إليه وهو في آخر رمق فيضربه فيقتله

۱۵۶۳ ابن قسب نے ابن لہیعہ اور لیث سے، انہوں نے خالد بن یزید سے، انہوں نے سعید بن ابو ہلال سے، انہوں نے ابوسلمہ سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیت المقدس میں اتریں گے اس حال میں کہ دجال نے لوگوں کا بیت المقدس میں محاصرہ کر رکھا ہوگا، تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُس کی طرف منہ کی نماز پڑھ کر روانہ ہوں گے، دجال آخری سانس لے رہا ہوگا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُسے مار کر قتل کر دیں گے۔

○ ○ ○

۱۵۶۴. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن حنبل عن كعب قال إذا نزل عيسى لم يجد ريحه ولا نفسه كالمرء إلا مات ونفسه يبلغ مد بصره فليترك نفسه الدجال على اليد شبر من



باب لد وقد نزل إلى العين في أسفل العقبة ليشرب منها فيلرب ذون الشمع فيموت  
 ۱۵۶۳۔ الحکم بن نافع نے حضرت جراح رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے اُس شخص سے روایت کی ہے جس کو حضرت کعب  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث سنائی کہ: جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل فرمائیں گے۔ تو کی خوشبو اور آپ کا سانس جس کافر تک پہنچے گا  
 وہ مرنے جائے گا، اور آپ کا سانس نگاہ تک پہنچے گا، جو دجال کو "باب لد" سے چند ہاشت پہلے پالے گا، اور یہ دجال اسفل عقبہ کے چشمے کی  
 طرف پانی کے لئے اتر اہوگا، اور وہ اُس سانس کی وجہ سے موسمِ بقی کی طرح پکھلنے لگے گا اور ہلا خرم جائے گا۔

○ ○ ○

۱۵۶۵۔ حدثنا ابن عیسیٰ عن الزہری عن عیبد اللہ بن عبد اللہ بن ثعلبہ عن عبد الرحمن بن  
 یزید عن عمہ مجمع بن جارية رضی اللہ عنہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول یقتل ابن  
 مریم الدجال بہاب لد۔

۱۵۶۵۔ ابن عسیر نے، الاہری سے، انہوں نے عیبد اللہ بن عبد اللہ بن ثعلبہ سے، انہوں نے عبد الرحمن بن یزید سے وہ  
 اپنے چچا مجمع بن جاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: ابن مریم  
 علیہا السلام دجال کو مقام لد کے دروازے کے پاس قتل کریں گے۔

○ ○ ○

۱۵۶۶۔ حدثنا ضمرۃ عن یحییٰ بن ابی عمرو الشیبانی عن کعب قال اذا سمع الدجال نزول  
 عیسیٰ ابن مریم هرب فلیجعه عیسیٰ فیلد کہ عند باب لد فلیقتله فلا یبقی شیء الا دل علی  
 اصحاب الدجال فلیقول یا مؤمن ہذا کافر

۱۵۶۶۔ ضمرۃ نے یحییٰ بن ابی عمرو الشیبانی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب دجال  
 حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کے نازل کی خبر سنے گا تو ہماگ کھڑا ہوگا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُس کا پیچھا کریں گے اور "مقام لد" کے  
 دروازے کے قریب اُسے پکڑ کر قتل کریں گے، ہر چیز دجال کے ساتھیوں کے بارے میں راہنمائی کرے گی اور کہے گی کہ اے مومن!  
 کافر یہاں ہے۔

○ ○ ○

۱۶۵۷۔ حدثنا عبد اللہ بن نمیر حدثنا سفیان عن سلمۃ بن کھیل عن ابی الزعراء عن عبد اللہ  
 بن مسعود قال یزعم اهل الکتاب ان عیسیٰ ابن مریم ینزل فلیقتل الدجال ویقتل اصحابہ قال  
 ابو الزعراء ما سمعت عبد اللہ یدکر عن اهل الکتاب حدیثا غیر ہذا۔

۱۶۵۷۔ عبد اللہ بن نمیر نے سفیان سے، انہوں نے سلمۃ بن کھیل سے، انہوں نے ابو الزعراء سے روایت کی ہے کہ حضرت  
 عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: اہل کتاب یہ گمان کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام نازل فرمائیں گے تو  
 دجال اور اُس کے ساتھیوں کو قتل کریں گے۔ ابو الزعراء کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس حدیث کے  
 علاوہ اہل کتاب کی کوئی حدیث بیان کرتے نہیں سنا۔



۱۵۶۸. حدثنا يحيى بن سعيد عن سليمان بن عيسى قال بلغني أن عيسى ابن مريم يقتل

الدجال على تل الملاحم وهو نهر ابن فطرس ثم يرجع إلى بيت المقدس.

۱۵۶۸. یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ سلیمان بن عیسیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم

علیہا السلام دجال کو بڑی جنگوں کے وقت ابن فطرس کی نہر پر قتل کریں گے، پھر بیت المقدس واپس لوٹیں گے۔

○-○-○

۱۵۶۹. حدثنا عبد الصمد عن حماد بن سلمة عن أبي غالب قال كنت أسير مع نوف حتى

انتهيت إلى عقبة ألقى فقال هذا المكان الذي يقتل فيه المسيح الدجال.

۱۵۶۹. عبد الصمد نے حماد بن سلمہ سے روایت کی ہے کہ ابو غالب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نوف کے ساتھ

جا رہا تھا جب ہم عقبہ اُتق نامی جگہ پر پہنچے، تو نوف نے کہا کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں پر دجال قتل کیا جائے گا۔

○-○-○

۱۵۷۰. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن الزهري عن عبد الله بن عبد الله بن ثعلبة الأنصاري

عن عبد الله بن زيد الأنصاري عن مجمع بن جارية قال سمعت رسول الله صلى الله عليه

وسلم يقتل ابن مريم الدجال بباب لد أو إلى جانب لد

۱۵۷۰. عبد الرزاق نے، معمر سے، انہوں نے، الزہری سے، انہوں نے عبد اللہ بن عبد اللہ بن ثعلبہ انصاری سے، انہوں

نے عبد اللہ بن زید انصاری سے روایت کی ہے کہ مجمع بن جاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ابن

مریم علیہا السلام دجال کو مقام لد کے دروازے پر بلد کے پاس قتل کریں گے۔

○-○-○

۱۵۷۱. حدثنا ابن عيينة عن الزهري عن سالم عن أبيه أن عمر بن الخطاب رضي الله عنه

سأل رجلا من اليهود فحدثه، فقال له عمر اني قد بلوت منك صلطا فأخبرني عن الدجال،

فقال والله يهود ليقتلنه ابن مريم بلقاء لد

۱۵۷۱. ابن عیینہ نے زہری سے انہوں نے، سالم سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک حضرت عمر بن

الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک یہودی سے پوچھا؟ تو اُس نے بات کا جواب دیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں

تیرا امتحان لیتا ہوں کہ تم سچ بولتے ہو یا نہیں۔ مجھے دجال کے متعلق بتاؤ؟ اُس یہودی نے کہا کہ یہودیوں کے معبود کے الٰہ کی قسم! اُسے

ابن مریم علیہا السلام "مقام لد" کے گھن میں قتل کریں گے۔

○-○-○



## دجال سے بچنے کے لیے جائے پناہ

### المعقل من الدجال

۱۵۷۲. حدثنا ضمرة حدثنا يحيى بن أبي عمرو الشيباني عن عمرو بن عبد الله الحضرمي عن أبي أمامة الباهلي رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الدجال لا يقبى من الأرض شيء إلا وطنه وغلب عليه إلا مكة والمدينة فإنه لا يأتياها من نقب من أنقابها إلا لقيه ملك مصلا يسلفه حتى ينزل عند الطريب الأحمر عند منقطع السبعة عند مجتمع السيول ثم ترجف المدينة بأهلها ثلاث رجفات لا يقبى منافق ولا منافقة إلا خرج إليه فتلقى المدينة يومئذ النعبث منها كما يقبى الكبر نعبث الحديد وذلك اليوم الذي يدعى يوم الخلاص، فقالت أم شريك فآين المسلمون يومئذ قال بيت المقدس يخرج لمحاصره حتى يلقاه نزول عيسى ليهرب.

۱۵۷۲ ضمرہ نے، یحییٰ بن ابوعمر و الشیبانی سے، انہوں نے عمرو بن عبد اللہ الحضرمی سے روایت کی ہے کہ: ابو أمامہ الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: زمین میں سے کوئی حصہ باقی نہ رہے گا مگر دجال اُسے روند ڈالے گا، اور اُس پر غالب آجائے گا، بروائے مکہ اور مدینہ کے، دجال اُس کے جس کو نے پر بھی آئے گا وہاں پر ایک فرشتہ بتلواڑ سونٹے کھڑا ہو گا، پھر دجال الطریب الاحمر پر، جو سیلاب کے جمع ہونے کی جگہ ہے پڑاؤ ڈالے گا۔ مدینہ اپنے رہنے والوں کو تین مرتبہ جھنجھوڑے گا، وہاں کے تمام منافق مرد اور منافق عورتیں دجال کی طرف کھل جائیں گے، اُس دن مدینہ اپنے سے گندگی کو یوں دور کرے گی جیسے بھٹی لوہے سے ڈنگ دور کرتی ہے، اور اس دن کو ”یوم الخلاص“ کہا جائے گا۔ حضرت اُمّ شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ اُس زمانے میں مسلمان کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا بیت المقدس میں، دجال ان کا محاصرہ کرے گا۔ مگر جب اُسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی اطلاع پہنچے گی تو وہ بھاگ جائے گا۔

○ ○ ○

۱۵۷۳. حدثنا محمد بن الحارث عن محمد بن عبد الرحمن بن البيلماني عن أبيه عن ابن عمر رضي

الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم القرى المحفوظة مكة والمدينة وإيلياء ونجران

وما من ليلة الا وينزل بنجران سبعون ألف ملك يسلمون على أهل الأخدود ثم لا يعودون إليها أبدا

۱۵۷۳ محمد بن الحارث نے محمد بن عبد الرحمن بن البيلماني سے، وہ اپنے والد سے، وہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ

عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بستیاں محفوظ رہیں گی، وہ یہ ہیں: مکہ، مدینہ، ایلیاہ اور نجران۔ کوئی رات نہ گزرے گی مگر ستر (70) ہزار فرشتے نجران میں اتریں گے اور خندق والوں کو سلام کہیں گے، پھر اُس کی طرف کبھی لوٹ کر نہ آئیں گے۔

○ ○ ○

۱۵۷۴. حدثنا بقية قال قال صفوان وحدثني أبو الزاهرية عن شريح بن عبيد عن كعب قال

المعقل من الدجال نهر ابن بطرس.

۱۵۷۴ بقیہ نے صفوان سے، انہوں نے ابو الزاہریہ سے، انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب

رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: دجال سے بچنے کی جائے پناہ ابن بطرس کی نہر ہے۔

○ ○ ○



۱۵۷۵. حدثنا ابن وهب عن معاوية بن صالح عن يحيى بن جابر وحليم بن كريب عن كعب

قال المعقل من الدجال نهر ابن لطرس.

۱۵۷۵. ابن قتب نے، معاویہ بن صالح سے، انہوں نے یحییٰ بن جابر اور حذیر بن کرب سے روایت کی ہے کہ حضرت

کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: دجال سے بچنے کی جائے پناہ ابن لطرس کی نہر ہے۔

○ ○ ○

۱۵۷۶. حدثنا ابو ايوب عن اوطاة عن حذجه عن كعب قال معقل المسلمين اذا خرج الدجال بيت المقدس

۱۵۷۶. ابویوب نے اوطاة سے، انہوں نے اس شخص سے روایت کی ہے جسے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث

بیان فرمائی ہے کہ جب دجال نکلے گا تو مسلمانوں کی جائے پناہ "بیت المقدس" ہوگی۔

○ ○ ○

۱۵۷۷. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن حذله عن كعب قال موضع رداء بيت

المقدس أيام الدجال يخرج من الدنيا وما فيها لقول رسول الله صلى الله عليه وسلم معقل

المسلمين من الدجال بيت المقدس لينخرجون ولا يفلون.

۱۵۷۷. الحکم بن نافع نے جراح سے، انہوں نے اس شخص سے روایت کی ہے کہ جسے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

حدیث بیان فرمائی ہے کہ: دجال کے زمانے میں بیت المقدس کے اندر ایک چادر کی جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگی، اس لئے کہ رسول

اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: مسلمانوں کے لئے دجال سے بچنے کے لیے بیت المقدس جائے پناہ ہوگی، نہ وہ وہاں سے نکالے

جائیں گے اور نہ مغلوب ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۵۷۸. حدثنا جرير بن عبد الحميد عن منصور عن مجاهد عن جنادة بن أبي أمية الدوسي

سمع رجلا من أصحاب النبي ﷺ يقول أقام رسول الله ﷺ فقال ان الدجال يبلغ كل منهل

الا أربعة مساجد: مسجد الحرام و مسجد المدينة مسجد طور سيناء و مسجد الأقصى.

۱۵۷۸. جریر بن عبد الحمید نے منصور سے، انہوں نے مجاہد سے، جنادہ بن ابی امیہ الدوسی رحمہ اللہ تعالیٰ سے،

انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: دجال پانی کے ہر گھاٹ تک پہنچ جائے گا، سوائے

چار مسجدوں کے مسجد حرام، مسجد مدینہ، مسجد طور سیناء اور مسجد اقصیٰ کے۔

○ ○ ○

۱۵۷۹. حدثنا وكيع عن سليمان أبي هاشم عن أبي مجلز عن قيس بن عباد عن أبي سعيد

الخلدي رضي الله عنه قال من قرأ سورة الكهف كما أنزلت أضاء له ما بينه وبين مكة، ومن قرأ

آخرها أدرك الدجال لم يسلط عليه

۱۵۷۹. وکیع نے سلیمان ابی ہاشم سے، انہوں نے ابو مجلز سے، انہوں نے قیس بن عباد سے روایت کی ہے کہ

حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ: جو شخص پوری سورہ کہف پڑھے جسے کہ وہ نازل ہوئی ہے تو اس کے لئے اس

سے لے کر مکہ تک روشنی ہو جائے گی، اور جو سورہ کہف کا صرف آخری حصہ پڑھے اور نہ پڑھائے تو اس پر دجال کا رو نہیں چلے گا۔

○ ○ ○



۱۵۸۰. حدثنا بقية عن صفوان عن عمرو عن شريح بن عبيد عن عبد الله بن سلام قال ان ملائكة الله تعالى يحرسون المدينة من كل ناحية ما هن نقاب المدينة من نقب الا و عليه ملك سال صيفه فلا تنفروا ملائكة الله الذين يحرسونكم

۱۵۸۰ھ ہفتیہ نے صفوان سے، انہوں نے عمرو سے، انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہر کونے سے مدینہ کی حفاظت کر رہے ہیں، مدینہ کے ہر راستے پر ایک فرشتہ تلواریں تھامے کھڑا ہے، لہذا تم اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کو جو تمہاری حفاظت کر رہے ہیں، متفرق نہ کرو۔

○ ○ ○

۱۵۸۱. حدثنا يحيى بن سليم عن عبد الله بن عثمان بن خثيم المكي عن شهر بن حوشب عن أسماء ابن يزيد بن السكن الانصارية رضى الله عنها قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الدجال يرد كل منهل إلا المسجدين.

۱۵۸۱ھ یحییٰ بن سلیم نے، عبد اللہ بن عثمان بن خثیم المکی سے، انہوں نے شہر بن حوشب سے روایت کی ہے کہ: حضرت اسماء بنت یزید بن اسکن انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ دجال دو مسجدوں کے سوا پانی کے ہر گھاٹ پر پہنچ جائے گا۔

○ ○ ○

۱۵۸۲. حدثنا ابن مهدي عن سليمان عن أبي هاشم عن أبي مجلز عن قيس بن عباد عن أبي سعيد

الخلدي قال من قرأ سورة الكهف كما أنزلت لم يضره الدجال لم يسلط عليه ولم يكن له عليه سيل

۱۵۸۲ھ ابن مہدی نے سلیمان سے، انہوں نے ابو ہاشم سے، انہوں نے ابو مجلز سے، انہوں نے قیس بن عباد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جس شخص نے پوری سورہ کہف پڑھی جیسی کہ وہ نازل ہوئی ہے۔ تو دجال کا اس پر کوئی زور نہ چلے گا۔

○ ○ ○

۱۵۸۳. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن الزهري أخبرني عبد الله بن عتبة أن أبا

سعيد الخلدی قال محرم علی الدجال أن یدخل نقاب المدينة

۱۵۸۳ھ عبد الرزاق نے، معمر سے، انہوں نے ابو ہری سے، انہوں نے عبد اللہ بن عتبہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دجال کے لیے حرام ہے کہ وہ مدینہ میں کسی راستے سے داخل ہو۔

○ ○ ○

۱۵۸۴. قال الزهري عن طلحة بن عوف عن أبي بكر عن النبي ﷺ قال ليس من

بلدة الا يلقها رعب الدجال إلا المدينة على كل نقب من نقابها ملكان يلمان عنها رعب المسيح.

۱۵۸۴ھ ابو ہری نے، طلحہ بن عوف سے روایت کی ہے کہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: کوئی شہر باقی نہ رہے گا مگر دجال کا رعب وہاں تک پہنچ جائے گا، برائے مدینہ کے، اس کے ہر راستے پر دو فرشتے ہیں، جو اس سے دجال کے رعب کو دور کرتے ہیں۔

○ ○ ○



۱۵۸۵. قال الزهري وأخبرني عمرو بن أبي سليمان الظلي عن رجل من الأنصار عن بعض

أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يأتي الدجال مباح

المدينة ومحرم عليه أن يدخل مقابها فيخرج عليه كل منافق ومنافقة ثم يولي قبل الشام

۱۵۸۵؁ الزہری کہتے ہیں کہ عمرو بن ابوسلمان انصاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک صحابی سے روایت کی ہے کہ دجال مدینہ کے محافات میں آئے گا اور دجال پر یہ بات حرام ہوگی کہ وہ مدینہ میں کسی راستے سے داخل ہو لیکن دجال کی طرف مدینے کا ہر منافق نرہ اور منافق عورت نکل پڑیں گے، پھر دجال شام کی طرف لوٹ جائے گا۔

○ ○ ○

۱۵۸۶. قال معمر بن قنادة عن شهر بن حوشب عن أسماء ابنة يزيد الأنصارية سمعت

النبي ﷺ يقول يجزئ المؤمن يومئذ من الجوع ما يجزئ أهل السماء من العسح والتطيس.

۱۵۸۶؁ معمر بن قناد سے، انہوں نے شہر بن حوشب سے روایت کی ہے کہ حضرت اسماء بنت یزید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ: اُس زمانے میں مسلمانوں کی بھوک دُور کرنے کے لئے وہ بات کافی ہوگی جو آسمان والوں کے لئے کافی ہے، یعنی اللہ کی تسبیح اور تقدیس بیان کرنا۔

○ ○ ○

۱۵۸۷. حدثنا محمد بن فضيل عن أبي سليمان عن الحسن قال قال رسول الله صلى الله

عليه وسلم طعام المؤمن يومئذ التسبيح والتحميد والتلهيل والتطيس والتكبير

۱۵۸۷؁ محمد بن فضیل نے ابوسلمان سے روایت کی ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: اُس زمانے میں مسلمانوں کا کھانا تسبیح، تحمید، تہلیل، تطیس اور تکبیر ہوگی۔

۱۵۸۸. حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن سنان عن أبي الزاهرية عن كثير بن مرة

عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي ﷺ أنه قال المسلمون فما طعام المؤمنين

في زمان الدجال؟ قال طعام الملائكة، قالوا أو تطعم الملائكة؟ قال طعامهم منطلقهم

بالتسبيح والتطيس فمن كان منطلقه يومئذ التسبيح والتطيس ذهب الله عنه

الجوع فلم يخش جوعا.

۱۵۸۸؁ الحکم بن نافع نے، سعید بن سنان سے، ابوالزاہریہ سے، انہوں نے کثیر بن مرہ سے روایت کی ہے کہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ دجال کے زمانے میں مسلمانوں کا کھانا وہ ہوگا

جو فرشتوں کا کھانا ہے، صحابہ کرام نے عرض کیا کہ کیا فرشتے بھی کھانا کھاتے ہیں؟ تو ارشاد فرمایا کہ فرشتوں کا کھانا اُن کی تسبیح اور تقدیس

پڑھنا ہے، دجال کے زمانے میں جو شخص تسبیح اور تقدیس پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اُس کی بھوک دُور کر دے گا، اسے بھوک کا خوف نہ ہوگا۔

○ ○ ○



## نزول عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام وسیرتہ

### حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام

### کا نزول اور آپ کی سیرت

۱۵۸۹. حدثنا ضمرة بن ربيعة عن يحيى بن ابي عمرو الشيباني عن عمرو بن عبد الله الحضرمي عن ابي امامة الباهلي رضى الله عنه قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم الدجال فقالت ام شريك فابن المسلمون يومئذ يا رسول الله؟ قال بيت المقدس يخرج حتى يحاصروهم وامام الناس يومئذ رجل صالح فيقال صلى الصبح فاذا كبر ودخل فيها نزل عيسى ابن مریم عليهما السلام فاذا رآه ذلك الرجل عرفه فرجع يمشي القهقري فيتقدم عيسى فيضع يده بين كتفيه ثم يقول صلى فانما أقيمت لك الصلاة فيصلي عيسى وراءه ثم يقول افتحوا الباب فيفتحون الباب ومع الدجال يومئذ سبعون ألفا يهود كلهم ذو ساج وسيف محلي فاذا نظر الى عيسى ذاب كما يذوب الرصاص وكما يذوب الملح في الماء ثم يخرج هاربا فيقول عيسى ان لي فيك ضربة لن تفوتني بها فليدركه فيقتله فلا يبقى شيء مما خلق الله تعالى يتوارى به يهودي الا انطقه الله لا حجر ولا شجر ولا دابة الا قال يا عبد الله المسلم هذا يهودي فاقتله الا الفرقد فانها من شجرهم فلا تنطق ويكون عيسى في امي حكما عدلا واماما مقسطا يدق الصليب ويقتل الخنزير ويضع الجزية ويترك الصدقة ولا يسعى شاة وترفع الشحناء والتباغض وتنزع حمة كل دابة حتى يدخل الوليد يده في الحنش فلا يضره وتلقى الوليدة الأسد فلا يضرها ويكون في الاهل كانه كلبها والذئب في الغنم كانه كلبها وتملأ الارض من الاسلام ويسلب الكفار ملكهم فلا يكون ملك الا الاسلام وتكون الارض كفا ثورة الفضة فثبت نباتها كما كانت على عهد آدم عليه السلام يجتمع النفر على القطف فتشعبهم ويجتمع النفر على الرمانة فتشعبهم ويكون الثور بكذا وكذا من المال وتكون الفرس بالدرهمات.

۱۵۸۹) ضمرة بن ربيعة نے یحییٰ بن ابی عمرو الشیبانی سے، انہوں نے عمرو بن عبد اللہ الحضرمی سے روایت کی ہے کہ ابوالمہدی الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ذکر فرمایا، تو حضرت ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! اُس زمانے میں مسلمان کہاں ہوں گے؟ ارشاد فرمایا بیت المقدس میں، دجال اُن کا محاصرہ کرے گا اور اُن کا امام ایک نیک آدمی ہوگا، اُس سے کہا جائے گا صبح کی نماز پڑھا لیے؟ جب وہ تکبیر کہہ کر نماز میں داخل ہوگا تو حضرت عیسیٰ



بن مریم علیہا السلام ٹول فرمائیں گے، جب وہ شخص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو پہچان جائے گا اور پیچھے ہٹ جائے گا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنا ہاتھ اُس کے دونوں کندھوں کے درمیان رکھ دیں گے اور کہیں گے کہ نماز پڑھاؤ اس لئے کہ اقامت آپ کے لئے کہی گئی ہے، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے پیچھے نماز پڑھیں گے، پھر فرمائیں گے دروازہ کھول دو؟ مسلمان دروازہ کھول دیں گے، اور دجال کے ساتھ اُس وقت ستر (70) ہزار یہودی ہوں گے، اُن میں سے ہر ایک کے پاس ہاتھی دانت اور سونے کا پانی چڑھی ہوئی تلوار ہوگی، جب دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو وہ پھٹنے لگے گا جیسے تابا پھٹتا ہے اور جیسے نمک پانی میں پھلتا ہے، پھر وہ وہاں سے بھاگ کھڑا ہوگا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے میرا ایک وار تیرے لئے مقرر رکھا ہے جس سے تو ہرگز نہیں بچ سکتا، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُسے پکڑ لیں گے اور قتل کر دیں گے، اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کوئی چیز ایسی نہ رہے گی جس کی یہودی آڑ لے سکے۔ اللہ تعالیٰ ہر پتھر، ہر درخت اور ہر جانور کو بولنے کی طاقت دے گا۔ وہ سب کہیں گے اے اللہ کے مسلمان بندے! یہودی یہاں ہے! اسے قتل کر دے البتہ عُرقہ نامی درخت جو یہودیوں کا درخت ہے، نہیں بولے گا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام میری امت کے حاکم ہوں گے وہ عدل کریں گے، اور انصاف کرنے والے امام ہوں گے، وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے، اور جزیہ ختم کر دیں گے، صدقہ چھوڑ دیا جائے گا، کسی بکری پر نہیں بھاگا جائے گا، خد اور ٹخن اٹھایا جائے گا، اور ہر جانور کی سرکشی نکال دی جائے گی، یہاں تک ایک بچہ اپنا ہاتھ کسی بل میں داخل کرے گا لیکن کوئی چیز اُسے ضرر نہ دے گی، ایک بچی شیر کے سامنے آئے گی لیکن شیر اُسے نقصان نہ دے گا، اور شیر اُونٹوں میں یوں ہوگا جیسے وہ اُن کا مٹکا ہے، اور بھیڑیا بکریوں میں یوں ہوگا گویا کہ وہ اُن کا مٹکا ہے، اور پوری زمین اسلام سے بھر جائے گی، اور کفار سے اُن کی بادشاہت چھین لی جائے گا، بادشاہت صرف اسلام کی ہوگی، اور زمین چاندی کے ورق کی طرح ہوگی، اپنی باتات وہ ایسے اگائے گی جیسے حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے میں اگاتی تھی، پوری ایک کھانے کی جماعت ایک ٹکڑے پر جمع ہو جائے گی اور وہ ٹکڑا اُنہیں سیر کر دے گی، اور پوری ایک جماعت اُنار پر جمع ہو جائے گی اور وہ اُنار اُنہیں سیر کر دے گا، اور تیل اتنے روپے کا ہوگا، اور گھوڑا چند روپوں کے بدلے میں ملے گا۔

○ ○ ○

۱۵۹۰۔ حدثنا بقية بن الوليد عن صفوان بن عمرو عن شريح ابن عبيد عن كعب قال يهبط المسيح عيسى بن مريم عليهما السلام عند الفطرة البيضاء على باب دمشق الشرقي الى طرف الشجر تحمله غمامة واضع يديه على منكب ملكين عليه ريطان مؤنزر باحدهما مرندي بالآخرى اذا اكب راسه لظفر منه كالجمان لياثيه اليهود، فيقولون نحن اصحابك فيقول كلبتهم ثم ياتي النصارى فيقولون نحن اصحابك، فيقول كلبتهم بل اصحابي المهاجرون بقية اصحاب الملحمة لياثي مجمع المسلمين حيث هم فيجد خليفتهم يصلي بهم فيتأخر للمسيح حين يراه، فيقول يا مسيح الله صلى لى، فيقول بل انت فصل لاصحابك فقد رضى الله عنك فانما بعثت وزيرا ولم ابعث اميرا يصلى لهم خليفة



المهاجرین رکعتین مرة واحدة وابن مریم لہم الصلی لہم المسیح بعدہ وینزع خلیفتہم۔

۱۵۹۰ھ بقیۃ بن الولید نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے شریح ابن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام سفید منارے کے قریب دمشق کے مشرقی دروازے پر ایک درخت کے کنارے ٹوٹ کر فرمائیں گے، اُسے ایک بادل نے اٹھا رکھا ہوگا، انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے کندھوں پر رکھے ہوں گے، آپ پر دو چادریں ہوں گی، ایک سے ازار بنایا ہوگا، اور دوسرے کو اوپر لپیٹا ہوگا، جب وہ سر جھکائیں گے تو موتیوں کی طرح اُس سے پانی ٹپکے گا، اُن کے پاس یہودی آئیں گے، اور کہیں گے کہ ہم آپ کے ساتھی ہیں؟ وہ فرمائیں گے تم جھوٹ بولتے ہو۔ پھر ان کے پاس عیسائی آئیں گے ہم تمہارے ساتھی ہیں؟ فرمائیں گے تم جھوٹ بولتے ہو، بلکہ میرے ساتھی وہ لوگ ہیں جو حجِ عظیم کے باقی مائدہِ مهاجرین میں سے ہیں، پھر وہ مسلمانوں کے مجمع کے پاس آئیں گے اور مسلمانوں کے خلیفہ کو پائیں گے جو نماز پڑھا رہے ہوں گے، جب وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھیں گے تو پیچھے ہٹیں گے، اور کہیں گے کہ اے اللہ کے سچا ہمیں نماز پڑھائیے؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے آپ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائیے اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو۔ میں تو وزیر بنا کر بھیجا گیا ہوں اور مجھے امیر بنا کر نہیں بھیجا گیا، پھر مهاجرین کا خلیفہ انہیں دو رکعت نماز ایک مرتبہ پڑھائے گا اس حال میں کہ ابن مریم علیہا السلام بھی مقتدیوں میں شامل ہوں گے، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑھائیں گے اور خلیفہ کو معزول کر دیا جائے گا۔

○ ○ ○

۱۵۹۱۔ حدثنا سويد بن عبدالعزيز عن اسحاق بن أبي فروة وابن مسهور جميعا عن مكحول عن حذيفة بن اليمان رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينما الشياطين الذين مع الدجال يزاولون بعض بني آدم على متابعة الدجال فيأتي عليه من يأتي ويقول له بعضهم انكم شياطين وان الله تعالى يسوق اليه عيسى ابن مریم باہلیاء فيقتله فيبينما انتم على ذلك حتى ينزل عيسى ابن مریم باہلیاء وفيها جماعة من المسلمين وخليفتهم بعدما يؤذن المؤذن لصلاة الصبح فيسمع المؤذن للناس عصصعة فاذا هو عيسى ابن مریم فيهبط عيسى فيرحب به الناس ويفرحون بنزوله ولتصدق حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم يقول للمؤذن اقم الصلاة ثم يقول له الناس صلي لنا فيقول انطلقوا الي امامكم فيصلي لكم فانه نعم الامام فيصلي بهم امامهم ويصلي عيسى معهم ثم ينصرف الامام ويعطي عيسى الطاعة فيسير بالناس حتى اذا رآه الدجال ماع كما يبيع القير فيمشي اليه عيسى فيقتله باذن الله تعالى ويقتل معه من شاء الله ثم يفترقون ويختبئون تحت كل شجر وحجر حتى يقول الشجر يا عبد الله يا مسلم تعال هذا يهودي ورأى لاقته ويدعو الحجر مثل ذلك غير شجرة الغرقة شجرة اليهود لا تدعو اليهم احدا يكون عندها ثم قال رسول



اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما احذرتکم هذا لتعقلوه وتفهموه وتعمروہ واعلموا علیہ وحدثوا به من خلفکم وليحدث الآخر وان لفتنه اشد الفتن لم تعيشوا بعد ذلك ما شاء اللہ تعالیٰ مع عیسیٰ ابن مریم۔

۱۵۹۱؎ سید بن عبدالعزیز نے اسحاق بن ابوفروہ اور سابوریہ سے اور ان دونوں حضرت کھول سے اور وہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ وہ شیاطین جو دجال کے ساتھ ہوں گے وہ بعض لوگوں کو بہکانے میں مصروف ہوں گے، لیکن کوئی مومن اُن سے آکر کہے گا کہ بے شک تم شیاطین ہو۔ اللہ تعالیٰ عنقریب حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کو دجال کے لئے مقامِ ایلیم میں لانے والے ہیں، اور وہ دجال کو قتل کریں گے، مسلمان اسی حالت پہ ہوں گے تو حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام مقامِ ایلیم میں نازل فرمائیں گے، اور وہ ہاں پر مسلمانوں کی ایک جماعت اور اُن کا خلیفہ بھی ہوگا، اور مؤذن صبح کی نماز کے لئے اذان دے چکا ہوگا، پس مؤذن ایک کھڑکڑاہٹ سنے گا، تو وہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام ہوں گے، جب وہ اتریں گے لوگ انہیں مرحبا کہیں گے اور اُن کے اترنے پر خوش ہوں گے، اور رسول اللہ ﷺ کی حدیث کی تصدیق کی وجہ سے خوش ہوں گے، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام مؤذن سے کہیں گے کہ جماعت کھڑی کی جائے! پھر لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہیں گے کہ ہمیں نماز پڑھائیے؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے اپنے امام کے پاس جاؤ تاکہ وہ تمہیں نماز پڑھائیں، بے شک وہ اچھا امام ہے، پھر مسلمانوں کا امام اُن کو نماز پڑھائے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی اُن کے ساتھ نماز پڑھیں گے، پھر امام نماز سے فارغ ہو کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی اطاعت کا حق دیدیں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کے ساتھ چلیں گے۔ جب دجال آپ کو دیکھے گا تو وہ تارکول کی طرح پھٹنے لگے گا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُس کی طرف بڑھیں گے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُسے قتل کر دیں گے، پھر دجال کے ساتھی منتشر ہو جائیں گے اور ہر درخت اور پتھر کے پیچھے چھپیں گے مگر درخت کہے گا کہ اے اللہ کے بندے! اے مسلمان! ادھر آ یہ یہودی میرے پیچھے ہے! اے قتل کر دے! اسی طرح پتھر بھی نکلائے گا، بوائے غرقہ کے درخت کے، یہ یہودیوں کا درخت ہے، جو کسی کو بھی یہودیوں کی طرف نہ نکلائے گا، پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں تمہیں یہ بات اس لئے بتا رہا ہوں کہ تاکہ تم سمجھو، اسے محفوظ کرو اور اس پر عمل کرو، اور بعد والوں کو بتاؤ، اور ہر بعد والا اپنے بعد والے کو بتائے کہ دجال کا قتل سب سے سخت قتل ہوگا، پھر اُس کے بعد جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا تم حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے ساتھ زندگی گزارو گے۔

○ ○ ○

۱۵۹۲۔ حدثنا بقية عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب قال اذا خرج عيسى ابن مریم

انقطعت الامارة

۱۵۹۲؎ بقیہ نے صفوان سے، وہ شریح بن عبید سے روایت کرتے ہیں، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

جب حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نازل فرمائیں گے تب امارت ختم ہو جائے گی۔

○ ○ ○



۱۵۹۳۔ حدثنا بقية بن الوليد وأبو المغيرة عن صفوان عمن حدثه عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال حياة عيسى هذه الآخرة ليست كحياة الأولى يلقي عليه مهابة الموت يمسح وجوه رجال ويشرهم بدرجات الجنة

۱۵۹۳ بقیہ بن الولید اور ابوالمغیرہ نے حضرت صفوان رحمہ اللہ تعالیٰ سے، وہ اُس شخص سے روایت کرتے ہیں جسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان فرمائی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یہ دوسری زندگی ان کی پہلی زندگی کی طرح نہیں ہوگی۔ بلکہ اُن پر موت کی ہیبت ڈال دی جائے گی وہ مردوں کے چہروں پر ہاتھ پھیریں کر انہیں جنت کے درجات کی خوشخبری دیں گے۔

○ ○ ○

۱۵۹۴۔ حدثنا عبد الوهاب بن عبد المجيد عن أيوب عن محمد بن سيرين عن أبي هريرة قال يوشك من عاش منكم أن يرى عيسى بن مريم اماما مهديا وحكما عادلا فيكسر الصليب ويقتل الخنزير وتوضع الجزية وتضع الحرب أوزارها قال محمد ولا أعلمه الا عن أبي هريرة قال ينزل بين أذانين يقطر ثوبه ماء عليه ثوبان ممصران أو بردان. قال محمد فظننت أنهم وجدوه في كتاب فلم يدروا ما لونه فيصلي عيسى وراء رجل من هذه الأمة.

۱۵۹۴ عبد الوہاب بن عبد المجید سے، ایوب سے، انہوں نے محمد بن سیرین سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: قریب ہے کہ تم میں سے جو زندہ رہے وہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کو دیکھ لے، وہ امام ہوں گے، مہدی اور حاکم اور انصاف کرنے والے ہوں گے، وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ ختم کر دیا جائے گا، اور جنگ اپنے ہتھیار رکھ دے گی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اذان اور اقامت کے درمیان نازل فرمائیں گے، اُن کے کپڑوں سے پانی ٹپک رہا ہوگا، اُن پر دو چادریں ہوں گی، محمد فرماتے ہیں کہ میرا گمان یہ ہے کہ انہوں نے یہ بات کتاب میں پائی ہے، لیکن انہیں معلوم نہ ہو سکا کہ چادروں کا رنگ کیسا ہوگا، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس آیت کے ایک آدمی کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

○ ○ ○

۱۵۹۵۔ حدثنا عبد الله بن وهب عن ابن لهيعة وليث بن سعد عن خالد بن يزيد عن سعيد بن أبي هلال عن أبي سلمة عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال يبلغ الدين فتحوا القسطنطينية خروج الدجال فيقبلون حتى يلقوه ببیت المقدس قد حصر هناك ثمانية آلاف امرأة واثنا عشر ألف مقاتل هم خير من بقي وكصالح من مضى فبيناهم تحت ضبابه من غمام اذ تكشف عنهم الضبابه مع الصبح فاذا بعيسى ابن مريم بين ظهرانيهم فيتكب امامهم عنه ليصلي بهم فياي عيسى ابن مريم حتى يصلي امامهم تكرمة لتلك اعصابه ثم يمشي إلى الدجال وهو في آخر رمق فيضربه فيقتله لعند ذلك صاحت الأرض فلم يبق حجر ولا شجر



ولا شيء الا قال يا مسلم هذا يهودي ورأى لافنته الا الفرقة فانها شجرة يهودية فينزل  
حكما عادلا فيكسر الصليب ويقتل الخنزير ويضع الجزية وتبزل قریش الامارة وتضع الحرب  
أوزارها وتكون الأرض كفا ثورة الفضة وترفع العداوة والشحناء والبغضاء وحمية كل ذات  
حمية وتملأ الأرض سلما كما يملأ الإناء من الماء فيندلق من نواحيه حتى تظا الجارية على  
رأس الأسد ويدخل الأسد في البقر والدئب في الغنم وتباع الفرس بعشرين درهما ويبلغ  
الثور الثمن الكثير ويكون الناس صالحين فيأمر السماء فتمطر والأرض فتنبث حتى تكون  
على عهدهما حين نزلها آدم عليه السلام حتى يأكل من الرمان الواحدة الناس الكثير وماكل  
العنقود النفر الكثير وحتى يقول الناس لو أن آباءنا أدركو هذا العيش.

۱۵۹۵ھ عبداللہ بن قسب نے ابن لہیعہ اور لیث بن سعد سے، انہوں نے خالد بن یزید سے، انہوں نے سعید بن  
ابوہلال سے، انہوں نے ابوسلمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جن  
مجاہدین نے قسطنطینیہ فتح کیا ہوگا۔ جب انہیں دجال کے نکلنے کی اطلاع پہنچے گی، تو وہ آئیں گے اور بیت المقدس میں دجال  
کا سامنا کریں گے، وہاں پر دجال نے آٹھ (8) ہزار عورتوں اور بارہ ہزار (12) مردوں کا محاصرہ کر رکھا ہوگا، وہ باقی ماندہ  
لوگوں میں بہترین لوگ ہوں گے، جیسے صالح گوشتہ لوگوں میں تھے، وہ مجاہدین ایک ہادل کے اند میرے میں ہوں گے، جب ان  
سے وہ اند میرا صبح کے وقت چھٹ جائے گا، تو وہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام کو اپنے درمیان پائیں گے، پھر مسلمانوں کا امام  
حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے درخواست کرے گا کہ وہ مسلمانوں کو نماز پڑھائیں؟ مگر حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام کے انکار پر ان  
کا امام ہی نماز پڑھائے گا، یہ بات اس جماعت کی عزت افزائی کے لئے ہوگی، پھر وہ دجال کی طرف روانہ ہوں گے۔ وہ آخری  
سائیس لے رہا ہوگا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسے مار کر قتل کریں گے، اس وقت زمین چلائے پڑے گی۔ پھر کوئی درخت، کوئی  
پتھر اور کوئی چیز باقی نہ رہے گی مگر کہے گی کہ اے مسلمان! یہ میرے پیچھے یہودی ہے آ کر اسے قتل کر دے، جو اے غرثہ کے  
درخت کے جو یہودیوں کا درخت ہے وہ نہیں بولے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حاکم، عادل بن کرا تریں گے، وہ صلیب کو توڑ دیں  
گے، اور خنزیر کو قتل کریں گے، اور جزیرہ رکعتے اور قریش سے امارت و حکمرانی لے لی جائے گی، اور جنگ اپنے ہتھیار رکھ دے گی،  
اور زمین چاندی کے ورق کی طرح ہو جائے گی۔ دشمنی، حسد اور بغض اٹھالیا جائے گا، اور ہر ایک چیز کے غصے کو بھی اٹھالیا جائے گا،  
زمین سلامتی سے بھر جائے گی، جیسے نمٹن پانی سے بھر جاتا ہے، کوئی ایک لڑکی بے خطر شیر کے سر پر پاؤں رکھے گی۔  
شیر گائیوں میں شامل ہوگا اور بھیڑیا بکریوں میں داخل رہے گا، گھوڑا میں درہم کا بکے گا، اور بتل کی قیمت بہت زیادہ ہوگی، لوگ نیک  
ہوں گے، آسمان کو حکم دیا جائے گا وہ نم سے گا اور زمین کو حکم دیا جائے گا وہ پیداوار اگائے گی، حتیٰ کہ وہ ایسی پیداوار اگائے گی جیسے  
حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے میں اگاتی تھی، یہاں تک کہ ایک انار کو بہت سے لوگ مل کر کھائیں گے، اور ایک مالے کو بہت  
سے لوگ مل کر کھائیں گے، لوگ کہیں گے کہ کاش ہمارے آباؤ اجداد یہ زمین کی پاسکتے۔



۱۵۹۶. حدثنا ابن وهب عن حنظلة سمع سالما يقول سمعت ابن عمر رضي الله عنه يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أريت عند الكعبة مما يلي المقام رجلا آدم سبط الرأس واضعا يديه على رجلين يسكب رأسه أو يقطر رأسه ماء فسالت من هذا فقال قاتل هذا عيسى ابن مريم.

۱۵۹۶؎ ابن قتب نے حنظلہ سے، انہوں نے سالم سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرما رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ مجھے کعبے کے پاس مقامِ ابراہیم پر ایک شخص دکھایا گیا جو گندی رنگ کا تھا۔ سیدھے بال تھے، اور اُس نے اپنے دونوں ہاتھ دو آدمیوں پر رکھے ہوئے تھے، اُس کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا، میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ کہنے والے نے کہا یہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام ہیں۔

○ ○ ○

۱۵۹۷. حدثنا أبو حيوه وأبو أيوب عن أرطاة عن عبد الرحمن بن جبیر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليدركن ابن مريم رجال من أمتي هم مثلكم أو خیرهم مثلکم أو خیر ۱۵۹۷؎ ابو حيوہ اور ابو ایوب نے، ارطاة سے روایت کی ہے کہ عبدالرحمن بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: ابن مریم علیہما السلام میری امت کے ایسے لوگوں کو پائے گا جو تم جیسے ہوں گے، یا فرمایا اُن میں سے بہترین تمہارے جیسے ہوں گے، یا تم سے بہترین ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۵۹۸. حدثنا أبو أيوب عن أرطاة عن كعب قال بينما هم يقتسمون غنائم القسطنطينية إذ يأتيهم خبر الدجال فيرفضون ما في أيديهم ثم يقبلون فيلحقون بيت المقدس فتصلي خلف من يلي أمر المسلمين ثم يوحى الله تعالى إلى عيسى ابن يسير إلى مريم ان ياجوج ما جوج ثم يرجع إلى بيت المقدس ثم ان الأرض تخرج زكاتها على ما كانت في أول الدنيا ثم يلبث سبعا ثم يبعث الله ريحا فتقبض أرواح المؤمنين.

۱۵۹۸؎ ابو ایوب نے حضرت ارطاة رحمہ اللہ تعالیٰ سے، وہ اُس شخص سے روایت کرتے ہیں کہ جسے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان فرمائی ہے کہ مجاہدین قسطنطنیہ کا مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے کہ اُن کے پاس دجال کی خبر آئے گی، پس جو کچھ اُن کے ہاتھوں میں ہو گا وہ اُسے چھوڑ کر بیت المقدس چلے جائیں گے، جو مسلمانوں کا امیر ہوگا اُس کے پیچھے نماز پڑھی جائے گی، پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کو حکم دیں گے کہ یاجوج اور ماجوج کی طرف چلے جاؤ! پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیت المقدس لوٹ آئیں گے، پھر زمین اپنی پاکیزہ چیزیں نکالے گی، جیسے کہ وہ ابتدا میں نکالتی تھی، پھر سات سال اسی حال میں ٹگوریں گے مومنین کی روحمیں قبض کر لی جائیں گی۔

○ ○ ○



۱۵۹۹. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عمن حدثه عن كعب قال ينزل عيسى ابن مريم عليهما السلام عند المنارة التي عند باب دمشق الشرقي وهو شاب أحمر معه ملكان قد لزم منا كبهما لا يجدنفسه ولا ربحه كافر الا مات وذلك ان نفسه يبلغ بصره فيدرك نفسه الدجال فيدوب ذوبان الشمع فيموت ويسير ابن مريم الى من في بيت المقدس من المسلمين فيخبرهم بقتله ويصلي وراء أميرهم صلاة واحدة ثم يصلي لهم ابن مريم وهي الملحمة ويسلم بقية النصارى ويقیم عيسى ويشرهم بدرجاتهم في الجنة.

۱۵۹۹ھ الحکم بن نافع نے حضرت جراح رحمہ اللہ تعالیٰ نے وہ اُس شخص سے روایت بیان کرتے ہیں کہ جسے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان فرمائی ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام دمشق کے مشرقی دروازے کے پاس جو منارہ ہے وہاں ٹوڑل فرمائیں گے، وہ سُرخ رنگ کے ایک نوجوان ہوں گے، اُن کے ساتھ دو فرشتے ہوں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اُن کے کندھوں کو پکڑ رکھا ہوگا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سانس اور خوشبو جو کافر محسوس کرے گا مَر جائے گا، آپ کا سانس اُس کی نظر کی حد نگاہ کی جگہ تک پہنچے گا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سانس دُھال تک پہنچے گا تو وہ موسمِ بقی کی طرح پکھلنے لگے گا اور مَر جائے گا، حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام اُن مسلمانوں کی طرف چلے جائیں گے جو بیت المقدس میں ہوں گے اور انہیں دُھال کی قتل کی اطلاع دیں گے اور اُن کے امیر کے پیچھے ایک نماز پڑھیں گے، پھر حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام انہیں نماز پڑھائیں گے اور یہ جگہ عظیم ہوگی اور ہائی مائندہ عیسائی مسلمان ہو جائیں گے، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُن میں رہ کر انہیں جنت کے بلند درجات کی خوشخبری دیں گے۔

○ ○ ○

۱۶۰۰. حدثنا ابو معاوية حدثنا الشيباني عمار بن المغيرة عن ابي هريرة قال تجدد المساجد لنزول عيسى بن مريم فيكسر الصليب ويقتل الخنزير ويضع الجزية ثم التفت لروائي من احدث القوم، فقال يا ابن اخي ان ادركته فاقره مني السلام.

۱۶۰۰ھ ابو معاویہ نے الشیبانی سے، انہوں نے عمار بن المغیرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: مساجد نہیں بنائی جائیں گی حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے ٹوڑل کے لئے، پس وہ صلیب توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے، اور جزیہ رکھ دیں گے، پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مَنہ پھیرا تو مجھے دیکھا کہ میں لوگوں میں سب سے چھوٹا ہوں، تو فرمانے لگے کہ اے میرے بھتیجے! اگر تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پالے تو میری طرف سے انہیں سلام کہنا!

○ ○ ○

۱۶۰۱. حدثنا ابو عمر عن ابن لهيعة عن الوهاب بن حسن عن محمد بن ثابت عن ابيه عن الحارث عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا بلغ الدجال عقبه انبي وقب ظله على المسلمين فيوترون لسيهم لقتاله فيسمعون نداء يا ايها الناس قد اكتم الموت وقد ضعفوا من الجوع فيقولون هذا كلام رجل شيعان يسمعون ذلك النداء للالا وشرق الارض



بنورها وينزل عيسى ابن مريم ورب الكعبة وينا دي يا معشر المسلمين احمدوا ربكم  
وسبحوه وهللوه وكبروه فيفعلون فيستبقون يريدون الفرار ويادرون ليضيق الله عليهم  
الأرض اذا أتو باب لد في نصف ساعة فيوالقون عيسى ابن مريم قدنزل باب لد فاذا نظر الى  
عيسى فيقول ألم الصلاة يقول الدجال يا نبي الله قد أقيمت الصلاة يقول عيسى يا عدو الله  
أقيمت لك لتقدم لتصلي فاذا تقدم يصلي يقول عيسى يا عدو الله زعمت أنك رب  
العالمين فلم تصلي لضربه بمقرعة معه فيقتله فلا يبقى من أنصاره أحد تحت شيء أو خلفه  
الا نادى يا مؤمن هذا دجالي فاقبله

۱۶۰۱) ابو عمر نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبد الوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت سے، وہ اپنے والد  
سے، وہ حضرت حارث سے، وہ حضرت عبد اللہ بنی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ  
جب دجال غمرہ اُنق میں پانچ جائے گا، اور اُس کا سایہ مسلمانوں پر پڑے گا، تو مسلمان اپنی کمانوں کی تانت لڑنے کے لئے  
کیں گے، وہ ایک آواز سنیں گے کہ: اے لوگو! تمہارے پاس مدد کرنے والا آچکا ہے، اور مسلمان بھوک کی وجہ سے کمزور ہو چکے  
ہوں گے، مسلمان کہیں گے یہ ایسے آدمی کی بات سے جو سیر ہے۔ یہ آواز تین مرتبہ سنیں گے، اور زمین اُس کے نور سے روشن  
ہو جائے گی، اور حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام رب کعبہ کی قسم! نودل فرمائیں گے، اور آواز دیں گے: اے مسلمانوں کی  
جماعت! اپنے رب کی حمد کرو! اُس کی تسبیح پڑھو! اُس کی جلیل اور تکبیر کہو! مسلمان ایسا ہی کریں گے۔ دجالی لشکر فرار ہونے کے  
ارادے سے بھاگیں گے، اور جلد بازی کریں گے، اللہ تعالیٰ اُن پر زمین ٹک کر دے گا، وہ آدھے گھٹنے میں لد کے دروازے  
پر پہنچیں گے۔ وہاں حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کو لد کے دروازے میں اُترا ہوا پائے گا۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام  
کو دیکھا جائے گا تو وہ فرمائیں گے نماز کھڑی کرو! دجال کہے گا اے اللہ کے نبی نماز کھڑی ہو چکی ہے، نماز پڑھائیے؟ تو حضرت  
عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے اے اللہ کے دشمن! یہ! قائمت تمہارے لئے کھلی گئی ہے۔ تم آگے بڑھ کر نماز پڑھاؤ، جب دجال نماز کے  
لئے آگے ہوگا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے اے اللہ کے دشمن! تو یہ گمان کرتا تھا کہ تُو رب العالمین ہے، اور تُو نماز نہیں  
پڑھا سکتا۔ حضرت عیسیٰ اپنی تلوار سے مار کر اُسے قتل کریں گے، دجال کے مددگاروں میں سے جو کوئی بھی کسی چیز کے نیچے یا پیچھے  
چھپا ہوگا تو وہ چیز آواز دے گی کہ اے مؤمن! یہ دجالی ہے! اسے قتل کر دے؟

○ ○ ○

۱۶۰۲۔ حدثنا عبد الرزق عن معمر عن الزهري أخبرني عمرو بن ابي صفيان الثقفي انه  
اخبره رجل من الانصار عن بعض اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم عن رسول الله  
صلى الله عليه وسلم قال بينما المسلمون بالشام قد حاصروهم الدجال في جبل ممن جبالها  
يريدون قتل الدجال اذ داخلهم ظلمة لا يبصر امرؤ فيها كفه لينزل ابن مريم فيحسر عن



أبصارهم وبين أظهرهم رجل عليه لآ منة فيقولن من أنت يا عبد الله؟ فيقول أنا عبد الله  
ورسوله وروحه وكلمته عيسى ابن مريم اختاروا بين إحدى ثلاث بين أن يبعث الله تعالى  
على الدجال وعلى جنوده عذابا من السماء أو ينحسف بهم الأرض أو يسلط عليهم مسلحا  
ويكف سلاحهم، فيقولون هذه يا رسول الله أشقى لصدورنا وأفسنا، قال فيومئذ يرى  
اليهودي العظيم الطويل الأكل الشروب لا تقل يده سيفه من الرعدة فينزلون إليهم ويلدوب  
الدجال حين يرى ابن مريم كما يلدوب الرصاص حتى يأتية أو يدركه عيسى فيقتله

۱۶۰۲ عبد الرزاق نے، معمر سے، انہوں نے الاہری سے روایت کی ہے کہ حضرت عمرو بن ابوسلمان انصاری رحمہ  
اللہ تعالیٰ کو ایک انصاری صحابی نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: مسلمان شام کے کسی پہاڑ پر ہوں گے، اُن کا ارادہ  
دجال کو قتل کرنے کا ہوگا، اور دجال نے اُن کا محاصرہ کر رکھا ہوگا، اچانک ایک ائمہ میرا اُن پر چھا جائے گا جس میں آدمی اپنی ہتھیلی کو  
بھی نہ دیکھ پائے گا، اس وقت حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام قُودل فرمائیں گے، اور لوگوں کی آنکھوں سے وہ ائمہ میرا دور  
کریں گے، اور اُن لوگوں کے درمیان ایک آدمی ہوگا جس کے پاس اسلحہ ہوگا، لوگ کہیں گے: اے اللہ کے بندے! تو کون  
ہے؟ تو وہ کہے گا میں اللہ کا بندہ اور اُس کا رسول اور اُس کی روح اور اُس کا کلمہ عیسیٰ ابن مریم ہوں، انہیں تین چیزوں میں سے ایک  
کا اختیار دیا جائے گا، یا تو اللہ تعالیٰ دجال پر اور اُس کے لشکر پر آسمان سے عذاب بھیج دے، اور یا انہیں زمین میں  
دھنسا دے، اور یا تمہارے اسلحہ کو اُن پر مسلط کر دے، اور اُن کے اسلحے تم سے روک دے، تو مسلمان کہیں گے اے اللہ کے رسول! یہ  
تیسری صورت ہمارے سینوں اور دلوں کے لئے زیادہ سکون پہنچانے والی ہے، اُس دن ایک لہجہ چڑا کھاتا چٹا یہودی دیکھا جائے  
گا۔ اُس کے ہاتھ میں طاقت نہ ہوگی کہ وہ اپنی تلوار اٹھالے، مسلمان اُن کی طرف اتریں گے اور دجال جب حضرت ابن مریم  
علیہما السلام کو دیکھے گا تو تائبانے کی طرح پکھلنے لگے گا، یہاں تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُسے پالیں گے اور قتل کر دیں گے۔

○ ○ ○

۱۶۰۳ قال الزهري فآخرني سالم عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يقتلكم

اليهود لتسلطون عليهم حتى يقول الحجر يا مسلم هذا يهودي ورائي لاقته.

۱۶۰۳ الاہری کہتے ہیں حضرت سالم رحمہ اللہ تعالیٰ سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن  
مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: یہودی تمہارے ساتھ لڑیں گے پھر تم اُن پر مسلط کر دیے  
جاؤ گے، یہاں تک پھر کہے گا اے مسلمان! یہ یہودی میرے پیچھے ہے اسے قتل کر دے۔

○ ○ ○

۱۶۰۴ قال الزهري عن ابن المسيب سمع أبا هريرة رضي الله عنه يقول قال رسول الله

عليه وسلم والذي نفسي بيده لو شكن أن ينزل ليكم ابن مريم حكما عدلا واماما مقسطا

يكسر الصليب ويقتل الخنزير ويضع الجزية ويفيض المال حتى لا يقبله أحد.



۱۶۰۳؎ ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن المسیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: اُس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قریب ہے کہ حضرت ابن مریم علیہا السلام تم میں نازل ہوں گے وہ حاکم، انصاف کرنے والے، امام اور عدل کرنے والے ہوں گے، وہ صلیب کو توڑ دیں گے اور جزیہ ختم کر دیں گے اور خنزیر کو ہلاک کر دیں گے، اور مال بڑھ جائے گا، حتیٰ کہ کوئی اُسے قبول کرنے والا نہ ہوگا۔

○ ○ ○

۱۶۰۵۔ قال الزهري عن نافع مولى أبي قتادة عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول

الله صلى الله عليه وسلم كيف يكف بكم اذا نزل بكم ابن مریم فامكم او قال امامكم منكم.

۱۶۰۵؎ ڈہری نے نافع (ابو قتادہ کے آزادہ کردہ غلام) سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہاری اس وقت کیا حالت ہوگی جب (حضرت) ابن مریم (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام) تم میں اتریں گے پھر تمہاری امامت کرائیں گے یا فرمایا کہ تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

○ ○ ○

۱۶۰۶۔ قال الزهري عن حنظلة الأسلمي سمع أبا هريرة رضي الله عنه يقول قال رسول

الله ﷺ والذي نفسي بيده ليهلن ابن مریم من فج الروحاء بالحج أو بالعمرة أو ليشبههما.

۱۶۰۶؎ ڈہری نے حنظلہ اسلمی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: اُس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! (حضرت) ابن مریم (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام) ضرور احرام باندھیں گے حج یا عمرے کا، یا دونوں کو جمع کریں گے۔

○ ○ ○

۱۶۰۷۔ حدثنا عبد الزراق عن معمر عن ابن طاوس عن أبيه يرويه قال ينزل ابن مریم اماما

هاديا ومقسطا عادلا فاذا نزل كسر الصليب وقتل الخنزير ووضع الجزية وتكون الملة واحدة

ويوضع الأمن في الأرض حتى إن الأسد ليكون مع البقر تحسبه ثورها ويكون الزنب مع الغنم

تحسبه كلبها وتنزع حمة كل ذات حمة حتى يطأ الرجل على رأس الحنش فلا يضره وحتى

تقر الجارية الأسد كما تقر ولد العكب الصغير ويكون الفرس العربي بعشرين درهما.

۱۶۰۷؎ عبدالرزاق نے، معمر سے، انہوں نے ابن طاؤس سے روایت کی ہے کہ ان کے والد حضرت طاؤس رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن مریم (یعنی حضرت عیسیٰ علیہا السلام) امام ہادی اور عدل و انصاف والے بن کراؤں گے جب وہ اتریں گے تو صلیب کو توڑ دیں گے، اور خنزیر کو قتل کر دیں گے، جزیہ کو ختم کر دیں گے اور ملت ایک ہو جائے گی اور زمین میں امن رکھ دیا جائے گا یہاں تک کہ ایک شیر گائے کے ساتھ اس طرح ہوگا کہ ٹو اس کو بتل گمان کرے گا اور ایک بھیڑیا بکریوں کے ساتھ اس طرح ہوگا کہ ٹو اس کو ان کا مٹا گمان کرے گا اور ہر ڈنگ والا اپنے ڈنگ کو پھینک دے گا۔

○ ○ ○



۱۶۰۸. قال معمر واخبرنا قتادة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الانبياء اخوة لعلات دينهم واحد وامهاتهم شتى اولاهم بي عيسى بن مريم ليس بيني وبينه رسول وانه نازل فيكم فاعرفوه رجل مربع الخلق الى البياض والحمرة يقتل الخنزير ويكسر الصليب ويضع الجزية ولا يقبل غير الاسلام وتكون الدعوة واحدة لله رب العالمين ويبلغ في زمانه الامر حتى يكون الاسد مع البقر والذئب مع الغنم ويلعب الصبيان بالحيات لا يضر بعضهم بعضا.

۱۶۰۸ ﴿ حضرت معمر نے قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک (حضرات) انبیاء (کرام علیہم السلام) باپ شریک بھائی ہیں ان کا دین ایک اور مائیں الگ الگ ہیں ان میں سب سے زیادہ میرے قریب (حضرت) عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) ہیں میرے اور اس کے درمیان کوئی رسول نہیں ہے اور بے شک وہ تم میں اترنے والے ہیں۔ تم ان کو پہچان لو۔ وہ درمیانے قد کا سفید رنگ سُرخ مائل آدمی ہے وہ خنزیر کو قتل کریں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، جزیہ کو ختم کر دیں گے اور اسلام کے علاوہ کچھ قبول نہ کریں گے اور اللہ رب العالمین کے لیے ایک ہی پکار ہو جائے گی، اور اس کے زمانے میں معاملہ یہاں تک پہنچ جائے گا کہ شیر گائے اور بھیڑیا بکریوں کے ساتھ ہوگا اور بچے سانپوں کے ساتھ کھلیں گے، وہ ایک دوسرے کو نقصان نہیں پہنچائیں گے۔

○ ○ ○

۱۶۰۹. قال معمر فاخبرنا زيد بن اسلم عن ابي هريرة قال ولا تقوم الساعة حتى ينزل عيسى ابن مريم اماما مقسطا وحكما عادلا وتبتر قریش الامارة ويقتل الخنزير ويكسر الصليب وتوضع الجزية وتكون السجدة واحدة لله رب العالمين وتضع الحرب اوزارها وتعلم الارض من السلم كما يملأ الاناء من الماء وتكون الارض كفائورة الورق وترفع الشحناء والعداوة والبغضاء ويكون الذئب في الغنم وكلها والاسد في الابل كانه عجلها

۱۶۰۹ ﴿ معمر کہتے ہیں کہ مجھے زید بن اسلم نے خبر دی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: قیامت قائم ہوگی جب (حضرت) عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) امام عادل اور حاکم مُصَفِّ بن کر اتریں گے اور امارت قریش میں ظاہر ہوگی، اور وہ خنزیر کو قتل کریں گے اور صلیب کو توڑ دیں گے اور جزیہ کو ختم کر دیا جائے گا اور سجدہ صرف اللہ رب العالمین کے لئے ایک ہو جائے گا، جنگ اپنے ہتھیار پھینک دے گی اور زمین سلامتی سے ایسی بھر جائے گی جیسے بڑھتی پانی سے بھر جاتا ہے اور کینہ، دشمنی اور بغض کو اٹھا دیا جائے گا۔ بھیڑیا بکریوں میں ان کے (چوکیدار) ٹٹنے کی طرح ہوگا اور شیر آدمیوں میں ایسے ہوگا گویا کہ ان (کے ریوز) کا آخری حصہ ہے۔

○ ○ ○

۱۶۱۰. قال معمر وقال ابن طاوس عن ابيه يرويه قال ويكون الفرس العربي بعشرين درهما ويقوم الثور بكذا وكذا وتعود الارض على هبتها على عهد آدم عليه السلام ويكون



القطف یا کل منه النفر ذو العدد وتكون الرمانة یا کل منها النفر ذو العدد

۱۶۱۰؎ معمر نے ابن طاؤس رحمہ اللہ تعالیٰ سے، وہ اپنے والد حضرت طاؤس رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عربی گھوڑا بیس (20) درہم کا ہوگا اور ایک نبل کی قیمت اتنی اور اتنی ہوگی اور زمین اپنی پہلی والی حالت پر، جو حضرت آدم علیہ السلام کے وقت تھی لوٹ جائے گی۔ انگور کا ایک خوشہ ایسے ہوگا جس سے آدمیوں کی بڑی جماعت کھائے گی اور ایک انار ایسے ہوگا جس سے لوگوں کی کثیر تعداد کھائے گی۔

○ ○ ○

۱۶۱۱؎ حدثنا الولید بن مسلم عن حنظلة سمع سالما سمع ابن عمر رضی اللہ عنہما يقول قال رسول اللہ صلی علیہ وسلم أريت عند الکعبة مما يلي المقام رجلا آدم سبط الرأس و ا ضعا يديه علی رجلین يسكب رأسه أو یقطر ماء فسالت من هذا قالوا عیسی ابن مریم او المسيح ابن مریم

۱۶۱۱؎ ولید بن مسلم نے حنظلہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے سالم سے، انہوں نے سنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے کعبہ کے پاس مقام ابراہیم کے قریب ایک گندی رنگ کا دکھایا گیا جس کے بال لمبے تھے۔ دونوں ہاتھ پاؤں پر رکھے ہوا تھا۔ اس کے سر سے پانی بہہ رہا تھا یا فرمایا کہ پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ (حضرت) عیسیٰ بن مریم (علیہا السلام) یا فرمایا کہ (حضرت) مسیح بن مریم (علیہا السلام) ہیں۔

○ ○ ○

۱۶۱۲؎ حدثنا ابن عیینة عن الزهري عن ابن المسيب عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم یوشک أن ینزل لیکم ابن مریم حکما مقسطا یکسر الصیْب ویقتل الخنزیر وتوضع الجزية ویفیض المال حتی لا یقبله أحد

۱۶۱۲؎ ابن عیینہ نے زہری سے، انہوں نے ابن مسیب سے روایت کی ہے کہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: قریب ہے کہ (حضرت) عیسیٰ بن مریم (علیہا السلام) تم میں حاکم عادل بن کر اتریں گے، وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے اور جزیہ ختم کر دیا جائے گا۔ مال زیادہ ہو جائے گا یہاں تک اُسے قبول کرنے والا کوئی نہیں ہوگا۔

○ ○ ○

۱۶۱۳؎ حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن خزيمة عن عبد الله بن عمرو قال ینزل عیسیٰ ابن مریم فاذا رآه الدجال ذاب کما یذوب الشحمة لیقتل الدجال ویفرق عنه اليهود حتی إن الحجر لیقول: یا عبد الله المسلم هذا عندي یهودي لنعال لافعله.



۱۶۱۳؎ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ (حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام) اتریں گے۔ جب دجال اس دیکھے گا تو ایسے پھلے گا جیسے چربی پھلتی ہے پھر وہ دجال کو قتل کر دیں گے۔

○ ○ ○

قدر بقاء عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام بعد نزولہ

عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے نزول کے بعد باقی رہنے کی مقدار

۱۶۱۴. حدثنا یحییٰ بن الولید عن صفوان بن عمرو وأبی ہریر عن المشایخ عن کعب قال لما رای عیسیٰ ابن مریم قلۃ من معہ شکى الی اللہ تعالیٰ فقال اللہ الی والمک الی ومتولیک ولیس من رفعت عندي یموت والی باعک علی الأعور الدجال فتقله لم تعیش بعد ذلک أربعاً وعشرین سنة ثم أتواک مئة الحق قال کعب ومصدق ذلک قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف تہلک أمة أنا أولها والمسیح آخرها

۱۶۱۴؎ مجھے روایت بیان کی ہے حضرت ضرہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، انہوں نے نقل کی ہے حضرت یحییٰ بن ابی عمر العیسانی رحمہ اللہ تعالیٰ سے انہوں نے نقل کی ہے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: دجال بیت المقدس میں مؤمنین کا محاصرہ کرے گا۔ مؤمنین کو سخت بھوک لگے گی، یہاں تک کہ بھوک کی خاطر اپنی کمان کی تانت (دھاگہ) کھائیں گے، اسی حالت میں اچانک اندھیرے میں ایک آواز سنیں گے، تو مؤمنین بولیں گے کہ یہ آواز ایک آدمی کی ہے۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ دیکھیں گے تو وہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہوں گے، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: نماز کھڑی ہو جائے گی تو امام حضرت مہدی علیہ السلام امام المسلمین منصفی سے پیچھے لوٹے گا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ آپ آگے ہو جائیں، آپ کے لئے تو امامت ہو گئی ہے، تو وہ بندہ اس نماز کی امامت کرائے گا، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر اس کے بعد حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہی امام ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۶۱۵. حدثنا الحکم بن نافع عن جراح عن کعب قال یقیم عیسیٰ ابن مریم عشر حجج

یشر المؤمنین درجاتهم فی الجنة.

۱۶۱۵؎ حکم بن نافع نے جراح سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہما السلام دس سال رہیں گے اور ایمان والوں کو جنت کے درجات کی خوشخبری دیں گے۔

مجھے روایت بیان کی ہے حضرت یحییٰ بن الولید رحمہ اللہ تعالیٰ نے، انہوں نے نقل کی ہے حضرت صفوان بن عمر اور ابوبکر رحمہما اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے اپنے مشائخ سے نقل کی ہے انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ حضرت



کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام نے دیکھا کہ ان کے ساتھی کم ہیں تو انہوں نے اللہ تعالیٰ عنہ سے فریاد کی، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں تمہیں اپنی طرف اُٹھا لیتا ہوں اور تمہیں وفات کر دوں گا اور جس کو میں اُٹھا لوں تو وہ میرے ہاں مرتا نہیں۔ میں تمہیں کانے دجال کے مقابلے پر بھیجنے والا ہوں آپ اس کو قتل کریں گے، اس کے بعد آپ چوبیس (24) سال گزاریں گے۔ پھر میں تمہیں حقیقی موت کے ساتھ وفات دوں گا، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کی دلیل حضرت نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان ہے کہ:

کیسے ہلاک ہو سکتی ہے وہ اُمت کہ جس کا اُکل میں (یعنی حضرت محمد ﷺ) اور (حضرت) عیسیٰ (علیہ السلام) اُس کے آخر میں ہوں۔

○ ○ ○

۱۶۱۶۔ حدثنا يحيى بن سعيد الطار عن سليمان بن عيسى قال بلغني أن عيسى ابن مريم

إذا قتل الدجال رجع إلى بيت المقدس ليتزوج إلى قوم شعيب عتق موسى وهم جذام فيولد

له فيهم وتقيم تسعة عشر سنة لا يكون أمير ولا شرطى ولا ملك

۱۶۱۶۔ یحییٰ بن سعید الطار کہتے ہیں کہ سلیمان بن عیسیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم

علیہا السلام جب دجال کو قتل کریں گے، تو وہ بیت المقدس کی طرف لوٹ جائیں گے۔ وہ حضرت شعیب علیہ السلام کی اُس قوم میں

شادی کریں گے۔ جن کے داماد حضرت موسیٰ علیہ السلام تھے، اور وہ قبیلہ جذام ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اُن میں اولاد ہوگی

اور وہ اُن میں اُنیس (19) سال تک رہیں گے، نہ اُن لوگوں میں کوئی امیر ہوگا اور نہ پولیس والا اور نہ کوئی بادشاہ۔

○ ○ ○

۱۶۱۷۔ حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عمن حدثه عن كعب قال نجيء ربيع طيبة

لتقبض روح عيسى والمؤمنين

۱۶۱۷۔ حکم بن نافع نے، جراح سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب فرماتے ہیں کہ ایک

پاکیزہ ہوا چلے گی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مؤمنین کی روح کو قبض کرے گی۔

○ ○ ○

۱۶۱۸۔ حدثنا أبو أيوب عن أرطاة عن أبي عامر عن تبيع قال ينصرف عيسى ومن معه بعد

بأجوج ومأجوج إلى بيت المقدس فيقولون الآن وضعت الحرب أوزارها لم ان الأرض

تخرج زكاتها باذن الله تعالى على ما كانت في أول الدنيا فليبت عيسى بن مريم والمؤمنون

سنوات في بيت المقدس ثم يبعث الله ريحا تقبض الأرواح.

۱۶۱۸۔ ابو ایوب نے، ارطاة سے، انہوں نے ابو عامر سے روایت کی ہے کہ تبیع فرماتے ہیں کہ یا جوج اور ما جوج کے

بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے ساتھیوں سمیت بیت المقدس واپس آ جائیں گے، لوگ کہیں گے کہ اب جنگ نے اپنے ہتھیار رکھ

دیئے ہیں، یعنی جنگ ختم ہو چکی ہے، پھر زمین اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنی زکوٰۃ نکالے گی، جیسے کہ وہ دنیا کی ابتدا میں تھی، پس حضرت



عیسیٰ بن مریم علیہا السلام اور مؤمنین کچھ سالوں تک بیت المقدس میں رہیں گے، پھر اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیج دے گا، جو اُن کی رُوحوں کو قبض کرے گی۔

○ ○ ○

۱۶۱۹. حدثنا أبو عمر عن ابن لهيعة عن عبد الوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن أبيه عن الحارث عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم إذا نزل عيسى بن مريم وقتل الدجال تمتعوا حتى يحبوا ليلة طلوع الشمس من مغربها وحتى يتمتعوا بعد خروج الدابة أربعين سنة لا يموت أحد ولا يمرض ويقول الرجل لغنمه ودوابه اذهبوا فارعوا لي مكان كذا وكذا وتعالوا ساعة كذا وكذا وتمر الماشية أحد بين الزرعين لا تأكل منه منبلة ولا تكسر بظلفها عودا والحيات والعقارب ظاهرة لا تؤذي أحد يؤذيها أحد والسبع على أبواب الدور تستطعم لا تؤذي أحد وبأخذ الرجل الصاع أو المد من القمح أو الشعير فيبدره على وجه الأرض فلا حراث ولا كرا ب فيهدخل من المد الواحد سبع مائة مد.

۱۶۱۹ ابو عمر نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبد الوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت سے، انہوں نے ثابت سے، انہوں نے حارث سے، انہوں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے اور دجال قتل کر دیا جائے گا تو لوگ آرام سے رہیں گے۔ وہ یہ چاہیں گے کہ وہ رات آجائے جس کی صبح کو سورج مغرب سے طلوع ہوگا، اور وہ ”دابہ“ کے نکلنے کے بعد چالیس (40) سال تک راحت میں رہیں گے، اُن میں سے نہ کوئی مَرے گا نہ بیمار ہوگا، آدمی اپنی بکریوں اور جانوروں سے کہے گا کہ فلاں جگہ چل جاؤ اور وہاں پہ گھاس کھا لو! اور فلاں وقت ڈالیں آ جاؤ! اور چوپائے دو کھیتوں کے درمیان چلیں گے نہ اُس میں سے کوئی خوشہ کھائیں گے اور نہ اپنے گھروں کے ساتھ لکڑی توڑیں گے، اور سانپ اور کُھوڑ مین پر ظاہر ہوں گے کسی کو بھی تکلیف نہیں دیں گے، اور نہ انہیں کوئی تکلیف دے گا، اور زہرے گھروں کے دروازوں پر آ کر کھانا مانگیں گے، اور کسی کو بھی تکلیف نہیں دیں گے، اور ایک آدمی ایک ”صاع“ یا ایک ”مد“ گندم یا جو لے گا اور اُس کو زہن پر پھیلا دے گا وہ نہ کھیتی باڑی کرے گا نہ بک جوتے گا ایک مد سے سات سو مد اُسے حاصل ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۶۲۰. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن يزيد بن قوذر عن تميم قال يفتي عيسى ابن مريم أربعين سنة.

۱۶۲۰ ہمیں حضرت ولید رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابن لہیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے واسطے سے بیان کیا ہے، انہوں نے حضرت یزید بن قوذ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت تميم رحمہ اللہ تعالیٰ سے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام چالیس (40) سال رہیں گے۔

○ ○ ○



۱۶۲۱۔ حدثنا مسلم بن قتيبة عن أبي مودود المدني عن عثمان بن الضحاك عن يوسف بن عبد الله بن سلام عن أبيه قال لجد في التوراة أن عيسى ابن مريم يذلن مع محمد صلى الله عليهما وسلم قال أبو مودود وقد بقي في البيت موضع قبر عيسى ابن مريم .

۱۶۲۱ھ میں حضرت مسلم بن قتيبة رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے حضرت ابو مودود المدنی رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کر کے، انہوں نے حضرت عثمان بن ضحاك رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت يوسف بن عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے اپنے والد حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: ہم نے تورات میں یہ پایا ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام حضرت محمد ﷺ کے ساتھ دفن کئے جائیں گے۔ حضرت ابو مودود رحمہ اللہ تعالیٰ نے اضافہ کیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کی قبر کی جگہ باقی رہ گئی ہے۔

۱۶۲۲۔ حدثنا عيسى بن يونس عن هشام بن عروة عن صاحب لأبي هريرة عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ينزل عيسى بن مريم فيمكث في الأرض أربعين سنة

۱۶۲۲ھ میں حضرت عیسیٰ بن یونس رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے حضرت هشام رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کر کے، انہوں نے حضرت عروہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام آسمان سے اتریں گے اور زمین پر چالیس (40) سال رہیں گے۔

○ ○ ○

۱۶۲۳۔ حدثنا معتمر بن سليمان عن أبيه عن قتادة عن عبد الرحمن بن آدم عن أبي هريرة قال يلبث عيسى ابن مريم في الأرض أربعين سنة لو قال للبطحاء سيلي عسلا لسالت عسلا ۱۶۲۳ھ میں حضرت معتمر بن سلیمان رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا اپنے والد ماجد حضرت سلیمان رحمہ اللہ تعالیٰ کے واسطے سے، انہوں نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اور حضرت انہوں نے حضرت عبد الرحمن بن آدم رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام چالیس (40) سال زمین پر رہیں گے اور اگر وہ پتھر ملی زمین کو کہے کہ شہد کی نہر بہا دے تو وہ شہد کی نہر بہا دے گی۔  
(یہ ان کا معجزہ ہوگا "واحدی")

○ ○ ○

۱۶۲۴۔ حدثنا الوليد بن مسلم عن ابن لهيعة عن يزيد بن قوذر عن تبع عن كعب قال يبقی عيسى ابن مريم بعد ما ينزل أربعين سنة وقال الوليد وقرأت على دانيال مثل ذلك ۱۶۲۴ھ میں حضرت ولید بن مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے حضرت ابن لہیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کر کے، انہوں نے حضرت یزید بن قوذہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت تبع رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اور انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے



اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام قیول کے بعد چالیس 40 سال تک رہیں گے، اور حضرت ولید رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں نے حضرت دانیال رحمہ اللہ تعالیٰ کے سامنے بھی اسی طرح کی حدیث روایت کی ہے۔

○ ○ ○

۱۶۲۵. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أطاة قال بمكث عيسى بعد الدجال ثلاثين

سنة كل سنة منها يقدم الى مكة لمصلي فيها ويهمل.

۱۶۲۵ ہمیں حضرت حکم بن نافع رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے حضرت جراح رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کر کے، انہوں نے حضرت اطاة رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیال کے بعد تیس (30) سال رہیں گے، ان سالوں میں ہر سال وہ مکہ آئیں گے، اس میں نماز پڑھیں گے اور لا الہ الا اللہ پڑھیں گے، یا جوج ما جوج کے خروج تک وہ ایسا ہی کریں گے۔

○ ○ ○

## خروج یا جوج وما جوج

### یا جوج ما جوج کا لکنا

۱۵۲۶. حدثنا بقية عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب قال خلق الله ما جوج

وما جوج ثلاثة أصناف أجسامهم كالآرزو صنف أربع الخرع وعرضهم مثل القواهم وصنف

يفترسون إذا لهم ويلتحفون الأخرى وما كلون مشائم لسانهم

۱۶۲۶ ہمیں حضرت بقیۃ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے حضرت صفوان رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت شریح بن عبید رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یا جوج ما جوج کو تین طرح پیدا کیا ہے:

نمبر 1: ایک قسم وہ ہے جن کے اجسام چاول کی طرح ہیں۔

نمبر 2: دوسری قسم چار ذراع کی طرح ہے اور ان کی چوڑائی

نمبر 3: اور تیسری قسم (وہ ہے جو) اپنے کانوں کو بچائیں گے اور دوسرے طرف کے کانوں کو لحاف بنائیں گے

اور اپنی عورتوں کی بچہ دانی کی جھلی کھائیں گے۔

○ ○ ○

۱۶۲۷. حدثنا بقية عن صفوان حدثنا أبو الزاهرية عن كعب قال الممثل من ما جوج

وما جوج الطور ومن الملاحم دمشق

۱۶۲۷ ہمیں حضرت بقیۃ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا حضرت صفوان رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کر کے، وہ فرماتے ہیں



کہ ہمیں حضرت ابوالزاہر یہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ  
یا جوج ما جوج سے پناہ کو طور میں ہے اور لڑائی کی ابتداء و مشق سے کریں گے۔

○ ○ ○

۱۶۲۸۔ حدثنا بقیة عن صفوان حدثني المشيخة عن كعب قال بفضل الناس ما جوج و

ما جوج بسبعة نفر

۱۶۲۸) ہمیں حضرت بقیة رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا حضرت صفوان رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کر کے، اور وہ فرماتے  
ہیں کہ مجھے ایک راویہ نے بیان کیا ہے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ یا جوج اور ما جوج  
لوگوں سے سات (7) گنا زیادہ ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۶۲۹۔ قال صفوان وحدثني أبو النسي الأملوكي عن كعب قال عرض أسفكة باب ما جوج

وما جوج الذي يفتح لهم السلسلي أربعة وعشرون ذراعاً تغنيها أسنة رماحهم.

۱۶۲۹) حضرت صفوان رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوالنسی املوکی رحمہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے حضرت کعب  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کر کے کہ وہ فرماتے ہیں، یا جوج ما جوج کے دروازے کی چوڑائی جس کا پچلا حصہ اس کے لئے  
کھول دیا جائے گا (24) گو ہیں جس کو ان کے نیزوں کے سر ٹھپائیں گے۔

○ ○ ○

۱۹۳۰۔ حدثنا ابن وهب عن مسلمة بن علي وموسى بن شيبة عن الأوزاعي عن حسان بن

عطية عن ابن عباس قال الأرض سبعة أجزاء فسنة أجزاء منها ما جوج وما جوج وجزء فيه سائر

الأرض وقال حسان بن عطية ما جوج واما جوج امةان في كل امة مائة ألف امة لا يشبه امة

أخرى لا يموت الرجل منهم ينظر في مائة عين من ولده.

۱۹۳۰) ہمیں حضرت ابن وهب رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے حضرت مسلمة رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت موسیٰ رحمہ  
اللہ تعالیٰ کے واسطے سے، انہوں نے حضرت اوزاعی رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اور انہوں نے حضرت حسان بن عطیة رحمہ اللہ تعالیٰ سے،  
اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: زمین کے سات (7) حصے ہیں۔ چھ حصے ان میں  
سے یا جوج ما جوج ہیں اور ایک حصے میں سارے لوگ ہیں اور حضرت حسان بن عطیة رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یا جوج ما جوج  
دو (2) اٹھیں ہیں اور ہر ایک اٹھ میں ایک لاکھ لوگ ہیں، جو دوسری اٹھ سے مشابہ نہیں ہے۔ ان میں سے کوئی آدمی نہیں  
مرتا جب تک اپنی اولاد کی سو (100) نسلیں دیکھ نہ لے۔

○ ○ ○

۱۹۳۱۔ حدثنا ابن وهب حدثنا زيد بن أسلم عن أبيه قال قال ان رسول الله ﷺ قال ان ما جوج

وما جوج حين يخرجون يخرج أولهم في بالبحيرة بحيرة طبرية فيسربولها ثم يأتي آخرهم



عليها فيقولون كأنه كان هاهنا مرة ماء فإذا غلبوا على الأرض قالوا قد غلبنا على الأرض  
تعالوا نقاتل أهل السماء فقالوا يا رسول الله فإين يكون المسلمون قال يتحصنون فيرسل الله  
سحابا يقال لها العنان وكذلك اسمه عند الله فيرمونه بنبالهم فتسقط لبالهم مختضبة دما  
فيقولون قد قتلنا الله والله فيمكثوا ما شاء الله فيوحى الله تعالى إلى السحاب فتمطر عليهم  
دودا كالنصف نصف الأهل يخرج منها فتأخذ كل واحدة في عنق واحد منهم فتقتله فيبناهم على  
ذلك إذ قال رجل من المسلمين اتحوا لي الباب أخرج أنظر ما فعلوا أعداء الله لعل الله يكون  
قد أهلكهم فيخرج فإذا جاءهم وجددهم قياما موتى بعضهم على بعض فيحمد الله وينادي إلى  
أصحابه إن الله قد أهلكهم فيبعث الله مطرا فيغسل الأرض منهم، قال فيستوقد المسلمون  
بفسهم وبللهم كذا وكذا سنة وتاكل مواشي المسلمين من جيفهم فتشكر عليهم وتلين.

۱۶۳۱ھ میں حضرت ابن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت زید بن اسلم رحمہ اللہ تعالیٰ  
نے بیان کیا ہے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس وقت  
یا جوج ماء جوج نکلیں گے ان کا اول دستہ بحیرہ طبریہ میں نکلے گا اور وہ اس سے نہیں گے۔ پھر ان کا آخری دستہ اس پر آئے گا تو وہ  
کہیں گے کہ گویا کسی زمانے میں یہاں پانی تھا! جب وہ زمین پر غالب آجائیں گے تو کہیں گے ہم زمین پر غالب آ گئے (اب)  
آ جاؤ کہ ہم آسمان والوں سے لڑیں تو حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ مسلمان اس وقت کہاں  
ہوں گے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (وہ) زیادہ مضبوط اور مستحکم قلعوں میں پناہ لیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ بادل کو بھیجے گا اُسے  
”عناق“ کہا جائے گا اور یہی نام اس بادل کا اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی ہوگا یہ اس بادل کو اپنے تیروں کے ذریعہ ماریں گے وہ تیر خوں  
آلود ہو کر ان کی طرف پھینکیں گے، تو وہ لوگ کہیں گے کہ (نعوذ باللہ) ہم نے اللہ کو قتل کیا اور اللہ رب العزت انہیں قتل کریں گے،  
پھر وہ کچھ دیر ٹھہریں گے جتنا اللہ تعالیٰ چاہیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ بادل کی طرف وحی (حکم) فرمائیں گے کہ وہ بادل ان پر کیڑوں کی  
شکل میں بارش نہ سائے گا جیسے اونٹ کے ناک کے کیڑے ہوتے ہیں، جو ان سے نکلے گا ان میں سے ہر ایک ان کے گردن کو پکڑے  
گا، اور اس کو قتل کرے گا۔ وہ اسی حال پر رہیں گے۔ اسی دوران ایک آدمی مسلمانوں میں سے کہے گا کہ میرے لئے دروازہ کھول دو  
تاکہ میں دیکھوں اللہ تعالیٰ نے اپنے دشمنوں کے (ساتھ) کیا سلوک کیا؟ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہلاک کیا ہو؟ پھر وہ نکلے  
گا جب وہ ان کے پاس آئے گا تو ان کو مردہ حالت میں ایک دوسرے پر گرا ہوا پڑا پائے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے گا،  
اور اپنے ساتھیوں کو آواز دے گا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے ان کو ہلاک کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ بارش کو بھیج دے گا اور زمین کو ان سے  
دُھو دے گا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان ان کے تیروں اور کوڑا کرکٹ (یعنی پکڑے) سے کافی عرصہ تک آگ جلائیں گے  
اور مسلمانوں کی مویشی (جانور) ان کے مُرداروں کو کھائیں گے اور اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں گے اور خوش ہوں گے۔



۱۶۳۲. حدثنا ابن وهب عن مسلمة بن علي عن سعيد بن بشير عن قتادة قال قال رجل  
يا رسول الله قد رأيت ردم يا جوج وماجوج وان الناس يكذبوني، قال النبي صلى الله عليه  
وسلم كيف رأيته؟ قال رأيته كالبرد المحبر، قال صدقت والذي نفسي بيده لقد رأيته و ردمه  
لينة من ذهب ولينة من رصاص.

۱۶۳۲ھ میں حضرت ابن وهب رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسلمة رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کر کے بیان کیا ہے، انہوں  
نے حضرت سعید بن بشیر رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کیا ہے، اور انہوں نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیان کیا ہے کہ وہ فرماتے  
ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ میں یا جوج ما جوج کا بند دیکھ چکا ہوں جبکہ لوگ مجھے جھٹا رہے ہیں؟ تو  
نبی کریم ﷺ نے اُن سے پوچھا کہ آپ اُسے کس طرح دیکھ چکے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں نے اس کو دیکھا جیسے رگی ہوئی  
چادر ہو، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آپ نے سچ کہا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں بھی اُسے دیکھ  
چکا ہوں اور اس کا بند سونے اور تانبے کی اینٹوں سے بنا ہوا ہے۔

○ ○ ○

۱۶۳۳. حدثنا ابو ايوب عن اربعة عن ابي عامر حدثه عن تبع قال اذا قتل عيسى ابن مريم  
الدجال اوحى الله تعالى اليه ان الطلق انت ومن معك من المؤمنين الى الطور فانه قد خرج  
عباد لي لا يطيقهم احد غيري والمؤمنون يومئذ اثنا عشر الفا سوى الدراوي والنساء ويخرج  
يا جوج وماجوج وهم من كل حدب ينسلون لا يمرون على ماء الا نزلوه والماء يومئذ قليل  
قد غار عند مخرج الدجال حتى ينتهوا الى بحيرة طبرية فيقول آخرهم لقد كان هاهنا مرة  
ماء ثم انه يقبل بعضهم على بعض فيقولون حتى متى وقد قهرنا اهل الارض فلهلما للقتال  
اهل السماء فيرمون بنشابهم نحو السماء لترجع لشابهم مختضة دما فيبعث الله عليهم داء  
يقال له النغف ياخذ في اعناقهم فيهلكهم الله حتى ان الارض لتنعن من جيفهم حتى يبلغ اذاهم  
المؤمنين حيث هم فيقبل المؤمنون الى عيسى فيقولون انا لنجد ريحا ما لنا عليه صبرا وما لنا  
عليه طاعة فبدعوا عيسى ربه والمؤمنون فيبعث الله عليهم طيرا ابا بيل فتحملهم حتى تلقبهم  
في مهامة من الارض حتى تصير كالصدالة من دمائهم وشحومهم فيلبث الناس سنوات  
يحتطبون من سلاحهم ثم يلبثون سبع سنين ثم يبعث الله ريحا في قبض ارواح المؤمنين.

۱۶۳۳ھ میں حضرت ابویوب رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے حضرت اربعة رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کر کے، انہوں نے  
حضرت ابو عامر رحمہ اللہ تعالیٰ سے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت تبع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال  
کو قتل کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی طرف وحی فرمادیں گے کہ آپ اور آپ کے ساتھ جو مسلمان ہیں وہ کو وہ طور کی طرف چلے جائیں



کیونکہ میرے ایسے بندے پہلے جا چکے ہیں جن پر میرے سوا کوئی دوسرا طاقت نہیں رکھتا، اور مسلمان اس وقت بچوں اور عورتوں کے علاوہ بارہ (12) ہزار ہوں گے، اور یا جوج ما جوج نکلیں گے اور وہ ہر بندہ جگہ سے تیزی کے ساتھ آئیں گے وہ جس پانی پر گوریں گے اس کو بالکل ختم کر دیں گے اور پانی اُس دن کم پڑ جائے گا، اور زمین میں اتر جائے گا، یہاں تک کہ بحیرہ طبریہ بھیج جائیں گے۔ ان کا آخری دستہ کہے گا کہ کسی زمانے میں یہاں پانی تھا (یعنی پہلا ہی دستہ اس بحیرہ کو بالکل صاف کر دے گا "واحدی") پھر ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو جائیں گے۔ پھر کہیں گے کہ ہم تو اہل زمین پر غالب آ چکے ہیں (اب) آؤ ادا کہ اہل آسمان سے لڑیں، پھر اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے وہ تیر ان کی طرف خون آلود ہو کر واپس آئیں گے، پھر اللہ رب العزت ان پر ایک بیماری بھیج دیں گے جسے "النف" کہا جائے گا، جو ان کے گردلوں میں لگ جائے گی، پھر اللہ تعالیٰ ان سب کو ہلاک کر دیں گے یہاں تک کہ زمین ان گندگیوں کی وجہ سے ہندو دار ہو جائے گی جس کی وجہ سے مسلمانوں کو تکلیف پہنچے گی، تو مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کریں گے کہ ہم ایسی خدمت دیکھ رہے ہیں کہ نہ جس پر ہم صبر کر سکتے ہیں اور نہ ہم میں اس کو برداشت کرنے کی طاقت ہے؟ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں گے۔ پھر اللہ رب العزت ابابیل پرندے بھیج دے گا۔ وہ انہیں اٹھائیں گے اور پھینکیں گے، پھر لوگ کچھ عرصہ رہیں گے۔ ان کے اُسٹے سے ایہد من بنائیں گے۔ پھر سات (7) سال رہیں گے۔ پھر اللہ رب العزت ایک تیز ہوا بھیجے گا جو مسلمانوں کی رو میں قبض کر لے گی۔

○ ○ ○

۱۶۳۳۔ حدثنا ابو ایوب وعبد القدوس ویحییٰ بن سعید عن أرطاة عن ضمرة عن حبيب قال سمعت جبر بن نفیر يقول إن ما جوج وما جوج ثلاثة أصناف صنف طولهم كالأرذ والشربين قال أبو جعفر الأرذ هوشیء شبه الشجر كذا ذاهب في السماالة فراع أقل أو أكثر وصنف طولهم وعرضهم سواء وصنف يفترض الرجل منهم أذنه ويلتصق بالآخرى ليعطي بها سائر جسده

۱۶۳۳۔ ہمیں حضرت ابو ایوب رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے حضرت ارطاة رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کر کے، انہوں نے حضرت ضمرة رحمہ اللہ تعالیٰ سے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جبر بن نفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یا جوج ما جوج تین قسم کے ہوں گے:

نمبر 1: پہلی قسم، اُن کی لہائی چاول اور چنے کے درخت کی طرح ہوگی، حضرت امام ابو جعفر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "الارذیہ" درخت کے مشابہ کوئی چیز ہے، اسی طرح ان کی لہائی اوپر کی طرف سو (100) گویا ایک سو میں (120) گویا اس سے کم ہمیش ہوگی۔

نمبر 2: دوسری قسم، جن کی لہائی اور چوڑائی ایک جیسی ہوگی۔

نمبر 3: اور تیسری قسم وہ ہے کہ جن میں سے آدمی اپنے ایک کان کو بچائے گا اور دوسرے کے ساتھ مدد لے گا اور اس کے ذریعہ سے اپنے پورے جس کو ڈھانپ دے گا۔

○ ○ ○



۱۶۳۵. حدثنا أبوالمغيرة عن اسماعيل بن عياش عن أبي بكر بن أبي مریم الغسانی  
حدثني أشياخنا عن كعب قال إن التين يكون حبة فيؤذي أهل البر من أهل الأرض فيلقبها الله  
من البر إلى البحر فإذا صاحت دواب البحر منه بعث الله عليه من ينقله من البحر إلى الأرض  
إلى ياجوج وماجوج فيجعله رزقاً لهم

۱۶۳۵ میں حضرت ابوالمغيرة رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل بن عیاش رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے بیان  
کیا ہے، انہوں نے حضرت ابوبکر بن مریم الغسانی رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ مجھے ہمارے مشائخ نے حضرت  
کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ: وہ فرماتے ہیں کہ بے شک "تین" نامی سانپ وہ زمین والوں میں سے  
خسکی پر رہنے والوں کو تکلیف پہنچائے گا۔ پھر اللہ رب العزت اس کو خشکی سے سمندر میں پھینک دے گا۔ جب سمندر کے جانور اس  
کی تکلیف دینے سے شک آ کر چلیں گے تو اللہ رب العزت اس پر کسی کو بھیج دے گا جو اس کو زمین کی طرف یا جوج ماجوج کے لئے  
سمندر سے نکل کر دے گا اور اس کو یا جوج ماجوج کا رزق بنا دے گا۔

○ ○ ○

۱۶۳۶. حدثنا بقية وعبد القدوس ونصفوان بن عمرو عن حوشب بن سيف المعافري  
حدثني ازداد بن أفلح المقراني أنه كان هو وجابر بن ازداد المقراني منصرفين إلى منزلهما  
عبد راحط بقليل يعني عبد غزوة يقال لها راحط، فقال له جابر هل لك في زيارة عمرك  
البيكالي قال نعم قال فانطلقنا حتى دخلنا منزله فوجدنا الجند قد عادوه وهو قاعد يحدتهم  
فذكر رجل التين فقال عمرو هل تدرون كيف يكون التين قالوا وكيف يكون؟ قال يكون  
حبة تعدو على حبة لتأكلها ثم تصير تأكل الحيات وتعظم وتنفع وتزداد في حمتها حتى  
تحرق فإذا عدت على دواب الأرض فاهلكتها سالها الله حتى تأتي نهر العبره فيضربها تيار  
المار حتى يدخلها البحر فتصنع في دواب البحر كما صنعت في دواب الأرض فتعظم  
وتزداد في حمتها حتى تعج دواب البحر منها إلى الله فيبعث الله إليها ملكاً فيرميها حتى  
تخرج رأسها من الماء ثم يذلي إليها السحاب والبرق وحتى يحملها فيلقبها إلى ياجوج  
وماجوج تكون أرزاقهم فيجتزرونها كما يجتزون الابل والبقر

۱۶۳۶ میں حضرت بقیہ بن عمار رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے حضرت صفوان بن عمرو رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کر کے، انہوں  
نے حضرت حوشب بن سیف معافری رحمہ اللہ تعالیٰ سے وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ازداد بن أفلح مقرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے  
بیان کیا ہے کہ حضرت ازداد رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت جابر بن ازداد رحمہ اللہ تعالیٰ دونوں اپنے گھروں کی طرف لوٹ رہے تھے  
ایک غزوہ کے بعد، تو حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے عرض کیا کہ آپ کو حضرت عمرو البکالی کے دیکھنے کا شوق



ہے؟ تو انہوں نے کہا جی ہاں! پھر ہم دونوں چل پڑے اور ان کے گھر میں داخل ہو گئے۔ وہاں ہم نے ایک انگور دیکھا جو ان کی عیادت کے لئے حاضر ہوا تھا، وہاں حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سے کچھ عرض کر رہے تھے، تو ایک آدمی نے "التنہن" (بڑی پھلی) کا تذکرہ کیا، تو حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ لوگ جانتے ہیں کہ وہ کیسے ہوگا؟ انہوں نے پوچھا کیسے ہوگا؟ حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ: ایک سانپ ہوگا جو دوسرے سانپ پر حملہ کرے گا اور اس کو کھائے گا۔ پھر تمام سانپوں کو کھانے لگ جائے گا اور بڑا ہو جائے گا، اور بھول جائے گا اور اس کی سُرخی میں اضافہ ہوگا یہاں تک کہ بھل جائے گا۔ پھر جب یہ سانپ زمین کے چوپایوں پر حملہ کرے گا تو سب کو ہلاک کر دے گا۔ اللہ رب العزت اس کو ہکائے گا یہاں تک کہ سانپ ایک نہر کے پاس آجائے گا تا کہ اس کو پار کرے تو پانی کی تیز لہر اس کو نقصان پہنچائے گی اور اس کو سمندر میں ڈھکیل دے گی۔ پھر یہ سانپ سمندری جانوروں کے ساتھ بھی وہی حشر کرے گا جو اُس نے زمینی جانوروں کے ساتھ کیا تھا، پھر یہ بڑھے گا اور اس کی سُرخی میں اضافہ ہوگا، یہاں تک کہ سمندری جانور اس سے تنگ آ کر اللہ رب العزت سے فریاد کریں گے تو اللہ رب العزت اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجے گا وہ اُسے پھینک دے گا یہاں تک کہ پانی اس کے سر سے نکل جائے گا۔ پھر بادل اس کے قریب آئیں گے، اور گرج چمک ہوگی، یہاں تک کہ اس کو اٹھا دے گی۔ اور پھر اس کو بچاؤ جو جوع کے لئے ڈال دے گی یہ ان کا رزق ہوگا وہ اُس پر ایسے ٹوٹ پڑیں گے جیسے اُونٹ اور گائے پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔

○ ○ ○

۱۶۳۷۔ قال أبو المغيرة فأخبرني إسماعيل بن عياش عن صفوان حدثني شريح بن عبيد عن كعب مثل ذلك وزاد فيه قال وعندهم بحر يقال له بحر الدم فيه نعن وان منهم لمن يأكل مشائم على كثرة جمع بني آدم ما يكثروهم بنو آدم الا بسبعة نفر ولا يكثروا الأرض البحر الا بمرض نور

۱۶۳۷۔ حضرت ابو المغیرہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت اسماعیل بن عیاش رحمہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے، انہوں نے حضرت صفوان رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت شریح بن عبید رحمہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے، اور انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی روایت نقل کی ہے البتہ انہوں نے یہ اضافہ کیا ہے کہ ان کے پاس سمندر ہوگا جسے "بحر الدم" کہا جائے گا اس میں بدلو ہوگی۔

○ ○ ○

۱۶۳۸۔ حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن حماد عن كعب قال يخرج ماجوج و ماجوج وهم من كل حدب ينسلون ليس لهم ملك ولا سلطان فيسير الطير على رؤوسهم فلا يقطعهم حتى يرجف فيسقط فيؤخذ ويمرؤا لهم بحيرة طرية وماؤها كهيئة ليشربونها ويأكلهم آخرهم لير كزون فيها وماحهم ويقولون قد كان فيها مرة ماء قال فيقول عيسى لقد جاءكم أمة لا يطيقها الا الله وباني باصحابه الطور فيجوعون حتى يبلغ رأس حمار مائة دينار



قال ويقول يا جوج وما جوج قد قتلنا اهل الارض فتعالوا لقاتل اهل السماء فيرمون السماء بنبالهم ونشابهم فترجع الى عندهم فترجع مختنضة دما فيقولون قد قتلنا اهل السماء فليدعوا عيسى والمؤمنون عليهم ويندبهم فلا يتدب غير عشرين رجلا فيتعلق كل رجل منهم كذا كذا فلا يفلت منهم احد فليدعوا عيسى والمؤمنون فيرسل الله عليهم الالبابيل اعناقهم كاعناق البخت ومسكنها في الهواء وتبيض في الهواء ويمكث بيضها في الهواء منه قبل ان يفرخ واذا يفسس يهوى في الهواء ويطير حتى يرتفع الى امكنتها التي سقطت منها فيحتمل اجسامهم فيقتلهم في اخدود ومهبل من الارض وينزل الله عليهم مطرا فيطهر منهم الارض وتصير كالزلفة وتعود كما كانت زمن لوح وتسلم يومئذ كل امة حتى السباع والوحش وتنزع الحماة من كل ذات حمة وتاكل الادمية والحية والذئب والاسد والشاة جميعا ويركب الغلام ظهر الاسد ويقلب في كف الحية وهو قوله تعالى (وله اسلم من في السموات والارض طوعا وكرها واليه يرجعون) وياكل من العنقود والرمان والنفر ويزرع الرجل ويحصد وياكل من زرعه في يوم وتروي اللقحة اهل البيت والبقرة والشاة كذلك ويهون الذهب والفضة حتى ان الرجل ليحمل المائة دينار فلا يجد من يقبلها منه وتحمل المرأة حليها فلا تجد سارقا ولا ناظر ولا باسطا ولا قابضا وينصرف الرجل الى منزله ليعده العاص والحجر بما كان من اهله

۱۶۳۸ھ میں حضرت حکم بن نافع رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے حضرت جراح رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کر کے، وہ بیان کرتے ہیں حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ یا جوج ما جوج ہر بلند جگہ سے نکلیں گے۔ نہ ان کا کوئی بادشاہ ہوگا اور نہ کوئی امیر، پرندہ ان کے سروں پر سے گزرے گا۔ وہ ان کو نہیں کاٹ سکے گا، یہاں تک کہ وہ پرندہ حرکت نہ کر لے ورنہ وہ گر پڑے گا تو پکڑا جائے گا۔ ان کا پہلا دستہ بحیرہ طبریہ کے پاس سے گزرے گا اور اس کا پانی اپنی حالت پر ہوگا یہ اس سے بچیں گے اور پھر ان کا آخری دستہ آئے گا وہ اس میں ان کے نیزے گڑھے ہوئے پائیں گے وہ کہیں گے کسی زمانے میں یہاں پانی تھا! راوی کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے۔ بے شک تمہارے پاس ایسی آفت آ چکی ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتا، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے ساتھیوں کو لے کر وہاں چلے جائیں گے۔ پھر انہیں بھوک لگے گی یہاں تک کہ گدھے کا سر سو (100) دینار کا ملے گا، راوی کہتا ہے کہ یا جوج ما جوج کہیں گے کہ ہم نے اہل زمین کو قتل کر لیا (اب) آؤ! اب ہم آسمان والوں کو بھی قتل کریں، تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مسلمان ان کے لئے بددعا کریں گے۔ وہ ان کے ساتھ تیار ہوگا۔ ہیں (20) آدمیوں کے علاوہ کوئی آدمی آمادہ نہیں ہوگا۔ ان میں سے ہر ایک آدمی طرح طرح کے متعلق ہوگا (یعنی بددعا کرے گا اپنے اپنے انداز میں) تو ان میں سے کوئی ایک بھی چمٹکار نہیں پائے گا، پھر حضرت عیسیٰ



علیہ السلام اور مسلمان دعا کریں گے تو اللہ رب العزت اُن پر اُپانیل پرندے بھیج دے گا، ان کے گردن تختی اُونٹوں کی گردنوں کی طرح ہوں گی۔ ان کا ٹھکانہ ہوا میں ہوگا، اور اُنڈے بھی ہوا میں دیں گے، اور ان کا اُٹا ہوا نہیں ٹھہرے گا۔ ایک سال بعد اس سے چوڑا لکھے گا، وہ جب کسی سے کوئی چیز چھینے گا تو ہوا میں اسکی طرف لپکے گا اور ہوا میں اُڑے گا یہاں تک کہ ان مکانات کی طرف بلند ہو جائے گا جن سے گر چکا تھا، پھر ان کے جسموں کو اُٹھا دے گا، پہاڑ کی چوٹی اور زمین کے گہرے گڑھے میں پھینک دے گا۔ اللہ رب العزت اُن پر بارش نازل کر دے گا، ان کو زمین سے پاک کر دے گا اور وہ سخت زمین کی طرح ہو جائیں گے اور اسی طرح ہو جائیں گے جیسا کہ حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے میں مشرکوں کا حال ہوا تھا۔ اس دن ہر اُتھ فرمانبردار ہوگی یہاں تک کہ درندے اور وحشی جانور بھی فرمانبردار ہوں گے۔ چھوٹا بچہ شیر کی پیٹھ پر سوار ہوگا اور سانپ کو تھیلی میں پٹنے گا اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ:

ترجمہ: اور اس کے تابع ہے جو کچھ آسمانوں و زمین میں ہیں خوشی ناخوشی سے اور اُسی کی طرف تمام لوگ لوٹائے جائیں گے۔

اور ایک کھائے گا کچھے سے، اور ایک اُنا ایک جماعت کے لئے کافی ہوگا۔ آدمی کھیتی کرے گا اور اس کو کائے گا، اور اپنی کھیتی سے ایک دن میں کھائے گا۔ ایک دودھ دینے والی اُونٹنی پورے گھر کے لئے کافی ہوگی۔ اسی طرح گائے، بکری اور سونا چاندی، سب کچھ بہت سستا ہو جائے گا، یہاں تک کہ آدمی سو (100) دینار کو اُٹھائے گا اور عورت اپنے زُپورات کو اُٹھائے گی۔ نہ کسی چور کو اور نہ کسی دیکھنے والے کو اور نہ کسی ہاتھ پھیلانے والے کو اور نہ کسی غاصب کو پائے گی۔ اور آدمی اپنے گھر جائے گا، اس سے لاشی اور پتھر اس طرح بات کریں گے جیسے وہ اپنے گھر والوں سے باتیں کرتا ہے۔

○ ○ ○

۱۶۳۹۔ حدیثنا بحی بن سعید حدیثی سلیمان بن عیسیٰ قال بلغنی ان عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام اذا قتل الدجال ونزل بیت المقدس ظهر یاجوج وماجوج وهم اربعة وعشرون امة یاجوج وماجوج وبناجیج والحج والمسلاتین والمہتین والفرانیسین والموطنین وهو الذی یلتحف اذنه ویتعرض الاخری والرطنین والکنعانیین والدطرائین والنخاخرین والانطارین والمفاشیین ورؤس الکلاب فجمعهم اربعة وعشرون امة لا یمرؤن بحی ولا میت الا اکلوه ولا ماء الا شربوه ویشرب اولهم ماء بحیرة الطبریة ویمر آخرهم فلا یجدون ماء حتی یجتمعوا ببطن اریحاء فاذا سمع عیسیٰ لزع الی الصخرة ومن معه من المؤمنین لیقوم علیہم عظیما فیحمد اللہ ویبکی علیہ ویقول اللہم انصر القلیل فی طاعتک علی الکثیر فی معصیتک هل من مہتدب رجل من جرهم ورجل من غسان حتی ینزلا أسفل العقبة فینزل الدسانی، فیلول له الجرهمی لست هنالك.



۱۶۳۹ھ میں حضرت یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت سلیمان بن عیسیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب دجال کو لڑائیں گے اور بیت المقدس سے اتریں گے تو پھر اُجوج ما جوج ظاہر ہوں گے اور ان کی چوہیں (24) اُنٹیں ہیں مثلاً:

نمبر 1: اُجوج۔

نمبر 2: ما جوج۔

نمبر 3: ہنا جوج۔

نمبر 4: الحج۔

نمبر 5: المسلاہین۔

نمبر 6: السہین۔

نمبر 7: الفزانیہ۔ (جو اپنے ایک کان کو بھوننا بنائیں گے اور دوسرے کو اوڑھیں گے)۔

نمبر 8: العوطین۔

نمبر 9: الرکنین۔

نمبر 10: الکعالبین۔

نمبر 11: الدفرانیہ۔

نمبر 12: الخاخولین۔

نمبر 13: الانطارین۔

نمبر 14: المفاہین۔

نمبر 15: رؤس الکلاب۔

اس طرح کل چوہیں (24) اُنٹیں ہیں۔ یہ کسی زعمہ اور مردہ پر نہیں ٹھہریں گے مگر اس کو کھالیں گے۔ جس پانی کے پاس بھی ٹھہریں گے اس کو پی لیں گے۔ ان کا پہلا دستہ پانی کو نہیں پائے گا یہاں تک کہ یہ ”اریحاء“ نامی مقام پر جمع ہو جائیں گے، جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مسلمان ان کے بارے میں سنیں گے تو چٹان کی طرف جلدی سے چلے جائیں گے، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان سے خطاب فرمائیں گے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمائیں گے کہ اے پروردگار! زیادہ برے لوگوں کے مقابلے میں تھوڑے نیک لوگوں کی مدد فرما دیجئے؟ ایک نمائندہ قبیلہ جرہم سے اُٹھے گا اور ایک قبیلہ غسانی اُٹھے گا یہاں تک کہ وہ دونوں گھاٹی کے نیچے آجائیں گے، پھر غسانی اترے گا تو جرہمی سے کہے گا کہ میں یہاں نہیں ہوں۔



۱۶۲۰. حدثنا بقية عن ابن أبي مریم عن عبدالرحمن بن جبير بن نفير عن النبي صلى الله

عليه وسلم قال معقل المسلمين من ياجوج وماجوج الطور

۱۶۲۰ ہمیں حضرت بقیہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے حضرت ابن ابی مریم رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کر کے، انہوں نے حضرت عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ یا جوج ما جوج کے نکلنے کے موقع پر مسلمانوں کی پناہ گاہ ”کوہ طور“ ہوگا۔

○ ○ ○

۱۶۲۱. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن أبوب عن أبي الضيف عن كعب قال اذا كان عند

خروج ياجوج وماجوج حفروا حتى يسمع الذين يملونهم قرع فؤوسهم فاذا كان الليل قالوا نحن غدا نفتح ونخرج فبعده الله كما كان ليحفرون حتى يسمع الذين يملونهم قرع فؤوسهم فاذا كان الليل قالوا نحن غدا نفتح ونخرج فبعده الله كما كان ليحفرون حتى يسمع الذين يملونهم قدع فؤوسهم فاذا كان الليل ألقى الله على لسان رجل منهم في الثالثة، فيقول نحن غدا نخرج ان شاء الله ليحفرون من الغد فيجدونه كما تركوه ليحفرون ثم يخرجون فتمر الزمرة الأولى منهم بالبحيرية الطبرية فيشربون ماءها ثم الزمرة الثانية فيلحسون طينها ثم الزمرة الثالثة فيقولون قد كان هاهنا مرة ماء ويفر الناس منهم فلا يقوم لهم شيء قال ثم يرمون نساہم الى السماء فتراجع منخضة بالدماء فيقولون قد قتلنا اهل الارض واهل السماء فيدعو عليهم عيسى ابن مريم فيقول اللهم لا طالة لناہم ولا يدين فاكفناہم بما كنت فيسلط الله عليهم دوا بايقال لها النصف فتفرس دقاہم ويبعث الله طيرا تأخذہم بمنا قبرها فترميہم في البحر ويبعث الله عنها يقال لها الحياة فتطهر الأرض وتنبہا حتى ان الرمانة ليشبع منها السكن قال كعب والسكن اهل البيت.

۱۶۲۱ ہمیں عبدالرزاق رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا حضرت معمر رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے، انہوں نے حضرت ابوب

رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت ابو الضیف رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: جب یا جوج ما جوج کے نکلنے کا وقت ہوگا تو وہ دیوار کو کھودیں گے یہاں تک کہ جو لوگ ان کے پاس رہتے ہیں وہ ان کی گھبراہٹوں کی آواز سن لیں گے۔ جب رات ہو جائے گی تو وہ کہیں گے کہ باقی ہم کل کھودیں گے اور چلے جائیں گے تو اللہ رب العزت اس دیوار کو پہلی حالت پر لوٹا دیں گے۔ وہ پھر آؤں گے تو کھودنا شروع کر دیں گے، یہاں تک کہ پڑوسی ان کی گھبراہٹوں کی آوازوں کو سن لیں گے پھر جب رات ہو جائے گی تو وہ کہیں گے کہ بقیہ حصہ ہم کل کھودیں گے اور وہ چلے جائیں گے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اس دیوار کو پہلی حالت پر لوٹا دے گا۔ جیسے وہ پہلے تھی وہ پھر کھودنا شروع کر دیں گے یہاں تک کہ پڑوسی ان کی گھبراہٹوں کی



آواز سن لیں گے پھر جب رات ہو جائے گی تو اللہ رب العزت تیسری مرتبہ میں کسی ایک کی زبان پر یہ جاری کر دے گا کہ: **إِنْ شَاءَ اللَّهُ** کل ہم نکل لیں گے۔ پھر جب وہ کھودنا شروع کر دیں گے تو اس کو (اُسی) حالت میں پائیں گے جس حالت میں وہ چھوڑ کر گئے تھے، پھر کھودیں گے تو وہ نکل جائیں گے۔ ان کا پہلا دستہ بحیرہ طبریہ پر سے گزرے گا اور اس کا سارا پانی پی جائیں گے، پھر ان کا دوسرا دستہ گورے گا تو وہ اس کی مٹی چاٹ لیں گے۔ پھر تیسرا دستہ آئے گا تو وہ کہیں گے کہ یہاں پر کسی زمانے میں پانی تھا! لوگ ان سے بھاگیں گے۔ کوئی چیز ان کے سامنے کھڑی نہیں ہو سکے گی، پھر یہ آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے جو وہ خون آلود ہو کر ان کی طرف لوٹ آئیں گے۔ وہ پھر یہ کہیں گے کہ ہم نے اہل زمین کو ہلاک کیا (آب) آؤ! کہ اہل آسمان کو بھی ہلاک کر دیں؟ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے لئے ہدوٰعا کریں گے اور فرمائیں گے اے اللہ! ہمیں ان سے لڑنے کی طاقت نہیں ہے، اور نہ ان سے ہد لے سکتے ہیں، آپ خود ہی ہماری طرف سے ان کے لئے کافی ہو جائیے؟ تو اللہ رب العزت ان پر ایک جانور مسلط فرما دے گا جسے ”النفث“ کہا جائے گا وہ ان کی گردلوں پر لات مارے گا، اور اللہ رب العزت کچھ پرندوں کو بھیج دیں گے جو انہیں اپنی چونچوں سے پکڑیں گے اور ان کو سمندر میں پھینک دیں گے۔ پھر اللہ رب العزت ایک چشمہ جاری فرمائے گا جسے ”حیاء“ کہا جائے گا تو وہ زمین کو پاک کر دے گا اور نباتات اُگائے گا یہاں تک کہ ایک آثار سے پورا گھر پیٹ بھر کر کھائے گا۔

○ ○ ○

۱۶۳۲۔ حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن ابی اسحاق عن وہب بن جابر الخبواني قال سمعت عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما يذكر ماجوج وماجوج فقال ما يموت الرجل منهم يولد من صلبه ألف رجل وإن من ورائهم لثلاث أمم ما يعلم عددهم إلا الله منسك وتاويل وتاريس.

۱۶۳۲ھ میں حضرت عبدالرزاق رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے، انہوں نے حضرت معمر رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت ابواسحاق رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت ابن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما یا جوج کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا ہے وہ فرما رہے تھے کہ: ان میں سے کوئی ایک آدمی نہیں مرے گا جب تک اس کی صلب سے ہزار (1000) آدمی پیدا نہ ہوں گے اور ان کے بعد تین اُممیں ہوں گے جن کی تعداد کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے (اور وہ تین اُممیں یہ ہیں):

نمبر 1: منسک۔ نمبر 2: تاویل۔ نمبر 3: تاريس۔

○ ○ ○

۱۶۳۳۔ حدثنا وكيع وعبد بن سليمان عن زكريا عن الشعبي عن عمرو بن ميمون عن

عبد الله بن سلام قال لا يموت الرجل من ماجوج وماجوج الا ترك ألف ذري فصاعدا الا ان

وكيعا لم يذكر عمرو بن ميمون

۱۶۳۳ھ میں حضرت وکیع رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت عبدہ ابن سلیمان رحمہ اللہ تعالیٰ نے انہوں نے



ذکر یا رحمہ اللہ تعالیٰ ہے، انہوں نے حضرت فحسی رحمہ اللہ تعالیٰ ہے، انہوں نے حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ تعالیٰ ہے، انہوں نے حضرت عبداللہ ابن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، وہ فرماتے ہیں کہ: نہیں ترے گلیا جوج اور ما جوج میں سے کوئی آدمی مگر ہزار (1000) سے کچھ اوپر بچے چھوڑ کر۔

(مگر حضرت دکیج رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت فحسی رحمہ اللہ تعالیٰ کے بعد حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ تعالیٰ کے واسطے کو ذکر نہیں کیا۔ "واحدی")

○ ○ ○

۱۶۳۳. حدثنا ابن عیینہ عن الزہری عن عروۃ عن زینب ابنة ابي سلمة عن أم حبیبة عن زینب ابنة جحش رضی اللہ عنہا قالت استبظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من النوم وهو محمد وجهه وهو یقول لا اله الا اللہ ویل للعرب منهم شر قد افرح الیوم من ردم ما جوج وما جوج مثل هذه وعقد سلمان عشرة الف قلت یا رسول اللہ لہلک ولہنا الصالحون قال نعم اذا کثر الخبث

۱۶۳۳. مجھ سے روایت کی ہے حضرت ابن عیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، انہوں نے حضرت ملائمہ زہری رحمہ اللہ تعالیٰ ہے، انہوں نے حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے حضرت زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے، انہوں نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے، انہوں نے حضرت زینب بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے، وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نیند سے بیدار ہوئے اس حال میں کہ آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ سرخ تھا، اور فرما رہے تھے کہ لا اله الا اللہ جی ہے اہل عرب کے لئے قریب آنے والے شر سے، آج ما جوج اور ما جوج کے دیوار میں سے اتنا حصہ کل گیا۔ پھر حضرت سلمان رحمہ اللہ تعالیٰ نے دس انگلیوں کا دائرہ بنایا، میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے اس حال میں کہ ہم میں نیک لوگ بھی ہوں گے؟ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں! جب گناہ بڑھ جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۶۳۵. حدثنا ابن نمیر عن سلمان عن سلمة بن كهيل عن ابي الزهراء عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ انه ذکر خروج الدجال ونزول عیسیٰ ابن مریم وقلعہ الدجال قال ثم یخرج ما جوج وما جوج فیموجون فی الارض فیمسکوا لہا قال ثم قرا عبد اللہ وہم من کل حدیب یسلون قال فہبث علیہم دابة مثل هذا النصف فتلح فی اسماعہم ومانعہم فیموتون منها فتن الارض منهم فجاء الی اللہ فیطهر اللہ الارض منهم.

۱۶۳۵. مجھ سے روایت کی ہے حضرت ابن نمیر رحمہ اللہ تعالیٰ نے، انہوں نے حضرت سلمان رحمہ اللہ تعالیٰ ہے، انہوں نے حضرت سلمہ بن کہیل رحمہ اللہ تعالیٰ ہے، انہوں نے حضرت ابو الزہراء رحمہ اللہ تعالیٰ ہے، انہوں نے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام کے آنے کا اور دجال کے قتل ہونے کا



ذکر کیا، (پھر) فرمایا: یا جوج اور ما جوج بڑے زور سے اور مستعد ہو کر نکل آئیں گے، زمین میں فساد برپا کریں گے۔ پھر حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ آیت پڑھی:

ترجمہ: پس وہ ہر ٹیلے سے دوڑتے ہوں گے۔

پھر فرمایا: اللہ ان پر ایسے جالور بھیجے گا جو کیڑوں کی طرح ان میں گھس جائیں گے اور ان کے کالوں میں اور ناک وغیرہ میں چلے جائیں گے جس سے وہ مر جائیں گے، ان کی وجہ سے زمین بدبو دار ہو جائے گی، اہل زمین فریاد کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے زمین کو پاک فرمادیں گے۔

○ ○ ○

۱۶۳۶. حدثنا بقية بن الوليد وأبو المعيرة عن أبي بكر بن أبي مرزوم عن أبي الزاهرية قال يحصر الناس بأجوج ومأجوج في الطور حتى يكون رأس الثور خمر من مائة دينار. ۱۶۳۶. مجھ سے روایت کی ہے حضرت بقیہ بن الولید رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت ابو المعیرہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، انہوں نے حضرت ابو بکر بن ابی مرزوم رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت ابو الزاہریہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: یا جوج ما جوج لوگوں کو طور سینا میں بند کر دیں گے یہاں تک کہ تیل کا سُر اتنا مہنگا ہوگا کہ وہ سو (100) دینار سے بھی قیمتی ہوگا۔

○ ○ ○

۱۶۳۷. حدثنا ابن وهب عن معاوية بن صالح عن يحيى بن جابر وحديث بن كريب عن كعب وشريح بن عبيد قالا بأجوج ومأجوج ثلاثة أصناف صنف طوله كالأرز وصنف طوله وعرضه سواء وصنف يفتش أحدهم أذنه ويلتحف الأخرى ويغطي سائر جسده ۱۶۳۷. مجھ سے روایت کی ہے حضرت ابن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ نے، انہوں نے حضرت معاویہ بن صالح رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت یحییٰ بن جابر اور حدیر بن کریب رحمہما اللہ تعالیٰ سے انہوں نے حضرت کعب اور حضرت شریح ابن عبید رحمہما اللہ تعالیٰ سے کہ وہ دونوں فرماتے ہیں کہ: یا جوج اور ما جوج تین قسم کے ہیں:

- نمبر 1: پہلی قسم وہ ہے کہ ان کی لمبائی چاقول کے ڈانے کی طرح ہوگی۔
- نمبر 2: اور دوسری قسم وہ ہے کہ ان کی لمبائی اور چوڑائی برابر ہوگی۔
- نمبر 3: اور تیسری قسم وہ ہے جو اپنے ایک کان کو کھوٹا اور دوسرے کو اوڑھنا بنا کر پورے جسم کو ڈھانپ لیں گے۔

○ ○ ○

۱۶۳۸. حدثنا ابن وهب عن معاوية بن صالح عن يحيى بن جابر وحديث بن كريب عن كعب قال مغلل الناس يوم مأجوج ومأجوج بطور سيناء ۱۶۳۸. مجھ سے روایت کی ہے حضرت ابن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ نے، انہوں نے حضرت معاویہ بن صالح رحمہ اللہ تعالیٰ سے انہوں نے حضرت یحییٰ ابن جابر اور حضرت حدیر بن کریب رحمہما اللہ تعالیٰ سے انہوں نے



حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: یا جوج اور ما جوج کے ظہور کے وقت لوگوں کی پناہ گاہ ٹوڑ سنا ہوگا۔

○ ○ ○

۱۶۴۹. حدثنا أبو المعيرة عن الأوزاعي عن حسان بن عطية قال يا جوج وما جوج امتان في كل أمة مائة ألف لا تشبه أمة الأخرى ولا يموت الرجل حتى ينظر في ماله عين من ولده يعني مائة من الولد.

۱۶۴۹. مجھ سے روایت کی ہے حضرت ابوالمخیرہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، انہوں نے حضرت اوزاعی رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت حسان بن عطیہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: یا جوج اور ما جوج دو امتیں ہیں اور ہر امت میں سے ایک ایک لاکھ ایسے ہیں جو دوسری امت کے مشابہ نہیں ہیں، ان میں سے ہر ایک آدمی کے سو (100) بچے پیدا ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۶۵۰. حدثنا ابن وهب عن مسلمة بن علي عن عبدالرحمن بن يزيد عن ابن شهاب عن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امتي أمة مرحومة لا عذاب عليها في الآخرة عذابها في الدنيا الزلازل والبلاء فإذا كان يوم القيامة أعطى الله كل رجل من امتي رجلاً من الكفار من يا جوج وما جوج ليقال هذا لداؤك من النار، فقال رجل يا رسول الله فإين القصاص؟ فسكت

۱۶۵۰. مجھ سے بیان کیا ہے حضرت ابن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ انہوں نے، حضرت مسلمہ بن علی رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت عبدالرحمن ابن یزید رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت ابن شہاب رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میری یہ امت آئندہ مرحومہ ہے (یعنی جس پر رحم کیا گیا ہے۔) آخرت میں ان پر کوئی عذاب نہیں ہوگا۔ ان کی سزائیں دنیا میں زلزلے اور مصائب ہیں۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ میری امت کے ہر آدمی کو یا جوج اور ما جوج کے کافروں میں سے ایک ایک آدمی دے گا اور کہا جائے گا کہ یہ آگ سے آپ کا نفع یہ ہے، ایک آدمی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! قصاص کا کیا بنے گا؟ تو آپ ﷺ نے خاموشی اختیار فرمائی۔

○ ○ ○

۱۶۵۱. حدثنا عيسى بن يونس عن زكريا عن عامر حدثني عمرو بن ميمون عن ابن

مسعود قال لا يموت من يا جوج رجل الا ترك الف ذري لمساعد

۱۶۵۱. مجھ سے بیان کیا حضرت عیسیٰ بن یونس رحمہ اللہ تعالیٰ نے، انہوں نے حضرت زکریا رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت عامر رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: نہیں مرے گا یا جوج اور ما جوج میں سے ہر آدمی ہزار (1000) سے کچھ آدمی بچے چھوڑے کر مرے گا۔

○ ○ ○



۱۶۵۲. حدثنا عبد القدوس عن أبي بكر عن عطية بن قيس وضمرة قالوا الأرض أوسع من

البحر بمربض ثور

۱۶۵۲ مجھ سے بیان کیا ہے حضرت عبدالقدوس رحمہ اللہ تعالیٰ نے، انہوں نے حضرت ابوبکر رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت عطیہ بن قیس رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت ضمیرہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ وہ دونوں فرماتے ہیں کہ زمین دریا سے نیل کے پاؤں کی مقدار میں زیادہ وسیع ہوگی۔

○ ○ ○

۱۶۵۳. حدثنا نوح بن أبي مریم عن مقاتل بن حیان عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال بعثني الله تعالى حين أسري بي إلى ياجوج وماجوج فدعوتهم إلى دين الله وإلى عبادته فأبوا أن يجهنوني لهم في النار مع من عصى من ولد آدم وولد إبليس

۱۶۵۳ مجھ سے بیان کیا حضرت نوح بن ابومریم رحمہ اللہ تعالیٰ نے، انہوں نے حضرت مقاتل بن حیان رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ وہ فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ مجھے معراج والی رات یا جوج اور ما جوج کے پاس لے گئے، میں نے ان کو اللہ تعالیٰ کے دین اور اس کی عبادت کی طرف دعوت دی، انہوں نے میری بات ماننے سے انکار کیا، لہذا وہ حضرت آدم علیہ السلام کی نافرمان اولاد کے ساتھ اور ابلیس کی اولاد کے ساتھ آگ میں ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۶۵۴. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عباس عن شيخ عن وهب بن منبه قال الروم أول الآيات

ثم الدجال والثالثة ياجوج وماجوج ثم عيسى

۱۶۵۴ مجھ سے روایت بیان کی ہے حضرت ابوالخیر رحمہ اللہ تعالیٰ نے، انہوں نے حضرت ابن عباس رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے ایک شیخ سے، انہوں نے حضرت وہب بن منبہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: پہلی نشانوں میں سے آدم ہے پھر دجال تیسری نشانی یا جوج اور ما جوج اور پھر حضرت عیسیٰ (ابن مریم) علیہما السلام (ہیں)۔

○ ○ ○

۱۶۵۵. حدثنا أبو عمر عن ابن لهيعة عن عبد الوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن

أبيه عن الحارث عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا قتل عيسى الدجال ومن معه مكث الناس حتى يكسر سد ياجوج وماجوج فيموجون في الأرض ويفسدون لا يمرون بشيء إلا أفسدوه وأهلكوه ولا يمرون بماء ولا عين ولا نهر إلا نزلوه ويمرون بالدجلة والفرات فمن كان منهم أسفل الدجلة أو أسفل الفرات قال قد كان هاهنا مرة ماء فمن بلغه



هذا الحديث فلا يهدمن حصنا ولا مدينة بالشام ولا بالجزيرة فانه حصن للمسلمين من  
ياجوج وماجوج طور سينا فيستغيث الناس برهبهم بهلاك ياجوج وماجوج فلا يستجاب لهم  
وأهل طور سينا وهم الذين فتح الله على أيديهم القسطنطينية فيدعون ربهم فيبعث الله لهم  
دابة ذات قوائم أربعين فتدخل في آذانهم فيصبحوا موتى أجمعين فتتن الأرض منهم فيؤذي  
الناس لنهم أشد عليهم منه اذ كانوا أحياء فيستغيثون بالله فيبعث الله ريحا يمانية غرباء  
لتنصير على الناس غمي ودخانا شديدا وتقع على المؤمنين الزكمة فيستغيثون برهبهم ويدعو  
أهل طور سينا فيكشف الله ما بهم بعد ثلاثة أيام وقد قلعت ياجوج وماجوج في البحر.

۱۶۵۵ھ سے بیان کیا ہے حضرت ابو عمر رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابن لہیع رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے  
حضرت عبدالوہاب بن حسین رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت محمد بن ثابت رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے اُن کے باپ نے، اُن  
سے حضرت حارث رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے، اُن سے نبی کریم ﷺ نے کہ آپ ﷺ نے  
ارشاد فرمایا کہ: جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام قہال اور ان کے ساتھیوں کو قتل کریں گے تو کچھ عرصہ بعد یاجوج اور ماجوج کی دیوار  
ٹوٹ جائے گی وہ اُمد آئیں گے، زمین میں اور فساد کریں گے، ہر چیز کو برباد اور ہلاک کریں گے، اور پانی کے ہر چشمے اور نہر کو پی کر  
خشک دیں گے، وہ دجلہ اور فرات سے ہوتے ہوئے ٹوڑیں گے جو ان کے پیچھے ہوں گے، وہ کہیں گے یہاں تو کبھی پانی ہوا کرتا تھا؟  
جس کو یہ حدیث پہنچے تو وہ نہ گرا دے کوئی قلعہ یا شہر شام میں اور نہ جزیرہ میں۔ طو رہی سنا مسلمانوں کا یا جوج اور ماجوج سے بچنے کا  
قلعہ ہوگا۔ لوگ اللہ سے یاجوج اور ماجوج کی ہلاکت کے لئے فریاد کریں گے، حالانکہ اُن کی دعا قبول نہیں ہوگی۔ طو رہی سنا والے  
وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں قسطنطنیہ کی فتح عطا کی ہوگی۔ وہ اپنے رب سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے لئے  
چالیس (40) پاؤں والے جالور (بیجے گا) وہ ان کے کانوں میں گھسیں گے، پھر صبح کے وقت سب کے سب مزے پڑے  
ہوں گے، پھر ان کی وجہ سے زمین میں ہڈی پھیلے گی جس کی وجہ سے لوگ تکلیف میں ہوں گے، اور یہ تکلیف ان کے لیے ناقابل  
برداشت ہوگی، وہ اللہ تعالیٰ سے فریاد کریں گے تو اللہ تعالیٰ ایک ہوائی گروہ طہار والی بیجے گا تو وہ عام لوگوں کے لئے غم اور سخت  
دُحواں ہوگا اور مومنین کو زکام واقع ہوگا، تو یہ اپنے رب سے فریاد کریں گے اور طو رہی سنا والے بھی دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ تین دن  
کے بعد ان کی یہ تکلیف دور کر دے گا جبکہ یاجوج اور ماجوج سمندر میں ڈال دیئے جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۶۵۶ھ۔ حدثنا محمد بن جعفر عن شعبة عن أبي إسحاق سمع وهب بن جابر عن عبد الله

بن عمرو قال ان ياجوج وماجوج يمر أولهم بنهر مثل الدجلة ليمر آخرهم فيقولون لئلا كان

في هذه مرة ماء ولا يموت رجل منهم إلا وترك من ذريته ألفا لمساعد ومن بعدهم ثلاث أمم

ولا يعلم عدتهم إلا الله تبارك وتعالى ولا يسكن أولئك الشك من شعبة



۱۶۵۶ھ سے بیان کیا ہے حضرت محمد بن جعفر رحمہ اللہ تعالیٰ نے، ان سے حضرت شعبہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے ابوالاخطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُنہوں نے حضرت وہب بن جابر رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا ہے کہ اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ وہ فرماتے ہیں کہ: یا جوج اور ما جوج کا پہلا دستہ گورے گا دجلہ کی طرف تو دوسرا دستہ گورتے وقت بولے گا کہ کبھی تو یہاں پانی ہوا کرتا تھا؟ ان میں سے ہر ایک آدمی ہزار (1000) سے کچھ اوپر بچے چھوڑ کر مرے گا، اور جو اُن کے بعد ہوں گے وہ تین اُنہیں ہوں گی اور ان کی تعداد اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا ("تاویل" کہا ہے "تاریخ اور اناسک" کہا ہے "یا نسک" اس میں حضرت شعبہ رحمہ اللہ تعالیٰ کو شک ہے)۔

○ ○ ○

۱۶۵۷ھ . حدثنا ابن نمير وابن مبارك عن سفیان الثوري عن سلمة بن كهيل حدثه عن أبي الزعراء عن عبد الله أن قال إذا أذهب الله بياجوج وماجوج أرسل الله ريحا زمهريرا باردة فلا تدر على وجه الأرض مؤمنا إلا قبض بقلبك الريح لم تقوم الساعة على شرار الناس لم يفتح في الصور فلا يبقى خلق لله في السموات والأرض إلامات إلا من شاء وبك لم يكون بين النافعين ما شاء الله لم يرسل الله منها كمني الرجال تنبت جسمانهم ولحماتهم من ذلك الماء.

۱۶۵۷ھ سے بیان کیا ہے حضرت ابن نمیر رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت ابن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ نے اُن سے حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت سلمیٰ بن کہیل رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُنہوں نے نقل کیا ہے حضرت ابوالزہراء رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُنہوں نے حضرت عبداللہ سے کہ اُنہوں نے فرمایا ہے کہ: جب اللہ تعالیٰ یا جوج اور ما جوج کو ختم کر دے گا تو اللہ تعالیٰ ایک سخت ہوا بھیجے گا جو زمین پر ہر مؤمن کی روح قبض کر لے گی۔ پھر قیامت شریر لوگوں پر قائم ہوگی۔ پھر صور بھونکا جائے گا۔ تو کوئی مخلوق باقی نہیں رہے گی، نہ زمین میں، نہ آسمان میں، مگر جو آپ کا رب چاہے، پھر دو نفخوں (یعنی پھونکوں) کے درمیان ہوگا جو اللہ چاہے گا، اللہ تعالیٰ مردوں کی مٹی کی طرح ایک مٹی بھیجے گا اور ان کے جسم اور گوشت کو پیدا فرمائے گا۔

○ ○ ○

۱۶۵۸ھ . حدثنا بقية بن الوليد وأبو حنيفة شريح بن يزيد الحضرمي وجنادة بن عيسى الأزدي وأبو أيوب عن أرطاة بن المنذر قال حدثنا أبو عامر الألهاني عن تبع عن كعب وقال بعض هؤلاء عن تبع لم يذكر كعبا قال إذا انصرف عيسى ابن مريم والمؤمنون من ياجوج وماجوج إلى بيت المقدس فلبثوا سنوات بيت المقدس رأوا كهينة الهرج والهار من الجوف ليعتقون بعضهم في ذلك لينظر ما هو فإذا هي ريح معها الله لقبض أرواح المؤمنين فقلبك آخر عصاة لقبض من المؤمنين ويبقى الناس بعدهم مئة عام لا يعرفون دينار ولا مئة يتهاجرون تهاجرا حمير عليهم تقوم الساعة وهم في أسواقهم يبعون ويبتاعون ويلحقون فلا يستطيعون توصية ولا إلى أهلهم يرجعون.



۱۶۵۸ھ سے بیان کیا ہے حضرت بقیہ بن الولید رحمہ اللہ تعالیٰ اور ان کے باپ حضرت حیوہ شریح بن یزید المحض رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت حنظلہ بن عیسیٰ الازدیر رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت ابویوب رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ارطاة بن المندر رحمہ اللہ تعالیٰ نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے بیان کیا ہے حضرت ابو عامر الہانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اُن سے حضرت تبع رحمہ اللہ تعالیٰ نے، ان سے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور اُن سے بعض نے حضرت تبع رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اور انہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر نہیں کیا، کہ وہ فرماتے ہیں: جب حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام اور مؤمنین یا جوج اور ما جوج سے بیت المقدس کی طرف واپس لوٹیں گے تو چند سال بیت المقدس میں رہیں گے تو دیکھیں گے کہ فضا میں گرد و غبار اور لہلہا ہے تو بعض کو بھیجیں گے تاکہ وہ دیکھیں کہ کیا ہے؟ لیکن وہ ایک ہوا ہوگی جو اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کی ارواح قبض کرنے کے لئے بھیجی ہوگی۔ یہ آخری جماعت ہوگی جو مؤمنین میں سے فوت ہوگی۔ اس کے بعد لوگ سو (100) سال رہیں گے مگر کسی دین اور سنت کو نہیں جانتے ہوں گے اور ایک دوسرے پر چڑھ دوڑیں گے جس طرح گدھے چڑھ دوڑتے ہیں، ان پر قیامت قائم ہوگی، اور یہ اپنے بازاروں میں آپس میں معاملات کریں گے، بچے جنیں گے اور رضائیاں اوڑھ کر آرام کریں گے، ان کو وصیت کرنے کی طاقت نہیں ہوگی، اور نہ وہ اپنے گھروالوں کی طرف لوٹ کر جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۶۵۹. حدثنا ضمرة عن ابن شاذب عن أبي التياح عن خالد بن سبيع عن حذيفة بن اليمان رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لو أن رجلا أتبع لرسالم يركب مہرہا بعد عیسیٰ حتی تقوم الساعة

۱۶۵۹ھ سے بیان کیا ہے حضرت ضمرہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابن شاذب رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابو التياح رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت خالد بن سبيع رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے، اور وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ: اگر ایک آدمی کی گھوڑی بچہ پیدا کرے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد وہ اس بچے پر سوار نہیں ہوا ہوگا کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

○ ○ ○

حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن ارطاة عن حذيفة عن كعب قال قال أبو هريرة وعبد الله بن عمرو ثم يرسل الله بعد ما جوج وما جوج ربحا طيبة لتقبض روح عيسى وأصحابه وكل مؤمن على وجه الأرض. قال عبد الله بن عمرو يلقى بقايا الكفار وهم شرار الخلق من الأولين والآخرين مئة سنة. وقال أبو هريرة ليس لكفار بقاء بعد المؤمنين حتى تقوم عليهم الساعة وذلك لقول رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تزال عصاة من أمي يقاتلون على الحق لائمين بأمر الله لا يضرهم خلاف من خالفهم كلما ذهب حزب لشأ آخر حتى تقوم الساعة.

۱۶۶۰ھ سے بیان کیا ہے حضرت حکم بن نافع رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت جراح رحمہ اللہ تعالیٰ نے اُن سے



حضرت اُرطاة رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اور وہ اُن سے بیان کرتے ہیں جنہوں نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ یا جوج اور ما جوج کے بعد ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا، جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کی رُوحوں کو اور سطح اَرْض پر تمام مؤمنین کی رُوحیں قبض کر لے گی۔ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ کفار کے باقی لوگ سو (100) سال باقی رہیں گے، اور یہ اُولین اور آخرین میں بدترین لوگ ہوں گے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کافروں کے لئے مؤمنین کے بعد زندگی نہیں ہے بلکہ ان پر قیامت قائم ہوگی، نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کی وجہ سے کہ:

میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ رہے گی جو حق کی خاطر لڑیں گے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر قائم رہیں گے، کسی کی مخالفت ان کو فخر نہیں پہنچائے گی، جب ایک جماعت چلی جائے گی تو دوسری جماعت پیدا ہوگی یہاں تک کہ قیامت قائم ہو۔

○ ○ ○

۱۶۶۱۔ حدثنا بقية بن الوليد وأبو المغيرة عن أبي بكر بن أبي مریم عن أبي الزاهرية عن

كعب قال يمكث الناس بعد ياجوج وماجوج في الرخاء والخصب والدعة عشر سنين حتى ان

الرجلين ليعملان الرمالة الواحدة ويعملان بينهما العنقود الواحد من العنب فيمكثون على

ذلك عشر حجج ثم يبعث الله تعالى ريحا طيبة فلا تدع مؤمنا الا قبضت روحه ثم يبقى الناس

بعد ذلك يتهارجون كما تهارج الحمير في المروج فيأتيهم أمر الله والساعة وهم على ذلك

۱۶۶۱ھ ہم سے بیان کیا ہے حضرت بقية بن الوليد رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت ابو المغيرة رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے

حضرت ابو بکر بن ابو مریم رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابی الزاهرية رحمہ اللہ تعالیٰ نے اُن سے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے کہ وہ فرماتے ہیں کہ لوگ یا جوج اور ما جوج کے بعد وسعت شادابی اور راحت میں دس (10) سال ٹھہرے رہیں گے

یہاں تک کہ دو آدمی ایک آنا کو اٹھائیں گے اور آپس میں انگور کا ایک خوشہ اٹھائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک ایسی ہوا بھیجے گا جو ہر

مومن کی روح قبض کر لے گی۔ اس کے بعد باقی لوگ ایک دوسرے پر چڑھ دوڑیں گے جس طرح گدھے ایک دوسرے پر چڑھ

دوڑتے ہیں۔ اس کے بعد قیامت آ جائے گی۔

○ ○ ○

۱۶۶۲۔ حدثنا أبو المغيرة عن ابن عباس عن شيخ من حضرموت عن وهب بن منبه قال

الروم ثم الدجال ثم ياجوج وماجوج ثم عيسى ثم الدخان

۱۶۶۲ھ ہم سے بیان کیا ہے حضرت ابو المغيرة رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابن عباس رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے

حضرت موت کے ایک شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت وهب بن منبه رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہ وہ فرماتے ہیں کہ پہلے روم

فتح ہوگا، پھر دجال آئے گا، پھر یا جوج اور ما جوج نکلیں گے اور پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے، پھر دھواں ہوگا۔

○ ○ ○



١٢٦٣. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة والليث بن سعد عن خالد بن يزيد عن سعيد بن أبي هلال عن أبي هلال عن أبي سلمة عن عبد الله بن عمرو قال بعد ما ينعم الناس مع عيسى عليه السلام زمانا تقبل ريح يمانية مسها من الخبز وريحها ريح المسك فتستخرج روح كل مسلم ثم يقول الناس حتى متى نحن على هذا الدين فيرجعون الى دين الآباء حتى يعبدوا ما كان يعبد آباؤهم لذلك، قول أبي هريرة كان باليات لساء دوس قد اصطفت يعبدون ذي الخلصة.

۱۶۶۳ھ سے حضرت ابن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے، اُن سے حضرت ابن لہیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت لیث بن سعد رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت خالد بن یزید رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت سعید بن ابو ہلال رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابوسلمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ خوشی کے زمانہ گزارنے کے بعد یمنی ہوا آئے گی، جس کا لگتا ریشم کے گٹنے کی طرح ہوگا۔ جس کی خوشبو مُشک کی خوشبو کی طرح ہوگی، وہ ہر مسلمان کی رُوح نکال دے گی، پھر لوگ بولیں گے کہ کب تک ہم اس دین پر رہیں گے، پھر وہ اپنے باپ دادا کے دین کی طرف واپس لوٹیں گے یہاں تک کہ وہ عبادت کریں گے جیسے اُن کے بڑے کرتے تھے۔ یہی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کا مطلب ہے کہ قبیلۂ دوس کی عورتیں دوبارہ ذی الخلفہ ہفت کی عبادت کریں گی۔

١٦٦٣ . حدثنا ابن وهب عن حيوة عن أبي صخر عن يزيد بن عبد الله بن قسيط عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يرسل الله ريحا من اليمن ألين من الزبد وأحلى من العسل فلا تترك رجلا في قلبه آية من القرآن إلا ذهبت بها

۱۶۶۴ھ سے بیان کیا ہے حضرت ابن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت حیوۃ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابو صخر رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت یزید بن عبد اللہ بن قسیط رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ: اللہ تعالیٰ یمنی ہوا بھیجے گا جو جہاگ سے زیادہ نرم اور جہد سے زیادہ میٹھی ہوگی، آدمی کے دل سے قرآن کی آیات اپنے ساتھ لے جائے گی۔

١٢٦٥. حدثنا أبو معاوية حدثني أبو مالك الأشجعي عن ربهيعي ابن حراش عن حذيفة بن اليمان قال يدرس الاسلام كما يدرس وفي الثوب حتى لا يدرى ما صيام ولا نكح ويمسك على كتاب الله تعالى في ليلة فلا يترك في الأرض منه آية وتبقى طوائف من الناس فيهم الشيخ الكبير والمعجوز الكهيرة يقولون أدركنا آباءنا على هذه الكلمة لا إله إلا الله فنحن نقولها، قال له صلة بن زفر وهو جالس معه وما تفتي عنهم لا إله إلا الله وهم لا يدرسون ما صيام ولا صدقة ولا نكح فأعرض عنه حذيفة ثلاثا، ثم قال يا صلة هي تسجيهم مرتين أو ثلاثا.



۱۶۶۵ھ سے بیان کیا ہے حضرت ابو معاویہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے بیان کیا ہے حضرت ابومالک اشجعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ربیع ابن حراش رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے، کہ وہ فرماتے ہیں کہ اسلام مٹ جائے گا جیسا کہ کھڑے کے نقش و نگار مٹ جاتے ہیں، یہاں تک کہ پتہ نہیں چلے گا کہ روزہ کیا ہے؟ صدقہ کیا ہے؟ اور قربانی کیا ہوتی ہے؟ اللہ تعالیٰ کی کتاب راتوں رات میں جھمن جائے گی کوئی آیت روئے زمین میں باقی نہیں رہے گی، کچھ عمر رسیدہ بوڑھے اور بوڑھیاں باقی رہیں جو کہیں گے کہ ہم نے اپنے بڑوں کو لا الہ الا اللہ کے کلمے پر پایا، اس لیے ہم بھی اس کلمے کو بولتے ہیں، حضرت سلمۃ ابن زفر رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اور یہ اس کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کو لا الہ الا اللہ کوئی فائدہ نہیں دے گا جبکہ وہ روزہ صدقہ اور قربانی کو نہیں جانتے ہوں گے؟ تو حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین مرتبہ مَنہ موڑا، پھر فرمایا کہ اے سلمۃ! یہ اُن کو نجات دے گا انہوں نے یہ بات دوسری مرتبہ یا تین مرتبہ کہی۔

○ ○ ○

۱۶۶۶. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة حدثني رجل عن أبي عوف الحمصي قال الدخان يملأ ما بين السماء والأرض حتى لا يصلون الناس ولا يدرون مشرقاً من مغرب وينتفع الكافر من مسامحة كلها ويكون على المؤمن مثل الزكوة.

۱۶۶۶ھ سے بیان کیا ہے حضرت رشدين رحمہ اللہ تعالیٰ نے، حضرت ابن لہیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، اُن سے ایک آدمی نے، اُن سے حضرت ابو عوف الحمصي رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہ وہ فرماتے ہیں کہ آسمان اور زمین دھوئیں سے بھر جائیں گے۔ لوگ نماز نہیں پڑھیں گے وہ مشرق اور مغرب کو نہیں پہچانیں گے اور وہ دھواں کافر کے کانوں کے سوراخوں میں گھسے گا، مؤمن پر اُس کا اثر زکام کی طرح ہوگا۔

○ ○ ○

۱۶۶۷. حدثنا عبد الصمد بن عبد الوارث عن حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن العريان بن الهيثم سمع عبد الله بن عمرو يقول لا تقوم الساعة حتى تعبد العرب ما كان يعبد آباؤها عشرين ومئة عاما بعد نزول عيسى بن مريم وبعد الدجال

۱۶۶۷ھ سے بیان کیا ہے حضرت عبد الصمد بن عبد الوارث رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت حماد بن سلمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت علی بن زید رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عریان بن الہیثم رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُنہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ اہل عرب عبادت کریں گے جس کی عبادت ان کے باپ دادا کرتے تھے۔ ایک سو بیس (120) سال نوزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد اور دجال کے بعد۔

○ ○ ○

۱۶۶۸. حدثنا أبو عمر ابن لهيعة عن عبد الوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن أبيه عن الحارث عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا قتل ياجوج وماجوج ولتن



الأرض منهم استغاث المؤمنون برهبهم من لتهم فيهث الله ربها بمالية غرباء فتصير على الناس غما ودخانا شديدا وتقع على المؤمنين الزكمة ويكشفها الله عنهم بعد ثلاثة ايام

۱۶۶۸ھ سے بیان کیا ہے حضرت ابو عمر رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابن لہیع رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عبدالوہاب بن حسین رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت محمد بن ثابت رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے ان کے والد رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت حارث رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے، کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب یاجوج اور ماجوج قتل ہوں گے اور زمین اُن سے بدبو دار ہو جائے گی تو مؤمنین اپنے رب سے فریاد کریں گے۔ اللہ تعالیٰ گردوغبار والی ایک ہوا بھیجے گا۔ لوگوں پر غم اور سخت دُحوال واقع ہوگا اور اہل ایمان پر بڑا کام واقع ہوگا اور تین دن کے بعد اللہ تعالیٰ ان سے ہٹا دے گا۔

○ ○ ○

۱۶۶۹ھ۔ حدثنا ابن عيينة عن عبد العزيز بن رفيع حدثني شداد بن معقل يذكر عن ابن

مسعود يقول إن هذا القرآن الذي بين أظهركم يوشك أن يسرى عليه في ليلة فيذهب ما في

قلوبكم ويطلع ما في مصاحفكم ثم تلاولن شئنا لنلهن بالذي أو حينا اليك الآية

۱۶۶۹ھ سے بیان کیا ہے حضرت ابن عیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عبدالعزیز بن رفیع رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت شداد بن معقل رحمہ اللہ تعالیٰ نے، وہ ذکر کرتے ہیں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ یقیناً یہ قرآن جو تمہارے درمیان ہے قریب ہے کہ اس کو ایک رات میں لے جایا جائے، وہ جو تمہارے دلوں سے نکال دیا جائے گا۔ اور تمہارے سینوں میں سے ختم ہو جائے گا۔ پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ترجمہ: اگر ہم چاہیں تو لے جائیں گے وہ وحی جو ہم نے آپ کی طرف بھیجی ہے۔

○ ○ ○

۱۶۷۰ھ۔ حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن أيوب عن أبي الضيف عن كعب قال يبعث عيسى

طلبة الى الحبشة الذين يريدون البيت حتى اذا كانوا ببعض الطرق بعث الله ربها بمالية

طيبة فتقبض فيها روح كل مؤمن لم يتسافل الناس في الطرق لمثل الساعة كمثل رجل يطوف

على فرسه ينتظر متى تضع لمن تكلف بعد علمي هذا شئنا فهو مكلف

۱۶۷۰ھ سے بیان کیا ہے حضرت عبدالرزاق رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت معمر رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ایوب رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابو الضیف رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت کعب رحمہ اللہ تعالیٰ نے، وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک دستہ حبشہ کی طرف بھیجے گے جن کا ارادہ بیت اللہ ہوگا۔ یہاں تک کہ وہ راستہ میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ اپنی خوشگوار ہوا بھیجے گا۔ جو اس راستے میں ہر مؤمن کی روح قبض کر لے گی، راستے میں قیامت کی مثال اُس آدمی کی طرح ہے جو گھوڑے پر سوار طواف کر رہا ہو اور وہ گھوڑا اس انتظار میں ہو کہ وہ سوار کب اترے گا۔ جس نے میرے بتانے کے بعد لا پرواہی کی تو وہ ذمہ دار ہوگا۔

○ ○ ○



۱۶۷۱۔ حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن الزهري عن معيا بن المسيب عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى تضطرب الأيات ثماء دوس على ذي الخلصة وكانت صنما تعبدا دوس في الجاهلية بنباله. قال معمر وقال غير الزهري على ذلك الحجر بيت مني اليوم

۱۶۷۱۔ ہم سے حضرت عبدالرزاق رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے، اُن سے حضرت معمر رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت سعید ابن مسیب رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ ”دوس“ قبیلہ کی عورتوں کی سرینیں ذی الخلصہ پر حرکت کر لیں، ذی الخلصہ کا بت ”بالہ“ میں تھا۔ قبیلہ دوس اس کی عبادت کرتے تھے۔ حضرت معمر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت علامہ ذہری رحمہ اللہ تعالیٰ کے نواسے نے کہا کہ اس شعر پر آج گھر بنا ہوا ہے۔

○ ○ ○

۱۶۷۲۔ حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن أيوب عن نافع عن عياش بن أبي ربيعة رضي الله عنه قال سمعت رسول الله ﷺ يقول تجيء ريح بين يدي الساعة تقبض فيها روح كل مؤمن.

۱۶۷۲۔ ہم سے بیان کیا ہے حضرت عبدالرزاق رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت معمر رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ایوب رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت نافع رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عیاش بن ابوربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: قیامت پہلے ایک ہوا چلے گی جو ہر مؤمن کی روح قبض کر لے گی۔

○ ○ ○

۱۶۷۳۔ حدثنا عبد الله بن موسى عن حنظلة قال سمعت القاسم بن أبي بزة يسأل طارما عن الآيات التي قبل القيامة. فقال ما أدري ما هي ولكن ريح تجيء قبل يوم القيامة طيبة تقبض فيها روح كل مؤمن وإن كان في جوف صخرة.

۱۶۷۳۔ ہم سے بیان کیا ہے حضرت عبید اللہ بن موسیٰ عن حنظلہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت طارم رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم بن ابوبزہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا ہے کہ حضرت طارم رحمہ اللہ تعالیٰ نے سوال کیا ان نشانیوں کے بارے میں جو قیامت سے پہلے ہوں گی؟ تو وہ فرمانے لگے کہ میں نہیں جانتا کہ وہ نشانیاں کیا ہوں گی، لیکن قیامت کے دن سے پہلے ایک ہوا آئے گی جو ہر مؤمن کی روح قبض کر لے گی خواہ وہ چٹان کے اندر ہی کیوں نہ ہو۔

○ ○ ○

۱۶۷۴۔ حدثنا عبدة بن سليمان عن زكريا عن الشعبي في قوله تعالى الجاهلية الأولى قال هي ما بين عيسى ومحمد صلى الله عليهما وسلم

۱۶۷۴۔ عبیدہ بن سلیمان نے زکریا سے روایت کی ہے کہ، امام شعبی رحمہ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:



## ﴿الْجَاهِلِيَّةُ الْأُولَى﴾

کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ دور عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد ﷺ کے درمیان کا تھا۔

○ ○ ○

۱۶۷۵۔ حدثنا وكيع عن الأعمش عن أبي الضحى عن مسروق قال بينما رجل يحدث في المسجد قال إذا كان يوم القيامة يرى دخان من السماء فتأخذ بأسماع المنافقين وأبصارهم وأخذ المؤمنين منه كهينة الزكوة. قال مسروق فدخلت على عبدالله فأخبرته بذلك فقال عبدالله ان قريشا استعصوا على النبي صلى الله عليه وسلم، فقال اللهم أعني عليهم بسنين كسنين يوسف فأخذتهم سنة أكلوا فيها العظام والميتة حتى جعل أحدهم يرى ما بينه وبين السماء كهينة الدخان من الجوع، فقالوا ربنا اكشف عنا العذاب انا مؤمنون فقبل له ان كشفنا عنهم عبادوا، قال فكشف عنهم فعادوا فالتقم الله منهم يوم بدر لذلك قوله تعالى فارتقب يوم تأتي السماء بدخان مبين يغشى الناس هذا عذاب اليم إلى قوله انكم عائدون

۱۶۷۵) ہم سے بیان کیا ہے حضرت وکیع رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت اعمش رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابو الضحیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت مسروق رحمہ اللہ تعالیٰ نے، کہ وہ فرماتے ہیں کہ: ایک آدمی مسجد میں بیان کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ جب قیامت کا دن ہوگا دیکھیں گے دھواں آسمان سے، پس وہ دھواں ختم کر دے گا منافقین کے کان اور آنکھیں اور مؤمنین پر اس کا اثر و کام کی طرح ہوگا۔ حضرت مسروق رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا اور ان کو اس کی خبر دی، تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بے شک قریش نے جب حضرت پیغمبر ﷺ کی نافرمانی کی تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ:

اے اللہ! ان پر قحط مسلط فرما دیجئے؟ جیسا (حضرت) یوسف علیہ السلام کے زمانے میں قحط تھا۔

تو انہیں قحط نے آ پکڑا پھر وہ ہڈیاں اور مردار کھانے لگیں یہاں تک کہ ہر ایک کو بھوک کی وجہ سے آسمان پر دھواں نظر آتا تھا۔ پس وہ کہنے لگے کہ (اے) ہمارے رب! ہٹا دیجئے ہم سے عذاب ہم ایمان لانے والے ہیں، پس کہا گیا ان سے اگر ہم ہٹا دیں گے اُن سے عذاب تو یہ دوبارہ پلٹ جائیں گے۔ فرماتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ نے اُن سے عذاب ہٹا دیا، وہ پلٹ گئے، اللہ تعالیٰ نے اُن سے بدروا لے دن انتقام لیا۔ اللہ تعالیٰ کے اس قول کا یہی مطلب ہے:

ترجمہ: پس انتظار کیجئے جس دن آئے گا آسمان کھلے دھوئیں کے ساتھ جوڑا حانپ لے گا لوگوں کو، یہ دردناک عذاب ہے۔

(پس یہی مطلب ہے) اللہ کے قول کا ”عَابِدُونَ“ تک۔

○ ○ ○



۱۶۷۶. حدثنا وكيع عن الأعمش ولفظ عن أبي الضحى عن مسروق عن عبد الله قال

خمس قد مضين القمر والروم واللزام والبطشة والدحان

۱۶۷۶ھ سے بیان کیا ہے حضرت وکیع رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت اعمش رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت فطر رحمہ

اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابوالضحیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت مسروق رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ وہ فرماتے ہیں کہ پانچ نشانات تھے جو گور گئے (اور وہ نشانات یہ ہیں):

چاند کا دو ٹکڑے ہونا، روم کی فتح، چکنا، بطشہ، یعنی جگ بڈر، دُھواں۔

○ ○ ○

۱۶۷۷. حدثنا هشيم وعبد الوهاب عن داود بن أبي هند عن أبي عثمان عن سعد بن أبي

وقاص رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال أهل العرب ظاهرين

على الحق حتى تقوم الساعة

۱۶۷۷ھ سے بیان کیا ہے حضرت ہشیم رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت عبد الوہاب رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت

داؤد بن ابی ہند رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابو عثمان رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت سعد بن ابوقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ وہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: مغرب والے قیامت تک ہمیشہ حق پہ قائم رہیں گے۔

○ ○ ○

۱۶۷۸. حدثنا عيسى عن شعبة عن يزيد بن خمير عن راشد بن سعد قال قال رسول الله

صلى الله عليه وسلم خير الأرض مغاربها

۱۶۷۸ھ سے بیان کیا ہے حضرت عیسیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت شعبہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت

یزید بن خمیر نے، اُن سے راشد بن سعد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: زمین کا بہترین حصہ اس کا مغربی حصہ ہیں۔

○ ○ ○

۱۶۷۹. قال الأعمش وقال إبراهيم قال عبد الله كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم بمضى

لانشق القمر فرقتين فذهب فرقة من وراء الجبل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم

اشهدوا شهدوا

۱۶۷۹ھ حضرت اعمش رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ مہجی میں تھے تو چاند دو ٹکڑے ہوا، ایک ٹکڑا پہاڑ کے پیچھے چلا گیا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

گواہ رہو! گواہ رہو!

○ ○ ○

۱۶۸۰. حدثنا محمد بن ثور عن معمر عن قتادة عن أنس رضي الله عنه قال سألت أهل مكة

النبي صلى الله عليه وسلم آية لانشق القمر بمكة مرتين، فقال اقتربت الساعة وانشق القمر



وان يروا آية يعرضوا ويقولوا سحر مستمر يقولون سحر ذاهب.

۱۶۸۰ھ سے بیان کیا ہے حضرت محمد بن ثور رحمہ اللہ تعالیٰ نے اُن سے حضرت معمر رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ وہ فرماتے ہیں کہ مکہ والوں نے نبی کریم ﷺ سے نشانی طلب کی تو مکہ میں چاند و مرتبہ دو کھڑے ہو گیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: قریب آگئی ہے قیامت اور چاند دو کھڑے ہو گیا جب یہ لوگ نشانی دیکھتے ہیں تو اعراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ جادو ہے جو چلا آ رہا ہے۔

○ ○ ○

۱۶۸۱۔ حدثنا بقية بن الوليد عن عتبة بن ابي الحكم عن مكحول عن معاوية رضي الله

عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تزال طائفة من امتي على الحق

ظاهرين على الناس لا يبالون من خالفهم حتى ياتي امر الله وهم ظاهرون قال عتبة بن ابي

حكيم امر الله ربحا طيبة تخرج في زمن عيسى لتقبض ارواح المؤمنين

۱۶۸۱ھ سے بیان کیا ہے حضرت بقية بن الوليد رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عتبہ بن ابوالحکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے،

اُن سے حضرت مکحول رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول

اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ میری امت میں سے ایک گروہ حق پر قائم ہوگا، اور اس گروہ والے لوگوں پر غالب رہیں گے۔ یہ کسی کی مخالفت

کی پروا نہیں کریں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا امر آجائے، اور یہ غالب رہیں گے۔ حضرت عتبہ بن حکیم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے

ہیں کہ ”اموالہ“ سے مراد وہ خوشگوار ہوا ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ظاہر ہوگی اور ارواح مؤمنین کو قبض کرے گی۔

○ ○ ○

۱۶۸۲۔ حدثنا ابن عيينة عن عمرو عن عكرمة قال الشق القمر على عهد رسول الله صلى

الله عليه وسلم شقين، فقال المشركون سحر فنزلت الساعة والشق القمر وان يروا

آية يعرضوا ويقولوا سحر مستمر

۱۶۸۲ھ سے بیان کیا ہے حضرت ابن عیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اُن سے حضرت عمرو رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے

حضرت عکرمہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں چاند دو کھڑے ہو گیا تو مشرکین کہنے لگے کہ جادو ہے

جو چلا آ رہا ہے۔

○ ○ ○

۱۶۸۳۔ حدثنا ابن عيينة عن ابن ابي نجيح عن ابي معمر عن ابن مسعود قال الشق القمر

على عهد رسول الله ﷺ شقين فقال النبي صلى الله عليه وسلم اشهدوا.

۱۶۸۳ھ سے بیان کیا ہے حضرت ابن عیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابن ابی نجیح رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے

حضرت مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے ابو معمر رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ وہ

فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں چاند دو کھڑے ہو گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: گواہ رہو!



۱۶۸۴. حدثنا ابن عيينة عن عطاء بن السائب عن أبي عبد الرحمن عن حذيفة قال ألا أن

القمر قد انشق.

۱۶۸۴ھ سے بیان کیا ہے حضرت ابن عیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عطاء بن السائب رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابو عبد الرحمن رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔

○ ○ ○

۱۶۸۵. حدثنا ابن عيينة عن عبد العزيز بن رفيع سمع شداد بن معقل يقول سمعت ابن

مسعود يقول إن أول ما تفقدون من دينكم الأمانة وآخر ما يبقى الصلاة وإن هذا القرآن بين

أظهركم يوشك أن يرفع لقالوا كيف وقد ألبته الله في قلوبنا وألبتناه في مصاحفنا، قال

يسرى عليه ليلة ليذهب بما في قلوبكم ويذهب بما في مصاحفكم ثم قرأ عبد الله ولئن شئنا

لنذهبن بالذي أوحينا إليك الآية.

۱۶۸۵ھ سے حضرت ابن عیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عبد العزیز بن رفیع رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُنہوں

نے حضرت شداد بن معقل رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا کہ وہ فرما رہے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ

فرما رہے تھے کہ: سب سے پہلے وہ چیز جسے تم غم کرو گے وہ امانت ہوگی اور آخری جو چیز باقی رہے گی وہ نماز ہے اور یہ قرآن جو

تمہارے درمیان ہے قریب ہے کہ اس کو اٹھایا جائے، اُنہوں نے کہا کہ اس کو کیسے اٹھایا جائے گا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو ہمارے

دلوں میں محفوظ کر رکھا ہے، اور ہم نے اس کو اپنے صحیفوں میں محفوظ کیا ہے؟ تو اُنہوں (یعنی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ

عنہ) نے فرمایا کہ راتوں رات اُسے اٹھایا جائے گا، ختم ہو جائے گا، تمہارے دلوں سے محو ہو جائے گا اور جو تمہارے صحیفوں سے نکال

دیا جائے گا۔ پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

ترجمہ: اگر ہم چاہیں تو لے جائیں وہ جو ہم نے آپ (ﷺ) پر وحی کی ہے۔

○ ○ ○

۱۶۸۶. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن إبراهيم عن أبي معمر عن عبد الله قال انشق

القمر ونحن من رسول الله صلى الله عليه وسلم بمنى حتى ذهب، فرقة منه خلف الجبل فقال

رسول الله صلى الله عليه وسلم اشهدوا.

۱۶۸۶ھ سے بیان کیا ہے حضرت ابو معاویہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت اعمش رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے

حضرت ابراہیم رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ابو معمر رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے، کہ وہ



فرماتے ہیں کہ: چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ مینے میں تھے اور ایک جماعت ہم میں سے پہاڑ کے پیچھے چلی گئی (تو) نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: ”گواہ رہو!“

○ ○ ○

۱۶۸۷. حدثنا محمد بن الحارث عن محمد بن عبد الرحمن بن أبي لماني عن أبيه عن ابن

عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى تنصب الأولان

وأول من ينصبها أهل حضر من تهامة

۱۶۸۷ھ سے بیان کیا ہے حضرت محمد بن حارث رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت محمد بن عبد الرحمن بن ابی لمانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے اُن کے باپ نے، اُن سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت ہے کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ بچوں کو کھڑا کیا جائے گا، سب سے پہلے اُن کو کھڑا کرنے والے ”تہامہ“ کے شہری ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۶۸۸. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن مسلم عن مسروق عن عبد الله بن عمر عن

مضين الدخان والزام والبطشة والروم والقمر.

۱۶۸۸ھ سے بیان کیا ہے حضرت ابو معاویہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت اعمش رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت مسروق رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: پانچ نشانیاں گورہنگی ہیں ”ذمہاں، چپکنا، بطوشہ (جنگ بدر)، فتح روم، اور چاند کا دو ٹکڑے ہونا۔“

○ ○ ○

۱۶۸۹. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن مسلم عن مسروق عن عبد الله بن عمرو رضي

الله عنهما قال بعث الله ريبعا غرباء قبل يوم القيامة فقبض روح كل مؤمن، فيقال فلان قبض

روحه وهو في مسجده وفلان قبض روحه وهو في موله. آخر الجزء الثامن بسم الله الرحمن

الرحيم رب علوك يا كريم.

۱۶۸۹ھ سے بیان کیا ہے حضرت ابو معاویہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت اعمش رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت خیرہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ قیامت سے پہلے خاک آلود ہوا بھیجے گا جو ہر مومن کی روح قبض کرے گی۔ پھر کہا جائے گا کہ فلاں کی روح مسجد میں قبض ہوگئی، اور فلاں کی روح بازار میں قبض ہوگئی۔

○ ○ ○



## دھنسنے، زلزلے، جھٹکے اور مسخ کا ذکر

## الخسف والزلازل والرجفة والمسح

أخبرنا الشيخ أبو بكر محمد بن عبد الله بن أحمد بن ريدة رحمه الله أخبرنا أبو القاسم سليمان بن أحمد بن أبي الطبراني حدثنا أبو زيد عبد الرحمن بن حاتم المرادي حدثنا نعيم ١٦٩٠ . حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة عن حدثه عن كعب قال يدنو الرب إلى السماء فيرد الماء إلى عنصره وترجف الأرض ويخر الناس لوجوههم سجداً ويعتقون عامة أرقائهم ثم تسكن زماناً ثم تعود لتزلزل بأهلها أشد من المرة الأولى فيعتقون عامة أرقائهم ثم تتصدع ويخسف بطائفة من الأرض وأوديتها والناس حتى إن الرجل ليسري فيمر بالحي وهم سالمون وآخرون مخسوف بهم وإن الرجلين ليطحنان فتصيبهما الصعقة ليموت أحدهما أو تصيبهما في نومهما كذلك وتستصعب الأرض زلزالاً كالبرذون الفحل الصعب حتى يلبجأ أهل المدن والقرى إلى الجبال فيكونون مع السباع وتحشر حلية الأرض ذهبها وفضتها إلى بيت المقدس وحتى يفتح الرجل والمرأة السقط والجونة فلا يجدان من عليهما شيئاً ويتقعقع خشب بيت المقدس وسقفه وتهلك المراعي والدواب وينقطع ملك الجزيرة وأرمينية وتبس شجرهما وتلهك دوابهما من الزلزلة ويشبعهما جوعاً وحتى إن جبال بثور لتنقلع من مكانه فتهرب ثلاث مرات كل ذلك يرد إلى موضعه ليكون آخر القلاعه وهلاكه وفراره إلى طبرية فيشب عليها ويتعود إلى الله باسمه المقدس ألا يعيده ليقره وتغلوا الخيل فتطلب الفرس بالمال الكثير فلا يصاب.

١٦٩٠ھ سے بیان کیا ہے حکم بن نافع رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت جراح رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اُن سے حضرت ارطاة رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اور اُن سے ایک راوی نے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رب آسمان کی طرف قریب ہو جائے گا، وہ پانی کو اپنے عنصر کی طرف لوٹا دے گا۔ زمین ٹپنے لگے گی اور لوگ چہروں کے بل سجدے میں گر پڑیں گے اور اپنے غلاموں کو آذا کریں گے، پھر ایک عرصہ تک زمین سکون کی حالت میں ہوگی۔ پھر پہلے حالات کی طرف زمین لوٹ آئے گی، پھر زمین ٹپنے لگے گی۔ پہلی حالت سے زیادہ لوگ غلاموں کو آذا کریں گے، پھر زمین بھٹ جائے گی اور سب کو دھنسا دے گی۔ یہاں تک کہ ایک آدمی چلے گا تو اس کا ایک ٹپلے پر ٹو رہوگا جو محفوظ ہوگا۔ دوسرے لوگ زمین میں دھنسائے گئے



ہوں گے۔ دو آدمی ایسے ہوں گے جو سب تک بازی کریں گے۔ پھر دونوں پر آسمانی بجلی گرے گی تو ان میں سے ایک مَر جائے گا، یا دونوں پر حالت نیند میں آسمانی بجلی گرے گی۔ زمین زلزلوں کی وجہ سے سرکش گھوڑے کی طرح ہو جائے گی جس پر سواری مشکل ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ شہر اور بستیوں والے پہاڑوں کی طرف جانے پر مجبور ہو جائیں گے، وہ درندوں کے ساتھ رہیں گے۔ اور جمع کی جائے گی زمین کی زینت اس کا سونا اور چاندی بیت المقدس کی طرف جمع ہو جائے گی۔ یہاں تک کہ مرد اور عورت سنگسار دان اور عطر رکھنے کی کچی کھول دیں گے تو ان کو زیورات میں سے کچھ بھی نہ ملے گا۔ بیت المقدس کی لکڑیاں اور تخت، چراگاہ اور جانور ہلاک ہوں گے۔ جزیرہ اور آرمینیا کی بادشاہت ختم ہو جائے گی۔ اُن دونوں کے درخت سوکھ جائیں گے۔ ان کے جانور زلزلے کی وجہ سے ہلاک ہوں گے اور وہ بھوک کی انتہا تک پہنچ جائیں گے، اور مقام بھر کے پہاڑ اپنی جگہ سے نکل پڑیں گے اور بھاگیں گے تین نرتیہ اور ہر بار اپنی جگہ پر واپس آئیں گے۔ آخری بار طبریہ کی طرف بھاگنا ہوگا، وہاں وہ رہیں گے اور اللہ تعالیٰ کے مقدس نام کے ساتھ پناہ مانگیں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کو دوبارہ واپس نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو وہیں مقیم فرما دے گا اور گھوڑے منگے ہوں گے اور وہ نایاب ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۶۹۱. حدثنا بقية وأبو المغيرة عن أبي بكر بن أبي مریم عن حجر بن مالك الكندي عن قبيصة بن ذؤيب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلكن من هذه الأمة قوم فرودة وقوم خنازير وليصبحن لبقال يخسف بدار بني فلان ودار بني فلان وبينما الرجلان يمشيان يخسف بأحدهما، قالوا يا رسول الله وهم ذلك قال يشرب الخمر ويلبس الحرير والضرب بالمعازف والزمار. قال أبو بكر وحديثي عروة بن رويم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله تعالى يقول أنا أرفع الأرض بمهادي في خبر ليالي فمن قبضت فيها من المؤمنين كانت له رحمة وكانت آجالهم التي كتبت عليهم ومن قبضت من الكفار كانت عذابا لهم وكانت آجالهم التي كتبت عليهم

۱۶۹۱ ہم سے بیان کیا اور ابوالمغیرہ نے، ابو بکر بن ابو مریم سے، انہوں نے حجر بن مالک الکندی سے روایت کی ہے کہ قبیصہ بن ذؤیب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ضرور اس امت میں سے ایک قوم ہندو بننے کی اور ایک قوم جتو بننے کی، اور لوگ صبح کریں گے تو کہیں گے کہ فلاں کا گھر دھنس چکا ہے اور فلاں کا گھر دھنس چکا ہے۔ دو آدمی ایک ساتھ چل رہے ہوں گے جن میں سے ایک دھنس جائے گا، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ: اے اللہ کے رسول ﷺ! ایسا کیوں ہوگا؟ فرمایا کہ شراب خوری اور زینم کا لباس پہننے اور گانے بجانے کے آلات میں ٹھنک ہونے کی وجہ سے۔ ابو بکر کہتے ہیں کہ مجھے عروہ بن روم نے بتایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں اپنے بندوں پر اچھی راتوں میں زمین کو بلاتا ہوں۔ جس ایمان والے کی میں روح قبض کر لوں تو یہ اُس کے لئے رحمت ہے اور یہ اُس کا دُعا مقرر تھا جو



میں نے اُس پر لکھا تھا، اور جس کافر کی میں رُوح قبض کروں تو یہ اُس کے لئے عذاب ہے، اور یہ اُس کا وقت مقرر تھا جو میں نے اُس پر لکھا تھا۔

○ ○ ○

۱۶۹۲. حدثنا عبد الله بن مروان عن أبيه عن أبي الخوصاء عن طاوس قال ثلاث رجفات رجفة باليمن ورجفة بالشام أشد منها ورجفة بالمشرق وهي الجاحف مضنا إلا التي بالمشرق.

۱۶۹۲) عبد اللہ بن مروان نے مروان سے، انہوں نے ابو الخوصاء سے روایت کی ہے کہ طائوس فرماتے ہیں کہ: تین زلزلے ہوں گے ایک زلزلہ یمن میں اور دوسرا زلزلہ شام میں، یہ یمن کے زلزلے سے سخت ہوگا اور تیسرا زلزلہ مشرق میں ہوگا، اور یہ مشرق کا زلزلہ اُن دونوں سے بڑھ کر ہوگا۔

○ ○ ○

۱۶۹۳. حدثنا بقية وأبو المغيرة عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب قال لعننهم الأَرْضُ باهلها حتى تكون أصعب من ظهر برذون صعب ثم تميل بهم ميلة أخرى حتى تظنون أنها منكفة حتى يعتق ناس أرقاء هم ثم تسكن زمانا حتى يندم من اعتق على ما اعتق ثم تميل بهم ميلة أخرى حتى يقول قائل من الناس ربنا لعن لعن، فيقول الله تعالى كذبهم بل أنا اعتق.

۱۶۹۳) بقیہ اور ابو المغیرہ نے صفوان سے، انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب فرماتے ہیں کہ: زمین اپنے رہنے والوں پر سخت ہو جائے گی، حتیٰ کہ وہ مضبوط ٹخّر کی کمر سے بھی زیادہ سخت ہوگی، پھر زمین تمہیں لے کر جھکے گی، تم یہ گمان کرو گے کہ یہ اُلٹ جائے گی، لوگ اپنے غلاموں کو آزاد کریں گے، پھر زمین پر سکون والے ہو جائے گی۔ جنہوں نے غلام آزاد کئے ہوں گے وہ آزاد کرنے پر نادم ہوں گے، پھر زمین انہیں لے کر دوسری مرتبہ جھکے گی، تو لوگوں میں سے کہنے والا کہے گا کہ اے ہمارے رب! ہم غلام آزاد کرتے ہیں، ہم غلام آزاد کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تم جھوٹ بولتے ہیں۔

○ ○ ○

۱۶۹۴. حدثنا ابن وهب عن ابن أبي ذئب عن قارظ بن شيبه عن أبي غطفان قال سمعت عبد الله بن عمرو يقول تخرج معادن مختلفة قريب يقال له فرعون ذهب يذهب إليه شرار الناس فينماهم يعملون فيه إذ حسر لهم عن الذهب فأعجبهم معتملة إذ عسف به وبهم.

۱۶۹۴) ابن وہب نے ابن ابو ذئب سے، انہوں نے قارظ بن شیبہ سے، انہوں نے ابو غطفان سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: مختلف معدنیات نکل آئیں گی، ایک ایسی زمین سے جسے فرعون کہا جاتا ہے، شریر قسم کے لوگ سونا حاصل کرنے کے لئے جائیں گے اور وہ سونا حاصل کرنے میں مصروف ہوں گے، جب سونا اُن کے سامنے ظاہر ہو جائے گا تو وہ خوش ہو جائیں گے مگر سونے سمیت دھنس جائیں گے۔



۱۶۹۵. حدثنا ابن وهب عن ابن عياش عن عبيد الله بن عبيد عن أبي هريرة قال يوشك أن لا تجدوا بيوتا لكنكم تهلكها الرواجف ولا دوابا تبلغوا عليها في أسفاركم تهلكها الصواعق

۱۶۹۵. ابن وهب نے، ابن عیاش سے، انہوں نے عید اللہ بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: قریب ہے کہ تم کوئی گھرنہ پاؤ جو تمہیں ٹھکانہ دے، مگر یہ کہ زلزلے اُسے تباہ کر دیں گے، اور نہ کوئی جانور تم پاؤ گے جس پر تم سفر کرو گے، مگر یہ کہ اُسے بجلی کی کڑک ہلاک کر دے گی۔

○ ○ ○

۱۶۹۶. حدثنا بقية وأبو المغيرة عن أبي بكر عن خالد بن معدان عن النبي صلى الله

عليه وسلم قال أمتي لا عذاب عليها في الآخرة إنما عذابها الزلازل والفتن في الدنيا

۱۶۹۶. بقیہ اور ابو المغیرہ نے، ابو بکر سے روایت کی ہے کہ خالد بن معدان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ: میری امت پر آخرت میں عذاب نہیں ہے، اُن پر عذاب دنیا ہی میں زلزلوں اور فتنوں کی صورت میں آ جاتا ہے۔

○ ○ ○

۱۶۹۷. حدثنا أبو معاوية حدثنا سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة رضي الله

عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تذهب الأيام حتى تحسر الفرات عن جبل من ذهب فبكثر عنده القتل حتى يقتل من المائة كذا وكذا فان أدركت ذلك فلا تقربنهم

۱۶۹۷. ابو معاویہ نے سہیل بن ابی صالح سے، انہوں نے ابی صالح سے روایت کی ہے کہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: زمانہ ختم نہ ہوگا حتیٰ کہ دریائے فرات ایک ایسے پہاڑ سے گزرے گا جو سونے کا ہوگا، اُس کے قریب بکثرت قتل ہوں گے، اگر تو اُسے پالے تو اُس کے قریب نہ جانا!

○ ○ ○

۱۶۹۸. حدثنا يحيى بن اليمان عن اشعث القمي عن جعفر عن سعيد قال تزلزلت

الأرض على عهد عبد الله قال لها مالك، ثم قال أما إنها لو تكلمت لقامت الساعة.

۱۶۹۸. یحییٰ بن الیمان نے اشعث قمی سے، انہوں نے جعفر سے روایت کی ہے کہ سعید فرماتے ہیں کہ عبد اللہ کے زمانے میں زمین پر زلزلہ آ گیا تو عبد اللہ نے زمین سے کہا کہ تجھے کیا ہو گیا ہے؟ پھر فرمانے لگے کہ اگر زمین بول پڑتی تو قیامت قائم ہو جاتی۔

○ ○ ○

۱۶۹۹. حدثنا يحيى بن اليمان عن أبي جعفر الرازي عن الربيع بن أنس عن أبي العالية

في قوله تعالى ربنا اطمس على أموالهم، قال صارت حجارة.

۱۶۹۹. یحییٰ بن الیمان نے ابو جعفر الرازی سے، انہوں نے ربیع بن انس سے روایت کی ہے کہ ابو العالیہ فرماتے ہیں کہ

اللہ تعالیٰ کے فرمان:



﴿رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَى أَمْوَالِهِمْ﴾

اس کا مطلب ہے انہیں تھمر بنا دے۔

۱۷۰۰. حدثنا بقية عن أبي بكر بن أبي مریم عن راشد بن سعد عن سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم في قوله تعالى هو القادر على أن يبعث عليكم عذابا من فوقكم أو من تحت أرجلكم، الأنعام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أما إنها كائنة ولم يأت تأويلها بعد.

۱۷۰۰ بقیہ نے ابوبکر بن ابومریم سے، انہوں نے راشد بن سعد سے روایت کی ہے کہ سعد بن ابوقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان:

﴿هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ﴾

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کا مصداق واقع ہو چکا ہے، بعد میں نہیں آئے گا۔

○ ○ ○

۱۷۰۱. حدثنا بقية وأبو المغيرة عن صفوان عن رجل من البحرين عن رجل كان في حرس معاوية سمع أبا هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الذي وعدت هذه الأمة من الزلازل والبلاء والقتل والفتن فوق المائتين ودون المائة يردّها عليهم ثلاثا

۱۷۰۱ بقیہ اور ابوالمغیرہ نے، صفوان سے، انہوں نے بحرین کے ایک راوی سے، اس نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ایک محافظ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میری امت سے جن زلزلوں اور آفتوں اور قتل اور فتنوں کا وعدہ کیا گیا ہے، وہ دو سو (200) سے زیادہ ہوں گے، اور سو (100) سے کم نہ ہوں گے، آپ ﷺ نے یہ جملہ تین (3) بار ارشاد فرمایا۔

○ ○ ○

۱۷۰۲. قال صفوان وحدثني أبو المخارق زهير بن سالم أن عمر سأل كعبا هل يخاف على هذه الأمة عدوا يظهر عليهم؟ قال لا، قال الله ولكن عدو وزلازل يبتلون بها فتسكون فاما لمة الإسلام وبهضته فلا.

۱۷۰۲ صفوان نے، زہیر بن سالم سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کیا امت پر ایسے دشمن کا اندیشہ ہے جو ان پر غالب آجائے؟ تو انہوں نے کہا کہ نہیں، لیکن دشمن ہوں گے اور زلزلے ہوں گے جن کے ذریعہ اس امت کو آزمایا جائے گا، لیکن اسلام کے گنبد پر اور جھنڈے پر کوئی غالب آجائے تو ایسا نہ ہوگا۔

○ ○ ○

۱۷۰۳. حدثنا بقية وأبو المغيرة عن صفوان عن شريح بن عبيد قال تكون الزلازل



والملاحم التي تحرك الناس من امالكهم حتى تغلوا النعال وقال احدهما البغال فلا تنالون  
من عدوكم وتقصر الخطوة

۱۷۰۳ بقیہ اور ابو الخیر ؓ نے، عنوان سے روایت کی ہے کہ شریح بن عبید فرماتے ہیں کہ زلزلے اور جنگیں ہوں گی  
جو لوگوں کو ان کی جگہ سے ہلا دیں گی، جوتے مہنگے ہو جائیں گے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ نجر مہنگے ہو جائیں گے، تم دشمن پر سے  
کامیابی نہ پاسکو گے، اور قدم چھوٹے ہو جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۷۰۴. حدثنا ابو المظيرة عن اوطاة عن ضمرة بن حبيب عن سلمة بن لفل السكوني  
رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انه اوحى الي الي هير  
لايث ليكم ولستم لا بتون بعدي الا قليلا لم تلبثون حتى تقولوا متي وسعائون النادا يني  
بعضكم بعضا وبين يدي الساعة موتان شديد وبعده سنوات الزلازل.

۱۷۰۴ ابو الخیر ؓ نے، اوطاة سے، انہوں نے ضمیرہ بن حبیب سے روایت کی ہے کہ سلمہ بن لفل السکونی رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میری طرف یہ بات وحی کی گئی ہے کہ میں تم میں رہنے والا نہیں ہوں  
اور تم بھی میرے بعد رہنے والے نہ ہو گے مگر بہت کم، پھر تم رہو گے اور کہو گے کہ کب تک رہیں گے؟ عنقریب تم خدقوں میں  
جاؤ گے۔ تم ایک دوسرے کو فنا کر دو گے، قیامت سے پہلے دو سخت موتیں ہوں گی، اور اس کے بعد زلزلوں کے سال ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۷۰۵. حدثنا ابن وهب عن معاوية بن صالح عن ضمرة بن حبيب عن الجرحي سمع ابا هريرة

يقول لمعاوية إن البلاء والزلازل والقتل ما فوق الثمانين ودون المائة فالله أعلم أي الثمانين

۱۷۰۵ ابن وہب نے معاویہ بن صالح سے، انہوں نے ضمیرہ بن حبیب سے، الجرحی نے روایت کی ہے  
کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ بے شک مصیبتیں اور زلزلے اور قتل آتی  
(80) سے اوپر اور سو (100) سے کم ہوں گے، اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کون سا آتی (80) مراد ہے۔

○ ○ ○

۱۷۰۶. وقال عن صفوان بن عمرو عن رجل عن ابي هريرة.

۱۷۰۶ صفوان بن عمرو نے ایک راوی سے اور اس نے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسی ہی روایت نقل کی ہے۔

۱۷۰۷. حدثنا مروان الفزاري عن حرملة بن لیس النخعي عن ابي هريرة عن

النبي صلى الله عليه وسلم قال امتي امة مرحومة ليس عليها عذاب في الآخرة الماعذابها

في الدنيا الزلازل والفتن والقتل.

۱۷۰۷ مروان الفزاری نے، حرملة بن قیس سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے اپنے والد سے، کہ نبی کریم ﷺ



ارشاد فرماتے ہیں کہ میری امت رحم کی گئی اُمت ہے، اس پر آخرت میں عذاب نہیں ہے، اس پر زلزلے، فتنے اور قتل کی صورت میں عذاب ہوگا۔

○ ○ ○

۱۶۰۸. حدثنا الحكم بن نافع عن سعيد بن مسنان عن حدير ابن كريب عن كثير بن مرة أبي شجرة عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي ﷺ قال لتستصعبن بكم الأرض حتى يهبط أهل حضركم أهل بدوكم كما يهبط أهل بدوكم اليوم أهل حضركم من استصعبت الأرض ولتميلن بكم الأرض حتى يهبط أهل حضركم أهل بدوكم كما يهبط أهل بدوكم اليوم أهل حضركم من استصعبت الأرض ولتميلن بكم الأرض ميلة يهلك فيها من هلك ويبقى من بقي حتى تعتق الرقاب ثم تهدأ بكم الأرض بعد ذلك حيناً حتى يندم المعتقون ثم تميل بعد ذلك ميلة أخرى فيهلك من هلك ويبقى من بقي يقولون ربنا نعتق ربنا نعتق فيكذبهم الله يقول كذبتم كذبتم بل أنا أعتق وليبتلن أخريات هذه الأمة بالرجف فان تابوا تاب الله عليهم فان عادوا أعاد الله عليهم بالرجف فان تابوا تاب الله عليهم فان عادوا أعاد الله عليهم بالرجف والقذف والمسح والصواعق وإذا قيل هلك الناس هلك الناس ثلاثاً فقد هلكوا ولن يعذب الله أمة حتى يعذبوا عاذرها حتى يعرفوا بالذنوب فلا يتوبون والتمس القلوب بما فيها من برها وفجورها كما تظمان الشجر بما فيه حتى لا يستطيع محسن يزداد إحساناً ولا يستطيع مسيء استعاباً وذلك بأن الله تعالى يقول كلاهمل ران على قلوبهم ما كانوا يكسبون (المطففين).

۱۶۰۸ حکم بن نافع نے سعید بن مسنان سے، انہوں نے حیدر بن کریب سے، انہوں نے کثیر بن مرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: مغرب تم پر زمین سخت ہو جائے گی، شہری لوگ برے حالات کی وجہ سے دیہاتی لوگوں پر شک کریں گے۔ جیسے کہ آج کل دیہاتی لوگ شہری لوگوں پر شک کرتے ہیں، زمین تمہیں لے کر جھکے گی جسے ہلاک ہونا ہے اُس میں ہلاک ہوگا، اور جسے باقی رہتا ہے وہ باقی رہے گا۔ گردنیں آزاد کر دی جائیں گی، پھر کچھ عرصہ زمین تم پر نرم رہے گی، آزاد کرنے والے مالک مایوس ہوں گے، پھر زمین انہیں لے کر دوسری مرتبہ جھکے گی، ہلاک ہونے والے ہلاک ہو جائیں گے اور باقی رہنے والے باقی رہ جائیں گے اور کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ہم غلام آزاد کرتے ہیں، اے ہمارے رب! ہم غلام آزاد کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تم جھوٹ بولتے ہو تم جھوٹ بولتے ہو، بلکہ میں غلاموں کو آزاد کرنے والا ہوں، اور اس اُمت کے آخری لوگوں کو زلزلے کے ساتھ آزمایا جائے گا، اگر وہ توبہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول کرے گا، اور اگر وہ برائی کی طرف لوٹیں گے تو اللہ تعالیٰ زلزلہ ان پر لوٹا دے گا، پھر اگر توبہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول کرے گا، اور اگر وہ لوٹیں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر زلزلہ اور مارنا اور مسح ہونا اور بجلی کی کڑک لوٹائے گا، اور جب کہا جائے گا کہ



لوگ ہلاک ہو گئے، لوگ ہلاک ہو گئے، تین ۳ مرتبہ کہا جائے گا تو وہ ہلاک ہو جائیں گے، اللہ تعالیٰ اُسے کو ہرگز عذاب نہیں دیتا، جب تک کہ اُسے توبہ کرے، اور دل اُس چیز پر مطمئن ہو جائے جو اُس میں ہے، نیکی ہو یا بُرائی، جیسے کہ درخت مطمئن ہو جاتا ہے جو اُس میں ہے یہاں تک کہ نیکی کرنے والا یہ طاقت نہ رکھے گا کہ وہ احسان میں زیادتی کرے، اور گناہ کرنے والا توبہ کرنے کی طاقت نہ رکھے گا اور اس کے وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرما چکے ہیں کہ:

﴿كَذَٰلِكَ رَآنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝﴾

○ ○ ○

۱۷۰۹. حدثنا بقية عن ابي العلاء عن محمد بن جنادة عن يزيد بن حصين عن معاذ بن جبل رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال امني امة مرحومة لا عذاب عليها في الآخرة الماعذا بها في الدنيا فتن وزلازل وبلاها.

۱۷۰۹ بقیہ نے ابو العلاء محمد ابن جنادہ سے، انہوں نے یزید بن حصین رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: میری اُمت رحم کی ہوئی اُمت ہے ان پر آخرت میں عذاب نہیں ہوگا، ان کا عذاب دنیا ہی میں فتنوں اور زلزلوں اور مصائب کی صورت میں ہوگا۔

○ ○ ○

۱۷۱۰. حدثنا محمد بن جعفر عن شعبة عن خبيب بن عبد الرحمن عن حفص بن عاصم عن ابي هريرة قال ان الفرات مستحسر عن كنز لان اذركه فلا تاخذ منه شيئا.

۱۷۱۰ محمد بن جعفر نے شعبہ سے، انہوں نے خبيب بن عبد الرحمن سے، حفص بن عاصم سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: دریائے فرات کا پانی ایک قسم کے خزانہ ہے دُور ہوگا، اگر تو اُس خزانے کو پالے تو اُس میں سے کچھ بھی نہ لیتا!

○ ○ ○

۱۷۱۱. حدثنا ابن عبد الوارث عن حماد بن سلمة عن عبد الله ابن المختار عن عباس الجعفری عن ابي عثمان النهدي عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال لم يخسفن بالدار الى جنب الدار اذا كانت المظالم

۱۷۱۱ ابن عبد الوارث نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے عبد اللہ بن مختار سے، عباس الجعفری سے، انہوں نے ابو عثمان النهدی سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: جب مظالم ہوں گے تو ایک گھر دوسرے گھر کے پہلو میں دھنس جائے گا۔

○ ○ ○

۱۷۱۲. قال حماد عن عبد الله بن عثمة عن مجاهد عن لبيبة بن البراء قال اذا خسف



بارضکذا وكذا ظهر قوم يخضبون بالسواد لا يظر الله إليهم قال محاهد لقد رأيت تلك الأرض التي خسف بها

۱۷۱۲ھ حماد نے، عبد اللہ بن خثیم سے، انہوں نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ قبصہ بن ابراء فرماتے ہیں کہ جب فلاں فلاں زمین دھنس جائے گی اور ایسی قوم ظاہر ہو جائے گی جو کالا خضاب لگائے گی تو اللہ تعالیٰ اُن کی طرف نہیں دیکھے گا، مجاہد فرماتے ہیں کہ میں نے وہ زمین دیکھی ہے جو دھنس گئی تھی۔

○ ○ ○

۱۷۱۳ھ۔ حدثنا عبد الرزاق أخبرنا معمر عن الزهري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى يخسف بقوم من مراتع النعم ولا تقم الساعة حتى يخسف برجل كثير المال والولد.

۱۷۱۳ھ عبد الرزاق نے معمر سے روایت کی ہے کہ زہری فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: قیامت قائم نہ ہوگی جب تک ایک قوم اُونٹوں کی چراگاہ میں دھنس نہ جائے، اور قیامت قائم نہ ہوگی جب تک ایک آدمی جو بہت زیادہ مال اور اولاد والا ہو گا وہ زمین میں دھنس نہ جائے۔

○ ○ ○

۱۷۱۴ھ۔ قال الزهري أخبرني عمرو بن أبي سفيان الثقفي عن رجل من الأنصار عن رجل من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا نزل الدجال مباح المدينة نفقت المدينة بأهلها نفضة أو نفقتين فيخرج منها كل منافق ومنافقة يعني الزلزلة.

۱۷۱۴ھ زہری نے عمرو بن ابوسفیان سے، انہوں نے ایک انصار صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جب دجال مدینہ کے اطراف میں آئے گا تو مدینہ ایک یا دو مرتبہ اپنے رہنے والوں کو جھاڑے گا یعنی اُس میں زلزلہ آئے گا۔ پھر مدینہ سے ہر منافق مرد اور عورت باہر نکل جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۷۱۵ھ۔ حدثنا الدراوردي عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة قال

يحسر جبل من ذهب في الفرات فيقتل من كل مائة تسعة وتسعون ويبقى واحد

۱۷۱۵ھ الدراوردی سہیل بن ابوصالح سے انہوں نے ابوصالح سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: دریائے فرات میں سونے کا ایک پہاڑ گرے گا۔ اسے حاصل کرنے والے سو (100) میں سے نانوے (99) لوگ قتل ہو جائیں گے اور ایک باقی رہ جائے گا۔

○ ○ ○

۱۷۱۶ھ۔ حدثنا جرير بن عبد الحميد عن ليث بن أبي سليم عن عبد الرحمن بن مابط قال

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انه كائن فيكم مسخ وخسف ولف، قالوا يا رسول



اللہ وہم يشهدون أن لا إله إلا الله؟ قال نعم وذلك إذا اتخذت القبور والمعازف  
وشربوا الخمر ولبسوا الحرير.

۱۷۱۶) جریر بن عبد الحمید نے، لیف بن ابی سلمہ سے، انہوں نے عبد الرحمن بن سابط سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک تم میں مسخ اور ذہن اور اوپر سے مارنا ہوگا، تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ کیا وہ لوگ لا إله إلا اللہ کی گواہی دیتے ہوں گے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جی ہاں اگر یہ اس وقت ہوگا، جب وہ گانے والی عورتوں اور موسیقی کے سامان کو اپنائیں گے، اور شرابیں پئیں گے، اور ریشم پہنیں گے۔

○-○-○

۱۷۱۷. حدثنا عبد الله بن موسى عن أبي جعفر عن الربيع بن أنس عن أبي العالية عن أبي بن كعب رضي الله عنه في قوله تعالى هو القادر على أن يبعث عليكم عذاباً من فوقكم (الأنعام: ۶۵) الآية قال هي أربع وكلهن عذاب فجاء بعد وفاة رسول الله صلى الله عليه وسلم بخمس وعشرين سنة فلبسوا شيعاً وأذيق بعضهم بأس بعض وبقيت النعان وهما لا بد والنعان الخسف والقلد.

۱۷۱۷) عبید اللہ بن موسیٰ بن ابی جعفر سے، انہوں نے ربیع بن انس سے، انہوں نے ابو العالیہ سے روایت کی ہے کہ ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کے فرمان:

﴿هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ﴾

(آیت نمبر 65 سورۃ الانعام)

فرماتے ہیں کہ یہ چار (4) ہیں اور سب کے سب عذاب ہیں، رسول اللہ ﷺ کے فوت کے پچیس (25) سال بعد جنہیں گھڑوں میں تقسیم کر دیا گیا، اور ایک کے ذریعے سے دوسرے کو جنگ کا حذر چھایا گیا، اور وہ عذاب باقی ہیں، اور وہ لازماً ہو کر رہیں گے، ایک ذہن ہے اور دوسرا اوپر سے مارنا ہے۔

○-○-○

۱۷۱۸. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن سهيل بن أبي صالح عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تحسر الفرات على جمل من ذهب فيقتل الناس عليه فيقتل من كل مائة تسعين أو قال تسعة كلهم يرى أنه ينجو.

۱۷۱۸) عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے سہیل بن ابی صالح سے، انہوں نے ابو صالح سے روایت کی ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دریائے فرات کا پانی ایک سونے کے پھاڑ سے ہٹ جائے گا، لوگ اس کے اوپر لڑیں گے تو سو (100) میں سے نوے (90) قتل کر دیے جائیں گے، یا فرمایا کہ نو (9) قتل کر دیے جائیں گے ان میں سے ہر ایک یہ سمجھتا ہوگا کہ وہ کامیاب ہوا۔

○-○-○



۱۷۱۹. حدثنا ابن المبارك عن الربيع بن أنس عن أبي العالية في قوله تعالى هو القادر

بمثل ذلك سواء.

۱۷۱۹) ابن مبارک نے ربیع بن انس سے، انہوں نے ابو العالیہ سے اور ابی بن کعب کی روایت کی طرح روایت نقل

کی ہے۔

• • •

۱۷۲۰. حدثنا ابن المبارك عن هارون عن حفص بن سليمان عن الحسن في قوله

تعالى هو القادر على أن يبعث عليكم عذابا من فوقكم. قال هذا للمشركين أو يلبسكم

شيئا ويبدل بغيركم بأس بعض قال هذا للمسلمين.

۱۷۲۰) ابن مبارک نے ہارون سے، انہوں نے حفص بن سلیمان سے روایت کی ہے کہ حسن رحمہ اللہ تعالیٰ کے فرمان:

﴿هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ ۝﴾

(آیت نمبر 65 سورة الانعام)

کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ مشرکین کے متعلق ہے، اور آیت کا یہ حصہ:

﴿أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيْعًا وَيُبَدِّلَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ ۝﴾

یہ مسلمانوں کے لئے ہے۔

• • •

۱۷۲۱. حدثنا الحكم بن نافع عن الجراح عن أرطاة عن شريح ابن عبيد وضمرة وأبي

عامر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال الخسف والمسخ في أمي في العشر والمائتين.

۱۷۲۱) حکم بن نافع نے جراح سے، انہوں نے ارطاة سے، انہوں نے شریح بن عبید، اور ضمیرہ سے روایت کی ہے کہ ابو

عامر فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: دھنسا اور مسخ ہونا میری امت میں دوسو (210) سال میں ہوگا۔

۱۷۲۲. حدثنا عيسى بن يونس عن طلحة بن يحيى عن أبي بردة عن أبيه عن النبي صلى

الله عليه وسلم قال هذه الأمة أمة مرحومة عذابها بأيديها ويؤخذ الرجل من أهل الملل

لمعطاه الرجل منهم ليقال هذا فداوك من النار

۱۷۲۲) عیسیٰ بن یونس نے طلحہ بن یحییٰ سے، انہوں نے ابو بردہ سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی

کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: میری امت رحم کی ہوئی امت ہے، اس کو عذاب اپنے ہاتھوں سے پہنچے گا، قیامت کے دن دیگر دین

والوں سے آدمی لے لیا جائے گا اور میری امت کے آدمی کے بدلے اسے دیدیا جائے گا اور کہا جائے کہ یہ تیر لقمہ یہ ہے جہنم کی آگ

ہے۔

• • •



۱۷۲۳. حدثنا الدراوردي عن سهيل عن ابيه عن ابي هريرة قال لا تقوم الساعة حتى  
تحسر الفرات عن جبل من ذهب ليقتل الناس عليه فيقتل من كل مائة تسعة وتسعون  
ويبقى من كل مائة واحد فيقول كل رجل أنا الذي أنجو

۱۷۲۳. الدراوردي نے سہیل سے، انہوں نے ابوصالح سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
فرماتے ہیں کہ قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ دریائے فرات کا پانی ایک سونے کے پہاڑ سے ہٹ جائے گا، لوگ اُس پر لڑیں گے پس  
سو (100) میں سے بتانوے (99) قتل ہو جائیں گے، اور ہر سو (100) میں ایک باقی رہے گا، ان میں سے ہر آدمی کہے گا کہ میں  
کامیاب ہو گیا۔

○ ○ ○

۱۷۲۴. حدثنا ابو أسامة عن عوف عن سعيد بن حيان الأزدي عن ابن عباس قال السبعون

الذي اختار موسى من قومه انما أخذتهم الرجفة لأنهم لم يرضوا بالعجل ولم ينهوا عنه  
۱۷۲۴. ابواسامہ نے عوف سے، انہوں نے سعید بن حیان ازدی سے روایت کی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما  
فرماتے ہیں کہ وہ ستر (70) آدمی جنہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے قوم سے اللہ تعالیٰ کے ملاقات کے لئے چنا تھا، انہیں  
کڑک نے پکڑ لیا تھا اس لئے کہ وہ پتھر کی عبادت پر نہ راضی ہوئے اور نہ اوروں کو منع کیا۔

○ ○ ○

۱۷۲۵. حدثنا وكيع عن عباد بن مسلم الفزاري عن جبير بن ابي سليمان بن جبير بن

مطعم عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يقول اللهم اني  
أعوذ بك من أن أغتال من تحتني يعني الخسف.

۱۷۲۵. وکیع نے عبادہ بن مسلم سے، انہوں نے جبیر بن ابوسلیمان سے، انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے  
روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ دعا کیا کرتے تھے کہ: اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں اپنے  
نیچے سے ڈھسا دیا جاؤں۔

○ ○ ○

۱۷۲۶. حدثنا حرمي بن عمار عن عمارة المغولي عن ابي نضرة عن ابي سعيد الخدري

قال اذا اقرب الزمان كثرت الصواعق

۱۷۲۶. حرمی بن عمار نے عمارة المغولی سے، انہوں نے ابو نضرہ سے روایت کی ہے کہ، ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ

عنہ فرماتے ہیں کہ: جب زمانہ قریب ہو جائے تب بجلی کی کڑک زیادہ ہو جائے گی۔

○ ○ ○

۱۷۲۷. حدثنا الوليد بن مسلم عن الأوزاعي عن حسان بن عطية انه كره النظر إلى

الشمس اذا غسفت كراهية أن يذهب بصره عند ذلك



۱۷۲۷ھ ولید بن مسلم نے اوزاعی سے روایت کی ہے کہ حسان بن عطیہ سورج گرہن کے وقت سورج دیکھنے کو ناپسند سمجھتے تھے کہ کہیں اُن کی نظر نہ چلی جائے۔

○ ○ ○

۱۷۲۸ھ . حدثنا ابن المبارك عن سفيان عن جامع عن أبي يعلى عن الحسن بن محمد بن علي عن مولاة لرسول الله صلى الله عليه وسلم قالت دخل النبي صلى الله عليه وسلم علي عائشة أو بعض أزواجه وأنا عندها فقال اذا ظهر السواء فلم ينهوا عنه انزل الله بهم باسمه فقلت يا نبي الله وإن كان فيهم صالحون؟ قال نعم يصيبهم ما أصابهم لم يصبرون إلى مغفرة الله ورحمته أو إلى مغفرة الله وجنته.

۱۷۲۸ھ ابن مبارک . نے سفیان سے، انہوں نے جامع سے، ابو یعلیٰ سے، انہوں نے حسن بن محمد بن علی سے، وہ نبی کریم ﷺ کی آزاد کردہ لونڈی سے روایت کرتے ہیں، کہ وہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس یا کسی اور زوجہ مطہرہ کے پاس تشریف لائے اور میں بھی وہاں موجود تھی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جب بُرائی ظاہر ہو جائے اور لوگ اُسے منع نہ کریں تو اللہ تعالیٰ اُن پر اپنا عذاب اتارتا ہے، میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی ﷺ! اگرچہ اُن میں نیک لوگ بھی ہوں؟ ارشاد فرمایا کہ جی ہاں انہیں بھی وہ عذاب پہنچے گا، پھر وہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رحمت کی طرف، یا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور جنت کی طرف نکل ہو جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۷۲۹ھ . حدثنا بقية بن الوليد عن زيد بن عبد الله الجهني عن أبي العالية عن أنس بن مالك قال دخلت على عائشة رضي الله عنها ورجل معي فقال الرجل يا أم المؤمنين حدثينا عن الزلزلة فأعرضت عنه بوجهها قال أنس فقلت لها حدثينا يا أم المؤمنين عن الزلزلة فقالت يا أنس ان حدثك عنها عشت حزينا وميت حزينا وبعث حين تبعث وذلك الحزن في قلبك فقال يا أمه حدثينا، فقالت ان المرأة اذا دخلت ثيابها في غير بيت زوجها هتكت ما بينها وبين الله من حجاب فان تطيبت لغير زوجها كان عليها نار و شئنا فاذا استفحنا في الزنا وشربوا الخمر مع هذا وضربوا المعازف غار الله في سمائه فقال تنزلني بهم فان تابوا ونزعوا والا هدمها الله عليهم، فقال أنس عقوبة لهم قالت بل رحمة وبركة وموعظة للمؤمنين ونكالا ومسخطة وعذابا على الكافرين، فقال أنس ما سمعت حديثا بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم أشد به فرحا مني بهذا الحديث بل أعيش فرحا وأموت فرحا وأبعث حين أبعث وذلك الفرح في قلبي أو قال في نفسي.

۱۷۲۹ھ بقیہ بن ولید نے زید بن عبد اللہ الجہنی سے، انہوں نے ابو العالیہ سے روایت کی ہے کہ حضرت انس بن مالک



رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک آدمی کے ہمراہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گیا تو اُس آدمی نے کہا کہ اے اُم المؤمنین! ہمیں زلزلے کے متعلق کچھ بتائیے؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جواب دینے سے اعراض کیا، حضرت اُلس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اُن سے کہا اے اُم المؤمنین! ہمیں زلزلے کے متعلق بتائیے؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اے اُلس! اگر میں تجھے اُس کے متعلق بتا دوں تو تو پوری عمر تک گن رہے گا، اور ممکن ہو کر مرے گا، اور جب مجھے قیامت کے دن اُٹھایا جائے گا تو وہ غم تیرے دل میں ہوگا، میں نے عرض کیا کہ اے امی پھر بھی بتادیں؟ فرمانے لگی: عورت جب اپنے شوہر کے گھر کے علاوہ اپنے کپڑے کہیں اور اُتارتی ہے تو وہ اپنے اللہ تعالیٰ کے درمیان کے پردے کو پھاڑ دیتی ہے، اور جب وہ اپنے شوہر کے علاوہ کسی کے لئے خوشبو لگاتی ہے تو وہ اُس پر آگ اور فطعلے ہوں گے، جب لوگ زنا کریں گے اور اُس کے ساتھ شرابیں پئیں گے اور موسیقی کا سامان بجائیں گے تو اللہ تعالیٰ کو اُن پر آسمان میں فیرت آئے گی۔ ارشاد ہو گا کہ: اے زمین اُن پر زلزلہ لے آؤ! پھر اگر وہ توبہ کریں اور باز آجائیں تو ٹھیک ہے ورنہ اللہ تعالیٰ زمین کو اُن پر منہدم کر دے گا، حضرت اُلس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ کیا یہ اُن کی سزا ہوگی؟ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمانے لگی کہ یہ مؤمنین کے لئے تو رحمت، برکت اور نصیحت کی بات ہے، اور کافروں کے لئے عذاب، رسوائی اور ناراضگی کی بات ہے، حضرت اُلس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی کسی حدیث کو سن کر میں اتنا خوش نہیں ہوا ہوں جتنا اس حدیث کو سن کر خوش ہوا ہوں، میں خوش ہو کر زندہ رہوں گا اور خوش ہو کر مردوں کا اور جب بھی مجھے دوبارہ اُٹھایا جائے گا تو یہ خوشی میرے دل میں یا فرمایا کہ میری روح میں ہوگی۔

• • •

۱۷۳۰. حدثنا ابن عیینہ عن عمرو سمع جابرا رضی اللہ عنہ یقول نزل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هو القادر علی أن یبعث علیکم عذابا من فوقکم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أعوذ بوجهک أو من تحت أرجلکم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أعوذ بوجهک أو یلبسکم شیئا ویلدیق بعضکم بأس بعض فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم هاتان أھون قال فأعطی الأولین ومنع الآخرۃ

۱۷۳۰) ابن عیینہ نے، عمرو سے روایت کی ہے کہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ پر جب یہ آیت نازل ہوئی:

﴿هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ﴾ (آیت نمبر ۶۵ سورۃ الانعام)

تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے اللہ! میں تیرے چہرے کے طفل پتاہ مانگتا ہوں اور جب یہ حصہ نازل ہوا:

﴿أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ﴾

تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے اللہ! میں آپ کے چہرے کے طفل پتاہ مانگتا ہوں، اور جب یہ حصہ نازل ہوا:

﴿أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيْعًا وَيُلْدِقُ بَعْضَكُمْ بِأَسْ بَعْضٍ﴾



تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ دونوں پہلے دونوں سے کم ہے، تو آپ ﷺ کی پہلی دونوں دعائیں قبول کر لی گئی، اور آخری منع کر دی گئی۔

○ ○ ○

۱۷۳۱. حدثنا ابن عيينة عن عبيد الله عن نافع عن صفية قالت تزلزلت المدينة على عهد عمر وابن عمر قائم لا يشعر حتى اصطفت السرور فلما أصبح عمر رضى الله عنه قال يا ايها الناس ما اسرع ما احدثتم. قال ابن عيينة وفي غير حديث نافع لئن عادت لآخرجن من بين أظهركم.

۱۷۳۱) ابن عیینہ نے عہد اللہ سے، انہوں نے نافع سے روایت کی ہے کہ صفیہ فرماتی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں مدینہ میں زلزلہ آیا۔ عہد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کھڑے تھے انہیں محسوس نہ ہوا، یہاں تک کہ چار پائیاں ہلنے لگیں، جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبح کی تو فرمانے لگے کہ اے لوگو! تم نے کتنی جلدی نئی چیزیں ایجاد کر دیں، ابن عیینہ کہتے ہیں کہ نافع کے علاوہ اوروں کی حدیث میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اگر دوبارہ زلزلہ آیا تو تمہارے درمیان سے نکل جاؤں گا۔

○ ○ ○

۱۷۳۲. حدثنا يحيى بن سليم عن اسماعيل بن أمية قال قال أبو هريرة إذا ظهرت معادن في آخر الزمان يأتك شرار الناس

۱۷۳۲) یحییٰ بن سلیم نے اسماعیل بن اُمیہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آخری زمانے میں معدنیات ظاہر ہوں گے تو تم پر شریر لوگ مسلط ہو جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۷۳۳. حدثنا ابن عيينة عن جامع بن أبي راشد عن منذر الثوري عن حسن بن محمد عن امرأة عن عائشة رضى الله عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا ظهر الشر بالأرض أنزل الله تعالى بأهل الأرض بأسه، قلت وفيهم أهل طاعة الله؟ قال نعم ثم يصرون إلى رحمة الله.

۱۷۳۳) ابن عیینہ نے جامع بن ابی راشد سے، انہوں نے منذر الثوری سے، انہوں نے حسن بن محمد سے، انہوں نے ایک عورت سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جب زمین پر شر ظاہر ہوگا، تو اللہ تعالیٰ اپنا عذاب زمین والوں پر نازل فرمائے گا، میں نے عرض کیا زمین والوں میں اطاعت گزار لوگ بھی ہوں گے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں! پھر وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی طرف منتقل ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۷۳۴. حدثنا ابن عيينة عن الزهري عن عروة عن زينب بنت أبي سلمة عن أم حبيبة عن زينب بنت جحش رضى الله عنهما قالت يا رسول الله أهلك ولينا الصالحون؟ قال نعم



اذا کثر الخبث.

۱۷۳۳؎ ابن عیینہ نے، ذہری سے، انہوں نے غزوہ سے، انہوں نے ننب بنت ابوسلمہ سے، انہوں نے اُم حبیبہ سے روایت کی ہے کہ ننب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم میں نیک لوگ ہوں گے پھر بھی ہم ہلاک ہوں گے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جی ہاں! جب بگاڑ زیادہ ہو جائے گا۔

○ ○ ○

۱۷۳۵. حدثنا ابن عیینہ عن یحییٰ بن سعید عن اسماعیل بن ابی حکیم عن عمر بن عبدالعزیز قال لا يأخذ الله تعالى العامة بعمل الخاصة فإذا المعاصي ظهرت فلم تنكر أخذ الله العامة والخاصة.

۱۷۳۵؎ ابن عیینہ نے یحییٰ بن سعید سے، انہوں نے اسماعیل بن ابی حکیم سے روایت کی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو کچھ لوگوں کی بد عملیوں کی وجہ سے نہیں پکڑیں گے، مگر جب گناہ عام ہو جائے اور کوئی نہ روکے تو اللہ تعالیٰ عوام اور خواص سب کو پکڑ لے گا۔

○ ○ ○

۱۷۳۶. حدثنا ابن عیینہ عن المسعودی أراه عن القاسم قال قال عبد الله إذا قال الرجل هلك الناس فهو أهلكهم

۱۷۳۶؎ ابن عیینہ نے مسعودی سے، انہوں نے قاسم سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص کہے گا کہ لوگ برباد ہو گئے تو وہ کہنے والا سب سے زیادہ برباد ہو گا۔

○ ○ ○

۱۷۳۷. حدثنا ابن عیینہ عن مالک قال کان ابن عمر اذا سمع الرجل يقول هلك الفجار.

۱۷۳۷؎ ابن عیینہ نے، مالک سے روایت کی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب کسی آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنتے کہ لوگ برباد ہو گئے تو فرماتے یوں کہو کہ گناہگار برباد ہو گئے۔

○ ○ ○

۱۷۳۸. حدثنا محمد بن الحارث عن محمد بن عبدالرحمن عن أبيه عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اخروجي معادن نلحق بك حورار الناس.

۱۷۳۸؎ محمد بن حارث نے، محمد بن عبدالرحمن سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: زمین سے کہا جائے گا کہ اپنی معدنیات نکال دے ہم تجھ پر شریر لوگوں کو لانے والے ہیں۔

○ ○ ○



۱۷۳۹. حدثنا الوليد بن مسلم عن جراح عن أرطاة قال يكون في زمان الهاشمي الذي يتجبر في بيت المقدس بعد المهدي الذي يبعث بجارية عليها لباس لا يواربها في زمانه يكون رجف مسخ وخسف.

۱۷۳۹. ولید بن مسلم جراح سے روایت کرتے ہیں کہ ارطاة فرماتے ہیں کہ مہدی کے بعد ہاشمی کے زمانے میں جو وہ بیت المقدس میں ظلم کرے گا، اور جولڑکی کو بھیجے گا اس حال میں کہ اس پر کوئی کپڑا نہ ہوگا جو اس کے جسم کو ڈھانپ دے تو اس کے زمانے میں کڑک اور مسخ اور خسف ہوگا۔

○ ○ ○

۱۷۴۰. حدثنا بقية عن صفوان عن شريح بن عبيد عن كعب لتسعين الأرض بأهلها حتى تكون أصعب من ظهر البرذون الصعب ثم تميل بهم ميلة فتعتقون أرقاءكم ثم تسكن زمانا ثم يندم من اعتق ثم تميل ميلة أخرى حتى يقول القائل ربنا لعنق، فيقول الله تعالى كذبتم بل أنا أعتق.

۱۷۴۰. بقیہ نے، صفوان سے، انہوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: زمین اپنے رہنے والوں پر سخت ہو جائے گی حتیٰ کہ وہ مضبوط ٹخّر کی کمر سے بھی زیادہ سخت ہوگی، پھر زمین تمہیں لے کر جھکے گی، تم اپنے غلاموں کو آزاد کرو گے، پھر زمین سکون والی ہو جائے گی، پھر آزاد کرنے والے لوگ نادم ہوں گے، پھر زمین انہیں دوبارہ لے کر جھکے گی اور کہنے والا کہے گا کہ: اے رب! ہم غلام آزاد کرتے ہیں، ہم غلام آزاد کرتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم جھوٹ بولتے ہو بلکہ میں غلاموں کو آزاد کرتا ہوں۔

○ ○ ○

۱۷۴۱. حدثنا ابن المبارك وبقية عن عتبة بن أبي حكيم عن عمرو بن جارية عن أبي أمية الشعباني عن أبي ثعلبة الخشني رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا رأيت عجاب كل ذي رأي برأيه فليكن نفسك ودع عنك أمر العوام.

۱۷۴۱. ابن مبارک اور بقیہ نے عتبہ بن ابی حکیم سے، انہوں نے عمرو بن جاریہ سے، انہوں نے ابو امیہ الشعبانی سے روایت کی ہے کہ ابو ثعلبہ الخشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: جب تو دیکھے کہ ہر شخص اپنی ذاتی رائے پر فخر کر رہا ہے تو تو اپنی ذات کی فکر کرنا! اور عوام کے معاملے کو چھوڑ دینا!

○ ○ ○

۱۷۴۲. حدثنا ابن المبارك عن سيف سمع عدي الكندي حدثه مولى لهم سمع جدي يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن الله تعالى لا يعذب العامة بعمل الخاصة حتى يروا المنكر بين ظهرانيهم وهم قادرون على أن ينكروه فإذا فعلوا ذلك عذب الله العامة والخاصة.



۱۷۴۲) ابن مبارک نے سیف سے، انہوں نے عدی کنڈی سے، انہوں نے اپنے آزادہ کردہ غلام سے، اُس نے اپنے دادے سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ عوام کو خواص کے گناہوں کے بدلے عذاب نہ دے گا، لیکن جب وہ اپنے درمیان گناہ کو دیکھ لیں اور وہ انہیں اُس پر منع کرنے کی قدرت رکھنے کے باوجود منع نہ کریں تو اللہ تعالیٰ عوام اور خواص سب کو عذاب دے گا۔

• • •

## وہ آگ جو لوگوں کو شام کی طرف دھکیل دے گی

### فی النار التي تحشر الى الشام

۱۷۴۳. حدثنا بقية وشرح بن يزيد وسليمان بن داود ابو ايوب عن اوطاة عن عبد الرحمن بن جبير الحضرمي قال قال عمر بن الخطاب رضي الله عنه يوما بمكة في الحج يا اهل اليمن هاجروا قبل الظلمتين اما احدهما فالحبشة يخرجون حتى يبلغوا مقامي هذا والاخرى نار تخرج من عدن تسوق الناس والدواب والوحش والسباع ودقاق الدواب وجلاها اذا قامت قاموا واذا تحركت ساروا قال وقال كعب اذا حذر الانسان اودابته قالت له النار تعست والتعست لو شئت لها جرت قبل اليوم حتى ينتهي الى بعري فيقيم اربعين عاما لا يصطلي بها احد الا كتب جهنمي وحتى يسأل الكافر، فيقول هذه النار التي كنا نوعده فكيف انتم اذا رايتم تلك الآية العظيمة فينظر الناظر منكم الى مشارق الارض فيراها توهج ثم ينظر الى تلك الآية العظيمة ورب الكعبة لتعملن اعمالكم وانتم تنظرون اليها.

۱۷۴۳) بقیہ اور شرح بن یزید اور سلیمان بن داؤد نے اوطا سے، انہوں نے عبد الرحمن بن جبر الحضرمی سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج کے موقع پر مکہ میں فرمایا کہ: اے یمن والو! دو ظلمتوں سے پہلے ہجرت کر لو! ایک ظلمت تو حبشہ میں ہوگی اور وہ وہاں سے ظلیں گے اور میرے اس کھڑے ہونے کی جگہ تک پہنچ جائیں گے، اور دوسری ظلمت ایک آگ ہے جو عدن سے نکلے گی وہ لوگوں کو، چوپائیوں کو، جانوروں کو، ذرندوں کو اور سارے حیوانات کو ہٹائے گی، جب وہ آگ ٹھہرے گی تو یہ سب ٹھہر جائیں گے، اور جب وہ آگ حرکت کرے گی تو یہ سب چلیں گے، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب کوئی انسان یا جانور پھسلے گا تو آگ اُس سے کہے گی تیرا سہارا کس ہوٹا اُدھکا ہو جائے۔ اگر تو چاہتا تو اس دن سے پہلے میری نگاہ پہنچنے کی جگہ تک ہجرت کر لیتا، وہ اُن میں چالیس (40) سال رہے گی۔ جو بھی اُس کے ذرپے ہو گا وہ جہنمی لکھا جائے گا، حتیٰ کہ کافر پوچھے گا کہ یہ وہ آگ ہے جس کا ہمارے ساتھ وعدہ کیا گیا تھا؟ پس تمہاری اُس وقت کیا کیفیت ہوگی جب تم اس بڑی



نشانی کو دیکھ لو گے! تم میں سے دیکھنے والا زمین کی مشرق کے طرف دیکھے گا تو وہ بھڑکتی ہوگی، پھر وہ زمین کے مغرب کی طرف دیکھے گا تو وہاں وہ سرسبز کھیتیاں دیکھے گا، انہیں شادیاں کرتے ہوئے اور نسل بڑھاتے ہوئے دیکھے گا، کیا تم اپنے ان غلط اعمال کو جو آج کل کر رہے ہو چھوڑ دو گے! حالانکہ تم اتنی بڑی نشانی کو دیکھ رہے ہو گے! رب کعبہ کی قسم تم یہ غلط اعمال کرتے رہو گے حالانکہ تم اس نشانی کو دیکھ رہے ہو گے۔

○ ○ ○

۱۷۴۴. حدثنا بقية عن صفوان عن عبدالرحمن بن جبير عن عمر مثله.

۱۷۴۴ بقیہ نے صفوان سے، انہوں نے عبدالرحمن بن جبیر سے، انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح

○ ○ ○

حدیث نقل کی ہے۔

۱۷۴۵. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة عن حدثه عن كعب قال قال عبداللہ بن عمرو یبعث اللہ تعالیٰ بعد قبض عیسیٰ بن مریم علیہما السلام أرواح المؤمنین بعلک الريح الطيبة نارا تخرج من نواحي الأرض تحشر الناس والدواب والذر إلى الشام، قال كعب ومنخرج تلك النار من القسطنطينية نار وكبريت يبلغ لهبها ودخانها السماء فتركد عندالدرب بین جیحان وصیحان ونار أخرى من عدن حتى تبلغ بصری تقوم اذا قاموا وتسیر اذا ساروا وان الفرات لتجري ماء أول النهار وبالعشي تجري كبريتا ونارا وتخرج نار من نحو المغرب حتى تبلغ العريش وأخرى من نحو المشرق فتبلغ كذا وكذا فتقيم زمانا لا تنطفئ حتى يشك الشاك ويقول الجاهل لا جنة ولا نار الا هذه تجتنب في مسيرها مكة والمدينة والحرم كله حتى تلج الشام تحشر جميع الناس إلا عرابيين من قيس في باديتهما يسيرا أحدهما في أثر الناس حتى يمل فلا يلقى أحدا فيرجع إلى صاحبه فيحدثه فيقبلان جميعا إلى المدينة فيجدانها مملوءة مالا وأغناما وطعاما لا أهل فيها فيقولون نقيم في هذا النعمة فيعشران مجروران على وجوههما إلى الشام، قال فذلك قول معاذ بن جبل يحشرون أثلاثا ثلاثا على ظهور الخيل وثلاثا يحملون أولادهم على عواتقهم وثلاثا على وجوههم مع القردة والخنازير إلى الشام إليها المحشر ومنها المنشر فيكون الذين يحشرون إلى الشام لا يعرفون حقا ولا فريضة ولا يعملون بكتاب اللہ تعالیٰ ولا سنة يرفع عنهم العفاف والوقار ويظهر فيهم الفحش ولا يعرف الرجل امرأة زوجها يتهاجرون هم والجن مائة سنة تهارج الحمير والكلاب يقع على المرأة من الجن والإلس ويتهارج الرجال بعضهم بعضا ويعبدون الأولان وينسون اللہ تعالیٰ فلا يعرفونه حتى إن القاتل ليقول لصاحبه ما في السماء من إله شرار الأولين



والآخرین. قال وقال معاذ وكعب وأول ما يفجأ الناس من أمر الساعة أن يبعث الله تعالى  
لبلا ربحا فتقبض كل دينار ودرهم فتذهب به الى بيت المقدس وينسف بنيان بيت  
المقدس فينزل به في البحيرة المنتنة.

۱۷۴۵ھ حکم بن نافع نے جراح سے انہوں نے ارطاة سے انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام  
کو موت دینے کے بعد مؤمنین کی رُوحوں کو اُس پاکیزہ ہوا کے ساتھ اُٹھائے گا، اور ایک آگ زمین کے کولوں سے نکلے گی جو لوگوں کو  
اور جانوروں کو حتیٰ کہ چوٹیوں کو بھی شام کی طرف جمع کرے گی، حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اُس آگ کے نکلنے کی  
جگہ قسطنطنیہ سے ہوگی، وہ آگ اور گندھک ہوگی، اُس آگ کے نکلنے اور دُھواں آسمان تک پہنچیں گے، وہ آگ دُرب نامی مقام  
پر جو کہ بَجمان اور سَجمان کے درمیان ہے رُکے گی۔ ایک اور آگ عدن سے نکلے گی جو نصرہ پہنچے گی۔ جب لوگ ٹھہریں گے تو وہ  
ٹھہرے گی اور جب لوگ چلیں گے تو وہ چلے گی، اور دریائے فرات میں دن کے ابتدائی حصہ میں پانی بہے گا اور شام کو گندھک  
اور آگ بہے گی، اور ایک آگ مغرب کی طرف سے نکلے گی اور عریش نامی مقام پر پہنچ جائے گی، ایک آگ مشرق کی طرف سے  
نکلے گی جو فلاں جگہ تک پہنچ جائے گی، پس ایک زمانے تک وہ آگ ٹھہرے رہے گی اور نہ بجھے گی۔ کوئی شک کرنے والا شک کرے  
گا اور جاہل کہے گا نہ جنت ہے اور نہ جہنم جو کچھ ہے یہ آگ ہے وہ آگ اپنے چلنے میں مکہ اور مدینہ اور پورے خرم سے اجتناب  
کرتی ہوئی چلے گی، اور وہ شام میں داخل ہو جائے گی، تمام انسانوں کو وہ جمع کر لے گی سوائے قبیلہ قیس کے دو دیہاتوں کے، اُن  
میں سے ایک لوگوں کے نقش قدم پر چلے گا۔ بیزار ہو جائے گا لیکن کسی سے نہ مل پائے گا۔ وہ اپنے ساتھی کی طرف لوٹ آئے  
گا اور اُسے یہ ساری بات بتائے گا۔ وہ دونوں اکٹھے مدینہ چلے جائیں گے اور وہ مدینہ کو پائیں گے کہ مدینہ مال اور کھانا اور مختلف  
اشیاء سے بھرا ہوا ہے لیکن اُس میں کوئی فرد نہیں ہے، تو وہ دونوں کہیں گے کہ ہم ان نعمتوں کے اندر رہیں گے۔ پھر وہ دونوں بھی جمع  
کئے جائیں گے اور شام کی طرف چہروں کے بل تھمیت کر لائے جائیں گے۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت  
معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تین (3) حصوں کو جمع کیا جائے گا، ایک تہائی تو گھوڑوں کی پشت پر ہوگی اور ایک تہائی  
نے اپنی اولاد کو کندھوں پر اٹھا رکھا ہوگا، اور ایک تہائی کے چہرے بند اور ہتھکڑیوں کی طرح ہوں گے، شام کی طرف انہیں جمع  
کیا جائے گا اور وہیں سے وہ منتشر ہوں گے، وہ لوگ جو شام میں جمع کئے جائیں گے نہ حق کو جانتے ہوں گے نہ کسی فریضے کو اور نہ  
کتاب اللہ اور سنت پر عمل کرتے ہوں گے۔ اُن سے پاک دامن اور ذقار اُٹھالیا جائے گا، اُن میں بے حیائی ظاہر ہو جائے گی۔  
آدی اپنی بیوی اور بیوی اپنے شوہر کو نہیں پہچانتی ہوگی، وہ انسان اور حیات گدھوں اور کتوں کی طرح سو (100) سال تک زندگی  
گواریں گے، ایک عورت کے ساتھ جن اور انس جماع کریں گے، اور مرد باہم ایک دوسرے کے ساتھ بد فعل کریں گے، اور نبیوں کی  
عبادت کریں گے اور اللہ تعالیٰ کو بھول جائیں گے، کوئی کہنے والا اپنے ساتھی سے کہے گا جو اُن آسمانوں میں ہے، وہ ملائین  
اور آخرین میں نہ رہے۔ حضرت معاذ اور حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے قیامت کے معاملے میں جو



چیز لوگوں کو ڈرا دے گی وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ رات کے وقت ایک ہوا چلائے گا جو ہر درہم اور دینار کو چھین لے گی اور اُسے بیت المقدس پہنچا دے گی اور بیت المقدس کی بنیادیں دھنس جائیں گی اور وہ اُسے بدو دار سمندر میں پھینک دے گی۔

○ ○ ○

۱۷۳۶. حدثنا وكيع عن اسماعيل بن أبي خالد عن قيس بن أبي حازم قال قال رسول

الله صلى الله عليه وسلم اني لأعلم آخر رجلين ينحشران من امتي يكونان في شعب من

هذه الشعاب مع غنمهما اذ طير بالناس فبتر كان غنمهما فيجيان إلى المدينة، فيقول

أحدهما لصاحبه الست تعلم طريق نقيب الإهاب؟ قال يقول الآخر بلى قال فيتعمدان إلى

المدينة فلا يلتقيان بها أحدا من الناس الا الوحش على فرش الناس قال فيتبعان أثر الناس.

۱۷۳۶ بقیہ نے اسماعیل بن خالد سے روایت کی ہے کہ قیس بن ابو حازم فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے

ارشاد فرمایا ہے کہ: میں اپنی امت کے دو مردوں کو جانتا ہوں جمع کئے جائیں گے، وہ دونوں ان گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں اپنی

بکریوں کے ساتھ ہوں گے، جب لوگوں کو ہانکا جائے گا تو یہ دونوں اپنی بکریاں چھوڑ کر مدینہ چلے آئیں گے۔ ان میں سے ایک

اپنے ساتھی سے کہے گا تو نقيب لگانے کا طریقہ جانتا ہے؟ دوسرا کہے گا کہ کیوں نہیں! پھر یہ مدینہ میں داخل ہو جائیں گے اور وہاں کسی

انسان کو نہ پائیں گے، بوائے وحشی چیزوں کے جو لوگوں کے بستروں پر ہوں گی، پھر یہ لوگوں کے نقش قدم کے پیچھے چل کر وہاں

سے روانہ ہو جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۷۳۷. حدثنا ابو معاوية عن عمر بن محمد عن سالم بن عبد الله ابن عمر انه قال ونحن

هابطون من هرضي ونظر الى جبل عن يساره فقال يحشر الناس فلا يبقى إلا رجلين في

هذا الجبل فيقول أحدهما لصاحبه يا فلان اذهب فانظر ما فعل الناس فإذا حاذيا هذه الشية

نية هرضي حشرا على وجوههما.

۱۷۳۷ ابو معاویہ نے عمر بن محمد رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ ہم سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے

ساتھ مقام ہرضی سے اترتے تو انہوں نے اپنے بائیں طرف ایک پہاڑ کو دیکھا تو کہنے لگے کہ لوگوں کو جمع کیا جائے گا اور کوئی باقی نہ

رہے گا بوائے دو مردوں کے جو اس پہاڑ میں ہوں گے، اُن میں سے ایک اپنے ساتھی سے کہے گا کہ ارے! تم ذرا جا کر تو دیکھو

لوگوں کو کیا ہوا، جب وہ دونوں ہرضی کے کنارے پہنچیں گے تو انہیں بھی چہروں کے بل جمع کیا جائے گا۔

○ ○ ○

۱۷۳۸. حدثنا ضمرة عن ابن شاذب عن مطر عن شهر بن حوشب عن عبد الله بن

عمرو قال ستكون هجرة من بعد هجرة لخيار أهل الأرضين إلى مهاجر إبراهيم حتى لا

يبقى في الأرض إلا شرار أهلها تلفظهم أروهم وتمقتهم نفس الله وتحشرهم النار مع



القرودة والخنایز تقیل معهم حیث قالوا وتبیت معهم حیث باتوا ولها ما سقط منهم.

۱۷۳۸ھ ضمرہ نے ابن شوزب سے، انہوں نے مطر سے، انہوں نے شہر بن حوشب سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: ہجرت کے بعد عنقریب ایک اور ہجرت ہوگی، جو زمین کے رہنے والوں میں سے اچھے لوگوں کی ہجرت ہوگی، جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت کی جگہ کی طرف ہوگی۔ پھر زمین میں اُس کے شریر لوگوں کے علاوہ کوئی باقی نہ رہے گا، اُن کی زمین اُنہیں پیچھے کی اور اللہ تعالیٰ اُن سے ناراض ہوگا۔ اُنہیں ایک آگ بندروں اور غصہ یروں کے ساتھ جمع کرے گی، جہاں وہ دن کو آرام کریں گے تو وہ آگ بھی اُن کے ساتھ آرام کرے گی، اور جہاں وہ رات گزاریں گے آگ بھی اُن کے ساتھ رات گزارے گی، اور جو اُن میں سے گرے گا تو آگ اُسے جلا دے گی۔

○ ○ ○

۱۷۳۹ھ۔ حدثنا یزید بن ہارون عن سفیان عن ابی بشر عن رجل من اهل المدينة قال سمعت ابا هريرة يقول يحشر الناس الى الشام على ثلاثة اصناف على وجوههم وصف على الابل وصف على ارجلهم

۱۷۳۹ھ یزید بن ہارون نے، سفیان سے، انہوں نے ابی بشر رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کو شام کی طرف تین ٹولیوں میں کر کے جمع کیا جائے گا، ایک ٹولی تو چہروں کے تل چلے گی اور دوسری ٹولی اُدنوں پر بیٹھ کر چلے گی، اور تیسری ٹولی اپنی ٹانگوں پر چلے گی۔

○ ○ ○

۱۷۵۰ھ۔ حدثنا یزید بن ابی حکیم عن ابان عن عكرمة قال محشر الناس واول من حشر من هذه الامة النصير.

۱۷۵۰ھ یزید بن ابی حکیم نے، ابان سے روایت کی ہے کہ مکرّمہ فرماتے ہیں کہ: لوگوں کے اکٹھے ہونے کی جگہ شام کی طرف ہوگی اور اس امت میں سے سب سے پہلے بنی نصیر کو اکٹھا کیا جائے گا۔

○ ○ ○

۱۷۵۱ھ۔ حدثنا ابن عبد الوارث عن حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن رجل عن ابی هريرة قال تخرج نار من قبل المشرق ونار أخرى من قبل المغرب تحشران الناس بين ايديهم القردة يسيران بالنهار ويكمنان بالليل حتى يجتمعا بجسر منبج.

۱۷۵۱ھ ابن عبد الوارث نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے علی بن زید سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: ایک آگ مشرق کی طرف نکلے گی اور دوسری آگ مغرب کی طرف سے نکلے گی، اور وہ دونوں لوگوں کو جمع کریں گی، اُن کے آگے بندرہوں کے یہ دونوں آگیاں دن کو چلیں گی اور رات کو ٹھہریں گی، حتیٰ کہ یہ دونوں "منبج" کے پل پر جمع ہو جائیں گی۔

○ ○ ○



۱۷۵۲. حدثنا بقية عن صفوان قال حدثني أبو الأجدع الرحبي عن كعب قال لتحشرون

الكعبة الى بيت المقدس.

۱۷۵۲ بقیہ نے صفوان سے، انہوں نے ابوالاجدع الرحبی سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کہ: کعبہ شریف کو بیت المقدس کی طرف جمع کیا جائے گا۔

○ ○ ○

۱۷۵۳. حدثنا الوليد بن مسلم عن عبدالله بن العلاء سمع ابا الأعبس عبدالرحمن بن

سلمان قال اذا بنيت قيسارية أرض الروم لتصور جندا من أجناد الشام خرج بعد ذلك

نار من عدن أبين.

۱۷۵۳ ولید بن مسلم نے عبد اللہ بن العلاء سے روایت کی ہے کہ ابوالاعیس عبدالرحمن بن سلمان فرماتے ہیں کہ: جب

روم کی سرزمین پر "قیساریہ" نامی شہر آباد ہوگا، تو شام کے لشکروں میں سے لشکر وہاں جائیں گے اُس کے بعد عدن کے اطراف

○ ○ ○

سے آگ لگے گی۔

۱۷۵۴. حدثنا ابن وهب عن عبدالله بن عمرو عن نافع عن ابن عمر عن كعب قال

يوشك نار تخرج باليمن تسوق الناس إلى الشام تغدوا اذا غدوا وتقبل اذا قالوا وتروح

اذا راحوا تضىء منها أعناق الابل بهصرى فاذا سمعت ذلك فاعرجوا الى الشام.

۱۷۵۴ ابن وہب نے عبد اللہ بن عمرو سے، انہوں نے نافع سے، انہوں نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ حضرت

کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: عنقریب یمن سے ایک آگ لگے گی جو لوگوں کو شام کی طرف ہٹائے گی، جب لوگ صبح

کریں گے تو وہ بھی صبح کرے گی، جب لوگ دوپہر کو قیلولہ کریں گے تو وہ قیلولہ کرے گی اور جب وہ شام کو چلیں گے تو وہ بھی چلے

گی، اُس کی روشنی سے بُری کے اُونٹوں کی گردنیں روشن ہوں گے، جب اُس کے متعلق سُنا جائے تو سب شام کی طرف چل پڑنا۔

○ ○ ○

۱۷۵۵. حدثنا ابن وهب عن حنظلة سمع طاووسا يحدث عن معاذ بن جبل قال اخرجوا

يا اهل اليمن قبل ان ينقطع الحبل وقبل ان لا تجدوا ازادا إلا الجرادة قال فانا رأيت الجبل

الذي قال ان النار تخرج منه تسوق اهل اليمن.

۱۷۵۵ ابن وہب نے حنظلہ سے، وہ طاؤس سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں کہ: اے یمن والو! نکل جاؤ رشتی کے گٹ جانے سے پہلے، اور اس سے پہلے کہ تمہارا زادراہ بڈیوں کے سوا کچھ نہ ہوا میں نے وہ

پھاڑ دیکھا ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اُس سے آگ لگے گی جو یمن والوں کو ہٹائے گی۔

○ ○ ○

۱۷۵۶. حدثنا ابن وهب عن اسحاق بن يحيى العمي عن معبد خالده الجدلي قال انا



سمعت أبا بصير الغفاري صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يحشر رجلا من مزينة هما آخر الناس محشرا يقبلان من جبل قد تسورا حتى يأتيا معالم الناس فيجدان الأرض وحوشا حتى يأتيا المدينة فإذا بلغا أدنى المدينة، قالا أين الناس فلا يريا أحدا، فيقول أحدهما لصاحبه الناس في دورهم فيدخلان الدور فإذا ليس فيها أحد وإذا على الفرش الثعالب والسنابير فيقولان أين الناس؟ فيقول أحدهما للناس في المسجد فيأتیان المسجد فلا يجدان فيه أحدا فيقولان أين الناس؟ فيقول أحدهما لصاحبه أراهم في السوق شغلهم الأسواق فيخرجان حتى يأتيا السوق فلا يجدان فيه أحدا فينطلقان حتى يأتيا الثبة فإذا عليها ملكان فيأخذان بأرجلهما فيسحبانهما إلى أرض المحشر فهما آخر الناس حشرا.

۱۷۵۶ ابن وہب نے، إلی بن یحییٰ التیمی سے، انہوں نے معبد خالد الجدلی سے، وہ ابوسریحہ الغفاری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قبیلہ مزینہ کے دو آدمی جمع کئے جائیں گے، اور یہ لوگوں میں سب سے آخر میں جمع کئے جائیں گے، یہ دونوں پہاڑ کی طرف آئیں گے جس میں یہ دونوں ٹپے ہوں گے، یہ دونوں لوگوں کے قدموں کے نشانات پر آئیں گے، یہ دونوں زمین کو اور وحشی جانوروں کو پائیں گے، حتیٰ کہ یہ دونوں مدینہ پہنچ جائیں گے۔ جب یہ دونوں مدینہ کے قریب پہنچ جائیں گے۔ تو کہیں گے کہ لوگ کہاں گئے؟ انہیں کوئی بھی نظر نہ آئے گا، اُن میں سے ایک اپنے ساتھی سے کہے گا کہ لوگ اپنے گھروں میں ہوں گے! وہ دونوں گھروں میں داخل ہو جائیں گے تو وہاں پر بھی کوئی نہ ہوگا، اور بستر پر لومڑی اور دیگر جانور ہوں گے، یہ دونوں کہیں گے کہ لوگ کہاں گئے؟ اُن میں سے ایک کہے گا کہ شاید لوگ مسجد میں ہوں! پھر یہ دونوں مسجد میں آئیں گے تو وہاں پر بھی کسی کو نہ پائیں گے، یہ دونوں کہیں گے کہ لوگ کہاں گئے! اُن میں سے ایک اپنے ساتھی سے کہے گا کہ میرا خیال ہے کہ وہ بازار میں ہوں گے! بازار نے انہیں مصروف کر رکھا ہوگا! پھر یہ دونوں بازار کی طرف نکلیں گے اُس میں بھی کسی کو نہ پائیں گے، پھر یہ دونوں چلیں گے حتیٰ کہ ”عمیہ“ پہنچ جائیں گے، تو وہاں پر دو فرشتے ہوں گے وہ انہیں ٹانگوں سے پکڑیں گے اور انہیں کھینچے ہوئے اکٹھے ہونے والی جگہ (شام) تک پہنچادیں گے، اس طرح یہ دونوں لوگوں میں سے سب سے آخر میں جمع کئے جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۷۵۷. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن عقيل عن ابن شهاب عن ابن المسيب عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال آخر من يحشر راعيان من مزينة يريدان المدينة يتمقان بينهما فيجدان وحوشا حتى اذا بلغا ثنية الوداع جرا على وجوههما.

۱۷۵۷ ابن وہب نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے عقیل سے، انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے ابن مسیب سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ سب سے آخر میں قبیلہ



مُزینہ کے دو چرواہے جمع کئے جائیں گے، وہ دونوں مدینہ کے ارادے سے چلیں گے اور اپنی بکریوں کو چھوڑ دیں گے مگر وہ مدینہ میں وحشی جانوروں کو پائیں گے، جب وہ ”نمّیۃ الوداع“ میں پہنچیں گے تو انہیں چرووں کے نل ٹھیسٹ کر لے جایا جائے گا۔

○ ○ ○

۱۷۵۸. حدثنا يحيى بن سليم الطائفي عن المباح أبي العلاء عن شهر بن حوشب قال ذهبت إلى بيت المقدس زمن مات معاوية وبويع ليزيد فهاجرت فاخذت مكانا قريبا من نوف البكالي فاذا رجل ضخيم أبيض فاسد العينين عليه خمصة يتخطى رقاب الناس حتى لقد بين يدي نوف، فقلت من هذا؟ قالوا عبدالله بن عمرو بن العاص فكف نوف عن الحديث فقال له نوف أقسمت عليك إلا ما حدثنا حديثا سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال نعم خرج علينا رسول الله عليه وسلم فقال ليهاجرن الناس هجرة بعد هجرة إلى مهاجر إبراهيم عليه السلام ولا تقوم الساعة إلى على شرار الناس على قوم تقذرهم روح الله وترفضهم أرضهم وتحشرهم النار مع القردة والخنازير تنزل حيث نزلوا وتقبل حيث قالوا وتبيت حيث باتوا ولها ما سقط منهم.

۱۷۵۸. یحییٰ بن سلیم الطائفی نے المباح ابو العلاء سے روایت کی ہے کہ شہر بن حوشب کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مانے میں جب یزید کے لئے بیعت لی جا رہی تھی تو میں ہجرت کر کے بیت المقدس چلا گیا، میں نوف البکالی کے قریب بیٹھا ہوا تھا۔ اسی اثناء میں ایک بھاری بھر کم سفید رنگ اور خراب آنکھوں والا شخص آیا، اُس پر چادر تھی وہ لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا نوف کے سامنے آ کر بیٹھ گیا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، نوف اپنی بات کرنے سے رُک گیا، اور نوف نے اُس سے کہا کہ میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تو ہمیں وہ حدیث سنا جو تو نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو؟ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ٹھیک ہے، نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمانے لگے کہ ضرور لوگ اس ہجرت کے بعد ایک اور ہجرت کریں گے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت کی جگہ کی طرف ہوگی۔ اور قیامت قائم نہ ہوگی مگر شریر لوگوں پر، ایسی قوم پر جنہیں اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہوگا اور جنہیں اُن کی زمین جدا کرتی ہوگی، اور جن کو آگ بندروں اور خزیروں کے ساتھ جمع کرے گی، جہاں وہ پڑاؤ ڈالیں گے تو وہ آگ بھی پڑاؤ ڈالنے کی جہاں وہ آرام کریں گے تو وہ آگ بھی آرام کرے گی، جہاں وہ رات گزاریں گے تو وہاں آگ بھی رات گزارے گی، اور جو اُن میں سے گرے گا تو وہ آگ کا حصہ بنے گا۔

○ ○ ○

۱۷۵۹. حدثنا ابن عيينة عن ابن طاووس عن أبيه قال قال معاذ بن جبل اخرجوا من اليمن قبل انقطاع العبل يعني الطريق وقبل ان لا يكون لكم زاد إلا الجراد وقبل ان تحشركم نار إلى الشام.



۱۷۵۹۔ ابن عیینہ نے ابن طاؤس سے، انہوں نے طاؤس سے روایت کی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: راستہ بند ہو جانے سے پہلے یمن سے نکلو۔ اور اس سے پہلے کہ تمہارا ذراہ ٹڑیاں ہوں، اور اس سے پہلے کہ آگ تمہیں شام کی طرف اکٹھے کرے۔

○ ○ ○

۱۷۶۰۔ حدثنا ابن عیینہ عن عہد بن الحسن عن عبد اللہ بن معقل قال اراد ابن عبد اللہ

بن سلام الغزو فقال له يا بني لا تفجعني بنفسك فان صربخ الشام سيأتي كل مؤمن

۱۷۶۰۔ ابن عیینہ نے، عبید بن حسن سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن معقل کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی

اللہ عنہ کے بیٹے نے جہاد کا ارادہ کیا تو حضرت عبد اللہ نے اُس سے کہا کہ اے میرے بیٹے! اپنی ذات کے ذریعہ سے مجھے تکلیف نہ دے! بے شک شام کی فتح ہر مؤمن کے پاس آ جائے گی۔

○ ○ ○

۱۷۶۱۔ حدثنا ابن عبد الوارث عن حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن رجل عن أبي

هريرة قال تخرج نار من المشرق وأخرى من قبل المغرب تحشران الناس بين أيديهم

القردة يسيران بالنهار ويكمنان بالليل حتى يجتمعا بجسر منبج.

۱۷۶۱۔ ابن عبد الوارث نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے علی بن زید سے، انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: ایک آگ مشرق کی طرف سے نکلے گی اور دوسری مغرب کی طرف سے نکلے گی اور یہ دونوں لوگوں کو جمع کریں گی، وہ اُن کے سامنے بند رہوں گے، یہ دونوں آگیں دن کو چلیں گی اور رات کو چھپ جائیں گی، یہاں تک کہ یہ دونوں "منبج" کے پل پر اکٹھی ہو جائیں گی۔

○ ○ ○

۱۷۶۲۔ حدثنا ابن عبد الوارث عن حماد بن سلمة عن الجريري عن أبي المثنى عن أبي

أمامة قال لا تقوم الساعة حتى يتحول خيل أهل العراق إلى الشام وحرار أهل الشام إلى

العراق وقال النبي صلى الله عليه وسلم عليكم بالشام

۱۷۶۲۔ ابن عبد الوارث نے، حماد بن سلمہ سے، انہوں نے الجریری سے، انہوں نے ابو المثنیٰ سے روایت کی ہے کہ

ابو امامہ فرماتے ہیں کہ: قیامت قائم نہ ہوگی جب تک عراق کے اچھے لوگ شام منتقل نہ ہو جائیں اور شام کے بُرے لوگ عراق منتقل نہ ہو جائیں۔ اور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم پر لازم ہے کہ شام چلے جاؤ۔

○ ○ ○

۱۷۶۳۔ حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن ابن طاووس عن أبيه قال قال معاذ بن جبل

اخرجوا من اليمن قبل ثلاث خروج النار وقبل انقطاع الحمل وقبل ان لا يكون لأهلها زاد

الا الجراد قال طاووس وتخرج نار من اليمن تسوق الناس تغدو وتروح وتدلج



۱۷۶۳ عبد الرزاق نے، معمر سے، انہوں نے ابن طاؤس سے، انہوں نے طاؤس سے روایت کی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: تین (3) چیزوں سے پہلے یمن سے نکل جاؤ، آگ کے نکلنے سے پہلے اور راستہ کے بند ہونے سے پہلے، اور اس سے پہلے کہ یمن والوں کا سوائے ٹڈیوں کے کوئی توشہ نہ رہے گا۔ طاؤس کہتے ہیں کہ یمن سے آگ نکلے گی جو لوگوں کو ہٹائے گی، اُن کے ساتھ صبح اور شام چلے گی، اور ملک شام میں داخل ہوگی۔

○ ○ ○

۱۷۶۴. قال عبد الرزاق قال معمر قال الزهري تخرج نار من الحجاز تضيء أعناق الإبل

ببصرى.

۱۷۶۴ عبد الرزاق نے معمر سے روایت کی ہے کہ علامہ ڈہری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حجاز سے آگ نکلے گی جس کی روشنی میں بصری کے اونٹوں کی گردنیں روشن ہوں گی۔

○ ○ ○

۱۷۶۵. قال معمر وحدثنا قتادة عن شهر بن حوشب قال سمعت عبد الله بن عمرو وهو عند نوف يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انها ستكون هجرة بعد هجرة لخيار الناس إلى مهاجر ابراهيم عليه السلام وحتى لا يبقى في الأرض إلا شرار أهلها تلفظهم أرضهم وتقلدهم نفس الله تعالى تحشرهم نار مع القردة والخنازير تبث معهم اذا باتوا وتقبل اذا قالوا وتاكل من تخلف.

۱۷۶۵ معمر نے قتادہ سے، انہوں نے شہر بن حوشب سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن عمرو نے نوف کے پاس کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: غمگین ہجرت کے بعد ایک اور ہجرت بھی ہے، نیک لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت کی جگہ کی طرف جائیں گے، اور زمین پر شریر لوگ باقی رہیں گے۔ انہیں اُن کی زمین پھینکے گی، اور انہیں اللہ تعالیٰ کی ذات ناپسند کرے گی، انہیں بندروں اور خنزیروں کے ساتھ آگ جمع کرے گی، جب وہ رات گواہیں گے تو یہ اُن کے ساتھ رات گوارے گی، اور جب وہ قیلولہ کریں گے تو یہ اُن کے ساتھ قیلولہ کرے گی، اور جو پیچھے رہ جائیں گے تو وہ انہیں کھا جائے گی۔

○ ○ ○

۱۷۶۶. حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن الزهري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تتركون المدينة خير ما كانت لا يمشاها الا العواف والطير والسباع وآخر من يحشر راعيان من مزينة لينعقان بغمهما فيجدانها وحشا حتى اذا أتيا ثنية الوداع حشرا على وجوههما.

۱۷۶۶ عبد الرزاق نے معمر سے، انہوں نے ڈہری سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم لوگ مدینہ اُس سے بہتر حالت میں جس میں وہ تھا چھوڑ دو گے، اور اُس میں حشرات الارض رہیں گے، اور پرندے اور درندے، جو سب



سے آخر میں جمع کئے جائیں گے وہ قبیلہ مُزَیْنہ کے دو چرواہے ہوں گے، وہ دونوں اپنی بکریوں کو پیچھے چھوڑ کر مدینہ میں آئیں گے اور وہاں پر وحشی جانوروں کو دیکھیں گے، جب وہ ”نمّیۃ الوداع“ پہنچیں گے تو وہ چہروں کے نل جمع کئے جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۷۸۶. حدثنا جریر بن عبد الحمید عن لیث بن ابی سلیم عن شہر بن حوشب عن عبد اللہ عمرو رضی اللہ عنہما قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يقول انہا ستكون ہجرة بعد ہجرة حتی یہاجر الناس إلی مہاجر إبراہیم علیہ السلام حتی لا یبقی علی الأرض إلا شرار أهلہا نکلہم روح اللہ تعالیٰ وتلفظہم أرضوہم وتحشرہم نار من عدن مع القردة والخنازیر تبیت معہم اینما ہاتوا وتقیل معہم اینما قالوا ولہا ما سقط منہم.

۱۷۸۷. جریر بن عبد الحمید نے لیث بن ابی سلیم سے، انہوں نے شہر بن حوشب سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: ہجرت کے بعد ہجرت ہوگی، یہاں تک لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت کی جگہ کی طرف ہجرت کریں گے۔ زمین پر اُس کے شریر لوگوں کے بوا کوئی باقی نہ رہے گا، انہیں اللہ تعالیٰ کی ذات ناپسند کرے گی، اور انہیں اُن کی زمین پھینکے گی، اور انہیں آگ جمع کرے گی، جو آگ عدن سے بندوں اور خنزیروں کے ساتھ نکل ہوئی ہوگی جہاں وہ رات گزاریں گے تو یہ بھی اُن کے ساتھ رات گزارے گی اور جہاں وہ قیلولہ کریں گے تو یہ بھی اُن کے ساتھ قیلولہ کرے گی، اور جو اُن میں سے گرے گا تو وہ آگ کا حصہ ہو جائے گا۔

○ ○ ○

۱۷۸۸. حدثنا الحکم بن نافع عن جراح عن أرطاة قال یكون نار أو دخان فی المشرق أربعین لیلۃ

۱۷۸۹. حکم بن نافع نے، جراح سے روایت کی ہے کہ أرطاة رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آگ یا دھواں چالیس (40) راتوں تک ہوگا۔

○ ○ ○

۱۷۹۰. حدثنا ابن المبارک عن سلیمان التیمی عن ابی نصرۃ عن ابن عباس قال ینادی

مناد من بین یدی الساعة یا ایہا الناس اتکم الساعة لیسمعه الأحياء والأموات

۱۷۹۱. ابن مبارک نے سلیمان تیمی سے، انہوں نے ابونصرہ سے روایت کی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: ایک آواز دینے والا قیامت سے پہلے آواز دے گا کہ اے لوگو! تم پر قیامت آ چکی، اُسے مُردہ اور زندہ سب سُن لیں گے۔

○ ○ ○



## قیامت کی علامات

### ما یكون من علامات الساعة

۱۷۷۰. حدثنا ابن المبارك عن هشام عن الحسن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما مثلي ومثلكم ومثل الساعة كقوم خالفوا عدوا فبعثوا رعية لهم فلما قاربهم إذا هم بنواصي الخيل فخشى أن يسبقه العدو إلى أصحابه فللمع بثوبه ونادى يا أصحاباه وإن الساعة كادت تسبقني اليكم.

۱۷۷۰. ابن مبارک نے هشام سے روایت کی ہے کہ حسن فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: میری، تمہاری اور قیامت کی مثال اُس قوم کی طرح ہے۔ چھویر، دشمن کا اُمدیشہ ہو، وہ اپنے ایک جاسوس دشمنوں کی طرف بھیجیں جب وہ جاسوس اُن کے قریب جائے تو انہیں گھوڑوں پر تیار پائے، اُسے یہ اُمدیشہ ہے کہ یہ دشمن اُس کے ساتھیوں تک اُس سے پہلے پہنچ جائیں گے، تو وہ اپنے ساتھیوں کو کپڑا ہلا کر خبردار کرتا ہے اور آواز دیتا ہے کہ اے میرے ساتھیو! اسی طرح قیامت قریب ہے کہ مجھ سے پہلے تمہاری طرف سبقت کر جائے!

• • •

۱۷۷۱. حدثنا ابن المبارك عن معمر عن علي بن زيد عن أبي نضرة عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال حين دنت الشمس للغروب إن ما مضى من دنياكم فيما بقي كما مضى من يومكم هذا فيما بقي منه

۱۷۷۱. ابن مبارک نے معمر سے، انہوں نے، علی بن زید سے، انہوں نے ابو نضرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: سورج غروب ہونے کے قریب ہوا تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جتنی دُنیا تمہاری گزر چکی ہے تو آج کے دن کے حساب سے اتنی ہی دُنیا تمہاری آگے باقی ہے۔

• • •

۱۷۷۲. حدثنا ابن المبارك عن عوف عن قسامة بن زهير قال بلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثلي ومثلكم ومثل الساعة كقوم خالفوا العدو فبعثوا رعية لهم قريبة فلما أبصروا الرعية غارة القوم خاف أن هبط من موضعه يؤذن قومه أن تبدروا الغارة إلى قومه فلوى بثوبه في مكانه ونادى يا أصحاباه.

۱۷۷۲. ابن مبارک نے عوف سے روایت کی ہے کہ قسامہ بن زہیر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: میری، تمہاری اور قیامت کی مثال اُس قوم کی طرح ہے جنہیں دشمن کا اُمدیشہ ہو۔ وہ اپنے جاسوس کو اُن کی طرف بھیجے جب دشمن اُس جاسوس کو دیکھ لیں تو وہ قوم پر حملہ کر دیں۔ اب یہ جاسوس اپنے جگہ سے اُترنے پر ڈرے



کہ اپنی قوم کو اطلاع کیسے کروں کہ دشمن تو اس کی قوم پر حملہ کرنے والے ہیں تو وہ اپنی جگہ ہی سے کپڑا ہلا کر آواز دے گا کہ میرے ساتھیو!۔

○ ○ ○

۱۷۷۳. حدثنا ابن المبارك عن ابن أبي خالده عن شبيب بن عوف قال أخبرني أبو جبير عن أشياخ الأنصار قالوا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث أنا والساعة هكذا والصق بين أصبعيه السبابة والوسطى في نفس الساعة أو قال بسم الساعة

۱۷۷۳. ابن مبارک نے ابن ابی خالد سے، انہوں نے شہیل بن عوف سے، انہوں نے ابو جہیر سے روایت کی ہے کہ انصار کے مشائخ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: میں اور قیامت اس طرح ہیں اور آپ ﷺ نے اپنی تشہد کی اور درمیان والی انگلی آپس میں ملا دی۔

○ ○ ○

۱۷۷۴. حدثنا ابن المبارك عن سفیان عن جعفر بن محمد عن أبيه عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثت أنا والساعة كهاتين قال وكان إذا ذكر الساعة احمرت وجنتاه وعلا صوته واشتد غضبه كأنه لن يخرج جيشا صبحكم ومساكم

۱۷۷۴. ابن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ نے، سفیان رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے جعفر بن محمد سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح بھیجے گئے ہیں، اور آپ ﷺ جب قیامت کا ذکر کرتے تو آپ ﷺ کے رخسار سرخ ہو جاتے اور آواز بلند ہو جاتی، اور جلال زیادہ ہو جاتا گویا کہ وہ لشکر کو ڈرانے والے ہیں کہ دشمن صبح یا شام تم پر آ پہنچا ہے۔

○ ○ ○

۱۷۷۵. حدثنا ابن المبارك عن حماد بن سلمة عن أبي المهزم سمع أبا هريرة قال لتقوم الساعة على رجلين ميزانهما لي أيديهما

۱۷۷۵. ابن مبارک نے، حماد بن سلمہ سے، انہوں نے ابو المہزم سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: ضرور قیامت قائم ہوگی دو آدمیوں پر (اس حال میں کہ) ان کے ترازو ان کے ہاتھوں میں ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۷۷۶. حدثنا نوح بن أبي مریم عن مقاتل بن حيان عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تقوم الساعة والرجلان قد نشرا بينهما الثوب فلا يتبايعانه ولا يطويانه حتى تقوم الساعة والرجل قد رفع لقمته فلا يضعها في فيه حتى تقوم الساعة والرجل قد لاط حوضه فلا يكرع فيه حتى تقوم الساعة ثم قرأ رسول



اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولتاتینہم بفتۃ وہم لا یشرعون (العنکبوت)

۱۷۷۶ھ نوح بن "ابو مریم" نے مقاتل بن حیان سے، انہوں نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ قیامت قائم ہو جائے گی حالانکہ دو (2) آدمیوں نے اپنے درمیان کپڑا پھیلا رکھا ہوگا۔ انہوں نے ابھی اُسے پہچانہ ہوگا اور نہ اُسے لپیٹا ہوگا کہ قیامت قائم ہو جائے گی، اور ایک آدمی نے کمرہ اٹھایا ہوگا اور ابھی تک اُس نے اپنے منہ میں نہ رکھا ہوگا کہ قیامت قائم ہو جائے گی، اور ایک آدمی نے حوض بنایا ہوگا ابھی تک اُس نے اس سے پانی نہ پیا ہوگا کہ قیامت قائم ہو جائے گی، پھر نبی کریم ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿لَتَاتَيْنَهُمْ بَفْتَةٌ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝﴾ (سورہ عنکبوت)

○ ○ ○

۱۷۷۷ھ۔ حدثنا ابن المبارک عن معمر عن محمد بن زیاد سمع ابا هريرة يقول ان

الساعة لتقوم على رجلين ينشران ثوبا يتباعانه بينهما فتقوم الساعة عليهما.

۱۷۷۷ھ ابن مبارک نے معمر سے، انہوں نے محمد بن زیاد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت دو آدمیوں پر قائم ہوگی اس حال میں کہ انہوں نے بیچنے کے لئے درمیان میں کپڑا پھیلا رکھا ہوگا، تو اُن پر قیامت قائم ہو جائے گی۔

۱۷۷۸ھ۔ حدثنا ابن المبارک عن خالد ابی العلاء عن عطية عن ابي سعيد الخدري رضي

الله عنه النبي صلى الله عليه وسلم قال كيف انعم وصاحب القرن قد التقم القرن واستمع

بالأذن متى يؤمر بالنفخ لينفخ فنقل ذلك على أصحابه، فقال رسول الله صلى الله عليه

وسلم قولوا حسبنا الله ونعم الوكيل على الله توكلنا.

۱۷۷۸ھ ابن مبارک نے خالد ابو العلاء سے، انہوں نے عطیہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو سعید الخدری رضی

اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ آدمی کیسے آرام سے رہ سکتا ہے حالانکہ صور والے نے صور منہ سے

لگا رکھا ہے، اور کان کو متوجہ کر رکھا ہے، کہ کب اُسے صور پھونکنے کا حکم ہو تو وہ صور پھونک دے، یہ بات آپ ﷺ کے حضرات صحابہ

کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر بھاری لگی، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم کہو:

"حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا".

○ ○ ○

۱۷۷۹ھ۔ حدثنا ابن المبارک عن التيمي عن أسلم عن بشر بن شغاف عن عبد الله بن

عمر و قال قال اعرابي يا رسول الله ما الصور؟ قال قرن ينفخ فيه

۱۷۷۹ھ ابن مبارک نے، تمیمی سے، انہوں نے اسلم سے، انہوں نے بشر بن شغاف سے روایت کی ہے کہ



عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: ایک دیہاتی نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ سور کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سینک ہے جس میں پھونک ماری جائے گی۔

○ ○ ○

۱۷۸۰. حدثنا ابن المبارك عن سفیان عن منصور وسليمان عن ابراهيم عن علقمة ان

زلزلة الساعة شيء عظيم (الحج) قال قبل الساعة

۱۷۸۰) ابن مبارک نے سفیان سے، انہوں نے منصور اور سلیمان سے، انہوں نے ابراہیم سے روایت کی ہے کہ علقمہ

فرماتے ہیں کہ:

﴿إِنْ زَلْزَلَتِ السَّاعَةُ شَيْءٌ عَظِيمٌ﴾ (سورة الحج)

اس کا وقوع قیامت سے پہلے ہوگا۔

○ ○ ○

۱۷۸۱. حدثنا ابن المبارك عن مالك بن مغول قال سمعت اسماعيل بن رجاء يحدث

عن الشعبي قال لقي جبريل عيسى عليهما السلام، فقال له عيسى يا جبريل متى الساعة

فانفض في أجنته ثم قال ما المسؤول عنها بأعلم من السائل ثقلت في السماوات والأرض

لا تأتكم إلا بغتة (الأعراف) أو قال لا يجلبها لوقتها إلا هو (الأعراف) ثقلت في السموات

۱۷۸۱) ابن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ نے مالک بن مغول رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے اسماعیل بن رجاء سے روایت کی

ہے کہ عیسیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی ملاقات حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہوئی تو حضرت عیسیٰ علیہ

السلام نے اُن سے پوچھا کہ اے جبرائیل (علیہ السلام) قیامت کب ہوگی؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اپنے پر بھاڑے اور

کہنے لگا کہ جس سے پوچھا گیا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا، آسمان اور زمین اس بات سے بوجھل ہو چکے ہیں، قیامت

آچانک آئے گی، اس کا وقت مقرر اللہ تعالیٰ کے ہوا کوئی نہیں جانتا۔

○ ○ ○

۱۷۸۲. حدثنا ابن المبارك عن كهيمس عن عبد الله بن بريدة عن يحيى بن يعمر عن

ابن عمر عن عمر رضي الله عنهما قال سأل رجل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن

الساعة فقال ما المسؤول عنها بأعلم من السائل قال لما أمارتها قال ان تلد الأمة ربتها أو

ربها وأن ترى الحفاة العراة العالة رعاء الشاء يتطاولون في البنيان.

۱۷۸۲) ابن مبارک نے کھیمس سے، انہوں نے عبداللہ بن بريدہ سے، انہوں نے یحییٰ بن یعمر سے، انہوں نے

ابن عمر سے روایت کی ہے کہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے قیامت کے متعلق سوال

کیا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس سے پوچھا جا رہا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا، اس شخص نے کہا کہ قیامت کی



علامات کیا ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوٹو اپنی مالکن کو یا فرمایا مالک کو جتنے کی اور ٹونگے پاؤں والے، ننگے جسم والے، فقیروں اور بکریوں کے چرواہوں کو دیکھے گا کہ وہ ایک دوسرے کے مقابلے میں اپنی عمارتوں پر فخر کر رہے ہیں۔

۱۷۸۳. حدثنا ابن عيينة عن الزهري عن عروة قال لم يزل النبي صلى الله عليه وسلم

يسأل عن الساعة حتى نزلت فيه آت من ذكرها إلى ربك منتهاها (النازعات) فالتهى.

۱۷۸۳. ابن عیینہ نے زہری سے روایت کی ہے کہ، عروہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مسلسل قیامت

کے متعلق پوچھتے رہے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی:

﴿لَبِئْسَ آتٌ مِنْ ذِكْرَاهَا إِلَى رَبِّكَ مُنتَهَاهَا﴾ (سورة النازعات)

تو آپ ﷺ پوچھنے سے رُک گئے۔

## قیامت کی علامات میں سے سورج کا مغرب کی طرف سے طلوع ہونا

### علامات الساعة بعد طلوع الشمس من مغربها

۱۷۸۴. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن أبي الزبير عن جابر رضي الله عنه عن النبي

صلى الله عليه وسلم أنه قال قبل موته بشهر سألتني عن الساعة والما علمها عند الله

۱۷۸۴. ابن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو زبیر سے روایت کی ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ فرماتے

ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے فوت ہونے سے ایک مہینہ پہلے فرمایا کہ: تم مجھ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہو تو اس کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

○ ○ ○

۱۷۸۵. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة عن كثير بن مرة وبزید بن شريح

وعمر بن سليمان قالوا آخر طلوع الشمس من المغرب يوما واحدا قط وتطلع الحفظة

وتؤمر بان لا يكتبوا شيئا فاذا كان ذلك سجدوا لله وتستوحش الملائكة بحضور

الساعة وتفزع الشمس والقمر وتحرس السماء حرما شديدا لا يستطيع شيطان ولا

جان أن يدنو وتستوحش الجن وتموج الجن والإنس والطير والوحش والسباع بعضها

من بعض فتأني الجن الخافقين والشياطين لتستمع ليرمون بشهب النار فلا يسمعون شيئا

ويتغير لون السماء وتهد الأرض وتنسف الجبال الا أربعة طور سينا والجودي وجبل لبنان

وجبل نابور الذي فوق طبرية فان الله تعالى نصبها روضة خضراء ذات شجر بين الجنة

والنار عليها بناء اللؤلؤ والزبرجد والدر والياقوت فيجعل عرشه عليها ليدن الخلق وان



رجل الملك صاحب الصور عند القلزم وانه لينفخ النفخة الاولى فيصق من في  
السموات والارض فيمكثون اربعين عاما وتنفطر السماء وتناثر نجومها ويرسل الله ماء  
الحياة فينبت البشر وان كل بشر منهم لعلی مثل عين الجرادۃ من عجب الذهب وعلى اللرة  
التي في السرة وقال قال عبدالله بن عمرو لينفخ النفخة الاخرى من عند باب مدين الغرہی  
فاذا هم قيام ينظرون يبعثون في دخن وظلمة، قال وقال ابو الدرداء لمن كان له عمل صالح  
يفرح عند الدخن والظلمة حتى يصير في رخاء ويقسم النور بين الناس على قدر الاعمال.

۱۷۸۵ حکم بن نافع نے، جراح سے، انہوں نے ارطاة سے روایت کی ہے کہ کثیر بن مرہ اور یزید بن حریح اور عمر بن  
سلیمان فرماتے ہیں کہ سب سے آخر میں سورج مغرب سے طلوع ہوگا وہ صرف ایک ہی دن ہوگا، حفاظت کرنے والے فرشتے چلے  
جائیں گے، اور حکم دیدیا جائے گا کہ اب کچھ نہ لکھا جائے، جب یہ حالت ہوگی تو سب کے سب اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز  
ہو جائیں گے، اور فرشتے قیامت کے آنے کی وجہ سے گھبرائے ہوں گے، اور سورج اور چاند لڑتے ہوئے ہوں گے، اور آسمان کی بہت  
سخت چوکیداری کی جائے گی، کوئی شیطان اور جن اس بات کی طاقت نہ رکھے گا کہ اس کے قریب ہو جائے، بچات بھی گھبرائے  
ہوئے ہوں گے، بچات، انسان پرندے، وحشی جانور اور درندے ایک دوسرے سے جا ملیں گے، بچات اچک لینے والے شیطان  
کے پاس آئیں گے تاکہ وہ کچھ سنیں، انہیں آگ کے فطلوں سے مارا جائے گا، وہ کچھ بھی سن نہ پائیں گے، اور آسمان کا رنگ  
منکیر ہو جائے گا، زمین کا پمنا شروع ہو جائے گی، اور پہاڑ اڑنے لگ جائیں گے بوائے چار ۴ پہاڑوں کے، طور، سینا، ثور، جبل  
لبنان اور جبل ثابور، (جو کہ بطور یہ کے اوپر ہے) اللہ تعالیٰ اسے سوز و غمہ بتائیں گے جو درختوں والا ہوگا، وہ جنت اور جہنم کے  
درمیان ہوگا، اس پر لؤلؤ و زہر جند، درآورد یا قوت کی عمارتیں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ اپنا عرش اس پر رکھے گا تاکہ مخلوق کی قریب  
ہو جائیں، ضرور والے فرشتے کی ٹانگیں ٹکوم کے پاس ہوں گی۔ جب پہلا سور پھوٹے گا تو جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہوں گے وہ  
سب بے ہوش ہو جائیں گے، اور چالیس (40) سال تک اسی حالت میں رہیں گے۔ آسمان ٹھسٹ جائے گا اور ستارے جھرنے  
لگیں گے۔ اللہ تعالیٰ حیات کے پانی کو بھیجے گا، جس سے انسان بڑی کی آنکھ کے برابر اگیں گے، اور اس کی پیدائش ریڑھ کی  
اُس باریک ہڈی سے ہوگی جو نیچے کی سمت ہوتی ہے، اور ان ذرات سے ہوگی جو ناف کے اندر ہوتے ہیں، حضرت عبداللہ بن  
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مدین کے مغربی دروازے کے پاس دوسرا سور پھونکا جائے گا، تو وہ کھڑے ہو جائیں گے،  
دیکھیں گے انہیں دوبارہ دھویں اور اندھیرے میں زندہ کیا جائے گا۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جس آدمی  
کے پاس نیک اعمال ہوں گے تو وہ اس دھوئیں اور اندھیرے میں خوش ہوگا اور آرام میں ہو جائے گا، اور روشنی لوگوں کے درمیان  
ان کے اعمال کے حساب سے تقسیم کر دی جائے گی۔

○ ○ ○

۱۷۸۶. حدثنا عبد الملك بن الصباح عن بكار عن وهب بن منبه قال إذا كان عند قيام



الساعة خرجت جبال البحر إلى البر وولعت جبال البر في البحر وخروج البحر لفاض على الأرض ولم يبق على وجه الأرض بنان ولا جبل إلا الهدم وخر وانتشرت النجوم وتغيرت السماء وتشققت الأرض خوفاً من قيام الساعة ثم تقوم الساعة.

۱۷۸۶ھ بد الملك بن صباح نے بکار سے روایت کی ہے کہ وہب بن منہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب قیامت قائم ہوگی تو خشکی کے پہاڑ سمندروں میں اور سمندروں کے پہاڑ خشکی پر آ جائیں گے۔ سمندر کھل آئیں گے، اور وہ زمین پر نہیں گے۔ زمین پر کوئی بھی عمارت اور پہاڑ باقی نہ رہے گا مگر یہ کہ وہ منہدم ہو جائے گا۔ گر جائے گا۔ ستارے جھڑنے لگیں گے۔ آسمان ٹکیر ہو جائے گا، اور زمین قیامت قائم ہونے کے ڈر سے ٹھٹھ جائے گی، پھر قیامت قائم ہو جائے گی۔

○ ○ ○

۱۷۸۷ھ۔ حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن أبي الزهر عن جابر رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل موته بشهر أقسم بالله ما على الأرض نفس منقوسة اليوم باني عليها مئة سنة.

۱۷۸۷ھ ابن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابن لہیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں ابو الزہر سے روایت کی ہے کہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے فوت ہونے سے ایک ماہ پہلے فرمایا کہ: میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ آج کے دن زمین پر جو بھی سانس لینے والے انسان موجود ہیں ان میں سے سو (100) سال کے بعد کوئی بھی موجود نہیں رہے گا۔

○ ○ ○

۱۷۸۸ھ۔ حدثنا بقیة بن الوليد عن أبي بكر عن راشد بن سعد عن سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اني لأرجو أن لا تعجز امتي عند ربي ان يؤخرهم نصف يوم فليل لسعد كم نصف؟ يوم قال خمس سنة.

۱۷۸۸ھ بقیہ بن ولید رحمہ اللہ تعالیٰ نے، ابو بکر رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے راشد بن سعد سے روایت کی ہے کہ سعد بن ابو وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: میں اُمید رکھتا ہوں کہ میری امت میرے رب کے ہاں اس بات سے عاجز نہ ہوگی وہ انہیں آدھے دن کی ڈھیل دیدے۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ آدھا دن کتنا ہے؟ تو حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ پانچ سو (500) سال۔

○ ○ ○

۱۷۸۹ھ۔ حدثنا بقیة عن صفوان عن شريح بن عبيد عن جبير ابن نفير قال أكثروا اليهود وغيرهم على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم في السؤال عن الساعة فأتاه جبريل عليه السلام فقال يا جبريل قد أكثر علي اليهود وغيرهم في السؤال عن الساعة، فقال ما المسؤول عنها بأعلم من السائل



۱۷۸۹ بقیہ نے، صفوان سے، انہوں نے شرح بن عبید سے روایت کی ہے کہ جبیر ابن نفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہود وغیرہ نے رسول اللہ ﷺ کے دور میں قیامت کے متعلق بہت زیادہ پوچھا گیا، حضرت جبرائیل علیہ السلام جب حضور ﷺ کے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے جبرائیل (علیہ السلام)! یہود وغیرہ قیامت کے متعلق مجھ سے بہت پوچھتے ہیں، حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ جس سے پوچھا جا رہا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔

○-○-○

۱۷۹۰. حدثنا بقیہ عن صفوان وأبو المہرۃ قال حدثنی الفرج الکلاعی سمع أبا ضمرة الکلاعی یقول لیبتن أهل هذه المدينة ثم لیصبحن یعنی حمص لیخرج خارج من باب الشرقي فلا یری منیر لیکذب نفسه لیؤذن أهلها لیخرجون لیظنوا إلى ما نظر إلیه فإذا هم بلبنان مکانه وإذا منیر قد زال عن مکانه لیمکنون ما شاء الله یومهم ذلک حتی یأتیهم آت من قبل جوارین لیقول مر بنا منیر أمس سائرنا منطلقا به ما ندري أين سلك به ویقال إله ولد من أوتاد جهنم

۱۷۹۰ بقیہ نے صفوان اور ابوالمہرہ سے، انہوں نے الفرج کلامی سے روایت کی ہے کہ ابوالخضر فرماتے ہیں کہ اس شہر یعنی حمص والے رات گواہی کریں گے اور صبح کریں گے تو تم میں سے ایک نکلنے والا ایک مشرقی دروازے سے نکلے گا، تو وہ مقام منیر کو اس کی جگہ پر نہیں دیکھے گا مگر اُسے اپنا تو ہم سمجھے گا، وہ حمص والوں کو اطلاع دے گا تو وہ بھی نکلیں گے تو وہ بھی دیکھیں گے جس کی طرف وہ دیکھ رہا ہے، تو وہ اپنی جگہ کو لبنان میں پائیں گے، اور مقام منیر اپنی جگہ سے جا چکا ہوگا، وہ اس حالت میں جیسے اللہ تعالیٰ چاہے اُس دن تک رہیں گے یہاں تک کہ اُن کے پڑوسیوں میں سے کوئی اُن کے پاس آئے گا تو وہ انہیں کہے گا کہ منیر گوشتہ دن ہمارے یہاں سے جا رہا تھا، ہمیں نہیں معلوم کہ وہ کہاں گیا، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ جہنم کے کیلوں میں سے ایک کیل ہے۔

○-○-○

۱۷۹۱. حدثنا أبو المہرۃ عن ابن عیاش عن شیخ له عن وهب ابن منبه قال بعد الدابة السابعة أن یبعث الله ملائكة علی خیل یلقی تطیر من السماء والأرض تبقي الأرض ومن علیها ومن فیها والآية الثامنة لا یبقی علی الأرض شجرة الا یکت دما والثامنة أنه لا یبقی علی الأرض شجرة الا دلت رلین النساء والعاشرۃ طلوع الشمس من مغربها

۱۷۹۱ ابوالمہرہ نے، ابن عیاش سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ وہب ابن منہ فرماتے ہیں کہ ”دلبۃ“ کے بعد ساتویں نشانی یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو چتکبرے گھوڑے پر بٹھائیں گے جو آسمان اور زمین کے درمیان اڑتا ہوگا زمین اور جو اُس پر ہے اور جو اُس میں ہے باقی رہے گا۔ اور آٹھویں نشانی یہ ہے کہ زمین پر کوئی درخت باقی نہ رہے گا مگر وہ خون کے آنسو روئے گا۔ نویں علامت یہ ہے کہ زمین پر کوئی چٹان باقی نہ رہے گی مگر وہ عورتوں کی طرح بین کرے گی، اور دسویں علامت یہ ہے کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے گا۔

○-○-○



۱۷۹۲. حدثنا عبد الصمد بن عبد الوارث عن حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن  
المریان بن الهمم قال ولدت مع أبي الي يزيد بن معاوية فسمعت عبد الله بن عمرو فقلت  
له تزعم انه تقوم الساعة على رأس السبعين، فقال انهم يكذبون علي ليس هكذا قلت  
ولكني قلت لا تكون السبعين الا كان عندها شدائد وامور عظام

۱۷۹۲. عبد الصمد بن عبد الوارث نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے علی بن زید سے روایت کی ہے کہ مریان بن الہم  
فرماتے ہیں کہ: میں اپنے والد کے ساتھ یزید بن معاویہ کے پاس گیا تو میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ  
آپ یہ گمان کرتے ہیں کہ قیامت ستر (70) ہجری کو آجائے گی؟ تو انہوں نے کہا کہ لوگوں نے مجھ پر جھوٹ باندھا ہے، میں نے  
اس طرح نہیں کہا تھا، بلکہ میں نے کہا تھا کہ ستر (70) ہجری میں سختیاں ہوں گی اور بڑے بڑے معاملات پیش آئیں گے۔

○ ○ ○

۱۷۹۳. حدثنا ابن وهب عن عبد الله بن عمر عن سعد بن سعيد الأنصاري عن أنس بن  
مالك رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى تكون السنة  
كالشهر والشهر كالجمعة والجمعة كالיום كاضطرام النار

۱۷۹۳. ابن وہب نے عبد اللہ بن عمر سے، انہوں نے سعد بن سعید انصاری سے روایت کی ہے کہ حضرت انس بن  
مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ سال مہینہ کی طرح،  
اور مہینہ ہفتہ کی طرح، ہفتہ ایک دن کی طرح اور ایک دن آگ جلانے کی دیر کے برابر ہو جائے گا۔

○ ○ ○

۱۷۹۴. حدثنا ابن وهب عن عمرو بن الحارث عن سعيد بن أبي هلال عن عياض بن  
عبد الله بن معبد عن أبي معبد مولى ابن عباس عن أبي هريرة قال لا تقوم الساعة حتى  
يتسافل الناس في الطريق كما يتسافل الدواب يستغني الرجال بالرجال والنساء بالنساء  
انكثرون ما التساحق؟ قالوا لا، قال تركب المرأة المرأة ثم تسحقها.

۱۷۹۴. ابن وہب نے عمرو بن حارث سے، انہوں نے سعید بن ابی ہلال سے، انہوں نے عیاض بن عبد اللہ سے،  
انہوں نے ابو معبد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت قائم ہونے سے پہلے لوگ  
راستوں میں اس طرح بدکاریاں کریں گے جیسے جانور خواہش پورا کرتے ہیں، مرد مردوں کے ساتھ اور عورتیں عورتوں کے ساتھ  
خواہش پوری کریں گی، کیا تم لوگ جانتے ہو کہ ”تساحق“ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ نہیں! فرمایا کہ عورت عورت پر سوار ہو جائے  
اور اس سے اپنی خواہش پوری کرے۔

○ ○ ○

۱۷۹۵. حدثنا ابن وهب عن يحيى بن أيوب عن أبي الحارث الكوفي عن سعيد بن  
مسروق قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تغور المياه كلها وترجع إلى أمائها إلا



نہر الأردن ولیل مصر۔

۱۷۹۵ھ ابن وہب نے، یحییٰ بن ایوب سے، انہوں نے ابو الحارث الکوفی سے روایت کی ہے کہ سعید بن مسروق فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: ہر جگہ کا پانی زمین کے اندر چلا جائے گا، اور اپنی جگہوں کی طرف لوٹ جائے گا، البتہ اردن اور نیل کے دریا بہتے رہیں گے۔

○ ○ ○

۱۷۹۶ھ۔ حدثنا یحییٰ بن سلیم الطائفی عن الحجاج بن فرات عن مکحول قال قال اعرابی یا رسول اللہ متی الساعة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما المسؤول عنها بأعلم من السائل ولكن أشراطها تقارب الأسواق ومطر ولا نبات وظهور الغيبة وظهور أولاد الغيبة والتعظيم لرب المال وعلو أصوات الفساق في المساجد وظهور أهل المنكر على أهل المعروف فمن أدرك ذلك الزمان للبرغ بدینه ولیکن حلسا من أحلاس بیته۔

۱۷۹۶ھ یحییٰ بن سلیم الطائفی نے حجاج بن فرات سے روایت کی ہے کہ مکحول کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ اقامت کب آئے گی؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس سے پوچھا جا رہا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا، لیکن اس کی علامات یہ ہیں کہ بازار قریب قریب ہو جائیں گے، بارش ہوگی لیکن پودے نہیں اُگیں گے، غیبت ظاہر ہو جائے گی، ذبیحہ کی اولاد ظاہر ہو جائے گی، مالدار کی موت کی جائے گی، قاصدوں کی آوازیں مسجدوں میں بلند ہوں گے، بدکار لوگ نیک لوگوں پر غالب آ جائیں گے، جو شخص یہ زمانہ پالے تو وہ اپنے دین کی حفاظت کرے، اور اپنے گھروں کے اعمروں کی طرح نکارے۔

○ ○ ○

۱۷۹۷ھ۔ حدثنا مروان الفزاري عن زياد بن المنذر الضفي حدثني نافع الهمداني عن الحارث الأعور قال قال عبد الله بن مسعود إذا رأيت الناس قد أمتوا الصلاة وأضاعوا الأمانة واستحلوا الكذب وأكثروا الحلف وأكلوا الربا وأخذوا الرشى وشهدوا البناء واتبعوا الهوى وباعوا الدين بالدنيا فالنجالم النجا لكلك أمك۔

۱۷۹۷ھ مروان الفزاري رحمہ اللہ تعالیٰ نے، زیاد بن منذر رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے نافع الہمدانی رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حارث الأعور سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب تو لوگوں کو دیکھے کہ وہ نمازیں قضا کر رہے ہیں، امانتوں کو ضائع کر رہے ہیں، جھوٹ کو حلال سمجھتے ہیں، بہت زیادہ قسمیں کھاتے ہیں، سود کھاتے ہیں، رشوت لیتے ہیں، ہتھ عمارتیں بناتے ہیں، خواہشات کی پیروی کرتے ہیں، دین کو دنیا کے عوض بیچتے ہیں، تو کنارہ کشی اختیار کر لینا! تو کنارہ کشی اختیار کر لینا! تیری ماں تجھے روئے!

○ ○ ○

۱۷۹۸ھ۔ حدثنا عبد الرزاق عن سليمان عن منصور عن عامر عن عائشة قالت إذا خرجت



اول الآيات طرحت الأقلام وحبست الحفظة وشهدت الأجساد على الأعمال.

۱۷۹۸ عبد الرزاق نے سفیان سے، انہوں نے منصور سے، انہوں نے عامر سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں جب قیامت کی ابتدائی علامتیں ظاہر ہو جائیں گی تو قلم پھینک دیئے جائیں گے، اور حفاظت کرنے والے فرشتے روک دیئے جائیں گے، اور جسموں کو اعمال پر گواہ بنایا جائے گا۔

○ ○ ○

۱۷۹۹ . حدثنا عبدة بن سليمان عن عثمان بن حكيم عن أبي أمامة بن سهل قال سمعت

عبد الله بن عمرو يقول لا تقوم الساعة حتى يتسالف الناس في الطريق تسالف الحمير

۱۷۹۹ عبدة بن سليمان نے عثمان بن حکیم سے، انہوں نے ابو أمامہ بن سہل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن

عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: قیامت قائم نہ ہوگی جب تک لوگ راستوں میں ایسے بدکاری کریں جیسے گدھے بدکاری کرتے ہیں۔

○ ○ ○

۱۸۰۰ . حدثنا ابن عبد الوارث عن حماد بن سلمة عن أبي هارون العبدی قال قيل لنوف

إن عبد الله بن عمرو يقول لا يلبث الناس بعد التسعين الا قليلا فقال نوف إني لأجدهم

يعيشون بعد ذلك زمنا طويلا ولكن عامة المعيشة تكون بالشام. قيل الكوفة والبصرة؟

قال هي محدثة

۱۸۰۰ ابن عبد الوارث نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے ابو ہارون العبدی سے روایت کی ہے کہ نوف سے کہا گیا کہ

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگ نوے (90) ہجری کے بعد بہت کم باقی رہیں گے، نوف نے کہا کہ میں پاتا ہوں کہ وہ نوے (90) کے بعد بھی طویل زمانہ تک رہیں گے، لیکن عام طور پر زندگی شام میں ہوگی، کسی نے کہا کہ کوفہ اور بصرہ میں؟ فرمایا کہ وہ تو نئے بنے ہیں۔

○ ○ ○

۱۸۰۱ . قال حماد عن حجاج الأسود عن شهر بن حوشب عن النبي صلى الله عليه

ومسلم يوشك أن يخرج الرجل من بيته فتخبره عصاه وسوطه بما أحدث أهله في بيته

۱۸۰۱ حماد نے حجاج الاسود سے روایت کی ہے کہ شہر بن حوشب فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

قریب ہے کہ ایک آدمی اپنے گھر سے نکلے جب واپس آئے تو اس کی لاشی اور اس کا کوڑا اسے بتائے کہ اس کے گھر والوں نے اس کے بعد اس کے گھر میں کیا ہے۔

○ ○ ○

۱۸۰۲ . حدثنا عيسى بن يونس عن الأعمش عن عبد الرحمن بن ثروان عن العريان بن

الهيثم قال سمعت عبد الله بن عمرو يقول ان الأشرار بعد الأخيار عشرين ومئة سنة لا



یہی احد من الناس معی اولھا۔

۱۸۰۲؎ عیسیٰ بن یونس نے امش سے، انہوں نے عبدالرحمن بن ثروان سے، انہوں نے العریان بن الہثم رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ بے شک نیک لوگوں کے بعد اے لوگ ایک سوئس (120) سال تک ہوں گے، لوگوں میں سے کوئی بھی نہیں جانتا کہ ان کی ابتداء کب ہوگی۔

○ ○ ○

۱۸۰۳؎ حدثنا المعتمر بن سلیمان عن لیث عن مجاہد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعة علی من یقول لا إله إلا اللہ وان الملک یرید ان ینفخ فی الصور فإذا سمع أحدا یقول لا إله إلا اللہ أخرها سبعین عسرا۔

۱۸۰۳؎ المعتمر بن سلیمان نے لیث سے روایت کی ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ قیامت لا الہ الا اللہ کہنے والوں پر قائم نہ ہوگی، فرشتہ صور پھونکے گا ارادہ کرتا ہے جب کسی کو لا الہ الا اللہ کہتے ہوئے سنا ہے تو سٹ (70) سال تک اپنا یہ ارادہ موخر کر دیتا ہے۔

○ ○ ○

۱۸۰۴؎ حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن ثابت عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعة علی أحد یقول اللہ اللہ۔

۱۸۰۴؎ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے ثابت سے روایت کی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی کسی ایک پر بھی جو اللہ اللہ کرے۔

○ ○ ○

۱۸۰۵؎ حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن ابی إسحاق عن علی قال إن ہداد اور من ہداد الناس من تلکھم الساعة وہم احياء۔

۱۸۰۵؎ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے ابو اسحاق سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں میں سے بدخودہ ہیں جن پر قیامت آجائے اور وہ زندہ ہوں۔ (یعنی قیامت کی نشانیاں آجائیں اور وہ بے خوف ہو کر گناہوں میں زعمی گزاریں۔)

○ ○ ○

۱۸۰۶؎ قال معمر وأخبرنا زید بن أسلم أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مطلقا ومثل الساعة کمثل قوم یحوا عینا لبصر بالعلو فینحاف ان یمسکہ العلو إلى اصحابہ فلاح یمسکہ النعم والی جنت مہولاً بین یدی الساعة۔

۱۸۰۶؎ معمر کہتے ہیں کہ زید بن اسلم فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میری اور قیامت کی مثال اُس قوم کی طرح ہے جو جاسوس بھیجے۔ وہ جاسوس دشمن کو دیکھ لے اُسے اندیشہ ہو کہ دشمن اُس کے ساتھیوں پر پہنچ جائیں گے، پس وہ اپنی



تکوار کی چمک کے ساتھ اشارہ کرتا ہے کہ دشمن تم پر آچکا ہے اسی طرح میں بھی قیامت سے پہلے بھیجا جا چکا ہوں۔

○ ○ ○

۱۸۰۷. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن ابن طاووس عن أبيه عن عبدالله بن عمرو قال ان

في البحر شياطين مسجولة يوشك أن تخرج فتقرأ على الناس قرآنا.

۱۸۰۷ عبد الرزاق نے، معمر رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے ابن طاووس سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: بے شک سمندر میں شیاطین کو قید کیا گیا ہے قریب ہے کہ وہ نکل کھڑے ہوں گے اور لوگوں پر قرآن پڑھنے لگیں۔

○ ○ ○

۱۸۰۸. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن محمد بن حبيب عن العريان بن الهيثم قال

ولدت علي معاوية فبينما أنا عنده إذا جاء رجل عليه حلتان فرحب به معاوية وأجلسه على

السريهر معه، فقلت من هذا يا أمير المؤمنين؟ قال أما تعرفه هذا عبدالله بن عمرو بن العاص

قال قلت لهذا الذي يقول لا يعيش الناس بعد مئة سنة؟ قال فائبل علي وقلت لك ذالك

إننا لنجعلهم يعيشون بعد المئة ذهرا طويلا ولكن هذه الأمة أجلت ثلاثين ومئة سنة.

۱۸۰۸ عبد الرزاق نے معمر سے، انہوں نے محمد بن حبیب سے روایت کی ہے کہ العریان بن الہیثم رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کہ میں وفد کی صورت میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا۔ میں اُن کے قریب بیٹھا ہوا تھا کہ اسی اثنا میں

ایک آدمی آیا جس پر دو کپڑے تھے، حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُسے مَر جبا کہا اور اُسے اپنے ساتھ اپنی چارپائی پر بٹھایا،

میں نے عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین یہ کون ہے؟ فرمایا کہ کیا تم انہیں نہیں جانتے؟ یہ تو حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی

اللہ تعالیٰ عنہما ہیں، میں نے کہا یہ وہی آدمی ہے جو کہتا ہے کہ لوگ سو (100) سال کے بعد زندہ نہیں رہیں گے؟ تو حضرت عبد اللہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ میری طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے کیا میں نے تم سے یہ بات کہی ہے؟ ہم لوگوں کو پاتے ہیں کہ وہ سو (100)

سال کے بعد بھی طویل عمر سے تک زندہ رہیں گے، لیکن اس اُسٹ کو ایک سو تیس (130) مہلت دی گئی ہے۔

○ ○ ○

۱۸۰۹. حدثنا ابن عيينة عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة رضي الله عنه عن

النبي صلى الله عليه وسلم قال تقوم الساعة والرجلان يتبايعان الثوب ولا يطويانه ولا

يتبايعانه حتى تقوم الساعة والرجل يحلب فلا يضع الإناء على فيه حتى تقوم الساعة

والرجل يلمط الحوض فلا يسقي فيه حتى تقوم الساعة.

۱۸۰۹ ابن عیینہ نے، ابو الزناد سے، انہوں نے لأعرج سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: قیامت قائم ہو جائے گی اس حال میں کہ دو آدمی کپڑے کی خرید و فروخت



کر رہے ہوں گے، انہوں نے کپڑا لپیٹا نہ ہوگا اور نہ بچا ہوگا کہ قیامت قائم ہو جائے گی، اور ایک آدمی دُور دُور ہے گا ابھی تک اُس نے اپنا برتن اپنے منہ تک نہیں پہنچایا ہوگا کہ قیامت قائم ہو جائے گی، ایک آدمی حوض بنائے گا ابھی تک اُس نے اُس میں سے پانی نہیں پیا ہوگا کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

○ ○ ○

۱۸۱۰. حدثنا أبو عبد الصمد عن أبي عمران الجوني عن أبي فراس رجل من أسلم قال

قال رجل يا رسول الله متى الساعة؟ قال ما المسؤول عنها بأعلم من السائل ولكن لها

أعلام إذا رعاء الشاء تطاولوا في البنان وإذا الحفاة العراة كانوا ملوكا وهم العرب.

۱۸۱۰ ابو عبد الصمد نے ابو عمران الجونی سے، انہوں نے ابو فراس سے، انہوں نے بنو اسلم کے ایک شخص سے روایت کی

ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس سے پوچھا جا رہا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا، ہاں لیکن قیامت کی کچھ علامات ہیں، جب بکریوں کے چرواہے قمیرات کے سلسلے میں ایک دوسرے پر فخر کرنے لگے اور جب ننگے پاؤں رہنے والے بادشاہ بن جائیں اور یہ لوگ اہل عرب ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۸۱۱. حدثنا عبد الوهاب عن يونس عن الحسن عن ابن مسعود قال ان للساعة أشراطا

ولن تقوم الساعة حتى يجيء أشراطها

۱۸۱۱ عبد الوهاب رحمہ اللہ تعالیٰ نے، یونس رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے الحسن رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: قیامت کی علامات ہیں اور وہ ہرگز نہ آئے گی جب تک اس کی علامات قائم نہ ہو جائیں۔

○ ○ ○

۱۸۱۲. حدثنا الدراوردي عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة رضي الله عنه

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال تقوم الساعة حتى يمطر الناس مطرا لا يمكن منه بيوت

المدر لا يمكن منه الا بيوت الشعر قال سهيل لما فارق أبيه بيت شعر حتى لقي الله تعالى.

۱۸۱۲ الدراوردی نے سہیل بن ابی صالح سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ لوگوں پر خاص قسم کی بارش برے گی، اور کوئی کچی مٹی کا گھرباتی نہ رہے گا اور نہ کوئی بالوں والا گھرباتی رہے گا۔ حضرت سہیل رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میرے والد بالوں والے گھر سے جدا نہ ہوئے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے جا ملے۔

○ ○ ○

۱۸۱۳. حدثنا ابن أبي حازم عن أبيه عن سهيل بن سعد رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال

بعث أنا والساعة هكذا وأشار بأصبعه التي تلي الإبهام والوسطى وفرق بينهما.



۱۸۱۳۔ ابن ابو حازم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی دو انگلیوں کے ساتھ اشارہ کیا شہادت والی اور درمیانی انگلی، اور اُن کے درمیان جدائی کرتے ہوئے فرمایا میں اور قیامت ایسے بھیجے گئے ہیں۔

○ ○ ○

۱۸۱۴۔ حدثنا وکیع عن سفیان عن ضرار بن مرة عن ابن ابی الہذیل قال ان کان احدہم لیہول فیتیمم بالتراب مخالفة ان تدركه الساعة  
۱۸۱۴۔ وکیع نے سفیان سے، انہوں نے ضرار بن مرہ سے روایت کی ہے کہ ابن ابو الہذیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: اُن میں سے ایک پیشاب کر کے مٹی سے تیمم کرے گا اس اُمدیشہ سے کہیں قیامت نہ آجائے۔

۱۸۱۵۔ حدثنا وکیع عن حنش بن الحارث عن ابیہ قال قدمنا القادسیة وکان احدنا ینتج مہرہ من اللیل فاذا أصبح نحر مہرہ فبلغ ذلک عمر فأتانا کتابہ ان اصلحوا الی ما رزقکم اللہ فان فی الامر نفسا۔

۱۸۱۵۔ وکیع نے حنش بن الحارث سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ہم ”قادسیہ“ میں تھے۔ جب رات کو کسی کی گھوڑی بچہ بختی تو صبح کے وقت وہ اُس بچے کو ذبح کر دیتے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک یہ بات پہنچی تو ہمارے پاس اُن کا خط آیا کہ اللہ تعالیٰ نے جو رزق تمہیں دیا ہے اُس کی اصلاح کرو اور خواہش کے پیچھے نہ چلو۔

○ ○ ○

۱۸۱۶۔ حدثنا وکیع عن شعبۃ عن قتادة عن عبد اللہ بن عتبۃ عن ابی سعید الخدری قال لا تقوم الساعة حتی لا یحج البیت۔

۱۸۱۶۔ وکیع نے شعبۃ سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے عبد اللہ بن عتبہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: قیامت قائم ہوگی جب بیت اللہ کا حج نہیں کیا جائے گا۔

○ ○ ○

۱۸۱۷۔ حدثنا قاص کان بالمدينة یقص قصص الجماعة عن ابیہ قال سمعت انس بن مالک یقول من التراب الساعة ظهور المعادن وکثرة المطر وقلة النبات ویمشی الرجل بالوقیة والوقیتین لا یجد احدا یقبله حتی یمسک کل احد وهم یومئذ اشد ما کانوا تنافسا علی دلباهم وذلك لآیت تظهر فیفرغ الفنی الی الفقیر؟ فیقول ما اصنع بهذا وهذه الساعة تقوم حتی ان الرجل لیلهب بالرغیف ما یملک غیرہ یجول بہ فلا یجد من یاخذ وذلك یوم لا ینفع نفسا ایمانہا لم تکن آمنت من قبل او کسبت فی ایمانہا خیرا (الأنعام)

۱۸۱۷۔ ہمیں ایک قصہ گو نے مدینہ میں ایک قصہ سنایا۔ وہ جماعت کو اپنے باپ کی طرف سے ایک نقل شدہ قصے



سنا تا تھا، اُس نے کہا کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قُرب قیامت میں معدنیات ظاہر ہو جائیں گے، بارشیں زیادہ ہوں گی اور نباتات کم اُگے گی، ایک آدمی ایک اوقیہ یا دو اوقیہ چاندی لے کر گھومے گا لیکن وہ کسی فقیر کو نہ پائے گا جو اُسے قبول کرے، اُن میں سے ہر ایک غنی ہو جائے گا، اگرچہ وہ دُنیا کے بہت زیادہ حریص ہوں گے اور یہ نشانیاں ظاہر ہوں گی، پس غنی فقیر کے پاس مال لے کر ڈرتا ہوا آئے گا، فقیر کہے گا میں اس کا کیا کروں؟ یہ قیامت تو سر پر کھڑی ہے، ایک آدمی روٹیاں لے کر پھرے گا جس کا اُس کے علاوہ کوئی اور مالک نہ ہوگا لیکن وہ کسی کو نہ پائے گا جو اُن روٹیوں کو لے لے، اور یہ وہ دن ہوگا جس دن انسان کو اُس کا ایمان فائدہ نہیں پہنچائے گا، اگر وہ اُس سے پہلے ایمان نہ لایا ہوگا۔

○ ○ ○

۱۸۱۸. حدثنا وكيع عن سفيان عن أبي اسحاق عن رجاء بن حيوة الكندي قال ياتي على الناس زمان لا تحمل النخلة فيه الا ثمرة.

۱۸۱۸. وکیع نے سُفیان سے، انہوں نے ابو اسحاق سے روایت کی ہے کہ رجاء بن حیوة الکندی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جس میں کجور کے درخت پر ایک ہی کجور لگی ہوگی۔

○ ○ ○

۱۸۱۹. حدثنا وكيع عن سفيان عن منصور عن عامر عن عائشة قالت إذا خرجت أول الآيات طرحت الأقلام وحسب الحفظة وشهدت الأجساد على الأعمال.

۱۸۱۹. وکیع نے، سُفیان سے، انہوں نے منصور سے، عامر سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ: جب ابتدائی نشانیاں ظاہر ہوں گے تو قلم پھینک دیئے جائیں گے اور حفاظت کرنے والے فرشتے روک دیئے جائیں گے اور جسموں کو اعمال پر گواہ بنایا جائے گا۔

○ ○ ○

۱۸۲۰. حدثنا وكيع عن الأعمش عن يزيد الرقاشي عن أنس بن مالك رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال جاء لي جبريل عليه السلام بمرآة بيضاء فيها نكتة سوداء، فقلت ما هذه قال هذه الجمعة، قلت فما هذه النكتة السوداء قال فيها تقوم الساعة.

۱۸۲۰. وکیع نے، الأعمش سے، انہوں نے، یزید الرقاشی سے روایت کی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام سفید شیشہ لے کر آئے جس میں کالا نقطہ تھا، میں نے کہا یہ شیشہ کیا ہے؟ تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ محمد ہے، میں نے کہا کہ کالا نقطہ کیا ہے؟ تو اُس نے کہا کہ اس میں قیامت قائم ہوگی۔

○ ○ ○

۱۸۲۱. حدثنا أبو روح الجرمي عن عمارة بن أبي حفصة عن عمارة المعولي عن أبي نصر عن أبي سعيد الخدري قال إذا الترب الزمان كثرت الصواعق.



۱۸۲۱) ابو زوح الجری نے، عمارہ بن ابی حمزہ سے، انہوں نے عمارۃ الموعلیٰ سے، انہوں نے، ابو نعرة سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب زمانہ قریب ہو جائے گا تو بجلی کی کڑکین زیادہ ہو جائیں گی۔

○ ○ ○

۱۸۲۲. حدثنا جریر بن عبد الحمید عن منصور عن الشعبي قال قالت عائشة اذا خرج

أو الآيات طرحت الأقلام وحبست الحفظة وشهدت الأجساد على الأعمال.

۱۸۲۲) جریر بن عبد الحمید نے منصور سے روایت کی ہے کہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ: جب قیامت کی نشانیاں ظاہر ہو جائیں گی تو قلم پھینک دیئے جائیں گے اور حفاظت کرنے والے فرشتے روک دیئے جائیں گے اور جسوں کو اعمال پر گواہ بنایا جائے گا۔

○ ○ ○

۱۸۲۳. حدثنا ابن علية عن اسماعيل عن قيس عن آخر عن النبي صلى الله عليه وسلم

سمعه بعثت أنا والساعة كهذه من هذه يعني إصبعه

۱۸۲۳) ابن علیہ نے، اسماعیل سے، انہوں نے قیس سے روایت کی ہے کہ ایک راوی فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح ساتھ ساتھ بیچے گئے ہیں۔

○ ○ ○

۱۸۲۴. حدثنا محمد بن الحارث عن محمد بن عبد الرحمن عن أبيه عن ابن عمر رضي

الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى يكثر الطيقان والهنان

ولا تنبت السمر الورق

۱۸۲۴) محمد بن الحارث نے محمد بن عبد الرحمن سے وہ اپنے والد سے، وہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تعمیرات زیادہ ہو جائیں گی اور درخت پتے نہیں اگائیں گے۔

○ ○ ○

۱۸۲۵. حدثنا ابن لمير عن سليمان الثوري عن سلمة بن كهيل عن أبي الزعراء عن

عبد الله قال تقوم الساعة على شداد الناس ثم ينفخ ملك في الصور الصور قرن بين

السماء والأرض فلا يبقى خلق في السماوات والأرض الا ما شاء ربك ثم يكون

بين النفختين ما شاء الله يكون ثم يرسل الله ماء من تحت العرش منها كمضي الرجال

وليس من بني آدم خلق في الأرض الا منه شيء فتبت جسمانهم لحمالهم من ذلك

الماء كما تنبت الأرض من الثرى ثم قرأ عبد الله والله الذي أرسل الرياح فتثير سحابها

فسقناها إلى بلد ميت فأحيينا به الأرض بعد موتها كذلك النشور (فاطر) ثم يقوم ملك

بين السماء والأرض لينفخ فيه فتطلق كل نفس إلى جسمها فتدخل فيه ثم يقومون



لیحیون حیا رجل واحد قیاما لرب العالمین۔

۱۸۲۵ھ ابن نمیر نے سفیان الثوری سے، انہوں نے سلمہ بن کہیل سے، انہوں نے ابوالزمراء سے روایت کی ہے کہ عبداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: قیامت شریر لوگوں پر قائم ہوگی، فرشتہ صُور میں پھونک مارے گا، صُور آسمان اور زمین کے درمیان ایک سینک ہے، آسمانوں اور زمین میں کوئی مخلوق باقی نہ رہے گی مگر یہ کہ وہ مَر جائے گی، ہاں! جسے حیرازت باقی رکھنا چاہے گا، پھر دو صُوروں کے درمیان جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا وقت ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ عرش کے نیچے سے پانی نڈسائے گا۔ وہ پانی مردوں کی مٹی کی طرح ہوگا لیکن وہ مرد بنی آدم کی مٹی نہ ہوگی، زمین میں جو بھی چیز ہے اُس کا جسم اور گوشت اُس پانی سے اُگنے لگے گا، جیسا کہ زمین مٹی سے اُگاتی ہے۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿اللَّهُ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيحَ فَتُبْرِسَحَابًا فَسُقْنَاهُ إِلَى بَلَدٍ مُمَيَّتٍ فَأَخْيَيْنَاهُ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا  
كَذَٰلِكَ النُّشُورُ﴾  
(سورہ قاطر)

پھر آسمان اور زمین کے درمیان ایک فرشتہ کھڑا ہو کر صُور پھونکے گا تو ہر روح اپنے جسم کی طرف لوٹ جائے گی اور اُس میں داخل ہو جائے گی، پھر وہ سب کھڑے ہو جائیں گے، اور وہ ایک آدمی کی طرح زندہ ہو جائیں گے، رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۸۲۶۔ حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن ضمير بن عطية عن أبي يحيى الأعرج عن

كعب قال لا تقوم الساعة حتى يدبر الرجل امر خصمين امرأة

۱۸۲۶ھ ابومعاویہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے، اعمش رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے ضمیر بن عطیہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے

ابویحییٰ اعرج سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک مرد پچاس (50) عورتوں کی کفالت کرے گا۔

○ ○ ○

۱۸۲۷۔ حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن عبد الله بن مرة عن حذيفة قال لو ان رجلا

ارتبط لمرسا فانتجت مهرا عند أول الآيات ما ركب المهر حتى يرى آخرها

۱۸۲۷ھ ابومعاویہ نے، اعمش سے، انہوں نے عبداللہ بن مرزہ سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ

تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: اگر ایک آدمی کی گھوڑی پچھن لے تو وہ اُس بچے پر سوار نہ ہوگا یہاں تک کہ وہ قیامت کی دوسری علامت دیکھ لے گا۔

○ ○ ○

۱۷۲۸۔ حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي صالح عن عبد الله بن حمزة عن كعب

قال لا تقوم الساعة حتى تكون السنة كالشهر والجمعة كالجمعة واليوم واليوم

كالساعة والساعة كاحتراق السطة



۱۸۲۸ ابو معاویہ نے، اعمش سے، انہوں نے ابو صالح سے، انہوں نے عبد اللہ بن ضمیرہ سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت قائم ہوگی جب سال مہینہ کی طرح، مہینہ ہفتہ کی طرح، ہفتہ دن کی طرح، دن گھنٹے کی طرح، گھنٹہ ایندھن میں آگ لگانے کے وقت کے برابر ہو جائے گا۔

○ ○ ○

۱۸۲۹. حدثنا أبو معاوية عن أبي صالح عن أبي هريرة رضي الله عنه النبي صلى الله عليه وسلم قال ما بين النفتين أربعون، قالوا يا أبا هريرة أربعون يوما، قال أبيت قال أربعون شهرا قال أبيت، قال أربعون سنة، قال أبيت، قال ثم ينزل من السماء ماء فيبتون به كما يبت البقل وليس من الإنسان شيء لا عظم واحد وهو عجب الذلب ومنه يركب الخلق يوم القيامة

۱۸۲۹ ابو معاویہ نے، اعمش سے، انہوں نے ابو صالح سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: دو موروں کے درمیان چالیس (40) کا فاصلہ ہوگا، لوگوں نے کہا کہ اے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چالیس دن؟ فرمایا معلوم نہیں اکھا گیا ہے کہ چالیس مہینے؟ فرمایا معلوم نہیں اکھا گیا چالیس سال؟ فرمایا معلوم نہیں ابھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آسمان سے پانی اترے گا تو اس سے یہ لوگ ایسے اُگیں گے جیسے پودے اُگتے ہیں، اور انسان کی ریڑھ کی ہڈی کے نچلے حصے سے قیامت کے دن اُن کی تخلیق ہوگی۔

○ ○ ○

۱۸۳۰. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن القاسم عن أبيه عن عبد الله قال ليأتين على الفرات يوما ولو طلب فيه طست من ماء لم يوجد يرجع كل ماء إلى عنصره وبقية الماء والمؤمنون بالشام

۱۸۳۰ ابو معاویہ نے، اعمش سے، انہوں نے القاسم سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے دریائے فرات پر ایک ایسا دن آئے گا اگر ایک پیالہ پانی بھی اس میں تلاش کیا جائے تو نہ ملے گا، سارا پانی اپنے عنصر کی طرف لوٹ جائے گا، اور بقیہ پانی اور ایمان والے شام میں ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۸۳۱. حدثنا أبو المغيرة وغيره عن المسعودي عن حبيب عن ابن باباه عن ابن مسعود قال أشر الليالي والأيام والشهور والأزمنة أقربها إلى الساعة

۱۸۳۱ ابو المغیرہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے المسعودی رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حبیب سے، انہوں نے ابن باباہ سے روایت کی ہے کہ ابن مسعود رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اوقات میں سے بدترین وقت وہ ہے جو قیامت کے قریب ہوگا۔

○ ○ ○

۱۸۳۲. حدثنا ابن المبارك عن المسعودي عن عبد الرحمن بن لروان بن قيس الأودي



عن هزبل بن شرحبیل عن عبد اللہ قال تقوم الساعة علی شرار الناس لا یأمرون بمعروف ولا ینہون عن منکر یتہارجون کما یتہارج العصر أخذ رجل ید امرأة فخللا بہا لقصی حاجتہ منہا لم رجع الیہم یضحکون الیہ ویضحک الیہم۔

۱۸۳۲ ابن المبارک رحمہ اللہ تعالیٰ نے المسعودی رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے عبدالرحمن بن ثروان بن قیس اودی سے، انہوں نے ہزبل بن شرحبیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت شریر لوگوں پر قائم ہوگی، جو نہ امر بالمعروف کریں گے اور نہ نہی عن المنکر کریں گے، وہ گدھوں کی طرح سرعام خواہش پوری کریں گے، ایک آدمی ایک عورت کا ہاتھ پکڑ کر تھائی میں چلا جائے گا اور اُس سے اپنی حاجت پوری کرے گا، پھر اپنے لوگوں کی طرف لوٹے گا وہ اُس کے ساتھ مذاق کریں گے یہ اُن کے ساتھ مذاق کرے گا۔

○ ○ ○

۱۸۳۳ . حدثنا الحکم بن نافع عن سعید بن مسنان عن ابی الزاہریۃ عن کثیر بن مرۃ قال من علامات البلاء وأشرط الساعة أن یطرلہم صوت من السماء لیلًا فیروہم الصوت فیناہم فی روعتہم اذ یبعث اللہ أصواتا من السماء کأصوات الأسد تروع القلوب وتحطف الأنفس فیناہم فی روعتہم اذ تحدث علامة من السماء یتبادرون لہا بالإیمان مؤمنہم وکافرہم

۱۸۳۳ الحکم بن نافع نے سعید بن مسنان سے، انہوں نے ابوالزاہریۃ سے روایت کی ہے کہ کثیر بن مرۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: مصائب اور قیامت کی علامات یہ ہیں کہ رات کے وقت آسمان سے ایک آواز سنائی دے گی، وہ آواز لوگوں کو خوف زدہ کر دے گی، لوگ ڈر کی حالت میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ اُن پر آسمان سے دوسری آواز بھیجے گا جو شیر کی دھاڑ کی طرح ہوگی، دلوں کو ڈرائے گی اور زردیوں کو اچک لے گی، وہ اسی ڈر میں ہوں گے کہ آسمان سے ایک علامت ظاہر ہو جائے گی۔ یہ لوگ اُس پر ایمان لانے کے لئے جلدی کریں گے، مؤمنین بھی اور کافر بھی۔

○ ○ ○

۱۸۳۴ . حدثنا رشدین عن ابن لہیعۃ عن قیس بن شرحبیل عن حنش الصنعانی عن ابن عباس قال أجل أمة محمد صلی اللہ علیہ وسلم للثمانۃ منۃ کسنی بنی اسرائیل۔

۱۸۳۴ رشدین نے ابن لہیعۃ سے، انہوں نے قیس بن شرحبیل سے، انہوں نے حنش الصنعانی سے روایت کی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: مسجد محمد ﷺ کی مدت تین سو (300) سال ہے جتنی بنی اسرائیل کی مدت تھی۔

○ ○ ○

۱۸۳۵ . معمر عن لیث عن شہر بن حوشب ومجاہد عن عبد اللہ بن عمرو قال ما بین



الآيات كالجمعة إلى الجمعة أولها وآخرها أو سبع خرزات ثقال في خبط ضعيف إذا

القطع تناهين

۱۸۳۵ھ میں نے لیٹ سے، انہوں نے شہر بن حوشب سے، انہوں نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: قیامت کی نشانیاں ہر جمعہ سے پہلے ظاہر ہوں گی، جیسے سات (7) موتی کسی کمزور دھاگے میں پھدے ہوئے ہوں، جب وہ دھاگہ ٹوٹ جائے تو موتی پے درپے گرتے ہیں اسی طرح قیامت کی علامتیں بھی پے درپے ظاہر ہوں گی۔

○ ○ ○

۱۸۳۶ھ . حدثنا ابن المبارك عن ابن لهيعة عن يزيد بن أبي حبيب عن موسى بن سعد بن

زيد عن ابن مسعود قال إذا رفع القرآن من صدور الرجال فاضوا في الشعر

۱۸۳۶ھ ابن المبارک نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے، انہوں نے موسیٰ بن سعد بن زید سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب قرآن مردوں کے سینوں سے اٹھایا جائے گا تو لوگ شعر و شاعری میں مشغول ہو جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۸۳۷ھ . حدثنا محمد بن الحارث عن محمد بن عبد الرحمن بن الهيثماني عن أبيه عن

ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا طلعت الشمس من

مغربها آمن الناس كلهم ليومئذ لا ينفع لنفسا إيمانها.

۱۸۳۷ھ محمد بن الحارث نے محمد بن عبد الرحمن بن الہیثمانی سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا تو سب لوگ اُس وقت ایمان لے آئیں گے، لیکن کسی کو اُس وقت ایمان لانا فائدہ نہ پہنچائے گا۔

○ ○ ○

## سُورج کا مغرب سے طُلُوع ہونا

### طلوع الشمس من المغرب

۱۸۳۸ھ . حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة عن كثير ابن مرة ويزيد بن شريح

وعمر بن سليمان قالوا آخر طلوع الشمس من المغرب يوم واحد قط ليومئذ يطبع على

القلوب بما فيها وترفع الحفظة والعمل وتزمر الملائكة أن لا يكتبوا عملا وتفزع

الشمس والقمر خوفا من قيام الساعة.



۱۸۳۸؎ انکم بن تافع نے جراح سے، انہوں ارطاة سے، انہوں نے کثیر ابن مڑة اور یزید بن کثرت اور عمرو بن سلیمان رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: سب سے آخر میں سورج مغرب سے طلوع ہوگا، اور یہ صرف ایک ہی دن ہوگا، اُس دن دلوں پر ٹہر لگا دی جائے گی۔ حفاظت کرنے والے اور کام کرنے والے فرشتے چلے جائیں گے، اُن فرشتوں کو حکم دیا جائے گا کہ کوئی عمل نہ لکھا جائے اور سورج اور چاند قیامت کے ڈر میں ٹھہرا ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۸۳۹؎ حدثنا سويد بن عبدالعزيز عن اسحاق بن أبي فروة عن زيد بن أبي عتاب سمع ابا هريرة رضي الله عنه يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خمس لا ادري اينهن اول الآيات واينهن جاء ت لم ينفع لفسا ايمانها لم تكن آمنت من قبل او كسبت في ايمانها خيرا طلوع الشمس من مغربها والدجال وماجوج والدخان والداية.

۱۸۳۹؎ سويد بن عبدالعزيز نے اسحاق بن ابو فروة سے، انہوں نے زيد بن ابو عتاب سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: پانچ نشانیاں ہیں مجھے نہیں معلوم کہ ان میں سے کون سی پہلے آئے گی، اور کون سی ایسی ہے کہ جس کے آنے کے بعد کسی کا ایمان لانا اُس کو فائدہ نہ پہنچائے گا، سوائے اُس کے جو اُس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو یا جس نے اپنے ایمان میں کوئی خیر نہ کیا ہو۔ وہ نشانیاں یہ ہیں سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، دجال، ماجوج و ماجوج اور دلبہ الارض۔

○ ○ ○

۱۸۴۰؎ حدثنا أبو المغيرة عن ابن عباس عن شيخ له عن وهب بن منبه قال طلوع الشمس الآية العاشرة وهي آخر الآيات لم تلحل كل موضة عما ارضعت وطرحت كل ذي مال ماله ويستغل كل تاجر عن تجارته.

۱۸۴۰؎ ابو المغيرة نے ابن عباس سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ وہب بن منہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: سورج کا طلوع ہونا یہ دس (10) نشانوں میں سے آخری نشانی ہے، اس کے بعد ہر دودھ پلائی والی اپنے بچے کو بھول جائے گی، اور ہر مال دار اپنے مال کو پھینک دے گا، اور ہر تاجر تجارت کو چھوڑ دے گا۔

○ ○ ○

۱۸۴۱؎ حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن مسلم بن صبيح عن مسروق عن عبد الله في قوله يوم يأتي بعض آيات ربك لا ينفع لفسا ايمانها لم تكن آمنت من قبل او كسبت في ايمانها خيرا قال طلوع الشمس من مغربها

۱۸۴۱؎ ابو معاوية، اعمش، سے انہوں نے مسلم بن صبیح سے، مسروق سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تیرے رب کی بعض نشانیاں ظاہر ہوں گی تو کسی شخص



کو اُس کا ایمان لانا فائدہ نہ پہنچائے گا، اگر وہ پہلے سے ایمان نہ لایا ہوگا، اور یہ اُس وقت ہوگا جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا۔

○ ○ ○

۱۸۳۲. حدثنا أبو عمرو عن ابن لهيعة عن عبد الوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن أبيه عن الحارث عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يستجاب لعيسى وأصحابه على ياجوج وماجوج ثم يعيشوا حتى يجهوا ليلة طلوع الشمس من مغربها وحتى يمتنعوا بعد خروج دابة الأرض أربعين سنة في نعمة وأمن.

۱۸۳۲) ابو عمر نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبد الوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت سے، وہ اپنے والد سے، وہ حضرت الحارث سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اُس کے ساتھیوں کی ہمدردیاں جوج اور ماجوج کے خلاف قبول ہوگی، پھر یہ لوگ زندہ رہیں گے پھر ایک رات اٹکی آئے گی کہ جس کی صبح سورج مغرب سے طلوع ہوگا، اور دابۃ الارض کے نکلنے کے بعد لوگ چالیس (40) سال تک نعمتوں اور امن سے فائدہ حاصل کرتے رہیں گے۔

○ ○ ○

۱۸۳۳. حدثنا أبو عمرو عن ابن لهيعة عن عبد الوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن أبيه عن الحارث عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تلبثون بعد ياجوج وماجوج الا قليلا حتى تطلع الشمس من مغربها فيقول من لا خلاق له ما لباي إذا رد الله ضوءه علينا من حيث ما طلعت من مشرقها أو مغربها، قال فيسمعون نداء من السماء يا أيها الذين آمنوا قد قبل منكم إيمانكم ورفع عنكم العمل ويا أيها الذين كفروا وقد أغلق عنكم أبواب التوبة وجفت الأقلام وطويت الصحف فلا يقبل من أحد توبة ولا إيمان إلا من آمن من قبل ذلك فلا يلد بعد ذلك المؤمن الا مؤمنا ولا الكافر الا كافرا ويخبر إبليس مساجدا ينادي الهي مرني أن أسجد لمن شئت ولما شئت وتجمع اليه شياطين فيقولون له يا سيدنا الي من نفرع فيقول انما سألت ربي أن ينظرني إلى يوم البعث والى يوم الوقت المعلوم وهذه الشمس قد طلعت من مغربها وهو الوقت المعلوم فلا عمل بعد اليوم وتصير الشياطين ظاهرين في الأرض حتى يقول الرجل هذا قريني الذي كان يهويني والحمد لله الذي أعزاه وأرحمني منه وينظر الناس إلى الجن والشياطين أكلهم وشربهم ومحياهم ومماتهم فلا يزال إبليس مساجدا ياكيا حتى تخرج دابة الأرض فتقتله.

۱۸۳۳) ابو عمر نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبد الوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت سے، وہ اپنے والد سے، وہ حضرت الحارث سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے



ارشاد فرمایا ہے کہ یا جوج اور ماجوج کے نکلنے کے بعد تم لوگ نہیں رہو گے مگر بہت کم عرصہ اور پھر سورج مغرب سے طلوع ہو جائے گا، تو وہ آدمی جس کا کوئی دین نہیں وہ کہے گا جب اللہ تعالیٰ نے سورج کی روشنی ہم پر لوٹادی تو ہمیں کوئی پرواہ نہیں ہے کہ یہ مشرق سے طلوع ہوتا ہے یا مغرب سے طلوع ہوتا ہے، یہ لوگ آسمان سے ایک آواز سنیں گے کہ: اے ایمان والو! تم سے تمہارا ایمان قبول کر لیا گیا اور تمہارے اعمال اٹھالیے گئے، اور کافرو! تم سے توبہ کا دروازہ بند کر دیا گیا، اور قلم سُکھ چکے ہیں اور صحیفے لپیٹ دیے گئے ہیں۔ اب کسی ایک سے بھی نہ توبہ قبول کی جائے گی اور نہ ایمان، ہوائے اُس کے جو اس سے پہلے ایمان لایا تھا۔ اُس کے بعد مؤمن مؤمن ہی کو بچنے کا اور کافر کافر ہی کو بچنے کا ابلیس سجدے میں گر کر چلائے گا: اے میرے اللہ! جس شخص کو ٹو چاہے اور جس چیز کو ٹو چاہے میں سجدہ کرنے کو تیار ہوں اور سارے شیاطین اُس کے پاس جمع ہو جائیں گے، اور کہیں گے کہ اے ہمارے سرور! اب ہم کس کی پناہ حاصل کریں؟ تو شیطان کہے گا کہ میں نے اپنے رب سے سوال کیا تھا کہ مجھے قیامت تک نہ ہٹا دے، اور یہ سورج مغرب سے طلوع ہو چکا ہے اور یہ وقت معلوم ہے، آج کے بعد کوئی عمل نہ ہوگا، اور شیطان زمین پر ظاہر ہو جائے گا، کوئی آدمی کہے گا کہ یہ شیطان میرے ساتھ تھا اور مجھے گمراہ کرنے کی کوشش کرتا تھا، اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اُس نے اسے زسوا کیا اور مجھے آرام پہنچایا، اور لوگ جن اور شیاطین کی طرف دیکھیں گے اور اُن کے کھانے پینے اور اُن کی زندگی اور موت کو دیکھیں گے، ابلیس مسلسل سجدے میں رو رہا ہوگا اور دلہیہ الارض کل کر اُسے قتل کر دے گا۔

○-○-○

۱۸۳۳. حدثنا نوح بن ابی مریم عن مقاتل بن حیان عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا طلعت الشمس من مغربها تلعلل الامهات عن اولادها والاحبة عن ثمرات للوبها فتشتغل كل نفس بما آتاها ولا يقبل بعدها لاحد توبة الا من كان محسنا في ايمانه فانه يكتب له بعد ذلك كما كان يكتب لهم قبل ذلك واما الكفار فتكون عليهم حسرة وندامة لو ان رجلا انتج فرسا لم يركبه حتى تقوم الساعة من لدن طلوع الشمس من مغربها الى ان تقوم الساعة ولتقوم الساعة والناس في اسواقهم قد نشر الرجلان الثوب فلا يتبايعانه وقد رجع الرجل لقمته الى فيه فلا يطعمها ثم تلا ولتاتينهم بغنة وهم لا يشعرون.

۱۸۳۳؎ نوح بن ابی مریم نے مقاتل بن حیان سے، انہوں نے عکرمہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: جب سورج مغرب سے طلوع ہو جائے گا تو مائیں اپنی اولاد کو بھول جائیں گی۔ دوستوں کے دلوں سے ان کی باہمی محبت نکل جائے گی، ہر شخص کو اپنی پڑی ہوگی۔ اُس کے بعد کسی کی توبہ قبول نہ کی جائے گی، ہوائے اُس شخص کے جو پہلے سے سچا ایمان دار تھا، اس کے اعمال جیسے پہلے لکھے جاتے تھے مغرب سے سورج نکلنے کے بعد بھی لکھے جائیں گے، اور کافر حسرت اور عداوت میں ہوں گے، اگر ایک آدمی کی گھوڑی نے سورج



کے مغرب سے طلوع ہونے کے وقت بچہ بچا ہوگا تو وہ اُس بچے پر سوار نہ ہو سکے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی، اور ضرور قیامت قائم ہوگی اس حال میں کہ لوگ بازاروں میں ہوں گے، دو آدمیوں نے کپڑا پھیلا رکھا ہوگا، ابھی تک انہوں نے اُسے پہچانہ ہوگا اور نہ اُسے پہچانے ہوگا کہ قیامت آجائے گی، اور ایک آدمی نوالہ منہ کی طرف اٹھائے گا ابھی اُس نے اُسے کھایا نہ ہوگا کہ قیامت آجائے گی، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

(پارہ نمبر 25 سورہ زخرف)

﴿وَلَتَأْتِيَنَّهُمْ بَغْضَةٌ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ﴾

○ ○ ○

۱۸۳۵. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة قال اعطاني يزيد بن ابي حبيب كتابا فيه عن عبد الرحمن بن معاوية سمع عبد الله بن عمر يقول ان الشمس والقمر يجتمعان في السماء في منزلة بالعشي فيكون النهار سرمدًا عشرين سنة.

۱۸۳۵. ابن وهب کہتے ہیں کہ ابن لہیعہ فرماتے ہیں کہ مجھے زید بن حبیب نے ایک کتاب دی۔ اُس میں عبد الرحمن بن معاویہ سے منقول تھا کہ اُس نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ: سورج اور چاند دونوں آسمان کے اندر ایک منزل میں شام کے وقت جمع ہو جائیں گے، اور دن ہمیشہ بیس (20) سال کا ہوگا۔

○ ○ ○

۱۸۳۶. حدثنا عبد الرزاق وابن ثور عن معمر عن ابي اسحاق عن وهب بن جابر الخيواني قال كنت عند عبد الله بن عمرو فانشأ يحدثنا فقال ان الشمس اذا غربت سلمت ومسجدت واستأذنت ليلون لها حتى اذا كان يوم غربت لتقول اي رب ان السير بعيد والي لا يلون لي لا ابلغ، قال فتحتس ما شاء الله ثم يقال لها اطلعي من حيث غربت لمن يومئذ الى يوم القيامة لا ينفع لفسا ايمانها لم تكن آمنت من قبل الآفة

۱۸۳۶. عبد الرزاق نے ابن ثور سے، انہوں نے معمر سے، انہوں نے ابو اسحاق سے روایت کی ہے کہ وہب بن جابر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا۔ وہ ہمیں حدیثیں بیان کرنا شروع ہو گئے، کہ سورج جب غروب ہوتا ہے تو تابعدار ہوتا ہے اور سجدہ کرتا ہے اور اجازت مانگتا ہے۔ تو اُسے اجازت دیدی جاتی ہے، پھر ایک دن جب وہ غروب ہوگا تو عرض کرے گا کہ اے میرے رب! میرا سفر دور ہے اگر مجھے اجازت نہ دی گئی تو میں نہ پہنچوں گا، اُس سورج کو جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا روک دیا جائے گا پھر اُس سے کہا جائے گا کہ جہاں سے غروب ہوا تھا وہیں سے طلوع ہو جا! اُس دن سے لے کر قیامت کے دن تک کسی شخص کو اُس کا ایمان لانا فائدہ نہ دے گا اگر وہ پہلے سے ایمان نہ لایا ہوگا۔

○ ○ ○

۱۸۳۷. حدثنا ابن عيينة عن عمرو بن عبدة عن عمر قال يوم يأتي بعض آيات ديك

قال طلوع الشمس من مغربها



۱۸۴۷۔ ابن عبیدہ کہتے ہیں کہ عمرو بن عبید بن عمیر رحمہ اللہ تعالیٰ آیت:

﴿يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ﴾

کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس سے مراد سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ہے۔

○ ○ ○

۱۸۴۸۔ حدثنا وكيع عن صفیان عن منصور ووكيع عن الأعمش عن أبي الضحی عن

مسروق عن عبد الله قال طلوع الشمس من مغربها كالمعبرين المقرنين

۱۸۴۸۔ وکیع نے سفیان رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے منصور اور وکیع رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے اعمش سے، انہوں

نے ابوالضحیٰ سے، انہوں نے مسروق سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ایسا ہے جیسے دو آؤٹ ملے ہوئے ہو۔

○ ○ ○

۱۸۴۹۔ حدثنا وكيع عن اسماعيل بن أبي خالد عن ثعلبة عن عبد الله بن عمرو قال

يأتي الناس بعد طلوع الشمس من مغربها عشرين ومئة سنة.

۱۸۴۹۔ وکیع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسماعیل بن ابی خالد رحمہ اللہ تعالیٰ سے انہوں نے ثعلبہ سے روایت کی ہے کہ حضرت

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کے بعد بھی لوگ ایک سو بیس (120) سال تک باقی رہیں گے۔

○ ○ ○

۱۸۵۰۔ حدثنا ابن عيينة عن عاصم سمع عن زرا صفوان بن عسال المرادي قال حدثنا

رسول الله صلى الله عليه وسلم ان بالمغرب بابا للتوبة مسيرة عرضة سبعون أو اربعون

عاما لا يفلق عنه حتى تطلع الشمس من قبله ثم تلا هذه الآية يوم يأتي بعض آيات ربك

لا ينفع نفسا إيمانها لم تكن آمنت من قبل أو كسبت في إيمانها خيرا آخر الجزء التاسع

بسم الله الرحمن الرحيم رب يسر بعونك

۱۸۵۰۔ ابن عبیدہ نے عاصم سے، انہوں نے زرا سے روایت کی ہے کہ صفوان بن عسال المرادی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے

ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: مغرب میں توبہ کے لئے ایک دروازہ ہے، جس کی چوڑائی ستر (70) یا فرمایا چالیس

(40) سال چلنے کی مسافت ہے، وہ بند نہ ہوگا جب تک وہاں سے سورج طلوع نہ ہو جائے، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت

فرمائی:

﴿يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَتْ فِي

إِيْمَانِهَا خَيْرًا﴾

○ ○ ○



# ذَابَةُ الْأَرْضِ كَالْكُلْثَا

## باب خروج الدابة

أخبرنا أبو بكر محمد بن عبد الله بن أحمد بن ريدة أخبرنا أبو القاسم الطبراني حدثنا أبو زيد عبد الرحمن بن حاتم المرادي بمصر سنة ثمانين ومائتين حدثنا نعيم قال.

١٨٥١. حدثنا ابن وهب عن طلحة بن عمرو عن عبد الله بن عبيد بن عمير الليثي عن أبي الطفيل عن أبي سريحة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للدابة ثلاث خرجات من الدهر تخرج خرجة في أقصى اليمن فيفشو ذكرها في أهل البادية فلا يدخل ذكرها القرية يعني مكة ثم تمكث زمنا طويلا بعد ذلك ثم تخرج خرجة أخرى قريبا من مكة فيفشو ذكرها بالبادية ثم تمكث زمنا طويلا ثم ينما الناس ذات يوم في أعظم المساجد عند الله تعالى حرمة وخيرها وأكرمها على الله مسجدا مسجدا الحرام لم يرعهم إلا ناحية المسجد يربوا ما بين الركن الأسود إلى باب بني مخزوم عن يمين الخارج إلى المسجد فارفض الناس لها تثبتا وثبت لها عصاة من المسلمين وعرفوا أنهم لن يعجزوا الله خرجت عليهم تنفض عن رأسها التراب فهدت بهم وجوههم حتى تركها كالأبواب الدرية ثم ولت في الأرض ولا يدركها طالب ولا يعجزها هارب حتى أن الرجل ليتعوذ منها بالصلاة فتأتيه من خلفه، فتقول أي فلان الآن تصلي فيقبل عليه بوجهه فتسمه في وجهه ثم تذهب فتجاوز الناس في ديارهم ويصيحون في أسفارهم ويشترون في الأموال ويعرف الكافر من المؤمن حتى إن الكافر ليقول للمؤمن يا مؤمن الضيضي حقي ويقول المؤمن للكافر يا كافر الضيضي حقي.

١٨٥١) ابن وهب نے، طلحہ بن عمرو سے، انہوں نے عبد اللہ بن عبید بن عمیر اللیثی سے، انہوں نے ابوالطفیل سے روایت کی ہے کہ ابوسریحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: دابۃ الارض تین (3) مرتبہ لکے گا۔ ایک مرتبہ یمن کے دوردراز علاقوں میں لکے گا۔ اُس کا ذکر دیہاتیوں میں عام ہوگا، لیکن اُس کا ذکر مکہ تک نہیں پہنچے گا، پھر کافی عرصہ تک وہ ٹھہرا رہے گا۔ پھر اُس کے بعد دوسری مرتبہ مکہ کے قریب لکے گا اور اُس کا ذکر دیہاتیوں میں پھیل جائے گا، پھر طویل زمانے تک وہ ٹھہرا رہے گا۔ پھر لوگ ایک دن مسجدوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک حرمت کے اعتبار سے سب سے عظیم مسجد اور سب سے بہترین مسجد اور سب سے معزز مسجد یعنی مسجد الحرام میں جمع ہوں گے، انہیں مسجد کے ایک کونے سے ڈر لگ رہا ہوگا،



وہ رکنِ اسود جو کہ بنی مخزوم کے دروازے کی طرف مسجد سے باہر دائیں طرف ایک جگہ ہے وہ حصہ بدستار ہے گا، تو لوگ اُسے جمانے کے لئے کوشش کریں گے اور اُس کے لئے مسلمانوں کی ایک جماعت ختم جائے گی، اور وہ سمجھ جائیں گے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے، اُس وقت دابة الارض اُن پر نکلے گا وہ اپنے سر سے مٹی جھاڑے گا اور اُن کے سامنے ظاہر ہو جائے گا اُن کے چہرے روشن ہو جائیں گے، گویا کہ وہ چمک دار ستارے ہیں، پھر وہ زمین پر پھیل جائے گا۔ کوئی تلاش کرنے والا اُس کو نہ پاسکے گا اور نہ کوئی بھاگنے والا اُس کو عاجز کر سکے گا، یہاں تک کہ ایک آدمی نماز میں اُس سے پناہ مانگے گا تو دابة الارض اُس کے پیچھے آ کر کہے گا کہ اے فلاں نے فلاں! کیا اب تو نماز پڑھتا ہے؟ تو وہ اُس کی طرف اپنے چہرے کے ساتھ متوجہ ہوگا تو دابة الارض اُس کے چہرے پر نشان لگائے گا، پھر وہ چلا جائے گا، لوگ اپنے علاقوں میں قلم کریں گے حالانکہ وہ ہم بیکار و ہم نوالہ ہوں گے، اور مالوں میں شریک ہوں گے، اور مؤمن اور کافر پہچانے جائیں گے، کافر مؤمن سے کہے گا کہ اے مؤمن! میرا حق ادا کر؟ اور مؤمن کافر سے کہے گا کہ اے کافر! میرا حق ادا کر؟

○ - ○ - ○

۱۸۵۲. عن ابن وهب عن عمر بن مالك ابن الهاد لشرعي عن ابن الهاد قال حدثني عمر بن الحكم بن ثوبان عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال تخرج الدابة من شعب بالاجياد رأسها بمس السحاب وما خرجت رجلاها من الأرض حتى تأتي الرجل وهو يصلي فتقول ما الصلاة من حاجتك ما هذا الا تعوذاً ورهاء لتخطمه.

۱۸۵۲. ابن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ نے عمر بن مالک الشرمسی رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے ابن الہاد رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے عمر بن الحکم بن ثوبان سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دابة الارض، اجیاد کی گھاٹیوں سے نکلے گا۔ اُس کا سر بادلوں کو چھو رہا ہوگا، اور اُس کے پاؤں زمین سے باہر نہ ہوں گے، وہ ایک نماز پڑھنے والے شخص کے پاس آ کر کہے گا کہ نماز کی تجھے کوئی حاجت نہیں تھی، تو نماز اس لئے پڑھ رہا ہے تاکہ پناہ مانگے اور یہ بیکاری کرے! پھر وہ اُس کے منہ پر نشان لگائے گا۔

○ - ○ - ○

۱۸۵۳. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عباس عن شيخ من حضرموت عن وهب بن منبه قال  
أول الآيات الروم ثم الدجال والثالثة ياجوج وماجوج والرابعة عيسى ابن مريم  
والخامسة الدخان والسادسة الدابة.

۱۸۵۳. ابوالمغیرہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انہوں نے حضرموت کے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ وہب بن منبہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نشانیوں میں سے پہلی نشانی روم ہے، پھر دجال اور تیسری نشانی یاجوج ماجوج ہے، اور چوتھی نشانی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام ہیں، اور پانچویں نشانی دحوں ہے، اور چھٹی نشانی دابة الارض ہے۔

○ - ○ - ○



۱۸۵۳. حدثنا أبو معاوية حدثنا عبيد الله بن الوليد الوصافي عن عطية عن عمر في قوله تعالى وإذا وقع القول عليهم أخرجنا لهم دابة من الأرض تكلمهم (النمل) قال إذا لم يأمرُوا بالمعروف ولم ينهوا عن المنكر.

۱۸۵۳ ابو معاویہ نے عید اللہ بن الولید الوصافی سے، انہوں نے عطیہ سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

﴿وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ﴾ (سورہ نمل)

کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ اُس وقت ہوگا جب لوگ اچھائی کا حکم نہ دیں گے، اور بُرائی سے منع نہ کریں گے۔

○ ○ ○

حدثنا عبد الوهاب عن أيوب عن محمد عن عبد الله بن مسعود قال الدجال وماجوج والدابة وطلوع الشمس من مغربها

۱۸۵۵ ابو الوہاب نے، ایوب سے، انہوں نے محمد سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کہ دجال اور یاجوج ماجوج اور دابۃ الارض اور سورج کا مغرب سے طلوع ہونا قیامت کی نشانیاں ہیں۔

○ ○ ○

۱۸۵۶. حدثنا أبو عمر عن الله لهيعة عن عبد الوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن

أبيه عن الحارث عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يمتنع أصحاب عيسى

ابن مريم عليه السلام الذين قاتلوا معه الدجال بعد خروج دابة الأرض أربعين سنة في

نعمة وأمن

۱۸۵۶ ابو عمر رحمہ اللہ تعالیٰ نے، ابن لہیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے عبد الوہاب بن حسین بن ثابت سے،

انہوں نے محمد بن ثابت سے، وہ اپنے والد سے، وہ حضرت الحارث سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کہ وہ ساتھی جو اُس کے ہمراہ مل کر دجال سے

لڑے تھے، وہ دابۃ الارض کے نکلنے کے بعد چالیس (40) سال تک نعمتوں اور امن میں ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۸۵۷. حدثنا أبو عمر عن ابن لهيعة عن عبد الوهاب بن حسين عن محمد بن ثابت عن

الحارث عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال خروج الدابة بعد طلوع الشمس

فاذا خرجت قتلت الدابة ابلهيس وهو ساجد ويتمتع المؤمنون في الأرض بعد ذلك

أربعين سنة لا يتمنون شيئا الا أعطوه ووجدوه فلاجور ولا ظلم وقد أسلم الأشياء لرب

العالمين طوعا وكرها والمؤمنون طوعا والكفار كرها والسبع والطير كرها حتى أن



السبع لا يؤذي دابة ولا طيرا وبلد المؤمن فلا يموت حتى يتم أربعين سنة بعد خروج دابة الأرض ثم يعود فيهم الموت فيمكثون بذلك ما شاء الله ثم يسرع الموت في المؤمنين فلا يبقى مؤمن فيقول الكافر قد كنا مرعوبين من المؤمنين فلم يبق منهم أحد وليس يقبل منا توبة فما لنا لا نتهاجر فيتهاجرون في الطرق لتهاجر البهائم يقول أحدهم بأمه وأخته وابنته فينكح وسط الطريق يقوم عنها واحد وينزل عليها آخر لا يكر ولا يهر فالفضلهم يومئذ من يقول لو تنحيتم عن الطريق كان أحسن فيكونوا بذلك حتى لا يبقى أحد من أولاد النكاح ويكون جميع أهل الأرض أولاد السراح فيمكثون بذلك ما شاء الله ثم يعقم الله أرحام النساء ثلاثين سنة فلا تلد امرأة ولا يكون في الأرض طفل ويكونوا كلهم أولاد الزنا شرار الناس وعليهم تقوم الساعة

۱۸۵۷ھ ابو عمر نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبد الوہاب بن حسین سے، انہوں نے محمد بن ثابت سے، انہوں نے اپنے والد سے، وہ حضرت الحارث سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: دابة الارض کا خروج مغرب سے سورج کے نکلنے کے بعد ہوگا، جب سورج وہاں سے نکلے گا تو دابة الارض ابلیس کو قتل کر دے گا، اور ابلیس سجدے میں ہوگا، اور مسلمان زمین میں اُس کے بعد چالیس (40) سال تک قائمہ اٹھاتے رہیں گے، جس چیز کی وہ تمنا کریں گے وہ انہیں دیدی جائے گی، اور وہ اُسے پالیں گے، نہ ظلم ہوگا نہ ستم ہوگا اور تمام اشیاء رب العالمین کی تابعدار ہو جائیں گی، بعض خوش دلی سے اور بعض مجبوری سے، مسلمان خوش دلی سے تابعدار ہوں گے اور کفار مجبوری سے تابعدار ہوں گے، اور ذرے اور پرندے بھی مجبوری سے تابعدار ہوں گے، کوئی ذرہ کسی چوپائے کو اور نہ کسی پرندے کو اذیت دے گا، مؤمن صحت مند رہے گا اور اُسے موت نہیں آئے گی، جب تک اس حال میں چالیس (40) سال خروج دابة کے وقت سے لے کر مکمل نہ ہو جائیں، پھر اُن میں موت لوٹ آئے گی، پھر جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ باقی رہیں گے، پھر مومنین میں موت بہت تیزی سے واقع ہوگی، یہاں تک کہ کوئی مؤمن باقی نہیں رہے گا، پس کافر کہیں گے ہم تو مومنین سے ڈرے ہوئے تھے، اُن میں سے کوئی باقی نہ رہا، اور نہ کوئی ایسا ہے جو ہماری توبہ قبول کرے، تو کیا مضائقہ ہے اگر ہم سرعام بے حیائی نہ کریں! پھر وہ لوگ راستوں میں سرعام جانوروں کی طرح بے حیائی کریں گے، اُن میں سے کوئی اپنی ماں، بہن اور بیٹی کی راستے میں بولی لگائے گا۔ ایک مرد اُن سے ہم بستری کر کے فارغ ہوگا تو دوسرا اُن پر آن پڑے گا، نہ انہیں یہ بُرا لگے گا اور نہ وہ یہ حالت تبدیل کریں گے، اُن میں سے سب سے افضل وہ ہوگا جو انہیں کہے گا کہ یہ بے حیائی اگر تم راستے سے ہٹ کر کر دو تو اچھا ہوگا، وہ اس حالت میں رہیں گے یہاں تک کہ وہ اُن میں سے کوئی بھی حلالی باقی نہ رہے گا، اور تمام زمین والے حرامی ہو جائیں گے، پھر اس کے بعد وہ اس حال میں رہیں گے جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اُن کی عورتوں کو تیس (30) سال تک ہانچ کر دے گا، کوئی عورت بچہ نہ بچھے گی اور نہ زمین میں کوئی بچہ ہوگا، اور یہ سب کے سب زنا سے پیدا ہوں گے، وہ بدترین لوگ ہوں گے، اور ان پر قیامت قائم ہوگی۔



۱۸۵۸. حدثنا ضمرة عن ابن شاذب قال قال عمر لا تخرج الدابة حتى لا يبقى في الأرض مؤمن واقروا ان شئتم واذا وقع القول عليهم اخرجنا لهم دابة من الارض تكلمهم (النمل) الآية

۱۸۵۸ ضمرہ نے، ابن شاذب سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دابتہ الارض نہیں نکلے گا جب تک زمین پر کوئی مؤمن باقی نہ رہے، اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو:

﴿وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ﴾ (سورہ نمل)

○ ○ ○

۱۸۵۹. حدثنا حسين الجعفي عن فضيل بن مرزوق عن عطية عن عبد الله بن عمرو قال

تخرج الدابة من صدع في الصفا حضر الفرس ثلاثة أيام لا يخرج للنهار.

۱۸۵۹ حسین الجعفی نے فضیل بن مرزوق سے، انہوں نے عطیہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی

اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دابتہ الارض مقام سفاء میں ایک چٹان سے نکلے گا تین (3) دن تک اُس کا تہائی نہ نکلا ہوگا، وہاں گھوڑے حاضر ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۸۶۰. حدثنا عبد الصمد عن حماد بن مسلمة عن علي بن زيد عن اوس بن خالد عن أبي

هريرة رضى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تخرج الدابة

۱۸۶۰ عبد الصمد نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے علی بن زید سے، انہوں نے اوس بن خالد سے روایت کی ہے کہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: دَابَّةُ الْأَرْضِ ضرور نکلے گا۔

○ ○ ○

۱۸۶۱. قال أبو القاسم وحدثنا علي بن عبد العزيز حدثنا حجاج ابن المنهال حدثنا

حماد بن مسلمة باسناده عن النبي صلى الله عليه وسلم قال تخرج الدابة ومعها عصي

موسى وخاتم سليمان عليهما السلام لتجلو وجه المؤمن بالعصى وتغظم أنف الكافر

بالخاتم حتى إن أهل النخوان ليجتمعوا فيقول هذا يا مؤمن وهذا يا كافر.

۱۸۶۱ ابو القاسم نے علی بن عبد العزیز سے، انہوں نے حجاج ابن المنہال سے، وہ حماد بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: دَابَّةُ الْأَرْضِ نکلے گا اور اُس کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام

کی لاشیں اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگلیں ہوگی۔ وہ لاشیں کے ذریعے مؤمن کے چہرے کو روشن کرے گا اور انگلیں کے ذریعے

کافر کی ناک پر داغ لگائے گا، جب لوگ دسترخوان پر جمع ہوں گے تو کہیں گے کہ یہ مؤمن ہے اور یہ کافر ہے۔

○ ○ ○



۱۸۶۲. حدثنا عبدالرزاق وابن ثور عن معمر عن قتادة عن ابن عباس في قوله تعالى  
أخرجنا لهم دابة من الأرض قال هي ذات زغب وریش لها أربع قوائم تخرج في بعض  
أودية تهامة وقال عبدالله بن عمرو تنكت في وجه الكافر نكتة سوداء فتفشو في وجهه  
حتى يسود وجهه وتنكت في وجه المؤمن نكتة بيضاء فتفشو في وجهه حتى يبيض وجهه  
فيجلس أهل البيت على المائدة فيعرفون المؤمن من الكافر ويتبايعون في الأسواق  
فيعرفون المؤمن من الكافر.

۱۸۶۲. عبدالرزاق اور ابن ثور نو معمر سے، انہوں نے قتادة سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی  
اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان:

﴿وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ﴾ (سورہ نمل)

کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ پتروں والا ہوگا اور اُس کی چار (4) ٹانگیں ہوں گی، اور وہ مقام تہامہ کی وادیوں سے نکلے گا  
حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ وہ کافر کے چہرے پر ایک کالا نقطہ لگائے گا جو اُس کے چہرے پر پھیل جائے  
گا اور اُس کا پورا چہرہ سیاہ ہو جائے گا۔ وہ مؤمن کے چہرے پر سفید نقطہ لگائے گا جو اُس کے چہرے پر پھیل جائے گا اور اُس کا چہرہ  
سفید ہو جائے گا۔ گمراہ لے دسترخوان پر بیٹھے ہوئے ہوں گے تو وہ مؤمن اور کافر کو پہچانیں گے اور بازاروں میں خرید و فروخت کریں  
گے تو مؤمن اور کافر ایک دوسرے کو پہچانیں گے۔

○ - ○ - ○

۱۸۶۳. حدثنا ابن ادریس عن عمه عن عامر الشعبي قال دابة الأرض زباء ذات وبر ينال  
رأسها السماء

۱۸۶۳. ابن ادریس نے اپنے چچا سے، انہوں نے عامر سے روایت کی ہے کہ الشعبي رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ  
دابة الارض پتروں اور بالوں والا ہوگا اور اُس کا سر آسمان کو چھو رہا ہوگا۔

○ - ○ - ○

۱۸۶۴. حدثنا توبة بن علوان عن أبي اسحاق عمن حدثه عن عائشة قالت تخرج الدابة  
من أجياد

۱۸۶۴. توبہ بن علوان نے ابو اسحاق سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنہا فرماتی ہیں کہ دابة الارض مقام اُجیاد سے نکلے گا۔

○ - ○ - ○

۱۸۶۵. حدثنا وكيع عن الوليد بن جميع عن عبدالملك بن المغيرة عن ابن الهيثماني  
عن ابن عمر قال تخرج الدابة ليلة جمع يسرون الى جمع فتخرج الدابة وعنفها ذكر من



طوله تدع منافقا الا خطمته.

۱۸۶۵ھ کعب نے الولید بن جمیع سے انہوں نے عبدالملک بن المغیرہ سے، انہوں نے ابن ابی ملیحانی سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: ذَابَةُ الْأَرْضِ مَرْدَلْفَةٍ كِي رَاتٍ نَكَلَةٍ گا۔ لوگ مُردلفہ جائیں گا، تو وہاں پر ذابۃ الارض نکلے گا، اُس کی گردن لمبائی کی وجہ سے مشہور ہوگی وہ کسی منافق کو نہیں چھوڑے گا مگر یہ کہ وہ اُس کی ناک پر نشان لگائے گا۔

```

graph TD
    A[Equilateral] <--> B[Isosceles]
    A <--> C[Scalene]
    B <--> C
  
```

١٨٢٦. حدثنا وكيع عن فضيل عن عطية عن ابن عمر قال تخرج الدابة من صدع في الصفا.

۱۸۶۶ء وکج نے، فضیل سے، انہوں نے عطیہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ دابة الارض مقام منامیں چٹان سے نکلے گا۔

0-0-2

١٨٦٤. حدثنا وكيع عن سفيان عن عمرو بن لبس عن عطية عن ابن عمر وإذا وقع القول عليهم أخرجنا لهم دابة من الأرض تكلمهم قال حين لا يأمرن بمعروف ولا ينهون عن منكر.

۱۸۶۷ء وکیج نے سُلمان سے، انہوں نے عمرو بن قیس سے، انہوں نے عطیہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ

﴿وَإِذَا وَلَّعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ۚ﴾ (سورة نمل)

اس آیت کا مفسد اق اس وقت واقع ہو گا جب لوگ اچھائی کا حکم نہ دے اور بُرائی سے منع نہ کریں گے۔

● — ● — ●

١٨٦٨. حدثنا ابن المبارك وابن ثور عن معمر عن رجل عن قيس بن سعد عن أبي  
الطفيل عن حذيفة قال ان للدابة ثلاث خراجات تخرج في بعض البوادي ثم تنكمي يعني  
تكمن وتخرج في بعض القرى حتى تذكر فيهرق الأمراء فيها الدماء ثم تنكمي فبينما  
الناس عند أشرف المساجد وأعظمها وأفضلها حتى ظننا أنه يسمي المسجد الحرام وما  
سماه اذ رفعت لهم الأرض فالطلق الناس هربا وتبقى عصاة من المسلمين فيقولون إنه  
لن ينجينا من أمر الله شيء فتخرج عليهم الدابة فتجلو وجوههم مثل الكوكب الذي ثم  
تطلق فلا يدركها طالب ولا يفوتها هارب وتأتي الرجل وهو يصلي، فتقول والله من كنت  
من أهل الصلاة فليغت اليها فتعظمه، قال تجلو وجه المؤمن وتخطم الكافر، قال لقيت له  
ما الناس يومئذ يا حذيفة قال جيران في الرباع شركاء في الأموال أصحاب في الأسفار.



۱۸۶۸؎ ابن المبارک اور ابن ثور نے معمر سے، انہوں نے ایک آدمی سے، اس نے قیس بن سعد سے، انہوں نے ابو طفیل سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: دابة الارض تین (3) مرتبہ خروج کرے گا، ایک مرتبہ وہ کسی وادی میں خروج کرے گا پھر ٹھپ جائے گا، اور دوسری مرتبہ وہ کسی بستی سے نکلے گا اور اُس کا تذکرہ کیا جائے گا، وہاں کے امراء بہت خون بہائیں گے، پھر وہ ٹھپ جائے گا۔ تیسری مرتبہ لوگ سب سے معزز، سب سے عظیم اور سب سے افضل مسجد میں ہوں گے (راوی کہتا ہے کہ ہمارا گمان یہ ہوا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ "مسجد حرام" کا نام لے رہے ہیں لیکن انہوں نے اس کا نام نہ لیا) اچانک لوگوں کے سامنے زمین اٹھنے لگے گی۔ تو لوگ بھاگ جائیں گے۔ مسلمانوں کی ایک جماعت باقی رہے گی، وہ کہیں گے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ہمیں کوئی چیز نجات نہیں دے سکتی ہے، پھر اُن پر دابة الارض کا خروج ہوگا، دابة الارض اُن کے چہروں کو چمک داریتاؤں کی طرح روشن کرے گا، پھر دابة الارض چلا جائے گا، نہ اُس کو کوئی تلاش کرنے والا پاسکے گا اور نہ اُس سے کوئی بھاگنے والا بچ سکے گا۔ وہ ایک نماز پڑھنے والے شخص کے پاس آئے گا، اور کہے گا کہا اللہ کی قسم! تو نمازیوں میں سے نہیں ہے، وہ آدمی اُس کے طرف متوجہ ہوگا تو یہ اُس کی ناک پر داغ لگائے گا، وہ مؤمن کے چہرے کو روشن اور کافر کے چہرے کو داغ دار کرے گا، کسی نے عرض کیا اے حذیفہ! لوگوں کی اُس وقت کیا کیفیت ہوگی؟ فرمایا کہ زمینوں میں پڑوسی ہوں گے مالوں میں شریک ہوں گے اور سفروں میں ایک دوسرے کے ساتھی ہوں گے۔ (یعنی زندقہ کا کاروبار معمول کے مطابق رواں دواں آئے گا۔)

○ ○ ○

۱۸۶۹. حدثنا محمد بن الحارث عن محمد بن عبد الرحمن بن الہیلمانی عن ابیہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان الوعد الذي قال اللہ تعالیٰ اخرجنا لهم دابة من الارض تکلمهم قال ليس ذلک بحدث ولا کلام ولكنه سمع من امرها اللہ تعالیٰ به یكون غروجا من الصفا لیلۃ منی لیسبحون بین رأسها وذنبها لا یدخل داخل ولا یمخرج خارج حتی اذا فرغت مما امرها اللہ تعالیٰ به لهلک من هلک ولجا من لجا کانت اول خطوة تضعها بالنطاکیة.

۱۸۶۹؎ محمد بن الحارث نے، محمد بن عبد الرحمن بن الہیلمانی سے، وہ اپنے والد سے، وہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: جب وہ دعبہ واقع ہوگا جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا ہے کہ

﴿وَإِذَا نَفَخَ الْفُؤُوقُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ﴾ (سورہ نمل)

کہ ہم اُن کے لئے زمین سے ایک جالور نکالیں گے جو اُن سے بات کرے گا تو یہ بات کرنا کوئی گفتگو نہ ہوگی بلکہ ایک نشان ہوگا جو وہ اللہ کے حکم سے لگائے گا، اُس کا خروج مٹی کی رات میں مقام صفا سے ہوگا، لوگ اُس کے سر اور ذم کے درمیان صبح



کریں گے، نہ کوئی اندر داخل ہو سکے گا اور نہ کوئی باہر نکل سکے گا، جب وہ دلبہ اُس کام سے فارغ ہو جائے گا۔ جس کا اللہ تعالیٰ نے اُس کو حکم دیا تھا، تو اس وقت ہلاک ہونے والا ہلاک ہو جائے گا اور نجات پانے والا نجات پائے گا، وہ دابہ الارض اپنا پہلا قدم اٹا کر یہیں رکھے گا۔

○ ○ ○

۱۸۷۰. حدثنا ابن المبارك عن سفیان عن الأعمش عن أبي ظبيان عن حذيفة بن اليمان قال ما تلا عن قوم قط الا حق عليهم القول.

۱۸۷۰. ابن المبارک رحمہ اللہ تعالیٰ نے سفیان رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے لا اعمش رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے ابو ظہیان رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ: حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: دابہ الارض کے بعد آنے والی ہر قوم پر عذاب آئے گا۔

○ ○ ○

۱۸۷۱. حدثنا الحكم بن نافع عن حدث عنه عن كعب قال تخرج الدابة والآيات بعد عيسى عليه السلام بسبعة أشهر قال وقال عمرو بن العاص تخرج الدابة من عند الصفا الذي عند المروة يدرب على الله وعلى رسوله

۱۸۷۱. الحكم بن نافع نے ایک روای سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دلبہ اور قیامت کی نشانیاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سات (۶) سال کے بعد آئیں گی۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دلبہ اُس صفاء سے نکلے گا جو مروه کے پاس ہے۔

○ ○ ○

## ﴿حبشه کا بیان﴾

### الحبشة

۱۸۷۲. حدثنا سفیان حدثنا زياد بن سعد سمع الزهري سمع سعيد بن المسيب سمع أبا هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يخرب الكعبة ذو السويقتين من الحبشة

۱۸۷۲. سفیان رحمہ اللہ تعالیٰ نے زیاد بن سعد رحمہ اللہ تعالیٰ سے انہوں نے، الزہری رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے سعید بن المسیب رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے روایت کی ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ کعبہ کو دو پتلی پنڈلیوں والا جشی تباہ کرے گا۔

۱۸۷۳. حدثنا سفیان حدثنا ابن أبي نجيح عن مجاهد عن عبد الله بن عمرو سمعه قال



کافی انظر الى الكعبة يهدمها رجل من الحبشة اصبلح البدع، قال مجاهد فلما هدمها ابن الزهیر جنت لأنظر أرى ما قال فيه فلم ارمما قال شينا

۱۸۷۳ عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: گویا کہ میں کعبہ کی طرف دیکھ رہا ہوں جسے حبشہ کا ایک آدمی گنجا اور کمزور آدمی منہدم کر رہا ہے، حضرت مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب کعبہ کو ابن زہیر نے منہدم کیا تو میں حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بتائی ہوئی نشانیاں دیکھنے کے لئے گیا، تو میں نے ان میں سے کچھ نہ دیکھا۔

○-○-○

۱۸۷۴. حدثنا ابن عیینة عن هشام عن حمص عن أبي العالية عن علي قال استكثروا من

الطواف بهذا البيت فكأنی ہرجل اصبلح اصممع حمص السالین معہ مسجعا یهدمها۔

۱۸۷۴ ابن عیینہ نے هشام سے، انہوں نے حمص سے، انہوں نے ابو العالیہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ: بیت اللہ کا بکثرت طواف کرو! گویا کہ میں ایک آدمی کو دیکھ رہا ہوں جسے آدمی سر پر ہال ہیں۔ وہ کمزور ہے، پتل پتلیوں والا ہے، اور اس کے پاس پھاڑ ڈا ہے، جس سے وہ بیت اللہ کو منہدم کر رہا ہے۔

○-○-○

۱۸۷۵. حدثنا الولید بن مسلم عن ابن لہیعہ عن أبي الأسود عن أبي عتبة مولى عمرو

بن العاص قال تهلک مصر اذا رمیت بالقسي الأربع قوس العرب وقوس الروم وقوس الحبشة وقوس اهل الاندلس

۱۸۷۵ الولید بن مسلم نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو اسود سے، انہوں نے ابو عتبہ سے روایت کی ہے کہ حضرت

عبد اللہ عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مصر ہلاک ہو جائے گا جب چار (4) قسم کی کمانیں چلیں گی:

نمبر 1: عرکی کی کمان۔

نمبر 2: روم کی کمان۔

نمبر 3: حبشہ کی کمان۔

نمبر 4: اور اندلس والوں کی کمان۔

○-○-○

۱۸۷۶. حدثنا الولید بن مسلم عن ابن لہیعہ عن بكر بن سوادة عن أبي غطفان عن عبيد بن رفيع

قال قال عمر بن الخطاب رضي الله عنه کم بینکم وبين موسم قلت علی راس ہرید قال

لہاتیکم اهل الاندلس ليقالونکم بہا، قال ابو غطفان وحدثني حاطب بن ابي بلعة انه

سمع عمر بن الخطاب يقول ہاتیکم اهل الاندلس ليقالونکم ہوسیم حتی ترکض الخیل

فی الدم الی ثبہا ثم یہزمہم اللہ۔

۱۸۷۶ الولید بن مسلم نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے بکر بن سوادہ سے، انہوں نے ابو غطفان سے روایت کی ہے کہ عید بن



رفیع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: تمہارے اور مقام وسیم کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ میں نے کہا کہ تقریباً تین (3) میل ہے۔ تو حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ضرور اُمدلس والے وہاں آئیں گے اور تم سے جنگ کریں گے، ابو غطفہ کہتے ہیں کہ مجھے حاطب بن ابی بلتعہ نے بتایا کہ انہوں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تمہارے پاس اُمدلس والے آئیں گے اور وہ ”وسیم“ میں لڑیں گے، یہاں تک کہ گھوڑوں کے گھر خون میں ڈوب جائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ اُمدلس والوں کو شکست دے گا۔

○ ○ ○

## حبشہ کے نکلنے کا بیان

### خروج الحبشة

۱۸۷۷. حدثنا بقية وشريح بن يزيد أبو حيو عن أرطاة عن عبد الرحمن بن جبير قال قام عمر بن الخطاب رضي الله عنه بمكة في الحج فقال يا أهل اليمن هاجروا قبل الظلمتين أما أحدهما فالحبشة يخرجون حتى يبلغوا مقامي هذا.

۱۸۷۷ بقیہ اور شریح بن یزید نے، ابو حیو سے، انہوں نے ارطاة سے روایت کی ہے کہ عبدالرحمن بن جبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حج کے دنوں میں مکہ میں کھڑے ہوئے اور فرمانے لگے کہ: اے یمن والو! دو ظلمتوں سے پہلے ہجرت کر لو! ان میں سے ایک تو حبشہ کی ظلمت ہے کہ وہ خروج کریں گے اور میری اس جگہ تک پہنچ جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۸۷۸. حدثنا بقية وأبو المغيرة عن صفوان عن عبيد بن كعب قال تخرج الحبشة خرجة ينتهون فيها إلى البيت ثم يخرج إليهم أهل الشام فيجدونهم قد افترشوا الأرض فيقتلونهم في أودية بني علي وهي قريبة من المدينة حتى ان الحبشي يباع بالشملة. قال صفوان وحدثني أبو اليمان عن كعب قال يخرجون البيت ويأخذون المقام فيلتركون على ذلك فيقتلهم الله تعالى

۱۸۷۸ بقیہ اور ابو المغیرہ نے صفوان سے، انہوں نے عید بن کعب سے روایت کی ہے کہ: حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حبشہ خروج کریں گے جس میں وہ بیت اللہ تک پہنچ جائیں گے، پھر ان کی طرف اہل شام نکلیں گے تو وہ ان حبشیوں کو پائیں گے کہ انہوں نے زمین کو بچھونا بتایا ہے۔ وہ ان حبشیوں کو بنی علی کی وادیوں میں قتل کریں گے، جو کہ مدینہ کے قریب ہیں، یہاں تک کہ ایک حبشی ایک چادر کے بدلے میں فروخت ہوگا۔ صفوان کہتے ہیں کہ مجھے ابو الیمان نے بتایا ہے کہ حضرت



کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جشی بیت اللہ کو تباہ کر دیں گے، اور مقام ابراہیم کو لے لیں گے، اُس وقت اُن کی پکڑ ہوگی اور اللہ تعالیٰ اُنہیں برباد کر دے گا۔

○ ○ ○

۱۸۷۹. حدثنا عبد الصمد بن عبد الوارث عن حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن  
العریان بن الہیثم سمع عبد اللہ بن عمرو يقول تخرج الحبشة بعد نزول عیسیٰ بن مریم  
فیبعث عیسیٰ طلیعة فینہزموا

۱۸۷۹ عبد الصمد بن عبد الوارث رحمہ اللہ تعالیٰ نے، حماد بن سلمہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے علی بن زید سے، انہوں نے العریان بن الہیثم سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو نازل ہونے کے بعد جشہ خروج کرے گا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُن کی طرف ایک لشکر بھیجیں گے جو انہیں شکست دے گا۔

○ ○ ○

۱۸۸۰. حدثنا ابن وهب عن ابن أبي ذئب عن سعيد بن سمعان مولى آل فلان سماء ابن  
وهب قال سمعت ابا هريرة رضى الله عنه يحدث ابا لقادة عن النبي صلى الله عليه وسلم  
قال تأتي الحبشة فيخربون البيت عرايا لا يعمر بعده أبدا وهم الذين يستخرجون كنزہ.

۱۸۸۰ ابن وہب نے، ابن ابو ذئب سے، انہوں نے سعید بن سمعان سے روایت کی ہے کہ ابن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو لہادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ: جشی آئیں گے اور بیت اللہ کو ایسا برباد کریں گے کہ اُس کے بعد وہ کبھی تعمیر نہ ہوگا، اور یہ جشی بیت اللہ کا خزانہ نکالیں گے۔

○ ○ ○

۱۸۸۱. حدثنا ابن وهب عن يونس عن الزهري عن ابن المسيب سمع ابا هريرة يقول  
قال رسول الله ﷺ يخرّب الكعبة ذو السوفتين من الحبشة

۱۸۸۱ ابن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ، یونس رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے الزہری سے، ابن المسيب سے، انہوں نے ابن المسيب رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: بیت اللہ کو دو پتلی پنڈلیوں والا جشی برباد کرے گا۔

○ ○ ○

۱۸۸۲. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن يزيد بن عمرو المعافري عن شيخ من أهل  
المدينة عن أبي هريرة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كأي أنظر الى  
أصلع البدع أليحج على ظهر الكعبة يضربها بالكرزلة.

۱۸۸۲ ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے یزید بن عمرو المعافری سے، انہوں نے مدینہ کے ایک شیخ سے



روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ گویا کہ میں اُس آدمے گنجے، تنگ پیشانی والے، کمزور شخص کو بیت اللہ کی محبت پر دیکھ رہا ہوں کہ وہ کعبہ کو اتھوڑے سے مار رہا ہے۔

○ ○ ○

۱۸۸۳. حدثنا الدراوردي عن ثور بن زيد الدبلي عن أبي الغيث عن أبي هريرة قال

ذو الصوفيين من الحبشة بغرب بيت الله

۱۸۸۳. الدراوردي نے ثور بن زيد الدبلي سے، انہوں نے ابو الغيث سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: دو پتلی چٹلیوں والا حبشی بیت اللہ کو برباد کرے گا۔

○ ○ ○

۱۸۸۴. حدثنا توبة بن علوان عن حميد عن بكر بن عبد الله عن عمرو قال

تهدم الكعبة مرتين ويرفع الحجر في المرة الثالثة.

۱۸۸۴. توبہ بن علوان نے، حمید سے، انہوں نے بکر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی

اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: بیت اللہ کو دو مرتبہ تہدم کیا جائے گا، اور تیسری مرتبہ حجرِ اُسد کو اٹھالیا جائے گا۔

○ ○ ○

۱۸۸۵. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن مجاهد عن عبد الله بن عمرو قال كاني أنظر

إلى حبشي حمش السالين جالسا على الكعبة بمسحاته وهي تهدم

۱۸۸۵. ابو معاویہ نے اعمش سے، انہوں نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کہ گویا کہ: میں پتلی پنڈلیوں والے حبشی کو نیچے سمیت کعبہ شریف پر بیٹھا دیکھ رہا ہوں، اور کعبہ تہدم کیا جا رہا ہے۔

○ ○ ○

۱۸۸۶. حدثنا بقية عن صفوان بن عمرو حدثني أبو اليمان عن كعب قال ليخربن البيت

الحبشي ولها خدون المقام ليسر كون على ذلك فيقتلهم الله تعالى

۱۸۸۶. بقیہ نے صفوان بن عمرو سے، انہوں نے ابو الیمان سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کہ: بیت اللہ کو حبشی برباد کریں گے، اور مقامِ ابراہیم کو لے لیں گے۔ اُن کی پکڑ ہوگی اور اللہ تعالیٰ انہیں تباہ کر دے گا۔

○ ○ ○

۱۸۸۷. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن أبي قبيل قال خرج يوما وردان من عند

مسلمة بن مخلد وهو أمير على مصر فمر على عبد الله بن عمرو مستعجلا فناداه، فقال

أين تريد يا أبا عبيد قال أرسلني الأمير إلى منف فأحضر له كنز فرعون، قال فارجع إليه

فأقره مني السلام وقل له ان كنز فرعون ليس لك ولا لأصحابك إنما هو للحبشة

ياكون في سفنهم يريدون الفسطاط فيسبرون حتى ينزلوا منفا فيظهر الله لهم كنز فرعون



فياخذون منه ما شاؤا فيقولون ما نعطى غنيمة الفضل من هذه فيرجعون ويخرج المسلمون في آثارهم حتى يتركوهم فيهزم الله الحبش فيقتلهم المسلمون ويأسرونهم حتى يباع الحبشي يومئذ بالكساء.

۱۸۸۷ ابن وہب نے ابن لہیعہ سے روایت کی ہے کہ، ابو قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایک دن وردان مسلمہ بن مخلد کے ہاں سے نکلے جو مصر کے امیر تھے، پس وردان حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس سے تیزی سے گزرے تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُسے آواز دی کہ اے ابو عبیدہ! کہاں جا رہے ہو؟ تو انہوں نے کہا کہ مجھے امیر نے مقام صف کی طرف بھیجا ہے تاکہ میں فرعون کے خزانے کو اُس کے سامنے حاضر کر سکوں، تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ اپنے امیر کی طرف واپس چلے جاؤ اور اُس سے کہہ دو کہ فرعون کا خزانہ نہ تیرے لئے ہے اور نہ تیرے ساتھیوں کے لئے ہے، وہ حبشیوں کے لئے ہے، حبشی اپنی کشتیوں میں آئیں گے اور اُن کا ارادہ مقام فسطاط کی طرف جانے کا ہوگا تو وہ مقام صف میں پڑاؤ ڈالیں گے، تو اللہ تعالیٰ اُن پر فرعون کا خزانہ ظاہر کر دے گا، پھر بتا دے گا کہ وہ اُس میں سے لے لیں گے، اور کہیں گے کہ اس سے افضل غنیمت تو ہمیں نہیں چاہئے۔ پھر وہ لوٹ کر چلے جائیں گے، اُن کے پیچھے مسلمان کل کر انہیں پالیں گے۔ اللہ تعالیٰ حبشیوں کو شکست دے گا۔ مسلمان انہیں قتل کریں گے اور قیدی بنائیں گے، اور ایک حبشی اُس وقت ایک چادر کے بدلے میں فروخت ہوگا۔

○ ○ ○

۱۸۸۸. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن بكر بن سوادة ان مولى لعبدالله بن عمرو حدثه عن ابي زرعة عن شفي عن عبدالله بن عمرو قال تقتلون يومئذ ائمت واهل الاندلس فانيكم مددكم من الشام فاذا نزل اولهم هزم الله عدوكم ولا يزالون يقتلونهم الى لوبية ثم ترجعون فتاتيكم الحبشة في ثلثمائة الف عليهم امس فتقاتلونهم ائمت واهل الشام فيهزمهم الله ثم ترجعون الى القبط فيقولون لم تعينونا على عدونا فيقولون انتم فعلتم هذا بنا ذهبت بقوتنا لم تتركوا لنا سلاحا وانكم لاحب الناس إلينا، قال فيصفحون عنهم

۱۸۸۸ رشدين نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے بکر بن سوادہ سے، انہوں نے ابو زرعة سے، انہوں نے شفی سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ تم اہل اندلس مقام دیم میں لڑو گے، پھر تمہاری امداد شام کی طرف سے آئے گی، جب اُس میں سے پہلا اٹھے گا تو اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کو شکست دیدے گا، تم مقام لوبیہ میں مسلسل انہیں قتل کرتے رہو گے، پھر تم واپس لوٹ آؤ گے، پھر تمہارے خلاف حبشہ خروج کریں گے، اُن کی تعداد تین (3) لاکھ ہوگی، اُن کا امیر اسس ہوگا۔ تم اُن سے لڑو گے اور اہل شام بھی ان سے لڑیں گے، پھر اللہ تعالیٰ اُن حبشیوں کو شکست دے گا، پھر تم قبیلوں کی طرف لوٹ جاؤ گے، تم قبیلوں سے کہو گے کہ تم نے ہمارے دشمنوں کے خلاف ہماری مدد نہیں کی؟ وہ کہیں گے تم یہ کام ہمارے ساتھ



کر رہے ہو۔ تم ہماری طاقت لے گئے اور تم نے ہمارا آسلو نہ چھوڑا، اور تم لوگوں میں سے سب سے زیادہ ہمیں پسند ہو، پھر وہ اُن سے اعراض کریں گے۔

○ ○ ○

۱۸۸۹. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن ابي قبيل عن عبيد بن فيروز عن عبد الله بن عمرو

بن مفل حديث ابن وهب في الحبشة حديث مسلمة بن مخلد

۱۸۸۹. رشدين نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے، انہوں نے، عید بن فیروز سے، اور انہوں نے عبد اللہ بن

عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہی حدیث روایت کی ہے کہ مسلمہ بن مخلد سے متعلق جو ابن وهب کی حبشہ والی حدیث تھی اور جو یوں ہے:

ابن وهب نے، ابن لہیعہ سے روایت کی ہے کہ ابو قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایک دن وروان مسلمہ بن مخلد کے ہاں سے نکلے جو مصر کے امیر تھے، پس وروان حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس سے تیزی سے گزرے تو حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اُسے آواز دی کہ اے ابو عبیدہ! کہاں جا رہے ہو؟ تو انہوں نے کہا کہ مجھے امیر نے ”مقام مصف“ کی طرف بھیجا ہے تاکہ میں فرعون کے خزانے کو اُس کے سامنے حاضر کر سکوں، تو حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ اپنے امیر کی طرف واپس چلے جاؤ اور اُس سے کہہ دو کہ فرعون کا خزانہ نہ تیرے لئے ہے اور نہ تیرے ساتھیوں کے لئے ہے، وہ صھیوں کے لئے ہے جیسی اپنی کشتیوں میں آئیں گے اور اُن کا ارادہ ”مقام فسطاط“ کی طرف جانے کا ہوگا تو وہ ”مقام مصف“ میں پڑاؤ ڈالیں گے، تو اللہ تعالیٰ اُن پر فرعون کا خزانہ ظاہر کر دے گا، پھر جتنا وہ چاہیں گے وہ اُس میں سے لے لیں گے، اور کہیں گے کہ اس سے افضل غنیمت تو ہمیں نہیں چاہئے۔ پھر وہ لوٹ کر چلے جائیں گے، اُن کے پیچھے مسلمان نکل کر انہیں پالیں گے۔ اللہ تعالیٰ صھیوں کو گھست دے گا۔ مسلمان انہیں قتل کریں گے اور قیدی بنائیں گے اور ایک جیسی اُس وقت ایک چادر کے بدلے میں فروخت ہوگا۔

○ ○ ○

۱۸۹۰. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن ابي قبيل عن عمرو بن عبد الله بن عمرو ان رجلا من

أعداء المسلمين بالاندلس حديث ذي العرف حديث طویل قد كتبه في الروم

۱۸۹۰. رشدين رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابن لہیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے ابو قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کے دشمنوں میں سے ایک آدمی اندلس میں ہوگا۔ وہ مشہور لقب والا ہوگا، لہذا ہوگا، روم کی فوج میں ہوگا۔

○ ○ ○

۱۸۹۱. حدثنا الوليد بن مسلم عن ابن لهيعة عن بكر بن سوادة قال حدثني مولى

لـعبد الله بن عمرو عن عبد الله بن عمرو قال يقاتلكم أهل الأندلس بوسيم فيأتكم مددكم



من الشام فيهمهم الله.

۱۸۹۱۔ الولید بن مسلم نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے بکر بن سوادہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تم سے اندلس والے مقام وسم میں لڑیں گے، پھر تمہارے لیے شام کی طرف سے مدد آئے گی تو اللہ تعالیٰ اُن اندلس والوں کو شکست دے گا۔

○ ○ ○

۱۸۹۲۔ حدثنا الوليد بن مسلم عن ليث بن سعد عن عمرو بن العارث قال قال عمر بن

الخطاب رضي الله عنه يقاتلونكم بوسم فيهمهم الله ثم يأتي الحبشة في العام الثاني.

۱۸۹۲۔ الولید بن مسلم نے، لیث بن سعد سے، انہوں نے عمرو بن العارث سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: وہ تم سے مقام وسم میں لڑیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ انہیں شکست دے گا، پھر دوسرے سال حبشی آئیں گے۔

○ ○ ○

۱۸۹۳۔ حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن بكر بن سوادة عن عبد الله بن عمر قال تأتي

الحبشة في ثلثمائة ألف عليهم رجل يقال له أسبس يقاتلونهم أنعم وأهل الشام فيهمهم الله

۱۸۹۳۔ الولید نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے بکر بن سوادہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حبشی تین (3) لاکھ فوج لے کر آئیں گے۔ اُن کے امیر کا نام اسبس ہوگا، تم اور اہل شام اُن سے لڑو گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں شکست دے گا۔

○ ○ ○

۱۸۹۴۔ حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن أبي قبيل عن عبد الله بن عمرو قال هم الذين

يستخرجون كنز فرعون بمدينة يقال لها منف ويخرج إليهم المسلمون ليقاتلونهم

ويغنمون تلك الكنوز حتى يباع الحبشي بعباءة.

۱۸۹۴۔ الولید نے، ابن لہیعہ سے، انہوں نے ابو قبیل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: حبشی فرعون کے خزانے کو صف نامی شہر سے نکالیں گے، مسلمان ان کی طرف خروج کریں گے، اور اُن سے لڑیں گے، اور اُس خزانے کو مال غنیمت کے طور پر حاصل کر لیں گے، اور حبشی ایک چادر کے بدلے میں بیچا جائے گا۔

○ ○ ○

۱۸۹۵۔ حدثنا الوليد عن ليث وابن لهيعة قال الذي يسير بأهل الأندلس ملك من

ملوك المعجم يقال له ذو العرف بجلي أهل الأندلس وأهل المغرب من المسلمين حتى

يقاتله أهل مصر فيهمهم الله ثم يسلم ذو العرف بعد الهزيمة.



۱۸۹۵ء ولید نے لیث اور ابن لہیع رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ: وہ فرماتے ہیں کہ اُندلس والوں کو بھی بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ جسے ”ذوالعرف“ کہتے ہوں گے وہ لے کر چلے گا۔ اُندلس والے اور مغرب والے مسلمانوں کو چلا وطن کریں گے۔ ذوالعرف سے مصر والے لڑیں گے۔ اللہ تعالیٰ اُسے شکست دیدے گا، شکست کھانے کے بعد ذوالعرف مسلمان ہو جائے گا۔

○ - ○ - ○

۱۸۹۶ء. حدثنا الولید عن سعید بن بشیر عن قتادة عن عقبة بن أوس عن عبد الله بن عمرو قال يوشك بنو قنطور بن كركرا يخرجون فیسولون أهل خراسان سوقاً عنيفاً حتى يربطوا خيولهم بنخل الأبله فيبعثون إلى أهل البصرة إما أن تلحقوا بنا وإما أن تخلصوها لنا فليحق بهم ثلث وبالأعراب ثلث وثلث بالكوفة ثم يسرون إلى الكوفة فليحق بهم ثلث وبالأعراب ثلث وثلث بالشام.

۱۸۹۶ء الولید نے، سعید بن بشیر سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے عقیقہ بن اوس سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ قریب ہے قنطور بن کرکرا کی اولاد خروج کرے گی۔ وہ خراسان والوں کو سختی کے ساتھ لے کر چلیں گے، اور اپنے گھوڑے مقام ابلہ کے درختوں کے ساتھ باندھیں گے، پھر وہ بصرہ والوں کو پیغام بھیجیں گے کہ یا تو ہمارے ساتھ شامل ہو جاؤ یا بصرہ خالی کر دو؟ اس پر بصرہ والوں میں سے ایک تہائی اُن کے ساتھ مل جائیں گے، اور ایک تہائی دیہاتیوں کے ساتھ جائیں گے اور تہائی کوفہ چلے جائیں گے۔ پھر بنی قنطور کوفہ جائیں گے۔ وہاں پر بھی ایک تہائی اُن کے ساتھ جائیں گے اور ایک تہائی دیہاتیوں کے ساتھ جائیں گے اور ایک تہائی شامیوں کے ساتھ جائیں گے۔

○ - ○ - ○

۱۸۹۷ء. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن أيوب عن ابن الضيف عن كعب قال إذا قتل الله ياجوج وماجوج فبينما الناس كذلك إذ جاءهم الصراخ أن إذا السويقتين قد غزا البيت يريدان فبعث عيسى ابن مريم عليهما السلام طليعة سبع مئة أو بين السبع مئة والثمان مئة حتى إذا كانوا ببعض الطريق بعث الله ريحا يمانية طيبة فتقبض روح كل مؤمن لم يقم عجاج من الناس يتسافدون كما يتسافدون البهائم لمثل الساعة مثل رجل يطيف حول فرسه ينتظر حتى تضع فمن تكلف بعد قولي هذا حيناً أو بعد علمي هذا حيناً فهم المتكلف

۱۸۹۷ء عبدالرزاق نے معمر سے انہوں نے ایوب سے، ابن الضیف سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کو قتل کر دیں گے تو لوگوں کے پاس ایک چلانے والا آئے گا کہ دو پہلی چٹلیوں والے نے بیت اللہ پر چڑھائی کر لی ہے، اور اسے برباد کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام سات سو (700) یا سات سو اور آٹھ سو کے درمیان ایک دستہ اُن کی طرف بھیجیں گے۔ وہ دستہ راستے میں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ یمن سے



ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو ہر مؤمن کی روح قبض کر لے گی، بیکار پھر لوگ باقی رہ جائیں گے، وہ جالوروں کی طرح بے حیائی کریں گے۔ قیامت کی مثال ایسے آدمی کی ہے جو اپنے گھوڑے کے ارد گرد گھومتا ہے اور اس کے بیٹھنے کا انتظار کرتا ہے، جو شخص میری اس بات کے بعد یا میرے اس علم کے بعد کچھ بناوٹ کرتا ہے تو وہ بناوٹ کرنے والوں میں سے ہے۔

○ ○ ○

۱۸۹۸. حدثنا عبدة بن سليمان عن زكريا عن الشعبي عن الحارث بن مالك بن برصاء قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول يوم فتح مكة لا تغزوا بعد هذا اليوم الى يوم القيامة.

۱۸۹۸. عبدة بن سليمان نے زکریا سے، انہوں نے الشعبي سے روایت کی ہے کہ الحارث بن مالک بن برصاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر ارشاد فرمایا کہ آج کے بعد قیامت تک جہاد نہیں ہوگا۔

○ ○ ○

۱۸۹۹. حدثنا ابن عيينة عن داود بن شاور عن مجاهد قال لما هدم ابن الزبير الكعبة خرجنا الى منى ثلاثا ننتظر العذاب.

۱۸۹۹. ابن عیینہ نے داؤد بن شاور سے روایت کی ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب ابن زبیر نے کعبہ اللہ کو منہدم کیا تو ہم تین دن تک منیٰ میں رہے، ہم عذاب کا انتظار کرتے تھے۔

○ ○ ○

۱۹۰۰. حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن مجاهد عن عبد الله بن عمرو قال كانا انظر الى حبشي ألدع حمش السالين جالس على الكعبة بمسحاته وهي تهدم.

۱۹۰۰. ابو معاویہ نے، اعمش سے، انہوں نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: گویا کہ میں کمزور حبشی کو دیکھتا ہوں، اس کی پکی پنڈلیاں ہیں، وہ اپنے نیچے سمیت بیت اللہ پر بیٹھا ہے اور اسے منہدم کیا جا رہا ہے۔

○ ○ ○

## ﴿تُرکوں کا بیان﴾

### الترک

۱۹۰۱. حدثنا يحيى بن سعيد الطار وأبو المغيرة عن ابن عباس عن عبد الله بن دينار عن كعب قال نزل الترك آمد وشرب من الدجلة والفرات وسكنوا في الجزيرة وأهل الاسلام من الحيرة لا يستطيعون لهم شيئا فبعث الله عليهم لاجا بغر كبل فيه صر من ربح شديدة وجلد فإذا هم غاملون فإذا أقاموا أقام أمير الإسلام في الناس، فيقول يا



أهل الإسلام ألا قوم يهبون أنفسهم لله فينظروا ما فعل القوم فينتدب عشرة لوارس  
فيجيزون إليهم فإذا هم خامدون فيرجعون، فيقولون إن الله قد أهلكهم وكفأكم هلكوا  
من عند آخرهم.

۱۹۰۱ھ یحییٰ بن سعید القطار اور ابوالمخیرة نے ابن عیاش سے، انہوں نے عبد اللہ بن دینار سے روایت کی ہے کہ حضرت  
کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: ٹُرک مقام آمد پر پڑاؤ ڈالیں گے۔ وہ دجلہ اور فرات سے پانی پئیں گے، جزیرے میں  
پھریں گے اور مقام حیرہ کے مسلمان اُن کے مقابلے کی طاقت نہیں رکھتے ہوں گے، اللہ تعالیٰ اُن ٹُرکوں پر برف باری بھیج دے گا۔  
اُس میں سخت شدید آندھی ہوگی۔ وہ سب اُوندھے منہ تباہ ہو جائیں گے، جب کچھ دن اسی حالت میں گزریں گے تو مسلمانوں کے  
امیر لوگوں میں کھڑے ہو کر کہیں گے کہ: اے اہل اسلام! کیا کچھ لوگ ایسے نہیں ہے کہ وہ اپنی جانیں اللہ تعالیٰ کو ہبہ کر دیں؟ تاکہ  
دیکھے کہ قوم ٹُرک کی کیا حالت ہوئی؟ دس (10) شہسوار اُس کی پٹکار پر لپک کہیں گے اور وہ اُن کی طرف روانہ ہو جائیں گے تو اُن  
ٹرکوں کو مٹا دیا جائے گا، وہ واپس لوٹ آئیں گے اور کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو ہلاک کر دیا ہے، اور اللہ تعالیٰ تمہارے لئے  
اُن کے مقابلے میں کافی ہو چکا ہے، وہ سب کے سب ہلاک ہو چکے ہیں۔

○ ○ ○

۱۹۰۲ھ قال ابن عیاش وأخبرني عتبة بن تميم عن الوليد بن عامر البزلي عن يزيد بن  
خمير عن كعب قال ليردن الترك الجزيرة حتى يسقوا خيلهم من الفرات فيبعث الله  
عليهم الطاعون فيقتلهم فلا يفلت منهم الا رجل واحد

۱۹۰۲ھ ابن عیاش نے عتبہ بن تمیم سے، انہوں نے الولید بن عامر البزلی سے، انہوں نے یزید بن خمیر سے روایت کی  
ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: ٹُرک جزیرے میں ضرور آئیں گے حتیٰ کہ اپنے گھوڑوں کو دریائے فرات سے  
پانی پلائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اُن پر طاعون مسلط کر دے گا۔ جس سے وہ ہلاک ہو جائیں گے۔ اُن میں سے سوائے ایک شخص کے کوئی  
بھی نہیں بچے گا۔

○ ○ ○

۱۹۰۳ھ قال ابن عیاش وأخبرني عصمة بن راشد عن بسر بن عبيد الله عن أبي حليمة  
الغفري قال يقفون على للال الجزيرة ليسوا نساء غنى حتى إن الرجل ليرى بهاض  
خلخال امرأته لا يقدر يدفع عنها.

۱۹۰۳ھ ابن عیاش رحمہ اللہ تعالیٰ نے عصمتہ بن راشد رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے بسر بن عبید اللہ عن ابی حلیمة  
روایت کی ہے کہ ابو حلیمة الغفوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: لوگ جزیرے کی چٹانوں پر کھڑے ہو کر اپنی عورتوں کی حفاظت بھی نہ  
کر سکیں گے۔ کوئی مرد اپنی بیوی کے بازو کی سفیدی دیکھے گا لیکن اُسے قدرت نہ ہوگی کہ اُس کا دفاع کر سکے۔

○ ○ ○

۱۹۰۴ھ قال ابن عیاش وأخبرني رجل من آل حبيب بن مسلمة عن الحكم بن عتيبة قال



یخرجون فلا ینہینہم دون الفرات شیء أصاب ملاحہم وفرسان الناس یومئذ لیس علیہا  
لیستأصلہم لا ترک بعدہا۔

۱۹۰۴) ابن عیاش نے آل حبیب بن مسلمہ کے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ الحکم بن عقیقہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے  
ہیں کہ: ٹرک نکلیں گے، اُن کے لئے دریائے فرات کے علاوہ کوئی چیز رکاوٹ نہ ہوگی، اُن کے ملاح اور شہسوار بیماری میں  
مُتھلا ہوں گے، لوگ اُس زمانے میں مقام قیس عیلان میں ہوں گے، وہ بیماری ٹرکوں کو بخوسے اُکھڑ دے گی، اُس کے بعد ٹرک نہ  
بچیں گے۔

○ ○ ○

۱۹۰۵۔ قال ابن عیاش وأخبرنی من سمع مکحولاً عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
للتُرک خرجتان خروجا منها خراب أذربيجان وخروجا یخرجون فی الجزيرة یحفظون  
ذوات الحبال فینصر اللہ المسلمین فیہم ذبح اللہ الأعظم لا ترک بعدہا

۱۹۰۵) ابن عیاش نے مکحول سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ: ٹرک دو مرتبہ خروج کریں گے۔  
ایک مرتبہ آذربائیجان کے کھنڈرات میں، اور دوسری مرتبہ وہ جزیرہ میں خروج کریں گے۔ پانچ والی عورتوں کو پیچھے پالان میں  
بٹھائیں گے، اللہ تعالیٰ مسلمان کی مدد فرمائے گا اور اُس کی طرف سے اُن پر بہت بڑی آفت آئے گی، اُس کے بعد کوئی ترک نہ  
باقی رہے گا۔

○ ○ ○

۱۹۰۶۔ قال ابن عیاش حدثنا یحییٰ ومحمد بن أبی عروبہ جمیعاً عن قتادة حدثنا عبد اللہ  
بن یزید عن سلیمان بن ربیعہ عن لساک اهل البصرة قال اتینا عبد اللہ بن عمر فسمعہ  
یقول یوشک بنی قنطورا یسوقوا اهل خراسان واهل سجستان سوقا عنہما حتی یربطوا  
دوابہم ینخل الأہل فیبعثون الی اهل البصرة ان خلوا لنا ارضکم او تنزل بکم فہرقلون  
علی ثلاث فرق فرقة تلحق بالعرب وفرقة بالشام وفرقة یعدوہا وأمارۃ ذلک إذا طبقت  
الأرض أمارۃ السفہاء

۱۹۰۶) ابن عیاش نے یحییٰ اور سعید بن ابی عروبہ سے، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے روایت  
کی ہے کہ سلیمان بن ربیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آئے تو انہوں نے  
ارشاد فرمایا: قریب ہے کہ بنو قنطورا خراسان اور بختان والوں کو بڑے طریقہ سے ہٹا کر لے جائیں گے اور اپنے جانور مقام اہل  
کے درخت سے باندھیں گے، پھر وہ بھرہ کو پیغام بھیجیں گے کہ ہمارے لئے اپنی زمین خالی کر دیا ہم تمہارے خلاف لڑیں گے، بھرہ  
والے تین (3) حصوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ ایک حصہ عرب کے ساتھ مل جائے گا، دوسرا حصہ شام والوں کے ساتھ



اور تیسرا حصہ اپنے دشمنوں کے ساتھ مل جائے گا، اور حکومت اُس وقت بے وقوفوں کی ہوگی۔

○ ○ ○

۱۹۰۷. قال ابن عباس وأخبرني جعفر الحارث عن سعيد بن جهمان عن أبي بكر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أرض يقال لها البصرة أو البصرة ياتيهم بنو قنطورا حتى ينزلوا بنهر يقال له دجلة ذي نخل فيفرق الناس فيه ثلاث فرق فرقة تلحق بأصلها فهلكوا وفرقة تأخذ على أنفسها فكفروا وفرقة تجعل عيالها خلف ظهورها فيقاتلونهم فيفتح الله على بقيتهم

۱۹۰۷ ابن عباس کہتے ہیں جعفر الحارث سے، انہوں نے سعید بن جہمان سے، انہوں نے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ایک زمین ہوگی جس کا نام بصرہ یا بصیرہ ہوگا۔ وہاں پر بنو قنطورا آئیں گے، وہ دجلہ نامی نہر، جو کہ کعبور کے درختوں والی ہوگی، وہاں پڑاؤ ڈالیں گے، وہ لوگ تین (3) حصوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ ایک حصہ اپنے قبیلے کے ساتھ جا ملے گا، اور وہ ہلاک ہو جائیں گے، دوسرا حصہ اپنی جالوں کو بچانا چاہیں گے اور کفر اختیار کر لیں گے، اور تیسرا حصہ اپنے اہل و عیال کو پس پشت ڈال کر اُن سے لڑیں گے، پس اللہ تعالیٰ اُن میں سے بچنے والوں کو فتح عطا فرمائے گا۔

○ ○ ○

۱۹۰۸. قال ابن عباس وأخبرني خالد بن عبد الملك على أبي قلابه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال فيفترون ثلاث فرق فرقة تمكث وفرقة تلحق بآبائها مابست الشيع والقيصوم وفرقة تلحق بالشام وهي خير الفرق

۱۹۰۸ ابن عباس کہتے ہیں کہ خالد بن عبد الملك علی ابو قلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ وہ لوگ تین 3 حصوں میں بٹ جائیں گے، ایک حصہ ٹھہر جائے گا۔ دوسرا حصہ اپنے قبیلے کے ساتھ جا ملے گا، جو کہ شیخ اور قیصوم کی جگہ پر ہے، اور تیسرا حصہ شام والوں سے جا ملے گا اور یہ بہترین حصہ ہوگا۔

○ ○ ○

۱۹۰۹. حدثنا يحيى بن سعيد أخبرني أبو اليسع عن ضرار بن عمرو عن محمد بن كعب القرظي عن أبي هريرة قال أعينهم كالودع ووجوههم كالضعف لهم وقعة بين الدجلة والفرات ووقعة بمرج حمار ووقعة بدجلة حتى يكون الجواز أول النهار بمائة دينار للعبور إلى الشام ثم يزيد آخر النهار.

۱۹۰۹ یحییٰ بن سعید نے ابو الیسع سے، انہوں نے ضرار بن عمرو سے، انہوں نے محمد بن کعب القرظی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اُن کی آنکھیں پتلی ہوں گی۔ اُن کے چہرے ڈھال کی طرح ہوں گے۔ وہ پہلے



دجلہ اور دریائے فرات کے درمیان آئیں گے، پھر مقام مَرَج حمار اور پھر دجلہ میں آئیں گے، حتیٰ کہ دن کے لال حصہ میں دجلہ غبور کر کے شام جانے کا ٹکس وہ سو (100) دینار رکھیں گے، پھر دن کے آخری حصہ میں اُسے اور بڑھادیں گے۔

○ ○ ○

۱۹۱۰. قال يحيى وأخبرني الحسن بن بشير بن المهاجر عن عبد الله بن بريدة عن أبيه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول يسوق أمّتي قوم عراض الوجوه صفار الأعين كان وجوههم الحجف حتى يلحقوهم بجزيرة العرب ثلاث مرات أما الساقلة الأولى لينجو من يهرب والثانية يهلك بعض وينجو بعض وتضطلم الثالثة وهم الترك والذي نفسي بيده ليربطن خيولهم إلى سوارى مسجد المسلمين فكان بريدة لا يفارقه بعيرين أو ثلاث ومتاع السفر للهرب مما سمع من أمر الترك

۱۹۱۰ھ یحییٰ نے الحسن بن بشیر بن المهاجر سے، انہوں نے عبد اللہ بن بريدة سے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میرے والد نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ ارشاد فرما رہے تھے کہ: میری امت کو ایک قوم ہنکائے گی، چوڑے چہرے والے ہوں گے، پتلی آنکھوں والے ہوں گے، گویا اُن کے چہرے ڈھال ہیں، وہ انہیں جزیرۃ العرب سے ملادیں گے، وہ تین حصوں میں تقسیم ہوں گے۔ پہلا حصہ جو بھاگ جائے گا تو بچ جائے گا۔ دوسرے میں سے بعض بچ جائیں گے اور بعض ہلاک ہو جائیں گے۔ اور تیسرا حصہ اُن سے لڑے گا، اور یہ قوم ٹرک ہے۔ اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ ضرور اپنے گھوڑے مسلمانوں کی مسجد کے ستونوں سے ہانڈیں گے، حضرت بريدة رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب سے ٹرک کے متعلق یہ بات سنی تو بھاگنے کے لیے ہمیشہ دو یا تین اونٹ اور سفر کا سامان تیار رکھتے تھے۔

○ ○ ○

۱۹۱۱. حدثنا ابن عليه عن أيوب عن محمد بن سيرين عن عبد الرحمن بن أبي بكر عن عبد الله بن عمرو قال يوشك بنو قنطورا أن يخرجواكم من أرض العراق، قلت ثم تعود، قال أنت تشتهي ذاك، قلت أجل، قال نعم ويكون لهم سلوة من عيش.

۱۹۱۱ھ ابن علیہ نے ایوب سے، انہوں نے محمد بن سیرین سے، انہوں نے عبد الرحمن بن ابی بکر سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ قریب ہے کہ بنو قنطورا تمہیں سرزمین عراق سے نکال دیں، میں نے عرض کیا کہ کیا پھر ہم واپس آئیں گے؟ تو انہوں نے پوچھا کہ کیا تم یہ چاہتے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں! فرمایا ہاں! اور تمہاری اچھی زندگی ہوگی۔

○ ○ ○

۱۹۱۲. حدثنا ابن عليه أخبرني عوف عن أبي المصيرة القواس عن عبد الله بن عمرو قال ملاحم الناس خمس قد مضت لثان وثلاث في هذه الأمة ملحمة الترك وملحمة الروم



وملحمة الدجال ليس بعد ملحمة الدجال ملحمة.

۱۹۱۲) ابن علیہ نے خوف سے، انہوں نے ابو المغیرۃ القواس سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: لوگوں میں پانچ عظیم الشان جنگیں ہیں، دو گوریجی ہیں، اور تین (3) اس آمت میں ہوں گی: ایک جنگ توخرک کے ساتھ، اور دوسری روم کے ساتھ، اور تیسری دجال کے ساتھ جنگ ہے۔ دجال کے ساتھ جنگ کے بعد کوئی جنگ نہیں ہے۔

○ ○ ○

۱۹۱۳. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عباس عن جعفر بن الحارث عن محمد بن إسحاق عن محمد بن إبراهيم عن أبي سلمة بن عبد الرحمن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليهبطن الدجال خوز وكرمان في ثمانين ألفا كان وجوههم المجان المطرقة يلبسون الطيالة ويتعلون الشعر

۱۹۱۳) ابو المغیرۃ نے ابن عباس سے، انہوں نے جعفر بن الحارث سے، انہوں نے محمد بن اسحاق سے، انہوں نے محمد بن ابراہیم سے روایت کی ہے کہ ابو سلمۃ بن عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: دجال مقام خوز اور کرمان میں آتی (80) ہزار لشکر کے ہمراہ اترے گا۔ اُن کے چہرے چھٹی ڈھال کی طرح ہوں گے، وہ ہنر چادریں پہنیں ہوں گے، اور وہ بالوں والے جوتے پہنیں گے۔

○ ○ ○

۱۹۱۴. حدثنا بقية عن صفوان عن مشيخة عن معاوية قال اتركوا الرابضة ما تركوكم

يعني الخنزير

۱۹۱۴) بقیۃ رحمہ اللہ تعالیٰ نے صفوان رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے اپنے مشائخ سے روایت کی ہے کہ معاویہ فرماتے ہیں کہ رابضہ والوں کو چھوڑ دو! جب تک وہ تمہیں چھوڑے ہوئے ہیں۔

○ ○ ○

۱۹۱۵. حدثنا بقية عن صفوان قال وأخبرني أبو الزاهرية عن أبي عطيّة

المذبوح عن كعب لتخرجن الترك خروجة لا ينهنهم شيء دون القطيعة فيهم ذبح الله الأعظم.

۱۹۱۵) بقیۃ نے صفوان سے انہوں نے ابو الزاہریۃ سے، انہوں نے ابو عطیۃ المذبوح سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: ترک ضرور خروج کریں گے، اُن کو کوئی چیز نہ روکے گی بوائے ایک چھوٹے دستہ کے، اُن ترکوں پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آئے گا۔

○ ○ ○



۱۹۱۶. حدثنا أبو المغيرة عن ابن عياش ابن وهب الكلاعي عن بسر عن حذيفة قال  
 لأهل الكوفة ليخرجنكم منها قوم صغار الأعين لفس الأنف كان وجوههم المجان  
 المطرقة ينتعلون الشعر يربطون خيولهم بنخل جوخا ويشربون حتى ينتهوا إلى الفرات.

۱۹۱۶ ابو المغیرہ نے ابن عیاش سے، انہوں نے ابو وہب الکلاعی سے، انہوں نے بسر سے روایت کی ہے کہ حضرت  
 حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اہل کوفہ سے ارشاد فرماتے ہوئے کہا کہ: تمہارے خلاف چھوٹی آنکھوں اور چھٹی ناک  
 والے خروج کریں گے، اُن کے چہرے چھٹی ڈھال کی طرح ہوں گے، وہ بالوں کے جوتے پہنیں ہوں گے، وہ اپنے  
 گھوڑوں کو مقام جوخہ کے درختوں کے ساتھ باندھیں گے اور دریائے فرات سے پانی نکس گے۔

○ ○ ○

۱۹۷۱. حدثنا بقية عن أم عبدالله عن أخيها عبدالله بن خالد عن أبيه خالد بن معدان عن  
 معاوية قال اتركوا الرابضة ما تركوكم لأنهم سيخرجون حتى ينتهوا إلى الفرات فاشرب  
 منه أولهم ويجيء آخرهم فيقولون قد كان هاهنا ماء

۱۹۷۱ بقیہ نے، اُمّ عبد اللہ سے، انہوں نے اپنے بھائی عبد اللہ بن خالد سے، وہ اپنے والد سے، وہ خالد بن معدان،  
 سے روایت کرتے ہیں کہ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: رابضہ والوں کو چھوڑ دو جب تک وہ تمہیں چھوڑے ہوئے  
 ہیں، عنقریب وہ نکس گے اور دریائے فرات تک پہنچ جائیں گے، اُن کا اول دستہ اُس میں سے پانی پیئے گا، اور جب آخری دستہ  
 آئے گا تو وہ کہے گا کہ یہاں پر کبھی پانی موجود تھا؟

○ ○ ○

۱۹۱۸. حدثنا أبو المغيرة عن عبد الملك بن حميد بن أبي غنبة عن سلامة بن ملح  
 الضبي عن عبدالله بن عمرو قال اتينا فقال أمن أنتم؟ فقلنا من أهل العراق، قال والله  
 الذي لا إله إلا هو ليسو قنكم بنو قنطورا من خراسان ومجستان سولا عنيفا حتى ينزلوا  
 بالابل فلا يدعوا بها نخلة إلا ربطوا بها فرسائهم يعثون إلى أهل البصرة أما أن تخرجوا  
 من بلادنا وأما أن ننزل عليكم قال ليفترقون ثلاث فرق فرقة تلحق بالكوفة وفرقة  
 بالحجاز وفرقة بأرض العرب البادية ثم يدخلون البصرة فيقيمون بها سنة ثم يعثون إلى  
 الكوفة أما أن ترحلوا عن بلادنا وأما ننزل عليكم ليفترقون ثلاث فرق فرقة تلحق بالشام  
 وفرقة بالبادية أرض العرب وتبقى العراق لا يجد أحد فيها قفيزا ولا درهما قال وذلك  
 إذا كانت إمارة الصبيان فوالله ليلوكن رددها مرات.

۱۹۱۸ ابو المغیرہ نے عبد الملک بن حمید بن ابی غنبة سے روایت کی ہے کہ سلامہ بن ملح الضبی  
 عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے پوچھا کہ تم کہاں سے ہو؟ ہم نے عرض کیا کہ ہم عراق سے ہیں،



فرمانے لگے اُس اللہ کی قسم جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، ضرور بنو قسطور اچھیں خراسان اور بختان سے بری طرح ہکائیں گے اور وہ مقام ابلہ میں پڑاؤ ڈالیں گے، وہاں وہ کسی درخت کو نہ چھوڑیں گے مگر اُس کے ساتھ اپنا گھوڑا باندھیں گے۔ پھر وہ بصرہ والوں کی طرف پیغام بھیجیں گے کہ یا تم شہروں سے نکل جاؤ یا ہم تم پر حملہ کرتے ہیں؟ تو وہ تین (3) حصوں پر تقسیم ہو جائیں گے۔ ایک حصہ کوفہ والوں سے جا ملے گا۔ دوسرا حجاز والوں سے ملیں گے اور تیسرا حصہ عرب کے دیہات سے جا ملے گا، وہ ایک سال تک وہاں رہیں گے۔ پھر کوفہ پیغام بھیجیں گے کہ یا تم اپنے شہر سے کوچ کر جاؤ اور یا ہم تم سے لڑیں گے؟ تو وہ بھی تین (3) حصوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ ایک حصہ شام والوں سے جا ملے گا، دوسرا حجاز والوں سے اور تیسرا حصہ سرزمین عرب کے دیہات والوں سے جا ملے گا۔ وہاں عراق کا یہ حال میں ہو جائے گا کہ کسی کو وہاں پر نہ گندم ملے گی اور نہ کوئی درہم ملے گا۔ وہ بچوں کی حکومت میں ہوگا۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین 3 مرتبہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہا کہ ایسا ہو کر رہے گا۔

○ ○ ○

۱۹۱۹. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة أن الأعرج حدثه عبدالرحمن عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا الترك حمر الوجوه صغار الأعين فطس الأنف كان وجوههم الميجان المطرقة.

۱۹۱۹ ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے اعرج سے، انہوں نے عبدالرحمن حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی، جب تک تم ٹکڑوں سے لڑائی نہ کرو، جو کہ سُرخ چہرے والے، چھوٹی آنکھوں والے اور چھٹی ناکوں والے ہوں گے گویا کہ اُن کے چہرے ڈھال ہیں۔

○ ○ ○

۱۹۲۰. حدثنا ابن وهب عن ابن عباس عن عتبة الحضرمي عن الفضل بن عمرو بن أمية الضمري عن أبي هريرة قال أول ما يزوي من أقطار أرضها العرب لقوم حمر الوجوه كان وجوههم الميجان المطرقة.

۱۹۲۰ ابن وہب نے ابن عباس سے، انہوں نے عتبہ الحضرمی سے، انہوں نے الفضل بن عمرو بن امیہ الضمری سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: سب سے پہلے جو زمین کے اطراف سے عرب کی زمین پر آئیں گے وہ سُرخ چہروں والی ایک قوم ہے گویا اُن کے چہرے آلودہ ڈھال کی طرح ہیں۔

○ ○ ○

۱۹۲۱. قال ابن وهب وأخبرني يونس عن ابن شهاب عن أبي هريرة مثله وكان عمر

يقول للمسلمين تجدوا وجوههم كالدرق أعينهم كالودع فأتروهم ما تركوكم

۱۹۲۱ ابن وہب نے یونس سے، انہوں نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: سب سے پہلے جو زمین کے اطراف سے عرب کی زمین پر آئیں گے وہ سُرخ چہروں والی ایک قوم ہے گویا اُن کے



چہرے ڈھال کی طرح ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں سے کہا کرتے تھے کہ تم اُن چہروں کو ڈھال کی طرح پاؤ گے، اُن کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی۔ جب تک وہ تمہیں چھوڑے ہوئے ہیں تم بھی اُنہیں چھوڑو۔

○ ○ ○

۱۹۲۲. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة حدثني كعب بن علقمة حدثني حسان بن كريب انه سمع ابن ذي الكلاع يقول كنت عند معاوية فجاءه برید من ارمينية من صاحبها فقرا الكتاب للفضب لم دعا كاتبه فقال اكتب اليه جواب كتابه تذاكر ان الترك اغاروا على طرف ارضك فاصابوا منها لم بعث رجالا في طلبهم فاستقلوا الذي اصابوا فكلتكم امك فلا تعودن لمثلها ولا تحركنهم بشيء ولا تستقل منهم شيئا فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اللهم سيلحقونا بمنابت الشيع.

۱۹۲۲ھ رشدين نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے کعب بن علقمة سے، انہوں نے حسان بن کریب سے روایت کی ہے کہ ابن ذی الکلاع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا تو ارمینیا کے امیر کا قاصد حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُن کا خط اُنہوں نے پڑھ کر سنا یا، تو حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ناراض ہوئے اور اُنہوں نے اپنے کاتب سے کہا کہ اس خط کا جواب لکھو کہ تُو نے اپنے خط میں ذکر کیا تھا کہ تُو کوں نے تیری زمین کے اطراف میں حملہ کیا ہے اور وہاں سے کچھ مال حاصل کیا ہے تو نے اُن کے پیچھے اپنے آدمی بھیجے جنہوں نے اُن سے مال واپس لے لیا۔ تیری ماں تجھے روئے آئندہ تُو ایسا نہ کرنا۔ تُو کوں کو بالکل نہ چھیڑنا اور نہ اُن سے کوئی چیز واپس چھیڑنا۔ میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ وہ ہم سے آملیں گے مقام منابت الشیع میں۔

○ ○ ○

۱۹۲۳. حدثنا رشدين عن ليث بن سعد عن أبي قبيل عن غير واحد من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال تخرج الروم في الملحمة العظمى ومعهم الترك وهرجان والصفالبة

۱۹۲۳ھ رشدين رحمہ اللہ تعالیٰ نے، لیث بن سعد رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے ابو قبیل رحمہ اللہ تعالیٰ سے اور انہوں نے کئی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ: المل روم عظیم الشان جنگ کے لیے نکلیں گے، اُن کے ہمراہ ترک اور نہ جان اور صفالہ ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۹۲۳. حدثنا الوليد عن ابن لهيعة عن أبي المغيرة عبيد الله بن المغيرة عن عبد الله بن عمرو قال الملاحم ثلاث مضت لثان وبقيت واحدة ملحمة الترك بالجزيرة.

۱۹۲۳ھ الولید نے، ابن لہیعہ سے انہوں نے ابو المغیرہ سے انہوں نے عید اللہ بن المغیرہ سے روایت کی ہے کہ



حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: تین عظیم الشان جنگیں ہوں گی۔ ان میں دو گورچکی ہیں اور ایک عظیم الشان جنگ خُک کے ساتھ جزیرہ میں باقی ہے۔

○ ○ ○

حدثنا الوليد عن ابن جابر وغيره عن مكحول عن النبي صلى الله عليه وسلم قال للترك  
خروجتان إحداهما يخرجون أذربيجان والثانية بشرعون منها على شط الفرات  
۱۹۲۵ھ الولید نے ابن جابر سے روایت کی ہے کہ مکحول رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:  
خُک دو مرتبہ خروج کریں گے۔ ایک مرتبہ آذربائیجان میں اور دوسری مرتبہ دریائے فرات کے کنارے پر۔

○ ○ ○

۱۹۲۶ھ . حدثنا الوليد عن ابن آدم عن أبي الأعيس عن كعب قال بشرع الترك على نهر  
الفرات فكاني بذوات المعصفرات بمصطفقن على نهر الفرات  
۱۹۲۶ھ الولید نے ابن آدم سے، انہوں نے ابو اعیس سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں  
کہ: خُک نہر فرات کے کنارے سے شروع کریں گے، گویا کہ میں زمین کپڑے پہنی ہوئی عورتوں کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ دریائے  
فرات کے کنارے تالیاں بجا رہی ہیں۔

○ ○ ○

۱۹۲۷ھ . حدثنا الوليد عن ابن جابر عن مكحول عن النبي صلى الله عليه وسلم قال  
ليرسل الله على جثتهم الموت يعني دوابهم فترجلهم فيكون فيهم ذبح الله الأعظم لا  
ترك بعدها  
۱۹۲۷ھ الولید نے ابن جابر سے روایت کی ہے کہ مکحول رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے  
کہ: اللہ تعالیٰ اُن کے جسموں پر موت بھیج دے گا۔ اور انہیں روئے ڈالے گا اور اُن میں اللہ تعالیٰ کا بڑا عذاب آئے گا، اُس کے  
بعد کوئی خُک باقی نہ رہے گا۔

○ ○ ○

۱۹۲۸ھ . حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن أيوب عن ابن سيرين عن ابن مسعود قال كان  
بالترك على براذين مخلعة الأذان حتى يربطوها بشط الفرات  
۱۹۲۸ھ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے ایوب سے، ابن سیرین سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ  
بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: گویا کہ میں خُکوں کے ساتھ اُن کے لمبے کانوں والے خچروں پر ہوں اور وہ اُن کو دریائے  
فرات کے کنارے پر باندھ رہے ہیں۔

○ ○ ○

۱۹۲۹ھ . قال ابن سيرين عن عبدالرحمن بن أبي بكرة قال قال لي عبداللہ بن عمرو بن  
العاص لولا شك بنو قنطورا أن يخرجوكم من أرض العراق، قال قلت ثم نعود، قال ذاك



أحب اليك ثم تعودن لتكون لكم بها سلوة من عيش

۱۹۲۹۔ ابن سیرین کہتے ہیں عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ: قریب ہے کہ تمہیں بنو قنطوراس زر زمین عراق سے نکال دے، میں نے عرض کیا کہ کیا ہم پھر لوٹیں گے؟ فرمایا کہ کیا یہ تجھے زیادہ پسند ہے؟ پھر تم لوٹو گے اور تمہاری اس میں ابھی زندگی ہوگی۔

○ ○ ○

۱۹۳۰۔ حدثنا عبد الوهاب عن يونس عن الحسن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من اشراط الساعة ان تقاتلوا القواما وجوههم كالمعجان المطرقة وان تقاتلوا القوما لعالمهم الشعر قد رأينا الاول وهم الترك ورأينا هؤلاء وهم الاكراد. قال الحسن لاذًا كنت في اشراط الساعة لكأنك قد عاينته.

۱۹۳۰۔ عبدالوہاب کہتے ہیں یونس سے کہ الحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ تم ایسی قوم سے لڑو گے جن کے چہرے ڈھالوں کی طرح ہوں گے۔ اور تم لڑو گے ایسی قوم سے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔ کسی نے کہا ہم نے پہلی علامت والے لوگوں کو دیکھا ہے وہ ترک ہیں، اور ہم نے دوسری علامت والوں کو دیکھا ہے کہ وہ گرد ہیں، حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پھر تو خود قیامت کی علامتوں میں سے ہے اور ٹوٹنے اس کا معائنہ بھی کر لیا ہے۔

○ ○ ○

۱۹۳۱۔ حدثنا عبد الوهاب عن الجريري عن أبي نضرة عن جابر بن عبد الله قال قال حذيفة يوشك أهل العراق ألا يجي إليهم درهم ولا قفيز يمنعهم من ذلك العجم ويوشك أهل الشام أن لا يجي إليهم دينار ولا مدي يمنعهم من ذلك الروم.

۱۹۳۱۔ عبدالوہاب نے، الجریری سے، انہوں نے ابونضرہ سے روایت کی ہے کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ: قریب ہے کہ اہل عراق کے پاس نہ کوئی درہم آئے اور نہ گندم آئے، جو عجی ان سے روک دیں گے، اور قریب ہے کہ اہل شام کے پاس نہ دینار آئے اور نہ ایک گندم آئے، جو ان سے روم والے روک دیں گے۔

○ ○ ○

۱۹۳۲۔ حدثنا عبدة بن سليمان عن زكريا عن أبي اسحاق عن أرقم بن عوف عن ابن مسعود قال كيف أنتم إذا خرجتم من أرضكم هذه إلى جزيرة العرب منابت الشيح قالوا ومن يخرجنا قال العدو.

۱۹۳۲۔ عبدة بن سليمان رحمہ اللہ تعالیٰ نے، زکریا رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے ابواسحاق رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں



نے ارتم بن یعقوب رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: تمہاری کیا حالت ہوگی جب تمہیں تمہاری اس زمین سے جزیرہ عرب "منابت الشح" کی طرف نکال دیا جائے گا؟ لوگوں نے کہا کہ ہمیں کون نکالے گا؟ فرمایا کہ دشمن!

○ ○ ○

۱۹۳۳. حدثنا ابن عیینہ عن الزہری عن سعید بن المسیب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعة حتی تقاتلوا قوما کان وجوہہم المجان المطرقة ولا تقوم الساعة حتی تقاتلوا قوما لعالمہم الشعر.

۱۹۳۳) ابن عیینہ نے الزہری سے، انہوں نے سعید بن المسیب سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: قیامت قائم ہوگی اس سے پہلے تم ایسی قوم کے ساتھ لڑو گے جن کے چہرے ڈھال جیسے ہوں گے، اور قیامت قائم نہ ہوگی جب تک تم ایسی قوم سے نہ لڑو جن کے جوتے ہالوں کے ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۹۳۴. حدثنا ابن عیینہ عن ابی الزناد عن الأعرج عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعة حتی تقاتلوا قوما ذلف الألف صغار الأعین کان وجوہہم المجان المطرقة.

۱۹۳۴) ابن عیینہ نے ابو الزناد سے، انہوں نے اعرج سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم ایسی قوم سے لڑو گے جو چوٹی ناک والے اور چھوٹی آنکھوں والے ہوں گے گویا کہ اُن کے چہرے ڈھال ہیں۔

○ ○ ○

## ما وقت فی الفتن من الأوقات للسنین والشہور والأیام

### فتنوں کے اوقات

۱۹۳۵. حدثنا أبو عمر الصغار عن ابی التیاح عن ابی العوام عن کعب قال تدور رحی العرب بعد خمس وعشرین ومئة سنة من وفاة نبیہا صلی اللہ علیہ وسلم ثم الفتن.

۱۹۳۵) ابو عمر الصغار رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابو التیاح سے، انہوں نے ابو العوام سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے ایک سو پچیس (125) سال بعد عرب کی چکی گھوم جائے گی، پھر فتنے ہوں گے۔

○ ○ ○



۱۹۳۶. حدثنا ضمرة عن ابن شاذب عن أبي التياح عن أبيه عن أبي العوام مثله

۱۹۳۶ ضمرة نے ابن شاذب سے، انہوں نے ابوالتياح سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابوالعوام سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے ایک سو پچیس (125) سال بعد عرب کی بجلی گھوم جائے گی، پھر فتنے ہوں گے۔

○-○-○

۱۹۳۷. حدثنا رشدین عن ابن لہیعہ عن یزید بن ابی حبیب عن حذیف بن عمرو عن

المستورد بن شداد رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول أمة

أجل وإن لأمتی منة فإذا مر علی أمتی منة منة أتھا ما وعدھا اللہ

۱۹۳۷ رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے، انہوں نے حذیف بن عمرو سے روایت کی ہے کہ المستورد بن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: ہر آئندہ کے لئے ایک وقت مقرر ہوتا ہے، میری آئندہ کے لئے سو (100) سال کا وقت مقرر ہے، جب میری آئندہ پر سو (100) سال گزر جائیں گے تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے ساتھ جو وعدہ کیا ہے وہ اُن پر آ جائے گا۔

○-○-○

۱۹۳۸. قال ابن لہیعہ وأخیولی رجل عن الہجنع عن غالب بن الہذیل عن جویریۃ بنت

شمر عن علی قال سلطان أمة محمد صلی اللہ علیہ وسلم بعد وفاته منة منة وسیع وسیع

منة واحد ولاتین یوما حتی یسلط اللہ علیہم الوہن.

۱۹۳۸ ابن لہیعہ نے ایک راوی سے، انہوں نے ہجنع سے، انہوں نے غالب بن ہذیل سے، انہوں نے جویریۃ بنت شمر سے روایت کی ہے کہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: آئندہ محمد ﷺ کی سلطنت وغیرہ ﷺ کی وفات کے بعد ایک سو پچیس (137) سال اور اکتیس (31) دن رہے گی، پھر اللہ تعالیٰ اُن پر بڑی مسلط فرمادے گا۔

○-○-○

۱۹۳۹. حدثنا رشدین عن ابن لہیعہ عن عبدالعزیز بن صالح عن حذیفۃ قال الفتن بعد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی أن تقوم الساعة أربع فتن فالأولی خمس والثانیۃ

عشرون والثالثۃ عشرون والرابعۃ الدجال.

۱۹۳۹ رشدین نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالعزیز بن صالح سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی

اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ کے بعد قیامت تک چار (4) بڑے فتنے ہوں گے، پہلا پانچ ہے، دوسرا بیس ہے، اور تیسرا بیس ہے، اور چوتھا دجال ہے۔

○-○-○

۱۹۴۰. حدثنا محمد بن یزید الواسطی عن العوام بن حوشب عن سعید بن جہمان عن



سفینة مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال  
 الخلافة في امتي ثلاثين سنة فحسبوا ذلك فكان تمام ذلك ولاية علي رضي الله عنه.  
 ۱۹۳۰ھ محمد بن یزید الواسطی نے العوام بن حوشب سے، انہوں نے سعید بن جہان سے، انہوں نے سفید رسول اللہ ﷺ  
 کے آزاد کردہ غلام سے روایت کی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میری امت میں خلافت تیس (30) سال رہے  
 گی، لوگوں نے جب اُس کا حساب لگایا تو تیس (30) سال حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکومت کے اختتام پر پورے ہوتے  
 تھے۔

○ ○ ○

۱۹۳۱ھ۔ حدثنا الوليد بن مسلم عن أبي عبد الله المشجعي عن أبي أمية الكلبي قال لما  
 اختلف الناس بعد موت معاوية وفتنة ابن الزبير اتينا شيئا قدما قد سقط حاجباه على  
 عينيه قد أدرك الجاهلية فلما أخبرنا عن زماننا هذا قال إن هذا الأمر سيصير إلى رجل  
 من بني أمية يملككم اثنتين وعشرين سنة ثم يموت خلفاء يتتابعون في منيات يسيرة ثم رجل  
 علامته في عينه يعني هشام بن عبد الملك يجمع المال جمعا لم يجمعه أحد بعش تسعة  
 عشر سنة وشيئا لم يموت.

۱۹۳۱ھ الولید بن مسلم نے ابو عبد اللہ المشجعی سے، انہوں نے ابو امیہ الکلبی رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے  
 ہیں کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فوت ہونے اور ابن زبیر کے فتنے کے بعد لوگوں میں اختلاف ہوا تو ہم ایک  
 بوڑھے شیخ کے پاس آئے جس کی بھونیں آنکھوں پر مری ہوئی تھیں، اُس نے جاہلیت کا زمانہ بھی پایا تھا، ہم نے کہا کہ ہمیں موجودہ  
 دور کے متعلق بتائیے؟ تو شیخ نے کہا کہ یہ حکومت بنو امیہ کے ایک آدمی کے ہاتھ میں چلی جائے گی جو بائیس 22 سال تک تمہارا امیر  
 رہے گا، پھر خلفاء چند سالوں میں پے درپے مرتے جائیں گے، پھر ایک آدمی آئے گا جس کی نشانی آنکھ میں ہوگی، اس سے  
 مراد هشام بن عبد الملك ہے۔ وہ اتنا مال جمع کرے گا کہ جتنا کسی اور نے نہ جمع کیا ہوگا، وہ انیس (19) سال اور کچھ دن زندہ رہے  
 گا پھر فوت ہو جائے گا۔

○ ○ ○

۱۹۳۲ھ۔ حدثنا رشدين عن معاوية بن صالح قال حدثني بعض المشيخة أن رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم قال إذا أتني علي أمي خمس وعشرين ومئة سنة كانت الملاحم  
 وكل ما يذکر فی آخر الزمان.

۱۹۳۲ھ رشیدین رحمہ اللہ تعالیٰ نے معاویہ بن صالح رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے اپنے مشائخ سے روایت کی ہے کہ  
 وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: جب میری امت پر ایک سو پچیس (125) سال گزر جائیں گے تو جنگیں



ہوں گی، اور ہر وہ چیز واقع ہوگی جس کے واقع ہونے کا ذکر آخری زمانے میں کیا جاتا ہے۔

○ ○ ○

۱۹۳۳. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن يزيد بن أبي حبيب عن كعب قال بعد معاوية رجل يلي حمل امرأة وفصالها ولدها ويملك آخر لا يكون شيء حتى يهلك ثم يكون رجل من تبعاء قد حضر أجله يلي هو وولد خمسين سنة.

۱۹۳۳ رشدين نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد ایک آدمی حکومت کرے گا اتنی مدت جتنی مدت میں عورت کا حمل ہوتا ہے اور وہ اپنے بچے سے دودھ چھڑاتی ہے یعنی ڈھائی برس، اور پھر دوسرا بادشاہ بنے گا جو جلد ہلاک ہو جائے گا، پھر تیسرا بادشاہ آئے گا جس کی موت کا وقت قریب ہو گا وہ اور اس کی اولاد پچاس (50) سال تک حکومت کریں گے۔

○ ○ ○

۱۹۳۳. قال ابن لهيعة عن ابن قوثر عن أبي صالح عن تميم قال آخر خليفة من بني أمية سلطانة سنتين لا يبلغ ذلك لا يجاوز ثمانين سنة.

۱۹۳۳ ابن لہیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابن قوثر رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے ابو صالح رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت تميم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنو امیہ کا آخری خلیفہ کی بادشاہت دو سال ہوگی، بلکہ دو سال بھی نہ ہوگی اٹھارہ (18) مہینے سے اس کی حکومت نہ پورے گی۔

○ ○ ○

۱۹۳۵. حدثنا رشدين عن جرير بن حازم عن الحسن عن أبي هريرة وعبد الرزاق وابن نور عن معمر عن طارق عن منير الثوري عن محمد بن علي قال عبد الرزاق أراه ذكر عليا وابن وهب عن ابن لهيعة عن حمزة بن أبي حمزة النصيب عن أبي هريرة قالوا كلهم ويل للعرب بعد الخمس والعشرين والمائة سنة.

۱۹۳۵ رشدين نے جریر بن حازم سے، انہوں نے الحسن سے روایت کی ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ اور اسی طرح عبد الرزاق اور ابن ثور نے، انہوں نے معمر سے، انہوں نے طارق سے، انہوں نے منذر الثوری سے، انہوں نے محمد بن علی سے روایت کی ہے۔ اسی طرح ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے حمزہ بن ابی حمزہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عرب کے لئے ایک سو پچیس (125) سال کے بعد ہلاکت ہے۔

○ ○ ○

۱۹۳۶. حدثنا أبو يوسف المقيمي عن فطر عن محمد بن الحنفية قال ينشعب أمر بني العباس في سنة سبع وتسعين أو تسع وتسعين ويقوم المهدي سنة متين

۱۹۳۶ ابو یوسف المقتدی نے فطر سے روایت کی ہے کہ محمد بن الحنفیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنی عباس کا معاملہ



سخت ہو جائے گا ایک سو ستانوے (197) یا ایک سو ستانوے (199) میں، اور مہدی دوسو (200) میں کھڑا ہو جائے گا۔

○ ○ ○

۱۹۳۷۔ حدثنا الوليد بن مسلم قال قال كعب بملك بنو العباس تسع مئة شهر

۱۹۳۷ھ الولید بن مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت کعب بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ بنو عباسؓ نو سو (900) مہینے

حکومت کریں گے۔

○ ○ ○

۱۹۳۸۔ حدثنا الوليد بن مسلم قال حدثنا أبو إسحاق الأقرع عن سليمان بن كثير أبي

داود الواسطي عن حاتم بن أبي صغيرة عن ابن بحر عن أبي الجبلد قال بملك رجلا

رجل وولده من بني هاشم النين وسبعين سنة.

۱۹۳۸ھ الولید بن مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے، ابوالاسحاق اقرع رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے سلیمان بن کثیرؓ

سے، انہوں نے ابوداؤد الواسطیؓ سے، انہوں نے حاتم بن ابوصغيرةؓ ابن بحرؓ عن ابی الجبلدؓ فرماتے ہیں:

کہ دو آدمی بہتر (72) سال تک بادشاہ رہیں گے، ایک وہ آدمی ہوگا اور ایک اُس کا بیٹا ہوگا اور یہ بنو ہاشمؓ سے ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۹۳۹۔ حدثنا أبو معاوية عن موسى الجهنی عن زيد العمی عن أبي الصديق عن أبي

سعيد ومحمد بن مروان عن عمارة بن أبي حفصة عن زيد العمی عن أبي الصديق عن أبي

سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال بملك المهدي سبع لمان تسع سنين

۱۹۳۹ھ ابومعاویہؓ نے موسیٰ الجہنیؓ سے، انہوں نے زید العمیؓ سے، انہوں نے ابوالصدیقؓ سے، انہوں نے ابوسعید خدریؓ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور اسی طرح محمد بن مروانؓ نے، عمارة بن ابوصفصہؓ سے، انہوں نے زید العمیؓ سے، انہوں نے ابوالصدیقؓ سے

روایت کی ہے کہ حضرت ابوسعید الخدریؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: مہدی سات (7)،

آٹھ (8)، نو (9) سال حکومت کرے گا۔

○ ○ ○

۱۹۵۰۔ حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن أبي زرعة عن صباح قال بملك تسع وثلاثين

سنة بني هاشم سبعون سنة وبين خراب ووذس والهاشمي سبعون سنة

۱۹۵۰ھ رشدينؓ نے ابن لہیعہؓ سے، انہوں نے ابو زرعةؓ سے روایت کی ہے کہ صباحؓ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مہدی

اُتالیس (39) تک رہے گا۔ پھر بنی ہاشمؓ میں ستر (70) سال حکومت رہے گی اور پھر زوذسؓ اور ہاشمیؓ کے درمیان اختلاف

ستر (70) سال تک رہے گی۔

○ ○ ○

۱۹۵۱۔ قال الوليد وقرأت على دانيال قال جميع شأن هذه الأمة بعد نبينا محمد صلى



اللہ علیہ وسلم الی عیسیٰ أربع وسبعین ومئتی سنة لہنی أمیة من ذلک حقب لمانون سنة  
والمستلطون وهم اثنا عشر لهم سنة ومملک الجبارون أربعین سنة وبقي الناس لا  
أحد لهم سبع سنون ويخرج الدجال سبع سنون ويخرج عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام  
لیکون أربعین سنة

۱۹۵۱ء ولید کہتے ہیں کہ دانیال فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے بعد اس امت کی حالت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے  
آنے تک دو سو چوہتر (274) سال رہے گی، اس میں سے بنو امیہ کے دور کے اسی (80) سال ہوں گے، اور زمرہ قتی آئے ہوئے  
حکمران جو کہ بارہ (12) ہوں گے ان کے سو (100) سال ہوں گے، اور ظالم بادشاہ چالیس (40) سال تک ہوں گے، سات  
(7) سال تک لوگ اس حالت میں ہوں گے کہ کوئی ان کا حکمران نہ ہوگا، اور سات (7) سال دجال کے خروج میں گوریں گے،  
اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام آئیں گے، پس وہ چالیس (40) سال تک رہیں گے۔

○ ○ ○

۱۹۵۲ء۔ حدثنا الولید عن صدقة بن یزید عن ابی حمزة النضر ابن شمیط قال من حين  
ينزع الحق ليدفع الی أهله ألف يوم وثلاثمائة وخمیس وثلاثین يوما ألف يوم وخمسة يوما  
طوبی لمن صبر علیہ بعصب البلاء فیہ بالأمیر ذی التاج فصاحب البر لمن بینهما قال  
قلت لما لك نقصت من العدة الأولى أربعین يوما قال فیها الرجف والقذف والخسف  
ثم إمام عادل ثم إمام عال ثم إمام عدل یملکون جمیعا بضعا وعشرين سنة ثم إمام عدل  
خمسة عشرة سنة

۱۹۵۲ء الولید نے صدقة بن یزید سے روایت کی ہے کہ ابو حمزة النضر ابن حمید رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حق کو تجہیز  
کرد و ہارہ اس کے اٹل کی طرف لوٹایا جائے گا، ایک ہزار (1000) دن اور تین سو پینتیس (335) دن ایک ہزار (1000) دن اور  
دو سو (200) دن اور پانچ (5) دن۔ خوش بختی ہے اس آدمی کے لئے جو اس پر صبر کرے۔ اس میں آفتیں تاج والے بادشاہ کی  
وجہ سے آئیں گی، پھر تنگی والا آدمی ہوگا جو ان کے درمیان ہوگا، میں نے عرض کیا کہ آپ نے کیوں پہلی کی گنتی میں چالیس (40)  
دن کم کئے؟ فرمایا کہ اس میں کڑک اور اُدپر سے مارنا اور دھنسا ہوگا، پھر عادل امام آئے گا پھر عالی امام آئے گا پھر عدل امام آئے  
گا، یہ سب میں (20) سال سے زیادہ بادشاہت کریں گے، پھر عادل امام پندرہ (15) سال تک ہوگا۔

○ ○ ○

۱۹۵۳ء۔ حدثنا ابو معاویة عن الأعمش عن ابی قیس عن الہیثم ابن الأسود قال سمعت  
عبداللہ بن عمرو یقول ان الأشرار بعد الأخیار عشرين ومئة سنة لا یدری أحد من الناس



متی بدخل اولها

۱۹۵۳ھ ابو معاویہ نے اعمش سے، انہوں نے ابو قیس سے، انہوں نے الہیثم ابن اسود سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نیک لوگوں کے بعد بڑے لوگ ایک سو بیس (120) سال کے بعد آئیں گے، لوگوں میں سے کوئی بھی نہ جانے گا کہ شریر لوگوں میں پہلا کب داخل ہوا۔

○ ○ ○

۱۸۵۳. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن عبد العزيز بن صالح عن علي بن رباح عن ابن

مسعود قال بخرج رجل من الموالي يمر ويدعو الى بني هاشم يدعى عبدالله يلى اربع

سنين ثم يهلك

۱۹۵۳ھ رشدين نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے عبدالعزیز بن صالح سے، انہوں نے علی بن رباح سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آزاد کردہ غلاموں میں سے ایک آدمی خروج کرے گا۔ وہ بنو ہاشم کی طرف دعوت دے گا، اُسے عبداللہ کہہ کر بلایا جائے گا، وہ چار (4) سال تک حکومت کرے گا، پھر وہ ہلاک ہو جائے گا۔

○ ○ ○

۱۹۵۵. حدثنا رشدين عن ابن لهيعة بن يزيد بن أبي حبيب قال قال رسول الله صلى الله

عليه وسلم خروج السفلياني سنة سبع وثلاثين كان ملكه ثمانية وعشرين شهرا وإن خرج

في تسع وثلاثين كان ملكه تسعة أشهر

۱۹۵۵ھ رشدين نے ابن لہیعہ سے روایت کی ہے کہ یزید بن ابی حبیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: سفلیانی کا خروج سینتیس (37) میں ہوگا۔ اُس کی بادشاہت اٹھائیس (28) مہینے رہے گی، اور اگر وہ اٹتالیس (39) میں خروج کرے تو اُس کی بادشاہت نو (9) مہینے رہے گی۔

○ ○ ○

۱۹۵۶. قال ابن لهيعة واخبرني عبد العزيز بن صالح عن عكرمة عن ابن عباس قال ان

كان خروج السفلياني من سبع وثلاثين.

۱۹۵۶ھ ابن لہیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے عبدالعزیز بن صالح رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت عکرمہ رحمہ اللہ تعالیٰ

فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا ہے کہ سفلیانی کا خروج سینتیس (37) میں ہوگا۔

○ ○ ○

۱۹۵۷. حدثنا عبد الصمد بن عبد الوارث عن حماد بن سلمة عن أبي هارون قال قلت

لنوف إن عبد الله بن عمرو يقول لا يلبث الناس بعد السبعين الا قليلا فقال اني لأجدهم

يعيشون بعد ذلك زمانا طويلا

۱۹۵۷ھ عبدالصمد بن عبدالوارث نے حماد بن سلمہ سے روایت کی ہے کہ ابو ہارون رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں



نے نوف سے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگ ستر (70) کے بعد بہت کم باقی رہیں گے۔ نوف نے کہا میں دیکھتا ہوں کہ وہ اس کے بعد بھی طویل زمانہ تک زندہ رہیں گے۔

○ ○ ○

۱۹۵۸. حدثنا بقية بن الوليد وأبو المغيرة عن أبي بكر بن أبي مرزوم عن راشد بن سعد عن سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا أرجو أن لا تعجز أمي عند أبي أن يؤخرهم نصف يوم قال سعد نصف يوم خمس منة سنة

۱۹۵۸ھ بقیہ بن الولید نے، ابوالمغیرہ سے، انہوں نے ابوبکر بن ابومریم سے، انہوں نے راشد بن سعد سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد بن ابوقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: مجھے اُمید ہے کہ میری اُمّ میرے رب کے ہاں اس بات سے عاجز نہ آئے گی کہ اللہ تعالیٰ انہیں آدمی دن تک مؤخر کر دے۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آدمی دن سے مراد پانچ سو (500) سال ہیں۔

○ ○ ○

۱۹۵۹. حدثنا بقية بن صفوان عن سعيد بن خالد حدثه عن مطر أبي خالد مولى أم حكيم بنت أبي هاشم عن كعب قال أظنكم فتنة كقطع الليل المظلم لا ينجو منها شرفها ولا غربها الا من استظل بظل لبنان فيما بينه وبين البحر لهم أسلم غيرها وذلك إذا احترقت داري هذه واحترقت سنة النتن وعشرين ومئة.

۱۹۵۹ھ بقیہ نے صفوان رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے سعید بن خالد رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے مطر ابو خالد رحمہ اللہ تعالیٰ سے جو اُم حکیم بنت ابی ہاشم کے آزاد کردہ غلام تھے سے روایت کی ہے کہ: حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: تم پر آمد میری راتوں کے کڑوں کی طرح فتنے سایہ لگن ہیں، نہ اُس سے شرق والے، اور نہ مغرب والے نجات پاسکتے ہیں۔ بوائے اُس کے جو لبنان کے سائے کی پناہ میں آجائے، جو اُس کے اور سمندر کے درمیان ہوگا تو وہ دوسروں کی بہ نسبت زیادہ سلامتی میں ہوگا، اور یہ اُس وقت ہوگا جب میرا یہ گھر جل جائے، اور یہ گھر ایک سو پانچ سال (122) بعد جلے گا۔

○ ○ ○

۱۹۶۰. حدثنا أبو المغيرة عن بشير بن عبد الله بن يسار سمع عبد الله بن بسر صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بين فتح القسطنطينية وبين خروج الدجال سبع سنين.

۱۹۶۰ھ ابوالمغیرہ نے بشر بن عبداللہ بن یسار رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قسطنطنیہ کی فتح اور دجال کے خروج کے درمیان سات (7) سال کا وقفہ ہوگا۔

○ ○ ○

۱۹۶۱. حدثنا يحيى بن سعيد المطار عن ضرار بن عمرو عن اسحاق بن أبي لروة عن



أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الفتنة الرابعة تقيم لمالية عشر ثم تحسر الفرات عن جبل من ذهب فيقتلوا عليه حتى يقتل من كل تسعة تسعة.

۱۹۶۱ء یحییٰ بن سعید القطار نے، ضرار بن عمر سے، انہوں نے اسحاق بن ابی فروة سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ چوتھا فتنہ اٹھارہ (18) تک قائم رہے گا، پھر دریائے فرات کا پانی سونے کے پہاڑ سے ہٹ جائے گا، لوگ اُس پر لڑیں گے، حتیٰ کہ نو (9) برس سے سات (7) مارے جائیں گے۔

○ ○ ○

۱۹۶۲ء . حدثنا يحيى بن سعيد عن معاوية بن يحيى عن بحير بن سعد قال تخرج فتنة من

صيدا الى أعالي الشام فتلبث فيهم أربع سنين.

۱۹۶۲ء یحییٰ بن سعید نے معاویہ بن یحییٰ سے روایت کی ہے کہ بحیر بن سعد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایک فتنہ مقام صید سے شام کی بلند جگہوں کی طرف نکلے گا، اور وہ چار (4) سال تک رہے گا۔

○ ○ ○

۱۹۶۳ء . حدثنا يحيى بن سعيد عن أبي معاوية شيبان النخوي وهو ابن عبد الرحمن عن

منصور بن المعتمر عن ربيع بن حراش عن البراء بن ناجية الكاهلي عن ابن مسعود رضي

الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ستزول رحا الاسلام لخمس وثلاثين أو

ست وثلاثين أو سبع وثلاثين سنة فان يهلكوا يكسبيل من هلك فان تم فسبعين عاما

قالوا يا رسول الله بما مضى أو بما بقي؟ قال لا بما بقي

۱۹۶۳ء یحییٰ بن سعید ابو معاویہ شیبان النخوی سے، انہوں نے ابن عبد الرحمن سے، انہوں نے منصور بن المعتمر سے،

انہوں نے ربیع بن حراش سے، انہوں نے البراء بن ناجیہ الکاہلی سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: عنقریب اسلام کی چکی پینتیس (35) یا سترتیس (37) سال کے بعد گھوم جائے

گی، اگر وہ لوگ ہلاک ہو گئے تو اُن لوگوں کے راستے پر ہوں گے جو پہلے ہلاک ہو گئے، اور اگر وہ باقی رہے تو ستر (70) سال

پورا کریں گے، حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ اگر رے ہوؤں کے ساتھ

یا اُس کے علاوہ جو باقی ہوں گے؟ فرمایا نہیں اُس کے علاوہ جو باقی ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۹۶۴ء . حدثنا يحيى بن سعيد الطار عن أيوب بن خوط عن حميد بن هلال العدوي

عن عبد الله بن معقل عن عبد الله بن سلام انه قال لعلي إنك كنت شاورني في أرض

تشر بها حياز الأراضى فنهيتك لأن كان لك بها حاجة فاشتر بها فإنه سيكون على رأس

الأربعين صلح وجماعة



۱۹۶۴ء یحییٰ بن سعید الطار رحمہ اللہ تعالیٰ نے، ایوب بن خوط رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے حمید بن ہلال الحدادی سے، انہوں نے عبد اللہ بن معقل سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ تُو نے مجھ سے مشورہ کیا تھا اُس زمین کے خریدنے کے متعلق جو فلاں زمینوں کے سامنے ہیں، میں نے آپ کو منع کیا تھا، اگر آپ کو اُس زمین کی حاجت ہے تو آپ اُسے خرید لیں؟ اس لئے کہ عنقریب چالیس (40) کے سر پر صلح اور جماعت ہوگی۔

○ ○ ○

۱۹۶۵ء۔ حدثنا يحيى بن سعيد عن اسماعيل بن عياش عن عطاء ابن عجلان عن منصور بن المعتمر عن البراء بن ناجية عن ابن مسعود رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال مستدور رحا الإسلام لخمس وثلاثين سنة فان يهلكوا فليسب من هلك وان يبقوا فليسب قبلها او سببعين بعدها قال بل سببعين بعدها.

۱۹۶۵ء یحییٰ بن سعید نے اسماعیل بن عیاش سے، انہوں نے عطاء ابن عجلان سے، انہوں نے منصور بن المعتمر سے، انہوں نے البراء بن ناجیہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: عنقریب اسلام کی چکی پینتیس (35) سال میں پھر جائے گی، اگر وہ ہلاک ہو گئے تو اُن لوگوں کے راستے پر ہوں گے جو ہلاک ہو گئے، اور اگر وہ باقی رہے تو ستر (70) سال پورا کریں گے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ اگر ورے ہوؤں کے ساتھ یا اُس کے علاوہ جو باقی ہوں گے؟ فرمایا نہیں اُس کے علاوہ جو باقی ہوں گے۔

○ ○ ○

۱۹۶۶ء۔ حدثنا يحيى بن سعيد عن يحيى بن بكير عن القاسم بن محمد عن ابراهيم بن عبد الله بن الحسن قال في سنة سبع وستين الفلاء ولما ن وستين الموت وفي تسع وتسعين اختلاف وفي سبعين ومئة يسلبون ثم بعد السبعين رجلا من اهلي حتى يضعف العطاء وتضعف الثمرة في زمانه ويرغب الناس في التجارة فقال حليفه ما بال اهل ذلك الزمان يا رسول الله؟ قال رحمة ربكم ودعوة لبيكم صلى الله عليه وسلم

۱۹۶۶ء یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ تعالیٰ نے یحییٰ بن بکیر سے، انہوں نے القاسم بن محمد سے روایت کی ہے کہ ابراہیم بن عبد اللہ بن الحسن رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ستر (67) میں مہنگائی ہوگی، اور اڑسٹھ (68) میں موت ہوگی، اور اُنسٹھ (69) میں اختلاف ہوگا، اور ایک سو ستر (170) چھینا جھٹی ہوگی، پھر ستر (70) کے بعد میرے اہل بیت کا ایک آدمی ہوگا حتیٰ کہ عطیات اور پھل اُس کے زمانے میں کم ہو جائیں گے، اور لوگ تجارت میں رغبت رکھیں گے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! اُس زمانے والوں کی کیا حالت ہوگی؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تیرے رب کی رحمت ہوگی اور تیرے نبی کریم ﷺ کی دعا ہوگی۔

○ ○ ○



۱۹۶۷. حدثنا يحيى بن سعيد عن سعيد عن غالب بن عبد الله عن يحيى بن أبي عمرو السبائي عن جبير بن نفير قال قيل يا رسول الله أخبرنا بما يكون؟ فقال أخبركم أن بعد ليحكم صلى الله عليه وسلم اختلافاً بسنين يسيرة فاما الثلاث والثلاثون ومئة فالحلوم لا يفرح بولده والخمسين ومئة تظهر الزنادقة والستين ومئة ادخروا طعام حولين والست والسبعين النجا النجا والتسعين والمئة تسلب الملوك ملكها إلى الثمانين إلى التسعين البلاء على أهل المعاصي والثلثين والتسعين ومئة الحصب بالحجارة وخسف ومسح وظهور الفواحش المئين القضاء عذاب يفتج الناس في أسواقهم.

۱۹۶۷ھ یحییٰ بن سعید نے غالب بن عبد اللہ سے، انہوں نے یحییٰ بن ابوعمر و الشیبانی سے روایت کی ہے کہ جبیر بن نفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمیں آنے والی باتوں کی خبر دیجئے؟ ارشاد فرمایا میں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ تمہارے نبی ﷺ کے چند سالوں کے بعد اختلاف ہوگا، یا تو ایک سو تینتیس (133) سال بعد اختلاف ہوگا۔ پس مرد ہار آدمی اپنی اولاد پر خوش نہ ہوگا، اور ایک سو پچاس (150) زمریق ظاہر ہو جائیں گے، اور ایک سو ساٹھ (160) میں دو سال کے لیے کھانے کا ذخیرہ کر لینا، اور ایک سو چھیاسٹھ (166) میں نجات ہوگی، اور ایک سو نو (190) میں بادشاہت بچھن جائے گی، پھر آتی (80) سے نو (90) تک اُس کی بادشاہت میں گنہگاروں پر مصیبتیں ہوں گی، اور ایک سو بیانوے (192) میں دشمنوں سے مارنا ہوگا، دُھنسا ہوگا اور سُخ ہوتا ہوگا، اور بے حیائی ظاہر ہو جائے گی، اور دو سو (200) میں عذاب کا فیصلہ ہوگا، لوگ اپنے بازاروں میں جاتے ہوئے ڈریں گے۔

○ ○ ○

۱۹۶۸. حدثنا يحيى بن سعيد عن فلان بن حجاج عن يحيى بن أبي عمرو عن جبير بن نفير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اختلاف أصحابي بعدي بخمس وعشرين سنة يقتل بعضهم بعضا الخمس والعشرين والمائة جوع شديد وتقتل بنو أمية خليفتها ثلاث وثلاثين ومئة يربى أحدكم جرو كلب خمر من ولد يربيه الخمسين ومئة ظهور الزنادقة والستين ومئة جوع سنة أو سنتين فمن أدرك ذلك فليدخر من الطعام ويتنقض شهاب من المشرق إلى المغرب وهذه يسميها كل أحد سنة ست وستين ومئة من كان له دين متفرق فليجمعه ومن كان له بنت فليزوجها ومن كان أعزباً فليصبر عن التزويج ومن كانت له زوجة فليعتزل عنها السبعين والمئة تسلب الملوك ملكها الثمانين البلاء التسعين الفناء المئين القضاء.



۱۹۶۸ھ یحییٰ بن سعید نے فلان بن حجاج سے، انہوں نے یحییٰ بن ابوعمرہ سے روایت کی ہے کہ جبیر بن نفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: میرے بچپس (25) سال بعد میرے صحابہ میں اختلاف ہوگا وہ ایک دوسرے کو قتل کریں گے، ایک سو بچپس (125) میں شدید بھوک ہوگی، اور بنو امیہ اپنے خلیفہ کو قتل کریں گے، اور ایک سو تینتیس (133) میں آدمی اپنی اولاد کی تربیت سے زیادہ مٹنے کے پہلے کو پالنا اچھا سمجھتا ہوگا، ایک سو پچاس (150) میں زمین قحط ظاہر ہوں گے، ایک سو ساٹھ (160) میں شدید بھوک ہوگی جو ایک سال یا دو سال تک ہوگی، جو وہ وقت پالے تو وہ کھانے کا ذخیرہ کر لے، اور شہاب ثاقب ٹوٹ جائے گا جو مشرق سے مغرب کی طرف جا رہا ہوگا، اُس کی آواز ہر ایک شخص سنے گا، اور ایک سو چھیانوے (166) میں جس کا مختلف لوگوں پر قرض ہو تو وہ اُسے جمع کر لے، اور جس کی بیٹی ہو تو وہ اُس کی شادی کر دے، اور غیر شادی شدہ کو شادی کرنے سے روکا جائے اور جس کی بیوی ہو تو وہ اُس سے جدا ہو جائے، ایک سو ستر (170) میں بادشاہت چھین جائے گی، اُسی (80) میں مصائب ہوں گے، نوے (90) میں فتنہ ہوگی، اور دو سو (200) میں فیصلہ ہوگا۔

○ ○ ○

۱۹۶۹ھ . حدثنا يحيى بن سعيد عن محمد الأسدي عن الأعمش عن أبي وائل عن حذيفة

رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال سنة خمسین ومئة خير أولادكم البنات

۱۹۶۹ھ یحییٰ بن سعید نے محمد بن اسدی سے، انہوں نے، اعمش سے، انہوں نے ابوالواکب سے روایت کی ہے کہ حذیفہ

بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: ایک سو پچاس (150) میں تمہاری اولاد میں سے لڑکیاں بہتر ہوں گی۔

○ ○ ○

۱۹۷۰ھ . حدثنا ابن المبارك عن سليمان بن المغيرة عن حميد بن هلال عن عبد الله بن

مفضل عن عبد الله بن سلام أن عليا استأمره في أرض بجنب أرضه يشترها فقال هذه

أرض أربعين سنة سيكون عليها صلح فاشترها وكان جماعة معاوية عند رأس الأربعين

۱۹۷۰ھ ابن المبارک نے سلیمان بن المغیرہ سے، انہوں نے حمید بن ہلال سے، انہوں نے عبد اللہ بن مفضل سے

روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن سے مشورہ مانگا اُس زمین کے خریدنے کے متعلق جو حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زمین کے برابر تھی تو حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یہ چالیسویں (40) سال کے شروع میں مقرب اس میں صلح ہوگی۔ لہذا آپ اسے خرید لیجئے، یاد رہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جماعت چالیس (40) کے شروع میں بنی ہے۔

○ ○ ○

۱۹۷۱ھ . حدثنا عبد الله بن مروان عن أرطاة بن المنذر قال حدثني تبيع عن كعب قال

ملك بني أمية مئة عام لبني مروان من ذلك ليف ومعون عاما عليهم حائط من حديد



لا یرام حتی ینزعوه بأیدیہم ثم یریدون سدہ فلا یستطیعون کلما سدوہ من ناحیۃ الہدم من ناحیۃ أخرى حتی یہلکھم اللہ یفتحون بمیم وینتھمون بمیم فینقضی دوران رحاہم ویسقط ملکھم ولا یسقط ملکھم حتی یخلع خلیفۃ منہم لیقتل ویقتل حملاہ ویقبل حمار الجزیرۃ الأصہب معہ الشیطان وشرار الناس من الجوف وهو مروان فیکون علی یدہ ہدم الأکلیل یعنی ہدم المدن ویكون علی یدہ الرجف

۱۹۷۱ء عبداللہ مروان نے ارطاة بن المنذر سے، انہوں نے تنبیح سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بنو امیہ کی بادشاہت سو (100) سال ہوگی، جس میں سے بنی مروان کی حکومت ساٹھ (60) سال سے زیادہ ہوگی، اُن پر ایک لوہے کی دیوار ہوگی، جو توڑی نہ جاسکے گی، حتیٰ کہ وہ اپنے ہاتھوں سے اُس میں شکاف کر دیں گے، پھر وہ اُسے بند کرنے کا ارادہ کریں گے تو بند نہ کر سکیں گے۔ جب بھی وہ ایک کونے کو بند کریں گے تو دوسرا کونہ ٹھہر جائے گا، اللہ تعالیٰ اُن کو ہلاک کر دے گا، اُن کا افتتاح ”م“ سے ہوگا اور اختتام بھی ”م“ ہوگا، اُن کی چکی کا گھومنا ختم ہو جائے گا، اور اُن کی بادشاہت ختم ہو جائے گی، جب اُن میں سے ایک خلیفہ کو معزول کر کے قتل کر دیا جائے گا، اور اُس کے اٹھانے والوں کو بھی قتل کر دیا جائے گا، اور جزیرۃ اصہب کے گدھے کو قبول کیا جائے گا۔ اُس کے ساتھ شیطان اور بدترین لوگ ہوں گے اور وہ مروان ہوگا، اُس کے ہاتھوں تاج ٹوٹیں گے، یعنی شہر ٹوٹیں گے، اور اُس کے ہاتھوں میں کپکپاہٹ ہوگی۔

○ - ○ - ○

۱۹۷۲ء . حدثنا عبدالصمد بن عبدالوارث عن حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن العریان بن الہیثم سمع عبداللہ بن عمرو یقول وللت له نزعہ أن الساعة تقوم علی رأس السبعین، فقال انہم یكذبون علی لیس ہكذا، قلت ولكن قلت لا یكون السبعین إلا كان عندها شدائد وأمر عظام وإن الساعة لا تقوم حتی تعبد العرب ما كانت تعبد آباؤہا عشرين ومئة سنة

۱۹۷۲ء عبدالصمد بن عبدالوارث نے حماد بن سلمہ سے، انہوں نے علی بن زید سے، انہوں نے العریان بن الہیثم سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ آپ کہتے ہیں کہ ستر (70) کے شروع میں قیامت قائم ہو جائے گی؟ انہوں نے فرمایا کہ لوگ مجھ پر جھوٹ بولتے ہیں، ایسی بات میں نے نہیں کہی، ہاں! میں نے یہ کہا ہے کہ ستر (70) سال بعد نختی ہوگی اور بڑے بڑے واقعات ہوں گے، اور قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک عرب والے ایک سو بیس (120) سال تک اُن چیزوں (بتوں) کی عبادت نہ کریں جن کی عبادت اُن کے آباء و اجداد کرتے تھے۔

○ - ○ - ○

۱۹۷۳ء . حدثنا رشدين عن ابن لهيعة عن ليس بن خريج عن حنش الصنعاني عن ابن عباس قال أجل أمة محمد صلى الله عليه وسلم ثلاث مائة سنة كهنی اسرائیل.



۱۹۷۳ء رشیدین رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے قیس بن شریح سے، انہوں نے طش الصنعانی رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انس بن مالکؓ کی مڈت تین سو (300) سال ہے۔

۱۹۷۴ء۔ حدثنا ضمرة عن أبي حسن بونة قال لا بد من أن يملك من بني العباس ثلاثة

أول اسمائهم عين

۱۹۷۴ء ضمرة کہتے ہیں کہ ابو حسان بونہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بنو عباس میں سے تین (3) بادشاہوں کا ہونا ضروری ہے جن کے ناموں کا پہلا حرف ”ع“ ہوگا۔

○ ○ ○

۱۹۷۵ء۔ أخبرنا عبد الله بن مروان عن أرطاة بن المنذر عن حدثه عن كعب وأبو المغيرة عن ابن عباس قال حدثنا مشايخنا عن كعب بن يزيد أحدهما على صاحبه في الحديث قالوا اجتمع كعب الأحمار وراهب يقال له نشوع وكان عالما قارئا للكعب فعذا كرا أمر الدنيا وما هو كائن فيها، فقال نشوع يا كعب يظهر نبي له دين يظهر دينه على الدين كله، فقال له نشوع أخبرني عن ملوكهم يا كعب أصدقك وأدخل في دينك فقال كعب أجده في النوراة يملك منهم اثنا عشر ملكا أولهم صديق يموت موتا ثم الفاروق يقتل قتلا ثم الأمير يقتل ثم رأس الملوک يموت موتا ثم صاحب الأحرار يموت موتا ثم جبار يموت موتا ثم صاحب العصب وهو آخر الملوک يموت موتا ثم يملك صاحب العلامة يموت موتا قال نشوع فأخبرني عن فتنهم الصماء الذي تسفك فيها الدماء ويكثر فيها البلاء قال كعب ذلك يكون إذا قتل ابن ماحق الذهبات فعند قتله يسقط البلاء ويرفع الرخاء يشتعلها قوم مظفون متواضعون فيكون لهم عند ذلك أربعة ملوك من أهل بيت صاحب العلامة ملكان لا يقرأ لهما وملك يموت على فراشه ويكون مكنه قليل وملك يجيء من قبل الجوف وعلى يديه يكون البلاء وعلى يديه تكسر الأكاليل يقيم على حمص أربعة أشهر ثم يأتيه الفزع من قبل أرضه فموتهم منها يقع البلاء بالجوف فإذا كان ذلك وقع الهرج بينهم ووقعت فتنة بني العباس يبعثون أحد عشر راكبا إلى المشرق فلا يرضى الله أعمالهم يتلى بهم أهل ذلك الزمان فلا يبقى أهل بيت في العرب إلا دخلت عليهم مضربهم يزلون من المشرق زل العروس وعند ذلك تظهر راياتهم رايات سود يرتطون بحولهم يزيهون الشام يقتل الله على أيديهم كل جبار أو عدو لهم حتى لا يبقى إلا هارب أو مخوف من أهل بيتهم يكون ثلاثة المنصور والسفاح والمهدي، وقال نشوع فمن يكون فادتهم وولاة أمرهم قال اللين يمشون الفواجا ويلبسون ألواجا وعند ذلك يسمو السفاح أهل المغرب الغصف يربط أرم خمس



وأربعين صباحا ثم يدخلها سبعون ألف سيفاً مسلولة شعارهم أمت أمت ثم يكون بعد ذلك للسفاح وقعتان وقعة في المغرب وأخرى في الجوف ثم تضع الحرب أوزارها قال لشوع وكم يمكث ملكهم؟ قال كعب تسعا في سبع ويكون لهم في آخر ذلك الويل قال لشوع لما آية هلاكهم؟ قال لحط في المشرق وهدة في المغرب وحمرة في الجوف وموت فاشي في القبلة ثم يجتمع للسفاح ظلمة أهل ذلك الزمان يتخذون دينهم هزوا ولعبا يبيعونه بالدنيا نير والدرهم حتى إذا كانوا حيث ينظرون إلى عدوهم وظنوا أنهم موافقوا بلادهم أقبل رأس طاغيتهم لم يكن يعرف قبل ذلك رجل ربعة جعد الشعر غائر العينين مشرف الحاجبين مصفار حتى إذا كان إلى المنصور في آخر تلك السنة التي يجتمع فيها أهل ذلك الزمان للسفاح مات المنصور وهم متفرقون في غير بلدة فإذا جاءهم الخبر ضربوا حيث كانوا لهايعوا لعبد الله فيرجع السفاحي فيدعوا إلى نفسه بجماعة أهل المغرب فيجتمعون له مالم يجتمعوا لأحد لحط ثم انه يقطع بعثا من الكوفة فإن لم يكن البعث من البصرة فعند ذلك يهلك عامتهم من الحرق والفرق وعند ذلك يكون بالكوفة خسف ويلتقي الجمعان بأرض يقال لها قرقيسيا فيفرغ عليهما الصبر ويرفع عنهما النصر حتى يتفانوا وإن يكن البعث قبل المغرب كانت وقعة الصفري فويل عند ذلك لعبد الله بن عبد الله وأخاف عليكم عند ذلك من الرايات الصفراء إذا نزلوا من المغرب مصرلهم وقعتان وقعة بفلسطين والأخرى بالشام ثم تميل عليهم المهاجرون بعد أن تذبح امرأة من قریش لو أشاء أن اسمها سميتها فيهلكون ثم يثور ثائر يقال له عبد الله أخبث البرية يشعل أمره بحمص ويوقد بدمشق ويخرج بفلسطين بظهر على من ناواه يهلك على يديه أهل المشرق ودعوته شر دعوة وقتلاه شر قتلى بملك حمل امرأة يخرج على ثلاثة جيوش إلى كوفان يصيبون بها أباها من ليس يستقلون من يومهم وجيش إلى مكة والمدينة فيصيبهم خسف لا يفلت منهم إلا رجلا من جهينة رجل يرجع إلى الشام ورجل ينطلق إلى مكة.

۱۹۷۵ھ عبد اللہ بن مردان نے، ارطاة بن المذہر سے، انہوں نے کعب اور ابوالخیر سے، انہوں نے ابن عیاش سے روایت کی ہے کہ مشائخ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ایک راہب جس کا نام نشوع تھا، اور جو عالم اور اپنی کتابوں کا قاری تھا، یہ دونوں اکٹھے ہوئے اور انہوں نے دنیا میں ہونے والے حوادث کا آپس میں مذاکرہ کیا، نشوع نے کہا کہ اے کعب! ایک نبی ظاہر ہوگا جس کا دین تمام دینوں پر غالب آجائے گا، آپ مجھے اُن کے بادشاہوں کی اطلاع دیجئے؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں آپ کی تصدیق کرتا ہوں اور میں اُس کے دین میں داخل ہوں، اور میں تورات میں پاتا ہوں کہ ان میں سے بارہ (12) بادشاہ بنیں گے، جن میں سے پہلا جسے قتل ہوگا، جو اپنی طبیعت موت مرے گا، پھر فاروق ہوگا جسے قتل کر دیا جائے گا، پھر امیر ہوگا جسے قتل کر دیا جائے گا، پھر بادشاہوں کا سردار ہوگا جو اپنی طبیعت موت مرے گا، پھر چوکیداروں والا ہوگا وہ بھی اپنی طبیعت موت مرے گا، پھر ایک جاہل ہوگا وہ بھی اپنی طبیعت موت مرے گا، پھر عصب نامی جگہ کا ایک آدمی ہوگا اور یہ ان



کا آخری بادشاہ ہوگا وہ بھی اپنی طبعی موت مرے گا، پھر صاحب علامت بادشاہ بنے گا، وہ بھی اپنی طبعی موت مرے گا، نشوع نے کہا مجھے بہرے فتنے کے بارے میں بتائیے؟ جس میں خون بہے گا اور بکثرت مصیبتیں ہوں گی، تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایسا ہوگا جب سابقہ آثار کو مٹانے والے کا بیٹا قتل کر دیا جائے گا، پس اُس کے قتل کے وقت بلائیں آن پڑیں گی، سہولتیں ختم ہو جائیں گی، اُس میں سمجھدار اور عاجزی کرنے والے مشغول ہو جائیں گے۔ اُس وقت اُن کے چار (4) بادشاہ صاحب علامت کے گھرانے سے ہوں گے، دو بادشاہ تو ایسے ہوں گے جن کی کتاب نہ پڑھی جائے گی، اور ایک بادشاہ اپنے دست پر مرے گا اور اُس کا دور بہت کم ہوگا۔ اُس کی بادشاہت جوف نامی جگہ کی طرف سے آئے گی۔ اُس کے ہاتھوں مصائب ہوں گے، اور اُس کے ہاتھوں تاج ٹوٹیں گے، وہ حص میں چار (4) مہینے رہے گا، پھر اُسے اپنی زمین کی طرف سے خطرہ لاحق ہوگا، وہ حص سے کوچ کر جائے گا، اس موقع پر مقام جوف میں مصائب آ پڑیں گے، اُن میں ہام قتل و غارتگری ہوگی، اور بنو عباس کا قتلہ زلما ہوگا، وہ گیارہ (11) سو اشرق کی طرف بھیجیں گے، اللہ تعالیٰ اُن کے اعمال سے راضی نہ ہوگا، اُس زمانے کے لوگوں کو اُن کے ذریعہ آزمایا جائے گا۔ عرب کے گمروں میں سے کوئی گمراہی نہ رہے گا لیکن اُن پر اُن کی مہم داخل ہو جائے گی، وہ مشرق سے دہن کی طرح بج سنور کر آئیں گے۔ اس وقت اُن کے کالے جھنڈے ظاہر ہو جائیں گے۔ وہ اپنے گھوڑوں کو شام کے دھون کے درختوں کے ساتھ ہاندھیں گے، اللہ تعالیٰ اُن کے ہاتھوں سوائے ہماگنے والے یار و پوش آدمی کے ہر ظالم کو یا اُن کے دشمن کو قتل کر دے گا، اُن کے اہل بیت میں سے تین (3) بادشاہوں گے: منصور، سفاح اور مہدی، نشوع نے کہا کہ ان کا قتلہ اور ان کی حکومت کا امیر کون ہوگا؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ لوگ فوج ذرفوج چلیں گے اور فوج ذرفوج رہیں گے، اس وقت سفاح اہل مغرب سے مقام حصف کی، اور مقام ارم کی سودے بازی کرے گا۔ پینتالیس (45) دلوں تک چوکیداری کرے گا، پھر اس میں ستر 70 ہزار فوج تنگی کواہیں لے کر داخل ہو جائیں گے، اُن کا شعار "امت امت" ہے، پھر اس کے بعد سفاح کے لئے دو جنگیں ہوں گی، ایک جنگ مغرب میں اور دوسری جنگ مقام جوف میں، پھر جنگ اپنے ہتھیار رکھ دے گی، نشوع نے کہا کہ اُس کی بادشاہت کتنے عرصہ رہے گی؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سولہ (16) برس۔ لوگوں کے لئے اُس کے آخر میں ہلاکت ہے، نشوع نے کہا کہ لوگوں کی ہلاکت کی نشانی کیا ہے؟ تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مشرق میں قحط ہوگا۔ اور مغرب میں دھماکہ ہوگا اور مقام جوف میں سُرخ ہوگی اور قبلہ میں موت پھیل جائے گی، پھر اُس زمانے کے ظالم لوگ سفاح کے لئے جمع ہو جائیں گے جنہوں نے اپنے دین کو کھیل کود بنایا ہوگا، اور جو اپنے دین کو دہم اور دینار کے جوض فروخت کرتے ہوں گے، جب وہ ایسی جگہ پر ہوں گے جہاں سے وہ اپنے دشمن کو دیکھیں اور اُن کا گمان یہ ہوگا کہ وہ اُن کے شہروں پر حملہ کرنے والے ہیں تو اُن لوگوں کے سرکشوں کا سردار آ جائے گا، جسے اس سے پہلے غیر معروف جانا جاتا تھا، وہ ایک آدمی ہوگا درمیانی قد کا جس کے ٹھکر یا لے بال ہوں گے دھنسی ہوئی آنکھیں ہوں گی اور اُس کی بھونٹیں اٹھی ہوئی ہوگی، زور زنگ ہوگا، وہ سال جس میں اُس زمانے والے سفاح کے لئے جمع ہوئے تھے اُس سال کے آخر میں منصور مر جائے گا، اور وہ مختلف شہروں میں پھیل جائیں گے، جب اُن کے پاس اس کی خبر پہنچے گی تو وہ جہاں کہیں پر بھی وہ ہوں گے ہمارا دھاڑ شروع کر دیں گے۔ وہ عبد اللہ کے لئے بیعت لیں گے، سفیانی لوٹ جائے گا اور اہل مغرب کی ایک جماعت کے ساتھ اپنی ذات کی طرف دعوت دے گا، اُس کے لئے اتنی بڑی تعداد میں لوگ جمع ہو جائیں گے کہ کسی کے لئے اتنے لوگ جمع نہ ہوئے ہوں گے، پھر وہ ایک لشکر کوفہ سے بھیجے گا،



اگر لشکر کا بھیجا بصرہ سے نہ ہو تو اس وقت اُن کے عام لوگ چلنے اور غرق ہونے کی وجہ سے ہلاک ہوں گے، اور اس وقت کوفہ میں دھنسا ہوگا، اور دونوں لشکر قریباً نامی جگہ پر کرائیں گے، ان پر صبر ڈال دیا جائے گا، اور مدائن سے اُٹھالی جائے گی، حتیٰ کہ وہ فنا ہو جائیں گے، اور اگر لشکر مغرب کی طرف بھیجے گا تب چھوٹا حادثہ ہوگا، اُس وقت عبداللہ بن عبداللہ کے لئے ہلاکت ہے، اور اُس وقت مجھے زرد جھنڈوں کی طرف سے تم پر اندیشہ ہے، جب مغرب سے مصر میں اتریں گے، وہ دو (2) جنگیں کریں گے، ایک جنگ فلسطین میں ہوگی اور دوسری شام میں، اور جب قریش کی ایک عورت کو ذبح کر دیا جائے گا تو مہاجرین اُن کی طرف متوجہ ہوں گے، اگر میں اُس عورت کا نام لینا چاہوں تو لے سکتا ہوں، پھر وہ ہلاک ہو جائیں گے، پھر ایک پراگندہ حال اُٹھے گا، جسے عبداللہ کہا جاتا ہوگا، غزوہ میں الجہد عربین آدلی ہوگا، اُس کا قطعہ حمص میں بھڑکے گا اور اُس کی آگ دمشق میں چلے گی، اور وہ فلسطین کی طرف خروج کرے گا، جس کی بھی وہ نیت کرے گا اُس پر وہ غالب آجائے گا۔ اُس کے ہاتھوں مشرق والے ہلاک ہوں گے، اُس کی دعوت بدترین دعوت ہوگی، اور اُس کے ساتھ قتل شدہ لوگ بدترین مقتولین ہوں گے، وہ عورت کے حمل کی مذمت کے برابر یعنی نو ماہ تک حکمرانی کرے گا، وہ تین (3) لشکروں پر خروج کرے گا، کوفہ کی طرف، اور وہاں قبیلہ قیس کے گمروں کو لوٹے گا جنہیں اُسی دن چھڑا دیا جائے گا، اور ایک لشکر مکہ اور مدینہ کی طرف جو دھنس جائے گا، اُن میں سے قبیلہ جہیمہ کے دو مرد قتل جائیں گے، ایک مرد شام چلا جائے گا اور دوسرا مکہ چلا جائے گا۔



۱۹۷۶. وقال ابن عباس وأخبرني بعض أهل العلم عن محمد بن جعفر قال قال علي بن أبي طالب يخرج رجل من ولد حسين اسمه ليكم يفرح بخروجه أهل السماء والأرض فقال له رجل يا أُميد المؤمنين فالسفياني ما اسمه؟ قال هو من ولد خالد بن يزيد بن أبي سفيان رجل ضخم الهامة بوجه آثار جلدري وبهينه لكتة بها ض غروجه خروج المهدي ليس بينهما سلطان هو يدفع الخلافة إلى المهدي يخرج من الشام من وادي من أرض دمشق يقال له وادي الهابس يخرج في سبعة نفر مع رجل منهم لواء معقود يعرفون في لوائه النصر يسير بين يديه على ثلاثين ميلا لا يرى ذلك العلم أحد يريده إلا الهزم يأتي دمشق فيقعد على منبرها ويدني الفقهاء والقراء ويضع السيف في التجار وأصحاب الأموال ويستصحب القراء ويستغني بهم على أمورهم لا يمتنع عليه منهم أحد الا قتله ويجهز الجيش إلى المشرق جيشا وآخر إلى المغرب وآخر إلى اليمن ويولي جيش العراق رجلا من بني حارثة يقال له قمر بن عباد رجل جسم له غد يرتان على مقدمته رجل من قومه قصير أصلح عريض المنكبين يقاتله من بالشام من أهل المشرق وبها يومئذ منهم جند عظيم يقاتلهم فيما بين دمشق وفي موضع يقال له البنية وأهل حمص في حرب أهل المشرق وأنصارهم كل ذلك يهزمهم السفياني ثم ينحاز من بدمشق وحمص مع السفياني ويلتقون وأهل المشرق في موضع من أرض حمص



یقال له البدین الی جانب سلیمۃ یقتل من الناس نصف وستون ألفا ثلاثة أرباعهم من أهل المشرق ثم تكون الدبرۃ علیہم ولیسیر الجیش الذی یوجہہ الی المشرق حتی ینزل الکولۃ فیکون بینہم قتال شدید یکثر فیہ القتلی ثم تكون الهزیمۃ علی أهل الکولۃ فکم من دم مهراق وبطن مبقور وولید مقتول ومال منهوب وفرج مستحل وتہرب الناس الی مکۃ ویکتب السفیانی الی صاحب ذلک الجیش أن الحجاز لیسیر بعد أن یمرکھا عرک الأدم فینزل المدینۃ فیضع السیف فی قریش لیقتل منهم ومن الأنصار أربع مائۃ رجل ویقر البطون ویقتل الولدان ویقتل أخوین من قریش من بنی ہاشم ویصلبہما علی باب المسجد رجل وأخته یقال لہما محمد وفاطمۃ یتہرب الناس منہ الی مکۃ لیسیر بجیشہ ذلک الی مکۃ یریدہا فینزل البہداء فیأمر اللہ تعالیٰ جبریل علیہ السلام فیصرخ بصوتہ یا بہداء یریدیہم لیبادون من عند آخرہم ویبقى منهم رجلاں یلقاہما جبریل علیہ السلام فیجعل وجوہہما الی ادبارہما فلکأنی أنظر الیہما یمشیان القہقري ینخبران الناس ما لقوا

۱۹۷۶ھ ابن عیاش بعض اہل العلم سے، انہوں نے محمد بن جعفر سے روایت کی ہے کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حسین کی اولاد میں سے ایک آدمی خروج کرے گا۔ اُس کا نام تمہارے نبی ﷺ کے نام پر ہوگا۔ اُس کے نکلنے پر آسمانوں اور زمین والے خوش ہوں گے، ایک آدمی نے کہا کہ سلیمانی کا کیا نام ہے؟ فرمایا وہ خالد بن یزید بن ابی سلیمان کی اولاد میں سے ہوگا، اُس کا بڑا سر ہوگا، اور اُس کے چہرے پر خسرو کے نشان ہوں گے، اور اُس کی آنکھ میں سفید نقطہ ہوگا، اس کا نکلنا مہدی کا نکلنا ہوگا۔ اُن دونوں کے درمیان کوئی سلطان نہیں ہوگا، وہ خلافت مہدی کے حوالے کرے گا، وہ دمشق کی سرزمین کی وادی سے جس کا نام وادی الیابس ہے، شام کی طرف سے خروج کرے گا، اس کے ساتھ سات (7) آدمی ہوں گے۔ اُن میں سے ایک آدمی کے پاس گرہ لگا ہوا جھنڈا ہوگا، لوگ اُس کے جھنڈے کو جان جائیں گے اور اُس کے ساتھ تیس (30) میل تک چلیں گے۔ کوئی اُس کے جھنڈے کو نہ دیکھے گا مگر یہ کہ نکست کھائے گا، وہ دمشق آئے گا اور اس کے منبر پر بیٹھے گا اور فقہاء اور قاریوں کو قریب کرے گا، اور بتلوا رتا جروں اور مال داروں میں رکھے گا، اور اپنا ساتھی قاریوں کو بتائے گا، اور اُن سے ان کے کاموں میں مدد حاصل کرے گا مگر جو اُس سے انکار کرے گا تو یہ اُسے قتل کر دے گا، ایک لشکر تیار کر کے مشرق کی طرف بھیجے گا، دوسرا مغرب کی طرف اور ایک لشکر یمن کی طرف بھیجے گا، عراق کے لشکر پر بنو حارثہ کے ایک آدمی کو جس کا نام قرین مہاد ہے مقرر کرے گا، یہ قرین مہاد فریبہ جسم والا ہوگا، اُس کی دو چلیاں ہوں گی، لشکر کے اگلے حصے پر اُس کی قوم کا ایک چھوٹے لڑکا آدمی ہوگا جو آدھا گنبا ہوگا، چوڑے کندھوں والا ہوگا اور مشرق والوں میں سے جو بھی شام میں ہوں گے، وہ اُس سے لڑیں گے مشرق والوں کا بڑا لشکر شام میں جمع ہوگا، وہ اُن سے دمشق اور حلبیہ نامی جگہ کے درمیان لڑے گا، اور خمس والے جنگ میں اہل مشرق کے ساتھ ہوں گے اور اُن کے مددگار ہوں گے، سلیمانی ان سب کو نکست دیدے گا، پھر خمس اور دمشق میں جتنے لوگ ہیں وہ سب



سفیانی کے ساتھ ہو جائیں گے اور مشرق والے حصے میں ایک بدین نامی زمین پہ جمع ہوں گے، جو کہ سلیمہ کی طرف ایک علاقہ ہے۔ ساتھ (60) ہزار سے زیادہ لوگ قتل ہو جائیں گے جن میں سے ایک تہائی تعداد مشرق والوں کی ہوگی، پھر مشرق والوں کو شکست ہو جائے گی، پھر لشکر جو اُس کے سامنے تھا اُسے مشرق کی طرف بھیجے گا۔ تاکہ وہ لشکر کوفہ میں اترے گا۔ ان کے درمیان شدید جنگ ہوگی، اور اس میں بکثرت لوگ مریں گے، پھر کوفہ والوں کو شکست ہوگی۔ وہاں پر بہت زیادہ خون بہے گا، پیٹ پھٹیں گے، بچے قتل کیے جائیں گے، مال لوٹا جائے گا، اور شرمگاہوں کو حلال سمجھا جائے گا، لوگ بھاگ کر مکہ آئیں گے، سفیانی اُس لشکر کے امیر کو لکھے گا کہ حجاز کی طرف جاؤ تو وہ اُس کی طرف بعد اس کے اُس نے کوفہ والوں کو چڑے کی طرح رگڑ دیا ہوگا روانہ ہوگا پھر وہ مدینہ میں پڑاؤ ڈالے گا، اور تلو اور ٹریش میں رکھے گا، ٹریش میں سے اور انصار میں سے چار سو (400) آدمیوں کو قتل کرے گا، اور بیٹوں کو پھاڑے گا اور بچوں کو قتل کرے گا، اور ٹریش کے دو بہن بھائیوں کو جو بنو ہاشم سے ہوں گے انہیں قتل کرے گا، اور انہیں مسجد کے دروازے پر لٹکا دے گا، ایک آدمی ہوگا جس کا نام ”محمد“ اور ایک اُس کی بہن ہوگی جس کا نام ”فاطمہ“ ہوگا، اور لوگ وہاں سے مکہ کی طرف بھاگیں گے، وہ اپنا لشکر لے کر مکہ کے ارادے سے چلے گا اور ”بیداء“ نامی جگہ پر پڑاؤ ڈالے گا۔ اللہ تعالیٰ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم دے گا۔ اپنی سخت آواز میں چلائیں گے کہ اے بیداء! ان لوگوں کو کوفہ حنسادے! تو وہ سب کے سب دھنسا دیئے جائیں گے اور اُن میں سے دو آدمی باقی رہیں گے، حضرت جبرائیل علیہ السلام اُن دونوں سے ملیں گے اور اُن کے چہروں کو بیٹ کی طرف پھیر دیں گے، گویا کہ میں اُن دونوں کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ ایڑیوں کے بل چل رہے ہیں اور جو حادثہ اُن کو پیش آیا لوگوں کو اُس کی خبر دے رہے ہیں۔

○ ○ ○

۱۹۷۷۔ حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن عياض بن عباس عن أبي الحصين الحجري عن كعب قال ليس من أمة إلا لقد فتنت بعد لبها على رأس خمس وثلاثين سنة فإن نجوهم أن تفتوا على رأس خمس وثلاثين سنة وإلا فإن فتنت على رأس خمس وثلاثين أصابكم ما أصاب الأمم.

۱۹۷۷ھ ابن وہب رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابن لہیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے عیاض بن عباس رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے ابوالحسن الحجری سے روایت کی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر امت کو اُس کے نبی کے پینتیس (35) سال بعد فتنے میں مبتلا کیا گیا ہے، اگر تم پینتیسویں سال فتنے میں مبتلا ہونے سے نجات پاؤ تو تب تو ٹھیک ہے ورنہ اگر تم فتنے میں مبتلا ہو گئے تو تم پر وہی حالات آئیں گے جو سابقہ امتوں پر آئے تھے۔

○ ○ ○

۱۹۷۸۔ حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن أرطاة بن المنذر عن شريح بن عبيد وأبي عامر الهوزلي وضمرة بن حبيب قالوا بلغنا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أمتي خمس طبقات كل طبقة أربعون سنة فالطبقة الأولى أنا ومن معي أهل يقين وعلم والطبقة



الثانية أهل بر ووفاء والطبقة الثالثة أهل تواصل وتراحم والطبقة الرابعة أهل تقاطع وتدابير والطبقة الخامسة أهل فرح ومرح الهرج الهرج وفي العشر والمنتين يقع القلاف والخسف والمسح وفي العشرين والمنتين يقع الموت في علماء الأرض حتى لا يبقى إلا الرجل بعد الرجل وفي الثلاثين والمنتين تمطر السماء بردا كالبيض فتهلك البهائم وفي الأربعين والمنتين ينقطع النيل والفرات حتى يزرع بشاطئيهما وفي الخمسين والمنتين تنقطع الطرق وتسلط السباع على بني آدم ويلزم كل قوم مدينتهم وفي الستين والمنتين تحتس الشمس نصف ساعة فيهلك نصف الأرض ونصف الجن وفي السبعين والمنتين لا يولد مولود ولا تحمل أنثى وفي الثمانين والمنتين تصير النساء أمثال البغال اللهم حتى أن المرأة يواقعها أربعون رجلا لا ترى ذلك شيئا وفي التسعين والمنتين تصير السنة كالشهر والشهر كالجمعة والجمعة كالיום واليوم كالساعة والساعة كاضطرام السعة حتى أن الرجل ليخرج من منزله فلا يصل إلى باب المدينة حتى تغيب الشمس وفي الثلاثين طلوع الشمس من مغربها ويطيع على كل قلب بما فيه ولا ينفع نفسا إيمانها لم تكن آمنت من قبل أو كسبت في إيمانها غيرا ولا تسألوا عما وراء ذلك.

۱۹۷۸ھ الحکم بن یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ نے جراح سے، انہوں نے ارطاة بن المرز سے، انہوں نے خریج بن عید سے، ابو عامر الہوزنی سے روایت کی ہے کہ ضمرہ بن حبیب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میری امت کے پانچ طبقات ہیں۔ ہر طبقہ چالیس سال رہے گا، پہلا طبقہ میں میں اور میرے ساتھ یقین اور علم والے لوگ ہیں۔ دوسرے طبقہ میں نیکی اور وفا کرنے والے لوگ ہیں۔ تیسرے طبقہ میں صلہ رحمی اور رحم کرنے والے لوگ ہیں۔ چوتھے طبقہ میں کاٹنے والے اور پیٹ پھاڑنے والے لوگ ہیں، اور پانچویں طبقہ میں خوشیوں میں ٹھٹھا اور قتل و غارتگری کرنے والے لوگ ہیں، اور دوسو دس (210) میں اوپر سے مارنا، دھنسا اور مسخ ہوگا اور دوسو بیس (220) میں زمین کے علماء پر موت واقع ہوگی، ان میں سے کوئی آدمی باقی نہ رہے گا، اور دوسو تیس (230) میں آسمان سے اولوں کی بارش ہوگی، جیسے اٹھارے جس سے چوپائے ہلاک ہو جائیں گے۔ اور دوسو چالیس میں دریائے نیل اور فرات کا پانی خشک ہو جائے گا حتیٰ کہ کھیتی ان بدلوں کے کناروں پر کی جائے گی، دوسو پچاس (250) میں راستے بند ہو جائیں گے، درمے بنی آدم پر مسلط ہو جائیں گے، ہر قوم اپنے شہروں میں محدود ہو جائے گی اور دوسو ساٹھ (260) میں آدمی کھٹے کے لئے سورج روک دیا جائے گا، جس سے آدمی انسان اور آدمی جنات ہلاک ہو جائیں گے، اور دوسو ستر (270) میں نہ کوئی بچہ پیدا ہوگا۔ ورنہ کوئی عورت حاملہ ہوگی، اور دوسو اسی (280) میں عورتیں سرکش ٹخروں کی طرح ہو جائیں گی، یہاں تک کہ ایک عورت سے چالیس آدمی (40) جماع کریں گے، لیکن وہ اسے کچھ نہ سمجھے گی، دوسو نوا (290) میں سال مینے کی طرح ہو جائے گا اور مہینہ جمعہ کی طرح ہو جائے گا، جمعہ دن کی طرح ہو جائے گا، دن ایک کھٹے



کی طرح ہو جائے گا اور گنہگارین میں آگ لگانے کے وقت کے برابر ہو جائے گا۔ آدی اپنے گھر سے نکلے گا وہ شہر کے دروازے تک نہ پہنچا ہوگا کہ سورج غروب ہو جائے گا، اور تین سو (300) میں سورج مغرب کی طرف سے طلوع ہو جائے گا اور دلوں پر ٹہر لگا دی جائے گی، اور کسی شخص کو اُس کا ایمان لانا اگر وہ پہلے سے ایمان نہ لایا ہو، کوئی فائدہ نہ پہنچائے گا، یا اپنے ایمان میں اُس نے کوئی اچھائی نہ کمائی ہو اور اب اچھائی کرتا ہو تو بھی فائدہ نہ پہنچائے گا، اور اس کے علاوہ اور چیزوں کے متعلق نہ پوچھو!

\*\*\*

۱۹۷۹. حدثنا وکیع عن اسماعیل بن ابی خالد عن ابی خثیمۃ عن عبداللہ بن عمرو قال

یبقی الناس بعد طلوع الشمس من مغربها عشرين و مئة سنة.

۱۹۷۹ھ وکیع نے اسماعیل بن ابی خالد سے، انہوں نے ابو خثیمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ

عنہما فرماتے ہیں کہ جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا، اس کے بعد بھی لوگ ایک سو بیس (120) سال تک باقی رہیں گے۔

\*\*\*

۱۹۸۰. عن عبدالرزاق عن معمر عن الزہری قال اخبرني سالم بن عبداللہ وابو بکر بن

سليمان أن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ارایتم لیلتکم هذه فان علی رأس مئة سنة لا یبقی ممن هو علی ظهر الأرض أحد قال ابن

عمر لو هل الناس فی مقالة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما يتحدثون من هذه

الاحادیث من مئة سنة والما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبقی ممن هو الیوم

علی ظهر الأرض أحد یرید بذلك أن ینخروم ذلك القرن.

۱۹۸۰ھ عبدالرزاق رحمہ اللہ تعالیٰ نے، معمر رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے ابو ہریرہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے، انہوں نے سالم

بن عبداللہ اور ابو بکر بن سلیمان سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

ارشاد فرمایا ہے کہ: کیا تم اپنی اس رات کو دیکھ رہے ہو؟ بے شک سو سال (100) کے بعد زمین کی پشت پر جو لوگ آج موجود ہیں

اُن میں سے کوئی بھی باقی نہ رہیں گے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی اس بات

کے متعلق سو سال (100) کی وہ احادیثیں بتائی ہیں جو وہ بیان کرتے ہیں، حالانکہ نبی کریم ﷺ کا مقصد اپنے اس فرمان سے کہ

زمین کی پشت پر کوئی باقی نہ رہے گا یہ تھا کہ صدی گزر جائے گی۔

\*\*\*

۱۹۸۱. حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن اسماعیل بن أمیة عن رجل عن ابی ہریرۃ قال

ویل للعرب من شرق القرب علی رأس مئین تصیر الامانة غنیمۃ والصدقة غرامة

والشهادة بالمعرفة والحکم بالہوی

۱۹۸۱ھ عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے اسماعیل بن اُمیہ سے، انہوں نے ایک روای سے روایت کی ہے کہ



ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: ہلاکت ہے عرب کے لئے اُس شرکی وجہ سے جو قریب آچکا ہے، ساٹھویں سال میں امانت مال غنیمت ہو جائے گا۔ صدقات تاوان ہو جائیں گے۔ گواہی جان پہچان کے لوگوں کی دی جائے گی، اور فیملہ خواہشات کے مطابق کیا جائے گا۔

○ ○ ○

۱۹۸۲۔ قال معمر عن ابی اسحاق عن رجل عن ابن مسعود قال اذا کالت سنة خمس وثلاثین حدث امر عظیم فان یهلكوا فبالحرأ وان ینجوا فلعسی فاذا کالت سنة سبعین رایتم مام تنکرون

۱۹۸۲ مکر کے، ابو اسحاق سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہینتیسواں (35 واں) سال ہوگا تو ایک عظیم حادثہ پیش آئے گا، اگر وہ ہلاک ہو گئے تو ٹھیک، اگر وہ نجات پا گئے تو ستر (70) ویں سال تم منکرات دیکھو گے۔

○ ○ ○

۱۹۸۳۔ حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن محمد بن شبيب عن العریان بن الہیثم قال سمعت عبداللہ بن عمرو وعنده معاوية یقول اجلت هذه الامة ثلاثین ومئة سنة ۱۹۸۳ م عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے محمد بن شبيب سے، انہوں نے العریان بن الہیثم سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اس اُمت کی مدت ایک سو تیس (130) سال ہے۔

○ ○ ○

۱۹۸۴۔ حدثنا محمد بن عمرو عن النجیب بن السری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کانت سنة خمسین ومئة لغير لسانکم کل عقیم۔ ۱۹۸۴ م محمد بن عمرو رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ النجیب بن السری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب ایک سو پچاسواں (150) سال ہوگا تو تمہاری بہترین عورتیں وہ ہوں گی جو ہانچہ ہوں گی۔

○ ○ ○

۱۹۸۵۔ حدثنا وکیع عن سفیان عن الأعمش عن عمارہ بن عمرو وعبدالملک بن مہمر عن حلیفة قال ما ابالی بعد سنة سبعین لو دحرجت صخرة من فوق المسجد فقتلت بها عشرة منکم

۱۹۸۵ م وکیع نے سفیان سے، انہوں نے الأعمش سے، انہوں نے عمارہ بن عمرو سے، عبدالملک بن مہمر سے روایت کی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے ستر سال کے بعد کسی چیز کی پروا نہیں، اگر کوئی چٹان مسجد کے اوپر ٹوٹ کر جاے تو وہ تم میں سے دس (10) کو قتل کر دے گی۔

○ ○ ○

۱۹۸۶۔ حدثنا وکیع وابو معاوية عن الأعمش عن مجاهد قال قال ابن عمر هل تدري



کم لبث لوح فی قومه قلت نعم ألف سنة الا خمسين عاما، قال فان من كان قبله كانوا

اطول اعمارا لم يزل الناس ينقصون في الخلق والخلق والاجل الى يومهم هذا.

۱۹۸۶ھ وکج اور ابو معاویہ نے اعمش سے روایت کی ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ کیا تم جانتے ہو کہ لوح علیہ السلام اپنی قوم میں کتنے عرصے رہے؟ حضرت مجاہد کہتے ہیں کہ جی ہاں ساڑھے نو سو سال (950) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا پہلے لوگوں کی عمریں طویل تھیں، پھر جسموں اور عمروں میں کمی آتی گئی جو ہمارے اس دور تک جاری ہے۔

۱۹۸۷ھ. حدثنا جریر بن عبد الحمید عن یعقوب بن عبد اللہ الأشعري عن جعفر عن

سعید بن جبیر قال لم یکن نبی فیما خلا الا عاش نصف عیش الآخر وعاش عیسیٰ علیہ

السلام أربعین ومئة سنة

۱۹۸۷ھ جریر بن عبد الحمید نے، یعقوب بن عبد اللہ اشعری سے، انہوں نے جعفر سے روایت کی ہے کہ سعید بن جبیر رحمہ

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ پہلے نبیوں میں سے کوئی نبی نہ رہا مگر یہ کہ اُس سے پہلے والے نبی سے آدمی عمر پائی اور حضرت عیسیٰ علیہ

السلام ایک سو بیس (120) سال زندہ رہیں گے۔

۱۹۸۸ھ. حدثنا ابن عیینة عن محمد بن سوقة عن مجاهد قال قال لي ابن عمر انعلم من

اطول الناس عمرا قلت ان الله تعالى ذكر نوحا فقال لبث فيهم ألف سنة الا خمسين عاما

أدري ما كان قبل ذلك قال فان الناس لم يزالوا ينقصون في الخلق والخلق والأعمار

۱۹۸۸ھ ابن عیینہ نے محمد بن سوقة سے روایت کی ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی

اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تو جانتا ہے کہ لوگوں میں سب سے طویل عمر کس کی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے

حضرت لوح علیہ السلام کا ذکر کیا کہ وہ اپنی قوم میں ساڑھے نو سو (950) سال رہے، اُس سے پہلے لوگوں کے متعلق میں نہیں

جانتا، تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ لوگ مسلسل جسم میں اور عمر میں کم ہوتے رہے ہیں۔

○ ○ ○

۱۹۸۹ھ. حدثنا محمد بن الحارث عن محمد بن عبد الرحمن بن الهيثماني عن ابيه عن

ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال بين كل اربعين سنة

واربعون شهدا واربعون يوما حتى تطلع الشمس من مغربها.

۱۹۸۹ھ محمد بن الحارث رحمہ اللہ تعالیٰ نے محمد بن عبد الرحمن بن الہیثمانی سے، انہوں نے اپنے والد سے وہ حضرت

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہر دو آدوار کے درمیان چالیس سال اور چالیس مہینے

اور چالیس دن ہیں، یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے گا۔

○ ○ ○



١٩٩٠. حدثنا ابو معاوية عن الأعمش عن أبي قيس عن الهيثم ابن الأسود سمع عبد الله

بن عمرو يقول ان الأشرار بعد الأخيار عشرين ومئة سنة لا يدري احد متى يدخل اولها

١٩٩٠ ابو معاوية نے اعمش سے، انہوں نے ابوقیس سے، انہوں نے الہیثم ابن اسود سے روایت کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نیک لوگوں کے بعد شریر لوگ ایک سو بیس (120) سال کے بعد آئیں گے اُن میں سے کوئی بھی نہیں جانتا کہ اُن میں سے پہلا کب داخل ہوا۔

○-○-○

١٩٩١. حدثنا الحكم بن نافع عن جراح عن ارطاة بن المنذر قال بلغنا ان لالا كان نبينا

وأنه ذكر الدهر فقال الدهر سبعة سوابيع والسابع سبعة آلاف سنة والعدان ألف سنة

لوصف القرون الماضية فبين ما كان من أمرها حتى انتهى الى آخر القرون، فقال اذا كان

عند القضاء أربع عدانات من السابع الآخر ولدت العلراء البتول فيجيء بالآيات ويحيى

الموتى ويرفع الى السماء وتختلف بعده الأهواء ثم يخرج من بعده مولد الأمة الطريفة الننا

عشر لواء أولهم مولده في الحرم تهلل السماء لمولده وتستبشر الملائكة لمخرجه فيظهر

على جميع الأمم من صلبه آمن ومن جمعه كفر يظهر على فارس وملكها والريقة وملكها

وسورية يكون ثلاثة سوابيع الى سبع سابع ثم يقبضه الله حميداً، ثم يملك من بعده أمة

ضعيف صدوق لصير الحياة يشتد في خلافته الجوع بمصر ويهلك ملك الهند حياته سبع

سابع ثم يملك من بعده القوي العادل ويفتح الشام لقده مصيبة حياته سابع الا نصف

سابع ثم يملك بعده العمي فيقتل ولا يظهر قتله حياته سابعان الا سبع سابع ثم يملك

من بعده الرأس في البيت الأكبر يجمع الأموال يكون على يديه ملاحم كثيرة لوئل للرأس من

الأجنحة من الرأس حياته ثلاث سوابيع الا ثلث سبع سابع ثم يملك من صلبه الأمور تبس

في زمانه ثمر سورية ويهلك ملك رومية حياته نصف سابع الا ثلث سبع سابع ثم

يملك من بعده الجبهة من بيت الرأس الثاني حكيم متأنى يخرج من صلبه أربعة ملوك

حياته ثلاث سوابيع الا سبع سابع ثم يملك من بعده المصاب من صلبه يهلك في زمانه

جمهور الروم وتكون زلزلة بالشام حتى ينهدم البنيان حياته سابع وثلث سابع الا نصف

سبع سابع ثم يملك من بعده المروي لا يبلغ ما يأمل صاحب الجيش الأعظم بأرض الروم

حياته ثلث سابع ثم يملك الأشج ليس في دينه خدعة يأمر بالعدل حياته قليلة وموت

مصيبة تكون حياته ثلث سابع ثم يملك بعده الصلف هادم البنيان، ومغير الصور حياته

ثلاث سوابيع الا ثلث سابع، ثم يملك من بعده الشاب ذو الجرون فيقتل ليس لقاتله بقاء



يفشو الموت في زمانه في أرض مصر إلى الفرات حياته سبع سابع، وثلاث سبع سابع، ثم  
تهيج ريح الجوف يقودها جبار يديرها هرجا سابعاً إلا سبع سابع، مصرعه بأرض بابل ثم  
تهيج عليه ريح المشرق قوادتها عجم وسواسها هجن يقودهم شعر الحاجبين ينزل بجمعة  
بين النهرين فيروح بجمعه إلى الثور ويخرج الجبار فيتخذ الرجال جسوراً وينزل الشام لقدا  
ويفتح الشام بالسيوف قهراً يديرها شقراء الحاجبين ثلاثة سوابيع وثلاثي سابع واسماهما  
اسم واحد يهلك أحدهما على فراشه الآخر في حربه قد كفر بربه فإذا كثر ظلمهم هاج  
عليها ريح المشرق فيصدع جذرها بمنبت الزعفران وينهض الثور فزعا مما يأتيه ويترك  
أرضه وينزل مدينة الأصنام وينزل صاحب المشرق مريض فينهض الثور بين النهرين علامته  
أسمر ضرب اللحم ملون العينين فيتجبر الأكار أحد وعشرين سابعاً وذلك سبع وأربعين  
ومئة سنة من ظهور قريش على أشام أن الملك الغربي قد ثار وتمد الأمم أعناقها فانهم لعل  
ذلك إذا أشرف رضح الغرب يسقى التراب على المشرق فيبعث إليه الثور جنوداً لا قوة  
فيصرع بوجهه ويصيرها معه مغنماً ويتمخض المشرق مخضاً وينزل مرج صفر فيلقاه بها  
الأسمر المقرون الصغير العينين فيقض الله جمعه ثم ينتقل عن موضعه فإذا كان بين العين  
السخنة وبين الخرقدولة ناداه من السماء الويل لما بين الخرقدولة والعين السخنة فتبكي كل  
عين شجونها ثم يرحل لينزل وسط الأنهار فيخوضها الرجال ويقتل عليها الجبار ويقسم  
هنالك المال ثم ينهض إلى مدينة الأصنام فيفتحها عنوة وينطح الثور نطحة تبقر منها بطنه  
ويهدد جمعه ويقطع بها لسله ويهدم ما بين باب نصيبين ويبعث إلى المشرق بما استوعب  
كارها غير طائع ثم يقيم ثلاثي سبع سابع ثمانية أشهر يدين له المشرق وتقع بينه وبين  
صاحب الروم هدنة سبع سابع، ثم يرحل لينزل مدينة العبيد فيقتل فيها الشديد ثم يخرج  
منها لينزل الربوض فينهب فيها الأموال ويخمس الأخماس ويصيب أرض فارس منه هوان  
ويحدث في الوساد خراباً عظيماً وتورد خيله أبر شهر ويملك ما بين الصين إلى بحر  
أطرابلس أو أنطاكس ويعتزل صاحب المشرق ناحية جبال الجوف لا يريد ولا يراد ثم يغلب  
به رجل من أهل بيته فيقتله فيبلغ ذلك صاحب المشرق فيقبل حتى ينزل فيما بين حران  
والرها فالويل لحران بلقاء بها الأمر من ابتاء الرأس فتكون بينهما ملحمة عظيمة وقتلى  
كثيرة ثم يصبح صاحب المشرق وقد غاض وقل جمعه ويخرج الأمر حتى ينزل الشام  
فيغير بها أشياء كانت ويسبب أشياء وتخرج الروم إلى الأعماق فيلقاهم بها ذوالوجنتين من  
أولاد نزار فيقتلهم قتل عاد وينفلت طاغيتهم بطعنة وتفرق الروم لفرقتين فرقة تأخذ على نهر



ساوس والأخرى في درب جيحان وتخلع قريش صلاحها وتمنع مصر خراجها وتظهر الأفرنج  
 سلاحها ويملك أرض اليمن رجل من ولد قحطان يسمى منصور ذو أنف وخال وضفرتين  
 فتزد خيله الرملة وأرض حران والأمرد يومئذ يسود الروم قائم غير لبهان لينهض إليه بكمب  
 وهوازن فيقتل قحطان بكل شعب وتقسم ذراريهم في البلدان ويسير حتى ينزل جبال منير  
 ولبنان ومنصور بأرض الرملة فيسير إليه حتى ينزل بمرج عذراء فيلتقي بها الجمعان فيفرغ  
 عليهما الصبر ويهزم منصور لتقبل خيله ويظهر الأمرد على الأردن يملك سبع  
 سابوع وخمس سبع سابوع ثم يظهر رجل من ولد الحكيم المتاني فيسير بأهل مصر  
 والأقباط فإذا نزل الجفار أصبحت الأرض منه قفراء من غير حذب يخمد يأتيه عن أرض بربر  
 بإقبال صاحب الأندلس بربر وألربخة والأشبال فيقتل صاحب الأندلس حتى يحل على نهر  
 الأردن فيقاتله الأمرد الشاب فيقتله ثم ينزل مصر وجفار فيأتيه ضجة من ورائه أن صاحب  
 الأدهم قد ظهر بالأسكندرية واستولى على مصر فيلحق العرب يومئذ يثرب الحجاز ويقتل  
 صاحب الأدهم بجمعه فينزل الشام فيجلى أهلها وتصير الجزيرة قفراء وتلحق كل قبيلة  
 بأهلها ويبحث جيشا فإذا انتهوا بين الجزيرتين نادى مناد بهم ليخرج إلينا كل صريح أو دخیل  
 كان منا في المسلمين فيفضب الموالى ليهامون رجلا يسمى صالح بن عبدالله بن ليس بن  
 يسار فيخرج بهم فيلتقى جيش الروم المبعوث إليهم فيقتلهم ويقع الموت في جيش صاحب  
 الأدهم من الروم وهم نزول بيت المقدس فيموتون موت الجراد ويملك صاحب الأدهم  
 وينزل الصالح بالموالى أرض سورية ويدخل عمورية وينزل قمولية ويفتح بزطبة وتكون  
 أصوات جيشه فيها بالتوحيد علالية ويقسم أموالها بالآلية ويظهر على رومية ويستخرج منها  
 باب صهيون وثابوت جزع فيه قرط حواء وكتولة آدم يعني كساته وجهه وحلة هارون فبينا  
 هو كذلك إذا أتاه خبر وهو باطل أن صاحب صور قد ظهر ليرجع حتى ينزل مرج جو  
 مطيس فيقيم هنالك ثلاث سبع سابوع فتمسك السماء في تلك السنة ثلاث مطرها وفي  
 السنة الثانية ثلثها وفي السنة الثالثة ثلثها وفي السنة الثالثة كله فلا يبقى ذو ظفر ولا ناب إلا  
 هلك فقع الجوع والموت حتى لا يبقى من كل سبعين عشرة ويهرب الناس إلى الجبال  
 الجوف ثم يخرج عليهم دجالهم.

۱۹۹۱ھ، الحکم بن تافع نے جراح سے روایت کی ہے کہ ارطاة بن الرمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "ثالث" ایک نبی تھا

جس نے زمانے کا ذکر کیا، اور فرمایا کہ زمانہ سات سوایک کا ہے، ہر سابوع سات ہزار (7000) سال کا ہے، اور وہاں  
 ہزار (1000) سال ہے، اس طرح انہوں نے اُس نے گزشتہ زمانوں کی حالت بیان کی، پھر فرمایا جب آخری سابوع سے



چار عدان گزر جائیں گے تو بغیر شادی خدہ لڑکیاں بچے جنیں گی، ایسی نشانیاں آئیں گی، کہ مردے زندہ ہوں گے، اور آسمان کی طرف اٹھائیں جائیں گے اور اُس کے بعد خواہشات مختلف ہوں گی، پھر اُس کے بعد دھکاری ہوئی اُمت کی اولاد میں سے بارہ (12) جھنڈے ہوں گے، اُن میں سے پہلی اولاد حرم کے اندر ہوگی۔ آسمان اُس کی اولاد کی وجہ سے ہلتا ہوگا، اور فرشتے اُس نکلنے کے خوشخبری دیتے ہوں گے، وہ تمام اُنہوں پر غالب آجائے گا، جو اُس کی تصدیق کرے گا وہ مؤمن اور جو اُس کا انکار کرے گا وہ کافر ہوگا، وہ فارس اور اُس کی بادشاہت پر اور افریقہ اور اُس کی بادشاہت پر اور شام پر غالب آجائے گا۔ وہ سبع ساہوہ میں سے تین سواہج رہے گا، پھر اللہ تعالیٰ اُسے اچھی طریقے سے اٹھالے گا پھر اُس کے بعد ایک ضعیف سچ اور کم زندگی والا شخص بادشاہ بنے گا، اُس کی خلافت میں سختی ہوگی مصر میں بھوک ہوگی، اور ہندوستان کا بادشاہ ہلاک ہوگا، اُس کی زندگی ساہوہ میں سے سبع ہوگی، پھر اس کے بعد بڑا عادل بادشاہ بنے گا اور شام کو فتح کرے گا، اُس کی زندگی سوائے نصف ساہوہ کے ایک ساہوہ اور ایک ساہوہ کا دو تہائی ہوگی، پھر اُس کے بعد ایک تمکا ماندہ آدمی بادشاہ بنے گا مگر وہ قتل کر دیا جائے گا، اور اُس کا قاتل کامیاب نہ ہوگا اُس کی زندگی ایک ساہوہ میں سے ساتواں حصہ کم دو ساہوہ ہوگی، پھر اُس کے بعد بڑے گھر کا سردار بادشاہ بنے گا، جو مالوں کو جمع کرے گا اور اُس کے ہاتھوں بہت ساری جنگیں ہوں گی، ہلاکت ہے سر کے لئے ہڈوں سے اور ہڈوں کے لئے سر سے، اُس کی زندگی سوائے ایک ساہوہ کی تہائی کے تین سواہج ہوگی، پھر اُس کے بعد اُسی کی اولاد میں سے ایک نوجوان بادشاہ بنے گا، اُس کے زمانے میں شام پھل دے گا اور روم کا بادشاہ ہلاک ہوگا، اُس کی زندگی آدھا ساہوہ ہوگا، سوائے ایک ساہوہ کے سبع کی تہائی کے، پھر اُس کے بعد وہ شخص بادشاہ بنے گا جو دوسرے سردار کے گھر کی پیشانی ہوگا، حکیم ہوگا، متین ہوگا، اُس کی پشت سے چار بادشاہ پیدا ہوں گے۔ اُس کی زندگی تین سواہج ہوگی، سوائے ایک ساہوہ کے سبع کے، پھر اُس کے بعد <sup>عملی</sup> شخص جو اُسی کی پشت میں سے ہوگا وہ بادشاہ بنے گا، اُس کے زمانے میں روم کے عوام مریں گے، اور شام میں زلزلہ ہوگا، اور اُس کی عمارتیں منہدم ہو جائیں گی اُس کی زندگی ایک ساہوہ اور ایک ساہوہ کا تہائی ہے، سوائے ایک ساہوہ کے سبع کے نصف، پھر اُس کے بعد سیراب کیا ہوا آدمی بادشاہ بنے گا، جو اپنی اُمیدوں تک نہ پہنچ سکے گا، وہ روم کی زمین پر بڑے لشکر والا ہوگا، اُس کی زندگی ساہوہ کا تہائی ہوگا، پھر زخمی بادشاہ بنے گا، اُس کے دین میں کوئی دھوکہ نہیں ہوگا، وہ انصاف کا حکم کرے گا، اُس کی زندگی کم ہوگی، اور اُس کی موت مصیبت ہوگی، اُس کی زندگی ساہوہ کا تہائی ہوگا، پھر اُس کے بعد سخت آدمی بادشاہ بنے گا جو عمارتوں کو ڈھائے گا اور صورتوں کو تبدیل کرے گا، اُس کی زندگی تین سواہج ہوگی سوائے ایک ساہوہ کے تہائی کے، پھر اُس کے بعد دو پلوں والا نوجوان بادشاہ بنے گا، مگر اُسے قتل کر دیا جائے گا اُس کے قاتل کی بھی زیادہ عمر نہیں ہوگی، اُس کے زمانے میں موت مصر کی سرزمین سے لے کر دریائے فرات تک پھیل جائے گی، اُس کی زندگی سات ساہوہ ہوگی، اور ایک ساہوہ کے سبع کا تہائی ہوگا، پھر مقام جوف کی ہوا اٹھے گی جس کی قیادت ظالم کر رہے ہوں گے اور جس کی تدبیر قتل و غارتگری کر رہی ہوگی، ایک ساہوہ تک رہے گی سوائے ایک ساہوہ کے سبع کے، اُس کا ہیکھاڑنا بائبل کے سرزمین میں ہے۔ پھر اُس پر مشرق کی ہوا چلے گی، جس کو چلانے والے اہل مجسم ہوں گے اور جن کی سیاست عہد شکنی ہوگی، انہیں دو بھوؤں کے بالوں والا کھینچ کر لے جائے گا، وہ اپنی فوج کے ساتھ دو نہروں کے درمیان اترے گا تو وہ اپنی



فوج لے کر ثور کی طرف جائے گا، ایک جاہل نکلے گا جو مردوں کا ہل بنائے گا اور شام میں پڑاؤ ڈالے گا اور شام کو زبردستی تلواروں کے ساتھ فتح کرے گا۔ اُس کی تدبیر دو گھنٹی بھوؤں والا کرے گا، تین سوانح اور ایک ساہوے کا دو تہائی اُس کا عرصہ ہوگا اُن دونوں آدمیوں کا نام ایک ہی ہوگا، اُن دونوں میں سے ایک جنگ میں مرے گا، وہ اپنے رب کا انکار کرے گا جب اُن کا ظلم زیادہ ہو جائے گا تو اُن پر مشرق کی ہوا چلے گی جو اُن کی زعفران کے اُگنے کی جگہ کے ساتھ دیواروں کو توڑ دے گی، اور ثور ڈر کر کھڑا ہو جائے گا اُن مصائب کی وجہ سے جو اُس پر آنے والے ہیں، وہ اپنی زمین چھوڑ دے گا اور بچوں کے شہر جا اترے گا، اور صاحب مشرق مقام مرہ میں اترے گا۔ ثور دو نہروں کے درمیان اٹھے گا اُس کی علامت گندی ہوگی، اُس کا گوشت نشان زدہ ہوگا، اُس کی آنکھیں زخمیں ہوں گی، وہ مزدوروں پر جبر کرے گا اکیس ساہوے تک رہے گا اور یہ دو ایک سو سینتالیس کا ہوگا، قریش شام پر غالب آجائیں گے اور مغرب کی بادشاہت اٹھ کھڑی ہوگی، اور تمام امتیں اپنی گردنیں دراز کریں گی۔ وہ اسی حالت میں ہوں گے کہ اُچانک اُن پر مغرب کی گڑگڑاہٹ ظاہر ہوگی جو مٹی کو مشرق پر سیراب کرے گی۔ اُس کی طرف ثور ایک لشکر بھیجے گا جن میں طاقت نہ ہوگی، وہ منہ کے تل پچھاڑ دیا جائے گا اور اُسے اُن کے ساتھ مال غنیمت بنا دیا جائے گا اور مشرق کو خوب اچھی طرح دہایا جائے گا، اور مقام مرجع صفر میں وہ پڑاؤ ڈالے گا۔ وہاں پر اُس کا سامنا گندی رنگ کی چھوٹی آنکھوں والے سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اُس پر اُس کی جماعت پر بھی فیصلہ فرما دے گا، پھر وہ اپنی جگہ سے منتقل ہوگا جب وہ العین السخریہ اور خرقہ دویہ کے درمیان ہوگا تو آسمان سے آواز دینے والا آواز دے گا۔ کہ ہلاکت ہے اُس کے لئے جو خرقہ دویہ اور عین السخریہ کے درمیان ہے۔ پھر ہر آنکھ روئے گی جسے انہوں نے زخمی کیا، پھر وہ کوچ کرے گا اور وسط الانہار میں پڑاؤ ڈالے گا۔ وہاں مرد گھسیں گے اور اُس پر ایک جاہل لڑے گا اور وہاں مال تقسیم ہوگا۔ پھر بچوں کے شہر کی طرف اٹھے گا اور اُسے لڑ کر فتح کرے گا، اور ایک تل سینک مارے گا جس سے اُس کا پیٹ پھٹ جائے گا اور اُس کا لشکر ظلم کرے گا اور اُس کی نسل منقطع ہو جائے گی، نصیبین کے دروازے کے درمیان جو کچھ ہے وہ منہدم ہو جائے گا، اور وہ مشرق کی طرف جبری طور پر بھیجے گا۔ پھر وہ ٹھہرا رہے گا ساہوے کے شیع کے دو تہائی تک آٹھ مہینے، مشرق والے اس کی اطاعت کریں گے اور اُس کے اور روم والوں کے درمیان صلح ہوگی ساہوے کے شیع میں۔ پھر وہ کوچ کرے گا اور غلاموں کے شہر میں اترے گا اور وہاں پر شدید قتل و غارت کرے گا، پھر وہاں سے نکلے گا اور ربوض میں پڑاؤ ڈالے گا۔ وہاں پر مال لوٹے گا اور خمس کا خمس لے گا۔ پھر فارس کی زمین سے قائد اٹھائے گا اور "ساذ" میں بڑی خرابی پیدا کرے گا، اور اُس کے گھوڑے ایک مہینے کی مسافت پر بھریں گے اور وہ چین سے لے کر طرابلس یا اطلال تک کا بادشاہ بنے گا اور صاحب مشرق مقام جوزف کے پہاڑوں کے ایک کونے میں جُدا ہو جائے گا، نہ وہ ارادہ کرے گا اور نہ اُس کا ارادہ کیا جائے گا، پھر اُس کے ساتھ اُس کے گھر کا ایک آدمی دھوکہ کرے گا اور اُسے قتل کرے گا، یہ بات صاحب مشرق کو پہنچے گی تو وہ آ کر حان اور لڑہا کے درمیان پڑاؤ ڈالے گا۔ ہلاکت ہے حان کے لئے اُس کا سامنا سرداروں کی اولادوں میں سے ایک لڑکا کرے گا۔ اُن کے درمیان عظیم الشان جنگ ہوگی اور بہت سے لوگ قتل کئے جائیں گے۔ پھر صاحب مشرق صبح کرے گا اس حال میں کہ وہ کمزور ہوگا اور اُس کی فوج کم ہوگی۔ وہ لڑکا خروج کرے گا اور شام پر جا ٹھہرے گا۔ وہاں کی جو چیزوں کو تبدیل کرے گا اور بہت ساری چیزوں کو لاوارث



قرار دے گا۔ روم والے اعماق کی طرف خروج کریں گے تو اُن کا سامنا تزار کی اولاد میں سے ذوالو جین کرے گا۔ وہ اُنہیں قوم عاد کی طرح قتل کرے گا، اور اُن کے سرکش لوگ بھاگ جائیں گے۔ روم دو حصوں میں بٹ جائے گا۔ ایک حصہ ”ساؤس“ کی نہر پر ہوگا اور دوسرا ”ذرب جیہان“ میں ہوگا، اور تزار ایش ایشا صلیح نامہ توڑ دیں گے اور مصر اپنا خراج روک دے گا، اور رومی اپنے ہتھیار ظاہر کریں گے، اور سرزمین یمن کا بادشاہ قحطان کی اولاد میں سے ایک آدمی بادشاہ بنے گا جس کا نام منصور ہوگا۔ وہ لمبی اور خال اور دو چٹیلوں والا ہوگا اُس کے گھوڑے رملہ میں اور حران کی زمین میں لوٹیں گے اُس کا لڑکا اُس زمانے میں روم کی قیادت کرے گا۔ اُس کی طرف کعب اور ہوازن کھڑے ہوں گے۔ قحطانی ہر گھاتی میں قتل کئے جائیں گے، اور اُن کی اولادوں کو شہروں میں تقسیم کیا جائے گا اور وہ چل کر مقام سیر اور لبنان کے پہاڑوں پر پڑاؤ ڈالے گا اور منصور رملہ کی زمین پر ہوگا۔ منصور اُس کی طرف بڑھ کر نرج عذراء میں پڑاؤ ڈالے گا۔ وہاں پر یہ دونوں لشکر لڑیں گے ان دونوں لشکروں پر صبر ڈال دیا جائے گا۔ منصور کو شکست ہوگی اُس کے گھوڑے واپس آ جائیں گے، اور وہ لڑکا اُردن پر غالب آ جائے گا وہ ٹھہرا رہے گا ایک ساہوے کا شیخ اور ایک ساہوے کے شیخ کے پانچواں حصہ، پھر حکیم، متین کی اولاد میں سے ایک آدمی ظاہر ہوگا، جو اہل مصر اور قبیلوں کو لے کر چلے گا جب وہ مقام جفار میں پڑاؤ ڈالے گا تو وہ علاقہ بغیر جنگ کے ہی برباد ہو جائے گا، اُس خبر کی وجہ سے کہ جو نمرہ کی سرزمین کی طرف آ رہی ہوگی کہ اُعلیٰ والائہ نمرہ اور رومی اور اشبال کو لے کر آ رہا ہے پھر اُعلیٰ والا آئے گا اور اُردن کے دریا پر ٹھہرے گا، اُس کے ساتھ وہ نوجوان لڑکا لڑے گا تو وہ اُسے قتل کر دے گا۔ پھر وہ مصر اور جفار میں پڑاؤ ڈالے گا۔ اُسے یہ افواہ پہنچے گی کہ صاحب اَدْنَم اسکندریہ پر غالب آ گئے ہیں، اور مصر پر اُس نے چڑھائی کر دی ہے، عرب اُس وقت حجاز کے یثرب سے جا ملیں گے، صاحب اَدْنَم اپنی فوج کے ساتھ آئے گا اور شام میں پڑاؤ ڈالے گا۔ اُس کے رہنے والوں کو جلا وطن کرے گا اور جزیرہ ویران ہو جائے گا۔ ہر قبیلہ اپنے لوگوں کے ساتھ جا ملے گا اور وہ ایک لشکر بھیجے گا۔ جب وہ لشکر والے دو جزیروں کے درمیان پہنچیں گے تو اُن میں آواز دینے والا آواز دے گا۔ کہ ہماری طرف نکل آئے ہر وہ شخص جو آزاد ہے یا ہمارے مسلمانوں میں ملا ہوا ہے؟ اس پر موالی ناراض ہو جائیں گے اور وہ ایک آدمی کے ہاتھ پر بیعت کریں گے جس کا نام صالح بن عبد اللہ بن قیس بن یسار ہے۔ وہ اُنہیں لے کر نکلے گا اور اَدْنَم کے لشکر کے ساتھ جو اُن کی طرف بھیجا گیا ہوگا اُن سے لڑے گا پس وہ اُنہیں قتل کرے گا اور اَدْنَم کے لشکر میں موت واقع ہوگی۔ وہ روم سے اور بیت المقدس میں ٹھہریں گے اور بڑیوں کی طرح سرین گے اور صاحب اَدْنَم بادشاہ بنے گا اور صالح اپنے موالیوں کو لے کر شام کی سرزمین میں جائے گا اور عموریہ میں داخل ہوگا اور قولیہ میں ٹھہرے گا اور زلطیہ کو فتح کرے گا۔ اُس کے لشکر کی آواز علی الاعلان توحید کے ساتھ ہوگی۔ وہ اُن کے مالوں کو بدلتوں کے ساتھ تقسیم کریں گے وہ رومیوں پر غالب آئے گا اور وہاں سے باب صہیون اور تابوت جرج کو نکالے گا جس میں حوا علیہا السلام کی بالیاں اور حضرت آدم علیہ السلام کے کپڑے اور حُجہ اور حضرت ہارون علیہ السلام کا کپڑوں کا جوڑا ہے، وہ اسی حالت میں ہوں گے کہ اُن کے پاس ایک جھوٹی خبر آئے گی کہ صاحب صور غالب آ گیا ہے۔ تو وہ واپس جائیں گے۔ اور نرج جو مطیس میں ٹھہریں گے۔ وہاں پر طویل عرصہ تک ٹھہریں گے۔ آسمان اُس سال اپنی تہائی بارش کو روک دے گا، دوسرے سال اپنی دو تہائی بارش کو اور تیسرے سال پوری بارش کو روک دے گا۔ کوئی ناخن



والا اور نوکیلے دانتوں والا باقی نہ رہے گا مگر ہلاک ہو جائے گا، بھوک اور موت واقع ہوگی، اور ستر (70) میں سے دس (10) لوگ بھی باقی نہ رہیں گے، لوگ جوف کے پہاڑوں کی طرف بھاگ جائیں گے پھر ان پر و جبال کا خروج ہوگا۔

○ ○ ○

۱۹۹۲. حدثنا أبو المغيرة عن عبد الله بن السمط الكندي قال حدثني زكريا بن يحيى الصدفي عن ابن لحديفة بن اليمان عن أبيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير أولادكم بعد أربع وخمسين ومئة سنة البنات وخير نسائكم بعد ومئة قال سنة العوافر فإذا كان سنة ثمان وستين ومئة لطافني دهنك ومئة تسع وسبعين ومئة الفس دهنك ومئة تسعين ومئة الهرج الهرج قالوا يا رسول الله لما النجاة والعلاص؟ قال الهرج الهرج حتى تقوم الساعة

۱۹۹۲ ابو المغيرة نے عبد اللہ بن السمط الکندی سے، انہوں نے زکریا بن یحییٰ الصدفی سے، انہوں نے ابن ابی حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، وہ اپنے والد سے، وہ اپنے والد سے، وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ: تمہاری بہترین اولاد ایک سو پچاس (154) کے بعد بیٹیاں ہیں، اور تمہاری بہترین عورتیں ایک سو ساٹھ (160) سال کے بعد ہائے عورتیں ہیں، جب ایک سو اڑسٹھ ہو جائے تو تو اپنا قرض واپس لے لے، اور ایک سو اٹاسی میں اپنا قرض ادا کر، اور ایک سو نوے (190) میں قتل وغارتگری ہوگی، لوگوں نے عرض کیا! اے اللہ کے رسول ﷺ! اس سے نجات اور چھٹکارا کیسے ہوگا؟ فرمایا { قتل وغارتگری ہوتی رہے گی یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

○ ○ ○

۱۹۹۳. حدثنا ابن وهب عن ابن أبي ذئب عن سعيد المقبري عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أمتي بأخذ الأمم قبلها شهرا بشرا فقال الرجل فقلت فارس والروم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهل الناس الا أولئك

۱۹۹۳ ابن وہب نے ابن ابو ذئب سے، انہوں نے سعید المقبری سے روایت کی ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: عنقریب میری امت سابقہ اشخاص کے نقش قدم پر چلے گی۔ ایک آدمی نے کہا کہ سابقہ اشخاص یعنی فارس اور روم؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تو ان کے علاوہ اور کون ہے!

○ ○ ○

۱۹۹۳. حدثنا ابن وهب عن ابن لهيعة عن يزيد بن أبي حبيب عن ربيعة بن لقيط مسموع مسلمة بن مخزومة قال لما انتزى ابن أبي حذيفة بمصر وخلع عثمان دعا الناس الى اعطيتهم فأبيت أن آخذ منه ثم ركبته الى عثمان فقلت ان ابن أبي حذيفة امام ضلالة كما قد علمت وانه انتزى عليها بمصر فدعانا الى اعطيتنا فأبيت أن آخذ منهم، فقال قد عجزت انما هو حنك.



۱۹۹۳ھ ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے یزید بن ابوجیب سے، انہوں نے ربیعہ بن لقیط سے روایت کی ہے کہ مسلمہ بن مخرمہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت توڑ دی تو لوگوں کو ان کے عطیات کی طرف دعوت دی، میں نے وہ لینے سے انکار کیا، میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیٹا گمراہ امام ہے، جیسا کہ آپ جانتے ہیں، اور اس نے مصر میں سرکشی کی ہے، وہ ہمیں اپنے عطیات کی طرف دعوت دے رہا ہے، میں نے وہ لینے سے انکار کر دیا ہے، تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ٹوٹے عاجزی ظاہر کی ہے اور وہ تیرا حق تھا۔

○ ○ ○

۱۹۹۵ھ حدثنا ابن وہب عن ابن عباس عن راشد بن داود الصنعانی عن ابی اسماء الرحبی عن تبع قال اذا دخل الرايات الصفر مصر فغلبوا علیها ولعدوا علی منبرها فلیحضر اهل الشام اسراہا فی الارض فانه البلاء

۱۹۹۵ھ ابن وہب نے ابن عباس سے، انہوں نے راشد بن داود الصنعانی سے، انہوں نے ابواسماء الرحبی سے روایت کی ہے کہ حضرت تبع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: جب زرد جھنڈے مصر میں داخل ہو جائیں، اور غالب آجائیں اور اس کے منبر پر بیٹھ جائیں، تو شام والوں کو چاہیے کہ وہ زمین میں سرنگیں کھود لیں، اس لئے کہ ان کے لیے وہ تباہی ہے۔

○ ○ ○

۱۹۹۶ھ حدثنا رشدين عن ليث عن حدثه عن تبع قال اذا كانت هدة بالشام قبل البلاء فلا

بیداء ولا سفیانی قال لیث قد كانت الهدة بطبرية فاستيقظت لها بالفسطاط وتخلع لها اجنحة

۱۹۹۶ھ رشدين نے، لیث سے، انہوں نے ایک راوی سے روایت کی ہے کہ تبع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: جب شام میں بیداء سے پہلے دھماکہ ہوگا تو نہ بیداء بچے گا اور نہ سفیان، حضرت لیث رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ یہ دھماکہ ”طبریہ“ میں ہوگا جس کی وجہ سے ”فسطاط“ والے بیدار ہو جائیں گے، اور یہ دھماکہ اپنے پروں کو پھیلائے گا۔

○ ○ ○

۱۹۹۷ھ حدثنا ابن وہب عن ابن لہیعہ عن محمد بن زید المهاجر عن ابی اسحاق عن

عبد اللہ بن شریبیل أخبرہ قال أخبرني عمرو بن العاص رضي الله عنه عن النبي ﷺ أنه

قام على هذا المنبر خطيبا فقال إن أول الناس فناء قریش وأولهم قتلى أهل بيتي

۱۹۹۷ھ ابن وہب نے ابن لہیعہ سے، انہوں نے محمد بن زید المهاجر سے، انہوں نے ابو اسحاق سے، انہوں نے عبد اللہ بن شریبیل سے، انہوں نے عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے منبر پر بیان کرتے ہوئے کھڑے ہو کر فرمایا لوگوں میں سب سے پہلے قریش فنا ہوں گے، اور سب سے پہلے میرے اہل بیت قتل کیے جائیں گے۔

○ ○ ○



۱۹۹۸. حدثنا يحيى بن سعيد العطار عن السفر بن نهار عن حميد ابن ابي حميد عن سيف المازني عن ابن عمر قال لا اقاتل في فتنة واصلي خلف من غلب.

۱۹۹۸) یحییٰ بن سعید العطار نے السفر بن نہار سے، انہوں نے حمید ابن ابی حمید سے، انہوں نے سيف المازنی سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: میں فتنے میں نہیں لڑوں گا اور جو غالب آئے گا اُس کے پیچھے نماز پڑھوں گا۔

○ ○ ○

۱۹۹۹. حدثنا رجل ممن بني شعوب بصري عن الحكم بن ابان عن وهب بن منبه عن طاوس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا حضر الغريب فالتفت عن يمينه وعن شماله فلم ير الا غريبا فتفلس كتب الله له بكل نفس تنفسها ألف حسنة وحط عنه ألف سيئة فاذا مات مات شهيدا

۱۹۹۹) ہم سے بیان کیا بنی شعوب بصری کے ایک آدمی نے، اس سے الحكم بن ابان نے، اس نے وهب بن منبه نے کہ طاؤس رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب کوئی اجنبی شخص لوگوں میں آ جاتا ہے اور اس کے دائیں اور بائیں طرف سب اجنبی نظر آتے ہیں تو ایسے ماحول میں جو سانس لیتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے ہر سانس کے بدلے دو لاکھ نیکیاں لکھتا ہے، اور اُس سے دو لاکھ بُرائیاں ختم کرتا ہے اور جب وہ مرتا ہے تو شہادت کی موت مرتا ہے۔

○ ○ ○

۲۰۰۰. حدثنا يحيى قال واخبرني عبدالعزيز بن ابي رواد عن عكرمة عن ابن عباس قال موت الغربة شهادة.

۲۰۰۰) یحییٰ نے عبدالعزیز بن ابی رواد سے، انہوں نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ: سفر کی موت شہادت ہے۔

○ ○ ○

۲۰۰۱. حدثنا يحيى حدثنا المعلى بن راشد النبال حدثني جلتني قالت دخل علينا نبيشة الخير وكان من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن نأكل في صحفة فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من أكل في صحفة لحسها استغفرت له الصفة.

۲۰۰۱) یحییٰ کہتے ہیں کہ المعلى بن راشد النبال رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے میری دادی نے فرمایا ہے کہ ہمارے پاس نبی الخیر جو کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں، تشریف لائے اور ہم پلیٹ میں کھانا کھا رہے تھے، تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے پلیٹ میں کھانا کھایا اور آخر میں اُسے چاٹ لیا تو وہ پلیٹ اس کے حق میں بخشش کی دعا کرتی ہے۔

○ ○ ○

آخر کتاب الفتن لنعيم بن حماد المروزي رحمه الله تعالى



# العلم ٹرسٹ



اسلامی فکر و تحقیق و تدوین کا ادارہ

## مقاصد:

- ایک غیر سودی معاشی نظام کی تدوین اور جدید نظام کا متبادل
- تمام مروجہ قوانین کو اسلام کے عادلانہ نظام کے مطابق تربیت دینا
- بیوروکریسی، قوانین نافذ کرنے والے ادارے، اور تمام خدمات کے اصول و قواعد کو اسلام کے مطابق ڈھالنا
- ایک جامع نظام تعلیم کا خاکہ اور اسلامی معاشرتی نصاب تعلیم مرتب کرنا
- دارالترجمہ دنیا کے تمام جدید علوم کو اردو زبان میں منتقل کرنا



یکے از مطبوعات: العلم ٹرسٹ

کچالارس روڈ ہمالیہ ٹارگ کورٹ لاہور۔

